صحیح بخاری شریف

صحیح مسلم شریف

مشکوٰۃ شریف

مترجم اُردو

چھ ہزار سے زائد احادیثِ نبوی صلعم کا بیش بہا ذخیرہ

یعنی

احادیث کی گیارہ مشہور و معروف

اور مستند کتابوں کا بے نظیر انتخاب

سنن ابوداؤد | سنن نسائی

سنن ابن ماجہ | سنن امام مالک

مسند امام احمد | سنن امام شافعی

سنن بیہقی | سنن دارمی

محمد سعید اینڈ سنز ناشران تاجران کتب و مالکان مطبع سعیدی
قرآن محل۔ مقابل مولوی مسافر خانہ۔ کراچی ۱

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا ۚ

رسول اللہ جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز آجاؤ

مشکوٰۃ شریف مترجم اردو

یعنی

احادیث کی گیارہ کتابوں

بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی، مؤطا امام مالک، امام احمد، امام شافعی

امام بیہقی اور دارمی سے ماخوذ

چھ ہزار سے زائد احادیث نبوی کا گرانقدر مجموعہ

مع

مقدمہ علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی و ترجمہ الاکمال فی اسماء الرجال

(جلد سوم)

ناشران

محمد سعید اینڈ سنز ناشران و تاجران کتب قرآن محل مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی

ناشران

محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب

قرآن محل، مقابل مولوی مسافر خانہ ، کراچی ۱

طابع

مطبع سعیدی، قرآن محل ، کراچی

قیمت مجلد ــــــ ۱۰/۵۰

سُخنہائے گُفتنی

الحمد للہ کہ ایک مدت کے بعد ہماری آرزوئیں پوری ہوئیں اور ہم اس لائق ہوسکے کہ عوام کے ہاتھوں میں ایک نئی اور مفید چیز دے سکیں حدیث کی اہمیت ظاہر ہے کہ مسلمان اس سے مسلمان رہ کر بے نیاز نہیں ہوسکتے قرآن اور حدیث کا تعلق ایسا ہے کہ ایک کو دوسرے سے جدا نہیں کیا جاسکتا اس لئے کہ قرآن اگر ہمارے واسطے ایک جامع اور اجمالی لائحہ عمل ہے تو حدیث اس کی عملی تفسیر ہے اگر ایک کو دوسرے سے جدا کرنے کی کوشش کی جائے تو پھر دونوں کی افادیت ختم ہوجائے۔

حدیثوں میں چونکہ آمیزش کی ابتداء ہوگئی اور وضع احادیث کا سلسلہ شروع ہوگیا اس لئے محدثین ان کی اہمیت کے پیش نظر ان کی حفاظت پر مستعد ہوئے اور ان کو جمع کرنا شروع کیا ان میں چھ مشہور کتابیں ہیں جنہیں ہم آج **صحاح ستہ** کے نام سے جانتے ہیں ہمارے پیش رو ہمارے لئے یہ چھ کتابیں چھوڑ گئے اور دین کی اہم خدمت انجام دے کر جریدہ عالم پر اپنا نقش دوام ثبت کر گئے لیکن ان سے استفادہ آسان نہیں تھا اس لئے امام محی السنۃ ابو محمد حسین بن مسعود فراء بغوی ؒ نے ان صحاح سے اور دوسری مستند کتابوں سے حدیثیں لے کر مصابیح کے نام سے جمع کیا لیکن اس کی ترتیب میں بعض نقائص تھے جنہیں دور کر کے شیخ ولی الدین محمد بن عبد اللہ خطیب عمری نے عرصہ دراز کی محنت کے بعد مشکوٰۃ المصابیح کے نام سے پیش کیا اس کی مقبولیت کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ یہ کتاب تمام عالم اسلامی میں داخل درس کرلی گئی۔

قرآن وحدیث کی زبان عربی ہے اس لئے اردو داں طبقہ اس سے محروم رہ جاتا اگر ان کے تراجم اردو میں نہ شائع ہوتے چنانچہ اردو میں مشکوٰۃ المصابیح کا بھی ترجمہ کیا گیا تاکہ اردو داں طبقہ بھی مستفید ہو سکے لیکن اب تک جو صورت حال تھی وہ یہ کہ اس کا ترجمہ علیحدہ شائع کیا گیا لیکن اس صورت میں دِقّت یہ تھی کہ اصل حدیث اور ان کے معانی بیک وقت پیش نظر نہیں رہ سکتے تھے اور ترجمہ کے ساتھ اصل حدیث شائع بھی ہوئی تو اس کا ترجمہ سلیس اردو بامحاورہ نہ تھا۔

اس لئے ان دقتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اردو داں طبقہ کی سہولت کے لئے حدیثیں درج کی گئیں اور اسی کے مقابل بامحاورہ اردو ترجمہ بھی لکھ دیا گیا۔ تاکہ اصلی حدیث پڑھ کر ان کے معانی سے بھی بہرہ ور ہوں اس کا فائدہ صرف اردو داں طبقہ ہی تک محدود نہ ہوگا بلکہ طلبہ کو بھی اس سے استفادہ کے یکساں مواقع حاصل ہیں۔

ہمیں امید ہے کہ ناظرین اور اہل علم حضرات ہماری ان کوششوں کو بنظر استحسان دیکھ کر ہماری ہمت افزائی کرینگے۔

محمد سعید عفی عنہ

فہرست مضامین مشکوٰۃ شریف

جلد سوم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْفِتَنِ
فتنوں کا بیان

فصل اوّل

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُوْنُ فِيْ مَقَامِهٖ ذٰلِكَ إِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَ بِهٖ حَفِظَهٗ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ قَدْ عَلِمَهٗ أَصْحَابِيْ هٰؤُلَاءِ وَإِنَّهٗ لَيَكُوْنُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيْتُهٗ فَأَذْكُرُهٗ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ إِذَا رَاٰهُ عَرَفَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

١ حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور خطبہ فرمایا۔ اور جو باتیں اس وقت سے قیامت تک ہونے والی تھیں سب کا ذکر کیا جن لوگوں نے ان باتوں کو یاد رکھا یاد رکھا اور جو بھول گئے۔ بھول گئے۔ حضرت حذیفہؓ کا بیان ہے کہ میرے یہ دوست یعنی صحابہؓ اس سے واقف ہیں (یعنی ان میں سے بعض کو وہ باتیں یاد ہیں اور بعض بھول گئے ہیں، اور میں بھی بھول گیا ہوں) لیکن جب کوئی ایسا واقعہ پیش آتا ہے جس کی خبر حضور صلعم نے دی تھی تو مجھ کو وہ بات یاد آجاتی ہے۔ جس طرح ایک غائب شخص کے چہرہ کو دیکھ کر لوگ اس کو پہچان لیتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ كَالْحَصِيْرِ عُوْدًا عُوْدًا فَأَيُّ قَلْبٍ أُشْرِبَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتّٰى تَصِيْرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ أَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهٗ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ وَالْاٰخَرُ أَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوْزِ مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا إِلَّا مَا أُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

٢ حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے ڈالے جائیں گے فتنے لوگوں کے دلوں پر اس طرح جسطرح کہ چٹائی کے تنکے ہوتے ہیں (یعنی برابر اور زیادہ تعداد میں) پس جو دل ان فتنوں کو قبول کرلے گا ہم اس کے اندر ایک سیاہ نشان ڈالدینگے اور جو دل ان فتنوں سے متاثر نہ ہوگا ہم اس پر ایک سفید نشان ڈال دیں گے۔ غرض دو قسم کے دل ہونگے ایک تو سفید مثل سنگ مرمر کے جن پر کسی قسم کا کوئی فتنہ اثرانداز نہ ہوگا۔ اس وقت تک جبتک کہ آسمان وزمین قائم ہیں اور دوسرا دل سیاہ راکھ کی مانند جیسے الٹا برتن جس میں کچھ باقی نہ رہے یہ دل نہ تو امر معروف (نیک کاموں) سے آگاہ ہوگا اور نہ برے کاموں کو برا جانے گا۔ مگر صرف اس چیز سے واقف ہوگا جو اس کے دل میں پیوست ہوگئی ہے یعنی انسانی خواہشات میں سے (مسلم)

وَعَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِيْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلُ أَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقٰى أَثَرُهَا مِثْلُ أَثَرِ الْمُجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهٗ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ وَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ فَيُقَالُ إِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا أَمِيْنًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا أَعْقَلَهٗ وَمَا أَظْرَفَهٗ وَمَا أَجْلَدَهٗ وَمَا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهٗ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِيْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللّٰهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيْهِ دَخَنٌ قُلْتُ وَمَا دَخَنُهٗ قَالَ قَوْمٌ يَسْتَنُّوْنَ بِغَيْرِ سُنَّتِيْ وَيَهْدُوْنَ بِغَيْرِ هَدْيِيْ تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ ہم سے رسول اللہ صلعم نے دو حدیثیں (باتیں) بیان کیں ان میں سے ایک کو دیکھ چکا ہوں اور دوسری کا منتظر ہوں۔ رسول اللہ صلعم نے ہم سے فرمایا کہ امانت (یعنی ایمان) لوگوں کے دلوں کی جڑ میں ڈالی گئی ہے پھر انھوں نے (ایمان کے نور سے) قرآن کو جانا پھر انھوں نے سُنت کو جانا۔ اس کے بعد آپ نے ایمان کے اُٹھ جانے کی حدیث بیان کی۔ اور فرمایا۔ آدمی حسب معمول سوئے گا اور امانت (ایمان) اس کے دل سے نکال لی جائے گی اور ایمان کا دھندلا سا اثر رہ جائے گا پھر جب وہ دوبارہ سوئے گا تو اس کے دل سے امانت کا بقیہ اثر بھی نکال لیا جائے گا اور دل میں ایک آبلہ جیسا نشان رہ جائے گا جیسے تو آگ کی چنگاری کو اپنے پاؤں پر ڈال دے۔ اور اس سے آبلہ پڑ جائے جو بظاہر پھولا اور اٹھا ہوا ہوگا لیکن اندر سے خالی ہوگا پھر (ایسا ہونے کے بعد) جب لوگ صبح کو اُٹھیں گے تو آپس میں حسب معمول خرید و فروخت کریں گے اور ان میں سے ایک شخص بھی ایسا نہ ہوگا۔ جو امانت کو ادا کرے (یعنی حقوقِ شرعیہ کو ادا کرے) یہاں تک کہ یہ کہا جائے گا (یعنی امانت باقی نہ رہنے کے سبب) کہ فلاں قبیلہ میں ایک امین و دیانت دار شخص ہے اور اس زمانہ میں ایک شخص کو جس کو دنیا داری میں کمال حاصل ہوگا کہا جائے گا کہ کس قدر عقلمند ہے (کاروبار میں) اور کس قدر ہوشیار ہے اور کس قدر خوبصورت ہے اور کس قدر چالاک ہے۔ حالانکہ اس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان نہ ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ لوگ (اکثر) رسول اللہ صلعم سے نیکی کا سوال کرتے رہتے تھے (یعنی نیک باتوں اور نیک کاموں کو دریافت کرتے رہتے تھے) اور میں آپ سے برائیوں اور فتنوں کی بابت پوچھا کرتا تھا۔ اس خیال سے کہ کہیں میں کسی فتنہ میں مبتلا نہ ہو جاؤں۔ ایک روز میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم جاہلیت میں مبتلا اور بدی کے زمانہ میں تھے پھر خداوند تعالیٰ نے ہم کو یہ بھلائی عطا فرمائی (یعنی اسلام) کیا اس بھلائی کے بعد بھی کوئی بُرائی پیش آنے والی ہے آپ نے فرمایا ہاں۔ میں نے عرض کیا کیا اس بدی و بُرائی کے بعد بھی بھلائی ہوگی۔ فرمایا ہاں۔ اور اس بھلائی میں جو برائی کے بعد ہوگی کدورت پائی جائے گی۔ فرمایا ہاں عرض کیا وہ کدورت کیا ہوگی۔ فرمایا کدورت سے مراد وہ قوم ہے جو

فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ اَجَابَهُمْ اِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ اِنْ اَدْرَكَنِيْ ذٰلِكَ قَالَ تَلْزِمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ قُلْتُ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا اِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ يَكُوْنُ بَعْدِيْ اَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُوْنَ بِهُدَايَ وَلَا يَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِيْ وَسَيَقُوْمُ فِيْهِمْ رِجَالٌ قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الشَّيَاطِيْنِ فِيْ جُثْمَانِ اِنْسٍ قَالَ حُذَيْفَةُ قُلْتُ كَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ قَالَ تَسْمَعُ وَتُطِيْعُ الْاَمِيْرَ وَاِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَاُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَاَطِعْ۔

میرے طریقہ کے خلاف طریقہ اختیار کرے گی۔ اور لوگوں کو میری راہ کے خلاف راہ بتائے گی تو اُن میں دین کو بھی دیکھے گا اور دین کے خلاف امور کو بھی (یعنی ان میں مشروع اور غیر مشروع دونوں باتیں پائی جائیں گی)، میں نے عرض کیا کیا اس بھلائی کے بعد بھی برائی ہوگی۔ فرمایا ہاں۔ ایسے لوگ ہوں گے جو دوزخ کے دروازوں پر کھڑے ہو کر لوگوں کو بلائیں گے (یعنی علانیہ گمراہی پھیلائیں گے)۔ جو شخص ان کی جہنمی دعوت کو قبول کرے گا۔ وہ اس کو جہنم میں دھکیل دیں گے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ان کی صفت بیان فرمائیے (یعنی وہ کون لوگ ہوں گے اور کیسے ہوں گے) فرمایا وہ ہماری قوم یا جنس میں سے ہوں گے۔ اور ہماری زبان میں گفتگو کریں گے میں نے عرض کیا اگر وہ زمانہ میں پاؤں تو آپ مجھ کو کیا حکم دیتے ہیں (یعنی اگر وہ لوگ میری زندگی میں ظاہر ہوئے تو اس وقت مجھ کو کیا کرنا چاہیئے) فرمایا مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑ اور ان کے امام کی اطاعت کر۔ میں نے عرض کیا اگر اس وقت مسلمانوں کی جماعت نہ ہو اور امام بھی نہ ہو (تو کیا کروں) فرمایا تو تمام فرقوں سے علیحدہ ہو جا اگرچہ تجھ کو درخت کی جڑ میں پناہ لینی پڑے یہاں تک کہ موت تجھ کو اپنی آغوش میں لے لے (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے۔ کہ حضور صلعم نے یہ فرمایا کہ میرے بعد امام (خلیفہ یا بادشاہ) ہونگے جو میرے طریقہ پر نہ چلیں گے اور میری روش کو اختیار نہ کرینگے اور ان میں سے چند لوگ ایسے ظاہر ہوں گے جن کی صورت آدمیوں کی ہوگی اور دل شیطانوں کے سے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں اس زمانہ کو پاؤں تو کیا کروں۔ فرمایا۔ بادشاہ جو کچھ کہے اس کو سن اور بادشاہ کی اطاعت کر اگرچہ تیری پشت پر مارا جائے اور تیرا مال چھین لیا جائے تب بھی سننا اور اطاعت کرنا۔

۵۱۲۸ ح ۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا اَوْ يُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيْعُ دِيْنَهٗ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْيَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہے اعمال (نیک) میں جلدی کرو ان فتنوں کے پیش آنے سے پہلے جو تاریک رات کے ٹکڑوں کی مانند ہوں گے۔ (کہ اس وقت) آدمی صبح کو ایمان کی حالت میں اُٹھیگا اور شام کو کافر ہو جائے گا اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائے گا کہ اپنے دین و مذہب کو دنیا کی تھوڑی سی متاع پر بیچ ڈالے گا (مسلم)

ح ۵۱۴۹ / ٦

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَیَکُوْنُ فِتَنٌ اَلْقَاعِدُ فِیْھَا خَیْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِیْھَا خَیْرٌ مِّنَ الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ فِیْھَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ مَنْ تَشَرَّفَ لَھَا تَسْتَشْرِفْہُ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً اَوْمَعَاذًا فَلْیَعُذْ بِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ تَکُوْنُ فِتْنَۃٌ اَلنَّائِمُ فِیْھَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَقْظَانِ وَالْیَقْظَانُ فِیْھَا خَیْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِیْھَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً اَوْمَعَاذًا فَلْیَسْتَعِذْ بِہٖ :-

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے عنقریب فتنوں کا ظہور ہوگا ان فتنوں کے زمانہ میں بیٹھنے والا بہتر ہوگا کھڑے ہونے والے سے اور کھڑا ہونے والا بہتر ہوگا چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے جو شخص ان فتنوں کی طرف جھانکے گا فتنہ اس کو اپنی طرف کھینچ لے گا پس جو شخص (اس زمانہ میں) پناہ کی کوئی جگہ پائے۔ وہ وہاں جاکر پناہ حاصل کرلے (بخاری ومسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضور صلعم نے فرمایا۔ فتنہ آئے گا جس میں سونے والا شخص جاگنے والے سے بہتر ہوگا اور جاگنے والا بہتر ہوگا کھڑا ہونے والے سے اور کھڑا ہونے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے پس (اس وقت) جو شخص پناہ کا کوئی ٹھکانا پائے وہاں جاکر پناہ حاصل کرے۔

ح ۵۱۵۰ / ۷

وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّھَا سَتَکُوْنُ فِتَنٌ اَلَا ثُمَّ تَکُوْنُ فِتَنٌ اَلَا ثُمَّ تَکُوْنُ فِتْنَۃٌ اَلْقَاعِدُ فِیْھَا خَیْرٌ مِّنَ الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ فِیْھَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ اِلَیْھَا اَلَا فَاِذَا وَقَعَتْ فَمَنْ کَانَ لَہٗ اِبِلٌ فَلْیَلْحَقْ بِاِبِلِہٖ وَمَنْ کَانَ لَہٗ غَنَمٌ فَلْیَلْحَقْ بِغَنَمِہٖ وَمَنْ کَانَتْ لَہٗ اَرْضٌ فَلْیَلْحَقْ بِاَرْضِہٖ فَقَالَ رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ مَنْ لَّمْ تَکُنْ لَّہٗ اِبِلٌ وَّلَا غَنَمٌ وَّلَا اَرْضٌ قَالَ یَعْمِدُ اِلٰی سَیْفِہٖ فَیَدُقُّ عَلٰی حَدِّہٖ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِیَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ ثَلٰثًا فَقَالَ رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ اُکْرِھْتُ حَتّٰی یُنْطَلَقَ بِیْ اِلٰی اَحَدِ الصَّفَّیْنِ فَضَرَبَنِیْ رَجُلٌ بِسَیْفِہٖ اَوْ یَجِیْءُ سَھْمٌ فَیَقْتُلُنِیْ قَالَ یَبُوْءُ بِاِثْمِہٖ وَاِثْمِکَ وَیَکُوْنُ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ :-

حضرت ابی بکرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے عنقریب فتنوں کا ظہور ہوگا اور یاد رکھو کہ پھر ان فتنوں میں سے ایک بڑا فتنہ پیش آئیگا اس بڑے فتنہ میں بیٹھا ہوا شخص چلنے والے سے بہتر ہوگا۔ (اس لئے کہ اپنی جگہ پر بیٹھا ہوا آدمی فتنوں سے محفوظ رہے گا) اور چلنے والا بہتر ہوگا فتنہ کی طرف دوڑنے والے سے۔ خبردار! جب یہ فتنہ وقوع میں آئے تو وہ شخص جس کے پاس اونٹ ہو اپنے اونٹ کے ساتھ ہو جائے اور جس کے پاس بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں میں مل جائے اور جس کے پاس زمین ہو وہ اپنی زمین میں جا پڑے (یعنی تمام کاموں کو چھوڑ کر گوشہ تنہائی اختیار کرے اور ان چیزوں میں مشغول ومنہمک ہو جائے ایک شخص نے (یہ سن کر) عرض کیا یارسول اللہ! جس کے پاس اونٹ بکریاں اور زمین نہ ہو وہ کیا کرے۔ فرمایا۔ وہ اپنی تلوار کی طرف متوجہ ہو اور اس کو پتھر مار کر توڑ ڈالے (یعنی اس کی دھار کو بیکار کردے تاکہ جنگ وپیکار کا خیال دل میں پیدا نہ ہو) اور پھر اس کو چاہیئے کہ ان فتنوں سے نجات پانے کیلئے بھاگ نکلے اگر وہ جلد ایسا کرسکے اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ اے اللہ تعالیٰ میں نے تیرے احکام تیرے بندوں کو پہنچا دیئے۔ تین مرتبہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ اگر مجھ پر جبر کیا جائے یہاں تک کہ مجھ کو دونوں فریق میں سے کسی ایک فریق کی صف میں لیجایا جائے اور مجھ کو ایک شخص اپنی تلوار سے مارے یا کوئی تیر آکر لگے اور مجھ کو مار ڈالے تو میری نسبت آپ کا کیا خیال ہے۔ فرمایا تیرے قاتل پر اپنا اور تیرا دونوں کا گناہ ہوگا۔ اور یہ

شخص دوزخیوں میں سے شمار ہوگا۔ (مسلم)

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْشِكُ اَنْ یَّكُوْنَ خَیْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ یَّتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ یَفِرُّ بِدِیْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ۔

٥١٥١ ح ٨ حضرت ابی سعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے وہ زمانہ قریب ہے جبکہ مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی کہ وہ ان کو لے کر پہاڑ کی چوٹی پر یا مینھ کے گرنے کی جگہ (جنگل کے نالوں پر) چلا جائے گا اور فتنوں سے بھاگ کر اپنے دین کو بچالے گا (بخاری)

وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ اَشْرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اُطُمٍ مِّنْ اٰطَامِ الْمَدِیْنَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰی قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنِّیْ لَاَرَی الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُیُوْتِكُمْ كَوَقْعِ الْمَطَرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

٥١٥٢ ح ٩ حضرت اسامہؓ بن زید کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم مدینہ کے ایک بلند مکان پر چڑھے اور صحابہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا تم اس چیز کو دیکھتے ہو جس کو میں دیکھ رہا ہوں۔ صحابہؓ نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ میں فتنوں کو دیکھ رہا ہوں جو تمہارے گھروں پر اس طرح برس رہے ہیں جس طرح مینھ برستا ہے (بخاری و مسلم)

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَةُ اُمَّتِیْ عَلٰی یَدَیْ غِلْمَةٍ مِّنْ قُرَیْشٍ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

٥١٥٣ ح ١٠ حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میری اُمت کی ہلاکت قریش کے چند نوجوانوں کے ہاتھوں میں ہے۔ (بخاری)

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَیُقْبَضُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَیُلْقَی الشُّحُّ وَیَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوْا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

٥١٥٤ ح ١١ حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے زمانے باہم قریب ہوں گے (زمانۂ دنیا اور زمانۂ آخرت) اور علم اُٹھا لیا جائے گا۔ اور فتنوں کا ظہور ہوگا اور بخل ڈالا جائے گا (یعنی لوگوں کے دلوں میں) اور زیادہ ہوگا ہرج صحابہؓ نے پوچھا ہرج کیا چیز ہے۔ فرمایا قتل (بخاری و مسلم)

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْیَا حَتّٰی یَاْتِیَ عَلَی النَّاسِ یَوْمٌ لَّا یَدْرِی الْقَاتِلُ فِیْمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُوْلُ فِیْمَ قُتِلَ فَقِیْلَ كَیْفَ یَكُوْنُ ذٰلِكَ قَالَ الْهَرْجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

٥١٥٥ ح ١٢ حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے دُنیا اس وقت تک فنا نہ ہوگی جبتک لوگوں پر ایسا دن نہ آجائے جس میں قاتل کو یہ معلوم نہ ہوگا کہ اس نے مقتول کو کیوں قتل کیا اور نہ مقتول کو یہ معلوم ہوگا کہ اس کو کیوں مار گیا۔ صحابہؓ نے پوچھا یہ کیونکر ہوگا۔ فرمایا۔ ہرج (یعنی فتنہ) قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جائیں گے۔ (مسلم)

وَعَنْ مَّعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْعِبَادَةُ فِی الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ اِلَیَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

٥١٥٦ ح ١٣ حضرت معقل بن یسارؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ فتنہ کے زمانے میں عبادت کا ثواب اتنا ہوگا جتنا کہ میری طرف ہجرت کرنے کا ثواب ہے (مسلم)

وَعَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ عَدِیٍّ قَالَ اَتَیْنَا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَشَكَوْنَا اِلَیْهِ مَا نَلْقٰی مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ اصْبِرُوْا فَاِنَّهٗ لَا یَاْتِیْ عَلَیْكُمْ زَمَانٌ اِلَّا الَّذِیْ بَعْدَهٗ اَشَرُّ مِنْهُ حَتّٰی تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُهٗ مِنْ نَّبِیِّكُمْ

٥١٥٧ ح ١٤ حضرت زبیرؓ بن عدی کہتے ہیں کہ ہم انس بن مالکؓ کے پاس گئے اور ان سے حجاج کے مظالم کی شکایت کی انھوں نے کہا۔ صبر کرو اس لئے کہ آئندہ جو زمانہ آئیگا وہ گزشتہ سے بدتر ہوگا (اور اسی طرح اس کے بعد کا زمانہ اس سے بدتر ہوگا) یہاں تک کہ تم خدا سے جا ملو۔ یہ بات میں نے تمہارے نبی صلعم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ :-

سے سُنی ہے۔ (بخاری)

فصل دوم

٥١٥٨ / ١٥ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِيْ أَنَسِيَ أَصْحَابِيْ أَمْ تَنَاسَوْا وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ إِلٰى أَنْ تَنْقَضِيَ الدُّنْيَا يَبْلُغُ مَنْ مَعَهُ ثَلٰثَ مِائَةٍ فَصَاعِدًا إِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهٖ وَاسْمِ أَبِيْهِ وَاسْمِ قَبِيْلَتِهٖ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ :-

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں قسم ہے خدا کی میں نہیں کہہ سکتا میرے دوست (واقعی) بھول گئے ہیں یا بھول جانے کا اظہار کرتے ہیں (حقیقت میں نہیں بھولے) قسم ہے خدا کی رسول اللہ صلعم نے کسی ایسے شخص کا ذکر نہیں چھوڑا جو آج سے قیامت کے دن تک فتنہ کا باعث ہوگا یعنی اس فتنہ برپا کرنے والے شخص کا جس کے ساتھیوں کی تعداد تین سو تک یا تین سو سے زیادہ ہو یہانتک کہ ہم کو اس کا اس کے باپ کا اور اس کے قبیلہ تک کا نام بتا دیا۔ (ابوداؤد)

٥١٥٩ / ١٦ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَخَافُ عَلٰى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّيْنَ وَإِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيْ أُمَّتِيْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهُمْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ :-

حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے میں اپنی اُمت کے لئے جن لوگوں سے زیادہ ڈرتا ہوں وہ گمراہ کرنے والے امام ہیں۔ اور جب میری اُمت میں تلوار چل جائے گی تو پھر قیامت تک نہ رُکے گی (یعنی جب) اُمتِ محمدیہ میں قتال شروع ہو جائے گا تو قیامت ہی پر جاکر ختم ہوگا۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

وَعَنْ سَفِيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْخِلَافَةُ ثَلٰثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا ثُمَّ يَقُوْلُ سَفِيْنَةُ أَمْسِكْ خِلَافَةَ أَبِيْ بَكْرٍ سَنَتَيْنِ وَخِلَافَةَ عُمَرَ عَشَرَةً وَعُثْمَانَ اثْنَتَيْ عَشَرَةَ وَعَلِيٍّ سِتَّةً رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ :-

حضرت سفینہؓ کہتے ہیں میں نے نبی صلعم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ خلافت تیس سال تک رہے گی پھر یہ خلافت بادشاہت ہو جائے گی سفینہ (راوی اس حدیث کو بیان کرکے کہتا ہے کہ حساب[عہ] کرکے دیکھو حضرت ابوبکرؓ کی خلافت دو سال حضرت عمرؓ کی خلافت دس سال حضرت عثمانؓ کی خلافت بارہ سال اور حضرت علیؓ کی خلافت چھ سال۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد)

٥١٦١ / ١٨ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيَكُوْنُ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهٗ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا الْعِصْمَةُ قَالَ السَّيْفُ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ السَّيْفِ بَقِيَّةٌ قَالَ نَعَمْ تَكُوْنُ إِمَارَةٌ عَلٰى أَقْذَاءٍ وَهُدْنَةٌ

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ! اس زمانہ خیر کے بعد کیا شر ہوگا جیسا کہ اب سے پہلے شر تھا (یعنی جس طرح اسلام سے پہلے برائی پھیلی ہوئی تھی کیا موجودہ زمانہ خیر کے بعد بھی بدی کا زمانہ آئے گا) آپ نے فرمایا ہاں میں نے عرض کیا۔ پھر اس سے بچنے کی کیا صورت ہے۔ فرمایا۔ تلوار۔ میں نے عرض کیا۔ کیا تلوار کے بعد (یعنی

عہ اس حساب میں سال کی کسر دں کو بیان نہیں کیا گیا صحیح یہ ہے۔ کہ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت ۲ سال ۴ ماہ حضرت عمرؓ کی خلافت دس سال ۶ ماہ حضرت عثمانؓ کی خلافت چند روز کم بارہ سال حضرت علیؓ کی خلافت ۴ سال ۹ ماہ اور حضرت حسنؓ کی خلافت ۵ ماہ ۱۲

عَلٰى دَخَنٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَنْشَأُ دُعَاةُ الضَّلَالِ فَإِنْ كَانَ لِلّٰهِ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةٌ جَلَدَ ظَهْرَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ فَأَطِعْهُ وَإِلَّا فَمُتْ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلِ شَجَرَةٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ بَعْدَ ذٰلِكَ مَعَهُ نَهْرٌ وَنَارٌ فَمَنْ وَقَعَ فِي نَارِهِ وَجَبَ أَجْرُهُ وَحُطَّ وِزْرُهُ وَمَنْ وَقَعَ فِي نَهْرِهِ وَجَبَ وِزْرُهُ وَحُطَّ أَجْرُهُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يُنْتَجُ الْمُهْرُ فَلَا يُرْكَبُ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ هُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ وَجَمَاعَةٌ عَلٰى أَقْذَاءٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ مَا هِيَ قَالَ لَا تَرْجِعُ قُلُوبُ أَقْوَامٍ عَلَى الَّذِي كَانَتْ عَلَيْهِ قُلْتُ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلٰى أَبْوَابِ النَّارِ فَإِنْ مُتَّ يَا حُذَيْفَةُ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ رَدِيفًا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلٰى حِمَارٍ فَلَمَّا جَاوَزْنَا بُيُوتَ الْمَدِينَةِ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ جُوعٌ تَقُومُ عَنْ فِرَاشِكَ وَلَا تَبْلُغُ مَسْجِدَكَ حَتّٰى يُجْهِدَكَ الْجُوعُ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ تَعَفَّفْ يَا أَبَا ذَرٍّ

لڑنے کے بعد، مسلمان باقی رہیں گے فرمایا۔ ہاں۔ سلطنت اور حکومت ہوگی جس کی بنیاد فساد پر ہوگی اور صلح کی بنیاد کدورت پر۔ میں نے عرض کیا پھر کیا ہوگا۔ فرمایا۔ اس کے بعد گمراہی کی طرف بُلانے والے لوگ پیدا ہوں گے اگر اس وقت کوئی بادشاہ ہو اور وہ تیری کمر پر کوڑے مارے اور تیرا مال بھی چھین لے تب بھی تو اس کی اطاعت کر۔ اور اگر کوئی بادشاہ نہ ہو تو کسی درخت کی جڑیں بیٹھ جا (یعنی پناہ کی جگہ) اور وہیں مرجا۔ میں نے عرض کیا پھر کیا ہوگا۔ فرمایا پھر دجّال نکلے گا اس شان سے کہ اس کے ساتھ پانی کی نہر ہوگی اور آگ پس جو شخص اس کی آگ میں پڑا اس کا اجر ثابت و قائم ہوگیا اور اس کے گناہ دُور ہوگئے اور جو شخص اس کی نہر میں پڑا اس کا گناہ ثابت و قائم رہا اور اس کا اجر جاتا رہا۔ میں نے عرض کیا پھر کیا ہوگا۔ فرمایا پھر گھوڑے کا بچہ جنا جائے گا۔ اور وہ سواری کے قابل ہوگا کہ قیامت قائم ہوجائے گی۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس وقت صلح ہوگی ظاہر میں اور باطن میں کدورت ہوگی اور لوگوں کا اجتماع ناخوشی کے ساتھ ہوگا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کدورت پر صلح ہونے کا کیا مطلب ہے۔ فرمایا لوگوں کے دل اس حال پر نہ ہوں گے جس پر پہلے تھے (یعنی لوگوں کے دل اتنے نرم نہ ہوں گے جیسے آغاز اسلام میں تھے) میں نے عرض کیا، کیا بھلائی کے بعد کوئی برائی ہوگی۔ فرمایا۔ ہاں۔ اور وہ ایک اندھا اور بہرا فتنہ ہے۔ اس فتنہ کی طرف لوگوں کو بلانے والے ہوں گے۔ گویا وہ دوزخ کے دروازوں پر کھڑے لوگوں کو بُلا رہے ہیں پس اگر اے حذیفہؓ اس وقت تو درخت کی جڑ کو اپنی پناہ گاہ بنالے اور وہیں مرجائے تو یہی بہتر ہوگا کہ تو ان لوگوں میں سے کسی فریق کا اتباع کرے۔

حضرت ابی ذرؓ کہتے ہیں میں ایک روز گدھے پر رسول اللہ صلعم کے پیچھے سوار تھا جب ہم مدینہ کے گھروں سے آگے نکل گئے (یعنی مدینہ کے باہر) تو آپ نے مجھ سے فرمایا۔ ابوذرؓ! اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب کہ مدینہ میں بھوک (یعنی قحط) ہوگی تو بستر سے نہ اٹھ سکے گا اور اپنی مسجد تک ضعف کے سبب مشکل سے پہنچ سکے گا۔ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا (اس وقت) پرہیزگاری اختیار کر (یعنی بھوک پر صبر کر اور حرام و مشتبہ مال سے اپنے آپ کو بچا) پھر آپ نے فرمایا ابوذرؓ! اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب کہ مدینے میں موت کا بازار گرم ہوگا۔

قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ مَوْتٌ يَبْلُغُ الْبَيْتُ الْعَبْدَ حَتّٰى إِنَّهُ يُبَاعُ الْقَبْرُ بِالْعَبْدِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ تَصَبَّرْ يَا أَبَا ذَرٍّ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ قَتْلٌ تَغْمُرُ الدِّمَاءُ أَحْجَارَ الزَّيْتِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ تَأْتِي مَنْ أَنْتَ مِنْهُ قَالَ قُلْتُ وَأَلْبَسُ السِّلَاحَ قَالَ شَارَكْتَ الْقَوْمَ إِذًا قُلْتُ فَكَيْفَ أَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنْ خَشِيتَ أَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَأَلْقِ نَاحِيَةَ ثَوْبِكَ عَلَى وَجْهِكَ لِيَبُوءَ بِإِثْمِكَ وَإِثْمِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۵۱۶۳ ۲۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ بِكَ إِذَا بُقِّيتَ فِي حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ مَرِجَتْ عُهُودُهُمْ وَأَمَانَاتُهُمْ وَاخْتَلَفُوا فَكَانُوا هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ قَالَ فَبِمَ تَأْمُرُنِي قَالَ عَلَيْكَ بِمَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ وَإِيَّاكَ وَعَوَامَّهُمْ وَفِي رِوَايَةٍ اِلْزَمْ بَيْتَكَ وَأَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَخُذْ مَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِأَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعْ أَمْرَ

اور مکان کی قیمت غلام کی قیمت کے برابر ہو جائے گی یہاں تک کہ قبر کی جگہ غلام کی قیمت کو بکنے لگے گی (یعنی کثرت اموات سے یہ حال ہوگا کہ ایک قبر کی جگہ غلام کی قیمت کے برابر ہو جائے گی) میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں (یعنی مجھ کو اس وقت کیا کرنا چاہیئے اس کا حال خدا اور اس کے رسولؐ ہی کو معلوم ہے میں نہیں جانتا) فرمایا۔ ابوذرؓ (اس وقت) صبر کر (یعنی اس مصیبت پر صبر کر کہیں بھاگ کر نہ جا) پھر حضورؐ نے فرمایا ابوذرؓ اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب کہ مدینہ میں قتل کا بازار گرم ہوگا جس کا خون مقام احجار الزیت کو ڈھانک لے گا (یعنی خون سے مقام مذکور بھر جائے گا گویا وہاں خون کی نالیاں بہہ نکلیں گی) میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں (کہ اس وقت مجھ کو کیا کرنا چاہیئے) آپ نے فرمایا تو اپنے اس امام کے پاس چلا جا جس کا تو تابع ہے۔ میں نے عرض کیا۔ کیا اس وقت میں اپنے بدن پر ہتھیاروں کو سجاؤں (اور فتنہ انگیز قوم سے لڑوں) فرمایا (اگر تو ایسا کرے گا) تو تو اس قوم (کے گناہ) میں شریک ہو جائے گا۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر میں کیا کروں فرمایا اگر تو تلوار کی چمک سے ڈر جائے تو اپنے منہ پر اپنے کپڑے کا ایک حصہ ڈال لے تاکہ قاتل تیرا گناہ اور اپنا گناہ ساتھ لے کر واپس جائے۔

(ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا۔ عبداللہ! تو اس وقت کیا کرے گا جب کہ تجھ کو ناکارہ لوگوں میں چھوڑ دیا جائے گا (یعنی جب کہ خداوند تعالیٰ تجھ کو ناکارہ اور بُرے لوگوں میں زندگی بسر کرنے کا موقع دے گا) ان کے عہد اور امانتیں مخلوط و غیر مخلوط ہوں گی (یعنی عہد شکن اور خائن ہوں گے) اور آپس میں اختلاف رکھیں گے اس طرح۔ یہ کہہ کر آپ نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے کے اندر داخل کیں اور فرمایا کہ وہ اس طرح ایک دوسرے سے مختلف ہوں گے عبداللہؓ نے عرض کیا اگر میں وہ زمانہ پاؤں، تو آپ مجھ کو کیا حکم دیتے ہیں فرمایا اس چیز کو اختیار کرے جس کو تو حق جانتا ہے اور اس چیز کو چھوڑ دے جس کو تو بُرا جانتا ہے۔ اور اپنے آپ کو لازم پکڑے (یعنی صرف اپنے کو سنبھالے رہ) اور عوام سے دور رہ (یعنی عوام کے معاملات میں دخل نہ دے) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ اپنے گھر میں پڑا رہ۔ اپنی

الْقِيَامَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ۔

زبان کو قابو میں رکھ۔ اس چیز کو اختیار کر جس کو تو اچھا جانتا ہے۔ اور اس کو چھوڑ دے جس کو بُرا سمجھتا ہے اور صرف اپنی ذات کو سنبھال اور عوام کے معاملات سے کوئی تعلق نہ رکھ (ترمذی)

٥١٦٤ ح ٢١ وَعَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا وَيُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِيْ فَكَسِّرُوْا فِيْهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوْا فِيْهَا اَوْتَارَكُمْ وَاضْرِبُوْا سُيُوْفَكُمْ بِالْحِجَارَةِ فَاِنْ دُخِلَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْكُمْ فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنَيْ اٰدَمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ ذَكَرَ اِلٰى قَوْلِهٖ خَيْرٌ مِنَ السَّاعِيْ ثُمَّ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ كُوْنُوْا اَحْلَاسَ بُيُوْتِكُمْ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْفِتْنَةِ كَسِّرُوْا فِيْهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوْا فِيْهَا اَوْتَارَكُمْ وَالْزَمُوْا فِيْهَا اَجْوَافَ بُيُوْتِكُمْ وَكُوْنُوْا كَابْنِ اٰدَمَ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابی موسیٰؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ قیامت آنے سے پہلے فتنے وقوع میں آئیں گے جو اندھیری رات کے ٹکڑوں کے مانند ہوں گے (یعنی ہر ساعت میں انقلاب پیدا ہوتا رہے گا) اس وقت آدمی صبح کو ایماندار اٹھے گا۔ اور شام کو کافر ہو جائے گا۔ اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائے گا (ان فتنوں میں) بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے اس وقت تو اپنی کمانوں کو توڑ ڈال اور کمانوں کے چلوں کو کاٹ دے۔ تلواروں کو پتھر پر مار دے (یعنی ان کی دھار کو بے کار کر دے) پھر اگر کوئی شخص تم میں سے کسی کو مارنے آئے تو اس کو چاہیئے کہ وہ آدمؑ کے دو بیٹوں میں سے بہترین بیٹے کے مانند ہو جائے (یعنی مانند ہابیل کے) "ابوداؤد" اور ابوداؤد کی ایک اور روایت میں" یہ چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے" کے بعد یہ الفاظ ہیں کہ پھر صحابہؓ نے پوچھا آپ ہمارے لئے کیا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم اپنے گھروں کے ٹاٹ بن جاؤ (یعنی گھروں میں پڑے رہو) اور ترمذی کی روایت میں یوں ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم نے فتنہ کی بابت یہ فرمایا کہ تم اس میں اپنی کمانوں کو توڑ ڈالو اور ان کے چلے کاٹ دو اور گھروں میں پڑے رہو اور آدم کے بیٹے ہابیل کی مانند بن جاؤ۔

٥١٦٥ ح ٢٢ وَعَنْ اُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ قَالَتْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيْهَا قَالَ رَجُلٌ فِيْ مَاشِيَتِهٖ يُؤَدِّيْ حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهٗ وَرَجُلٌ اٰخِذٌ بِرَاْسِ فَرَسِهٖ يُخِيْفُ الْعَدُوَّ وَيُخَوِّفُوْنَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت ام مالکؓ بہزیہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فتنہ کے قریب وقوع میں آنے کا ذکر فرمایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! اس وقت لوگوں میں بہتر شخص کون ہوگا۔ فرمایا وہ آدمی جو اپنے مواشی میں ہے اُن کا حق (زکوٰۃ وغیرہ) ادا کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں مشغول رہے گا۔ وہ آدمی جو اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر چل کھڑا ہو وہ دشمنان اسلام کو ڈراتا ہو اور دشمن اس کو ڈراتے ہوں (یعنی فتنہ کو چھوڑ کر وہ دشمنانِ اسلام سے لڑے) (ترمذی)

٥١٦٧ ح ٢٣ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُوْنُ

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ قریب ہے ایک بڑا فتنہ جو سارے عرب کو گھیرے گا۔

فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ اللِّسَانُ فِيهَا أَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ :۔

کے مقتول دوزخ میں جائیں گے اس فتنہ میں زبان درازی کا فتنہ (یعنی لوگوں کو برا کہنا اور عیب گیری کرنا) تلوار مارنے سے بھی زیادہ خطرناک ہوگا (ترمذی۔ ابن ماجہ)

٥١٦٨ ح٢٣ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُونُ فِتْنَةٌ صَمَّاءُ بَكْمَاءُ عَمْيَاءُ مَنْ أَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهُ وَإِشْرَافُ اللِّسَانِ فِيهَا كَوُقُوعِ السَّيْفِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے قریب ہے کہ گونگے بہرے، کا فتنہ ظہور ہوگا جو شخص اس فتنہ کے قریب جائے گا یا اس کو دیکھے گا فتنہ اس کو دیکھے گا اور اس کے قریب آجائے گا اس فتنہ میں زبان درازی تلوار مارنے سے زیادہ سخت ہے۔ (ابو داؤد)

٥١٦٨ ح٢٥ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْفِتَنَ فَأَكْثَرَ فِي ذِكْرِهَا حَتَّى ذَكَرَ فِتْنَةَ الْأَحْلَاسِ فَقَالَ قَائِلٌ وَمَا فِتْنَةُ الْأَحْلَاسِ قَالَ هِيَ هَرَبٌ وَحَرْبٌ ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ دَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَزْعُمُ أَنَّهُ مِنِّي وَلَيْسَ مِنِّي إِنَّمَا أَوْلِيَائِي الْمُتَّقُونَ ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلَى رَجُلٍ كَوَرِكٍ عَلَى ضِلَعٍ ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ لَا تَدَعُ أَحَدًا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً فَإِذَا قِيلَ انْقَضَتْ تَمَادَتْ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا حَتَّى يَصِيرَ النَّاسُ إِلَى فُسْطَاطَيْنِ فُسْطَاطِ إِيمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيهِ وَفُسْطَاطِ نِفَاقٍ لَا إِيمَانَ فِيهِ فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ مِنْ يَوْمِهِ أَوْ مِنْ غَدِهِ رَوَاهُ أَبُو

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ ہم نبی صلعم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فتنوں کا ذکر کیا اور بہت زیادہ ذکر کیا یہاں تک کہ احلاس کے فتنہ کا بیان کیا (یعنی اس فتنہ کا جو عرصہ دراز تک قائم رہے گا) ایک شخص نے پوچھا احلاس کا فتنہ کیا ہے (یعنی اس کی کیفیت کیا ہے) آپ نے فرمایا وہ بھاگنا ہے (یعنی لوگ ایک دوسرے کے خوف سے بھاگ نکلیں گے) اور زبردستی مال کا چھین لینا اور پھر سراء کا فتنہ ہوگا (یعنی خوش حالی، اسراف اور عیش و عشرت کا فتنہ) اس فتنہ کی تاریکی ایک شخص کے قدموں کے نیچے سے نکلے گی جو میرے اہلبیت میں سے ہوگا (یعنی یہ شخص فتنہ کا بانی ہوگا) وہ شخص یہ خیال کرے گا کہ وہ میرے خاندان سے ہے لیکن حقیقت میں مجھ سے نہ ہوگا (یعنی وہ اگرچہ میرے خاندان سے ہوگا لیکن میرے طریقہ پر نہ ہوگا) اس وقت میرے دوست پرہیزگار لوگ ہوں گے پھر لوگ ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کریں گے جو کولھے کے اوپر پسلی کے مانند ہوگا (یعنی جس طرح پسلی کولھے کے اوپر غیر مستقیم ہوتی ہے اسی طرح وہ غیر مستقل مزاج ہوگا) اس کے بعد دسیماء کا فتنہ ہوگا (یعنی سیاہ و تاریک فتنہ) یہ فتنہ میری امت میں سے کسی کو باقی چھوڑیگا اور ہر شخص پر ایک طمانچہ لگائے گا (یعنی ایک شخص بھی اس کے اثر سے محفوظ نہ رہیگا) پھر جب کہا جائیگا کہ فتنہ ختم ہوگیا کہ اس کی مدت کچھ اور بڑھ جائے گی اور اس کے بعد یہ فتنہ طول کھینچے گا۔ آدمی صبح کو مومن اٹھے گا اور شام کو کافر ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ آدمی دو خیموں میں تقسیم ہو جائیں گے (یعنی دو فرقوں میں منقسم ہو جائیں گے) ایک خیمہ ایمان کا ہوگا جس میں اتفاق ہوگا اور ایک خیمہ نفاق کا ہوگا جس میں ایمان نہ ہوگا جب ایسا وقوع میں آجائے تو تم دجال کا انتظار

داؤد ۔

کرد۔ (یعنی اسی روز یا دوسرے دن) (ابوداؤد)

٥١٦٩ ح ٢٦ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَیْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ اَفْلَحَ مَنْ كَفَّ یَدَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ ۔

حضرت ابی ہریرۃ رض کہتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا ہے بدنصیبی عرب کی کہ فتنہ قریب آگیا پس فتنہ میں وہ شخص کامیاب ہوگا جس نے اپنا ہاتھ روک لیا۔ (ابوداؤد)

٥١٧٠ ح ٢٧ وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ السَّعِیْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ اِنَّ السَّعِیْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ اِنَّ السَّعِیْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ وَلَمَنِ ابْتُلِیَ فَصَبَرَ فَوَاهًا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ ۔

حضرت مقداد بن اسود رض کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے خوش نصیب ہے وہ شخص جس کو فتنوں سے دور رکھا گیا۔ خوش نصیب وہ شخص ہے جس کو فتنوں سے دور رکھا گیا۔ خوش نصیب وہ شخص ہے جس کو فتنوں سے دور رکھا گیا۔ اور خوش نصیب ہے وہ شخص جو فتنوں میں مبتلا ہوا اور صبر کیا۔

(ابوداؤد)

٥١٧١ ح ٢٨ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ السَّیْفُ فِیْ اُمَّتِیْ لَمْ یُرْفَعْ عَنْهَا اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ بِالْمُشْرِكِیْنَ وَحَتّٰى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِی الْاَوْثَانَ وَاِنَّهٗ سَیَكُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ كَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ كُلُّهُمْ یَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِیُّ اللّٰهِ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِیْنَ لَا یَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ۔

حضرت ثوبان رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے میری اُمت میں جب تلوار چل جائے گی تو قیامت تک اس کا سلسلہ جاری رہے گا اور اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک میری اُمت کے بعض قبائل مشرکوں میں نہ جا ملیں گے اور جب تک میری اُمت کے بعض قبائل بتوں کی پرستش نہ کرنے لگیں گے اور میری اُمت میں تیس جھوٹے نبی ظاہر ہوں گے ان میں سے ہر شخص یہ خیال رکھتا ہوگا کہ وہ خدا کا نبی ہے اور واقعہ یہ ہے کہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور میری اُمت میں سے ہمیشہ ایک جماعت حق پر رہے گی اور دشمنوں پر غالب۔ جو لوگ اس جماعت کی مخالفت کرینگے وہ اس کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ خدا کا حکم آجائے (یعنی قیامت قائم ہو یا وہ وقت آجائے کہ اسلام سب پر غالب ہو جائے)

(ابوداؤد۔ ترمذی)

٥١٧٢ ح ٢٩ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَدُوْرُ رَحَى الْاِسْلَامِ لِخَمْسٍ وَّثَلٰثِیْنَ اَوْ سِتٍّ وَّثَلٰثِیْنَ اَوْ سَبْعٍ وَّثَلٰثِیْنَ فَاِنْ یَّهْلِكُوْا فَسَبِیْلُ مَنْ هَلَكَ وَاِنْ یَّقُمْ لَهُمْ دِیْنُهُمْ یَقُمْ لَهُمْ سَبْعِیْنَ عَامًا قُلْتُ اَمِمَّا بَقِیَ اَوْ مِمَّا مَضٰى قَالَ مِمَّا مَضٰى رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رض کہتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا ہے اسلام کی چکی پینتیس ٣٥ برس یا چھتیس ٣٦ برس یا سینتیس ٣٧ برس تک چلتی رہے گی پھر اگر لوگ ہلاک ہوں (یعنی اختلاف کریں) تو وہ ان کی راہ پر ہوں گے جو ہلاک ہوئے (یعنی جو لوگ اگلی امتوں میں سے انکا دین اختیار کرنے کے سبب ہلاک ہوئے) اور اگر ان کے دین باقی رہے تو پھر اس کا سلسلہ ستر برس تک سارہے گا۔ میں نے عرض کیا یہ ستر برس ان سالوں کے بعد ہونگے جن کا ذکر ہوا یا مع ان کے۔ فرمایا۔ جو زمانہ گزر ااس

کے بعد سے یعنی اسلام کے بعد سے۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

٥١٤٣ ج ۲۸ وَعَنْ أَبِي وَاقِدِ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ إِلَى غَزْوَةِ حُنَيْنٍ مَرَّ بِشَجَرَةٍ لِلْمُشْرِكِيْنَ كَانُوْا يُعَلِّقُوْنَ عَلَيْهَا أَسْلِحَتَهُمْ يُقَالُ لَهَا ذَاتُ أَنْوَاطٍ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ أَنْوَاطٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ هٰذَا كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰى اجْعَلْ لَنَا إِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابی واقد لیثی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم جب غزوۂ حنین میں تشریف لے گئے تو آپ کا گزر مشرکوں کے ایک درخت پر ہوا۔ جس پر مشرک لوگ ہتھیار لٹکایا کرتے تھے اور اس کا نام ذات انواط تھا۔ (یعنی مشرک لوگ اس پر ہتھیار رکھ کر یا لٹکا کر اس کے گرد طواف کیا کرتے تھے) بعض لوگوں نے (جو نئے نئے اسلام میں داخل ہوئے تھے) عرض کیا یارسول اللہ! ہمارے لئے بھی ایک ذات انواط بنا دیجیے جیسا کہ مشرکوں کا ذات انواط ہے۔ آپ نے فرمایا سبحان اللہ! یہ تو تم نے ایسا سوال کیا جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے ان سے کیا تھا۔ یعنی یہ کہ جیسا کافروں کا خدا ہے یعنی بت ایسا ہی خدا ہمارے لئے بنا دیجیے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ تم ان لوگوں کی راہ پر چلوگے جو تم سے پہلے تھے (یعنی ان قوموں کی راہ پر جو پہلے گزر چکی ہیں)۔ (ترمذی)

٥١٤٤ ح ۲۱ وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الْأُوْلٰى يَعْنِيْ مَقْتَلَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَبْقَ مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ أَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ يَعْنِي الْحَرَّةَ فَلَمْ يَبْقَ مِنْ أَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَةِ أَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّالِثَةُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَبِالنَّاسِ طَبَاخٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت ابن مسیب کہتے ہیں کہ واقع ہوا پہلا فتنہ یعنی حضرت عثمانؓ کا قتل کہ جنگ بدر میں شریک ہونے والے صحابہؓ میں سے کوئی باقی نہیں رہا پھر دوسرا فتنہ واقع ہوا یعنی حرہ کا واقعہ اس میں ان صحابہؓ میں سے کوئی باقی نہ رہا جو حدیبیہ میں شریک تھے۔ پھر تیسرا فتنہ واقع ہوا اور وہ نہ گیا کہ لوگوں میں قوت اور فربہی ہو (یعنی اس میں صحابہؓ اور تابعین کی قوت ختم ہوگئی اور ان میں سے ایک شخص بھی باقی نہیں رہا۔ (بخاری)

بَابُ الْمَلَاحِمِ

جنگ اور قتال کا بیان

فصل اول

٥١٤٨ ح ١ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِیْمَتَانِ تَکُوْنُ بَیْنَہُمَا مَقْتَلَۃٌ عَظِیْمَۃٌ دَعْوَاہُمَا وَاحِدَۃٌ وَحَتّٰی یُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ قَرِیْبٌ مِّنْ ثَلٰثِیْنَ کُلُّہُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَحَتّٰی یُقْبَضَ الْعِلْمُ وَیَکْثُرَ الزَّلَازِلُ وَیَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَیَظْہَرَ الْفِتَنُ وَیَکْثُرَ الْہَرْجُ وَہُوَ الْقَتْلُ وَحَتّٰی یَکْثُرَ فِیْکُمُ الْمَالُ فَیَفِیْضَ حَتّٰی یُہِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ یَّقْبَلُ صَدَقَتَہٗ وَحَتّٰی یَعْرِضَہٗ فَیَقُوْلُ الَّذِیْ یَعْرِضُہٗ عَلَیْہِ لَا اَرَبَ لِیْ بِہٖ وَحَتّٰی یَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِی الْبُنْیَانِ وَحَتّٰی یَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ مَکَانَہٗ وَحَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِہَا فَاِذَا طَلَعَتْ وَرَاٰہَا النَّاسُ اٰمَنُوْا اَجْمَعُوْنَ فَذٰلِکَ حِیْنَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُہَا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ کَسَبَتْ فِیْٓ اِیْمَانِہَا خَیْرًا وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَۃُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَہُمَا بَیْنَہُمَا فَلَا یَتَبَایَعَانِہٖ وَلَا یَطْوِیَانِہٖ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَۃُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِہٖ فَلَا یَطْعَمُہٗ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَۃُ وَہُوَ یَلِیْطُ حَوْضَہٗ فَلَا یَسْقِیْ فِیْہِ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَۃُ وَقَدْ رَفَعَ اُکْلَتَہٗ اِلٰی فِیْہِ فَلَا یَطْعَمُہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دو بڑے گروہ آپس میں نہ لڑیں گے۔ ان گروہوں کے درمیان زبردست قتال ہوگا اور دونوں کا ایک ہی دعویٰ ہوگا (یعنی دونوں مسلمان ہوں گے) اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ مکار، فسادی اور فریبی لوگ پیدا نہ ہوجائیں گے جو خدا اور رسولؐ پر جھوٹ بولیں گے۔ ان کی تعداد تیس کے قریب ہوگی۔ ان میں سے ہر ایک کا خیال یہ ہوگا کہ وہ خدا کا رسول ہے اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ علم نہ اٹھا لیا جائے گا اور قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک کہ بہت سے زلزلے نہ آئیں گے اور قیامت نہ آئے گی جب تک زمانہ قریب نہ آجائے گا۔ (یعنی امام مہدیؑ یا خوش حالی کا زمانہ) اور قیامت نہ آئے گی جب تک فتنوں کا ظہور نہ ہوگا۔ اور قیامت نہ ہوگی جب تک ہرج و قتل واقع نہ ہولے گا اور قیامت نہ ہوگی جب تک کہ مال و دولت کی اتنی زیادتی نہ ہوجائے گی کہ مال والا خیرات لینے والے کو ڈھونڈنے میں پریشان نہ ہوجائے گا۔ وہ جس شخص کے سامنے صدقہ پیش کرے گا وہ کہے گا کہ مجھ کو اس کی ضرورت و حاجت نہیں ہے اور قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک کہ لوگ لمبی اور وسیع عمارتوں کے بنانے پر فخر نہ کریں گے اور جب تک کہ آدمی کسی قبر کے پاس سے گذرتا ہوا یہ کہے گا کہ کاش میں اس کی جگہ ہوتا۔ اور جب تک آفتاب مغرب کی طرف سے طلوع نہ ہوگا۔ پس جب آفتاب مغرب سے نکل آئے گا اور لوگ اس کو دیکھ لیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے یہ وہ وقت ہوگا کہ کسی شخص کو اس کا ایمان لانا نفع نہ دے گا جب تک کہ وہ پہلے سے ایمان نہ لایا ہوگا۔ اور نہ کوئی نیک کام کرنا مفید ہوگا جب تک کہ پہلے سے نیک کام نہ کیا ہوگا۔ اور البتہ قائم ہوگی قیامت اس حال میں کہ دو شخصوں نے اپنا کپڑا خرید و فروخت کے لئے کھولا ہوگا اور وہ نہ تو اس کو فروخت کر چکے ہوں گے اور نہ لپیٹ کر رکھ سکے ہوں گے کہ قیامت آجائے گی اور البتہ اس حال میں قیامت قائم ہوگی کہ ایک شخص اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر چلا ہوگا اور اس کو پینے نہ پایا ہوگا کہ قیامت آجائیگی۔ اور البتہ اس حال میں قیامت قائم ہوگی کہ ایک شخص اپنے حوض کو لیپتا ہوگا تاکہ اس میں اپنے جانوروں کو پانی پلائے اور وہ پانی نہ پلانے پایا ہوگا کہ قیامت آجائے گی۔ اور اس حال میں قیامت قائم ہوگی کہ ایک شخص نے منہ میں رکھنے کے

لئے لقمہ اُٹھایا ہوگا اور وہ اس کو کھا نہ سکے گا کہ قیامت آجائے گی (بخاری ومسلم)

۵۱۷۶ ح ۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَحَتّٰى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْاَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ ذُلْفَ الْاُنُوْفِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جبتک تم اس قوم سے جنگ نہ کروگے جن کی جوتیاں بالدار چمڑے کی ہوں گی اور جب تک تم ان ترکوں سے نہ لڑوگے جن کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی سُرخ چہرے اور ناک بیٹھی ہوئی ہوگی گویا ان کے منہ چمڑوں کی تہ بر تہ ڈھالیں ہیں۔ (بخاری ومسلم)

۵۱۷۷ ح ۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا خُوْزًا وَكِرْمَانَ مِنَ الْاَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ فُطْسَ الْاُنُوْفِ صِغَارَ الْاَعْيُنِ وُجُوْهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ عِرَاضَ الْوُجُوْهِ۔

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک کہ تم خوز اور کرمان سے نہ لڑوگے جو عجمیوں میں سے ہیں اور ان کے چہرے سرخ ہوں گے بیٹھی ہوئی ناک اور چھوٹی آنکھیں گویا ان کے چہرے تہ بر تہ ڈھالیں ہیں ان کی جوتیاں بالدار ہوں گی (بخاری) اور بخاری کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ان کے چہرے چوڑے چکلے ہوں گے

۵۱۷۸ ح ۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْيَهُوْدَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰى يَخْتَبِئَ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ وَّرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَيَقُوْلُ الْحَجَرُ وَالشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ خَلْفِيْ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ اِلَّا الْغَرْقَدَ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرِ الْيَهُوْدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جبتک مسلمان یہودیوں سے نہ لڑیں گے پس ماریں گے مسلمان یہودیوں کو یہاں تک کہ یہودی پتھر کے پیچھے چھپتا پھریگا یا درخت کے پیچھے اور پتھر یا درخت یہ کہے گا اے مسلمان اے خدا کے بندے ادھر آ میرے پیچھے یہودی چھپا بیٹھا ہے اس کو مار ڈال مگر غرقد کا درخت ایسا نہ کہے گا، اس لئے کہ وہ یہودیوں کا درخت ہے (مسلم)

۵۱۷۹ ح ۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ يَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جبتک کہ ایک شخص قحطان میں سے پیدا نہ ہوئے گا جو لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا (بخاری ومسلم)

۵۱۸۰ ح ۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الْاَيَّامُ وَاللَّيَالِيْ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَوَالِيْ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے نہیں گزریں گے رات اور دن (یعنی زمانہ) یہاں تک کہ مالک ہوگا ایک شخص جس کو جہجاہ کہا جائیگا اور ایک روایت میں یوں ہے کہ مالک ہوگا ایک شخص غلاموں میں سے جس کا نام جہجاہ ہوگا۔ (مسلم)

۵۱۸۱ ح ۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَنْزَ اٰلِ كِسْرٰى الَّذِيْ فِي الْاَبْيَضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ مسلمانوں کی ایک جماعت البتہ فتح کرے گی کسریٰ کے خزانہ کو جو سفید محل میں ہوگا۔ (مسلم)

۵۱۸۲ ح ۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا يَكُوْنُ
كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُوْنُ
قَيْصَرُ بَعْدَهٗ وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِي سَبِيْلِ
اللّٰهِ وَسَمّٰى الْحَرْبَ خُدْعَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ :-

وَعَنْ نَافِعِ ابْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْزُوْنَ جَزِيْرَةَ
الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللهُ ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا
اللهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَيَفْتَحُهَا اللهُ ثُمَّ
تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ :-

وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ
مِنْ اَدَمٍ فَقَالَ اُعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَوْتِيْ
ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوْتَانٌ يَاْخُذُ فِيْكُمْ كَقُعَاصِ
الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتّٰى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ
دِيْنَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقٰى بَيْتٌ مِنَ
الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ
وَبَيْنَ بَنِي الْاَصْفَرِ فَيَغْدِرُوْنَ فَيَاْتُوْنَكُمْ
تَحْتَ ثَمَانِيْنَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اِثْنَا
عَشَرَ اَلْفًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ :-

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى
يَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ بِدَابِقَ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِمْ
جَيْشٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ مِنْ خِيَارِ اَهْلِ الْاَرْضِ
يَوْمَئِذٍ فَاِذَا تَصَافُّوْا قَالَتِ الرُّوْمُ خَلُّوْا
بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِيْنَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ
فَيَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ لَا وَاللّٰهِ لَا نُخَلِّيْ
بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اِخْوَانِنَا فَيُقَاتِلُوْنَهُمْ فَيَنْهَزِمُ
ثُلُثٌ لَا يَتُوْبُ اللهُ عَلَيْهِمْ اَبَدًا وَيُقْتَلُ
ثُلُثُهُمْ اَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ وَيَفْتَتِحُ

عنقریب کسریٰ (شاہ فارس) ہلاک ہوگا اور اسکے بعد اور کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور البتہ قیصر (شاہ روم) ہلاک ہوگا اور پھر کوئی قیصر نہ ہوگا۔ اور ان دونوں بادشاہوں کے خزانے خدا کی راہ میں تقسیم کردیئے جائیں گے۔
اور حضور صلعم نے لڑائی کا نام دھوکہ اور فریب رکھا۔ (بخاری و مسلم)

ح ۵۱۹۳ ۹ حضرت نافع بن عتبہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے میرے بعد تم جزیرۂ عرب سے لڑوگے اللہ تعالیٰ اس کو تمہارے ہاتھوں پر فتح کرے گا پھر تم فارس سے لڑوگے اور اللہ تعالیٰ اس پر بھی فتح بخشے گا پھر تم روم سے لڑوگے اور خدا اس پر بھی تم کو فتح دے گا۔ پھر تم دجال سے لڑوگے اور اس پر بھی خدا تم کو فتح عنایت فرمائے گا۔ (مسلم)

ح ۵۱۹۴ ۱۰ حضرت عوف بن مالکؓ کہتے ہیں کہ غزوۂ تبوک میں میں نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت چمڑے کے خیمہ میں تشریف رکھتے تھے آپ نے فرمایا قیامت سے پہلے تو چھ چیزوں کو گن اول میری موت دوسرے بیت المقدس کا فتح ہونا تیسرے وباء عام جو تم میں بکریوں کی بیماری کی طرح پھیلے گی چوتھے مال کی زیادتی اس قدر کہ اگر ایک آدمی کو سو دینار دیئے جائیں گے تو وہ ان کو حقیر و ذلیل جانے گا اور اس پر ناراض ہوگا۔ پانچویں فتنہ کا ظہور جس سے عرب کا کوئی گھر نہ بچے گا۔ چھٹے صلح جو تمہارے اور رومیوں کے درمیان ہوگی پھر رومی عہد شکنی کریں گے۔ اور تمہارے مقابلہ پر اسّی نشانوں کے ماتحت آئیں گے جن میں سے ہر نشان کے ماتحت بارہ ہزار آدمی ہوں گے۔ (بخاری)

ح ۵۱۹۵ ۱۱ حضرت ابی ہریرۃؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے قیامت قائم ہونے سے پہلے رومی مقام اعماق میں یا دابق میں آئیں گے اور ان کے مقابلہ پر مدینہ کا ایک لشکر جائے گا جس میں اس وقت کے بہترین لوگ ہوں گے جب وہ لڑنے کے لئے صف باندھیں گے تو رومی ان سے کہیں گے ہم ان لوگوں سے لڑنا چاہتے ہیں جو ہمارے لوگوں کو قید کرکے لے آئے ہیں۔ تم سے لڑنا نہیں چاہتے ان لوگوں کو ہمارے مقابلہ پر بھیجدو۔ مسلمان ان کے جواب میں کہیں گے خدا کی قسم ہم ایسا نہیں کریں گے۔ ہم اپنے ان مسلمان بھائیوں کو تمہارے مقابلہ میں نہ بھیجیں گے پھر مسلمان رومیوں سے لڑیں گے۔ اور ان میں سے ایک تہائی مسلمان رومیوں کے سامنے سے بھاگ جائیں گے خدا ان بھاگنے والے مسلمانوں

الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُونَ أَبَدًا
فَيَفْتَتِحُونَ قُسْطُنْطِينِيَّةَ فَبَيْنَمَا هُمْ
يَقْتَسِمُونَ الْغَنَائِمَ قَدْ
عَلَّقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ
إِذْ صَاحَ فِيهِمُ الشَّيْطَانُ إِنَّ الْمَسِيحَ
قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهْلِيكُمْ فَيَخْرُجُونَ
وَذَٰلِكَ بَاطِلٌ فَإِذَا جَاؤُا
الشَّامَ خَرَجَ فَبَيْنَمَا هُمْ
يُعِدُّونَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّونَ الصُّفُوفَ
إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَيَنْزِلُ
عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَؤُمُّهُمْ فَإِذَا
رَاٰهُ عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا
يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ
فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتّٰى
يَهْلِكَ وَلٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللّٰهُ
بِيَدِهٖ فَيُرِيهِمْ دَمَهُ فِي حَرْبَتِهٖ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ح ۱۲ ۵۱۹۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ
قَالَ إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ
حَتّٰى لَا يُقْسَمَ مِيرَاثٌ وَلَا
يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ ثُمَّ قَالَ عَدُوٌّ
يَجْمَعُونَ لِأَهْلِ الشَّامِ وَيَجْمَعُ
لَهُمْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ يَعْنِي
الرُّومَ فَيَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُونَ
شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا
غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ حَتّٰى
يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيءُ
هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ
وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَتَشَرَّطُ

کی توبہ کو کبھی قبول نہیں کریگا۔ اور ایک تہائی مسلمان شہید ہوں گے۔ اور خدا کے نزدیک یہ بہترین شہداء ہوں گے اور ایک تہائی مسلمان رومیوں پر فتح حاصل کریں گے جن کو خداوند تعالیٰ کبھی فتنہ میں نہ ڈالے گا۔ پھر مسلمان قسطنطنیہ کو فتح کریں گے اور اس کے بعد جب کہ وہ مال غنیمت کو تقسیم کرتے ہوں گے اور اپنی تلواروں کو زیتون کے درخت پر لٹکا دیا ہوگا شیطان ان کے درمیان یہ اعلان کریگا کہ تمہاری عدم موجودگی میں مسیح دجّال تمہارے گھروں میں پہنچ گیا یہ سنتے ہی مسلمان قسطنطنیہ سے نکل کھڑے ہوں گے اور یہ خبر جھوٹی ہوگی۔ جب قسطنطنیہ سے نکل کر مسلمان شام میں پہنچیں گے تو دجّال خروج کریگا مسلمان اس سے لڑنے کے لئے تیار ہوں گے اور اپنی صفوں کو درست کرتے ہونگے کہ نماز کا وقت آجائے گا اور عیسیٰ بن مریم آسمان سے اتریں گے اور مسلمانوں کو نماز پڑھائیں گے پھر جب حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا دشمن (دجّال) دیکھے گا تو اس طرح گھلنے لگے گا جس طرح نمک پانی میں گھلتا ہے اگر عیسیٰ علیہ السلام اس کو تھوڑی دیر اور چھوڑ دیں اور قتل نہ کریں تو وہ سارا گھل جائے اور خود مرجائے لیکن خداوند تعالیٰ اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے قتل کرائیگا پھر حضرت عیسیٰؑ تمام مسلمانوں کو اپنے نیزے کا خون دکھائیں گے یعنی جس نیزے سے اس کو قتل کیا ہوگا۔ (مسلم)

حضرت عبد اللہؓ بن مسعود کہتے ہیں قیامت اس وقت آئے گی جب کہ میراث تقسیم نہ کیجائے گی (یعنی احکام شرع پر عمل نہ کیا جائے گا) مسلمان مال غنیمت سے خوش نہ ہوں گے اس کے بعد ابن مسعودؓ نے اس حقیقت کی تشریح کی اور کہا شام والوں سے لڑنے کے لئے کافر لشکر جمع کریں گے اور ان کافروں سے مقابلہ کے لئے مسلمان بھی لشکر جمع کریں گے (کافروں سے مراد رومی ہیں) پھر مسلمان ایک جماعت کو انتخاب کرکے رومیوں سے مقابلہ کے لئے آگے بھیجیں گے۔ اور اس سے یہ شرط کریں گے کہ وہ لڑے اور مرجائے اور واپس آئے تو فتح حاصل کر کے آئے پھر فریقین ایک دوسرے پر حملہ آور ہوں گے یہاں تک کہ دونوں لشکروں کے درمیان رات حائل ہوجائے گی اور دونوں فریق اپنی اپنی جگہ واپس آجائیں گے اور کسی کو فتح حاصل نہ ہوگی۔ لیکن مسلمانوں کی وہ جماعت جس کو آگے بھیجا گیا تھا فنا ہوجائے گی پھر (دوسرے روز)

الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى تَحْجِزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يُمْسُوْا فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ نَهَدَ إِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللّٰهُ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ فَيَقْتَتِلُوْنَ مَقْتَلَةً لَمْ يُرَ مِثْلُهَا حَتّٰى أَنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ فَلَا يُخَلِّفُهُمْ حَتّٰى يَخِرَّ مَيْتًا فَيَتَعَادُّ بَنُو الْأَبِ كَانُوْا مِائَةً فَلَا يَجِدُوْنَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ إِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبِأَيِّ غَنِيْمَةٍ يُفْرَحُ أَوْ أَيِّ مِيْرَاثٍ يُقْسَمُ فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ سَمِعُوْا بِبَأْسٍ هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ فَجَاءَهُمُ الصَّرِيْخُ أَنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِيْ ذَرَارِيْهِمْ فَيَرْفُضُوْنَ مَا فِيْ أَيْدِيْهِمْ وَيُقْبِلُوْنَ فَيَبْعَثُوْنَ عَشَرَ فَوَارِسَ طَلِيْعَةً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ لَأَعْرِفُ أَسْمَاءَهُمْ وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَأَلْوَانَ خُيُوْلِهِمْ خَيْرُ فَوَارِسَ أَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

مسلمان ایک اور جماعت کو اسی شرط کے ساتھ آگے بھیجیں گے۔ اور دونوں فریق ایک دوسرے سے مقابلہ کریں گے یہاں تک کہ رات درمیان میں حائل ہو جائے گی اور دونوں فریق واپس ہو جائیں گے اور ان میں سے کوئی فتحیاب نہ ہوگا۔ لیکن مسلمانوں کی وہ جماعت جس کو آگے بھیجا گیا تھا فنا ہو جائے گی (تیسرے روز) پھر مسلمان ایک جماعت کو آگے بھیجیں گے اسی شرط کے ساتھ اور دونوں فریق معرکہ آرا ہوں گے یہاں تک کہ شام ہو جائے گی اور دونوں فریق واپس ہو جائیں گے جن میں سے کسی ایک کو بھی فتح حاصل نہ ہوگی اور مسلمانوں کی وہ جماعت جو آگے بھیجی گئی تھی فنا ہو جائے گی۔ چوتھے روز مسلمانوں کی باقی فوج لڑنے کے لئے تیار ہوگی اور خدا اس کو کفار پر فتح دے گا یہ لڑائی نہایت سخت ہوگی مسلمان جان توڑ کر لڑیں گے اور ایسا لڑیں گے کہ اس وقت تک ایسی لڑائی نہ دیکھی ہوگی یہاں تک کہ اگر پرندہ اطراف لشکر سے گزرنا چاہے گا۔ تو وہ لشکر کو پیچھے نہ چھوڑ سکے گا۔ یعنی لشکر سے آگے نہ جا سکے گا کہ مر کر زمین پر گر پڑیگا (یعنی لشکروں کا اتنا پھیلاؤ ہوگا کہ وہ ان کے آخر تک نہ پہنچ سکے گا۔ اور تھک کر گر پڑے گا یا نعشوں کی بو سے مر جائے گا اور گر پڑے گا) پھر شمار کریں گے ایک باپ کے بیٹوں کو جو تعداد میں سو تھے اور ان میں سے صرف ایک زندہ بچیگا۔ پھر کس غنیمت سے وہ خوش کئے جائیں گے یا کون سی میراث ان میں تقسیم کی جائے گی (یعنے جہاں مرنے والوں کی اس قدر بڑی تعداد ہوگی وہاں مال غنیمت اور میراث کی تقسیم سے کس کو مسرت حاصل ہو گی) مسلمان اسی حال میں ہوں گے کہ ان کو ایک سخت لڑائی کی خبر ملے گی جو اس لڑائی سے زیادہ سخت ہو گی پھر مسلمان یہ فریاد سنیں گے کہ دجال ان کی عدم موجودگی میں ان کے اہل وعیال میں پہنچ گیا ہے اس خبر کو سن کر وہ سب کچھ پھینک دیں گے اور دجال کیطرف متوجہ ہو جائیں گے اور دس سواروں کو آگے بھیجیں گے کہ وہ دشمن کا حال معلوم کریں رسول اللہ صلعم نے فرمایا مسلمان جن سواروں کو آگے بھیجیں گے مجھ کو ان کے اور ان کے باپوں کے نام معلوم ہیں اور ان کے گھوڑوں کا رنگ بھی وہ بہترین سوار ہیں یا اس وقت روئے

زمین پر بہترین سواروں میں سے ہوں گے۔ (مسلم)

٥١٨٧ ح ١٣ وعن ابی هريرة ان النبی صلى الله عليه وسلم قال هل سمعتم بمدينة جانب منها فی البر وجانب منها فی البحر قالوا نعم يا رسول الله قال لا تقوم الساعة حتى يغزوها سبعون الفا من بنی اسحاق فاذا جاؤها نزلوا فلم يقاتلوا بسلاح ولم يرموا بسهم قالوا لا اله الا الله والله اكبر فيسقط احد جانبيها قال ثور بن يزيد الراوی لا اعلمه الا قال الذی فی البحر ثم يقولون الثانية لا اله الا الله والله اكبر فيسقط جانبها الآخر ثم يقولون الثالثة لا اله الا الله والله اكبر فيفرج لهم فيدخلونها فيغنمون فبينما هم يقتسمون المغانم اذ جاءهم الصريخ فقال ان الدجال قد خرج فيتركون كل شیء ويرجعون رواه مسلم

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا۔ کیا تم نے کسی ایسے شہر کا ذکر سُنا ہے جس کے ایک طرف جنگل ہے۔ اور دوسری جانب دریا۔ صحابہؓ نے عرض کیا ہاں۔ یا رسول اللہؐ سُنا ہے۔ فرمایا قیامت آنے سے پہلے حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں سے ستر ہزار آدمی اس شہر کے لوگوں سے جنگ کریں گے جب حضرت اسحاقؑ کی اولاد اس شہر میں آئے گی تو اس کے اطراف میں قیام پذیر ہو گی اور وہ ہتھیاروں سے جنگ نہ کرے گی اور نہ شہر والوں پر تیر چلائے گی وہ صرف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں گے اور شہر کی ایک طرف کی دیوار گر پڑے گی (یعنی شہر کی پناہ کی دیوار) ثور بن یزید راوی کہتا ہے میرا خیال یہ ہے ابو ہریرہؓ نے یہ بتلایا تھا کہ دریا کی جانب دیوار پر وہ دوبارہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں گے اور شہر پناہ کی دوسری جانب کی دیوار (جو جنگل کی طرف ہے) گر پڑیگی۔ پھر وہ تیسری مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں گے اور شہر کا راستہ کھل جائے گا۔ اور وہ شہر میں داخل ہو جائیں گے۔ اور شہر میں جو کچھ ہو گا۔ اس کو لُوٹ لیں گے پھر جب وہ مال غنیمت کو تقسیم کرتے ہوں گے ایک فریادی آئے گا اور کہے گا کہ دجّال نکل آیا ہے۔ پس وہ ہر چیز کو چھوڑ دیں گے اور دجال کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ (مسلم)

فصل دوم

٥١٨٨ ح ١٤ عن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عمران بيت المقدس خراب يثرب وخراب يثرب خروج الملحمة وخروج الملحمة فتح قسطنطينية وفتح قسطنطينية خروج الدجال رواه ابوداؤد

حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے بیت المقدس کی آبادی جب کمال کو پہنچ جائے گی تو وہ مدینہ کی خرابی و تباہی کا باعث ہو گی اور مدینہ کی خرابی فتنہ اور جنگِ عظیم کے پیدا ہونے اور وقوع میں آنے کا سبب ہو گی اور فتنہ کا ظہور اور جنگ عظیم کا وقوع قسطنطنیہ کے فتح کا سبب ہو گا اور قسطنطنیہ کی فتح دجّال کے خروج کا سبب۔ (ابوداؤد)

٥١٨٩ ح ١٥ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الملحمة العظمى وفتح القسطنطينية وخروج

حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ جنگِ عظیم کا وقوع میں آنا قسطنطنیہ کا فتح ہونا

الدَّجَّالِ فِي سَبْعَةِ أَشْهُرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ

اور دجال کا خروج یہ سب سات مہینے میں ہوگا۔ (ترمذی - ابوداؤد)

وَعَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ بُسْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِينَةِ سِتُّ سِنِينَ وَيَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي السَّابِعَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ هٰذَا أَصَحُّ۔

٥١٩٠ ح ١٦ حضرت عبداللہ بن بسرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جنگِ عظیم اور فتح قسطنطنیہ کے درمیان چھ برس کا فاصلہ ہوگا۔ اور ساتویں برس دجال نکلے گا۔ (ابوداؤد)

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ يُوشِكُ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يُحَاصَرُوا إِلَى الْمَدِينَةِ حَتّٰى يَكُونَ أَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحٌ وَسَلَاحٌ قَرِيبٌ مِنْ خَيْبَرَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ؛

٥١٩١ ح ١٧ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ عنقریب مدینہ میں مسلمانوں کا محاصرہ کیا جائے گا یہاں تک کہ ان کی آخری حد سلاح ہوگی اور سلاح ایک مقام ہے خیبر کے قریب۔ (ابوداؤد)

وَعَنْ ذِي مِخْبَرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَتُصَالِحُونَ الرُّومَ صُلْحًا آمِنًا فَتَغْزُونَ أَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِنْ وَرَائِكُمْ فَتُنْصَرُونَ وَتَغْنَمُونَ وَتَسْلَمُونَ ثُمَّ تَرْجِعُونَ حَتّٰى تَنْزِلُوا بِمَرْجٍ ذِي تُلُولٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ الصَّلِيبَ فَيَقُولُ غَلَبَ الصَّلِيبُ فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَدُقُّهُ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَغْدِرُ الرُّومُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ وَزَادَ بَعْضُهُمْ فَيَثُورُ الْمُسْلِمُونَ إِلٰى أَسْلِحَتِهِمْ فَيَقْتَتِلُونَ فَيُكْرِمُ اللهُ تِلْكَ الْعِصَابَةَ بِالشَّهَادَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

٥١٩٢ ح ١٨ حضرت ذی مخبرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے مسلمانو! تم عنقریب روم سے باامن صلح کرو گے پھر تم اور رومی باہر مل کر ایک اور دشمن سے مقابلہ کرو گے تم کو مدد دی جائے گی (یعنی خدا کی طرف سے) تم غنیمت حاصل کرو گے اور سلامت رہو گے پھر تم سب (یعنی مسلمان اور رومی) واپس ہوگے اور ایک ایسی جگہ قیام کرو گے جو سبزہ سے شاداب ہوگی اور جہاں ٹیلے ہوں گے وہاں نصرانیوں میں ایک شخص صلیب کو لے کر کھڑا ہوگا اور کہے گا ہم نے صلیب کی برکت سے فتح اور غلبہ حاصل کیا اس پر ایک مسلمان غضبناک ہو جائے گا اور صلیب کو توڑ ڈالے گا۔ اس وقت رومی عہد کو توڑ دیں گے اور جنگ کے لئے لشکر جمع کریں گے۔ اور بعض راویوں نے اس حدیث میں یہ الفاظ اور بیان کئے ہیں۔ کہ مسلمان اپنے ہتھیاروں کی طرف دوڑ پڑیں گے اور نصرانیوں سے لڑیں گے پس خداوند تعالےٰ مسلمانوں کی اس جماعت کو شہادت کی بزرگی عطا فرمائے گا۔ (ابوداؤد)

وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُتْرُكُوا الْحَبَشَةَ مَا تَرَكُوكُمْ فَإِنَّهُ لَا يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ إِلَّا ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

٥١٩٣ ح ١٩ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے تم حبشیوں کو چھوڑ دو اور ان سے کسی قسم کا تعرض نہ کرو جب تک کہ وہ تم سے کچھ نہ کہیں اور تم سے تعرض نہ کریں اس لئے کہ (آئندہ زمانہ میں) کعبہ کا خزانہ ایک حبشی ہی نکالے گا جس کی پنڈلیاں چھوٹی چھوٹی ہوں گی۔ (ابوداؤد)

وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعُوا الْحَبَشَةَ مَا وَدَعُوكُمْ وَاتْرُكُوا

٥١٩٤ ح ٢٠ آنحضرت جناب رسول اللہ صلعم کے ایک صحابی کہتے ہیں۔ حبشیوں کو چھوڑ دو جب تک وہ تم سے تعرض نہ کریں اور ترکوں کو بھی

التُّرْكَ مَا تَرَكُوْكُمْ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ۔

وَعَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيْثٍ يُقَاتِلُكُمْ قَوْمٌ صِغَارُ الْأَعْيُنِ يَعْنِي التُّرْكَ قَالَ تَسُوْقُوْنَهُمْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ حَتّٰى تُلْحِقُوْهُمْ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ فَأَمَّا فِي السِّيَاقَةِ الْأُوْلٰى فَيَنْجُوْ مَنْ هَرَبَ مِنْهُمْ وَأَمَّا فِي الثَّانِيَةِ فَيَنْجُوْ بَعْضٌ وَيَهْلِكُ وَأَمَّا فِي الثَّالِثَةِ فَيُصْطَلَمُوْنَ أَوْ كَمَا قَالَ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ

وَعَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِيْ بِغَائِطٍ يُسَمُّوْنَهُ الْبَصْرَةَ عِنْدَ نَهْرٍ يُقَالُ لَهُ دِجْلَةُ يَكُوْنُ عَلَيْهِ جِسْرٌ يَكْثُرُ أَهْلُهَا وَيَكُوْنُ مِنْ أَمْصَارِ الْمُسْلِمِيْنَ وَإِذَا كَانَ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ جَاءَ بَنُوْ قَنْطُوْرَاءَ عِرَاضُ الْوُجُوْهِ صِغَارُ الْأَعْيُنِ حَتّٰى يَنْزِلُوْا عَلٰى شَطِّ النَّهْرِ فَيَتَفَرَّقُ أَهْلُهَا ثَلٰثَ فِرَقٍ فِرْقَةٌ يَأْخُذُوْنَ فِيْ أَذْنَابِ الْبَقَرِ وَالْبَرِّيَّةِ وَهَلَكُوْا وَفِرْقَةٌ يَأْخُذُوْنَ لِأَنْفُسِهِمْ وَهَلَكُوْا وَفِرْقَةٌ يَجْعَلُوْنَ ذَرَارِيَّهُمْ خَلْفَ ظُهُوْرِهِمْ وَيُقَاتِلُوْنَهُمْ وَهُمُ الشُّهَدَاءُ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ۔

وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى ۵۱۹۷
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَنَسُ إِنَّ النَّاسَ يُمَصِّرُوْنَ أَمْصَارًا وَإِنَّ مِصْرًا مِنْهَا يُقَالُ لَهُ الْبَصْرَةُ فَإِنْ أَنْتَ مَرَرْتَ بِهَا أَوْ دَخَلْتَهَا فَإِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا

چھوڑ دو جب تک وہ تم سے چھیڑ نہ نکالیں۔ (ابوداؤد)

حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے اس حدیث کے سلسلہ میں جس کا شروع یہ ہے کہ تم سے ایک چھوٹی آنکھوں والی قوم لڑے گی (یعنی ترک)، یہ فرمایا کہ تم ان کو (یعنی ترکوں کو) تین بار بھگاؤ گے (یعنی شکست دے کر ان کو تین بار بھگا دو گے) یہاں تک کہ تم ان کو جزیرۂ عرب میں پہنچا دو گے ان کو پہلی مرتبہ شکست دے کر بھگانے میں وہ لوگ نجات پا جائیں گے جو بھاگ کھڑے ہوں گے اور دوسری مرتبہ شکست دینے میں ان کے بعض لوگ مارے جائیں گے اور بعض نجات پا جائیں گے اور تیسری بار شکست میں ان کا خاتمہ ہو جائے گا۔ (ابوداؤد)

حضرت ابی بکرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے میری اُمت کے لوگ ایک پست زمین میں پہنچیں گے جس کا نام بصرہ رکھیں گے وہ دجلہ نہر کے قریب واقع ہوگا۔ اس نہر پر پل ہوگا شہر کے رہنے والوں کی بڑی تعداد ہوگی اور یہ شہر مسلمانوں کے شہروں میں سے ہوگا۔ جب آخری زمانہ ہوگا تو قنطورا کی اولاد ان شہر والوں سے لڑنے کے لئے آئے گی اُن کے منہ چوڑے چکلے ہوں گے۔ اور چھوٹی چھوٹی آنکھیں۔ یہ لوگ نہر کے کنارے ٹھہریں گے (ان لوگوں کو دیکھ کر) شہر کے لوگ تین فرقوں میں منقسم ہو جائیں گے۔ ایک جماعت بیلوں کی دُموں اور جنگل میں پناہ حاصل کرے گی (یعنی جنگ سے بچنے کے لئے زراعت وغیرہ میں مشغول ہو جائے گی) اور یہ جماعت ہلاک ہو جائے گی اور ایک جماعت قنطورا کی اولاد سے امن طلب کرے گی اور یہ بھی ہلاک ہو جائے گی اور ایک جماعت اپنے بیوی بچوں کو اپنے پیچھے چھوڑ کر دشمنوں سے لڑے گی اور ان لوگوں کے ہاتھ سے ماری جائے گی۔ یہ لوگ شہید ہوں گے۔ (ابوداؤد)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ اے انسؓ! لوگ شہروں کو آباد کریں گے ان میں سے ایک شہر ہوگا جس کو بصرہ کہا جائے گا کہ اگر تو اس شہر کے قریب سے گذرے یا شہر میں داخل ہو تو ان مقامات میں نہ جا جہاں کی زمین شور ہے اور نہ مقام کلاء میں جا۔ وہاں کی کھجوروں سے اپنے آپ کو بچا (یعنی استعمال نہ کر) اس کے بازار سے اپنے آپ کو دور رکھ۔ اور وہاں کے بادشاہ اور امیروں

وَ كَلَاءَهَا وَ نَخِيلَهَا وَ سُوقَهَا وَبَابَ أُمَرَائِهَا وَ عَلَيْكَ بِضَوَاحِيهَا فَإِنَّهُ يَكُونُ بِهَا خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَرَجْفٌ وَقَوْمٌ يَبِيتُونَ وَيُصْبِحُونَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

کے دروازوں پر نہ جا۔ شہر کے کناروں میں پڑا رہ۔ یا ضواحی میں قیام کر (بصرہ کے قریب ایک موضع ہے) اس لئے کہ جن مقامات میں جانے سے تجھ کو منع کیا گیا ہے۔ ان کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ ان پر پتھر برسیں گے اور سخت زلزلے آئیں گے اور ایک قوم ہو گی جو شام کو اچھی بھلی ہوگی اور صبح کو بندر اور سور بن جائے گی۔ (ابوداؤد)

۱۹۸ ج ۲۴ وَعَنْ صَالِحِ ابْنِ دِرْهَمٍ يَقُولُ انْطَلَقْنَا حَاجِّينَ فَإِذَا رَجُلٌ فَقَالَ لَنَا إِلَى جَنْبِكُمْ قَرْيَةٌ يُقَالُ لَهَا الْأُبُلَّةُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنْ يَضْمَنُ لِي مِنْكُمْ أَنْ يُصَلِّيَ لِي فِي مَسْجِدِ الْعَشَّارِ رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعًا وَيَقُولُ هٰذِهِ لِأَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ خَلِيلِي أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُهَدَاءَ لَا يَقُومُ مَعَ شُهَدَاءِ بَدْرٍ غَيْرُهُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ هٰذَا الْمَسْجِدُ مِمَّا يَلِي النَّهْرَ (وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِينَ فِي بَابِ ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى)

صالحؒ بن درہم کہتے ہیں کہ ہم (بصرہ سے مکہ کو) حج کرنے گئے (جب ہم مکہ پہنچے) تو ہم نے ایک شخص کو دیکھا (یعنی ابوہریرہؓ کو) اس نے ہم سے پوچھا کیا تمہارے شہر کے ایک طرف ابلہ نام کوئی آبادی ہے۔ ہم نے کہا۔ ہاں ہے۔ اس نے کہا تم میں سے کون شخص اس کا ذمہ لیتا ہے کہ میرے لئے ابلہ کی مسجد عشار میں دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھے (یعنی میری طرف سے نماز پڑھے) اور یہ کہے کہ اس نماز کا ثواب ابوہریرہؓ کو ملے۔ میں نے اپنے دوست ابوالقاسم صلعم سے سُنا ہے کہ خداوند تعالیٰ مسجد عشار سے قیامت کے دن شہداء کو اٹھائے گا اور بدر کے شہداء کے ساتھ ان شہیدوں کے سوا اور کوئی نہ ہوگا (ابوداؤد) راوی کہتا ہے کہ ابلہ میں یہ مسجد نہر فرات کے قریب واقع ہے۔ (اور عنقریب ان شاء اللہ یمن اور شام کے ذکر کے بیان میں ابوالدرداء کی حدیث ان فسطاط المسلمین الخ بیان کریں گے۔)

فصل سوم

۱۹۹ ج ۲۵ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقُلْتُ أَنَا أَحْفَظُ كَمَا قَالَ قَالَ هَاتِ إِنَّكَ لَجَرِيءٌ وَكَيْفَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ

حضرت شقیقؒ حضرت حذیفہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حذیفہؓ نے کہا کہ ہم لوگ حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھے تھے۔ انہوں نے ہم سے پوچھا۔ تم میں سے کس کو فتنہ کی بابت رسول خدا صلعم کی حدیث یاد ہے حذیفہؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا مجھ کو یاد ہے بالکل حرف بحرف جیسی کہ نبی صلعم نے بیان فرمائی۔ حضرت عمرؓ نے کہا۔ بیان کر تو روایت حدیث میں جری اور دلیر ہے۔ ہاں جو کچھ حضور صلعم نے فرمایا اس کو اور فتنہ کی کیفیت کو بیان کر۔ حذیفہؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ میں نے رسول خدا صلعم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ آدمی کا فتنہ (یعنی ابتلاء

وَنَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هٰذَا اُرِيْدُ اِنَّمَا اُرِيْدُ الَّتِیْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ قُلْتُ مَالَكَ وَلَهَا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ فَيُكْسَرُ الْبَابُ اَوْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذٰلِكَ اَحْرٰی اَنْ لَّا يُغْلَقَ اَبَدًا قَالَ فَقُلْنَا لِحُذَيْفَةَ هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ اَنَّ دُوْنَ غَدٍ لَيْلَةً اِنِّیْ حَدَّثْتُهٗ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْاَغَالِيْطِ قَالَ فَهِبْنَا اَنْ نَسْاَلَ حُذَيْفَةَ مَنِ الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ سَلْهُ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ عُمَرُ رضی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

وآزمائش) اس کے اہل (وعیال) میں ہے۔ اس کے مال میں ہے اس کی جان میں ہے۔ اس کی اولاد میں ہے۔ اور اس کے ہمسایہ میں ہے۔ اور اس فتنہ (یا آزمائش) کو روزے۔ نماز۔ صدقہ۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر دور کر دیتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا میں اس فتنہ کی بابت نہیں پوچھتا میرا مقصد اس فتنہ کی کیفیت دریافت کرنا ہے۔ جو دریا کی موجوں کی مانند موجیں مارے گا۔ حذیفہؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا امیر المومنین اس فتنہ سے آپ کا کیا تعلق آپ کے اور اس فتنہ کے درمیان تو ایک بند دروازہ حائل ہے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا اس دروازہ کو (یعنی جس دروازہ سے فتنہ نکلے گا اس کو) توڑا جائے گا۔ یا فتح کیا جائے گا۔ حذیفہؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا کھولا نہیں جائے گا بلکہ توڑا جائے گا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ یہ دروازہ مناسب تو یہ ہے کہ کبھی بند نہ کیا جائے۔ شقیق راوی کہتے ہیں کہ ہم نے حذیفہؓ سے پوچھا کہ کیا حضرت عمرؓ اس دروازہ سے واقف تھے۔ حذیفہؓ نے کہا ہاں جانتے تھے۔ جیسا کہ ہر شخص اس بات کو جانتا ہے کہ کل کے دن سے پہلے رات آئے گی (یعنی ان کا علم یقینی تھا) میں نے حضرت عمرؓ سے وہ حدیث بیان کی جس میں غلطیاں نہیں ہیں۔ شقیقؓ راوی کہتے ہیں کہ اس دروازہ کی بابت میں حذیفہؓ سے کچھ پوچھتے ہوئے ڈرا۔ اس لئے میں نے مسروقؓ سے کہا تم پوچھ لو۔ انہوں نے پوچھا تو حذیفہؓ نے کہا وہ دروازہ حضرت عمرؓ ہیں:۔

۵۳۰۰ / ۲۶ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ فَتْحُ الْقُسْطُنْطِيْنِيَّةِ مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ قسطنطنیہ قیامت کے قریب فتح ہو گا۔ (ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے)

بَابُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ

قیامت کی علامتوں کا بیان

فصل اول

۵۲۰۱ / ۱ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ اَنْ یُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَ یَکْثُرَ الْجَھْلُ وَیَکْثُرَ الزِّنَا وَیَکْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَیَقِلَّ الرِّجَالُ وَتَکْثُرَ النِّسَاءُ حَتّٰی یَکُوْنَ لِخَمْسِیْنَ اِمْرَأَۃً الْقَیِّمُ الْوَاحِدُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ یَقِلَّ الْعِلْمُ وَیَظْھَرَ الْجَھْلُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

سُنا ہے کہ وہ قیامت کی علامتیں یہ ہیں کہ علم اُٹھالیا جائے گا۔ جہالت زیادہ ہوگی۔ زنا کثرت سے ہوگا۔ شراب بہت پی جائے گی۔ مردوں کی تعداد کم ہوجائے گی۔ اور عورتوں کی تعداد بڑھ جائے گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کی خبرگیری کرنے والا ایک مرد ہوگا اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ علم کم ہوگا اور جہالت زیادہ ہوگی۔ (بخاری و مسلم)

۵۲۰۲ ۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ کَذَّابِیْنَ فَاحْذَرُوْھُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت جابر بن سمرۃؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ قیامت قائم ہونے سے پہلے بہت سے جھوٹے پیدا ہونگے تم ان سے اپنے آپ کو بچاؤ (جھوٹوں سے مراد یا تو جھوٹی حدیثیں بنانے والے ہیں یا مدعیان نبوت) (مسلم)

۵۲۰۳ ۳ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ بَیْنَمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحَدِّثُ اِذْ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ مَتَی السَّاعَۃُ قَالَ اِذَا ضُیِّعَتِ الْاَمَانَۃُ فَانْتَظِرِ السَّاعَۃَ قَالَ کَیْفَ اِضَاعَتُھَا قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ اَھْلِہٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَۃَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم باتیں کر رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور آپ سے دریافت کیا قیامت کب ہوگی۔ آپ نے فرمایا۔ جب امانت ضائع ہوجائے (یعنی دیانت وامانت یا احکام شرع کا خاتمہ ہوجائے) تب تو قیامت کا انتظار کر۔ دیہاتی نے عرض کیا امانت کیوں کر ضائع ہوگی۔ فرمایا۔ جب حکومت کو نااہل کے ہاتھ میں دے دیا جائے تو تو قیامت کا انتظار کر۔ (بخاری)

۵۲۰۴ ۴ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَکْثُرَ الْمَالُ وَیَفِیْضَ حَتّٰی یُخْرِجَ الرَّجُلُ زَکٰوۃَ مَالِہٖ فَلَا یَجِدُ اَحَدًا یَقْبَلُھَا مِنْہُ وَحَتّٰی تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَاَنْھَارًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ قَالَ تَبْلُغُ الْمَسَاکِنُ اِھَابَ اَوْ یَھَابَ

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے قیامت نہ آئے گی جب تک مال اور دولت اتنی زیادہ نہ ہوجائے گی کہ چاروں طرف پانی کی مانند بہتی پھرے گی یہاں تک کہ لوگ اپنے مال کی زکوٰۃ نکالیں گے اور کوئی اس کو قبول نہ کرے گا۔ اور اس وقت تک قیامت نہ آئے گی جب تک کہ عرب کی زمین سبز وشاداب باغ وبہار اور نہروں والی نہ بن جائے گی (مسلم) اور مسلم کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ قیامت نہ آئے گی جب تک کہ عمارتیں اور آبادی اہاب یا یہاب تک نہ پہنچ جائے گی (اہاب یا یہاب مدینہ کے قریب ایک بستی ہے)۔

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ خَلِیْفَۃٌ یَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا یَعُدُّہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ اُمَّتِیْ خَلِیْفَۃٌ یَحْثِی الْمَالَ حَثْیًا

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ آخری زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا (یعنی امام مہدیؑ) جو مال کو لوگوں میں خوب تقسیم کرے گا اور جمع کرکے اپنے پاس نہ رکھے گا۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ میری امت کے آخر میں ایک خلیفہ ہوگا جو ہاتھوں

لَا يَعُدُّهُ عَدًّا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

میں بھر بھر کر مال لٹائے گا اور اس کو شمار نہ کرے گا۔ (مسلم)

ح ٥٣٠٦ / ٦
وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ عنقریب نہر فرات کھل جائے گی (یعنی خشک ہو جائے گی) اور اس کے نیچے سے سونے کا خزانہ نکلے گا جو شخص اس وقت موجود ہو وہ اس خزانہ میں سے کچھ نہ لے (بخاری مسلم)

ح ٥٣٠٧ / ٧
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ وَيَقُولُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ لَعَلِّي اَكُونُ الَّذِي اَنْجُو رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے قیامت نہ آئے گی جب تک نہر فرات نہ کھل جائے گی (یعنی خشک نہ ہو جائے گی) اور اس کے اندر سے سونے کا پہاڑ نکلے گا لوگ اس خزانہ کو حاصل کرنے پر لڑیں گے۔ اور ان لڑنے والوں میں سے ننانوے فیصدی مارے جائیں گے ان میں سے ہر شخص یہ کہے گا کہ شاید میں زندہ بچ جاؤں اور اس خزانہ پر قبضہ کر لوں۔ (مسلم)

ح ٥٣٠٨ / ٨
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقِيءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا اَمْثَالَ الْاُسْطُوَانَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَجِيءُ الْقَاتِلُ فَيَقُولُ فِي هٰذَا قَتَلْتُ وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُولُ فِي هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِي وَيَجِيءُ السَّارِقُ فَيَقُولُ فِي هٰذَا قُطِعَتْ يَدِي ثُمَّ يَدَعُونَهُ فَلَا يَاْخُذُونَ مِنْهُ شَيْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے زمین اپنے جگر کے ٹکڑوں کو نکال کر باہر پھینک دے گی جو سونے چاندی کے ستونوں کی مانند ہونگے ایک شخص جس نے اس مال کے لئے لوگوں کو قتل کیا ہوگا آئے گا اور کہے گا کیا اسی مال کو حاصل کرنے کے لئے میں نے آدمیوں کو قتل کیا ہے۔ پھر وہ شخص آئے گا جس نے قرابت داروں سے تعلق منقطع کر لیا ہوگا۔ اور کہے گا کیا اسی مال کے لئے میں نے رشتہ داروں سے قطع تعلق کیا ہے۔ پھر چور آئے گا۔ اور کہے گا کیا اسی مال کے لئے میرا ہاتھ کاٹا گیا ہے ان میں سے کوئی شخص اس مال میں سے کچھ نہ لیگا اور اس کو یونہی پڑا رہنے دے گا۔ (مسلم)

ح ٥٣٠٩ / ٩
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغَ عَلَيْهِ وَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّينُ اِلَّا الْبَلَاءُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے دنیا کے ختم ہونے سے پہلے ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی قبر کے پاس سے گزریگا اور قبر پر لوٹ کر حسرت سے کہے گا کہ کاش میں اس شخص کی جگہ ہوتا جو قبر میں ہے (یہ اس کا دین نہ ہوگا بلکہ بلا ہوگی۔ (مسلم)

ح ٥٣١٠
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ قیامت اس وقت آئے گی جب کہ حجاز سے ایک آگ نکلے گی جو بصری کے اونٹوں کی گردنوں کو روشن کر دے گی (بصری شام میں ایک شہر ہے)

(بخاری و مسلم)

۵۲۱۱ ح ۱۱ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے قیامت آنے کی پہلی علامت وہ آگ ہوگی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائے گی۔ (بخاری)

فصل دوم

۵۲۱۲ ح ۱۲ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَكُوْنَ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُوْنُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُوْنُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُوْنُ السَّاعَةُ كَالضَّرْمَةِ بِالنَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ زمانہ قریب نہ ہو جائے گا (یعنی زمانہ کے حصے جلد جلد گزرنے لگیں گے) یعنی سال مہینہ کے برابر ہو جائے گا اور مہینہ ہفتہ کے برابر اور ہفتہ ایک دن کے برابر اور اس وقت دن ایک ساعت کا ہوگا اور ساعت آگ کا ایک شعلہ اُٹھنے کے برابر ہوگی (یعنی آگ بھڑکنے پر جو شعلہ اُٹھتا ہے اور فوراً بیٹھ جاتا ہے دن اس کے برابر ہوگا)۔ (ترمذی)

۵۲۱۳ ح ۱۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَغْنَمَ عَلٰى اَقْدَامِنَا فَرَجَعْنَا فَلَمْ نَغْنَمْ شَيْئًا وَعَرَفَ الْجَهْدَ فِىْ وُجُوْهِنَا فَقَامَ فِيْنَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَا تَكِلْهُمْ اِلَيَّ فَاَضْعُفَ عَنْهُمْ وَلَا تَكِلْهُمْ اِلٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَعْجِزُوْا عَنْهَا وَلَا تَكِلْهُمْ اِلَى النَّاسِ فَيَسْتَاْثِرُوْا عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى رَاْسِىْ ثُمَّ قَالَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ اِذَا رَاَيْتَ الْخِلَافَةَ قَدْ نَزَلَتِ الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ فَقَدْ دَنَتِ الزَّلَازِلُ وَالْبَلَابِلُ وَالْاُمُوْرُ الْعِظَامُ وَالسَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنَ النَّاسِ مِنْ يَدِىْ هٰذِهٖ اِلٰى رَاْسِكَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ

حضرت عبداللہ بن حوالہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے ہم کو پیدل جہاد پر بھیجا تاکہ ہم مال غنیمت کو حاصل کریں (اس وقت مسلمانوں کے پاس جہاد کا سامان نہ تھا یعنی سواری وغیرہ) ہم جہاد سے واپس آئے اور ہم کو مال غنیمت میں سے کچھ حاصل نہ ہوا۔ رسول اللہ صلعم نے ہمارے چہروں کو دیکھ کر ہماری محنت اور مشقت کا حال معلوم کر لیا۔ چنانچہ آپؐ نے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر فرمایا۔ اے اللہ تعالیٰ! ان لوگوں کے امور کو میرے سپرد نہ فرما میں ضعیف اور کمزور ہو جاؤں گا (یعنی ان کی خبر گیری و غمخواری کا بار مجھ سے نہ اُٹھ سکے گا) اور اے اللہ تعالیٰ! نہ ان کو ان کے نفسوں کے حوالے کر کہ یہ اپنے نفسوں کے امور کو انجام پر پہنچانے سے عاجز آجائیں گے۔ اور اے اللہ تعالیٰ! نہ ان کو لوگوں کا محتاج بنا کہ لوگ اپنی ضرورتوں اور حاجتوں کو ان پر مقدم رکھیں گے۔ اس کے بعد حضورؐ نے میرے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ اے ابن حوالہ جب تو دیکھے کہ خلافت زمین مقدس (شام) میں پہنچ گئی تو تو سمجھ لے کہ زلزلے۔ بُلبلے۔ بڑی بڑی علامتیں اور فتنے قریب پہنچ گئے اس وقت قیامت لوگوں سے اتنی قریب ہوگی جتنی کہ میرا ہاتھ تیرے سر سے قریب ہے۔ (ابوداؤد)

۵۲۱۴ ح ۱۴ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے

اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِذَا اتُّخِذَ الْفَيْءُ دُوَلًا
وَالْاَمَانَةُ مُغْنَمًا وَالزَّكٰوةُ
مَغْرَمًا وَتُعُلِّمَ بِغَيْرِ الدِّيْنِ
وَاَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ
وَعَقَّ اُمَّهٗ وَ اَدْنٰى
صَدِيْقَهٗ وَاَقْصٰى اَبَاهُ
وَظَهَرَتِ الْاَصْوَاتُ فِي
الْمَسَاجِدِ وَسَادَ الْقَبِيْلَةَ
فَاسِقُهُمْ وَكَانَ زَعِيْمُ
الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ وَاُكْرِمَ
الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ وَ
ظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ
وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلَعَنَ
اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا
فَارْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا
حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا
وَّمَسْخًا وَّقَذْفًا وَّ
اٰيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ قُطِعَ
سِلْكُهٗ فَتَتَابَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

جبکہ مالِ غنیمت کو دولت قرار دیدیا جائے گا۔ (یعنی جب مالِ غنیمت کو امراء اور صاحب منصب لوگ دولت قرار دے کر خود لے لیں گے اور ضعیف اشخاص کو اس میں سے حصّہ نہ دیں گے) اور جب امانت (کے مال) کو غنیمت شمار کر لیا جائے گا۔ (یعنی جب لوگ امانت کے مال میں خیانت کریں گے اور اس کو مالِ غنیمت سمجھ لیں گے) اور جب زکوٰۃ کو تاوان سمجھ لیا جائے گا اور جب علم کو دین کے لئے نہیں بلکہ دُنیا وغیرہ حاصل کرنے کے لئے سیکھا جائے گا۔ اور جب مرد عورت کی اطاعت کرے گا۔ (یعنی جو کچھ عورت کہے گی اس کو بجالائے گا) اور جب (بیٹا) ماں کی نافرمانی کرے گا اور اس کو رنج دے گا۔ اور جب آدمی دوست کو اپنا ہم نشین بنائے گا۔ اور باپ کو دُور کر دے گا اور جب مسجد میں زور زور سے باتیں کی جائیں گی اور شور مچایا جائے گا۔ اور جب قوم کی سرداری قوم کا ایک فاسق آدمی کرے گا اور جب قوم کے امور کا سربراہ قوم کا کمینہ اور رذل شخص ہوگا اور جب آدمی کی تعظیم اس کی برائیوں سے بچنے کے لئے کی جائے گی اور جب گانے والی عورتیں ظاہر ہوں گی (اور لوگ ان سے اختلاط کرینگے) اور جب باجے ظاہر ہوں گے۔ اور جب شرابیں پی جائیں گی (یعنی علانیہ) اور جب اس اُمت کے پچھلے لوگ اگلے لوگوں کو بُرا کہیں گے اور ان پر لعنت کرینگے اس وقت تم ان چیزوں کے وقوع میں آنے کا انتظار کرو۔ یعنی تیز و تند سُرخ آندھی۔ زلزلہ۔ زمین میں دھنس جانے۔ صورتیں مسخ و تبدیل ہو جانے کا اور پتھروں کے برسنے کا اور اُن پے در پے نشانیوں کا (جو قیامت سے پہلے ظہور میں آئیں گی) گویا وہ موتیوں کی ایک ٹوٹی ہوئی لڑی ہے۔ جس سے پے در پے موتی گر رہے ہیں۔ (ترمذی)

ج ۵ ۵۴۵۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا فَعَلَتْ اُمَّتِيْ خَمْسَ عَشَرَةَ
خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ
وَعَدَّ هٰذِهِ الْخِصَالَ وَلَمْ
يَذْكُرْ تُعُلِّمَ بِغَيْرِ الدِّيْنِ
قَالَ وَبَرَّ صَدِيْقَهٗ وَجَفَا اَبَاهُ

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جب کہ میری اُمت ان پندرہ باتوں کو کرے گی (جن کا ذکر اُوپر کی حدیث میں ہوا ہے) تو اس پر وہ بلا نازل ہوگی (جس کا ذکر اُوپر کی حدیث میں کیا گیا ہے) حضرت علیؓ نے یہ پندرہ باتیں گنائیں لیکن ان میں "علم کو دین کے لئے نہیں دُنیا حاصل کرنے کے لئے سیکھنے کا ذکر نہیں کیا اور جب آدمی اپنے دوست کو اپنا ہمنشین بنائے گا اور باپ کو اپنے سے دُور رکھے گا" کی جگہ یہ الفاظ بیان کئے کہ جب دوست کے

وَقَالَ وَشُرِبَ الْخَمْرُ. وَلُبِسَ الْحَرِيْرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

ساتھ احسان کرے گا اور باپ پر ظلم و ستم ڈھائے گا اور جب شرابیں پی جائیں گی"۔ کی جگہ "جب ریشم پہنا جائے گا" بیان کیا - (ترمذی)

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اِسْمُهٗ اِسْمِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْهِ رَجُلًا مِنِّيْ اَوْ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اِسْمُهٗ اِسْمِيْ وَاِسْمُ اَبِيْهِ اِسْمَ اَبِيْ يَمْلَاُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا -

٥٢١٦ ح ١٦ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے - دنیا اس وقت تک فنا نہ ہوگی جب تک عرب پر ایک شخص قبضہ نہ کرے گا یہ شخص میرے خاندان سے ہوگا اور اس کا نام میرے نام پر ہوگا (ترمذی - ابوداؤد) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ حضور صلعم نے فرمایا اگر دنیا کے فنا ہونے میں صرف ایک دن ہی باقی رہ جائے گا تو خداوند تعالیٰ اس دن کو دراز کردے گا یہاں تک کہ اللہ بزرگ و برتر میرے خاندان میں سے ایک شخص کو بھیجے گا جس کا نام میرے نام پر ہوگا اور جس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر ہوگا وہ زمین کو عدل و انصاف سے معمور کردے گا جس طرح کہ وہ اس وقت سے پہلے ظلم و ستم سے معمور تھی -

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مِنْ اَوْلَادِ فَاطِمَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ -

٥٢١٧ ح ١٧ حضرت اُمِّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ مہدی میری عترت میں سے ہونگے یعنی اولادِ فاطمہؓ میں سے (ابوداؤد)

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ مِنِّيْ اَجْلَى الْجَبْهَةِ اَقْنَى الْاَنْفِ يَمْلَاُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ -

٥٢١٨ ح ١٨ حضرت ابی سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے مہدیؑ میری اولاد میں سے ہے - روشن و کشادہ پیشانی - بلند ناک - وہ زمین کو اسی طرح داد و عدل سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھری تھی وہ سات برس تک زمین کا مالک رہے گا - (ابوداؤد)

وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قِصَّةِ الْمَهْدِيِّ قَالَ فَيَجِيْءُ اِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ يَا مَهْدِيُّ اَعْطِنِيْ اَعْطِنِيْ قَالَ فَيَحْثِيْ لَهٗ فِيْ ثَوْبِهٖ مَا اسْتَطَاعَ اَنْ يَّحْمِلَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

٥٢١٩ ح ١٩ حضرت ابی سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے مہدیؑ کے واقعہ کے سلسلہ میں فرمایا مہدیؑ کے پاس ایک شخص آئے گا اور کہے گا مجھ کو دو - مجھ کو دو - مہدیؑ اس کو دونوں ہاتھوں سے بھر بھر کر اتنا دینگے کہ جتنا وہ اپنے کپڑے میں بھر کرلے جاسکے - (ترمذی)

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ هَارِبًا اِلٰى مَكَّةَ فَيَاْتِيْهِ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُوْنَهٗ وَهُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُوْنَهٗ

٥٢٢٠ ح ٢٠ حضرت اُمِّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے ایک خلیفہ (بادشاہ) کے مرنے پر اختلاف واقع ہوگا پھر ایک شخص مدینہ سے نکلے گا اور مکہ کی طرف بھاگ جائے گا - مکہ کے لوگ اس کے پاس آئیں گے اور اس کو گھر سے باہر نکال کرلائیں گے اور حجر اسود و مقام ابراہیم کے درمیان اس کے ہاتھ پر بیعت کرکے اس کو اپنا خلیفہ بنالیں

بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ
بَعْثٌ مِنَ الشَّامِ فَيُخْسَفُ بِهِمْ
بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ
فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذٰلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ
الشَّامِ وَعَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ
فَيُبَايِعُوْنَهُ ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ
قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ
بَعْثًا فَيَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ وَذٰلِكَ بَعْثُ
كَلْبٍ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ
نَبِيِّهِمْ وَيُلْقِي الْإِسْلَامُ بِجِرَانِهِ
فِي الْأَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِيْنَ
ثُمَّ يُتَوَفّٰى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ
الْمُسْلِمُوْنَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ

ح ۵۴۲۱ / ۲۱ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَاءً يُصِيْبُ هٰذِهِ
الْأُمَّةَ حَتّٰى لَا يَجِدَ الرَّجُلُ مَلْجَأً يَلْجَأُ إِلَيْهِ
مِنَ الظُّلْمِ فَيَبْعَثُ اللّٰهُ رَجُلًا مِنْ عِتْرَتِيْ وَأَهْلِ
بَيْتِيْ فَيَمْلَأُ بِهِ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ
ظُلْمًا وَجَوْرًا يَرْضٰى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ
وَسَاكِنُ الْأَرْضِ لَا تَدَعُ السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا
شَيْئًا إِلَّا صَبَّتْهُ مِدْرَارًا وَلَا تَدَعُ
الْأَرْضُ مِنْ نَبَاتِهَا شَيْئًا إِلَّا أَخْرَجَتْهُ
حَتّٰى يَتَمَنَّى الْأَحْيَاءُ الْأَمْوَاتَ يَعِيْشُ فِيْ
ذٰلِكَ سَبْعَ سِنِيْنَ أَوْ ثَمَانَ سِنِيْنَ أَوْ تِسْعَ
سِنِيْنَ رَوَاهُ ۔

ح ۵۴۲۲ / ۲۲ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ النَّهْرِ
يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ حَرَّاثٌ عَلٰى مُقَدِّمَتِهِ
رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَنْصُوْرٌ يُوَطِّنُ أَوْ يُمَكِّنُ لِآلِ مُحَمَّدٍ

گے حالانکہ وہ شخص اس سے ناخوش ہوگا (یہ شخص امام مہدی ہوں گے) پھر شام (کے بادشاہ کی طرف سے) اس کے مقابلہ کے لئے ایک لشکر بھیجا جائے گا۔ جس کو مکہ و مدینہ کے درمیان مقام بیداء پر زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ جب لوگوں کو خبر پہنچے گی۔ اور یہ حال معلوم ہوگا۔ تو شام کے ابدال اور عراق کے بہت سے لوگ اس کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور اس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ پھر قریش میں سے ایک اور شخص پیدا ہوگا جس کی ننھیال قبیلہ کلب میں ہوگی۔ یہ شخص بھی اس شخص کے خلاف لشکر بھیجے گا اور اس لشکر پر امام کا لشکر غالب آئے گا اور یہ فتنہ لشکر کلب کا فتنہ ہے۔ امام لوگوں کے درمیان اپنے پیغمبر (محمد صلعم) کے احکام کے مطابق عمل کریں گے۔ اور اسلام اپنی گردن زمین پر رکھ دے گا۔ (یعنی قائم و استوار ہو جائے گا) امام سات برس تک قائم رہیں گے اور پھر وفات پا جائیں گے اور ان کے جنازہ پر مسلمان نماز پڑھیں گے۔ (ابو داؤد)

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے ایک بلا کا ذکر کیا جو اس امت پر نازل ہوگی یہاں تک کہ کوئی شخص اس بلا سے پناہ حاصل کرنے کی جگہ نہ پائے گا پھر خداوند تعالیٰ ایک شخص کو مامور فرمائے گا جو میری عترت اور میرے خاندان سے ہوگا۔ وہ زمین کو اسی طرح عدل و داد سے معمور کر دے گا جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھری ہوئی ہوگی اس سے زمین کے رہنے والے بھی خوش ہوں گے اور آسمان والے بھی (اس کے عہد میں) آسمان بارش کے قطروں میں سے کچھ باقی نہ رکھے گا۔ (یعنی نہایت کثرت سے بارش ہوگی اور زمین اپنی روئیدگی میں سے کچھ باقی نہ رکھے گی سب اُگا دے گی۔ یہاں تک زندہ لوگ اس کی آرزو کریں گے کہ مرنے والے لوگ اس وقت زندہ ہوتے۔ یہ شخص (یعنی امام مہدی) اسی عیش و عشرت میں سات برس یا آٹھ برس یا نو برس رہیں گے۔ (حاکم)

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے ایک شخص ان شہروں میں جو نہر کے پیچھے واقع ہیں ظاہر ہوگا اس کا نام حارث حراث ہوگا۔ اس کی فوج کے اگلے حصہ پر ایک شخص ہوگا جس کا نام منصور ہوگا۔ یہ حارث محمد صلعم کی اولاد کو جگہ یا ٹھکانا دے

كَمَا نَكَثَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهٗ اَوْ قَالَ اِجَابَتُهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ ۔

گا۔جس طرح کہ قریش (کے اُن لوگوں) نے (جو ایمان لے آئے تھے) محمد صلعم کو ٹھکانا دیا تھا ہر مسلمان پر اس شخص کی مدد واجب ہے (ابوداؤد)

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْاِنْسَ وَحَتّٰى تُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهٖ وَشِرَاكُ نَعْلِهٖ وَيُخْبِرُهٗ فَخِذُهٗ بِمَا اَحْدَثَ اَهْلُهٗ بَعْدَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۔

٥٢٢٣ ح ٢٣ حضرت ابی سعید خدری رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے۔ قیامت نہ آئے گی جب تک کہ درندے آدمیوں سے باتیں نہ کرلیں گے اور جب تک کہ آدمی کے چابک کی رسی کا پھندنا اور جوتی کا تسمہ اس سے کلام نہ کرلے گا۔یہاں تک کہ آدمی کی ران اس کو یہ بتلائے گی کہ اس کے اہل وعیال نے اس کی عدم موجودگی میں کیا کیا ہے۔ (ترمذی)

فصل سوم

عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاٰيَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ۔

٥٢٢٤ ح ٢٤ حضرت ابی قتادہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے (قیامت کی) نشانیاں دو سو برس کے بعد ظہور میں آئیں گی۔ (ابن ماجہ)

وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّايَاتِ السُّوْدَ قَدْ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَاْتُوْهَا فَاِنَّ فِيْهَا خَلِيْفَةَ اللّٰهِ الْمَهْدِيَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ ۔

٥٢٢٥ ح ٢٥ حضرت ثوبان رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ جب تم خراسان کی طرف سے سیاہ نشان آتے دیکھو تو اُدھر متوجہ ہو جاؤ (یعنی ان لوگوں میں شامل ہو جاؤ) اس لئے کہ ان نشانوں میں خلیفہ مہدی ہوگا۔ (احمد۔بیہقی)

وَعَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَنَظَرَ اِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ وَقَالَ اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهٖ رَجُلٌ يُسَمّٰى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ يُشْبِهُهٗ فِي الْخُلُقِ وَلَا يُشْبِهُهٗ فِي الْخَلْقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً يَمْلَاُ الْاَرْضَ عَدْلًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْقِصَّةَ ۔

٥٢٢٦ ح ٢٦ ابی اسحٰق رض کہتے ہیں کہ حضرت علی رض نے اپنے بیٹے حسن رض کی طرف دیکھتے ہوئے کہا میرا یہ بیٹا جیسا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے سردار ہے۔عنقریب اس کی پشت سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کا نام تمہارے نبی رض کے نام پر ہوگا۔ اخلاق وعادات میں وہ حضور رض کا مشابہ ہوگا، صورت وشکل میں مشابہ نہ ہوگا۔ اس کے بعد حضرت علی رض نے اس شخص کے عدل وانصاف کا واقعہ بیان کیا۔ (ابوداؤد)

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فُقِدَ الْجَرَادُ فِيْ سَنَةٍ مِنْ سِنِيْ عُمَرَ الَّتِيْ تُوُفِّيَ فِيْهَا فَاهْتَمَّ بِذٰلِكَ هَمًّا شَدِيْدًا فَبَعَثَ اِلَى الْيَمَنِ رَاكِبًا وَرَاكِبًا اِلَى الْعِرَاقِ وَرَاكِبًا

٥٢٢٧ ح ٢٧ حضرت جابر بن عبداللہ رض کہتے ہیں، جس سال حضرت عمر رض نے وفات پائی ہے اس سال ٹڈی نہیں آئی۔ حضرت عمر رض نے اس کو خاص طور پر محسوس کیا اور ٹڈی نہ آنے سے غمگین ہوگئے۔ پھر آپ نے یمن کی طرف ایک سوار کو بھیجا۔ عراق کی طرف ایک

إِلَى الشَّامِ يَسْأَلُ عَنِ الْجَرَادِ هَلْ أُرِيَ مِنْهُ شَيْئًا فَأَتَاهُ الرَّاكِبُ الَّذِي مِنْ قِبَلِ الْيَمَنِ بِقَبْضَةٍ فَنَشَرَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا رَآهَا عُمَرُ كَبَّرَ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ أَلْفَ أُمَّةٍ سِتُّمِائَةٍ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ وَأَرْبَعُ مِائَةٍ فِي الْبَرِّ فَإِنَّ أَوَّلَ هَلَاكِ هٰذِهِ الْأُمَمِ الْجَرَادُ فَإِذَا هَلَكَ الْجَرَادُ تَتَابَعَتِ الْأُمَمُ كَنِظَامِ السِّلْكِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ

سوار روانہ کیا اور شام کی جانب ایک سوار بھیجا تاکہ وہ وہاں پہنچ ٹڈی کے متعلق پوچھیں کہ کسی نے کہیں دیکھی ہے جس سوار کو یمن کو بھیجا گیا تھا۔ وہ ایک مٹھی ٹڈیاں لایا اور حضرت عمرؓ کے سامنے ڈالدیں۔ حضرت عمرؓ نے ان کو دیکھ کر اللہ اکبر کہا اور پھر یہ بیان کیا کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سُنا ہے، خداوند بزرگ و برتر نے حیوانات کی ہزار قسمیں پیدا کی ہیں ان میں چھ سو دریا میں ہیں (یعنی بحری حیوانات) اور چار سو خشکی میں ان حیوانات میں سب سے پہلے ٹڈیاں ہلاک ہوں گی (یعنی ٹڈیوں کا خاتمہ ہو جائے گا) پھر حیوانات کی دوسری قسمیں یکے بعد دیگرے ہلاک ہونا شروع ہونگی جس طرح موتیوں کی لڑی کھل جاتی ہے اور موتی بعد دیگرے بکھرنے لگتے ہیں۔ (بیہقی)

بَابُ الْعَلَامَاتِ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ وَذِكْرِ الدَّجَّالِ

قیامت سے پہلے ظاہر ہونے والی نشانیوں اور دجّال کا بیان!

فصل اول

٥٢٢٨ ا وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيْدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ مَا تَذَاكَرُوْنَ قَالُوْا نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ إِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ اٰيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُوْلَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَيَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ وَثَلٰثَةَ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاٰخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلٰى مَحْشَرِهِمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَسُوْقُ النَّاسَ إِلَى الْمَحْشَرِ وَفِيْ

حضرت حذیفہ بن اُسید غفاریؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ قیامت کا ذکر کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلعم نے ہماری طرف جھانکا اور فرمایا قیامت اسوقت تک نہ آئے گی جب تک دس نشانیوں کو نہ دیکھ لو گے اس کے بعد آپ نے ان نشانیوں کا ذکر کیا اور فرمایا (۱) دھواں جو مشرق و مغرب میں چالیس دن تک پھیلا رہے گا۔ (۲) دجال (۳) دابہ یعنی دابۃ الارض کا خروج) دابۃ الارض ایک چار پایہ ہوگا۔ ساٹھ گز لمبا اس کے پاس حضرت موسیٰؑ کی لاٹھی اور حضرت سلیمانؑ کی انگشتری ہوگی۔ دوڑنے میں کوئی اس کا مقابلہ نہ کر سکے گا۔ وہ مومن کو عصائے موسیٰ سے ماریگا اور اس کے منہ پر مومن لکھ دے گا اور کافر کے منہ پر مُہر لگا کر کافر لکھے گا (۴) آفتاب کا مغرب کی طرف سے نکلنا (۵) عیسیٰ بن مریم کا نازل ہونا (۶) یاجوج و ماجوج (۷-۸-۹) تین مقامات پر زمین کا دھنس جانا۔ یعنی ایک مشرق میں دوسرے مغرب میں اور تیسرے جزیرۂ عرب میں (۱۰) وہ آگ جو عدن کے اس کنارہ سے نکلے گی اور لوگوں کو گھیر کر محشر کی طرف لے جائے گی۔ اور ایک روایت

رِوَايَةٍ فِي الْعَاشِرَةِ وَرِيحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

میں دسویں نشانی ایک ہوا بیان کی گئی ہے جو لوگوں کو دریا میں پھینک دے گی (مسلم)

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَدَابَّةَ الْأَرْضِ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَأَمْرَ الْعَامَّةِ وَخُوَيْصَّةَ أَحَدِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

٥٢٢٩ ح ٢ حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ (قیامت کی ان) چھ نشانیوں کے ظاہر ہونے سے پہلے اعمالِ صالحہ کی طرف پیش قدمی کرو (یعنی (۱) دھواں (۲) دجال (۳) دابۃ الارض (۴) مغرب سے طلوعِ آفتاب (۵) فتنۂ عامہ (۶) فتنۂ خاص، یعنی وُہ فتنہ جو تم میں سے کسی کے ساتھ مخصوص ہو۔ (مسلم)

وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَأَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْأُخْرٰى عَلٰى إِثْرِهَا قَرِيبًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

٥٢٣٠ ح ٣ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے قیامت کی پہلی علامات میں سے یہ دو نشانیاں ہیں۔ یعنی آفتاب کا مغرب کی طرف سے نکلنا اور دابۃ الارض کا لوگوں پر خروج کرنا اور کلام کرنا چاشت کے وقت ان دونوں میں سے جس کا وقوع پہلے ہو اس کے بعد ہی فوراً دوسری وقوع میں آئے گی۔ (مسلم)

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ إِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوجُ الدَّجَّالِ وَدَابَّةُ الْأَرْضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

٥٢٣١ ح ٤ حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے تین باتیں جب ظہور میں آجائیں گی تو پھر کسی کا ایمان لانا اور عمل کرنا مفید نہ ہوگا۔ جب تک ان کے ظہور سے پہلے ایمان نہ لایا ہو اور عمل نہ کیا ہو اور وہ تین باتیں یہ ہیں) آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا، دجال اور دابۃ الارض کا نکلنا۔ (مسلم)

وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ أَتَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهٖ قُلْتُ اللهُ وَرَسُولُهٗ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حَتّٰى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَأْذِنُ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُوشِكُ أَنْ تَسْجُدَ وَلَا تُقْبَلُ مِنْهَا وَتَسْتَأْذِنُ فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا وَيُقَالُ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

٥٢٣٢ ح ٥ حضرت ابی ذرؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا۔ آفتاب جب غروب ہوتا ہے، تجھ کو معلوم ہے یہ کہاں جاتا ہے میں نے عرض کیا خدا اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا وہ جاتا ہے یہاں تک کہ عرش کے نیچے پہنچ کر سجدہ کرتا ہے پھر حضور ربّ العزت میں حاضری کی اجازت چاہتا ہے۔ اس کو اجازت دی جاتی ہے (اور حکم دیا جاتا ہے کہ مشرق کی طرف جائے اور وہاں سے طلوع کرے) اور قریب ہے وہ وقت کہ وہ سجدہ کرے گا اور اس کا سجدہ قبول نہ کیا جائیگا۔ اور حاضری وطلوع کی اجازت چاہیگا اور اجازت نہ دی جائے گی اور یہ حکم دیا جائے گا کہ جس طرف سے آیا ہے اُدھر ہی واپس جا اور اُدھر سے ہی طلوع ہو۔ چنانچہ وُہ مغرب سے طلوع کرے گا۔ اور یہی مراد ہے خداوند تعالیٰ کے اس قول سے والشمس تجری لمستقر لہا (یعنی آفتاب اپنے مستقر کی طرف جاتا ہے) رسول اللہؐ نے مستقر کے متعلق فرمایا ہے کہ وُہ عرشِ الٰہی کے نیچے ہے۔ (مسلم)

۵۲۳۳ ح ٦ وَعَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ خَلْقِ اٰدَمَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اَمْرٌ اَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے آدم کی پیدائش اور روز قیامت کے درمیان ایک بہت بڑا فتنہ ظاہر ہوگا۔ اور وہ دجال کا فتنہ ہے۔

(مسلم)

۵۲۳۴ ح ۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْكُمْ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيْسَ بِاَعْوَرَ وَاِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ تم پر مخفی نہیں ہے (یعنی تم اس کی حقیقت سے آگاہ ہو۔) وہ کانا نہیں ہے۔ اور مسیح دجال کانا ہے۔ یعنی اس کی داہنی آنکھ کانی ہے گویا وہ انگور کا ایک پھولا ہوا دانہ ہے۔

(بخاری و مسلم)

۵۲۳۵ ح ۸ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَّبِيٍّ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ اَلَا اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَ فَ رَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت کو جھوٹے کانے سے نہ ڈرایا ہو۔ خبردار (دجال) کانا ہے اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے اور اس کی (دجال کی) آنکھوں کے درمیان ک۔ ف۔ ر لکھا ہوا ہے۔

(بخاری و مسلم)

۵۲۳٦ ح ۹ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهٖ نَبِيٌّ قَوْمَهٗ اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّهٗ يَجِيْئُ مَعَهٗ بِمِثْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِیْ يَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِیَ النَّارُ وَاِنِّیْ اُنْذِرُكُمْ كَمَا اَنْذَرَ بِهٖ نُوْحٌ قَوْمَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا ہے کیا میں تم کو دجال کا حال بتاؤں، کسی نبی نے آج تک اپنی قوم کو اس کا حال نہیں بتایا ہے وہ کانا ہوگا۔ اور اپنے ساتھ دوزخ و جنت کی مانند دو چیزیں لائے گا۔ وہ جس چیز کو جنت بتائے گا۔ وہ حقیقت میں آگ ہوگی (اور جس کو دوزخ بتائے گا۔ وہ جنت ہوگی) میں تم کو اس سے ڈراتا ہوں، جس طرح نوح نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا۔ (بخاری و مسلم)

۵۲۳۷ ح ۱۰ وَعَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ وَاِنَّ مَعَهٗ مَاءً وَّنَارًا فَاَمَّا الَّذِیْ يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ وَاَمَّا الَّذِیْ يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِی الَّذِیْ يَرَاهُ نَارًا فَاِنَّهٗ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ وَاِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوْحُ الْعَيْنِ عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيْظَةٌ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَاُهٗ كُلُّ مُؤْمِنٍ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، نبی صلعم نے فرمایا ہے۔ دجال اپنے ساتھ پانی آگ لے کر نکلے گا وہ چیز جس کو لوگ پانی سمجھیں گے حقیقت میں آگ ہوگی۔ جھلسا دینے والی۔ اور جس کو آگ خیال کریں گے وہ حقیقت میں پانی ہوگا ٹھنڈا اور شیریں۔ پس تم میں سے جو شخص دجال کو پائے۔ تو وہ اس چیز میں اپنا پڑنا یا ڈالا جانا پسند کرے، جس کو وہ اپنی آنکھوں سے آگ دیکھتا ہے۔ اس لئے کہ وہ آگ حقیقت میں میٹھا اور ٹھنڈا پانی ہے (بخاری و مسلم) اور مسلم نے اس روایت میں یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ دجال کی آنکھ بیٹھی ہوئی ہوگی اور دوسری آنکھ پر موٹا ناخونہ ہوگا۔ اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔ جس کو ہر مومن خواہ وہ لکھا پڑھا ہو یا نہ ہو پڑھ

كَاتِبٌ وَغَيْرُ كَاتِبٍ -

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهُ جَنَّتُهُ وَنَارُهُ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنْ يَّخْرُجْ وَأَنَا فِيْكُمْ فَأَنَا حَجِيْجُهُ دُوْنَكُمْ وَإِنْ يَّخْرُجْ وَلَسْتُ فِيْكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيْجُ نَفْسِهِ وَاللّٰهُ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِيَةٌ كَأَنِّيْ أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ بِفَوَاتِحِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ فَإِنَّهَا جِوَارُكُمْ مِنْ فِتْنَتِهِ إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِيْنًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوْا قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُوْنَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَسَنَةٍ أَتَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلٰوةُ يَوْمٍ قَالَ لَا اقْدُرُوْا لَهُ قَدْرَهُ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيْحُ فَيَأْتِيْ عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوْهُمْ فَيُؤْمِنُوْنَ بِهِ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى

لے گا۔

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے دجال کی بائیں آنکھ کانی ہوگی۔ بہت کثرت سے بال ہوں گے۔ اُس کے ساتھ جنت اور دوزخ ہوگی۔ اس کی آگ حقیقت میں جنت ہوگی۔ اور جنت حقیقت میں آگ۔ (مسلم)

حضرت نواس بن سمعانؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اگر دجال خروج کرے اور میں تمہارے درمیان موجود ہوں تو میں اس سے تمہارے سامنے بحث وگفتگو کروں گا (اور اس پر غالب آؤں گا) اور اگر وہ اس وقت نکلے جب کہ میں تم میں موجود نہ ہوں تو تم میں سے ہر شخص اپنی طرف سے اس سے بحث وگفتگو کرنیوالا ہوگا (یعنی اس کی برائیوں کو رفع کرنے والا اور اپنے آپ کو اس سے بچانے والا) اور میرا وکیل وخلیفہ ہر مسلمان پر خدا ہے۔ (یعنی خداتعالیٰ ہر مسلمان کا محافظ و مددگار ہے۔) دجال جوان ہوگا۔ گھونگریالے بال ہوں گے اور اس کی آنکھ پھولی ہوئی ہوگی۔ گویا میں اس کو قطن کے بیٹے عبدالعزیٰ سے تشبیہ دے سکتا ہوں تم میں سے جو شخص اس کو پائے وہ اس کے سامنے سورۂ کہف کی ابتدائی آیتیں پڑھے اس لئے کہ یہ آیتیں تم کو دجال کے فتنہ سے بچائیں گی۔ دجال اس راہ سے خروج کرے گا جو شام اور عراق کے درمیان واقع ہے اور دائیں بائیں فساد پھیلائے گا۔ اے اللہ کے بندو! (اپنے دین پر) ثابت قدم رہنا۔ ہم نے عرض کیا، یارسول اللہ! وہ کب تک زمین پر رہے گا؟ فرمایا چالیس دن، اس کا ایک دن تو ایک سال کے برابر ہوگا اور ایک دن ایک مہینہ کے برابر ہوگا اور ایک دن ایک ہفتہ کے برابر اور باقی دن ہمارے دنوں کے برابر ہوں گے۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! اس کا جو دن ایک سال کے برابر ہوگا کیا اس روز ہماری ایک دن کی نماز کافی ہوگی؟ فرمایا نہیں بلکہ اس روز ایک دن کا اندازہ کرکے نماز پڑھنی ہوگی (یعنی ایک ایک دن کا اندازہ کرکے حسب معمول نماز پڑھنا) ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ زمین پر کس قدر جلد چلے گا (یعنی اس کی رفتار کی کیفیت کیا ہوگی؟) فرمایا وہ اس ابر کے مانند تیز رفتار ہوگا جس کے پیچھے ہوا ہو۔ وہ ایک قوم کے پاس پہنچے گا اور اس کو اپنی دعوت دے دیگا۔ لوگ اس پر ایمان لے آئیں گے پھر وہ آسمان کو بارش کا حکم دیگا، ابر آسمان سے زمین پر مینھ برسائے گا

وَاَسْبَغَهٗ ضُرُوْعًا وَاَمَدَّهٗ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَاْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ فَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ قَوْلَهٗ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُوْنَ مُمْحِلِيْنَ لَيْسَ بِاَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ مِّنْ اَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُوْلُ لَهَا اَخْرِجِيْ كُنُوْزَكِ فَتَتْبَعُهٗ كُنُوْزُهَا كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُوْ رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهٗ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهٗ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوْهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهٗ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوْدَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ اِذَا طَاْطَاَ رَاْسَهٗ قَطَرَ وَاِذَا رَفَعَهٗ تَحَدَّرَ مِنْهُ مِثْلُ جُمَانٍ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ مِنْ رِيْحِ نَفَسِهٖ اِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهٗ يَنْتَهِيْ حَيْثُ يَنْتَهِيْ طَرْفُهٗ فَيَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُدْرِكَهٗ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهٗ ثُمَّ يَاْتِيْ عِيْسٰى قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوْهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى عِيْسٰى اَنِّيْ قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِّيْ لَا يَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِيْ اِلَى الطُّوْرِ وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ فَيَمُرُّ اَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُوْنَ مَا

اور زمین کو حکم دے گا۔ زمین سبزہ اگا دے گی پھر شام کو اس قوم کے مویشی چر کے آئیں گے ان کے کوہان بڑے بڑے ہو جائیں گے تھن بڑھ جائیں گے (یعنی تھن بڑے بڑے ہو جائیں گے اور دودھ سے بھرے ہوں گے) اور ان کے پہلو خوب کھنچے اور تنے ہوئے ہوں گے۔ پھر دجال ایک اور قوم کے پاس پہنچے گا اور اس کو اپنی دعوت دے گا (یعنی اپنے خدا ہونے کی دعوت) وہ قوم اس کی دعوت کو رد کر دے گی۔ اور وہ ان کو چھوڑ کر چلا جائے گا (یعنی خدا تعالیٰ اس کو ان کی طرف سے پھیر دے گا) اور وہ قحط زدہ ہو جائیں گے۔ یعنی ان کے پاس کچھ نہ رہیگا۔ پھر دجال ایک ویرانہ یا خرابہ پر سے گذرے گا اور اس کو حکم دے گا کہ وہ اپنے خزانوں کو نکالدے۔ (چنانچہ وہ خرابہ اس کے حکم کے مطابق خزانوں کو نکال دے گا) اور وہ خزانے اس طرح اس کے پیچھے ہولیں گے جس طرح شہد کی مکھیوں کے سردار کے پیچھے مکھیاں ہولیتی ہیں پھر دجال ایک شخص کو جو شباب میں بھرا ہوگا اپنی دعوت دیگا۔ وہ اس کی دعوت کو رد کر دے گا۔ دجال غضب ناک ہو کر تلوار مارے گا اور اس جوان کے دو ٹکڑے ہو کر ایک دوسرے سے اتنی دور جا کر گریں گے کہ دونوں کے درمیان پھینکے ہوئے تیر کے برابر فاصلہ ہوگا۔ پھر دجال ان ٹکڑوں کو بلائے گا اور وہ جوان زندہ ہو کر آجائے گا۔ اس وقت دجال کا چہرہ بشاش ہوگا۔ اور وہ اپنی الوہیت کے اس کارنامہ پر مسکراتا ہوگا۔ غرض دجال اسی طرح اپنے کاموں میں مشغول ہوگا کہ اچانک خداوند قدوس مسیح ابن مریم کو بھیجے گا جو دمشق کے مشرق میں سفید منارہ پر نازل ہوں گے۔ اس وقت حضرت عیسیٰؑ زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوں گے۔ اور اپنے دونوں ہاتھوں کو فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوئے ہوں گے (یعنی مسیحؑ فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے آسمان سے نازل ہونگے) وہ اپنا سر جھکائیں گے تو پسینہ ٹپکے گا اور سر اٹھائیں گے تو ان کے سر سے چاندی کے دانوں کی مانند جو موتیوں جیسے ہونگے قطرے گریں گے جو کافر آپ کے سانس کی ہوا پائے گا مر جائے گا۔ اور آپ کے سانس کی ہوا حد نظر تک جائے گی۔ پھر حضرت مسیحؑ دجال کو تلاش کریں گے اور اس کو باب لد پر پائیں گے (شام میں ایک پہاڑ ہے) اور مار ڈالیں گے۔ پھر حضرت عیسیٰؑ کے پاس ایک قوم آئے گی جس کو خدا تعالیٰ نے دجال کے مکر و فریب اور فتنہ سے محفوظ رکھا ہوگا مسیح علیہ السلام اس کے چہرے سے گرد و غبار صاف کریں گے۔

فِيْهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُوْلُ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى يَنْتَهُوْا اِلٰى جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْاَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَآءِ فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوْبَةً دَمًا وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ رَاْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِيْنَارٍ لِاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ اِلَى الْاَرْضِ فَلَا يَجِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا مَلَاَهٗ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ اِلَى اللّٰهِ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَآءَ اللّٰهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ وَيَسْتَوْقِدُ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ قِسِيِّهِمْ وَنُشَّابِهِمْ وَجِعَابِهِمْ سَبْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ اَنْبِتِيْ ثَمَرَتَكِ وَرُدِّيْ بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَاْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى اَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْاِبِلِ

اور ان درجات کی خوش خبری دیں گے جو ان کو بہشت میں حاصل ہوں گے حضرت عیسیٰؑ اسی حال میں ہوں گے کہ خدا تعالیٰ ان کی طرف وحی بھیجے گا اور بتائے گا کہ میں نے اپنے بہت سے ایسے بندے پیدا کئے ہیں جن سے لڑنے کی طاقت کسی میں نہیں ہے۔ تم میرے بندوں کو کوہِ طور کی طرف لیجاؤ۔ اور وہاں ان کی حفاظت کرو۔ پھر خداوند تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کو بھیجے گا۔ جو ہر بلند زمین سے اُتریں گے اور دوڑیں گے۔ ان کی سب سے پہلی جماعت طبریہ (واقع شام) کے تالاب پر پہنچے گی اور اس کا سارا پانی پی جائے گی۔ پھر یاجوج و ماجوج کی آخری جماعت ادھر سے گذرے گی۔ اور (تالاب کو خالی دیکھ کر) کہے گی کہ اس میں کبھی پانی تھا۔ اس کے بعد یاجوج ماجوج آگے بڑھیں گے اور جبل خمر پر پہنچیں گے۔ جو بیت المقدس کا ایک پہاڑ ہے اور یہاں ٹھہر کر کہیں گے کہ زمین پر جو لوگ تھے ان کو تو ہم نے مار ڈالا۔ آؤ اب آسمان والوں کو قتل کریں۔ پس وہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے۔ اور خداوند تعالیٰ ان کے تیروں کو خون آلود کر کے گرا دے گا۔ اور خدا تعالیٰ کے نبی (حضرت مسیحؑ) اور ان کے ساتھی کوہِ طور پر روکے جائیں گے، یہاں تک کہ (بھوک اور غذا کی احتیاج میں) ان کی حالت اس درجہ کو پہنچ جائے گی۔ کہ ان میں سے ہر شخص کے نزدیک بیل کا سر سو دیناروں سے بہتر ہوگا۔ ہاں ان دیناروں سے جو آج تمہارے نزدیک نہایت قیمتی ہیں (جب یہ حالت ہو جائیگی تو خدا تعالیٰ کے نبی عیسیٰؑ اور ان کے ہمراہی خدا تعالیٰ سے دُعا کریں گے۔ (کہ وہ، یاجوج ماجوج کو ہلاک کر دے) خداوند تعالیٰ یاجوج ماجوج پر کیڑوں کا عذاب نازل فرمائے گا۔ یعنی ان کی گردنوں میں کیڑے پڑ جائیں گے (اس قسم کے کیڑے جیسے کہ اونٹ اور بکری کی ناک میں پڑ جاتے ہیں) وہ ان کیڑوں سے سب کے سب ایک دم مر جائیں گے۔ پھر عیسیٰؑ اور ان کے ہمراہی پہاڑ سے زمین پر آئیں گے اور زمین پر ایک بالشت ٹکڑا ایسا نہ پائیں گے جو یاجوج ماجوج کی چربی اور بُو سے محفوظ ہو۔ عیسیٰؑ اور ان کے ہمراہی پھر خدا تعالیٰ سے دُعا کریں گے (کہ وہ ان کو اس مُصیبت سے نجات دے۔) خداوند تعالیٰ ایسے پرندوں کو بھیجیگا جن کی گردنیں بختی (خراسانی) اونٹ کی مانند ہوں گی۔ یہ پرندے یاجوج ماجوج کی نعشوں کو اُٹھائیں گے اور جہاں خدا کی مرضی ہوگی وہاں پھینک دیں گے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ یہ پرندے اِن نعشوں کو نہبل میں ڈال دیں گے (یعنی اس جگہ

لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةُ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةُ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ اٰبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ فِيْهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اِلَّا الرِّوَايَةَ الثَّانِيَةَ وَهِيَ قَوْلُهٗ تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ اِلٰى قَوْلِهٖ سَبْعَ سِنِيْنَ رَوَاهَا التِّرْمِذِيُّ

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ٥٤٣٠
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهٗ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَيَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ فَيَقُوْلُوْنَ لَهٗ اَيْنَ تَعْمِدُ فَيَقُوْلُ اَعْمِدُ اِلٰى هٰذَا الَّذِيْ خَرَجَ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَهٗ اَوَمَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا فَيَقُوْلُ مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ فَيَقُوْلُوْنَ اقْتُلُوْهُ فَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُمْ رَبُّكُمْ اَنْ تَقْتُلُوْا اَحَدًا

یہاں سے آفتاب طلوع ہوتا ہے) اور مسلمان یاجوج ماجوج کی کمانوں تیروں اور ترکشوں کو سات برس تک چلاتے رہیں گے۔ پھر خداوند تعالیٰ ایک بڑی بارش فرمائے گا جس سے کوئی آبادی خالی نہ رہے گی (یعنی یہ بارش سب جگہ ہوگی۔ اور زمین کا کوئی حصہ ایسا باقی نہ رہے گا جہاں بارش نہ ہوئی ہو) یہ بارش زمین کو دھو کر صاف کر دے گی اور وہ آئینہ کے مانند ہو جائے گی۔ پھر زمین سے کہا جائیگا۔ کہ اپنے پھلوں کو نکال اور اپنی برکت کو واپس لا۔ چنانچہ ان ایام میں (دس سے لیکر چالیس آدمیوں تک کی) ایک جماعت انار کے ایک پھل سے سیراب ہو جائے گی اور انار کے چھلکے سے لوگ سایہ حاصل کریں گے۔ اور دودھ میں برکت دیجائے گی یہانتک کہ ایک اونٹنی کا دودھ ایک چھوٹی سی جماعت کے لئے کفایت کرے گا۔ لوگ ایسی خوش حالی اور امن چین سے زندگی بسر کر رہے ہوں گے کہ خداوند تعالیٰ ایک خوشبودار ہوا بھیجے گا جو ہر مومن اور مسلم کی روح کو قبض کر لیگی اور صرف شریر و بدکار لوگ دنیا میں باقی رہ جائیں گے جو آپس میں گدھوں کی طرح مختلط ہو جائیں گے اور لڑیں گے اور انھیں لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔ اس کو مسلم نے روایت کیا مگر دوسری روایت یعنی ان کا قول "تطرحہم بالنہبل الخ" سبع سنین تک اس کو ترمذی نے روایت کیا۔

حضرت ابی سعید خدریؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ دجال نکلے گا اور ایک مرد مسلمان اس کی طرف متوجہ ہوگا۔ اور چند ہتھیار بند شخص دجال سے جا ملیں گے جو اس کے محافظ ہوں گے۔ یہ محافظ و نگہبان لوگ اس مرد مسلمان سے پوچھیں گے کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ وہ کہیگا میں اس کی طرف جا رہا ہوں جس نے خروج کیا ہے۔ (یعنی دجال) رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ یہ (سن کر) دجال کے محافظ اس شخص سے کہیں گے، تو ہمارے رب (یعنی دجال) پر ایمان کیوں نہیں لے آتا؟ وہ شخص کہے گا ہمارے پروردگار کی صفات کسی پر مخفی نہیں ہیں۔ (یعنی ہر شخص پروردگار حقیقی کی صفات سے واقف ہے) دجال کے آدمی (یہ سنکر) آپس میں کہیں گے کہ اس کو مار ڈالو لیکن بعض لوگ ظاہر کریں گے کہ کیا ہمارے پروردگار نے ہمکو یہ حکم نہیں دیا ہے کہ ہم کسی کو اس کے حکم بغیر قتل نہ کریں غرض وہ لوگ اس مرد مسلمان کو دجال کے پاس لے جائیں گے۔ یہ مرد مسلمان جب دجال کو دیکھے گا تو لوگوں

دُوْنَهٗ فَيَنْطَلِقُوْنَ بِهٖ إِلَى الدَّجَّالِ فَإِذَا رَاٰهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِيْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَأْمُرُ الدَّجَّالُ بِهٖ فَيُشَبَّحُ فَيَقُوْلُ خُذُوْهُ وَشُجُّوْهُ فَيُوْسَعُ ظَهْرُهٗ وَبَطْنُهٗ ضَرْبًا قَالَ فَيَقُوْلُ أَوَمَا تُؤْمِنُ بِيْ قَالَ فَيَقُوْلُ أَنْتَ الْمَسِيْحُ الْكَذَّابُ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهٖ فَيُؤْشَرُ بِالْمِئْشَارِ مِنْ مَفْرِقِهٖ حَتّٰى يُفَرَّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَّالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُوْلُ لَهٗ قُمْ فَيَسْتَوِيْ قَائِمًا ثُمَّ يَقُوْلُ لَهٗ أَتُؤْمِنُ بِيْ فَيَقُوْلُ مَا ازْدَدْتُ فِيْكَ إِلَّا بَصِيْرَةً قَالَ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهٗ لَا يَفْعَلُ بَعْدِيْ بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَيَأْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهٗ فَيُجْعَلُ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهٖ إِلَى تَرْقُوَتِهٖ نُحَاسًا فَلَا يَسْتَطِيْعُ إِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ فَيَأْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْذِفُ بِهٖ فَيَحْسَبُ النَّاسُ أَنَّمَا أُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا أَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

وَعَنْ أُمِّ شَرِيْكٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ حَتّٰى يَلْحَقُوْا بِالْجِبَالِ قَالَتْ أُمُّ شَرِيْكٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِيْلٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

کو مخاطب کر کے کہے گا۔ لوگو! یہ وہی دجال ہے۔ جس کا ذکر رسول اللہ صلعم نے فرمایا تھا (یہ سنکر) دجال مرد مسلمان کو چت لٹانے کا حکم دے گا۔ چنانچہ اس کو چت لٹایا جائے گا۔ پھر دجال حکم دے گا کہ اس کو پکڑو اور سر کچلو۔ چنانچہ خوب مار کر اس کی پشت اور پیٹ کو نرم کر دیا جائے گا اس کے بعد دجال اس سے پوچھے گا کہ تو مجھ پر ایمان نہیں لائے گا؟ وہ مرد مسلمان جواب میں کہے گا۔ تو جھوٹا مسیح ہے پھر دجال کے حکم سے اس مرد مسلمان کو آرے سے چیرا جائیگا۔ اور اس کے دو ٹکڑے کر دیئے جائیں گے اور دونوں ٹکڑوں کو علیحدہ علیحدہ رکھدیا جائیگا۔ پھر دجال ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان چلے گا اور کہے گا کہ کھڑا ہو جا۔ وہ مرد مسلمان بالکل سیدھا کھڑا ہو جائے گا کہ دجال پھر اس سے کہے گا۔ کہ کیا تو مجھ پر ایمان لاتا ہے؟ وہ مرد مسلمان کہے گا اب تو میرا یقین اور میری بصیرت بہت بڑھ گئی ہے (یعنی اب تو مجھ کو اس امر کا کامل یقین ہو گیا ہے۔ کہ تو دجال اور جھوٹا مسیح ہے۔) اس کے بعد وہ مرد مسلمان لوگوں کو خطاب کرے گا اور کہے گا۔ لوگو! یہ دجال جو کچھ میرے ساتھ کر چکا ہے۔ اب کسی دوسرے آدمی کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتا۔ (یعنی قتل کر کے دوبارہ اب کسی کو زندہ نہیں کر سکتا) اس کے بعد دجال اس مرد مسلمان کو ذبح کرنے کے لئے پکڑے گا۔ اور اس کی گردن تانبے کی بنا دی جائے گی (یعنی خداوند تعالیٰ اس کی گردن کو تانبا بنا دے گا۔ تاکہ دجال اس کو ذبح نہ کر سکے) دجال اس کو ذبح نہ کر سکے گا۔ اور عاجز ہو کر اس کے ہاتھ پاؤں پکڑ کر اس کو اٹھائیگا اور آگ میں پھینکدے گا۔ لوگ یہ خیال کریں گے کہ اس کو آگ میں ڈالا گیا ہے۔ لیکن حقیقت میں وہ جنت کے اندر پھینکا گیا ہو گا۔ یہ بیان کر کے رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ یہ شخص خداوند بزرگ و برتر کی نظر میں شہادت کے اعتبار سے بہت بڑے درجہ کا آدمی ہو گا۔ (مسلم)

۵۲۷۱ ح ۱۴ حضرت ام شریک رض کہتی ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے لوگ دجال سے (یعنی اس کے مکر و فریب اور فتنہ سے) بھاگیں گے اور پہاڑوں میں جا چھپیں گے۔ ام شریک رض کہتی ہیں یہ سنکر میں نے پوچھا یا رسول اللہ! عرب ان ایام میں کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا۔ عرب اس زمانہ میں بہت کم ہوں گے۔

(مسلم)

۵۲۴۲ ح ۱۵ وَعَنْ اَنَسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُوْدِ اَصْفَهَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا ہے۔ اصفہان کے ستر ہزار یہودی دجال کی پیروی اور اطاعت اختیار کریں گے۔ جن کے سروں پر چادریں پڑی ہوں گی۔

(مسلم)

۵۲۴۳ ح ۱۶ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِی الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ اَنْ يَّدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِيْنَةِ فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِیْ تَلِی الْمَدِيْنَةَ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ اَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِیْ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَهٗ فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَرَاَيْتُمْ اِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ اَحْيَيْتُهٗ هَلْ تَشُكُّوْنَ فِی الْاَمْرِ فَيَقُوْلُوْنَ لَا فَيَقْتُلُهٗ ثُمَّ يُحْيِيْهِ فَيَقُوْلُ وَاللّٰهِ كُنْتُ فِيْكَ اَشَدَّ بَصِيْرَةً مِّنِّی الْيَوْمَ فَيُرِيْدُ الدَّجَّالُ اَنْ يَّقْتُلَهٗ فَلَا يُسَلَّطُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابی سعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے "دجال مدینہ کی طرف متوجہ ہوگا لیکن خدا کے حکم سے وہ مدینہ کے راستوں میں داخل نہ ہو سکے گا۔ آخر وہ مدینہ کے قریب کی شور زمین میں ہی ٹھہر جائے گا۔ اسکے پاس ایک شخص آئیگا جو اس زمانہ کے بہترین لوگوں میں سے ہوگا۔ اور اس سے کہے گا میں شہادت دیتا ہوں کہ تو ہی دجال ہے جس کی خبر رسول اللہ صلعم نے ہم کو دی ہے۔ دجال اپنے لوگوں سے کہے گا "اگر میں اس شخص کو قتل کر کے دوبارہ زندہ کر دوں، کیا پھر بھی تم میرے بارہ میں شک کرو گے؟ (یعنی میرے خدا ہونے میں پھر بھی تم شک و شبہ میں پڑے رہو گے) وہ لوگ کہیں گے ہم کو پھر کوئی شبہ باقی نہ رہے گا) دجال اس شخص کو مار ڈالے گا اور پھر اس کو زندہ کر دے گا وہ شخص زندہ ہو جانے کے بعد دجال سے کہے گا۔ خدا کی قسم اس وقت سے پہلے تیرے بارہ میں مجھ کو اتنا وثوق و یقین نہ تھا۔ جتنا کہ اب ہے۔ (یعنی اب تو تیرے دجال اور مسیح کاذب ہونے کا پختہ یقین ہے) پھر دجال اس کو (دوبارہ) قتل کرنے کی کوشش کرے گا۔ لیکن اس پر قابو نہ پا سکے گا (یعنی اس کو مار ڈالنے کی قدرت اس میں نہ رہے گی۔)

(بخاری و مسلم)

۵۲۴۴ ح ۱۷ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَاْتِی الْمَسِيْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ الْمَدِيْنَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَجْهَهٗ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے "مسیح (دجال) مشرق کیجانب سے آئے گا۔ اور مدینہ کا رخ کرے گا۔ یہاں تک کہ وہ اُحد کے پیچھے پہنچ جائے گا۔ پھر فرشتے اس کا منہ شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہ شام میں ہلاک کر دیا جائے گا۔

(بخاری و مسلم)

۵۲۴۵ ح ۱۸ وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ رُعْبُ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ

حضرت ابی بکرہؓ کہتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا ہے۔ مدینہ میں دجال کا رعب و خوف داخل ہوگا۔ ان ایام میں مدینہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے مقرر ہوں گے۔

(بخاری)

۵۲۴۶ ح ۱۹ وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ

حضرت فاطمہ بنت قیسؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ

مُنَادِيَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُنَادِي الصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَخَرَجْتُ
إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ
جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَ
لِيَلْزَمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ ثُمَّ
قَالَ هَلْ تَدْرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوا
اللهُ وَرَسُولُهٗ أَعْلَمُ قَالَ إِنِّي وَاللهِ
مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ
وَلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِأَنَّ تَمِيمَ الدَّارِيَّ كَانَ
رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ وَأَسْلَمَ وَ
حَدَّثَنِي حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ
أُحَدِّثُكُمْ بِهٖ عَنِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ
حَدَّثَنِي أَنَّهٗ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ
مَعَ ثَلٰثِينَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامٍ
فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ
فَأَرْفَؤُا إِلَى جَزِيرَةٍ حِينَ
تَغْرُبُ الشَّمْسُ فَجَلَسُوا فِي أَقْرُبِ
السَّفِينَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ
فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعْرِ
لَا يَدْرُونَ مَا قُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ
مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ قَالُوا وَيْلَكِ مَا
أَنْتِ قَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ انْطَلِقُوا
إِلَى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ
فَإِنَّهٗ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ
قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا
مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا
سِرَاعًا حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا
فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ مَا رَأَيْنَاهُ

صلعم کے منادی کو یہ اعلان کرتے سُنا الصلوٰۃ جامعۃ (یعنی نماز جمع کرنے والی ہے۔ یعنی نماز تیار ہے مسجد کو چلو) چنانچہ میں مسجد میں گئی۔ اور رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب رسُول خدا صلعم نماز سے فارغ ہو چکے تو منبر پر تشریف لے گئے اور مُسکراتے ہوئے فرمایا جس آدمی نے جہاں نماز پڑھی ہے وہیں بیٹھا رہے۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا تم کو معلوم ہے میں نے تم کو کیوں جمع کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا۔ خدا تعالیٰ اور خدا تعالیٰ کا رسُولؐ خوب جانتے ہیں۔ فرمایا۔ خدا تعالیٰ کی قسم! میں نے تمکو اس لئے جمع نہیں کیا ہے کہ میں تم کو کچھ دولت یا کوئی خوش خبری سُناؤں، اور نہ اس لئے جمع کیا ہے کہ تم کو کسی دشمن سے ڈراؤں بلکہ میں نے تم کو تمیم داری کا واقعہ سنانے کے لئے جمع کیا ہے تمیم داری ایک مسیحی شخص تھا۔ وہ آیا اور مسلمان ہوا۔ اور مجھ کو ایک ایسی خبر دی جو ان خبروں سے مشابہ تھی جو میں نے تم کو مسیح دجال کی بابت سنائی ہیں۔ اس نے بیان کیا کہ، وہ قبائل لخم وجذام کے تیس آدمیوں کے ساتھ دریا کی بڑی کشتی میں سوار ہوا۔ دریا کی موجوں نے کشتی کے ساتھ شوخیاں شروع کیں اور ایک ماہ تک وہ کشتی کو ادھر اُدھر لئے پھرتی رہیں آخر موجیں کشتی کو آفتاب غروب ہونے کے وقت ایک جزیرہ میں لے گئیں۔ ہم چھوٹی کشتیوں میں سوار ہوئے اور جزیرہ میں پہنچے۔ وہاں ہم کو ایک چارپایہ ملا جس کے بڑے بڑے بال تھے، اور اتنے زیادہ بال اس کے جسم پر تھے کہ اُس کا آگا پیچھا معلوم نہ ہوتا تھا۔ ہم لوگوں نے اس سے کہا۔ تجھ پر افسوس ہے، تو کون ہے؟ اس نے کہا۔ میں جاسوس ہوں۔ تم اس شخص کے پاس چلو جو دَیر (گرجے) میں ہے۔ وہ تمہاری خبریں سننے کا بہت مشتاق ہے۔ تمیم داری کا بیان ہے۔ کہ اس چارپایہ نے اس شخص کا ذکر کیا تو ہم اس سے ڈرے اور خیال کیا کہ ممکن ہے وہ (انسانی شکل وصورت میں) شیطان ہو۔ غرض ہم تیزی سے آگے بڑھے اور دَیر میں پہنچے ہم نے وہاں ایک بہت بڑا اور خوفناک آدمی دیکھا کہ ایسا آدمی آج تک ہماری نظروں سے نہ گزرا تھا۔ وہ نہایت مضبوط بندھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ گردن تک اور گھٹنے ٹخنوں تک زنجیر میں جکڑے ہوئے تھے۔ ہم نے اس سے پوچھا۔ تجھ پر افسوس ہے تو کون ہے؟ اس نے کہا۔ تم نے مجھ کو پا لیا اور معلوم کر لیا ہے۔

قَطُّ خَلْقًا وَاَشَدُّهُ وَثَاقًا مَجْمُوْعَةٌ يَدَاهُ اِلٰى عُنُقِهٖ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيْدِ قُلْنَا وَيْلَكَ مَا اَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلٰى خَبَرِيْ فَاَخْبِرُوْنِيْ مَا اَنْتُمْ قَالُوْا نَحْنُ اُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَلَعِبَ بِنَا الْبَحْرُ شَهْرًا فَدَخَلْنَا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَنَا دَابَّةٌ اَهْلَبُ فَقَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ اِعْمِدُوْا اِلٰى هٰذَا فِي الدَّيْرِ فَاَقْبَلْنَا اِلَيْكَ سِرَاعًا فَقَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ هَلْ تُثْمِرُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنَّهَا يُوْشِكُ اَنْ لَا تُثْمِرَ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ هَلْ فِيْهَا مَاءٌ قُلْنَا هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ قَالَ اِنَّ مَاءَهَا يُوْشِكُ اَنْ يَّذْهَبَ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ عَيْنِ زُغَرَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ اَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا نَعَمْ هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ وَاَهْلُهَا يَزْرَعُوْنَ مِنْ مَّائِهَا قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَبِيِّ الْاُمِّيِّيْنَ مَا فَعَلَ قُلْنَا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ اَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّهٗ قَدْ ظَهَرَ عَلٰى مَنْ يَلِيْهِ مِنَ الْعَرَبِ وَاَطَاعُوْهُ قَالَ اَمَا اِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ اَنْ يُطِيْعُوْهُ وَاِنِّيْ مُخْبِرُكُمْ عَنِّيْ اِنِّيْ اَنَا الْمَسِيْحُ وَاِنِّيْ اَنْ يُوْشِكَ اَنْ يُؤْذَنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ فَاَخْرُجَ فَاَسِيْرَ فِي الْاَرْضِ فَلَا اَدَعَ قَرْيَةً اِلَّا هَبَطْتُهَا فِيْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَا هُمَا كُلَّمَا اَرَدْتُّ اَنْ اَدْخُلَ وَاحِدًا مِّنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِيْ

(تو اب میں تم سے اپنا حال نہ چھپاؤں گا۔) پہلے تم یہ بتلاؤ کہ تم کون ہو؟ ہم نے کہا۔ ہم عرب کے لوگ ہیں۔ دریا میں کشتی پر سوار ہوئے تھے۔ دریا کی موجیں ایک مہینہ تک ہمارے ساتھ کھیلتی رہیں اور آخر کار ہم کو یہاں لا ڈالا۔ ہم جزیرہ کے اندر داخل ہوئے تو ہم کو ایک چارپایہ ملا جس کے بڑے بڑے بال تھے اس نے ہم سے کہا۔ میں جاسوس ہوں۔ تم اس شخص کے پاس جاؤ جو دیر میں ہے۔ پھر ہم تیرے پاس دوڑتے ہوئے آئے پھر اس نے پوچھا۔ کیا یہاں کی کھجوروں کے درخت پھل لاتے ہیں؟ (یعنی قوم بیسان کے کھجوروں کے درختوں پر پھل آتے ہیں بیسان ایک مقام کا نام ہے جو شام میں۔ یا اُردن میں۔ یا یمامہ میں۔ یا حجاز میں واقع ہے) ہم نے کہا ہاں پھل لاتے ہیں۔ اس نے کہا وہ زمانہ قریب آنے والا ہے جب کہ یہ درخت پھل نہ لائیں گے (یعنی قرب قیامت کا زمانہ) پھر اس نے پوچھا یہ بتلاؤ کہ بحیرۂ طبریہ (طبریہ کے تالاب) میں پانی ہے یا نہیں۔ ہم نے کہا اس میں بہت پانی ہے۔ اس نے کہا۔ عنقریب اس کا پانی خشک ہو جائے گا پھر اس نے پوچھا۔ زغر کے چشمہ کا حال بتاؤ کیا اس چشمہ میں پانی ہے اور کیا اس کے قریب کے باشندے چشمہ کے پانی سے کاشتکاری کرتے ہیں۔ پھر اس نے پوچھا۔ اُمیوں کے نبیؐ (یعنی عرب کے ناخواندہ لوگوں کے نبیؐ) کی بابت بتاؤ کہ اس نے کیا کیا؟ ہم نے کہا وہ مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ اس نے پوچھا کیا عرب ان سے لڑے ہیں؟ ہم نے کہا ہاں۔ اس نے پوچھا انہوں نے عرب سے کیا معاملہ کیا؟ ہم نے تمام واقعات سے اس کو آگاہ کیا اور بتایا کہ عربوں میں سے جو لوگ آپؐ کے قریبی عزیز تھے ان پر آپؐ نے غلبہ حاصل کر لیا ہے اور انہوں نے آپؐ کی اطاعت قبول کر لی ہے اس نے کہا تم کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ان کا اطاعت کرنا ہی ان کے لئے بہتر ہے۔ اچھا اب میں اپنا حال بیان کرتا ہوں۔ میں مسیح (دجال) عنقریب مجھ کو نکلنے کا حکم دیا جائے گا۔ میں باہر نکلوں گا اور زمین پر پھرونگا یہاں تک کہ کوئی آبادی ایسی نہ چھوڑونگا جس میں میں داخل نہ ہوں۔ چالیس راتیں برابر گشت میں رہوں گا۔ لیکن مکہ اور مدینہ میں نہ جاؤں گا کہ وہاں مجھ کو جانے کی ممانعت کی گئی ہے۔ میں جب ان شہروں میں سے کسی میں داخل ہونے کا ارادہ کروں گا تو ایک فرشتہ جس کے ہاتھ

مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِيْ عَنْهَا وَإِنَّ عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلٰئِكَةً يَحْرُسُوْنَهَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهٖ فِي الْمِنْبَرِ هٰذِهٖ طَيْبَةُ هٰذِهٖ طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ أَلَا كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ أَلَا إِنَّهٗ فِيْ بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَمَا هُوَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهٖ إِلَى الْمَشْرِقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُنِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ لَهٗ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلٰى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ ثُمَّ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَأَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ كَأَشْبَهِ مَنْ رَأَيْتُ مِنَ النَّاسِ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ فِي الدَّجَّالِ رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيْمٌ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى أَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ وَذُكِرَ حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فِيْ بَابِ الْمَلَاحِمِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فِيْ بَابِ قِصَّةِ ابْنِ صَيَّادٍ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

میں تلوار ہوگی مجھ کو داخل ہونے سے روکے گا اور ان شہروں میں سے ہر ایک کے راستہ پر فرشتے مقرر ہوں گے جو راستہ کی حفاظت کرتے ہوں گے اس کے بعد رسول اللہ صلعم نے اپنے عصا کو منبر پر مار کر فرمایا یہ ہے طیبہ۔ یہ ہے طیبہ۔ یہ ہے طیبہ یعنی مدینہ۔ پھر آپ نے فرمایا خبردار کیا یہی میں تم کو نہ بتلایا کرتا تھا؟ لوگوں نے عرض کیا۔ ہاں آپ نے فرمایا آگاہ رہو کہ دجال دریائے شام میں ہے یا دریائے یمن میں۔ نہیں بلکہ وہ مشرق کی جانب سے نکلے گا۔ یہ فرما کر آپ نے ہاتھ سے مشرق کی جانب اشارہ کیا۔ (مسلم)

ص۲۳۷ ج۲۰ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں نے اپنے آپ کو (خواب میں) کعبہ کے پاس دیکھا۔ وہاں مجھ کو ایک گندم گوں شخص نظر آیا۔ جو اس رنگ کے بہترین خوبصورت لوگوں میں سے تھا۔ اس کے سر پر کاندھے تک بال تھے۔ اور اس قسم کے بال رکھنے والوں میں وہ نہایت بہتر بال تھے۔ بالوں میں کنگھی کی گئی تھی اور بالوں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ وہ شخص دو آدمیوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے خانۂ کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ مسیح بن مریمؑ ہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ صلعم نے فرمایا پھر میں ایک اور شخص کے پاس سے گزرا جس کے بال گھونگریالے تھے۔ داہنی آنکھ کانی تھی۔ گویا اس کی آنکھ انگور کا پھولا ہوا دانہ ہے۔ جن لوگوں کو میں نے دیکھا ہے اُن میں سے یہ شخص ابن قطن سے بہت مشابہ تھا یہ شخص دو شخصوں کے مونڈھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا۔ یہ مسیح دجال ہے (بخاری و مسلم) اور ایک روایت میں دجال کے متعلق یہ الفاظ ہیں کہ وہ ایک آدمی ہے جس کی آنکھیں سُرخ ہیں سر کے بال گھونگریالے ہیں۔ داہنی آنکھ کانی ہے۔ ابن قطن لوگوں میں اس سے بہت مشابہ ہے۔ اور ابوہریرہؓ کی حدیث "لا تقوم الساعۃ الخ" باب الملاحم میں بیان کی گئی اور عنقریب ابن عمرؓ کی حدیث "قام رسول اللہ الخ" ابن صیاد کے قصہ میں بیان کریں گے۔

فصل دوم

ح ٥٢٤٨ ٢١ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فِيْ حَدِيْثِ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ قَالَتْ قَالَ فَاِذَا اَنَا بِامْرَاَةٍ تَجُرُّ شَعْرَهَا قَالَ مَا اَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ اذْهَبْ اِلٰى ذٰلِكَ الْقَصْرِ فَاَتَيْتُهٗ فَاِذَا رَجُلٌ يَجُرُّ شَعْرَهٗ مُسَلْسَلٌ فِي الْاَغْلَالِ يَنْزُوْ فِيْمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَقُلْتُ مَنْ اَنْتَ قَالَ اَنَا الدَّجَّالُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ۔

حضرت فاطمہ بنت قیسؓ تمیم داری کی حدیث کے سلسلہ میں بیان کرتی ہیں کہ تمیم داری نے یہ بیان کیا کہ جزیرہ میں داخل ہو کر میں نے ایک عورت کو دیکھا جو اپنے سر کے بالوں کو گھسیٹتی تھی۔ تمیم نے کہا، تو کون ہے؟ عورت نے کہا میں جاسوسہ ہوں۔ تو اس محل کی طرف جا۔ تمیم کا بیان ہے کہ میں اس محل میں گیا تو وہاں ایک شخص کو دیکھا جو اپنے بالوں کو گھسیٹتا ہے۔ زنجیروں میں بندھا ہوا ہے اور طوق پڑے ہوئے ہیں۔ اور آسمان و زمین کے درمیان اچھلتا کودتا ہے۔ میں نے کہا تو کون ہے۔؟ اس نے کہا میں دجال ہوں۔ (ابوداؤد)

ح ٥٢٤٩ ٢٢ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ لَّا تَعْقِلُوْا اِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ قَصِيْرٌ اَفْحَجُ جَعْدٌ اَعْوَرُ مَطْمُوْسُ الْعَيْنِ لَيْسَتْ بِنَاتِئَةٍ وَّلَا جَحْرَآءَ فَاِنْ اُلْبِسَ عَلَيْكُمْ فَاعْلَمُوْا اَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ۔

حضرت عبادہؓ بن صامت کہتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا ہے میں نے تم سے دجال کا حال بار بار اس اندیشہ سے بیان کیا ہے کہ کہیں تم اس کو بھول نہ جاؤ۔ اس کی حقیقت سے ناآشنا نہ رہو (تم کو یاد رکھنا چاہیے کہ مسیح دجال پستہ قد ہے۔ اس کے پاؤں نیچے چلنے میں قریب ہوتے ہیں اور ایڑیاں دُور دُور، بال مُڑے ہوئے ہیں ایک آنکھ سے کانا ہے۔ دوسری آنکھ ہموار ہے یعنی نہ اُبھری ہوئی اور نہ دھنسی ہوئی۔ پھر بھی اگر تم شُبہ میں پڑ جاؤ، تو اتنی بات یاد رکھو کہ تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

ح ٥٢٥٠ ٢٣ وَعَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ نَّبِيٌّ بَعْدَ نُوْحٍ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ الدَّجَّالَ قَوْمَهٗ وَاِنِّيْ اُنْذِرُكُمُوْهُ فَوَصَفَهٗ لَنَا قَالَ لَعَلَّهٗ سَيُدْرِكُهٗ بَعْضُ مَنْ رَاٰنِيْ اَوْ سَمِعَ كَلَامِيْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ قُلُوْبُنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ مِثْلُهَا يَعْنِي الْيَوْمَ اَوْ خَيْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ ۔

حضرت ابی عبیدہؓ بن الجراح کہتے ہیں میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سُنا ہے حضرت نوحؑ کے بعد کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو اور میں بھی تم کو اس سے ڈراتا ہوں اور اس کی حقیقت بیان کئے دیتا ہوں، اس کے بعد آپؐ نے دجال کی کیفیت بیان کی اور پھر فرمایا۔ شاید تم میں سے کوئی شخص جس نے مجھ کو دیکھا ہے یا میرا کلام سُنا ہے اس کو پائے صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! ان ایام میں ہمارے قلوب کی کیا حالت ہوگی؟ بالکل ایسی ہی جیسی آج کل ہے یا اس سے بہتر۔

(ترمذی۔ ابوداؤد)

ح ٥٢٥١ ٢٤ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ

حضرت عمرو بن حریثؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ سے راوی ہیں۔

قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلدَّجَّالُ یَخْرُجُ مِنْ اَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ یُقَالُ لَھَا خُرَاسَانُ یَتْبَعُہٗ اَقْوَامٌ کَاَنَّ وُجُوْھَھُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَۃُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔

کہ رسول اللہؐ نے ہم سے بیان کیا کہ دجال مشرق کی ایک زمین سے نکلے گا جس کا نام خراسان ہوگا۔ بہت سی قومیں جن کے چہرے ڈھال کی مانند تہ بہ تہ پھولے ہوئے ہوں گے اس کی اطاعت اختیار کرلیں گی۔ (ترمذی)

۵۲۵۲ ح ۲۵

وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْیَنْأَ مِنْہُ فَوَاللّٰہِ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَاْتِیْہِ وَھُوَ یَحْسِبُ اَنَّہٗ مُؤْمِنٌ فَیَتَّبِعُہٗ مِمَّا یُبْعَثُ بِہٖ مِنَ الشُّبُھَاتِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا ہے جو شخص دجال کے نکلنے کی خبر سنے اُس کو چاہیئے کہ وہ اس سے دور رہے خدا کی قسم آدمی دجال کے پاس آئے گا اور وہ اپنے کو مومن خیال کرتا ہوگا لیکن پھر بھی اس کی اطاعت قبول کرلے گا۔ اس لئے کہ اس کو جو چیزیں دی گئی ہیں وہ ان سے شبہات میں پڑ جائے گا۔ (ابوداؤد)

۵۲۵۳ ح ۲۶

وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ بْنِ السَّکَنِ قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْکُثُ الدَّجَّالُ فِی الْاَرْضِ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً اَلسَّنَۃُ کَالشَّھْرِ وَالشَّھْرُ کَالْجُمُعَۃِ وَالْجُمُعَۃُ کَالْیَوْمِ وَالْیَوْمُ کَاضْطِرَامِ السَّعْفَۃِ فِی النَّارِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ۔

حضرت اسماء بنت یزید بن السکنؓ کہتی ہیں نبیؐ نے فرمایا ہے "دجال چالیس برس تک زمین پر رہے گا۔ سال مہینہ کے برابر ہوگا اور مہینہ ہفتہ کے برابر اور ہفتہ ایک دن کے برابر اور ایک دن اتنی دیر کا ہوگا جتنی دیر میں کھجور کی خشک شاخ جل جائے۔ (شرح السنۃ)

۵۲۵۴ ح ۲۷

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَیْھِمُ السِّیْجَانُ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ۔

حضرت ابی سعید خدریؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا ہے میری اُمت میں سے ستر ہزار آدمی جن کے سروں پر سبز چادریں پڑی ہوں گی دجال کی اطاعت قبول کرلیں گے۔ (شرح السنۃ)

۵۲۵۵ ح ۲۸

وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِیْ فَذَکَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنَّ بَیْنَ یَدَیْہِ ثَلٰثَ سِنِیْنَ سَنَۃٌ تُمْسِکُ السَّمَاءُ فِیْھَا ثُلُثَ قَطْرِھَا وَالْاَرْضُ ثُلُثَ نَبَاتِھَا وَالثَّانِیَۃُ تُمْسِکُ السَّمَاءُ ثُلُثَیْ قَطْرِھَا وَالْاَرْضُ ثُلُثَیْ نَبَاتِھَا وَالثَّالِثَۃُ تُمْسِکُ السَّمَاءُ قَطْرَھَا کُلَّہٗ وَالْاَرْضُ نَبَاتَھَا کُلَّہٗ فَلَا یَبْقٰی ذَاتُ ظِلْفٍ وَلَا ذَاتُ ضِرْسٍ مِنَ الْبَھَائِمِ اِلَّا ھَلَکَ وَاِنَّ مِنْ اَشَدِّ فِتْنَتِہٖ اَنَّہٗ یَاْتِی الْاَعْرَابِیَّ فَیَقُوْلُ اَرَاَیْتَ اِنْ اَحْیَیْتُ لَکَ اِبِلَکَ اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ رَبُّکَ فَیَقُوْلُ بَلٰی فَیُمَثِّلُ لَہُ الشَّیْطَانُ نَحْوَ اِبِلِہٖ

حضرت اسماء بنت یزیدؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلعم میرے گھر میں تشریف فرما تھے کہ آپ نے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا دجال کے نکلنے سے پہلے تین سال ایسے آئیں گے جن میں سے ایک سال میں آسمان تہائی بارش کو اور زمین تہائی پیداوار کو روک لے گی اور تیسرے سال میں نہ بارش ہوگی اور نہ پیداوار (اور قحط پڑ جائے گا) پھر نہ کوئی کھر والا جانور باقی رہے گا اور نہ دانت والا یعنی سب ہلاک ہوجائیں گے اور دجال کا سب سے بڑا فتنہ یہ ہوگا کہ وہ ایک (سادہ لوح) دیہاتی کے پاس پہنچ کر کہے گا اگر میں تیرے ان اونٹوں کو زندہ کردوں جو مر گئے ہیں تو کیا تو مجھ کو اپنا پروردگار تسلیم کرلے گا؟ وہ دیہاتی کہے گا ہاں چنانچہ دجال اونٹوں کے مانند صورت بنا کر لائے گا (یعنی شیطان اونٹوں کی صورت اختیار کرلیں گے) اور یہ اُونٹ تھنوں کی درازی

كَلَحْسَنِ مَا يَكُوْنُ ضُرُوْعًا وَّ اَعْظَمَهٗ اَسْنِمَةً قَالَ وَيَاْتِي الرَّجُلَ قَدْ مَاتَ اَخُوْهُ وَمَاتَ اَبُوْهُ فَيَقُوْلُ اَرَاَيْتَ اِنْ اَحْيَيْتُ لَكَ اَبَاكَ وَاَخَاكَ اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ رَبُّكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيُمَثِّلُ لَهُ الشَّيَاطِيْنُ نَحْوَ اَبِيْهِ وَنَحْوَ اَخِيْهِ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ رَجَعَ وَالْقَوْمُ فِيْ اِهْتِمَامٍ وَّغَمٍّ مِّمَّا حَدَّثَهُمْ قَالَتْ فَاَخَذَ بِلَحْمَتَيِ الْبَابِ فَقَالَ مَهْيَمْ اَسْمَاءُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ خَلَعْتَ اَفْئِدَتَنَا بِذِكْرِ الدَّجَّالِ قَالَ اِنْ يَّخْرُجْ وَاَنَا حَيٌّ فَاَنَا حَجِيْجُهٗ وَاِلَّا فَاِنَّ رَبِّيْ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ اِنَّا لَنَعْجِنُ عَجِيْنَنَا فَمَا نَخْبِزُهٗ حَتّٰى نَجُوْعَ فَكَيْفَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يُجْزِئُهُمْ مَا يُجْزِئُ اَهْلَ السَّمَاءِ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّقْدِيْسِ رَوَاهُ اَحْمَدُ۔

اور کوہان کی بلندی کے اعتبار سے اس کے اُونٹوں سے بہتر ہوں گے۔ پھر دجال ایک اور شخص کے پاس آئے گا جس کا بھائی اور باپ مر گئے ہوں گے اور اس سے کہے گا اگر میں تیرے بھائی اور تیرے باپ کو زندہ کر دوں۔ تو مجھ کو اپنا پروردگار مان لے گا؟ وہ کہے گا ہاں! دجال شیاطین کو اس کے بھائی اور باپ کی شکل میں پیش کر دے گا۔ اسماء بنتِ یزیدؓ کہتی ہیں کہ یہ فرما کر رسول اللہ ﷺ کسی ضرورت سے تشریف لے گئے۔ اور تھوڑی دیر میں واپس آئے۔ لوگ دجال کا ذکر سُنکر فکر و تردد میں بیٹھے تھے آپ نے دروازے کے دونوں کواڑوں کو پکڑ لیا اور فرمایا اسماء کیا حال ہے۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ آپ نے دجال کا ذکر فرما کر ہمارے دلوں کو نکال کر پھینک دیا ہے (یعنی اس ذکر سے ہمارے دل مرعوب و خوف زدہ ہیں) آپ نے فرمایا اگر وہ میری زندگی میں نکلا تو میں اپنے دلائل سے اس کو دفع کر دونگا (یعنی اس پر غلبہ حاصل کر لوں گا) اور اگر میری زندگی میں نہ نکلا تو میرا پروردگار ہر مومن کے لئے میرا وکیل اور خلیفہ ہے۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! ہم اپنا آٹا گوندھتے ہیں اور روٹی پکا کر فارغ نہیں ہونے پاتے کہ بھوک سے ہم بے چین ہو جاتے ہیں۔ اُس قحط سالی میں مومنوں کا کیا حال ہوگا؟ آپ نے فرمایا۔ اُن کی بھوک کو دفع کرنے کے لئے وہی چیز کافی ہوگی جو آسمان والوں کے لئے کافی ہوتی ہے۔ یعنی تسبیح و تقدیس باری تعالےٰ۔

(احمد۔ ابوداؤد)

فصل سوم

ح ۵۲۵۶ ۲۹ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَاَلَ اَحَدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَ مِمَّا سَاَلْتُهٗ وَاِنَّهٗ قَالَ لِيْ مَا يَضُرُّكَ قُلْتُ اِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ مَعَهٗ جَبَلَ خُبْزٍ وَّنَهَرَ مَاءٍ قَالَ هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں دجال کی بابت جس قدر میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا ہے اتنا کسی نے نہیں پوچھا۔ رسول اللہ ﷺ نے (ایک مرتبہ) مجھ سے فرمایا دجال تجھ کو ضرر نہ پہنچا سکے گا۔ میں نے عرض کیا لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی۔ آپ نے فرمایا دجال خدا تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے (یعنی وہ جو کچھ دکھاتا ہے وہ بے حقیقت چیز ہے۔ اس کو یہ قدرت حاصل نہیں کہ وہ کسی کو گمراہ کر سکے۔ (بخاری و مسلم)

ح ۵۲۵۷ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا ہے دجال ایک

وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ عَلٰى حِمَارٍ أَقْمَرَ مَا بَيْنَ أُذُنَيْهِ سَبْعُوْنَ بَاعًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ

سفید گدھے پر سوار ہو کر نکلے گا جس کے دونوں کانوں کے درمیان کا حصّہ ستر باع چوڑا ہوگا (ایک باع دونوں ہاتھوں کے برابر ہوتا ہے) (بیہقی)

بَابُ قِصَّةِ ابْنِ صَيَّادٍ

ابن صیاد کا قصّہ

فصل اوّل

ح ۵۲۵۸ / ۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتّٰى وَجَدُوْهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فِيْ أُطُمِ بَنِيْ مُغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ الْأُمِّيِّيْنَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ أَتَشْهَدُ أَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَصَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهٖ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ مَاذَا تَرٰى قَالَ يَأْتِيْنِيْ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيْئًا وَخَبَأَ لَهٗ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ فَقَالَ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَأْذَنُ لِيْ فِيْهِ أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهٗ قَالَ رَسُوْلُ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ صحابہؓ کی جماعت میں رسول اللہؐ کے ساتھ ابنِ صیاد کی طرف گئے۔ رسول اللہؐ نے اس کو یہودی قبیلہ بنی مغالہ کے محل میں بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا پایا۔ اس وقت وُہ بلوغ کے قریب پہنچ چکا تھا۔ ابنِ صیاد کو ہمارا آنا معلوم نہ ہوا۔ رسول اللہؐ نے اس کے قریب پہنچ کر اس کی پشت پر ہاتھ مارا اور فرمایا کیا تو اس اَمر کی شہادت دیتا ہے کہ مَیں خدا کا رسول ہوں؟ ابنِ صیاد نے آپؐ کی طرف دیکھا اور کہا میں اس کی شہادت دیتا ہوں کہ تم ناخواندہ لوگوں کے رسول ہو! اس کے بعد ابنِ صیاد نے کہا کیا تم اس کی گواہی دیتے ہو کہ میں خداؑ کا رسُول ہوں۔ رسُول اللہ صلعم نے اس کو پکڑ لیا اور خوب زور سے بھینچ کر دبایا۔ اور پھر فرمایا میں خدا تعالیٰ پر اور اس کے رسُولؐ پر ایمان لایا۔ اس کے بعد ابنِ صیاد سے کہا۔ تو امورِ غیب میں سے کیا دیکھتا ہے؟ اس نے کہا۔ کبھی سچّی خبر اور کبھی جھوٹی (یعنی کبھی فرشتہ آکر سچّی خبریں دیتا ہے اور کبھی شیطان آکر جھوٹی خبریں پہنچاتا ہے)۔ رسُول اللہؐ نے فرمایا تجھ پر اُمور کو مشتبہ کیا گیا ہے (یعنی جھوٹ اور سچ کو ملا کر تجھ کو مشتبہ کر دیا گیا ہے اور تو نبی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ نبی کے پاس جھوٹی خبر نہیں آتی) اس کے بعد رسُول اللہؐ نے فرمایا میں نے اپنے دل میں ایک بات چھپائی ہے (تو اس کو ظاہر کر) اور حضور صلعم نے اس آیت کو دل میں رکھا تھا يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ

ے ابن صیاد مدینہ کا ایک یہودی تھا سحر و کہانت جانتا تھا اور مختصر یہ کہ وہ ایک فتنہ تھا جس میں مسلمانوں کو مبتلا کر کے ان کا امتحان لیا گیا تھا۔ صحابہؓ کا خیال تھا کہ یہی دجال ہے جو خروج کرے گا یا منجملہ اور دجالوں کے ایک دجال تھا کہ آخر میں یہ مسلمان ہو گیا تھا ۱۲۔

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ یَکُنْ ھُوَ لَا تُسَلَّطُ عَلَیْہِ وَاِنْ لَمْ یَکُنْ ھُوَ فَلَا خَیْرَ لَکَ فِیْ قَتْلِہٖ قَالَ ابْنُ عُمَرَ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ الْاَنْصَارِیُّ یَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِیْ فِیْھَا ابْنُ صَیَّادٍ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَّقِیْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَھُوَ یَخْتِلُ اَنْ یَّسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَیَّادٍ شَیْئًا قَبْلَ اَنْ یَّرَاہُ وَابْنُ صَیَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلٰی فِرَاشِہٖ فِیْ قَطِیْفَۃٍ لَّہٗ فِیْھَا رَمْزَمَۃٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَیَّادٍ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَتَّقِیْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ اَیْ صَافُ وَھُوَ اسْمُہٗ ھٰذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاھٰی ابْنُ صَیَّادٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَکَتْہُ بَیَّنَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ عُمَرَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی النَّاسِ فَاَثْنٰی عَلَی اللّٰہِ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ ثُمَّ ذَکَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّیْ اُنْذِرُکُمُوْہُ وَمَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ قَوْمَہٗ لَقَدْ اَنْذَرَ نُوْحٌ قَوْمَہٗ وَلٰکِنِّیْ سَاَقُوْلُ لَکُمْ فِیْہِ قَوْلًا لَمْ یَقُلْہُ نَبِیٌّ لِقَوْمِہٖ تَعْلَمُوْنَ اَنَّہٗ اَعْوَرُ وَاَنَّ اللّٰہَ لَیْسَ بِاَعْوَرَ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

۲ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ لَقِیَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ یَعْنِی ابْنَ صَیَّادٍ فِیْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِیْنَۃِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ ھُوَ اَتَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ مَاذَا تَرٰی

ہدخانِ مُبینٌ۔ اس نے کہا "وہ بات مروج ہے" آپ نے فرمایا "نامُراد تو اپنی حیثیت سے آگے نہ بڑھے گا"۔ عمرؓ نے عرض کیا یا رسُول اللہؐ! آپ مجھ کو اجازت دیتے ہیں کہ میں اس کی گردن اُڑا دوں؟ رسُول اللہؐ نے فرمایا۔ اگر یہ وہی دجال ہے (جس کی میں نے خبر دی ہے) تو تم اس پر قابو نہ پا سکو گے، اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو اس کو قتل کرنے میں تمہارے لئے کوئی بھلائی نہیں ہے۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہؐ اور ابی بن کعبؓ انصاری کھجوروں کے ان درختوں کی طرف روانہ ہوئے جن میں ابنِ صیاد تھا۔ رسول اللہؐ یہود ابنِ صیاد سے درختوں کی شاخوں میں چھپکر اس کی باتیں سُننا چاہتے تھے۔ تاکہ وُہ یہ معلوم کرکے کہ یہاں کوئی نہیں ہے آزادی سے باتیں کرے۔ ابن صیاد چادر لپیٹے ہوئے بستر پر پڑا تھا۔ اور اس کی چادر میں سے ایسی آواز آتی تھی جو سمجھ میں نہ آتی تھی۔ ابنِ صیاد کی ماں نے رسُول اللہؐ کو کھجوروں کی شاخوں میں چھپا ہُوا دیکھ لیا اور کہا "صاف (یہ ابن صیاد کا نام ہے) یہ (سامنے) محمدؐ کھڑے ہیں" ابن صیاد (یہ سُنکر) خاموش ہوگیا۔ رسُول اللہؐ نے فرمایا اگر اس کی ماں اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیتی تو اس کا کچھ حال معلوم ہو جاتا۔ ابنِ عمرؓ کہتے ہیں کہ رسُول اللہؐ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے خدا تعالیٰ کی حمد وثنا کی جس کا وہ مستحق ہے اور پھر دجال کا ذکر کیا۔ اور فرمایا میں تم کو دجّال سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا ہے جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو۔ اور سب سے پہلے، نوُحؑ نے اپنی قوم کو ڈرایا لیکن میں دجال کی بابت تم سے وہ بات کہتا ہوں، جو کسی نبیؑ نے آج تک اپنی قوم سے نہیں کہی تم آگاہ ہو جاؤ کہ دجّال کانا ہے اور خداوند بزرگ وبرتر کانا نہیں۔ (بخاری ومسلم)

حضرت ابی سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم ابوبکرؓ اور عمرؓ مدینہ کے ایک راستہ میں ابن صیاد سے ملے رسول اللہؐ نے اس سے فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کا رسُول ہوں؟ اس نے کہا۔ کیا آپ گواہی دیتے ہیں۔ کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسُول ہوں؟ رسُول اللہ صلعم نے فرمایا میں خدا تعالیٰ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلعم نے اس سے پوچھا تو کیا چیز دیکھتا ہے؟ اس نے کہا میں ایک تخت کو پانی پر دیکھتا ہوں۔

قَالَ أَرَى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى عَرْشَ إِبْلِيْسَ عَلَى الْبَحْرِ قَالَ أَرَى صَادِقَيْنِ وَكَاذِبًا أَوْ كَاذِبَيْنِ وَصَادِقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُبِسَ عَلَيْهِ فَدَعُوْهُ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ

رسول اللہ صلعم نے فرمایا تو ابلیس کے تخت کو پانی پر دیکھتا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ ؐ نے اُس سے پوچھا، تو اور کیا دیکھتا ہے؟ اس نے کہا۔ دو سچوں کو دیکھتا ہوں (جو سچی خبریں لاتے ہیں) اور ایک جھوٹے کو دیکھتا ہوں (جو جھوٹی خبریں لاتا ہے) یا اس نے یہ کہا کہ میں دو جھوٹوں کو دیکھتا ہوں اور ایک سچے کو۔ رسول اللہ ؐ نے فرمایا امر کو اس پر مشتبہ کردیا گیا ہے (یعنی کاہن ہے اور کہانت میں اس کو اشتباہ کے اندر ڈال دیا گیا ہے اس لئے اس کو چھوڑ دو۔ (مسلم)

٥٢٦٠ ح ٣ وَعَنْهُ أَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ فَقَالَ دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ خَالِصٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابی سعید خدری ؓ کہتے ہیں کہ ابن صیاد نے رسول اللہ صلعم سے دریافت کیا کہ جنت کی مٹی کیسی ہے؟ آپ ؐ نے فرمایا۔ وہ میدہ کے مانند سفید اور مشک خالص کی مانند خوشبو ہے۔

(مسلم)

٥٢٦١ ح ۴ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَ صَيَّادٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا أَغْضَبَهُ فَانْتَفَخَ حَتّٰى مَلَأَ السِّكَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلٰى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ رَحِمَكَ اللّٰهُ مَا أَرَدْتَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

نافع ؓ کہتے ہیں کہ ابن عمر ؓ نے ابن صیاد سے مدینہ کے کسی راستہ پر ملاقات کی اور ابن عمر ؓ نے اس سے ایک ایسی بات کہی جس سے وہ غضب ناک ہوگیا اور اس کی رگیں پھول گئیں اس کے بعد ابن عمر ؓ اپنی بہن حضرت حفصہ ؓ کے پاس گئے ان کو اس واقعہ کی خبر پہنچ چکی تھی انہوں نے فرمایا ابن عمر! خدا تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے تو نے ابن صیاد سے کیا چاہا تھا۔ کیا تجھ کو معلوم نہیں رسول اللہ ؐ نے فرمایا ہے کہ دجال کسی بات پر غضب ناک ہوکر نکلیگا (اور نبوت کا دعوے کرے گا)۔ (مسلم)

٥٢٦٢ ح ۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَيَّادٍ إِلٰى مَكَّةَ فَقَالَ لِي مَا لَقِيْتُ مِنَ النَّاسِ يَزْعُمُوْنَ أَنِّي الدَّجَّالُ أَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّهُ لَا يُوْلَدُ لَهُ وَقَدْ وُلِدَ لِي أَلَيْسَ قَدْ قَالَ وَهُوَ كَافِرٌ وَأَنَا مُسْلِمٌ أَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ وَلَا مَكَّةَ وَقَدْ أَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَأَنَا أُرِيْدُ مَكَّةَ ثُمَّ قَالَ لِي فِي آخِرِ قَوْلِهِ أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ مَوْلِدَهُ وَمَكَانَهُ وَأَيْنَ هُوَ وَأَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ قَالَ فَلَبَسَنِي قَالَ قُلْتُ لَهُ تَبًّا لَكَ

حضرت ابی سعید خدری ؓ کہتے ہیں کہ میرا اور ابن صیاد کا مکہ کے سفر میں ساتھ ہوا۔ ابن صیاد نے مجھ سے اس تکلیف کا حال بیان کیا جو لوگوں سے اس کو پہنچی تھی۔ اور پھر کہا کہ لوگ مجھ کو دجال خیال کرتے ہیں۔ کیا تم نے رسول اللہ صلعم سے یہ بات نہیں سُنی کہ دجال لاولد ہوگا اور میرے اولاد موجود ہے۔ اور کیا رسول اللہ صلعم نے یہ نہیں فرمایا کہ دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہ ہوگا۔ اور میں مدینہ سے آرہا ہوں۔ اور مکہ کی طرف جارہا ہوں۔ ابی سعید ؓ کہتے ہیں کہ ابن صیاد نے آخری بات مجھ سے یہ کہی کہ تم آگاہ ہوجاؤ کہ خدا تعالیٰ کی قسم میں دجال کی پیدائش کے وقت کو جانتا ہوں اُس کا مکان جانتا ہوں (یعنی وہ کس جگہ پیدا ہوگا اور کہاں رہے گا)، اور یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ اس وقت کہاں ہے اور اس کے ماں باپ کے نام بھی جانتا ہوں۔ ابی سعید ؓ کہتے ہیں کہ ابن صیاد کے آخری

سَائِرِ الْيَوْمِ قَالَ وَقِيلَ لَهُ أَيَسُرُّكَ أَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

الفاظ نے مجھ کو شبہ میں ڈال دیا یعنی یہ ممکن ہے آخری الفاظ سے اس نے اپنی ذات کو مراد لیا ہو چنانچہ میں نے اس سے کہا تو ہمیشہ کے لئے ہلاک ہو۔ ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ کسی شخص نے ہمراہیوں میں سے اس سے کہا۔ کیا تجھ کو یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ خود ہی دجال ہو؟ ابن صیاد نے کہا اگر مجھ کو وہ صفات دیدی جائیں جو دجال میں ہیں تو میں برا نہ سمجھوں۔ (مسلم)

۵۲۶۳ ج ۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقِيتُهُ وَقَدْ نَفَرَتْ عَيْنُهُ فَقُلْتُ مَتَى فَعَلَتْ عَيْنُكَ مَا أَرَى قَالَ لَا أَدْرِي قُلْتُ لَا تَدْرِي وَهِيَ فِي رَأْسِكَ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ خَلَقَهَا فِي عَصَاكَ قَالَ فَنَخَرَ كَأَشَدِّ نَخِيرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں ابن صیاد سے ملا جب کہ اس کی آنکھ ورم آلود تھی۔ میں نے کہا تیری آنکھ کب سے ورم آلود ہے اس نے کہا۔ میں نہیں جانتا کب سے ہے۔ میں نے کہا تجھ کو معلوم نہیں حالانکہ آنکھ تیرے سر میں ہے اس نے کہا اگر خدا چاہے تو آنکھ کو تیری لاٹھی میں پیدا کر دے۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں، کہ اس کے بعد ابن صیاد نے ناک سے گدھے کی سخت آواز کی مانند آواز نکالی اتنی سخت جتنی کہ میں نے سنی ہے۔ (مسلم)

۵۲۶۴ ج ۷ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَحْلِفُ بِاللَّهِ أَنَّ ابْنَ الصَّيَّادِ الدَّجَّالُ قُلْتُ تَحْلِفُ بِاللَّهِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت محمد بن منکدرؒ کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہؓ کو دیکھا وہ قسم کھا کر یہ کہتے تھے۔ کہ ابن صیاد دجال ہے۔ میں نے ان سے کہا کیا تم قسم کھا کر کہتے ہو؟ انھوں نے کہا میں نے عمرؓ سے سنا ہے کہ وہ رسول اللہ صلعم کی موجودگی میں اس پر قسم کھاتے تھے اور نبی صلعم نے اس سے انکار نہیں فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

۵۲۶۵ ج ۸ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ وَاللَّهِ مَا أَشُكُّ أَنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ ابْنُ صَيَّادٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ

حضرت نافعؒ کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ کہا کرتے تھے کہ مجھ کو اس میں بالکل شک نہیں کہ مسیح دجال بھی ابن صیاد ہے۔ (بیہقی)

۵۲۶۶ ج ۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ فَقَدْنَا ابْنَ صَيَّادٍ يَوْمَ الْحَرَّةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ہم نے حرہ کے واقعہ میں ابن صیاد کو غائب پایا۔ (ابوداؤد)

۵۲۶۷ ج ۱۰ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ أَبَوَا الدَّجَّالِ ثَلَاثِينَ عَامًا لَا يُولَدُ لَهُمَا وَلَدٌ ثُمَّ

حضرت ابی بکرہؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے دجال کے ماں باپ تیس سال تک لاولد رہیں گے۔ پھر ان کے ہاں ایک لڑکا پیدا کیا جائیگا جس کے دانت بڑے بڑے ہوں گے۔ اور اس

يُوْلَدُ لَهُمَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضْرَسُ وَاَقَلُّهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ ثُمَّ نَعَتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ فَقَالَ اَبُوْهُ طُوَالٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ كَاَنَّ اَنْفَهُ مِنْقَارٌ وَاُمُّهُ امْرَاَةٌ فِرْضَاخِيَّةٌ طَوِيْلَةُ الْيَدَيْنِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرَةَ فَسَمِعْنَا بِمَوْلُوْدٍ فِي الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ فَذَهَبْتُ اَنَا وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَبَوَيْهِ فَاِذَا نَعْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمَا فَقُلْنَا هَلْ لَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَا مَكَثْنَا ثَلٰثِيْنَ عَامًا لَا يُوْلَدُ لَنَا وَلَدٌ ثُمَّ وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضْرَسُ وَاَقَلُّهُ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمَا فَاِذَا هُوَ مُنْجَدِلٌ فِي الشَّمْسِ فِيْ قَطِيْفَةٍ وَلَهُ هَمْهَمَةٌ فَكَشَفَ عَنْ رَاْسِهِ فَقَالَ مَا قُلْتُمَا قُلْنَا وَهَلْ سَمِعْتَ مَا قُلْنَا قَالَ نَعَمْ تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

سے بہت کم فائدہ ہوگا۔ (یعنی جس طرح لڑکوں سے گھر کے کام کاج میں فائدہ پہنچتا ہے اس سے حاصل نہ ہوگا) اس کی آنکھیں سوئیں گی لیکن دل نہ سوئیگا (یعنی نیند کی حالت میں شیطان اس کے دِل میں انکار فاسدہ پیدا کرتا رہے گا) اس کے بعد رسول اللہؐ نے اس کے ماں باپ کا حال بیان کرتے ہوئے فرمایا اس کا باپ لمبا دُبلا ہوگا اس کی ناک ایسی ہوگی گویا کہ چونچ ہے اور اس کی ماں موٹی چوڑی اور لمبے ہاتھوں والی ہوگی۔ ابوبکرہؓ کہتے ہیں کہ ہم نے مدینہ کے یہود میں ایک (ایسے ہی) بچہ کے پیدا ہونے کی خبر سُنی (جیسا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا تھا) میں اور زبیر بن عوام اس کے ماں باپ کے پاس گئے، دیکھا تو وُہ دونوں ایسے ہی تھے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلعم نے ان کے متعلق فرمایا تھا۔ ہم نے ان سے پوچھا، کہ کیا تمہارا کوئی لڑکا ہے؟ انہوں نے بیان کیا کہ تیس سال تک ہم لاولد رہے، پھر ایک کانا لڑکا پیدا ہوا۔ جس سے ہم کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ اس کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا۔ ابوبکرہؓ کہتے ہیں کہ ہم ان کے پاس سے چلے آئے ناگہاں ہم نے اس لڑکے (ابن صیاد) کو دیکھا جو دھوپ میں چادر اوڑھے لیٹا تھا اور کچھ گنگنا رہا تھا، جو سمجھ میں نہ آتا تھا۔ اس نے سر سے چادر کو ہٹایا اور ہم سے کہا۔ تم نے کیا کہا؟ ہم نے کہا، جو کچھ ہم نے کہا، کیا تو نے سُنا؟ اس نے کہا ہاں۔ میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔

(ترمذی)

۵۲۷۸ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ امْرَاَةً مِنَ الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ وَلَدَتْ غُلَامًا مَمْسُوْحَةً عَيْنُهُ طَالِعَةً نَابُهُ فَاَشْفَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَكُوْنَ الدَّجَّالُ فَوَجَدَهُ تَحْتَ قَطِيْفَةٍ يُهَمْهِمُ فَاٰذَنَتْهُ اُمُّهُ فَقَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا اَبُو الْقَاسِمِ فَخَرَجَ مِنَ الْقَطِيْفَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَهَا قَاتَلَهَا اللّٰهُ لَوْ تَرَكَتْهُ لَبَيَّنَ فَذَكَرَ مِثْلَ مَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ائْذَنْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَقْتُلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ مدینہ کی ایک یہودی عورت کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا جس کی ایک آنکھ پٹ تھی (یعنی ہموار نہ بیٹھی ہوئی اور نہ اُبھری ہوئی) اور کچلیاں باہر نکلی ہوئی تھیں۔ رسول اللہؐ ڈرے کہ کہیں یہ دجّال نہ ہو۔ (ایک روز رسول اللہؐ اس کو دیکھنے تشریف لے گئے) وہ ایک چادر اوڑھے لیٹا تھا۔ اور آہستہ آہستہ کچھ کچھ کہہ رہا تھا جو سمجھ میں نہ آتا تھا۔ اس کی ماں نے اس سے کہا۔ عبداللہ یہ ابوالقاسمؐ کھڑے ہیں۔ اس نے چادر سے سر نکال لیا رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ اس عورت کو کیا ہوا، خدا تعالیٰ اس کو ہلاک کرے (کہ اس نے اس کو آگاہ کر دیا) اگر وہ اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیتی (اور آگاہ نہ کرتی) تو وہ اپنا حال ظاہر کر دیتا اس کے بعد جابرؓ نے حضرت عمرؓ کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی یعنی حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اجازت دیں تو میں اس

اِنْ یَّکُنْ ھُوَ فَلَسْتَ صَاحِبَہٗ اِنَّمَا صَاحِبُہٗ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ وَاِلَّا یَکُنْ ھُوَ فَلَیْسَ لَکَ اَنْ تَقْتُلَ رَجُلًا مِنْ اَھْلِ الْعَھْدِ فَلَمْ یَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُشْفِقًا اَنَّہٗ ھُوَ الدَّجَّالُ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ

کو مار ڈالوں ؟ رسول اللہؐ نے فرمایا اگر یہ وہی دجّال ہے۔ تو تُو اس کا قاتل نہیں بلکہ اس کے قاتل عیسیٰ بن مریم ہوں گے۔ اور اگر یہ وہی دجال نہیں ہے تو تجھ کو ایک ایسے آدمی کا قتل روا نہیں ہے جو ہمارے ذمہ میں ہے۔ (یعنی ذمّی ہے) رسول اللہ صلعم ہمیشہ خائف رہتے تھے کہ کہیں یہ ابن صیاد دجال نہ ہو۔ (شرح سنہ)

بَابُ نُزُوْلِ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے نازل ہونے کا بیان

فصل اول

ح ۱ ۵۲۶۹ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَدْلًا فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْجِزْیَۃَ وَیُفِیْضُ الْمَالَ حَتّٰی لَا یَقْبَلَہٗ اَحَدٌ حَتّٰی تَکُوْنَ السَّجْدَۃُ الْوَاحِدَۃُ خَیْرًا مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ الْاٰیَۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے قسم ہے۔ اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے عنقریب تمہارے دین و مذہب میں ابن مریمؑ نازل ہوں گے جو ایک عادل حاکم ہوں گے صلیب کو توڑ دیں گے۔ سور کو قتل کریں گے۔ جزیہ کو اٹھا دیں گے (یعنی جزیہ کو باقی نہ رکھیں گے۔ صرف اسلام قبول کر لینا باقی رہے گا) مال کو بڑھائیں گے (یعنی ان کے عہد میں مال کی بڑی کثرت ہوگی) یہاں تک کہ کوئی اس کا خواہشمند نہ رہے گا۔ یہاں تک کہ صرف ایک سجدہ کرنا اس وقت دُنیا اور دُنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہوگا۔ اس کے بعد ابوہریرہؓ نے کہا کہ (اگر تم کو اس میں کچھ شک و شبہ ہو تو) اس آیت کو پڑھو! وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتَابِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ الخ (یعنی کوئی اہل کتاب ایسا باقی نہ رہے گا جو حضرت عیسیٰؑ پر ان کی وفات سے پہلے ایمان نہ لے آئیگا)۔

(بخاری و مسلم)

ح ۲ ۵۲۷۰ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ لَیَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَادِلًا فَلَیَکْسِرَنَّ الصَّلِیْبَ وَلَیَقْتُلَنَّ الْخِنْزِیْرَ وَلَیَضَعَنَّ الْجِزْیَۃَ وَلَیَتْرُکَنَّ الْقِلَاصَ فَلَا یُسْعٰی عَلَیْھَا وَلَتَذْھَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ وَلَیَدْعُوَنَّ اِلَی الْمَالِ فَلَا یَقْبَلُہٗ اَحَدٌ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَھُمَا قَالَ کَیْفَ

کمانی ق

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے، خدا تعالیٰ کی قسم! البتہ ابن مریمؑ نازل ہوں گے جو ایک عادل حاکم ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑیں گے۔ سور کو قتل کریں گے۔ جزیہ کو اٹھا دیں گے۔ جوان اونٹنیوں کو چھوڑ دیا جائیگا۔ یعنی ان سے سواری و باربرداری کا کوئی کام نہ لیا جائے گا۔ لوگوں کے دلوں سے کینہ۔ بغض اور حسد جاتا رہے گا۔ اور حضرت عیسیٰؑ لوگوں کو مال و دولت کی طرف بلائیں گے (یعنی ان کو مال و دولت دینا چاہیں

اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ۔

گے، لیکن مال و دولت کی کثرت کے سبب کوئی قبول نہ کرے گا۔ (مسلم)

۵۲۷۱ ح ۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَۃٌ مِّنْ اُمَّتِیْ یُقَاتِلُوْنَ عَلَی الْحَقِّ ظَاھِرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ قَالَ فَیَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ فَیَقُوْلُ اَمِیْرُھُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَیَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَکْرِمَۃَ اللّٰہِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے میری اُمت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق کیواسطے جنگ کرتی رہے گی۔ اور قیامت کے دن دشمنوں پر غلبہ حاصل کرتی رہے گی۔ پھر عیسیٰ بن مریمؑ نازل ہوں گے اور (میری اُمت کا) امیر ان سے کہے گا "آؤ ہم کو نماز پڑھاؤ!" حضرت عیسیٰؑ کہیں گے، میں امامت نہیں کرتا اس لئے کہ تم میں سے بعض لوگ بعض پر امیر و امام ہیں اور خداوند تعالیٰ اس اُمت کو بزرگ و برتر سمجھتا ہے۔ (مسلم)

فصل دوم

وَھٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِیْ

اس باب میں نہیں ہے۔

فصل سوم

۵۲۷۲ ح ۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اِلَی الْاَرْضِ فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ وَیَمْکُثُ خَمْسًا وَّاَرْبَعِیْنَ سَنَۃً ثُمَّ یَمُوْتُ فَیُدْفَنُ مَعِیَ فِیْ قَبْرِیْ فَاَقُوْمُ اَنَا وَعِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ فِیْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ بَیْنَ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ رَوَاہُ ابْنُ الْجَوْزِیِّ فِیْ کِتَابِ الْوَفَاءِ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں، رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے عیسیٰ بن مریم زمین پر نازل ہوں گے۔ نکاح کریں گے اور ان کے اولاد ہوگی۔ وہ ۴۵ برس تک دُنیا میں رہیں گے۔ پھر وہ وفات پائیں گے۔ اور میری قبر میں دفن کئے جائیں گے۔ (قیامت کے دن) میں اور عیسیٰ بن مریمؑ ایک قبر سے ابی بکرؓ و عمرؓ کے درمیان اُٹھیں گے۔ (کتاب الوفا)

بَابُ قُرْبِ السَّاعَۃِ وَاَنَّ مَنْ مَّاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِیَامَتُہٗ

قرب قیامت کا بیان

جو شخص مرگیا اس پر قیامت قائم ہوئی

فصل اوّل

۵۲۷۳ ح ۱ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَ

شعبہؓ قتادہؓ اور انسؓ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ میں اور قیامت ان دو انگلیوں

السَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُولُ فِي قَصَصِهٖ كَفَضْلِ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرٰى فَلَا أَدْرِي أَذَكَرَهٗ عَنْ أَنَسٍ أَوْ قَالَهٗ قَتَادَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کے مانند بھیجے گئے ہیں۔ شعبہؒ نے بیان کیا کہ میں نے قتادہؒ سے حدیث کی تشریح کرتے ہوئے یہ سُنا کہ جس طرح بیچ کی انگلی شہادت کی انگلی سے کچھ بڑی ہے اسی طرح قیامت میرے بعد اسی مناسبت سے یعنی توقف سے آئے گی۔ میں نہیں کہہ سکتا یہ تشریح قتادہؒ نے کی ہے یا انسؓ سے اس کو سُنا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۵۲۷۴ ح ۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِشَهْرٍ تَسْأَلُونِي عَنِ السَّاعَةِ وَإِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَأُقْسِمُ بِاللّٰهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ يَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں میں نے نبی صلعم کو وفات سے ایک ماہ پہلے یہ فرماتے سُنا ہے کہ تم مجھ سے قیامت قائم ہونے کا وقت پوچھا کرتے ہو۔ اس کا علم تو خداتعالیٰ ہی کو ہے اور میں خداتعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ زمین پر اس وقت جو نفس موجود ہے یا جو پیدا کیا گیا ہے اس پر سو برس گزر جائیں اور وہ موجود رہے (یعنی دنیا میں اس وقت جو آدمی موجود ہیں یا جو آج کل میں پیدا ہوئے ہیں ان پر پورے سو برس نہ گذریں گے بلکہ وہ سو برس کے اندر ہی اندر مر جائیں گے) (مسلم)

۵۲۷۵ ح ۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْتِي مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوسَةٌ الْيَوْمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابی سعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے سو برس گزرنے سے پہلے جو لوگ اس وقت زمین پر موجود ہیں سب مر جائیں گے۔ (مسلم)

۵۲۷۶ ح ۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْأَعْرَابِ يَأْتُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُونَهٗ عَنِ السَّاعَةِ فَكَانَ يَنْظُرُ إِلٰى أَصْغَرِهِمْ فَيَقُولُ إِنْ يَعِشْ هٰذَا لَا يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُومَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ بہت سے لوگ نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر قیامت کا وقت پوچھا کرتے تھے، آپ ان سے (پوچھنے والوں میں سے) چھوٹی عمر کے شخص کی طرف دیکھتے اور فرماتے "یہ لڑکا اگر زندہ رہا تو اس کے بڑھاپے کا وقت آنے سے پہلے تم پر تمہاری قیامت (یعنی تمہاری موت) قائم ہو جائے گی۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

۵۲۷۷ ح ۵ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ فِي نَفَسِ السَّاعَةِ فَسَبَقْتُهَا كَمَا سَبَقَتْ هٰذِهٖ هٰذِهٖ وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت مستورد بن شدادؓ کہتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا ہے میں قیامت کے ابتداء میں بھیجا گیا ہوں۔ پھر میں قیامت سے اتنا بڑھ گیا جتنا کہ یہ انگلی (یعنی درمیانی انگلی) اس انگلی سے (یعنی شہادت انگلی سے) بڑھی ہوئی ہے یہ کہہ کر آپ نے درمیانی اور شہادت کی انگلیوں کی طرف اشارہ کیا۔ (ترمذی)

۵۲۷۸ ح ۶ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا تَعْجِزَ

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا ہے۔ مجھ کو امید ہے کہ میری اُمت اپنے پروردگار کی نظر میں اتنی عاجز نہیں ہے

أُمَّتِيْ عِنْدَ رَبِّهَا أَنْ يُؤَخِّرَهُمْ نِصْفَ يَوْمٍ قِيْلَ لِسَعْدٍ وَكَمْ نِصْفُ يَوْمٍ قَالَ خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗد

کہ اس کا پروردگار اس کو آدھے دن کی اور مُہلت دیدے (یعنی خداوند تعالےٰ میری اُمّت کو اتنی مُہلت اور دیدے اور قیامت قائم نہ کرے) سعد بن وقاص سے پوچھا گیا۔ آدھا دن (جسکا ذکر نبیؐ نے کیا ہے) کتنا ہوتا ہے۔ انھوں نے کہا پانچسو برس عہ۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

ح ۷ ۵۲۷۹ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ هٰذِهِ الدُّنْيَا مَثَلُ ثَوْبٍ شُقَّ مِنْ أَوَّلِهٖ إِلٰى اٰخِرِهٖ فَبَقِيَ مُتَعَلِّقًا بِخَيْطٍ فِيْ اٰخِرِهٖ فَيُوْشِكُ ذٰلِكَ الْخَيْطُ أَنْ يَّنْقَطِعَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے اس دُنیا کی مثال اس کپڑے کی سی ہے جس کو شروع سے آخر تک پھاڑ ڈالا گیا ہو اور صرف ایک دھاگے میں کپڑے کے دونوں ٹکڑے معلق ہوں۔ اور قریب ہے کہ وُہ دھاگا ٹوٹ جائے۔ (بیہقی)

بَابُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ

قیامت بُرے لوگوں پر قائم ہوگی!

فصل اوّل

ح ۱ ۵۲۸۰ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ اللهُ اللهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى أَحَدٍ يَّقُوْلُ اللهُ اللهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے قیامت اس وقت آئے گی جب زمین پر کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ قیامت اس شخص پر قائم نہ ہوگی جو اللہ اللہ کہتا ہوگا۔

ح ۲ ۵۲۸۱ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلٰى شِرَارِ الْخَلْقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ قیامت شریر و بدکار لوگوں پر قائم ہوگی۔ (مسلم)

ح ۳ ۵۲۸۲ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ قیامت نہ آئے گی مگر اس وقت جب کہ قبیلہ دوس کی عورتوں کے سرین

عہ یہ اس آیت کی طرف اشارہ ہے (ان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون یعنی خدا کے نزدیک ایک دن اتنا ہوتا ہے۔ جتنا کہ تمہاری نظر میں ایک ہزار برس ہوتے ہیں ۱۲ - مترجم ✦

حَتّٰی تَضْطَرِبَ اَلْیَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِی الْخَلَصَۃِ وَذُو الْخَلَصَۃِ طَاغِیَۃُ دَوْسٍ الَّتِی کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

الخلصہ کے گرد حرکت کریں گے اور ذوالخلصہ قبیلہ دوس کا بت ہے جس کو وہ ایام جاہلیت میں پوجتے تھے۔ مطلب ہے کہ یہ قبیلہ مُرتد ہوکر بت پرستی کرے گا اور ان کی عورتیں بتخانہ کا طواف کریں گی۔

(بخاری و مسلم)

ح۴ ۵۲۸۳ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَذْھَبُ اللَّیْلُ وَالنَّھَارُ حَتّٰی یُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰی فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُ لَاَظُنُّ حِیْنَ اَنْزَلَ اللّٰہُ ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ اِنَّ ذٰلِکَ تَامًّا قَالَ اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ مِنْ ذٰلِکَ مَا شَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰہُ رِیْحًا طَیِّبَۃً فَتَوَفّٰی کُلَّ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ فَیَبْقٰی مَنْ لَّا خَیْرَ فِیْہِ فَیَرْجِعُوْنَ اِلٰی دِیْنِ اٰبَائِھِمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سُنا۔ رات اور دن کے فنا ہونے سے پہلے (یعنی دین کے خاتمہ سے پہلے عزا) لات اور عزیٰ کی پرستش کی جائے گی (لات و عزیٰ مکہ کے دو مشہور بتوں کے نام ہیں) میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! جب یہ آیت نازل ہوئی ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ (یعنی وہ خدا جس نے اپنے رسولؐ کو ہدایت اور دین کے ساتھ بھیجا۔ تاکہ وہ اس کو سارے دینوں پر غالب کرے اگرچہ مشرک اس کو بُرا سمجھیں۔) تو میں نے یہ خیال قائم کرلیا تھا کہ بُت پرستی کا خاتمہ ہونے والا ہے (اور یہ کہ آئندہ کبھی بت پرستی نہ ہوگی) آپؐ نے فرمایا ایسا ہی ہوگا جبتک خدا چاہیگا پھر خداوند تعالیٰ ایک خوشبودار ہوا کو بھیجے گا جو ہر اس شخص کو فنا کرے گی جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہوگا اور صرف وہ شخص باقی رہ جائیں گے جن میں نیکی نہ ہوگی۔ آخر یہ لوگ اپنے باپوں کے دین کی طرف لوٹ جائیں گے۔ (مسلم)

ح۵ ۵۲۸۴ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَیَمْکُثُ اَرْبَعِیْنَ لَا اَدْرِیْ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا اَوْ عَامًا فَیَبْعَثُ اللّٰہُ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ کَاَنَّہٗ عُرْوَۃُ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَیَطْلُبُہٗ فَیُھْلِکُہٗ ثُمَّ یَمْکُثُ فِی النَّاسِ سَبْعَ سِنِیْنَ لَیْسَ بَیْنَ اثْنَیْنِ عَدَاوَۃٌ ثُمَّ یُرْسِلُ اللّٰہُ رِیْحًا بَارِدَۃً مِّنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا یَبْقٰی عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ اَحَدٌ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ مِّنْ خَیْرٍ اَوْ اِیْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْہُ حَتّٰی لَوْ اَنَّ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا ہے دجّال نکلے گا اور چالیس دن تک رہے گا۔ عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے مجھ کو یہ یاد نہیں رہا کہ حضورؐ نے چالیس دن فرمائے یا چالیس سال۔ پھر خداوند تعالیٰ عیسیٰ بن مریمؑ کو بھیجے گا گویا کہ وہ عروہ بن مسعودؓ ہیں (یعنی حضرت عیسیٰؑ کی شکل و صورت عروہ بن مسعودؓ سے بہت مشابہ ہوگی) وہ دجال کو تلاش کریں گے اس کو مار ڈالیں گے۔ پھر سات برس تک حضرت عیسیٰؑ زمین پر رہیں گے اور ان سالوں میں دو شخصوں کے درمیان بھی عداوت نہ ہوگی۔ پھر خداوند تعالیٰ شام کی طرف سے ٹھنڈی ہوا بھیجے گا اور زمین پر ان لوگوں میں سے ایک بھی باقی نہ رہے گا جن کے دل میں رائی برابر بھی نیکی یا ایمان ہے (یعنی یہ ہوا سب کو فنا کر دے گی) یہاں تک کہ اگر تم میں سے کوئی پہاڑ کے اندر بھی ہوگا تو ہوا وہاں داخل ہوگی

اَحَدَكُمْ دَخَلَ فِيْ كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَقْبِضَهٗ قَالَ فَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ فِيْ خِفَّةِ الطَّيْرِ وَاَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَّلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ فَيَقُوْلُ اَلَا تَسْتَحْيُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ فَمَا تَأْمُرُنَا فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ وَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَلَا يَسْمَعُهٗ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغٰى لِيْتًا وَّرَفَعَ لِيْتًا قَالَ فَاَوَّلُ مَنْ يَّسْمَعُهٗ رَجُلٌ يَلُوْطُ حَوْضَ اِبِلِهٖ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا كَاَنَّهُ الطَّلُّ فَيَنْبُتُ مِنْهُ اَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ هَلُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ فَيُقَالُ اَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ مِنْ كَمْ كَمْ فَيُقَالُ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَّتِسْعِيْنَ قَالَ فَذٰلِكَ يَوْمٌ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا وَّذٰلِكَ يَوْمٌ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ مُعٰوِيَةَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ فِيْ بَابِ التَّوْبَةِ

اور اس کی روح کو نکال لے گی۔ اور صرف شریر و بدکار لوگ رہ جائیں گے جو فسق و فجور وغیرہ میں پرندوں کے مانند سبک رو اور تیز رفتار ہوں گے اور ظلم و خونریزی وغیرہ میں درندوں کی مانند گراں اور سخت ہوں گے وہ امر معروف (نیک کام) سے واقف نہ ہوں گے اور بُری باتوں سے انکار نہ کریں گے۔ شیطان ایک صورت بنا کر ان کے پاس آئے گا اور کہے گا تم کو شرم و حیا نہیں آتی (کہ تم فسق و فجور وغیرہ میں مبتلا ہو) وہ اس کے جواب میں کہیں گے، تو ہم کو کیا حکم دیتا ہے؟ شیطان ان کو بتوں کی پرستش کا حکم دے گا۔ اور اس حالت میں ان کے رزق کے اندر غیر معمولی زیادتی ہوگی۔ اور وہ عیش و عشرت کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہوں گے۔ پھر صور پھونکا جائے گا اور جو شخص اس کی آواز کو سُنے گا وہ (خوف سے) اپنی گردن کو ایک جانب سے جھکا لے گا اور دُوسری جانب سے اُونچا کرلے گا۔ سب سے پہلے صور کی آواز وہ شخص سُنے گا جو اپنے اونٹوں کے پانی کی جگہ کو درست کر رہا ہوگا۔ وہ شخص کام کرتے کرتے مر جائے گا۔ اور دوسرے لوگ بھی اسی طرح مر جائیں گے۔ پھر خداوند تعالیٰ بارش کو بھیجے گا گویا وہ شبنم ہے (یعنی نہایت ہلکی بارش) اس بارش سے (اُن) لوگوں کے بدن اُگ آئیں گے (جو قبروں میں گل گئے ہوں، یا مٹی ہوگئے ہوں گے) پھر دُوسرا صُور پھونکا جائے گا۔ جس کو سُنکر سب لوگ اُٹھ کھڑے ہوں گے اور قیامت کے خوفناک منظر کو دیکھیں گے پھر لوگوں سے کہا جائے گا۔ اے لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آؤ۔ پھر خداوند تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ اُن کو روکے رکھو۔ ان سے حساب لیا جائے گا۔ پھر فرشتوں سے کہا جائے گا کہ ان لوگوں کو نکالو جو دوزخ کی آگ کا لشکر ہیں۔ فرشتے خداوند تعالیٰ سے دریافت کریں گے، کتنے لوگوں میں سے کتنے لوگوں کو دوزخ کے لئے نکالا جائے؟ خداوند تعالیٰ حکم دے گا۔ ہر ہزار میں سے نوسو ننانوے (۹۹۹) کو نکال لو۔ یہ کہہ کر حضورؐ نے فرمایا یہ وہ دن ہے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا (یعنی بچے خوف سے بوڑھوں کے مانند ہو جائیں گے) اور یہ وُہ دن ہے جس میں ظاہر کیا جائے گا امر عظیم۔ (مسلم) اور معاویہؓ کی حدیث لا تنقطع الہجرۃ توبہ کے باب میں بیان کی گئی۔

بَابُ النَّفْخِ فِي الصُّوْرِ

صُور پھونکے جانے کا بیان!

فصل اوّل

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ قَالُوْا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا قَالَ اَبَيْتُ قَالُوْا اَرْبَعُوْنَ شَهْرًا قَالَ اَبَيْتُ قَالُوْا اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَبَيْتُ ثُمَّ يُنْزِلُ اللهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ قَالَ وَلَيْسَ مِنَ الْاِنْسَانِ شَيْءٌ لَا يَبْلٰى اِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ يَاْكُلُهُ التُّرَابُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيْهِ يُرَكَّبُ

حضرت ابی ہریرۃؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ دونوں نفخوں (یعنی دونوں صور پھونکے جانے کا درمیانی زمانہ چالیس ہوگا لوگوں نے پوچھا ابوہریرہ رضؓ کیا چالیس دن؟ ابوہریرہؓ نے کہا۔ میں نہیں جانتا۔ پھر لوگوں نے پوچھا، کیا چالیس مہینے؟ ابوہریرہؓ نے کہا میں نہیں جانتا۔ پھر کہا کیا چالیس برس۔ ابوہریرہؓ نے اس سے بھی انکار کیا۔ اس کے بعد ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے۔ پھر خداوند تعالیٰ آسمان سے پانی برسائے گا اور اس پانی سے لوگ اس طرح اُگیں گے جس طرح سبزی اُگتی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ انسان کی کوئی چیز ایسی نہیں جو پُرانی اور بوسیدہ نہ ہو۔ مگر ایک ہڈی جس کا نام عجب الذنب ہے ریڑھ کے نیچے کی ہڈی)، اسی ہڈی سے قیامت کے دن ان کے تمام اعضاء کو مرکب کیا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

۵۲۸۷ ح ۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ اللهُ الْاَرْضَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَطْوِى السَّمَاءَ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرۃؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے قیامت کے دن خداوند تعالیٰ زمین کو اپنے پنجہ میں لے لیگا اور آسمان کو داہنے ہاتھ میں لپیٹ لے گا اور پھر فرمائے گا میں ہوں بادشاہ۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو دنیا میں بادشاہی کا دعوٰے کرتے تھے؟

(بخاری و مسلم)

۵۲۸۸ ح ۳ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْوِى اللهُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَاْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ ثُمَّ يَطْوِى الْاَرَضِيْنَ بِشِمَالِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَاْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْاُخْرٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا ہے قیامت کے دن خداوند تعالیٰ آسمانوں کو لپیٹ لیگا۔ اور پھر ان کو داہنے ہاتھ میں لے کر کہے گا "میں ہوں بادشاہ! کہاں ہیں ظالم اور کہاں ہیں متکبر؟ اور پھر بائیں ہاتھ میں زمینوں کو لپیٹ لے گا۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ پھر زمینوں کو دوسرے ہاتھ میں لے لیگا اور کہے گا میں ہوں بادشاہ کہاں ہیں ظلم کرنے والے اور کہاں ہیں غرور و تکبر کرنے والے؟

(مسلم)

٥٢٨٩ ح ٤

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَآءَ حِبْرٌ مِّنَ الْیَھُوْدِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰٓی اِصْبَعٍ وَّالْاَرْضِیْنَ عَلٰٓی اِصْبَعٍ وَّالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰٓی اِصْبَعٍ وَّسَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰٓی اِصْبَعٍ ثُمَّ یُھُزُّھُنَّ فَیَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَنَا اللّٰہُ فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا مِّمَّا قَالَ الْحِبْرُ تَصْدِیْقًا لَہٗ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌۢ بِیَمِیْنِہٖ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ یہود کا ایک عالم رسولِ خدا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی۔ اے محمدؐ! قیامت کے دن خدا تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر۔ زمینوں کو ایک انگلی پر۔ پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور زمین کے اندر کی تر مٹی کو ایک انگلی پر اور ساری مخلوقات کو ایک انگلی پر رکھے گا اور ان انگلیوں کو حرکت دے کر فرمائے گا میں ہوں بادشاہ اور میں ہوں خدا۔ رسول اللہؐ یہ سُنکر مُسکرائے اور اظہار تعجب کیا اس لئے کہ اس کا یہ بیان آپؐ کے بیان کی تصدیق پر مبنی تھا۔ اِس کے بعد حضورؐ نے یہ آیت پڑھی وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌۢ بِیَمِیْنِہٖ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ (مشرکوں نے خدا کی حقیقت وقدر نہ جانی قیامت کے دن ساری زمین اس کے قبضہ میں ہو گی اور آسمان داہنے ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور بزرگ ہے اس چیز سے کہ شریک کرتے ہیں مشرک لوگ اس کو)

(بخاری ومسلم)

٥٢٩٠ ح ٥

وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِہٖ یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ فَاَیْنَ یَکُوْنُ النَّاسُ یَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَی الصِّرَاطِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے اس آیت کے متعلق یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ (یعنی اس روز کہ زمین کو دوسری زمین میں تبدیل کر دیا جائے گا اور آسمان کو دوسرے آسمانوں میں) پوچھا گیا کہ لوگ اس روز کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا کہ پُل صراط پر۔ (مسلم)

٥٢٩١ ح ٦

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُکَوَّرَانِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے آفتاب وماہتاب قیامت کے دن لپیٹ لئے جائیں گے۔

(بخاری)

فصل دوم

٥٢٩٢ ح ٧

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الصُّوْرِ قَدِ الْتَقَمَہٗ وَاَصْغٰی سَمْعَہٗ وَحَنٰی جَبْھَتَہٗ یَنْتَظِرُ مَتٰی یُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ

حضرت ابی سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ میں کیونکر آرام وسکون سے بیٹھوں۔ حالت یہ ہے کہ صور پھونکنے والا (یعنی حضرت اسرافیلؑ) صور کو مُنہ میں دبائے ہوئے ہے۔ کان (حکم سننے کیلئے) لگائے ہوئے ہے۔ پیشانی جھکائے ہوئے ہے۔ اور انتظار میں ہے کہ کب صور پھونکنے کا حکم ملے۔ صحابہؓ نے عرض

اَمَا تَامُرُنَا قَالَ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

کیا یارسول اللہ! (جب یہ حالت ہے تو آپ) ہم کو کیا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ پڑھا کرو۔ (ترمذی)

ح ۵۲۹۳ ۸ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّوْرُ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ

حضرت عبداللہ بن عمرؓو کہتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا صور ایک سینگ ہے جس کو پھونکا جائے گا۔

(ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی)

فصل سوم

ح ۵۲۹۴ ۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ اَلصُّوْرُ قَالَ وَالرَّاجِفَةُ النَّفْخَةُ الْاُوْلٰى وَالرَّادِفَةُ الثَّانِيَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ

حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ خداؑ کے اس قول فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ میں ناقور سے مراد صور ہے اور يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ میں راجفہ سے مراد پہلا صور پھونکنا ہے اور رَادِفَةٌ سے مراد دوسرا صور۔

(بخاری)

ح ۵۲۹۵ ۱۰ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الصُّوْرِ وَقَالَ عَنْ يَمِيْنِهٖ جِبْرَائِيْلُ وَعَنْ يَسَارِهٖ مِيْكَائِيْلُ

حضرت ابی سعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے صور پھونکنے والے کا ذکر فرمایا اور کہا کہ اس کے دائیں جانب جبرئیل علیہ السلام ہوں گے اور بائیں جانب میکائیل علیہ السلام۔

(رزین)

ح ۵۲۹۶ ۱۱ وَعَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يُعِيْدُ اللّٰهُ الْخَلْقَ وَمَا اٰيَةُ ذٰلِكَ فِيْ خَلْقِهٖ قَالَ اَمَا مَرَرْتَ بِوَادِيْ قَوْمِكَ جَدْبًا ثُمَّ مَرَرْتَ بِهٖ يَهْتَزُّ خَضِرًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَتِلْكَ اٰيَةُ اللّٰهِ فِيْ خَلْقِهٖ كَذٰلِكَ يُحْيِي اللّٰهُ الْمَوْتٰى رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ

حضرت ابن رزین عقیلیؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ خداوند تعالیٰ مخلوقات کو دوبارہ کیوں کر زندہ کریگا جب کہ وہ خاک ہو جائے گی اور موجودہ مخلوق میں کیا کسی نشان سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔ آپ نے فرمایا کیا قحط کے ایام میں تو اپنی قوم کے جنگل میں سے گزرا ہے کہ وہاں سبزہ کا پتہ نہیں ہوتا اور سارا جنگل خشک نظر آتا ہے پھر بارش ہونے کے بعد جب تو وہاں جاتا ہے تو سبزہ لہلہاتا نظر آتا ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں۔ ایسا ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا بس یہی نشانی ہے مخلوقات میں خداؑ کی اور اسی طرح خداؑ مُردوں کو زندہ کرے گا۔ (رزین)

بَابُ الْحَشْرِ

حشر کا بیان

فصل اوّل

ح ٥٢٩٧ / ١ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى اَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ لَيْسَ فِيْهَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت سہل بن سعدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ قیامت کے دن لوگوں کو ایسی سُرخی مائل سفید زمین میں جمع کیا جائے گا کہ جیسی کہ چھنے ہوئے آٹے کی روٹی ہوتی ہے۔ اور اس زمین میں کسی کا نہ مکان ہو گا نہ عمارت۔ (بخاری و مسلم)

ح ٥٢٩٨ / ٢ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ الْاَرْضُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خُبْزَةً وَّاحِدَةً يَتَكَفَّأُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهٖ كَمَا يَتَكَفَّأُ اَحَدُكُمْ خُبْزَتَهٗ فِي السَّفَرِ نُزُلًا لِاَهْلِ الْجَنَّةِ فَاَتٰى رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَارَكَ الرَّحْمٰنُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ اَلَا اُخْبِرُكَ بِنُزُلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ بَلٰى قَالَ تَكُوْنُ الْاَرْضُ خُبْزَةً وَّاحِدَةً كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْنَا ثُمَّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاِدَامِهِمْ بَالَامُ وَالنُّوْنُ قَالُوْا وَمَا هٰذَا قَالَ ثَوْرٌ وَّنُوْنٌ يَاْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابی سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے قیامت کے دن ساری زمین ایک روٹی ہوگی جس کو خداوند جبار اپنے ہاتھ سے اُلٹ پلٹ کرے گا جیسا کہ تم لوگ روٹی کو اُلٹ پلٹ کرتے ہو سفر میں (یعنی جلدی جلدی روٹی پکاتے ہو) اور یہ روٹی جنتیوں کا کھانا ہوگا (یعنی پہلا کھانا) آپ یہ فرما چکے تو ایک یہودی حاضر ہوا اور عرض کیا۔ ابوالقاسمؐ! خدائے رحمٰن تم کو برکت دے کیا میں تم کو بتاؤں کہ قیامت کے دن جنتیوں کا کھانا کیا ہوگا۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ یہودی نے کہا۔ زمین ایک روٹی ہو گی۔ جیسا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا تھا۔ یہ سُنکر نبی صلعم نے یہودی کی طرف دیکھا اور مُسکرائے یہاں تک کہ آپ کی کچلیاں نظر آنے لگیں۔ پھر اس یہودی نے کہا۔ کیا میں آپ کو جنتیوں کا سالن بتاؤں وہ بالام اور نون ہے۔ صحابہؓ نے پوچھا وہ کیا چیز ہے۔ اس نے کہا بیل اور مچھلی ان دونوں کے گوشت کے اس ٹکڑے سے جو جگر پر ہے اور بڑھ رہا ہے۔ ستر ہزار آدمی (روٹی) کھائینگے۔ (بخاری و مسلم)

ح ٥٢٩٩ / ٣ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى ثَلٰثِ طَرَائِقَ رَاغِبِيْنَ رَاهِبِيْنَ وَاثْنَانِ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّثَلٰثَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّاَرْبَعَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّعَشَرَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا

حضرت ابی ہریرۃؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ جمع کئے جائیں گے لوگ تین قسموں پر ایک تو وہ جو بہشت کے خواہشمند ہونگے دُوسرے وُہ جو (دوزخ سے) ڈرنے والے ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک قسم کے لوگ اپنے مراتب کے لحاظ سے اونٹوں پر سوار ہوں گے۔ (یعنی) دو ایک اُونٹ پر سوار ہوں گے۔ تین ایک اُونٹ پر۔ اور دس ایک اُونٹ پر۔ اور تیسرے وہ جن کو آگ جمع کرے گی جہاں وہ قیلولہ کریں گے آگ

وَتَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ اَصْبَحُوْا وَتُمْسِيْ مَعَهُمْ حَيْثُ اَمْسَوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ان کے ساتھ قیلولہ کرے گی۔ جہاں وہ رات گزاریں گے آگ بھی وہیں رات گزارے گی جہاں وہ صبح کریں گے آگ بھی وہیں صبح کرے گی جہاں وہ شام کریں گے وہیں آگ بھی شام کرے گی۔ غرض جہاں وہ ہونگے وہیں اُن کے ساتھ آگ ہوگی۔ (بخاری و مسلم)

ح ۵۳۰۰ ۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ تُحْشَرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَءَ كَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ وَاَوَّلُ مَنْ يُّكْسٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِبْرَاهِيْمُ وَاِنَّ اُنَاسًا مِّنْ اَصْحَابِيْ يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ اُصَيْحَابِيْ اُصَيْحَابِيْ فَيَقُوْلُ اِنَّهُمْ لَنْ يَّزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ اِلٰى قَوْلِهِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے قیامت کے دن تم کو اس حال میں جمع کیا جائے گا کہ تم ننگے پاؤں اور ننگے بدن اور بے ختنہ ہو گے اِس کے بعد آپؐ نے یہ آیت پڑھی کَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ (یعنی جیساکہ ہم نے ان کو ابتدائے پیدائش میں پیدا کیا تھا۔ پھر ایسا ہی پیدا کریں گے یہ وعدہ ہم پر لازم ہے اور ہم ایسا کرنے والے ہیں) اور آپؐ نے یہ فرمایا۔ قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیمؑ کو لباس پہنایا جائے گا۔ اور میرے دوستوں میں بہت سے لوگ ہیں جن کو بائیں جانب (یعنی دوزخ کی طرف) لیجایا جائے گا۔ میں (یہ دیکھ کر) کہوں گا یہ تو میرے اصحاب ہیں۔ یہ تو میرے اصحاب ہیں (یعنی ان کو کہاں لئے جاتے ہو۔) خداوند تعالیٰ فرمائے گا جب سے تُم ان سے جُدا ہوئے یہ ہمیشہ دین سے برگشتہ اور پھرے رہے۔ میں وہی کہونگا جو بندہ صالح (یعنی حضرت عیسیٰؑ) نے کہا تھا یعنی یہ کہ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ۔ تا اَلْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ تک (یعنی جب تک میں ان میں رہا اُن کے حال سے واقف رہا لیکن جب تو نے ان میں سے مجھ کو اُٹھالیا تو۔ تو ان کا نگہبان اور محافظ تھا) (بخاری و مسلم)

ح ۵۳۰۱ ۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيْعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ الْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يَّنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ قیامت کے دن لوگوں کو ننگے پاؤں۔ برہنہ جسم اور بے ختنہ جمع کیا جائیگا میں نے عرض کیا رسول اللہ! عورتوں اور مردوں سب کو ان میں سے ایک دُوسرے کو دیکھے گا۔ آپؐ نے فرمایا۔ عائشہؓ! موقع اس سے زیادہ ہولناک ہوگا کہ لوگ ایکدوسرے پر نظر ڈالیں۔ (بخاری و مسلم)

ح ۵۳۰۲ ۶ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ اَلَيْسَ الَّذِيْ اَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت اَنسؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! قیامت کے دن مُنہ کے بل چلا کر کافر کو کیوں کر جمع کیا جائے گا۔ آپؐ نے فرمایا جس نے پاؤں سے دنیا میں لوگوں کو چلایا ہے کیا وُہ اس پر قادر نہیں ہے کہ قیامت کے دن کافر کو مُنہ کے بل چلائے۔

(بخاری و مسلم)

۵۳۰۳ ح ۷

وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَلْقٰی اِبْرَاهِیْمُ اَبَاهُ اٰزَرَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَعَلٰی وَجْهِ اٰزَرَ قَتَرَةٌ وَغَبَرَةٌ فَیَقُوْلُ اِبْرَاهِیْمُ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ لَا تَعْصِنِیْ فَیَقُوْلُ لَهٗ اَبُوْهُ فَالْیَوْمَ لَا اَعْصِیْكَ فَیَقُوْلُ اِبْرَاهِیْمُ یَا رَبِّ اِنَّكَ وَعَدْتَّنِیْ اَنْ لَّا تُخْزِیَنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ فَاَیُّ خِزْیٍ اَخْزٰی مِنْ اَبِی الْاَبْعَدِ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنِّیْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَی الْكٰفِرِیْنَ ثُمَّ یُقَالُ لِاِبْرَاهِیْمَ اُنْظُرْ مَا تَحْتَ رِجْلَیْكَ فَیَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ بِذِیْخٍ مُّتَلَطِّخٍ فَیُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهٖ فَیُلْقٰی فِی النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے قیامت کے دن ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ آذر سے ملاقات کریں گے۔ اس حال میں کہ آذر کا چہرہ رنج و غم سے سیاہ ہوگا۔ ابراہیمؑ اس سے کہیں گے۔ کیا میں تم سے یہ نہیں کہا کرتا تھا کہ میری نافرمانی نہ کرو۔ آذر۔ ابراہیمؑ سے کہے گا۔ آج میں تمہاری نافرمانی نہ کروں گا۔ ابراہیمؑ کہیں گے۔ اے پروردگار! تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تو مجھ کو اس روز ذلیل و خوار نہ کرے گا جس طرح کہ لوگوں کو اٹھایا جائے گا پس اس سے زیادہ اور کون سی رسوائی ہے کہ میرا باپ خدا کی رحمت سے دُور رہے۔ خداوند تعالیٰ فرمائے گا۔ میں نے جنت کو کافروں کے اُوپر حرام کر دیا ہے۔ پھر حضرت ابراہیمؑ سے کہا جائے گا۔ کہ اس چیز کو دیکھ جو تیرے پاؤں کے نیچے ہے۔ ابراہیمؑ دیکھیں گے تو آذر کیڑے کی صورت میں ہوگا۔ جو مٹی اور گوبر میں لتھڑا ہوا ہوگا۔ آخر اس کے پاؤں پکڑ کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ (بخاری)

۵۳۰۴ ح ۸

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْرَقُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حَتّٰی یَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِی الْاَرْضِ سَبْعِیْنَ ذِرَاعًا وَّیُلْجِمُهُمْ حَتّٰی یَبْلُغَ اٰذَانَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلعم نے فرمایا ہے قیامت کے دن لوگوں کو پسینہ آئیگا یہاں تک کہ ان کا پسینہ زمین کے اندر ستر گز تک چلا جائے گا اور یہ پسینہ لگام کے مانند ہوگا اور کانوں تک پہنچے گا۔ (بخاری و مسلم)

۵۳۰۵ ح ۹

وَعَنِ الْمِقْدَادِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تُدْنَی الشَّمْسُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰی تَكُوْنَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ الْمِیْلِ فَیَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰی قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِی الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَّنْ یَّكُوْنُ اِلٰی كَعْبَیْهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّكُوْنُ اِلٰی رُكْبَتَیْهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّكُوْنُ اِلٰی حَقْوَیْهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ یُّلْجِمُهُمُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا وَّاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِهٖ اِلٰی فِیْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت مقدادؓ کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سُنا ہے قیامت کے دن آفتاب کو مخلوق کے قریب کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ ایک میل کے فاصلہ پر رہ جائے گا۔ پس لوگ اپنے اعمال کے مطابق پسینوں میں غرق ہوں گے۔ بعض لوگ ایسے ہوں گے جن کے ٹخنوں تک پسینہ ہوگا۔ بعض کے گھٹنوں تک پسینہ ہوگا۔ بعض کمر تک پسینہ میں غرق ہوں گے۔ بعض کے دہانہ تک پسینہ ہوگا جو لگام کے مانند ہوگا اور مُنہ کے اندر تک پہنچ جائے گا۔ یہ فرما کر رسُول اللہ صلعم نے ہاتھ سے مُنہ کی طرف اشارہ کیا۔ (مسلم)

۵۳۰۶ ح ۱۰

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی یَا اٰدَمُ فَیَقُوْلُ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ كُلُّهٗ فِیْ یَدَیْكَ قَالَ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ

حضرت ابی سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسُول اللہ صلعم نے فرمایا ہے (قیامت کے دن) خداوند تعالیٰ آدمؑ سے فرمائے گا اے آدمؑ! آدمؑ عرض کریں گے میں حاضر ہوں تیری خدمت میں۔ اور ساری بھلائیاں تیرے ہی ہاتھوں میں ہے۔ خداوند تعالےٰ فرمائے گا۔ دوزخ کے لشکر کو نکال (یعنی اپنی اولاد میں سے دوزخیوں کو نکال) آدمؑ پوچھیں گے۔ دوزخ

وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ فَعِنْدَهٗ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ وَتَضَعُ
كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا فَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى
وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ
قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَيُّنَا ذٰلِكَ الْوَاحِدُ
قَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا وَمِنْ يَاْجُوْجَ
وَمَاْجُوْجَ اَلْفٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ
بِيَدِهٖ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ
فَكَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ
الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ
اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا قَالَ مَا اَنْتُمْ
فِي النَّاسِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِيْ
جِلْدِ ثَوْرٍ اَبْيَضَ اَوْ كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءَ فِيْ جِلْدِ
ثَوْرٍ اَسْوَدَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کے لشکر کی تعداد کیا ہے۔ خداوند تعالیٰ فرمائے گا۔ ہزار میں سے نو سو ننانویں
یہ حکم خداوندی سنکر بچہ خوف سے بوڑھا ہو جائے گا۔ حاملہ عورت کا حمل
گر جائے گا اور تو لوگوں کو دیکھے گا گویا نشہ میں مست ہیں۔ حالانکہ وہ
مست و بیخود نہ ہوں گے لیکن خدا کا عذاب سخت ہے۔ صحابہؓ نے پوچھا
یا رسول اللہؐ! وہ ایک (جو ہزار میں سے جنت میں جائے گا) ہم میں سے
کون ہوگا۔ آپ نے فرمایا۔ خوش ہو جاؤ کہ ایک شخص تم میں سے ہوگا۔ اور
ہزار یاجوج و ماجوج میں سے۔ پھر فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس
کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھ کو امید ہے کہ جنتیوں میں تمہاری
چوتھائی تعداد ہوگی یہ سن کر ہم نے اللہ اکبر کہا۔ پھر آپ نے فرمایا۔
مجھ کو امید ہے کہ جنتیوں میں تمہاری آدھی تعداد ہوگی۔ ہم نے
پھر اللہ اکبر کا نعرہ مارا۔ پھر آپ نے فرمایا لوگوں میں تمہاری تعداد اتنی
ہے جتنا کہ سفید بیل کے اندر ایک کالا بال یا جیسے کالے بیل کے
اندر ایک سفید بال۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ ۵۳۰۷ / ۱۱
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهٖ
فَيَسْجُدُ لَهٗ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَةٍ وَيَبْقٰى مَنْ
كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِيَاءً وَّسُمْعَةً
فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ فَيَعُوْدُ ظَهْرُهٗ
طَبَقًا وَّاحِدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابی سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم
کو یہ فرماتے سنا ہے (قیامت کے دن) ہمارا پروردگار اپنی پنڈلی
کھولے گا پس ہر مومن مرد اور مومن عورت سجدہ میں گر پڑیں گے
اور وہ شخص سجدہ نہ کرے گا جس نے دنیا میں دکھانے اور سنانے
کے لئے سجدہ کیا ہوگا وہ سجدہ کا ارادہ کرے گا لیکن اس کی پشت
تختہ کے مانند ہو جائے گی اور وہ جھک نہ سکیگا۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ ۵۳۰۸ / ۱۲
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَاْتِي الرَّجُلُ
الْعَظِيْمُ السَّمِيْنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَزِنُ
عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَقَالَ اقْرَءُوْا
فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا
ہے۔ قیامت کے دن ایک بڑا شخص موٹا تازہ آئیگا لیکن خدا کی نظر
میں وہ مچھر کے پر کے برابر بھی نہ ہوگا۔ پھر حضور صلعم نے فرمایا آیت
پڑھو فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا۔
(بخاری و مسلم)

فصل دوم

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۵۳۰۹ / ۱۳
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَوْمَئِذٍ
تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُهَا

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے اس آیت
کو پڑھا يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا یعنی جس روز کہ زمین اپنی خبریں بیان
کرے گی۔ اور فرمایا تم کو معلوم ہے زمین کی خبریں کیا ہیں۔ صحابہؓ نے

قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ وَّاَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا اَنْ تَقُوْلَ عَمِلَ عَلَىَّ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَهٰذِهٖ اَخْبَارُهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی اچھی طرح جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا زمین کی خبریں یہ ہیں کہ زمین ہر مرد اور ہر عورت کی بابت گواہی دے گی کہ اس نے اس کی پشت پر یہ کام کئے ہیں۔ یعنی وہ اس طرح کہے گی کہ اس نے فلاں کام فلاں دن کیا اور یہی زمین کی خبریں ہیں۔ (احمد ترمذی) یہ حدیث صحیح ہے:۔

٥٣٦٠ ح ١٤ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَمُوْتُ اِلَّا نَدِمَ قَالُوْا وَمَا نَدَامَتُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ اَنْ لَا يَكُوْنَ ازْدَادَ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا نَدِمَ اَنْ لَا يَكُوْنَ نَزَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے تم میں سے جو شخص مرتا ہے نادم و پشیمان ہوتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ، ندامت کا کیا سبب ہے۔ فرمایا اگر وہ نیکوکار ہے تو وہ اس لئے نادم و پشیمان ہوتا ہے کہ نیکی میں زیادتی کیوں نہیں کی اور اگر بدکار ہے تو اس لئے نادم ہوتا ہے کہ اپنے آپ کو اس نے بُرائی سے کیوں نہ روکا۔ (ترمذی)

٥٣٦١ ح ١٥ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَةَ اَصْنَافٍ صِنْفًا مُشَاةً وَّصِنْفًا رُكْبَانًا وَّصِنْفًا عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَمْشُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قَالَ اِنَّ الَّذِيْ اَمْشَاهُمْ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهُمْ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اَمَا اِنَّهُمْ يَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَّشَوْكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے قیامت کے دن لوگوں کو تین قسم پر جمع کیا جائے گا ایک تو پیدل۔ دوسرے سوار تیسرے منہ کے بل چلنے والے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! منہ کے بل لوگ کیوں کر چلیں گے فرمایا جس نے ان کو قدموں کے بل چلایا ہے وہ منہ کے بل چلانے پر بھی قادر ہے۔ تم یاد رکھو کہ وہ لوگ منہ کے بل چلنے میں اپنے منہ کو بلندی اور کانٹے سے بچائیں گے۔ (ترمذی)

٥٣٦٢ ح ١٦ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهٗ رَأْىُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَاْ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جو شخص قیامت کو دنیا میں اپنی آنکھ سے دیکھنا پسند کرتا ہو وہ سورہ اور سورۂ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ اور سورہ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ پڑھے۔ (احمد۔ ترمذی)

فصل سوم

٥٣٦٣ ح ١٧ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابی ذرؓ کہتے ہیں کہ صادق و مصدوق نبی صلعم نے مجھ سے بیان فرمایا کہ (قیامت کے دن) لوگوں کو تین گروہوں میں جمع کیا

حَدَّثَنِی اَنَّ النَّاسَ یُحْشَرُوْنَ ثَلٰثَۃَ اَفْوَاجٍ فَوْجًا رَاکِبِیْنَ طَاعِمِیْنَ کَاسِیْنَ وَفَوْجًا یَسْحَبُھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ وَتَحْشُرُھُمُ النَّارُ وَفَوْجًا یَمْشُوْنَ وَیَسْعَوْنَ وَیُلْقِی اللّٰہُ الْاٰفَۃَ عَلَی الظَّھْرِ فَلَا یَبْقٰی حَتّٰی اَنَّ الرَّجُلَ لَتَکُوْنَ لَہُ الْحَدِیْقَۃَ یُعْطِیْھَا بِذَاتِ الْقَتَبِ لَایَقْدِرُ عَلَیْھَا رَوَاہُ النَّسَائِیُّ

جائیگا۔ایک گروہ سواروں کا کھانے پینے والوں کا ہوگا اور ایک گروہ وہ ہوگا جس کو فرشتے منہ کے بل ہانک کر دوزخ کی طرف لے جائیں گے اور ایک گروہ پیدل چلنے اور دوڑنے والے لوگوں کا ہوگا جو گروہ سواروں کا ہوگا خداوند تعالےٰ ان کی سواریوں کی پشت پر آفت و مصیبت ڈالے گا یہاں تک کہ کوئی سواری باقی نہ رہے گی۔اور جس کے پاس ایک باغ ہوگا وہ باغ دیکر اس کے بدلہ میں اونٹ لینا چاہے گا لیکن وہ نہ پا سکے گا۔ (نسائی)

بَابُ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ وَالْمِیْزَانِ

حساب قصاص اور میزان کا بیان!

فصل اوّل

عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ ۵۳۱۴ ح ۱
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ اَحَدٌ یُّحَاسَبُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا ھَلَکَ قُلْتُ اَوَلَیْسَ یَقُوْلُ اللّٰہُ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِکَ الْعَرْضُ وَلٰکِنْ مَنْ نُوْقِشَ فِی الْحِسَابِ یَھْلِکُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے قیامت کے دن جس سے حساب لیا جائے گا ہلاک ہوگا میں نے عرض کیا خداوند تعالےٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا (یعنی قریب ہے کہ حساب کیا جائے گا آسان حساب) آپ نے فرمایا یہ آسان حساب صرف پیش کرنا اور بیان محض ہے۔ کہ اس میں کسی قسم کا مناقشہ نہ ہوگا لیکن جس سے حساب میں مناقشہ کیا جائے گا وہ ہلاک ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ ۵۳۱۵ ح ۲
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْکُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَیُکَلِّمُہٗ رَبُّہٗ لَیْسَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَہٗ تَرْجُمَانٌ وَّلَا حِجَابٌ یَّحْجُبُہٗ فَیَنْظُرُ اَیْمَنَ مِنْہُ فَلَا یَرٰی اِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِہٖ وَیَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْہُ فَلَا یَرٰی اِلَّا مَا قَدَّمَ وَیَنْظُرُ بَیْنَ یَدَیْہِ فَلَا یَرٰی اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْھِہٖ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

حضرت عدی بن حاتمؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہ ہوگا۔ جس سے خداوند بزرگ و برتر بلاواسطہ اور بلا حجاب گفتگو نہ کرے گا۔ بندہ داہنے جانب نظر ڈالے گا تو اس کو وہ چیز نظر آئے گی۔ جو اس نے اپنے اعمال میں سے بھیجی ہے۔ اور بائیں جانب دیکھے گا۔ تو وہی اعمال نظر آئیں گے۔ جو اس نے بھیجے ہوں گے۔ سامنے دیکھے گا۔ تو آگ نظر آئے گی جو اس کے چہرہ کے بالکل سامنے ہوگی۔ لوگو! تم آگ سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی سے کیوں نہ ہو۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ۵۳۱۶ ح ۳

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهٗ وَيَسْتُرُهٗ فَيَقُوْلُ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ اَيْ رَبِّ حَتّٰى قَرَّرَهٗ بِذُنُوْبِهٖ وَرَاٰى فِيْ نَفْسِهٖ اَنَّهٗ قَدْ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَاَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى كِتَابَ حَسَنَاتِهٖ وَاَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَيُنَادٰى بِهِمْ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ هٰٓؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ دَفَعَ اللّٰهُ اِلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُوْلُ هٰذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِنُوْحٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ لَهٗ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ يَا رَبِّ فَتُسْئَلُ اُمَّتُهٗ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ مَا جَاءَنَا مِنْ نَذِيْرٍ فَيُقَالُ مَنْ شُهُوْدُكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَاُمَّتُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُجَاءُ بِكُمْ فَتَشْهَدُوْنَ اَنَّهٗ قَدْ بَلَّغَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ فَقَالَ

ہے (قیامت کے دن) خداوند تعالےٰ مومن کو اپنے قریب کرلے گا۔ اور پھر اپنی حفاظت کی چادر ڈال کر اس کو ڈھک دے گا۔ (تاکہ وہ رسوانہ ہو) پھر خدا مومن سے پوچھے گا۔ کیا تو اس گناہ کو جانتا ہے۔ اور اس گناہ سے واقف ہے بندۂ مومن کہے گا۔ ہاں اے پروردگار ہاں میں واقف ہوں۔ یہاں تک کہ خدا تمام گناہوں کا اعتراف کرالے گا۔ اور وہ دل میں کہتا ہوگا کہ ان گناہوں کی پاداش میں اب ہلاک ہوا پھر خدا فرمائے گا میں نے دنیا میں تیرے ان عیوب اور گناہوں پر پردہ ڈالا۔ اور آج بھی میں تجھ کو بخشوں گا۔ غرض اس کو اُس کی نیکیوں کا اعمال نامہ دیدیا جائے گا۔ اور کافر و منافق لوگ ان کو مخلوقات کے روبرو طلب کیا جائے گا۔ اور پکار کر کہا جائے گا کہ یہ لوگ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار پر جھوٹ کا بہتان باندھا۔ خبردار ہو ظالموں پر خدا کی لعنت ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابی موسیٰ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے قیامت کے دن خداوند تعالےٰ ہر مسلمان کو ایک یہودی یا نصرانی حوالہ کردے گا اور کہے گا آگ سے تمہاری خلاصی کا یہ بدلہ ہے (یعنی اس کو دیکر تم دوزخ سے چھٹکارا حاصل کرلینا اور اپنی جگہ اس کو بھیج دینا۔ (مسلم)

حضرت ابی سعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے قیامت کے دن حضرت نوح علیہ السلام کو لایا جائے گا خداوند تعالےٰ ان سے پوچھے گا کیا تم نے میرے امر و نواہی پہنچا دیئے تھے۔ وہ کہیں گے ہاں اے پروردگار میں نے تیرے احکام پہنچا دیئے تھے۔ پھر نوحؑ کی اُمت سے پوچھا جائے گا کیا تم کو ہمارے احکام نوح نے پہنچائے۔ وہ لوگ کہینگے ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا نہیں آیا خداوند تعالےٰ نوح سے پوچھے گا تمہارے گواہ کون ہیں؟ نوحؑ کہینگے میرے گواہ محمدؐ اور ان کی اُمت ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلعم نے صحابہؓ سے فرمایا کہ تم کو (یعنی صحابہؓ کو) بلایا جائے گا۔ اور تم یہ گواہی دو گے کہ نوحؑ نے اپنی اُمت کو تیرے احکام پہنچا دیئے تھے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلعم نے یہ آیت پڑھی وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا۔ (بخاری)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلعم کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ یکایک ہنسنے لگے اور پھر فرمایا تم جانتے ہو میں کیوں ہنس

هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا اَضْحَكُ قَالَ كُنَّا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهٗ يَقُوْلُ يَا رَبِّ اَلَمْ تُجِرْنِيْ مِنَ الظُّلْمِ قَالَ يَقُوْلُ بَلٰى قَالَ فَيَقُوْلُ فَاِنِّيْ لَا اُجِيْزُ عَلٰى نَفْسِيْ اِلَّا شَاهِدًا مِنِّيْ قَالَ فَيَقُوْلُ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيْدًا وَبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ شُهُوْدًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ فَيُقَالُ لِاَرْكَانِهٖ اِنْطِقِيْ قَالَ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِهٖ ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكَلَامِ قَالَ فَيَقُوْلُ بُعْدًا لَّكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ اُنَاضِلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيْرَةِ لَيْسَتْ فِيْ سَحَابَةٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِيْ سَحَابَةٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ اِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ اَحَدِهِمَا قَالَ فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُوْلُ اَيْ فُلْ اَلَمْ اُكْرِمْكَ وَاُسَوِّدْكَ وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْاِبِلَ وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُوْلُ بَلٰى قَالَ فَيَقُوْلُ اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِيَّ فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ فَاِنِّيْ قَدْ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِيْ ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِيَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُوْلُ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اٰمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ

رہا ہوں۔ ہم نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ فرمایا میں بندہ اور خدا کے درمیان مُنہ در مُنہ گفتگو ہونے (کا خیال کرکے) ہنس رہا ہوں (قیامت کے دن) بندہ اپنے پروردگار سے کہے گا اے پروردگار، کیا تو نے مجھ کو ظلم سے پناہ نہیں دی (جیسا کہ تو نے فرمایا ہے وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا یعنی تیرا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا) یعنی کسی اور قوم کی گواہی کو معتبر نہیں سمجھنا) خداوند تعالیٰ فرمائے گا خود تیری ذات ہی تیرا گواہ ہوگی (یعنی خود تو اور تیرے اعضاء ہی تیری گواہی دینگے) اسکے بعد خداوند تعالیٰ کے حکم سے بندہ کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کے اعضاء جسم سے کہا جائے گا۔ بولو۔ چنانچہ اسکے جسم کے اعضاء اسکے اعمال کو بیان کر دینگے اور پھر اس مہر کو جو منہ پر لگائی گئی تھی توڑ دیا جائے گا اور بندہ بدستور سابق باتیں کرنے لگے گا اور اپنے اعضاء سے کہیگا۔ دور ہو بدبختو اور ہلاک ہو میں تمہارے ہی لئے خدا سے لڑ جھگڑ رہا تھا۔ (مسلم)

حضرت ابی ہریرۃؓ کہتے ہیں کہ صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! کیا قیامت کے دن ہم اپنے پروردگار کو (اپنی آنکھوں سے) دیکھیں گے۔ آپ نے فرمایا کیا دوپہر کے وقت جب کہ ابر نہ ہو تم آفتاب کو دیکھنے میں کچھ شبہ رکھتے ہو۔ صحابہؓ نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تم جب کہ ابر نہ ہو چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں شبہ رکھتے ہو۔ صحابہؓ نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جس طرح تم چاند اور سورج کو دیکھنے میں شک و شبہ نہیں رکھتے اسی طرح تم اپنے پروردگار کو دیکھنے میں کوئی شک و شبہ نہ کرو گے۔ اسکے بعد رسول خدا صلعم نے فرمایا جب بندے اپنے پروردگار کو دیکھیں گے تو پروردگار ان کو خطاب کرے گا۔ اور کسی ایک بندہ سے دریافت کرے گا۔ اے فلانے! کیا میں نے تجھ کو (تمام مخلوقات پر) شرافت و بزرگی عطا نہیں کی۔ کیا میں نے تجھ کو (تیری قوم میں) سردار نہیں بنایا۔ اور کیا میں نے تجھ کو تیری بیوی عطا نہیں کی۔ اور کیا میں نے تیرے لئے گھوڑے اور اونٹ کو تیرا مطیع نہیں بنایا اور کیا میں نے تجھ کو اسلئے نہیں چھوڑے رکھا کہ تو اپنی قوم کی سرداری حاصل کرے اور اس سے چوتھائی مال غنیمت (اپنا حق) لے۔ بندہ عرض کرے گا ہاں پروردگار تو نے ایسا ہی کیا۔ پھر خداوند تعالیٰ فرمائے گا کیا تیرا یہ خیال بھی تھا کہ ایک روز تو مجھ سے ملاقات کرے گا۔ بندہ کہے گا یہ خیال تو کبھی میرے دل میں پیدا نہیں ہوا۔ خداوند تعالیٰ فرمائے گا جیسا کہ تو مجھ کو بھول گیا تھا آج میں تجھ کو بھول جاؤں گا۔ (یعنی تجھ کو اپنی رحمت سے دور رکھوں گا) اسکے بعد

وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيُثْنِي بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُولُ هٰهُنَا إِذًا ثُمَّ يُقَالُ الْآنَ نَبْعَثُ شَاهِدًا عَلَيْكَ وَيَتَفَكَّرُ فِي نَفْسِهٖ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيَّ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيهِ وَيُقَالُ لِفَخِذِهٖ انْطِقِي فَتَنْطِقُ فَخِذُهٗ وَلَحْمُهٗ وَعِظَامُهٗ بِعَمَلِهٖ وَذٰلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهٖ وَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ وَذٰلِكَ الَّذِي سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ **وَذُكِرَ** حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ فِي بَابِ التَّوَكُّلِ بِرِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ

خداوند تعالےٰ دوسرے بندے سے ملاقات کرے گا اور اسی طرح سوال وجواب ہوں گے پھر تیسرے بندہ سے ملاقات کرے گا اور اس سے بھی یہی پوچھے گا وہ جواب میں یہ کہے گا۔ اے پروردگار! میں تجھ پر اتیری کتاب پر اور تیرے رسولوں پر ایمان لایا۔ میں نے نماز پڑھی میں نے صدقہ دیا (یعنی زکوٰۃ وغیرہ) اور جس قدر امکان میں ہوگا وہ اپنی نیکیوں کی تعریف کرے گا۔ خداوند تعالےٰ یہ فرمائے گا تو یہاں ٹھہر میں گواہوں کی شہادت لے لوں اور ابھی تیرے گواہوں کو لایا جاتا ہے بندہ یہ سنکر اپنے دل میں کہے گا میرے خلاف یہاں کون گواہی دے گا۔ پھر خدا کے حکم سے اسکے مُنہ پر مہر لگا دی جائے گی اور ران کی ران سے کہا جائے گا کہ بول چنانچہ اسکی ران۔ اسکا گوشت۔ اسکی ہڈی اسکے اعمال کو بتلائینگے اور یہ سب کچھ (یعنی سوال وجواب اور مہر لگا کر اعضا جسم کی گواہی) اس لئے ہوگا کہ بندہ کوئی عذر پیش نہ کرسکے اور یہ بندہ (جس کا ذکر ہو رہا ہے) منافق ہوگا اور یہ وہ بندہ ہے جس پر خداوند تعالےٰ غضب ناک ہوا۔ (مسلم)

فصل دوم

۵۳۲۱ ح ۸

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا وَثَلٰثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِ رَبِّي رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

حضرت ابی امامہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میرے پروردگار نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری اُمت میں سے ستر ہزار آدمیوں کو بے حساب جنت میں داخل کرے گا۔ اور ان پر عذاب نہ ہوگا اور ان میں سے ہر ہزار پر تین لپ میرے پروردگار کی لپیں میں سے اور زیادہ (یعنی ہر ہزار پر خداوند تعالےٰ بندوں کی تین لپیں اور بھر کر جنت میں ڈالیں گے۔ (احمد ترمذی۔ ابن ماجہ)

۵۳۲۲ ح ۹

وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلٰثَ عَرَضَاتٍ فَأَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَمَعَاذِيرُ وَأَمَّا الْعَرْضَةُ الثَّالِثَةُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَطِيرُ الصُّحُفُ فِي الْأَيْدِي فَآخِذٌ بِيَمِينِهٖ وَآخِذٌ بِشِمَالِهٖ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَا يَصِحُّ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ قِبَلِ أَنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مُوسٰى

حسن ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے قیامت کے دن خداوند تعالےٰ کے حضور میں لوگوں کو تین مرتبہ پیش کیا جائے گا۔ دو مرتبہ تو مناقشہ اور عذر کیلئے (ایک مرتبہ تو لوگ جھگڑا کرینگے کہ ہم کو احکام نہیں پہنچائے گئے۔ یا یہ کہ احکام ہم کو سمجھائے نہیں گئے وغیرہ وغیرہ اور دوسری مرتبہ اعتراف اور عذر ہوگا) اور تیسری مرتبہ اعمال نامے ہاتھوں میں دیئے جائینگے۔ بعض کے داہنے میں اعمال نامے ہونگے اور بعض کے بائیں ہاتھ میں۔ (احمد ترمذی)

۵۳۲۳ ح ۱۰

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے قیامت کے دن خداوند تعالےٰ میری امت میں سے ایک شخص کو

مِنْ اُمَّتِیْ عَلٰی رُؤُسِ الْخَلَائِقِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَیَنْشُرُ عَلَیْهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَیْئًا اَظَلَمَكَ كَتَبَتِیَ الْحَافِظُوْنَ فَیَقُوْلُ لَا یَا رَبِّ فَیَقُوْلُ اَفَلَكَ عُذْرٌ قَالَ لَا یَا رَبِّ فَیَقُوْلُ بَلٰی اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً وَّاِنَّهٗ لَا ظُلْمَ عَلَیْكَ الْیَوْمَ فَتَخْرُجُ بِطَاقَةٌ فِیْهَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَیَقُوْلُ اُحْضُرْ وَزْنَكَ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ فَیَقُوْلُ اِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِیْ كَفَّةٍ وَّالْبِطَاقَةُ فِیْ كَفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ فَلَا یَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَیْءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا ذَكَرَتِ النَّارَ فَبَكَتْ ح ١١ ۵۳۲۳
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یُبْكِیْكِ قَالَتْ ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَیْتُ فَهَلْ تَذْكُرُوْنَ اَهْلِیْكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا فِیْ ثَلٰثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا یَذْكُرُ اَحَدٌ اَحَدًا عِنْدَ الْمِیْزَانِ حَتّٰی یَعْلَمَ اَیَخِفُّ مِیْزَانُهٗ اَمْ یَثْقُلُ وَعِنْدَ الْكِتَابِ حِیْنَ یُقَالُ هَاؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِیَهْ حَتّٰی یَعْلَمَ اَیْنَ یَقَعُ كِتَابُهٗ اَفِیْ یَمِیْنِهٖ اَمْ فِیْ شِمَالِهٖ اَمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِهٖ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا وُضِعَ بَیْنَ ظَهْرَیْ جَهَنَّمَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ

مخلوق کے سامنے طلب کرے گا اور اس کے روبرو ننانویں دفتر رکھے گا جن میں سے ہر ایک دفتر حد نظر تک ہوگا۔ اور پھر اس سے دریافت کرے گا کیا اس میں سے تو کسی چیز کا انکار کرتا ہے کیا میرے لکھنے والے نے تجھ پر زیادتی کی ہے وہ شخص عرض کرے گا۔ نہیں میرے پروردگار! پھر خدا پوچھے گا۔ کیا تو کوئی عذر رکھتا ہے۔ وہ شخص کہے گا نہیں۔ میرے پروردگار کوئی عذر نہیں رکھتا۔ خداوند تعالےٰ فرمائے گا۔ ہاں ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے اور تجھ پر آج کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی۔ پھر ایک پرچہ نکالا جائے گا جس میں اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ لکھا ہوگا۔ اور خداوند تعالےٰ فرمائے گا (اعمال کے وزن کے وقت) تو میزان پر حاضر ہو وہ شخص عرض کرے گا۔ اے پروردگار اس پرچہ کی ان دفتروں کے مقابلہ میں کیا حقیقت ہے خداوند تعالےٰ فرمائے گا تجھ پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ ان دفتروں کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائیگا اور اس پرچہ کو دوسرے پلڑے میں۔ دفتروں کا پلڑا اوپر اُٹھ جائے گا۔ اور پرچہ کا پلڑا نیچے جھک جائے گا۔ مختصر یہ کہ خدا کے نام سے کوئی چیز بھاری نہ ہوگی۔ (ترمذی)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ مجھ کو دوزخ کی آگ یاد آ گئی) اور میں رو پڑی۔ رسول خدا نے پوچھا کیوں روتی ہو۔ میں نے عرض کیا دوزخ کی آگ یاد آ گئی اور میں رو پڑی۔ کیا قیامت کے دن آپ اہل وعیال کو یاد رکھیں گے رسول اللہ صلعم نے فرمایا تین مقامات ایسے ہیں جہاں کوئی کسی کو یاد نہ کریگا ایک تو میزان اعمال پر جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ اسکے نامۂ اعمال کا پلہ بھاری رہا یا ہلکا۔ دوسرے اعمال نامے ہاتھوں میں حوالہ کئے جانے کیوقت جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ پیٹھ کے پیچھے سے[ع] اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا گیا یا بائیں ہاتھ میں اور جبکہ دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ پانیوالا (خوشی سے) یہ نہ کہہ اُٹھے کہ آؤ میرا اعمال نامہ پڑھو۔ تیسرے پلصراط کے قریب جبکہ پلصراط کو جہنم کی پشت پر رکھا جائے گا۔

(ابوداؤد)

ع اعمال نامہ اسطرح حوالے کئے جائیں گے کہ سیدھے ہاتھ کو گردن میں لیجا کر پشت کیطرف نکالا جائے گا۔ اور بائیں ہاتھ کو بغل کے نیچے سے نکال کر پشت کیطرف لیجایا جائے گا اور پشت کیطرف سے ہاتھوں میں اعمال نامے دیئے جائینگے۔ ۱۲ مترجم۔

فصل سوم

عن عائشة قالت جاء رجل فقعد بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ان لي مملوكين يكذبونني ويخونونني ويعصونني واشتمهم واضربهم فكيف انا منهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم القيمة يحسب ما خانوك وعصوك وكذبوك وعقابك اياهم فان كان عقابك اياهم بقدر ذنوبهم كان كفافا لا لك ولا عليك وان كان عقابك اياهم دون ذنوبهم كان فضلا لك وان كان عقابك اياهم فوق ذنوبهم اقتص لهم منك الفضل فتنحى الرجل وجعل يهتف ويبكي فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اما تقرأ قول الله تعالى ونضع الموازين القسط ليوم القيمة فلا تظلم نفس شيئا وان كان مثقال حبة من خردل اتينا بها وكفى بنا حاسبين فقال الرجل يا رسول الله ما اجد لي ولهم شيئا خيرا من مفارقتهم اشهدك انهم كلهم احرار. رواه الترمذي

٥٣٢٥ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک شخص آیا اور رسول اللہ صلعم کے سامنے بیٹھ کر عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس غلام ہیں یہ غلام مجھ سے جھوٹ بولتے ہیں میرے مال میں خیانت کرتے ہیں اور میرے احکام کی نافرمانی کرتے ہیں اور میں انکو تادیباً برا بھلا کہتا ہوں۔ اور انکو مارتا بھی ہوں (قیامت میں) انکے سبب میرا کیا حال ہوگا۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو ان غلاموں کی خیانت نافرمانی اور جھوٹ کا اور جو سزا تو نے انکو دی ہے۔ اس کا حساب کیا جائیگا۔ اگر تیری سزا انکے گناہوں کے برابر ہے تو معاملہ برابر سرابر رہے گا (یعنی نہ تجھ کو ثواب ملے گا اور نہ انکو عذاب اور اگر تیری سزائیں ان کے گناہوں سے کم ہوگی تو ان کے گناہوں کی زیادتی کا تجھ کو اجر ملیگا۔ اور اگر تیری سزا ان کے جرائم سے زیادہ ہوگی تو تجھ سے ان غلاموں کے لئے بدلہ لیا جائے گا۔ یہ سنکر وہ شخص الگ جا بیٹھا اور رونا چلانا شروع کیا رسول اللہ صلعم نے اس سے فرمایا۔ کیا تو نے خداوند بزرگ و برتر کا یہ ارشاد نہیں پڑھا ہے ونضع الموازين القسط ليوم القيمة فلا تظلم نفس شيئا وان كان مثقال حبة من خردل اتينا بها وكفى بنا حاسبين (یعنی ہم انصاف کی ترازوؤں کو کھڑی کرینگے قیامت کے دن پھر کسی شخص پر کوئی زیادتی نہ کی جائے گی۔ اگرچہ عمل رائی کے دانہ کے برابر کیوں نہ ہو ہم اس کو حاضر کرینگے اور ہم حساب کرنیوالے کافی ہیں) اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے اور ان غلاموں کیلئے اس سے بہتر کوئی بات نہیں پاتا کہ میں ان کو جدا کردوں۔ میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ سارے غلام آزاد ہیں (ترمذی)

وعنها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في بعض صلاته اللهم حاسبني حسابا يسيرا قلت يا نبي الله ما الحساب اليسير قال ان ينظر في كتابه فيتجاوز عنه انه من نوقش الحساب يومئذ يا عائشة هلك. رواه احمد

٥٣٢٦ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو کسی نماز میں یہ کہتے ہوئے سنا اے اللہ تو مجھ سے میرے اعمال کا آسان حساب لے میں نے عرض کیا۔ اے خدا کے نبیؐ آسان حساب کیا ہے۔ آپ نے فرمایا بندہ کو اسکے اعمالنامے میں دکھایا جائے گا (یعنی اس کا گناہ) اور پھر معاف کردیا جائے گا۔ اے عائشہؓ اس روز جس شخص کے حساب کی پوری جانچ کی گئی اور پورا پورا حساب لیا گیا وہ ہلاک ہوا۔ (احمد)

وعن ابي سعيد الخدري انه اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اخبرني من يقوى على القيام يوم القيمة الذي قال الله

٥٣٢٧ حضرت ابی سعید خدری کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھا قیامت کے دن جس کی شان میں خدا یہ فرماتا ہے۔ يوم يقوم الناس لرب العالمين (جس روز کہ لوگ دونوں جہاں کے

عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فَقَالَ يُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ عَلَيْهِ كَالصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ

پروردگار کے سامنے کھڑے ہونگے) کس شخص کو خدا کے سامنے کھڑے ہونے کی طاقت ہوگی۔ آپ نے فرمایا۔ قیامت کا دن مومن پر ہلکا کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ دن اسپر مانند فرض کے رہ جائے گی (یعنی جتنی دیر میں آدمی فرض نماز ادا کرتا ہے) (بیہقی)

ح ٥٣٢٨ / ١٥ وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ مَا طُوْلُ هٰذَا الْيَوْمِ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهٗ لَيُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَهْوَنَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ يُصَلِّيْهَا فِي الدُّنْيَا رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ

حضرت ابی سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم سے اس دن کی بابت پوچھا گیا جس کی تعداد پچاس ہزار برس کی ہے کہ اس کی درازی کیا ہے (یعنی اس کی درازی میں لوگوں کا کیا حال ہوگا) آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ دن مومن پر ہلکا کیا جائے گا یہاں تک کہ مومن کے لئے اسکی درازی اس فرض نماز پڑھنے کے بقدر رہ جاوے گی جس کو وہ دنیا میں ادا کرتا تھا۔ (بیہقی)

ح ٥٣٢٩ / ١٦ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ فَيَقُوْلُ اَيْنَ الَّذِيْنَ كَانَتْ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ فَيَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِيْلٌ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ اِلَى الْحِسَابِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

حضرت اسماء بنت یزیدؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے قیامت کے دن لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا جائے گا۔ پھر ایک منادی اعلان کرے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جن کے پہلو بستروں اور خوابگاہوں سے جدا رہے تھے (یعنی تہجد کی نماز پڑھنے والے) لوگ) یہ سنکر تھوڑے سے لوگ میدان میں سے اٹھیں گے اور بے حساب جنت میں داخل ہونگے پھر باقی لوگوں سے حساب لینے کا حکم دیا جائے گا۔ (بیہقی)

بَابُ الْحَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ

حوض کوثر اور شفاعت کا بیان

فصل اوّل

ح ٥٣٣٠ / ١ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا اَسِيْرُ فِي الْجَنَّةِ اِذَا اَنَا بِنَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ قُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ اَعْطَاكَ رَبُّكَ فَاِذَا طِيْنُهٗ مِسْكٌ اَذْفَرُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ میں جنت میں پھر رہا تھا (یعنی معراج کی رات میں) کہ میرا گزر ایک نہر پر ہوا جسکے دونوں طرف خالی موتیوں کے گنبد تھے۔ میں نے پوچھا جبرئیل یہ کیا ہے انہوں نے کہا یہ کوثر ہے۔ وہ کوثر جس کو آپ کے پروردگار نے آپ کو بخشا ہے۔ میں نے دیکھا تو اسکی مٹی نہایت تیز خوشبودار ہے۔ (بخاری)

ح ٥٣٣١ / ٢ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِيْ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے میرا حوض (یعنی حوض کوثر) ایک ماہ کی مسافت کی درازی رکھتا ہے اس کے

وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ وَمَاؤُهُ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيزَانُهُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ يَشْرَبُ مِنْهَا فَلَا يَظْمَأُ أَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

زاویے برابر ہیں (یعنی وہ مربع ہے) اسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور خوشبو مشک سے زیادہ اس میں سے پانی پینا آسمان کے ستاروں کے مانند ہوگا اور جو شخص اس سے پانی پیئے گا اسکو پھر کبھی پیاس نہ لگے گی (بخاری و مسلم)

۳۴۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حَوْضِي أَبْعَدُ مِنْ عَدَنٍ لَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ بِاللَّبَنِ وَلَآنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُومِ وَإِنِّي لَأَصُدُّ النَّاسَ عَنْهُ كَمَا يَصُدُّ الرَّجُلُ إِبِلَ النَّاسِ عَنْ حَوْضِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَتَعْرِفُنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ نَعَمْ لَكُمْ سِيمَاءُ لَيْسَتْ لِأَحَدٍ مِنَ الْأُمَمِ تَرِدُونَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ تُرَى فِيهِ أَبَارِيقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ وَفِي أُخْرَى لَهُ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سُئِلَ عَنْ شَرَابِهِ فَقَالَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ يَغُتُّ فِيهِ مِيزَابَانِ يَمُدَّانِهِ مِنَ الْجَنَّةِ أَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَالْآخَرُ مِنْ وَرِقٍ

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ میرے حوض (حوض کوثر) کی درازی اتنی ہے جتنی کہ مقام ایلہ و عدن کے درمیان فاصلہ ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اس کا پانی برف سے زیادہ سفید اور اس شہد سے زیادہ میٹھا ہے جس میں دودھ ملا ہوا ہو۔ اور اسکے پینے کے برتن آسمان کے ستاروں سے زیادہ ہیں اور میں غیر امتوں کے لوگوں کو اپنے حوض کوثر پر آنے سے اس طرح روکوں گا جس طرح کوئی آدمی اپنے اونٹوں کے حوض پر دوسرے اونٹوں کو آنے سے روکتا ہے۔ صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہؐ! اس روز آپ ہم کو (یعنی اپنی اُمت کو) پہچان لیں گے۔ فرمایا۔ ہاں۔ تمہارے لئے ایک علامت ہوگی۔ جو کسی اُمت کے لئے نہ ہوگی۔ تم میرے پاس اس حال میں آؤ گے۔ کہ تمہاری پیشانی اور ہاتھ پاؤں وضو کے سبب سے روشن اور چمکتے ہونگے (مسلم) اور مسلم کی ایک اور روایت میں انسؓ سے یہ الفاظ منقول ہیں کہ حضور صلعم نے یہ ارشاد فرمایا حوض کے اندر سونے چاندی کے لوٹے یا آبخورے ہونگے اتنے جتنے کہ آسمان پر ستارے ہیں اور مسلم کی ایک اور روایت میں جو ثوبانؓ سے منقول ہے یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلعم سے حوض کوثر کے پانی کے بابت پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ اس میں پانی کی دو پرنالے گرتے ہیں جو حوض کو پانی سے لبریز رکھتے ہیں اور یہ پانی جنت سے آتا ہے ان میں سے ہر ایک پرنالہ چاندی کا ہے اور دوسرا سونے کا۔

۳۴۳ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونَنِي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَأَقُولُ إِنَّهُمْ مِنِّي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت سہل بن سعدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے میں حوض کوثر پر تمہارا میر سامان ہونگا۔ جو شخص میرے پاس سے گزرے گا پانی پیئے گا وہ کبھی پیاسہ نہ ہوگا۔ البتہ میرے پاس بہت سی قومیں آئیں گی میں انکو پہچانوں گا اور وہ مجھ کو پہچان لیں گی پھر میرے اور انکے درمیان کوئی چیز حائل کر دیجائے گی۔ میں کہوں گا۔ یہ لوگ تو میرے ہیں یا میرے طریقے پر ہیں۔ اسکے جواب میں بتایا جائے گا۔ کہ تم کو معلوم نہیں انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا نئی باتیں پیدا کی ہیں (یہ سنکر) میں کہوں گا۔ وہ لوگ دور ہوں مجھ سے دور خدا کی رحمت سے دور۔ جنہوں نے میرے بعد دین میں تبدیلی کی ہے۔ (بخاری و مسلم)

ح٥٣ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ یُحْبَسُ الْمُؤْمِنُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حَتّٰی
یُهِمُّوْا بِذٰلِكَ فَیَقُوْلُوْنَ لَوِاسْتَشْفَعْنَا
اِلٰی رَبِّنَا فَیُرِیْحُنَا مِنْ مَکَانِنَا فَیَاْتُوْنَ
اٰدَمَ فَیَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اٰدَمُ اَبُوالنَّاسِ خَلَقَكَ
اللّٰہُ بِیَدِہٖ وَاَسْکَنَكَ جَنَّتَهٗ وَاَسْجَدَ لَكَ
مَلٰٓئِکَتَهٗ وَعَلَّمَكَ اَسْمَآءَ کُلِّ شَیْءٍ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ
رَبِّكَ حَتّٰی یُرِیْحَنَا مِنْ مَکَانِنَا ھٰذَا فَیَقُوْلُ لَسْتُ
ھُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ خَطِیْئَتَهُ الَّتِیْ اَصَابَ
اَکْلَهٗ مِنَ الشَّجَرَۃِ وَقَدْ نُھِیَ عَنْھَا
وَلٰکِنِ ائْتُوْا نُوْحًا اَوَّلَ نَبِیٍّ بَعَثَهُ
اللّٰہُ اِلٰٓی اَھْلِ الْاَرْضِ فَیَاْتُوْنَ نُوْحًا
فَیَقُوْلُ لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ خَطِیْئَتَهُ
الَّتِیْ اَصَابَ سُؤَالَهٗ رَبَّهٗ بِغَیْرِ
عِلْمٍ وَلٰکِنِ ائْتُوْا اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلَ الرَّحْمٰنِ
قَالَ فَیَاْتُوْنَ اِبْرَاھِیْمَ فَیَقُوْلُ اِنِّیْ لَسْتُ
ھُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ ثَلٰثَ کَذِبَاتٍ
کَذَبَھُنَّ وَلٰکِنِ ائْتُوْا مُوْسٰی عَبْدًا
اٰتَاہُ اللّٰہُ التَّوْرٰۃَ وَکَلَّمَهٗ وَقَرَّبَهٗ
نَجِیًّا قَالَ فَیَاْتُوْنَ مُوْسٰی فَیَقُوْلُ
اِنِّیْ لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ خَطِیْئَتَهُ
الَّتِیْ اَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسَ وَلٰکِنِ
ائْتُوْا عِیْسٰی عَبْدَ اللّٰہِ وَرَسُوْلَهٗ وَرُوْحَ اللّٰہِ
وَکَلِمَتَهٗ قَالَ فَیَاْتُوْنَ عِیْسٰی فَیَقُوْلُ
لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَلٰکِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا
عَبْدًا غَفَرَ اللّٰہُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ
وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ فَیَاْتُوْنِیْ
فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰی رَبِّیْ فِیْ دَارِہٖ فَیُؤْذَنُ
لِیْ عَلَیْهِ فَاِذَا رَاَیْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے۔ قیامت کے دن مسلمانوں کو روک دیا جائے گا (یعنی ایک مقام پر بند کر دیا جائے گا) یہانتک کہ وہ فکر و تردد میں پڑ جائیں گے۔ اور آپس میں کہیں گے کاش ہم کسی کو سفارش کیلئے تیار کرتے تاکہ وہ ہمارے پروردگار سے ہماری شفاعت کرتا اور ہم کو اس تکلیف سے نجات دلاتا۔ چنانچہ وہ (اس خیال سے) آدمؑ کے پاس جائینگے اور کہیں گے تم سارے لوگوں کے باپ آدمؑ ہو۔ خدا نے تم کو اپنے ہاتھ سے بنایا ہے۔ اپنی جنت میں تم کو رکھا ہے۔ اپنے فرشتوں سے تم کو سجدہ کرایا ہے۔ اور ہر چیز کے نام تم کو سکھائے ہیں تم اپنے پروردگار سے ہماری سفارش کردو کہ وہ اسجگہ سے نکال کر ہم کو راحت و اطمینان بخشے۔ آدمؑ کہیں گے جیساکہ تم خیال کرتے ہو میں اس درجہ کا نہیں ہوں (یعنی میں شفاعت کا درجہ نہیں رکھتا) پھر آدم علیہ السلام اپنے اس گناہ کا ذکر کرینگے جو انہوں نے خدا کے حکم کی نافرمانی کر کے گیہوں کا درخت کھا لیا تھا اور اسکے بعد کہینگے تم نوح کے پاس جاؤ چنانچہ وہ نوح پیغمبر کے پاس جائینگے اور شفاعت کی خواہش ظاہر کرینگے نوح کہیں گے میں شفاعت کا اہل نہیں ہوں اور اپنے اس گناہ کا ذکر کرینگے جو انہوں نے کیا تھا یعنی خدا سے نادانستہ اپنے بیٹے کو غرق ہونے سے بچالینے کی درخواست کرنا۔ اور پھر کہیں گے۔ تم ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ چنانچہ وہ حضرت ابراہیم کے پاس آئینگے (اور شفاعت کی درخواست کرینگے) وہ کہیں گے مجھ میں شفاعت کی قدرت نہیں ہے۔ اور دنیا میں تین مرتبہ اپنے جھوٹ بولنے کا ذکر کرینگے۔ اور پھر کہیں گے تم موسےٰ کے پاس جاؤ جو خدا کے ایسے بندے ہیں جن کو خدا نے توریت عنایت فرمائی ہے اور جن سے خدا نے کلام کیا ہے۔ اور اپنے اس امر کا محرم و رازدار بنایا ہے۔ چنانچہ وہ موسےٰؑ کے پاس جائینگے (اور شفاعت کی درخواست کرینگے) وہ کہیں گے مجھ میں سفارش کی قدرت نہیں ہے۔ اور اپنے اس گناہ کا ذکر کرینگے جس کا ارتکاب انہوں نے قبطی کو مار کر کیا تھا۔ اور پھر کہیں گے کہ تم عیسےٰؑ کے پاس جاؤ جو خدا کے بندے اور رسولؐ ہیں۔ خدا کی روح ہیں اور خدا کا کلمہ چنانچہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے پاس جائینگے (اور شفاعت کی خواہش ظاہر کرینگے) عیسےٰ کہیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں تم محمدؐ کے پاس جاؤ جو خدا کے ایسے بندے ہیں جن کے اگلے اور پچھلے سارے گناہ بخش دیئے ہیں۔ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ پھر لوگ میرے پاس آئینگے اور میں خداوند بزرگ سے اسکے حضور میں حاضر ہونے

فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي فَيَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلٰى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ الثَّانِيَةَ فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلٰى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ الثَّالِثَةَ فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَأَرْفَعُ وَأُثْنِي عَلٰى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ حَتّٰى مَا يَبْقٰى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ قَدْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا قَالَ وَهٰذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي وُعِدَهُ نَبِيُّكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کی اجازت طلب کروں گا۔ خداوند تعالےٰ مجھ کو اجازت مرحمت فرمائے گا۔ میں اندر داخل ہو کر جب خدائے بزرگ کو دیکھوں گا تو سجدہ میں گر پڑونگا۔ اور خداوند تعالےٰ جتنی دیر مناسب سمجھے گا۔ مجھ کو سجدہ میں پڑا رہنے دے گا پھر فرمائے گا محمدؐ! سر اٹھا جو کچھ کہنا چاہتا ہے۔ کہہ۔ میں سنونگا (یعنی تیری درخواست کو قبول کرونگا)، مانگ جو کچھ مانگتا ہے۔ میں تجھ کو دونگا۔ رسول خدا صلعم نے فرمایا۔ کہ پھر (سجدہ) میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے پروردگار کی تعریف ان الفاظ میں کرونگا جو خداوند تعالےٰ مجھ کو سکھائے گا پھر میں شفاعت کروں گا اور میرے لئے شفاعت کی ایک حد مقرر کیجائے گی (یعنی مثلاً فلاں فلاں گناہ کے مرتکب اشخاص کے لئے سفارش قبول کیجائے گی) پھر درگاہ رب العزت سے باہر آ کر میں ان لوگوں کو (یعنی جن کے حق میں سفارش قبول کی گئی ہے) دوزخ سے نکالکر جنت میں داخل کر دونگا اور پھر دربار حضور رب العزت میں حاضری کی اجازت طلب کروں گا۔ مجھ کو اجازت دیجائے گی اور میں پروردگار بزرگ و برتر کو دیکھ کر سجدہ میں گر پڑوں گا اور جب تک خدا چاہیگا سجدہ میں پڑا ہونگا پھر خداوند تعالےٰ فرمائے گا محمدؐ! اپنا سر اٹھا اور جو کچھ کہنا چاہتا ہے کہہ میں سنوں گا۔ شفاعت کر میں قبول کروں گا۔ مانگ میں دونگا چنانچہ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور خدا کی حمد و ثنا ان الفاظ میں کرونگا جو خدا نے مجھ کو سکھائے ہوں گے۔ پھر میں شفاعت کرونگا اور میرے لئے شفاعت کی ایک حد مقرر کیجائے گی پھر میں باہر آ کر لوگوں کو دوزخ سے نکالوں گا اور جنت میں داخل کر دونگا۔ پھر میں تیسری مرتبہ درگاہ رب العزت میں حاضری چاہونگا اور خدائے بزرگ و برتر مجھ کو اجازت دیگا۔ میں جب خدائے تعالےٰ کو دیکھونگا سجدہ میں گر پڑونگا اور جب تک خدا کو منظور ہوگا سجدہ میں پڑا رہونگا۔ پھر خدا تعالےٰ فرمائے گا۔ محمدؐ! سر اٹھا اور کہہ۔ جو کچھ کہنا چاہتا ہے کہہ۔ میں سنونگا۔ شفاعت کر میں قبول کروں گا۔ چنانچہ میں اپنے سر کو اٹھاؤں گا اور خدا کی حمد و ثنا ان الفاظ میں کروں گا جو خداوند تعالےٰ مجھ کو سکھائے گا۔ پھر میں شفاعت کروں گا اور میرے لئے شفاعت کی ایک حد مقرر کی جائے گی۔ پھر میں باہر آ کر لوگوں کو دوزخ سے نکالوں گا۔ اور جنت میں داخل کرونگا یہانتک کہ دوزخ میں صرف وہی لوگ رہ جائیں گے جن کو قرآن کے حکم سے ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہنا ہوگا۔ پھر حضور صلعم نے آیت پڑھی عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا (قریب ہے کہ تیرا پروردگار تجھ کو مقام محمود میں کھڑا کر دیگا) اور فرمایا یہی وہ مقام محمود ہے جس کا وعدہ خدا نے تمہارے نبی سے کیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۵۳۴۵ ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِيْ بَعْضٍ فَيَأْتُوْنَ آدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اشْفَعْ إِلٰى رَبِّكَ فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيْمَ فَإِنَّهُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ فَيَأْتُوْنَ إِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوْسٰى فَإِنَّهُ كَلِيْمُ اللّٰهِ فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيْسٰى فَإِنَّهُ رُوْحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ فَيَأْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ فَيَأْتُوْنِيْ فَأَقُوْلُ أَنَا لَهَا فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فَيُؤْذَنُ لِيْ وَيُلْهِمُنِيْ مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْآنَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَأَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيْرَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُوْدُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُوْدُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ أَدْنٰى أَدْنٰى أَدْنٰى مِثْقَالِ حَبَّةِ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جب قیامت کا دن ہوگا لوگ مضطرب و پریشان ہوں گے۔ اور آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرینگے اپنے پروردگار سے ہماری سفارش فرما دیجئے۔ وہ کہیں گے میں شفاعت کا اہل نہیں ہوں۔ تم ابراہیم کے پاس جاؤ وہ خدا کے دوست ہیں چنانچہ وہ ابراہیم ؑ کے پاس جائینگے۔ وہ کہیں گے مجھ میں شفاعت کی لیاقت و قدرت نہیں ہے۔ تم موسیٰ کے پاس جاؤ وہ کلیم اللہ ہیں (یعنی انہوں نے خدا سے کلام کیا ہے) چنانچہ وہ موسےٰ علیہ السلام کے پاس جائینگے وہ کہینگے میں شفاعت کے قابل نہیں ہوں۔ تم عیسےٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ خدا کی روح اور خدا کا کلمہ ہیں۔ چنانچہ وہ عیسےٰ علیہ السلام کے پاس جائینگے۔ وہ کہیں گے کہ مجھ میں شفاعت کی قوت نہیں ہے۔ تم محمدؐ کے پاس جاؤ۔ چنانچہ وہ میرے پاس آئینگے۔ میں کہوں گا میں شفاعت کا اہل ہوں (اور تمہاری سفارش کرونگا) پھر میں خداوند تعالےٰ کے حضور میں حاضری کی اجازت طلب کرونگا خداوند تعالےٰ مجھ کو اجازت مرحمت فرمائے گا اور میرے دل میں اپنی حمد و ثنا کے الفاظ ڈالے گا کہ میں ان الفاظ سے خدا کی حمد و ثنا کرونگا (وہ الفاظ اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہیں) میں ان الفاظ سے خدا کی حمد و ثنا کرونگا اور سجدہ میں گر پڑونگا۔ پھر مجھ سے کہا جائے گا۔ محمدؐ! اپنا سر اٹھا اور کہہ جو کچھ کہنا چاہتا ہے میں سنوں گا۔ مانگ جو کچھ مانگنا چاہتا ہے دیا جائے گا شفاعت کر تیری شفاعت قبول کیجائیگی۔ میں کہونگا اے پروردگار! میری اُمت کو بخشدے پروردگار! میری اُمت کو بخشدے۔ خداوند تعالےٰ فرمائیگا جاؤ اور دوزخ سے ان لوگوں کو نکال لو جنکے دل میں جو برابر ایمان ہو۔ میں جاؤنگا اور پروردگار کے حکم کے مطابق عمل کرونگا اور اسکے بعد درگاہِ رب العزت میں دوبارہ حاضر ہونگا۔ اور خدا کی حمد و ثنا انہیں الفاظ میں کرونگا اور پھر سجدہ میں گر پڑونگا۔ کہا جائیگا اے محمدؐ! اپنا سر اُٹھا۔ کہہ۔ جو کچھ کہنا چاہتا ہے۔ سُنا جائے گا مانگ جو مانگنا چاہتا ہے دیا جائے گا۔ شفاعت کر تیری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کرونگا پروردگار۔ میں اپنی اُمت کی شفاعت کرتا ہوں۔ میں اپنی امت کی شفاعت کرتا ہوں۔ کہا جائے گا کہ جاؤ اور جس شخص کے دل میں ذرہ برابر یا رائی کے برابر بھی ایمان ہو اسکو دوزخ سے نکال لو۔ چنانچہ میں جاؤنگا اور خدا کے حکم کے مطابق عمل کرونگا اس کے بعد پھر حضور رب العزت میں حاضری کی اجازت طلب کروں گا۔ اور خدا کے حضور میں حاضر ہوکر انہیں الفاظ میں خدا کی حمد و ثنا کروں گا اور پھر سجدہ میں گر پڑوں گا۔ کہا جائے گا۔ محمدؐ! اپنا سر اٹھا اور

فَانْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ
أَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَأَحْمَدُهُ
بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ
سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ
اِرْفَعْ رَأْسَكَ قُلْ تُسْمَعْ
وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ
فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ ائْذَنْ
لِيْ فِيْمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ
إِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ
لَكَ وَلٰكِنْ وَعِزَّتِيْ
وَجَلَالِيْ وَكِبْرِيَائِيْ
وَعَظَمَتِيْ لَأُخْرِجَنَّ مِنْهَا
مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَالَ
لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْ نَفْسِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

وَعَنْهُ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ
وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا
نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ أَنَا سَيِّدُ
النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ
يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ
وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسُ
مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيْقُوْنَ
فَيَقُوْلُ النَّاسُ أَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ يَشْفَعُ
لَكُمْ إِلٰى رَبِّكُمْ فَيَأْتُوْنَ آدَمَ
وَذَكَرَ حَدِيْثَ الشَّفَاعَةِ وَقَالَ
فَأَنْطَلِقُ فَآتِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ

کہہ جو کچھ کہنا چاہتا ہے سنا جائے گا۔ مانگ جو مانگنا چاہتا ہے۔ دیا جائے گا شفاعت کر تیری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں کہوں گا۔ پروردگار میری اُمت ہمیری اُمت۔ (یعنی میری اُمت کو بخش دے۔ کہا جائے گا جاؤ۔ اور جس شخص کے دل میں رائی کے چھوٹے سے چھوٹے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو اس کو دوزخ سے نکال لو۔ میں جاؤں گا۔ اور خدا کے حکم کے مطابق عمل کروں گا۔ اس کے بعد چوتھی مرتبہ پھر درگاہ رب العزت میں حاضر ہوں گا اور انہیں الفاظ میں حمد و ثنا کروں گا پھر سجدہ میں گر پڑوں گا۔ کہا جائے گا۔ محمدؐ! اپنا سر اُٹھا کہہ جو کچھ کہنا چاہتا ہے سنا جائے گا۔ مانگ دیا جائے گا شفاعت کر قبول کی جائے گی میں عرض کروں گا۔ اے پروردگار! ان لوگوں کو دوزخ سے نکالنے کی اجازت مرحمت فرما جنہوں نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا ہو اور کوئی عمل نہ کیا ہو۔ خداوند تعالےٰ فرمائے گا۔ ان لوگوں کی سفارش تیرا حق نہیں ہے۔ قسم ہے اپنی عزت کی۔ اپنے جلال کی اور اپنی ذاتی اور صفاتی عظمت و بزرگی کی میں ہی ان لوگوں کو دوزخ سے باہر نکالوں گا جنہوں نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہو گا۔ (بخاری و مسلم)

۵۳۳۶ ج۷ **حضرت ابی ہریرہؓ** کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ قیامت کے دن جن لوگوں کی میں شفاعت کروں گا ان میں زیادہ خوش نصیب وہ شخص ہو گا جس نے خالص دل سے لا الٰہ الا اللہ کہا ہو گا (بخاری)

۵۳۳۷ ج۸ **حضرت ابی ہریرہؓ** کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کے پاس گوشت لایا گیا۔ اور اس میں سے آپ کو دست کا گوشت دیا گیا جو آپ کو بہت پسند تھا۔ آپ نے اس میں سے دانتوں سے نوچ نوچ کر کھایا اور پھر فرمایا میں قیامت کے دن جب کہ لوگ دوجہاں کے پروردگار کے حضور میں کھڑے ہوں گے۔ لوگوں کا سردار ہوں گا۔ اس روز آفتاب نہایت قریب ہو گا اور لوگوں کی حالت (گرمی کی زیادتی۔ فکر و غم اور قیامت کے ہول سے) ناگفتہ بہ ہو گی کہ وہ صبر و استقامت سے ہمت ہار جائیں گے (یعنی گھبرا اُٹھیں گے) اور آپس میں کہیں گے تم کسی ایسے شخص کو تلاش نہیں کرتے جو تمہارے پروردگار سے تمہاری سفارش کر دے۔ چنانچہ لوگ آدمؑ کے پاس جائیں گے۔ اس کے بعد حضور سرورِ عالم صلعم نے یا ابوہریرہؓ راوی نے شفاعت کی حدیث بیان کی (یعنی وہ حدیث جس کا ذکر اوپر ہوا ہے) اور پھر بیان کیا کہ میں خداوند کی حضوری میں حاضر ہونے کے ارادہ سے جاؤں گا اور عرش الٰہی کے نیچے

فَاَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ مَّحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلٰى اَحَدٍ قَبْلِيْ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَأْسِيْ فَاَقُوْلُ اُمَّتِيْ يَارَبِّ اُمَّتِيْ يَارَبِّ اُمَّتِيْ يَارَبِّ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْاَيْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

پہنچ کر سجدہ میں گر پڑوں گا۔ پھر خداوند تعالےٰ میرے دل میں اپنی حمد و ثنا کے الفاظ ڈالے گا کہ اب سے پہلے کسی کے دل میں القاء نہ کئے گئے ہوں گے (اور میں ان الفاظ سے خدا کی حمد و ثنا کروں گا) پھر خداوند تعالےٰ فرمائے گا محمدؐ! اپنا سر اُٹھا۔ مانگ جو مانگنا چاہتا ہے۔ دیا جائے گا۔ شفاعت کر قبول کی جائے گی۔ چنانچہ میں سر کو اٹھاؤں گا اور کہوں گا اے پروردگار! میری امت کو بخشدے۔ اے پروردگار! میری اُمت کو بخشدے۔ اے پروردگار! میری اُمت کو بخشدے۔ کہا جائے گا اے محمدؐ! تو اپنی اُمت میں سے ان لوگوں کو جن سے حساب نہیں لیا جائے گا جنت کے داہنے دروازوں میں سے جنت میں داخل کردے اور یہ لوگ ان دروازوں کے علاوہ دوسرے دروازوں میں بھی لوگوں کے ساتھ داخل ہو سکیں گے اس کے بعد رسول اللہ صلعم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جنت کے دروازے اس قدر کشادہ ہیں کہ ان میں سے ہر ایک دروازہ کے دونوں کواڑوں کے درمیان کا فاصلہ اتنا ہی ہے جتنی مسافت کہ مکہ اور مقام ہجر کے درمیان ہے۔ (ہجر بحرین کے ایک موضع کا نام ہے) (البخاری و مسلم)

٥٣٣٨ (٩) **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ فِيْ حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَتُرْسَلُ الْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَتَقُوْمَانِ جَنَبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت حذیفہؓ رسول خدا صلعم سے شفاعت کی حدیث نقل کر کے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے پھر فرمایا کہ امانت اور رحم (قرابت داری) کو بھیجا جائے گا اور وہ دونوں پل صراط کے دائیں بائیں کھڑی ہو جائینگی (مسلم)

٥٣٣٩ (١٠) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ اِبْرَاهِيْمَ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَقَالَ عِيْسٰى اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ وَبَكٰى فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا جِبْرَئِيْلُ اذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ وَّرَبُّكَ اَعْلَمُ فَسَلْهُ مَا يُبْكِيْهِ فَاَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ فَسَاَلَهٗ فَاَخْبَرَهٗ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس درخواست کی بابت (جو قیامت کے دن خداوند بزرگ و برتر کی خدمت میں اپنی اُمت کے متعلق پیش کرینگے) یہ آیت پڑھی رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ (یعنی اے پروردگار! ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے۔ پس ان میں سے جن لوگوں نے میری اطاعت قبول کی ہے وہ میرے تابعین میں سے ہیں۔ اور جنہوں نے نافرمانی کی ہے تو معاف کرنے والا رحیم ہے) پھر رسول خدا صلعم نے اسی سلسلہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی درخواست کے متعلق یہ آیت پڑھی اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ (یعنی اے پروردگار! اگر تو ان کو عذاب دے گا تو وہ تیرے بندے ہیں) اس کے بعد حضور صلعم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا۔ اے اللہ تعالیٰ! میری

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ فَقَالَ اللّٰہُ لِجِبْرِیْلَ اِذْھَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ فَقُلْ اِنَّا سَنُرْضِیْکَ فِیْ اُمَّتِکَ وَلَا نَسُوْءُکَ۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ نَاسًا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ نَرٰی رَبَّنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ ھَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ الشَّمْسِ بِالظَّھِیْرَۃِ صَحْوًا لَیْسَ مَعَھَا سَحَابٌ وَھَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ صَحْوًا لَیْسَ فِیْھَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا کَمَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ اَحَدِھِمَا اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ لِیَتَّبِعْ کُلُّ اُمَّۃٍ مَا کَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا یَبْقٰی اَحَدٌ کَانَ یَعْبُدُ غَیْرَ اللّٰہِ مِنَ الْاَصْنَامِ وَالْاَنْصَابِ اِلَّا یَتَسَاقَطُوْنَ فِی النَّارِ حَتّٰی اِذَا لَمْ یَبْقَ اِلَّا مَنْ کَانَ یَعْبُدُ اللّٰہَ مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ اَتَاھُمْ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ فَمَاذَا تَنْتَظِرُوْنَ یَتْبَعُ کُلُّ اُمَّۃٍ مَا کَانَتْ تَعْبُدُ قَالُوْا یَا رَبَّنَا فَارَقْنَا النَّاسَ فِی الدُّنْیَا اَفْقَرَ مَا کُنَّا اِلَیْھِمْ وَلَمْ نُصَاحِبْھُمْ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ فَیَقُوْلُوْنَ ھٰذَا مَکَانُنَا حَتّٰی یَاْتِیَنَا رَبُّنَا فَاِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاہُ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ سَعِیْدٍ فَیَقُوْلُ ھَلْ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَہٗ اٰیَۃٌ تَعْرِفُوْنَہٗ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیُکْشَفُ

امت کو بخش دے۔ میری امت کو بخش دے۔ یہ کہہ کر آپ رو پڑینگے۔ خداوند تعالٰے نے جبرئیل کو مخاطب کر کے فرمایا۔ جبرئیل محمدؐ کے پاس جاؤ اور پوچھو وہ کیوں روتے ہیں جبرئیل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا! رسول خدا صلعم نے جو کچھ کہنا چاہا کہا۔ خداوند تعالٰے نے آپکا پیام سُنکر حکم دیا جبرئیلؑ محمدؐ کے پاس جاؤ اور کہو ہم تجھ کو تیری امت کے معاملہ میں راضی کر دینگے اور تجھ کو رنجیدہ نہ کرینگے۔ (مسلم)

۵۳۳۰ (۱۱) حضرت ابی سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ چند آدمیوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلعم! کیا قیامت کے دن ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں گے آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ کیا تم دوپہر کے وقت جب کہ آسمان صاف ہو آفتاب کو دیکھنے میں کوئی اذیت محسوس کرتے ہو اور کیا چودھویں رات کے چاند کو تم رات میں جب کہ آسمان صاف ہو دیکھنے میں کوئی تکلیف محسوس کرتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! نہیں۔ آپ نے فرمایا خدا کو دیکھنے میں بھی تم کو اتنی ہی اذیت محسوس ہوگی جتنی کہ سورج اور چاند کو دیکھنے میں ہوتی ہے (یعنی جسطرح سورج اور چاند کو دیکھنے میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ اسیطرح خدا کو دیکھنے میں بھی کوئی اذیت و تکلیف نہ ہوگی) اسکے بعد آپ نے فرمایا جب قیامت ہوگی تو ایک شخص پکار کر کہے گا جو اُمت جس چیز کی عبادت کرتی تھی وہ اسی کے پیچھے پیچھے آئے۔ پس جو لوگ خدا کے سوا دوسری چیزوں یعنی بتوں اور پتھروں کی پرستش کرتے تھے۔ ان میں سے ایک بھی باقی نہ رہے گا۔ اور سب کے سب دوزخ میں جا گرینگے۔ یہانتک کہ جب ان لوگوں کے سوا کوئی باقی نہ رہے گا۔ جو خدا کی عبادت کرتے تھے وہ خواہ نیک ہوں یا بد تو خداوند تعالٰے ان لوگوں کے پاس آئے گا اور فرمائے گا تم کس کے انتظار میں ہو؟ ہر جماعت اپنے معبود کے پیچھے چلی جا رہی ہے (تم بھی جاؤ) وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہم نے دنیا میں ان لوگوں سے (یعنی بتوں اور پتھروں کو پوجنے والوں سے) علیحدگی اختیار کر لی تھی حالانکہ ہم انکے محتاج تھے اور کبھی ہم ان کے پاس نہیں بیٹھے۔ اور ابی ہریرہؓ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ وہ لوگ اپنے پروردگار سے یوں کہیں گے کہ ہماری جگہ یہ ہے ہم اسوقت تک یہاں سے نہ جائیں گے جب تک ہمارا پروردگار ہمارے پاس نہ آئے۔ اور جب ہمارا پروردگار آئے گا ہم اس کو پہچان لیں گے۔ اور ابو سعیدؓ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ خداوند تعالٰے ان سے پوچھیگا کیا تمہارے اور تمہارے پروردگار کے درمیان کوئی ایسی نشانی ہے جس سے

عَنْ سَاقٍ فَلَا يَبْقَىٰ مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلّٰهِ تَعَالَىٰ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهِ اِلَّا اَذِنَ اللّٰهُ لَهٗ بِالسُّجُوْدِ وَلَا يَبْقَىٰ مَنْ كَانَ يَسْجُدُ اِتِّقَاءً وَرِيَاءً اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ ظَهْرَهٗ طَبَقَةً وَاحِدَةً كُلَّمَا اَرَادَ اَنْ يَسْجُدَ خَرَّ عَلٰى قَفَاهُ ثُمَّ يُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلٰى جَهَنَّمَ وَتَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَيَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُوْنَ كَطَرْفِ الْعَيْنِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيْحِ وَكَالطَّيْرِ وَكَاَجَاوِيْدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ مُسْلِمٌ وَمَخْدُوْشٌ مُرْسَلٌ وَمَكْدُوْسٌ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ حَتّٰى اِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا مِنْ اَحَدٍ مِنْكُمْ بِاَشَدَّ مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِلّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا كَانُوْا يَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَيُصَلُّوْنَ وَيَحُجُّوْنَ فَيُقَالُ لَهُمْ اَخْرِجُوْا مَنْ عَرَفْتُمْ فَتُحَرَّمُ صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا مَا بَقِيَ فِيْهَا اَحَدٌ مِمَّنْ اَمَرْتَنَا بِهٖ فَيَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ دِيْنَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ نِصْفِ دِيْنَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيْهَا خَيْرًا فَيَقُوْلُ

تم اس کو شناخت کر لو۔ وہ کہیں گے ہاں۔ چنانچہ خدا کی پنڈلی کھولی جائیگی اور جو شخص خدا کو اخلاص وعقیدت سے سجدہ کرتا تھا اس کو سجدہ کرنے کا حکم دیا جائیگا۔ اور جو شخص کسی کے خوف سے یا لوگوں کو دکھانے کے لئے سجدہ کرتا تھا خدا اس کی کمر کو تختہ بنا دے گا جب وہ سجدہ میں جانے کیلئے جھکے گا چت گر پڑے گا۔ پھر دوزخ کے اوپر پل صراط رکھا جائے گا۔ اور شفاعت کی اجازت دیجائے گی اور انبیاء اپنی امت کے لئے یہ دعا کرینگے۔ اے اللہ تع! ان کو سلامتی سے گزار۔ اے اللہ تع! ان کو سلامتی سے گزار۔ پس مومن پل صراط سے (اسطرح) گزرینگے کہ بعض تو پلک جھپکتے گذر جائیں گے۔ بعض بجلی کی مانند تڑپ کر نکل جائینگے بعض ہوا کے مانند۔ بعض پرندوں کے مانند۔ بعض تیز رو اور خوش رفتار گھوڑوں کی مانند۔ اور بعض اونٹوں کے مانند۔ ان میں سے بعض بے ضرر گذر جائینگے اور بعض کچھ زخم کھا کر نکل جائینگے اور بعض پارہ پارہ کئے جائینگے اور دوزخ میں دھکیل دیئے جائینگے پھر جب عذاب کے بعد مومنوں کو آگ سے نجات دی جائیگی۔ تو قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اپنے ان بھائیوں کی خلاصی کے لئے جو دوزخ میں ہوں گے۔ قیامت کے دن تم سے زیادہ خدا سے جھگڑا کرنے والا کوئی نہ ہوگا چنانچہ مومن خدا سے عرض کرینگے۔ ہمارے پروردگار یہ لوگ ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے نماز پڑھتے اور حج کرتے تھے (تو ان کو دوزخ سے نجات دے) مومنوں سے کہا جائے گا جن لوگوں کو تم پہچانتے ہو ان کو دوزخ سے نکال لو۔ اور دوزخ کی آگ پر یہ حرام ہو جائے گا۔ کہ وہ لوگوں کی صورتوں کو جلائے (یعنی دوزخ کو حکم دیا جائے گا کہ وہ لوگوں کی صورتوں کو جلا کر مسخ نہ کرے تاکہ شناخت میں آسانی ہو) چنانچہ مومن بہت سے لوگوں کو دوزخ سے نکال لینگے اور پھر عرض کرینگے ہمارے پروردگار جن لوگوں کو تو نے نکالنے کا حکم دیا تھا اُن میں سے اب کوئی دوزخ میں باقی نہیں رہا خداوند تعالےٰ فرمائیگا اچھا دوزخ میں پھر جاؤ اور جن لوگوں کے دل میں دینار برابر بھی نیکی پاؤ ان کو دوزخ میں سے نکال لو چنانچہ وہ بہت سی مخلوق کو نکال لیں گے۔ پھر خداوند تعالےٰ فرمائیگا جن لوگوں کے دلوں میں آدھے دینار کے برابر بھی نیکی ہو اُن کو بھی دوزخ سے نکال لو چنانچہ وہ بہت سے آدمیوں کو نکال لیں گے پھر خداوند تعالےٰ حکم دے گا واپس جاؤ اور جس شخص کے دل میں ذرّہ برابر بھی نیکی پاؤ اسکو دوزخ سے نکال لو۔ چنانچہ وہ بہت سے آدمیوں کو دوزخ سے نکال لیں گے۔ اور عرض کرینگے۔ اے

اللّٰهُ شَفَعَتِ الْمَلٰئِكَةُ وَشَفَعَ النَّبِيُّوْنَ
وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَرْحَمُ
الرَّاحِمِيْنَ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِّنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ
مِنْهَا قَوْمًا لَمْ يَعْمَلُوْا خَيْرًا قَطُّ قَدْ
عَادُوْا حُمَمًا فَيُلْقِيْهِمْ فِيْ نَهْرٍ فِيْ
أَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ نَهْرُ الْحَيٰوةِ
فَيَخْرُجُوْنَ كَمَا تَخْرُجُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ
السَّيْلِ فَيَخْرُجُوْنَ كَاللُّؤْلُؤِ فِيْ رِقَابِهِمُ
الْخَوَاتِمُ فَيَقُوْلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ هٰؤُلَاءِ
عُتَقَاءُ الرَّحْمٰنِ أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ
عَمِلُوْهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوْهُ فَيُقَالُ لَهُمْ
لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ وَمِثْلُهُ مَعَهُ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ
النَّارَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ
مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُوْهُ فَيُخْرَجُوْنَ
قَدِ امْتُحِشُوْا وَعَادُوْا حُمَمًا فَيُلْقَوْنَ فِيْ نَهْرِ الْحَيٰوةِ
فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ أَلَمْ تَرَوْا أَنَّهَا
تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّاسَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَذَكَرَ مَعْنٰى
حَدِيْثِ أَبِيْ سَعِيْدٍ غَيْرَ كَشْفِ السَّاقِ وَقَالَ
يُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ فَأَكُوْنُ
أَوَّلَ مَنْ يَّجُوْزُ مِنَ الرُّسُلِ بِأُمَّتِهٖ وَلَا يَتَكَلَّمُ
يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ
اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِيْ جَهَنَّمَ كَلَالِيْبُ مِثْلُ
شَوْكِ السَّعْدَانِ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا اللّٰهُ
تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَّنْ يُّوْبَقُ

ہمارے پروردگار! ہم نے دوزخ میں بھلائی کو نہیں چھوڑا۔ خداوند تعالے
فرمائیگا۔ فرشتوں نے سفارش کی۔ انبیا نے سفارش کی۔ اور مومنوں نے
سفارش کی اب کوئی چیز ارحم الرحمین کے رحم کے سوا باقی نہیں
رہی یہ کہہ کر خداوند تعالے ایک مٹھی بھر کر دوزخ میں سے ان لوگوں کو نکال لیگا
جنہوں نے کبھی بھلائی نہ کی ہوگی۔ یہ لوگ جل کر کوئلہ ہو گئے ہونگے ان کو اس
نہر میں ڈالدیا جائے گا جو جنت کے دروازوں پر ہوگی اور جس کا نام نہر حیوٰۃ
ہے یہ لوگ نہر میں سے ایسے تروتازہ نکلیں گے جیسا دانہ پانی کے بہاؤ کے کوڑے
کرکٹ میں اُگتا ہے۔ اور موتی کی مانند چمکدار ہونگے انکی گردنوں میں نشانیاں
اور مُہریں ہوں گی (جن سے یہ ظاہر ہوگا کہ ان کو کسی نیک عمل کے سبب نہیں
بخشا گیا) ان کو دیکھکر جنتی یہ کہیں گے یہ لوگ خدائے رحمٰن کے آزاد کئے ہوئے
ہیں ان کو خدا نے بغیر کسی عمل کے جنت میں داخل کیا ہے یعنی انہوں نے نہ تو دنیا
میں کوئی بھلائی کی ہے اور نہ کوئی عمل صالح۔ پھر ان لوگوں سے کہا جائے گا
کہ جنت میں تم کو جو چیزیں ملی ہیں انکے بقدر تم کو اور دی گئیں۔ (بخاری مسلم)

۵۳۳۱ ۱۲ حضرت ابی سعید خدری رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا
ہے جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو خداوند
تعالے فرمائے گا جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو اس کو
دوزخ سے نکال لو۔ چنانچہ ان کو نکالا جائے گا وہ کوئلے کے مانند نکلیں گے
اور ان کو نہر حیوٰت میں ڈال دیا جائے گا۔ اور وہ اسطرح تروتازہ ہوجائینگے جیسا
کہ دریا کے کنارے کے کوڑے کرکٹ میں تروتازہ دانہ اُگتا ہے تم نے دیکھا نہیں
وہ دانہ لپٹا ہوا زرد نکلتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۵۳۳۲ ۱۳ حضرت ابی ہریرہ رض کہتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم
کیا قیامت کے دن ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں گے۔ اس کے بعد ابوہریرہ رض
نے ابوسعید رض کے ہم معنی حدیث بیان کی اور پھر کہا کہ پل صراط کو دوزخ کے اوپر
کھڑا کیا جائے گا اور میں سب سے پہلا رسول ہوں گا جو پل صراط کے اوپر
سے اپنی اُمت کے ساتھ گزروں گا اس روز رسولوں کے سوا کسی کو کلام کرنے
کی قدرت نہ ہوگی اور رسول بھی صرف اتنا کہیں گے۔ اے اللہ! ہم کو
سالم رکھ۔ اے اللہ تم ہم کو سالم رکھ اور جہنم کے اندر ایسے آنکڑے ہوں
گے جیسے سوران کے کانٹے (سوران ایک خار دار درخت کا نام ہے)
ان آنکڑوں کی لمبائی خدا کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔ یہ آنکڑے لوگوں کو ان

بِعَمَلِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ يُخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُوْ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهٖ وَاَرَادَ اَنْ يُّخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ اَرَادَ اَنْ يُّخْرِجَهٗ مِمَّنْ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَمَرَ الْمَلٰٓئِكَةَ اَنْ يُّخْرِجُوْا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَيُخْرِجُوْنَهُمْ وَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِاٰثَارِ السُّجُوْدِ وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ اَنْ تَاْكُلَ اَثَرَ السُّجُوْدِ فَكُلُّ ابْنِ اٰدَمَ تَاْكُلُهُ النَّارُ اِلَّا اَثَرَ السُّجُوْدِ فَيُخْرَجُوْنَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتُحِشُوْا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيٰوةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ وَيَبْقٰى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ اٰخِرُ اَهْلِ النَّارِ دُخُوْلًا الْجَنَّةَ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهٖ قِبَلَ النَّارِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِيْ عَنِ النَّارِ وَقَدْ قَشَبَنِيْ رِيْحُهَا وَاَحْرَقَنِيْ ذَكَاؤُهَا فَيَقُوْلُ هَلْ عَسَيْتَ اِنْ اَفْعَلَ ذٰلِكَ اَنْ تَسْئَلَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي اللّٰهَ مَا شَاءَ اللّٰهُ مِنْ عَهْدٍ وَمِيْثَاقٍ فَيَصْرِفُ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ فَاِذَا اَقْبَلَ بِهٖ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَاٰى بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّسْكُتَ ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ قَدِّمْنِيْ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِيْثَاقَ اَنْ لَّا تَسْاَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنْتَ سَاَلْتَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ لَا اَكُوْنُ اَشْقٰى خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ فَمَا عَسَيْتَ اِنْ اُعْطِيْتَ ذٰلِكَ اَنْ تَسْاَلَ غَيْرَهٗ فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا اَسْئَلُكَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيُعْطِيْ رَبَّهٗ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيْثَاقٍ فَيُقَدِّمُهٗ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَاِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَاٰى

کی بداعمالی کے موافق اچک لیں گے یعنی بعض انکی بداعمالی پر ہلاک کر دینگے اور بعض کو پاش پاش پھر وہ نجات پا جائیں گے۔ پھر جب خداوند تعالےٰ بندوں کے فیصلہ سے فارغ ہو جائے گا اور یہ ارادہ کرے گا جن لوگوں نے لا الٰہ الا اللہ کا اعتراف کیا ہے۔ اُن میں سے جن کو وہ چاہے دوزخ سے نکال لے تو وہ فرشتوں کو حکم دے گا کہ جو شخص خدا کی عبادت کرتا تھا وہ اسکو دوزخ سے نکال لیں چنانچہ وہ پیشانیوں پر سجدوں کے نشانات سے ان لوگوں کو شناخت کرینگے۔ اور دوزخ سے نکال لیں گے۔ اور خداوند تعالےٰ نے دوزخ پر حرام کر دیا ہے کہ وہ سجدوں کے نشانات جلائے آگ انسان کے سارے جسم کو جلا ڈالے گی۔ مگر سجدہ کے نشان کو نہ جلائیگی یہ لوگ دوزخ سے اس حال میں نکالے جائیں گے کہ آگ نے ان کو جلا کر سیاہ کر دیا ہوگا ان پر آب حیات چھڑکا جائے گا اور وہ اس پانی سے اسطرح اُگ آئینگے جیسے دریا کی کنارے کوڑے کرکٹ میں دانہ اُگ آتا ہے۔ اور ایک آدمی جنت اور دوزخ کے درمیان باقی رہ جائے گا جو دوزخیوں میں سے جنت میں داخل ہونے والا آخری شخص ہوگا اس شخص کا منہ دوزخ کی طرف ہوگا اور وہ عرض کرے گا اے پروردگار میرا منہ دوزخ کیطرف سے پھر دے۔ دوزخ کی بُو نے مجھ کو سخت اذیت دی ہے۔ اور شعلوں کی تیزی و گرمی نے مجھ کو جلا ڈالا ہے۔ خداوند تعالےٰ فرمائیگا اگر میں ایسا کر دوں (یعنی تیرا منہ دوزخ کیطرف سے پھیر دوں) تو مجھے اندیشہ ہے تو اور کچھ مانگے گا۔ وہ کہے گا پروردگار! تیری عزت کی قسم میں پھر کچھ اور نہ چاہوں گا۔ اسکے بعد خداوند تعالےٰ جو عہد و پیمان اس سے لینا چاہے گا لے گا اور اس کا منہ دوزخ کی جانب سے پھیر دے گا جب وہ جنت کی طرف دیکھے گا اور اس کی تر و تازگی پر نظر ڈالے گا تو جب تک خدا چاہے گا خاموش رہے گا۔ اور پھر کہے گا اے پروردگار تو مجھ کو جنت کے قریب پہنچا دے خداوند تعالےٰ فرمائیگا کیا تو نے اس کا عہد و پیمان نہ کیا تھا کہ تو پھر کوئی سوال نہ کرے گا وہ کہے گا اے پروردگار! تو مجھ کو اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ بدنصیب نہ بنا خداوند تعالےٰ فرمائے گا۔ اُمید ہے اگر تیری یہ خواہش کو پورا کر دیا جائے تو پھر تو اور کوئی سوال نہ کرے گا۔ وہ کہے گا تیری عزت کی قسم میں پھر اور کوئی سوال نہ کروں گا۔ اسکے بعد خداوند تعالےٰ اس سے جو عہد و پیمان لینا چاہے گا لیگا۔ اور اسکو جنت کے دروازے کے پاس

زَهْرَتَهَا وَمَا فِيهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُوْرِ
فَسَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّسْكُتَ فَيَقُوْلُ
يَا رَبِّ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ
وَتَعَالٰى وَيْلَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا اَغْدَرَكَ
اَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِيْثَاقَ اَنْ
لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِيْ اُعْطِيْتَ فَيَقُوْلُ
يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِيْ اَشْقٰى خَلْقِكَ فَلَا
يَزَالُ يَدْعُوْ حَتّٰى يَضْحَكَ اللّٰهُ مِنْهُ فَاِذَا
ضَحِكَ اَذِنَ لَهٗ فِيْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ
تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى حَتّٰى اِذَا انْقَطَعَ اُمْنِيَّتُهٗ قَالَ
اللّٰهُ تَعَالٰى تَمَنَّ مِنْ كَذَا اَقْبَلَ يُذَكِّرُهٗ
رَبُّهٗ حَتّٰى اِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْاَمَانِيُّ قَالَ
اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ وَفِيْ
رِوَايَةِ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى
لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وَعَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰخِرُ مَنْ
يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ فَهُوَ يَمْشِيْ مَرَّةً وَ
يَكْبُوْ مَرَّةً وَتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً فَاِذَا
جَاوَزَهَا الْتَفَتَ اِلَيْهَا فَقَالَ تَبَارَكَ
الَّذِيْ نَجَّانِيْ مِنْكِ لَقَدْ اَعْطَانِيَ اللّٰهُ
شَيْئًا مَا اَعْطَاهُ اَحَدًا مِنَ الْاَوَّلِيْنَ
وَالْاٰخِرِيْنَ فَتُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ فَيَقُوْلُ
اَيْ رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ
فَلِاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا
فَيَقُوْلُ اللّٰهُ يَا ابْنَ اٰدَمَ لَعَلِّيْ اَنْ
اَعْطَيْتُكَهَا سَاَلْتَنِيْ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ
فَيُعَاهِدُهٗ اَنْ لَا يَسْأَلَهٗ غَيْرَهَا وَرَبُّهٗ

پہنچا دے گا۔ دروازہ کے قریب پہنچکر وہ جنت کی تروتازگی اور سامان کو دیکھے گا اس وقت تک جب تک کہ خدا چاہے گا خاموش رہے گا۔ اور پھر عرض کرے گا۔ اے پروردگار! تو مجھ کو جنت میں داخل کر دے۔ خداوند تعالےٰ فرمائے گا آدمؑ کے بیٹے تجھ پر افسوس ہے تو کس قدر عہد شکن اور بے وفا ہے کیا تو نے اس قسم کے عہد و پیمان نہیں کیئے تھے کہ اب تو اور کوئی سوال نہ کرے گا۔ اور جو کچھ میں نے تیری خواہش کے مطابق دیا ہے اسپر قناعت کرلے گا۔ وہ کہے گا۔ اے پروردگار تو مجھ کو اپنی مخلوق میں بدترین شخص نہ بنا۔ غرض وہ ہمیشہ خدا سے مانگتا رہے گا۔ یہاں تک کہ خدا کو راضی کرلے گا۔ اور جب خدا راضی ہو جائے گا تو اس کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت دیدے گا اور پھر خداوند بزرگ و برتر اس سے فرمائے گا۔ تیرے دل میں اور جو آرزو اور خواہش ہو اس کو ظاہر کر وہ اپنی آرزوئیں ظاہر کرے گا یہاں تک کہ جب اس کی آرزوئیں ختم ہو جائیں گی تو خداوند تعالےٰ فرمائے گا فلاں فلاں چیز کی خواہش ظاہر کر۔ یعنی خداوند تعالےٰ اسکو یاد دلاتا جائے گا کہ فلاں فلاں چیز مانگ یہاں تک کہ ان کا بھی خاتمہ ہو جائے گا۔ تو خداوند تعالےٰ فرمائے گا یہ سب چیزیں اور انکے ساتھ اتنی ہی اور تجھ کو عطا کی جاتی ہیں اور ابو سعیدؓ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ تیری یہ سب آرزوئیں پوری کی جاتی ہیں اور انکے ساتھ دس گنا اور دیا جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے ۵۳۴۳ ح ۱۴
جنت میں جو شخص سب سے آخر میں داخل ہوگا وہ ایک شخص ہوگا جو دوزخ سے باہر نکلنے کے لئے ایک قدم اُٹھائے گا اور دوسرے قدم پر مُنہ کے بل گر پڑے گا۔ اور تیسرے قدم پر آگ کے شعلے اس کے جسم کو جھلس دینگے غرض وہ جب دوزخ سے نکل جائے گا تو مڑ کر دوزخ کی طرف دیکھے گا اور کہے گا بزرگ و برتر ہے وہ ذات جسنے مجھ کو تجھ سے نجات مرحمت فرمائی۔ البتہ خدا نے مجھ کو وہ چیز عطا فرمائی ہے جو اگلے پچھلے لوگوں میں سے کسی کو عطا نہیں کی پھر اس کے سامنے ایک درخت کھڑا کیا جائے گا۔ جس کے پاس پانی کا چشمہ ہوگا وہ شخص کہے گا اے پروردگار! مجھ کو اس درخت کے قریب پہنچا دے تاکہ میں اسکے سایہ میں آرام پاؤں اور اسکے چشمہ سے پانی پیوں۔ خداوند تعالےٰ فرمائے گا آدم کے بیٹے مجھے اندیشہ ہے اگر میں نے تیری خواہش کو پورا کر دیا تو پھر تو اور کچھ مانگے گا وہ کہے گا نہیں اور کچھ نہیں مانگوں گا۔ اس کے بعد وہ خدا سے اس امر کا عہد کرلے گا کہ وہ اور

يَعْذِرُهُ لِاَنَّهُ يَرٰى مَالَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ
فِيْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا
ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ هِيَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلٰى
فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ
لِاَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا وَاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا لَا اَسْاَلُكَ
غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ
اَنْ لَا تَسْاَلَنِيْ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ لَعَلِّيْ اِنْ اَدْنَيْتُكَ
مِنْهَا تَسْاَلُنِيْ غَيْرَهَا فَيُعَاهِدُهُ اَنْ لَا يَسْاَلَهُ
غَيْرَهَا وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ لِاَنَّهُ يَرٰى مَالَا
صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا
وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ
عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلَيَيْنِ
فَيَقُوْلُ رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهٖ فَلِاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا
وَاَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهَا
فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ اَنْ
لَا تَسْاَلَنِيْ غَيْرَهَا قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ
هٰذِهٖ لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ
لِاَنَّهُ يَرٰى مَالَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ
مِنْهَا فَاِذَا اَدْنَاهُ مِنْهَا سَمِعَ اَصْوَاتَ اَهْلِ
الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَدْخِلْنِيْهَا فَيَقُوْلُ
يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ اَيُرْضِيْكَ اَنْ
اُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا قَالَ اَيْ
رَبِّ اَتَسْتَهْزِئُ مِنِّيْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ
فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَلَا تَسْاَلُوْنِيْ
مِمَّ اَضْحَكُ فَقَالُوْا مِمَّ تَضْحَكُ فَقَالَ هٰكَذَا
ضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالُوْا مِمَّ تَضْحَكُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مِنْ
ضِحْكِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ حِيْنَ قَالَ اَتَسْتَهْزِئُ
مِنِّيْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَا

کچھ نہ مانگے گا۔ اور خداوند تعالےٰ جب اس کو مضطرب و بیتاب پائے گا۔ تو اس کو معذور سمجھ کر اس کی خوشی کو پورا کردے گا اور اس درخت کے پاس پہنچادے گا وہ اسکے سایہ میں آرام کرے گا اور چشمہ کا پانی پئے گا۔ پھر ایک اور درخت کھڑا کیا جائے گا جو پہلے درخت سے بہتر ہوگا۔ وہ شخص اس کو دیکھ کر کہے گا۔ ! پروردگار! مجھ کو اس درخت کے پاس پہنچادے تاکہ وہاں کے چشمہ سے پانی پیوں اور درخت کے سایہ سے آرام پاؤں۔ اور اسکے سوا میں اور کوئی سوال نہ کروں گا۔ خداوند تعالےٰ فرمائے گا۔ آدم کے بیٹے! تونے کیا مجھ سے یہ معاہدہ نہیں کیا تھا کہ اس درخت کے سوا اور کچھ نہ مانگوں گا۔ اسکے بعد خداوند تعالےٰ اس سے پوچھے گا۔ اگر میں تجھ کو اس درخت کے پاس پہنچادوں گا۔ تو مجھ سے اور سوال نہ کرے گا۔ وہ شخص اسکا عہد کرے گا اور کوئی بھی سوال نہ کرے گا اور خدا بھی اسکے اضطراب کو دیکھ کر اس کو معذور خیال کرے گا اور وہ اس درخت کے سایہ میں آرام پائے گا۔ اور قریب کے چشمہ سے پانی پیئے گا۔ پھر ایک اور درخت اس کے سامنے کھڑا کیا جائے گا جو جنت کے دروازے کے قریب ہوگا۔ اور پہلے دو درختوں سے بہتر ہوگا۔ وہ شخص پھر بھی خواہش ظاہر کرے گا۔ جو پہلے کی تھی خداتعالےٰ کہے گا۔ آدم کے بیٹے! کیا تونے مجھ سے اس کا عہد نہ کیا تھا کہ تو اور کچھ نہ مانگے گا؟ وہ کہے گا۔ ہاں اے پروردگار بس میرا یہی ایک سوال اور ہے پھر کچھ نہ مانگوں گا۔ خداوند تعالےٰ اس کی بے صبری کو دیکھ کر اُسے معذور خیال کرے گا۔ اور اس درخت کے پاس پہنچادے گا۔ وہ جب اس درخت کے پاس پہنچ جائے گا تو جنتیوں کی آوازوں کو سُنے گا اور کہے گا، اے پروردگار! مجھ کو جنت میں داخل کردے! خداوند تعالےٰ فرمائیگا، اے آدمؑ کے بیٹے کون سی چیز ہے جو تجھ سے میرا پیچھا چھڑائے! کیا تو یہ چاہتا ہے۔ کہ میں تجھ کو (جنت میں) دنیا کی برابر جگہ دیدوں اور اسکے ساتھ اتنا ہی اور؟ وہ شخص کہے گا پروردگار! کیا تو مجھ سے مذاق کرتا ہے حالانکہ تو دونوں جہان کا پروردگار ہے۔ ابن مسعود رضؓ راوی یہ بیان کرکے ہنسے اور پھر کہا تم مجھ سے میرے ہنسنے کا سبب دریافت نہیں کرتے۔ لوگوں نے پوچھا، آپ کے ہنسنے کا کیا سبب ہے؟ انہوں نے کہا۔ اسی طرح رسول اللہؐ بھی ہنسے تھے۔ صحابہؓ نے پوچھا یارسول اللہؐ آپ کیوں ہنستے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں پروردگار عالم کے ہنسنے پر ہنسا، جب اس شخص نے کہا کہ پروردگار! کیا تو مجھ سے

أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّيْ وَلٰكِنِّيْ عَلٰى مَا أَشَاءُ قَدِيْرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ نَحْوَهٗ إِلَّا أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ إِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَزَادَ فِيْهِ وَيُذَكِّرُهُ اللّٰهُ سَلْ كَذَا وَكَذَا حَتّٰى إِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هُوَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهٖ قَالَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهٗ فَتَدْخُلُ عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ فَتَقُوْلَانِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَاكَ لَنَا وَأَحْيَانَا لَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ مَا أُعْطِيَ أَحَدٌ مِثْلَ مَا أُعْطِيْتُ

۵۳۴۳ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُصِيْبَنَّ أَقْوَامًا سَفْعٌ مِنَ النَّارِ بِذُنُوْبٍ أَصَابُوْهَا عُقُوْبَةً ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِهٖ وَرَحْمَتِهٖ فَيُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۵۳ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِيْ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِيْ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ لَأَعْلَمُ اٰخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْهَا وَاٰخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيْهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأٰى فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأٰى فَيَقُوْلُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهَا فَيَقُوْلُ أَتَسْخَرُ مِنِّيْ أَوْ تَضْحَكُ مِنِّيْ وَأَنْتَ الْمَلِكُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مذاق کرتا ہے تو دو نوجہان کا پروردگار ہے۔ یہ سنکر ہنس پڑا۔ پروردگار نے کہا نہیں میں تجھ سے مذاق نہیں کرتا بلکہ میں جس چیز کو چاہوں کر سکتا ہوں۔ یعنی میں ہر چیز پر قادر ہوں (مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں جو ابی سعیدؓ سے منقول ہے۔ یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ پھر خداوند تعالیٰ اس شخص کو یاد دلائے گا کہ تو فلاں فلاں چیز مانگ، یہانتک کہ جب اسکی آرزوئیں پوری ہو جائیں گی، تو خداوند تعالےٰ فرمائے گا یہ سب چیزیں اور ان کی دس گنی اور تجھ کو دی جاتی ہیں۔ اسکے بعد رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ پھر وہ شخص جنت کے اندر اپنے گھر میں داخل ہوگا۔ اور اس کے پاس حورعین میں سے اسکی دو بیویاں آئیں گی۔ اور کہیں گی۔ تمام حمد و ثنا خداوند بزرگ و برتر کیلئے ہے جس نے تجھ کو ہمارے لئے اور ہم کو تیرے لئے پیدا کیا۔ وہ شخص کہے گا۔ جتنا مجھ کو دیا گیا۔ اتنا کسی کو نہیں دیا گیا۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلعم نے فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعتوں کو ان گناہوں کی پاداش میں جو انہوں نے کئے تھے دوزخ کی آگ کا ایک شعلہ لگے گا پھر انکو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے جنت میں داخل کرے گا اور ان کا نام جہنمی رکھا جائیگا۔ (بخاری)

حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ایک جماعت محمدؐ کی شفاعت سے دوزخ سے نکالی جائیگی اس کے بعد جنت میں داخل ہوگی ان کا نام جہنمی رکھا جائے گا (بخاری)، اور ایک روایت میں ہے کہ میری اُمت میں سے ایک جماعت میری سفارش سے جہنم سے نکالی جائیگی جس کا نام جہنمی رکھا جائیگا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ میں اس شخص سے واقف ہوں جو سب سے آخر میں دوزخ سے نکالا جائیگا۔ اور سب سے آخر میں بہشت کے اندر داخل ہوگا۔ یہ ایک شخص ہوگا جو گھٹنوں کے بل دوزخ سے نکلے گا۔ خداوند تعالےٰ فرمائے گا۔ جا اور جنت میں داخل ہو جا۔ چنانچہ وہ جنت میں آئے گا۔ اور اس کو جنت اس حال میں دکھائی جائے گی۔ کہ وہ آدمیوں سے بھری ہوئی ہے۔ وہ کہے گا پروردگار! میں نے بہشت کو لوگوں سے بھرا ہوا پایا (یعنی اس میں میرے لیے جگہ نہیں ہے) خداوند تعالےٰ فرمائے گا۔ جا اور جنت میں داخل ہو جا! ہم نے تجھ کو جنت میں دنیا کے برابر جگہ عطا کی اور دس گنی۔ اور وہ

ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ وَكَانَ يُقَالُ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

٥٣٤٧ ج ١٨ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا اَلْجَنَّةَ وَاٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْهَا رَجُلٌ يُؤْتٰى بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ اَعْرِضُوْا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوْبِهٖ وَارْفَعُوْا عَنْهُ كِبَارَهَا فَتُعْرَضُ عَلَيْهِ صِغَارُ ذُنُوْبِهٖ فَيُقَالُ عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا وَعَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّنْكِرَ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِ ذُنُوْبِهٖ اَنْ تُعْرَضَ عَلَيْهِ فَيُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً فَيَقُوْلُ رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ اَشْيَاءَ لَا اَرَاهَا هٰهُنَا وَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

٥٣٤٨ ج ١٩ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ اَرْبَعَةٌ فَيُعْرَضُوْنَ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِمْ اِلَى النَّارِ فَيَلْتَفِتُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ لَقَدْ كُنْتُ اَرْجُوْ اِذَا اَخْرَجْتَنِيْ مِنْهَا اَنْ لَا تُعِيْدَنِيْ فِيْهَا قَالَ فَيُنْجِيْهِ اللّٰهُ مِنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

٥٣٤٩ ج ٢٠ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَيُحْبَسُوْنَ عَلٰى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ

کہے گا! اے پروردگار! کیا تو مجھ سے مذاق کرتا ہے یا یہ کہے گا۔ پروردگار! کیا تو مجھ سے ہنسی کرتا ہے حالانکہ تو بادشاہ ہے ابن مسعود رض کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلعم یہ بیان کر کے ہنسے اور آپ کی کچلیاں ہنسنے میں نظر آنے لگیں اور پھر فرمایا جنتیوں میں یہ شخص مرتبہ کے لحاظ سے معمولی آدمی ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابی ذر رض کہتے ہیں رسول اللہ ؐ نے فرمایا ہے میں اس شخص کو جانتا ہوں۔ جو جنتیوں میں سب سے آخر میں جنت کے (اندر) داخل ہوگا اور سب سے آخر میں دوزخ سے نکلے گا یہ وہ شخص ہوگا جس کو قیامت کے دن (پروردگار کے حضور میں) لایا جائے گا اور (فرشتوں) سے کہا جائے گا۔ اس کے چھوٹے چھوٹے گناہوں کو اس کے سامنے پیش کرو۔ اور بڑے بڑے گناہوں کو مخفی رکھو چنانچہ چھوٹے چھوٹے گناہ اس پر ظاہر کئے جائیں گے۔ اور اس سے کہا جائے گا کہ تو نے فلاں روز یہ برا کام کیا اور فلاں دن یہ بد کام کیا۔ اور فلاں روز ایسا کیا۔ اور فلاں دن یہ کیا اور تو نے فلاں فلاں روز ایسا ایسا کیا۔ وہ کہے گا۔ ہاں میں نے ایسا کیا وہ ان گناہوں کا انکار نہ کر سکے گا۔ اس لئے کہ وہ بڑے بڑے گناہوں سے خوف زدہ ہوگا۔ پھر اس سے کہا جائے گا کہ تیری ہر برائی کے بدلہ میں تجھ کو ایک نیکی دی گئی، یہ سنکر وہ کہے گا۔ پروردگار! میں نے اور بھی بہت سے برے کام کئے ہیں جن کو میں ان میں نہیں پاتا ابوذر رض کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا رسول اللہ ؐ یہ بیان کر کے ہنسے کہ آپ کی کچلیاں ظاہر ہو گئیں۔ (مسلم)

حضرت انس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ دوزخ سے چار آدمیوں کو نکالا جائے گا۔ اور خدا تعالٰے کے حضور میں پیش کیا جائے گا۔ اور ان کو دوبارہ دوزخ میں بھیجے جانے کا حکم دے دیا جائے گا تو ان میں سے ایک مڑ کر دیکھیگا۔ اور خدا تعالٰے سے عرض کرے گا۔ اے پروردگار! میں تو یہ امید رکھتا تھا کہ جب تو مجھ کو دوزخ سے نکال لے گا تو دوبارہ وہاں نہ بھیجے گا۔ یہ کہہ کر رسول اللہ ؐ نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ اس کو دوزخ سے نجات دیدے گا۔ (مسلم)

حضرت ابی سعید رض کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے مسلمانوں کو دوزخ سے نکالا جائے گا۔ اور اس پل پر روک دیا جائے گا جو جنت اور دوزخ کے درمیان ہے (یعنی پل صراط پر) پھر ان سے ان حقوق

وَالنَّارِ فَيُقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمَ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا هُذِّبُوا وَنُقُّوا أُذِنَ لَهُمْ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَأَحَدُهُمْ أَهْدَى بِمَنْزِلِهِ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهِ كَانَ لَهُ فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

کا بدلہ لیا جائے گا۔ جو ایک کے دوسرے پر ہوں گے یہانتک کہ جب وہ بالکل پاک ہوجائیں گے ان کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت دیدی جائیگی قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے کہ ان میں ہر ایک اپنے اُس مکان کو جو جنت میں ہوگا دنیا کے مکان سے زیادہ پہچاننے والا ہوگا۔ (بخاری)

٥٣٥٠ ح ٢١ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ الْجَنَّةَ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ لَوْ أَسَاءَ لِيَزْدَادَ شُكْرًا وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ أَحْسَنَ لِيَكُونَ عَلَيْهِ حَسْرَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت ابی ہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کوئی شخص اسوقت تک جنت میں داخل نہ ہوگا جب تک اس کو وہ جگہ نہ دکھادی جائے گی جو اس کے لئے دوزخ میں مقرر کی گئی تھی۔ اگر وہ بُرے کام کرتا۔ اور یہ اس لئے کہ اسکے دل میں شکر گذاری کا جذبہ بڑھ جائے۔ اور کوئی شخص اس وقت تک دوزخ میں نہ بھیجا جائے گا۔ جب تک اس کو جنت میں اسکا ٹھکانہ نہ دکھادیا جائے گا۔ جو اس کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ اگر وہ اچھے کام کرتا اور یہ اسلیئے کہ اس کی حسرت و ندامت میں زیادتی ہو۔ (بخاری)

٥٣٥١ ح ٢٢ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ جِيءَ بِالْمَوْتِ حَتَّى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزْدَادُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ وَيَزْدَادُ أَهْلُ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جس وقت جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہوجائیں گے تو موت کو لایا جائے گا۔ اور دوزخ اور جنت کے درمیان اسکو ذبح کردیا جائے گا۔ پھر اعلان کیا جائے گا کہ اے جنتیوں اور اے دوزخیو! اب موت نہیں آئے گی۔ یہ سُن کر جنتیوں کو فرحت و مسرت بڑھ جائیگی۔ اور دوزخی رنج و غم کے دریا میں ڈوب جائیں گے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِي مِنْ عَدَنٍ إِلَى عَمَّانَ الْبَلْقَاءِ مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَكْوَابُهُ عَدَدُ نُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا أَوَّلُ النَّاسِ وُرُودًا فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ الشُّعْثُ رُؤُوسًا الدُّنْسُ ثِيَابًا الَّذِينَ لَا يَنْكِحُونَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

حضرت ثوبان رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے میرے حوض کی لمبائی اتنی ہے جتنا فاصلہ عدن اور عمان بلقاء کے درمیان ہے حوض کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے۔ اس کے پانی پینے کے برتن آسمان کے ستاروں سے زیادہ ہیں جس نے ایک مرتبہ اس میں سے پانی پی لیا پھر اسکو کبھی پیاس نہ لگے گی حوض پر سب سے پہلے فقراء مہاجرین آئیں گے جن کے سر کے بال پریشان اور کپڑے میلے ہیں ہاں وہ فقراء مہاجرین جن سے خوشحال عورتوں کا نکاح نہیں کیا جاتا ہے اور جن کیلئے (گھروں کے) دروازے نہیں کھولے جاتے (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

٥٣٥٣ ح ٢٣ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ

حضرت زید بن ارقم رضؓ کہتے ہیں۔ ہم سفر میں رسول اللہ صلعم

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ جُزْءٌ مِنْ مِائَةِ اَلْفِ جُزْءٍ مِمَّنْ يَرِدُ عَلَىَّ الْحَوْضَ قِيْلَ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سَبْعَمِائَةٍ اَوْ ثَمَانَ مِائَةٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

وَعَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَاِنَّهُمْ لَيَتَبَاهَوْنَ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ وَارِدَةً وَاِنِّىْ لَاَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّشْفَعَ لِىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ اَنَا فَاعِلٌ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَاَيْنَ اَطْلُبُكَ قَالَ اُطْلُبْنِىْ اَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِىْ عَلَى الصِّرَاطِ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ فَاطْلُبْنِىْ عِنْدَ الْمِيْزَانِ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيْزَانِ قَالَ فَاطْلُبْنِىْ عِنْدَ الْحَوْضِ فَاِنِّىْ لَا اُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلٰثَ الْمَوَاطِنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيْلَ لَهٗ مَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ قَالَ ذٰلِكَ يَوْمٌ يَنْزِلُ اللهُ تَعَالٰى عَلٰى كُرْسِيِّهٖ فَيَئِطُّ كَمَا يَئِطُّ الرَّحْلُ الْجَدِيْدُ مِنْ تَضَايُقِهٖ وَهُوَ كَسَعَةِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَيُجَاءُ بِكُمْ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَيَكُوْنُ اَوَّلُ مَنْ يُّكْسٰى اِبْرَاهِيْمُ يَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى اكْسُوْا خَلِيْلِىْ فَيُؤْتٰى بِرَيْطَتَيْنِ بَيْضَاوَيْنِ مِنْ رِيَاطِ الْجَنَّةِ ثُمَّ اُكْسٰى عَلٰى اِثْرِهٖ ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ يَّمِيْنِ اللهِ مَقَامًا يَغْبِطُنِى الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِعَارُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

کے ساتھ تھے کہ ایک مقام پر ہم اترے۔ حضور صلعم نے فرمایا تم ان لاکھوں جزوں میں سے ایک جز نہ ہو جو حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے۔ لوگوں نے زید بن ارقم سے پوچھا تمہاری تعداد اس روز کتنی تھی۔ کہا سات سو یا آٹھ سو۔ (ابوداؤد)

حضرت سمرہ رض کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ (جنت میں) ہر نبی کا ایک حوض ہو گا اور انبیاء اس پر فخر کریں گے۔ کہ کس کے حوض پر آدمی زیادہ آتے ہیں۔ اور مجھ کو امید ہے کہ سب سے زیادہ آدمی میرے حوض پر آئیں گے۔ (ترمذی)

حضرت انس رض کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسول خدا صلعم سے عرض کیا کہ آپ میرے لئے خاص طور پر سفارش فرمادیں، آپ نے فرمایا۔ اچھا میں سفارش کر دوں گا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟ آپ نے فرمایا ابتداء میں مجھ کو پل صراط پر تلاش کریں میں نے عرض کیا اگر آپ پل صراط پر نہ ملیں۔ فرمایا۔ تو میزان پر۔ میں نے عرض کیا۔ اگر آپ میزان پر بھی نہ ملیں۔ فرمایا تو پھر حوض پر۔ میں ان تینوں جگہ کو نہیں چھوڑوں گا۔ یعنی ان مقامات میں سے کسی ایک جگہ ضرور ملوں گا۔ (ترمذی)

حضرت ابن مسعود رض کہتے ہیں۔ نبی صلعم سے پوچھا گیا۔ مقام محمود کیا ہے (جس کا اس آیت میں آپ سے وعدہ کیا گیا ہے عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا) آپ نے فرمایا۔ یہ مقام محمود اس روز ملے گا۔ جس روز خداوند تعالٰے اپنی کرسی پر نزول اجلال فرمائے گا۔ اور یہ کرسی اس طرح بولے گی جس طرح نئے چمڑے کی تنگ زین بولتی ہے۔ اور کرسی کی کشادگی اتنی ہے جتنی کہ آسمان اور زمین کے درمیانی فضا ہے۔ پھر تم کو برہنہ پا ننگے اور بے ختنہ لایا جائے گا۔ اور جن لوگوں کو اس روز لباس پہنایا جائے گا۔ ان میں سب سے پہلے حضرت ابراہیم ع ہوں گے۔ چنانچہ خداوند تعالٰے فرشتوں کو حکم دے گا میرے دوست کو لباس پہناؤ (جنت کی چادروں میں سے دو سفید چادریں لائی جاوینگی۔ اور حضرت ابراہیم ع کو اڑھائی اور پہنائی جائیں گی) اس کے بعد مجھ کو لباس دیا جائے گا۔ پھر میں خداوند بزرگ و برتر کے دائیں جانب کھڑا ہونگا۔ اور اگلے پچھلے تمام لوگ مجھ پر رشک کرینگے (دارمی)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رض کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن پل صراط پر مومنوں کی علامت یہ الفاظ ہوں گے "رب سلم وسلم" (یعنی مومنین یہ الفاظ کہتے ہونگے۔ پروردگار

وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

سلامت رکھ سلامت رکھ ۔ (ترمذی)

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَفَاعَتِي لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ جَابِرٍ

٥٣٥٨ / ح ٢٩ **حضرت انس** رض کہتے ہیں ۔ نبی ص نے فرمایا ہے ۔ میری شفاعت کبیرہ گناہ کرنے کے لئے میرے ساتھ مخصوص ہو گی (یعنی اور کوئی پیغمبر کبیرہ گناہ کی سفارش نہ کر سکے گا ۔) (ترمذی ۔ ابوداؤد)

وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِي اٰتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّي فَخَيَّرَنِي بَيْنَ اَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ اُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

٥٣٥٩ / ح ٣٠ **حضرت عوف** بن مالک رض کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے میرے پاس خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک فرشتہ آئے گا ۔ اور مجھ کو اس کا اختیار دے گا کہ یا تو میں اپنی آدھی امت کا جنت میں داخل ہونا منظور کر لوں ۔ یا شفاعت کو اختیار کر لوں (یعنی ان دونوں باتوں میں سے ایک کو اختیار کر لوں) میں شفاعت کو اختیار کر لوں گا ۔ اور میری شفاعت ہر اس شخص کیلئے ہو گی ۔ جس نے مرتے وقت تک خدا تعالےٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو (ترمذی ۔ ابن ماجہ)

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْجَدْعَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِي اَكْثَرُ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

٥٣٦٠ / ح ٣١ **حضرت عبداللہ** بن ابی جدعاء رض کہتے ہیں ۔ میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے ۔ میری اُمت کے ایک شخص کی سفارش کریں گے ۔ بنی تمیم (قبیلہ) کے آدمیوں کے برابر لوگ جنت میں داخل ہونگے ۔ (ترمذی ۔ دارمی ۔ ابن ماجہ)

وَعَنْ اَبِي سَعِيدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اُمَّتِي مَنْ يَشْفَعُ لِلْفِئَامِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْقَبِيلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

٥٣٦١ / ح ٣٢ **حضرت ابوسعید** رض کہتے ہیں ۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے میری اُمت میں سے بعض لوگ ہونگے جو ایک جماعت کی سفارش کرینگے اور بعض ایک قبیلہ کی سفارش کرینگے ۔ اور بعض ایک صلبی خاندان کی اور بعض صرف ایک آدمی کی ۔ یہانتک کہ میری ساری اُمت جنت میں داخل ہو جائیگی (ترمذی)

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَنِي اَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِي اَرْبَعَ مِائَةِ اَلْفٍ بِلَا حِسَابٍ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَهٰكَذَا فَحَثَا بِكَفَّيْهِ وَجَمَعَهُمَا فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَهٰكَذَا فَقَالَ عُمَرُ دَعْنَا يَا اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَمَا عَلَيْكَ اَنْ يُدْخِلَنَا اللّٰهُ كُلَّنَا الْجَنَّةَ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ شَاءَ اَنْ يُدْخِلَ خَلْقَهُ الْجَنَّةَ بِكَفٍّ وَاحِدٍ فَعَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ عُمَرُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ

٥٣٦٢ / ح ٣٣ **حضرت انس** رض کہتے ہیں ۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے ۔ خداوند بزرگ و برتر نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ میری اُمت میں سے چار لاکھ آدمیوں کو بے حساب جنت میں داخل کرے گا ۔ ابوبکر رض نے عرض کیا ۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! ہماری تعداد اور بڑھائیے ۔ آپ نے فرمایا " اور اتنا اور " یہ کہہ کر آپ نے دونوں ہاتھوں کو ملا کر لپ بنائی اور لوگوں کو دکھائی ۔ ابوبکر رض نے پھر کہا ۔ یا رسول اللہ ص ! ہماری تعداد کو اور زیادہ کرائیے ! آپ نے پھر لپ بنا کر فرمایا ، اتنا اور ۔ عمر رض نے کہا ۔ ابوبکر رض ہم کو ہمارے حال پر چھوڑ دو ! (یعنی ہم کو عبادت وغیرہ کرنے دو) ابوبکر رض نے کہا عمر رض تمہارا کیا نقصان ہے ۔ اگر خداوند تعالےٰ ہم سب کو جنت میں داخل کر دے ۔ عمر رض نے فرمایا ۔ اگر خداوند تعالےٰ اپنی ساری مخلوق کو ایک ہی مٹھی میں بھر کر ، یا ایک ہی مرتبہ میں داخل کرنا چاہے تو داخل کر سکتا ہے ۔ نبی صلعم نے فرمایا ، عمر رض نے سچ کہا ۔ (شرح السنۃ)

٥٣٦٣ ح ٣٤ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُصَفُّ اَهْلُ النَّارِ فَيَمُرُّ بِهِمُ الرَّجُلُ مِنْ
اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ اَمَا
تَعْرِفُنِيْ اَنَا الَّذِيْ سَقَيْتُكَ شَرْبَةً وَقَالَ بَعْضُهُمْ
اَنَا الَّذِيْ وَهَبْتُ لَكَ وَضُوْءً فَيَشْفَعُ لَهٗ فَيُدْخِلُهُ
الْجَنَّةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے دوزخی صف باندھ کر کھڑے ہونگے کہ ایک جنتی ان کے سامنے سے گزرے گا ایک دوزخی اس صف میں سے اس کو مخاطب کر کے کہیگا۔ تو مجھ کو پہچانتا نہیں۔ میں وہ شخص ہوں، جو تجھ کو پانی پلایا تھا۔ ایک اور آدمی یہ کہے گا۔ میں وہ شخص ہوں۔ جس نے وضو کے لئے تجھ کو پانی دیا تھا۔ وہ جنتی اس کی سفارش کرے گا اور اس کو جنت میں لیجائے گا (ابن ماجہ)

٥٣٦٤ ح ٣٥ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلَ
النَّارَ اِشْتَدَّ صِيَاحُهُمَا فَقَالَ الرَّبُّ تَعَالٰى
اَخْرِجُوْهُمَا فَقَالَ لَهُمَا لِاَيِّ شَيْءٍ اِشْتَدَّ صِيَاحُكُمَا
قَالَا فَعَلْنَا ذٰلِكَ لِتَرْحَمَنَا قَالَ فَاِنَّ رَحْمَتِيْ لَكُمَا
اَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِيَا اَنْفُسَكُمَا حَيْثُ كُنْتُمَا مِنَ النَّارِ
فَيُلْقِيْ اَحَدُهُمَا نَفْسَهٗ فَيَجْعَلُهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ
بَرْدًا وَّسَلَامًا وَيَقُوْمُ الْاٰخَرُ فَلَا يُلْقِيْ
نَفْسَهٗ فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَعَالٰى مَا مَنَعَكَ
اَنْ تُلْقِيَ نَفْسَكَ كَمَا اَلْقٰى صَاحِبُكَ فَيَقُوْلُ
رَبِّ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَا تُعِيْدَنِيْ فِيْهَا بَعْدَ
مَا اَخْرَجْتَنِيْ مِنْهَا فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَعَالٰى
لَكَ رَجَاءُكَ فَيَدْخُلَانِ جَمِيْعًا الْجَنَّةَ
بِرَحْمَةِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابی ہریرہ رضؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ جو لوگ دوزخ میں داخل ہوں گے ان میں سے دو شخص بہت زیادہ شور و غل مچائیں گے۔ یعنی خوب روئیں اور چلائیں گے، خداوند تعالےٰ حکم دے گا ان کو نکال لاؤ۔ جب وہ حاضر ہوں گے تو خدا تم ان سے پوچھے گا۔ تم کیوں چلّا رہے تھے۔ وہ کہیں گے۔ ہم اس لئے چلّا رہے تھے۔ کہ ہم پر رحم کیا جائے خداوند تعالےٰ فرمائے گا۔ میرا رحم تمہارے لئے یہ ہے کہ تم واپس جاؤ اور جس جگہ تم پڑے تھے وہیں اپنے آپ کو آگ میں جا ڈالو۔ ایک تو فوراً اس حکم پر عمل کرے گا۔ یعنی اپنے آپ کو آگ میں جا ڈالے گا جس کو خداوند تعالےٰ ٹھنڈا اور امن کی جگہ بنا دے گا۔ اور دوسرا اس حکم کی تعمیل نہ کرے گا۔ خداوند تعالےٰ اس سے پوچھے گا۔ تو نے اپنے آپ کو آگ میں کیوں نہیں ڈالا، جس طرح تیرے ساتھی نے ڈال دیا ہے وہ کہے گا مجھے امید ہے کہ جس جگہ سے تو نے مجھے نکالا ہے، پھر وہاں مجھ کو نہ بھیجیگا۔ خداوند تعالےٰ فرمائے گا۔ تو نے جو امید باندھی تھی۔ وہ تیرے لئے پوری کی جاتی ہے۔ چنانچہ دونوں کو خداوند تعالےٰ اپنی رحمت سے جنت میں داخل کر دیگا (ترمذی)

٥٣٦٥ ح ٣٦ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ
ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ مِنْهَا بِاَعْمَالِهِمْ فَاَوَّلُهُمْ
كَلَمْحِ الْبَرْقِ ثُمَّ كَالرِّيْحِ ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ
كَالرَّاكِبِ فِيْ رَحْلِهٖ ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ
كَمَشْيِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

حضرت ابن مسعود رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے لوگ دوزخ کی آگ پر حاضر ہونگے (پل صراط سے گذرتے ہوئے) پھر اپنے اعمال صالحہ کے مطابق اس سے نجات پائیں گے۔ ان میں جو لوگ سب سے بہتر ہونگے وہ بجلی چمکنے کی مانند پل صراط سے گذر جائینگے۔ پھر ہوا کے مانند، پھر دوڑتے گھوڑے کی مانند، پھر اونٹ کی مانند۔ پھر آدمی کے دوڑنے کی مانند۔ پھر پیدل چلنے کی مانند (ترمذی - دارمی)

فصل سوم

٥٣٦٦ ح ٣٧ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَمَامَكُمْ حَوْضِيْ مَا بَيْنَ جَنْبَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ قَالَ بَعْضُ الرُّوَاةِ هُمَا قَرْيَتَانِ بِالشَّامِ بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ ثَلٰثِ لَيَالٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِيْهِ اَبَارِيْقُ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ وَرَدَهٗ فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا اَبَدًا۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۵۳۶۷ ج۳۸ وَعَنْ حُذَيْفَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى النَّاسَ فَيَقُوْمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ فَيَأْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا اَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ وَهَلْ اَخْرَجَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا خَطِيْئَةُ اَبِيْكُمْ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اِذْهَبُوْا اِلٰى اِبْنِيْ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اِنَّمَا كُنْتُ خَلِيْلًا مِنْ وَرَاءَ وَرَاءَ اِعْمَدُوْا اِلٰى مُوْسٰى الَّذِيْ كَلَّمَهُ اللّٰهُ تَكْلِيْمًا فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اِذْهَبُوْا اِلٰى عِيْسٰى كَلِمَةِ اللّٰهِ وَرُوْحِهٖ فَيَقُوْلُ عِيْسٰى لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ فَيَأْتُوْنَ مُحَمَّدًا فَيَقُوْمُ فَيُؤْذَنُ لَهٗ وَتُرْسَلُ الْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَتَقُوْمَانِ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا فَيَمُرُّ اَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ قَالَ قُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اَيُّ شَيْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ قَالَ اَلَمْ تَرَوْا اِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِيْ طَرْفَةِ عَيْنٍ ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيْحِ ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ

تمہارے آگے (قیامت کے دن) میرا حوض ہے جس کے دونوں کناروں کا فاصلہ اتنا ہے، جتنا کہ جرباء اور اذرح کے درمیان فاصلہ ہے۔ بعض راویوں کا بیان ہے، کہ جرباء اور اذرح شام میں دو آبادیاں ہیں جن کے درمیان تین دن کا فاصلہ ہے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ اس حوض کے اندر پانی پینے کے برتن آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں۔ جو شخص اس حوض پر آئے اور اس کا پانی پیئے وہ پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ (بخاری ومسلم)

حضرت حذیفہ اور ابی ہریرہ رض کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ خداوند بزرگ و برتر (قیامت کے دن) لوگوں کو جمع کرے گا۔ پھر مومن ایک مقام پر کھڑے ہوں گے۔ اور جنت انکے قریب لیجائی جائے گی۔ پھر لوگ آدم ع کے پاس جائینگے اور کہیں گے۔ اے ہمارے باپ ہمارے لئے جنت کھول دو! آدم ع کہیں گے۔ تم کو جنت سے تمہارے باپ کے گناہ نے نکالا ہے۔ یہ کام میری قوت سے باہر ہے۔ تم میرے بیٹے ابراہیم خلیل اللہ ع کے پاس جاؤ۔ (چنانچہ حضرت ابراہیم ع کے پاس جائیں گے) وہ کہیں گے یہ کام میرے بس کا نہیں میں خدا تعالےٰ کا دوست آج سے پہلے ہی تھا۔ تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ جن سے خداوند تعالےٰ نے کلام کیا ہے۔ چنانچہ وہ موسیٰ ع کے پاس جائینگے۔ حضرت موسیٰ ع کہیں گے۔ میں اس کا اہل نہیں۔ تم عیسیٰ ع کے پاس جاؤ جو خدا کا کلمہ اور خدا تعالیٰ کی روح ہیں (چنانچہ وہ عیسیٰ ع کے پاس جائیں گے) وہ کہیں گے یہ کام میری قدرت سے باہر ہے۔ آخر لوگ محمد ص کے پاس آئیں گے، اور آپ عرش الٰہی کی دائیں جاکر کھڑے ہوکر شفاعت کی اجازت طلب کرینگے۔ اور آپ کو اجازت دی جائے گی۔ پھر امانت اور رحم (یعنی ناتے کو بھیجا جائے گا۔ اور وہ پل صراط کے دائیں بائیں کھڑے ہو جائیں گے اور پل صراط سے گزرنا شروع ہوگا اور سب سے پہلی جماعت بجلی کی مانند گزر جائے گی۔ ابوہریرہ رض کا بیان ہے کہ میں نے پوچھا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، بجلی کی مانند کیونکر، گذر جائیں گے؟ آپ نے فرمایا۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ بجلی چمک کر کس طرح گذر جاتی ہے؟ اور آنکھ جھپکتے واپس آجاتی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ اسکے بعد لوگ ہوا کی مانند گذریں گے، پھر پرندوں کی مانند گزریں گے، پھر مردوں کے دوڑنے کے مانند گزریں گے۔ پھر پیدل چلنے والوں کی مانند گزرینگے

وَشَدِّ الرِّجَالِ تَجْرِیْ بِهِمْ أَعْمَالُهُمْ وَنَبِیُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُوْلُ يَا رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ حَتّٰى تَعْجِزَ أَعْمَالُ الْعِبَادِ حَتّٰى يَجِیْءَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيْعُ السَّيْرَ إِلَّا زَحْفًا قَالَ وَفِیْ حَافَتَیِ الصِّرَاطِ كَلَالِيْبُ مُعَلَّقَةٌ مَأْمُوْرَةٌ تَأْخُذُ مَنْ أُمِرَتْ بِهٖ فَمَخْدُوْشٌ نَاجٍ وَمُكَرْدَسٌ فِی النَّارِ وَالَّذِیْ نَفْسُ أَبِیْ هُرَيْرَةَ بِيَدِهٖ إِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعِيْنَ خَرِيْفًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور اس رفتار کو انکے اعمال جاری کرینگے (یعنی جیسے اعمال ہونگے اسی قسم کی رفتار ہوگی) اور تمہارے نبی پل صراط پر یہ کہتے ہونگے رب سلم سلم یعنی اے پروردگار سالم رکھ سالم اعمال یکو یہانتک کہ بندوں کے عاجز ہونگے (یعنی ایسے لوگ رہ جائیں گے جن کے اعمال کے قوت کی رفتار سست ہوگی اور وہ پل صراط سے نہ گذر سکیں گے چنانچہ ایک شخص گھسٹتا ہوا آئیگا (یعنی اس میں چلنے کی قوت نہ ہوگی) اسکے بعد رسول اللہ صنے فرمایا پل صراط کے دونوں طرف آنکڑے ہوں گے۔ جن جن کو حکم دیا گیا ہوگا کہ وہ اس شخص کو پکڑ لیں، جس کو پکڑ لئے جانے کا حکم دیا گیا ہو۔ چنانچہ ان آنکڑوں سے زخمی ہو کر بعض لوگ نجات پا جائیں گے اور بعض کو ہاتھ پاؤں باندھ کر دوزخ میں ڈال دیا جائیگا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں ابو ہریرہؓ کی جان ہے۔ دوزخ کا گہراؤ ستر برس کی مسافت کی راہ کے برابر ہے۔ (مسلم)

٥٣٦٨ ج٣٩ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ قَوْمٌ بِالشَّفَاعَةِ كَأَنَّهُمُ الثَّعَارِيْرُ قُلْنَا مَا الثَّعَارِيْرُ قَالَ إِنَّهُ الضَّغَابِيْسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت جابر رض کہتے ہیں رسول اللہ صنے فرمایا ہے۔ دوزخ سے سفارش کے سبب آدمیوں کی ایک جماعت نکالی جائیگی گویا کہ وہ ثعاریر ہیں۔ ہم نے عرض کیا، ثعاریر کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ ارنے ہیں (یعنی جسطرح خیو گکڑی ارنے جلد بڑھتے ہیں۔ اسی طرح یہ لوگ جلے بھنے نکلیں گے۔ اور نہر حیات میں پڑ کر ترو تازہ ہو جائیں گے (بخاری مسلم)

٥٣٦٩ ج٤٠ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَةٌ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

حضرت عثمان بن عفان رض کہتے ہیں۔ رسول اللہ صنے فرمایا ہے۔ قیامت کے دن تین قسم کے لوگ سفارش کرینگے۔ اول انبیا، پھر علماء، پھر شہداء۔ (ابن ماجہ)

بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِهَا

جنت اور جنتیوں کا بیان

فصل اوّل

٥٣٧٠ ج١ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ وَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ

حضرت ابی ہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ خداوند تعالے نے فرمایا ہے۔ کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی چیز تیار کی ہے جس کو کسی ایک آنکھ نے (آج تک) نہیں دیکھا نہ اس کی خوبیوں کو سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال پیدا ہوا۔ اگر تم اس کی تصدیق چاہو۔ تو یہ آیت پڑھو

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اخفی لھم من قرۃ اعین (یعنی کوئی شخص اس چیز کو نہیں جانتا جس کو پوشیدہ رکھا گیا ہے اور جو آنکھ کی ٹھنڈک کا سبب ہے (بخاری و مسلم)

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۵۳۴۱ ح ۲ حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جنت میں ایک کوڑے کے برابر جگہ دنیا اور جو کچھ دنیا کے اندر ہے سب سے بہتر ہے۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِّنْ نِّسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا وَلَنَصِيفُهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۵۳۴۲ ح ۳ حضرت انس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ صبح اور شام کو خدا وند تعالیٰ کی راہ میں ایک بار جانا دنیا اور جو کچھ دنیا کے اندر ہے سب سے بہتر ہے اور اگر جنتیوں میں سے کسی کی عورت دنیا کی طرف جھانک لے تو مشرق و مغرب کے درمیان روشن کر دے اور ساری فضائے مشرق و مغرب کو خوشبو سے بھر دے اور سر کی اوڑھنی دنیا اور جو کچھ دنیا کے اندر ہے سب سے بہتر ہے۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ تَغْرُبُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۵۳۴۳ ح ۴ حضرت ابی ہریرۃ رضؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ جنت میں ایک درخت ہے اگر کوئی سوار اس کے سایہ میں سو برس تک چلتا رہے تب بھی وہ سایہ ختم نہ کر سکے اور جنت میں تمہاری کمان کی برابر جگہ ان تمام چیزوں سے بہتر و برتر ہے جن پر آفتاب طلوع یا غروب ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِّنْ لُؤْلُؤَةٍ وَّاحِدَةٍ مُّجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا وَفِي رِوَايَةٍ طُولُهَا سِتُّونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِّنْهَا أَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْآخَرِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَّنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۵۳۴۴ ح ۵ حضرت ابی موسیٰ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جنت میں مومن کے لئے ایک خالی موتی کا ایک خیمہ ہوگا جس کا عرض (ایک روایت میں ہے، جس کا طول) ساٹھ کوس کا ہوگا۔ اس خیمہ کے ہر گوشے میں اسکی بیویاں وغیرہ ہوں گی اور ایک گوشے کے آدمی دوسرے گوشہ کے آدمیوں کو نہ دیکھ سکیں گے۔ ان سب گھروں میں مسلمان چلتا پھرتا رہے گا۔ اور مومن کے لئے دو جنتیں ہونگی جن کے برتن اور تمام چیزیں چاندی کی ہوں گی۔ اور دو جنتیں سونے کی ہوں گی جن کے برتن اور تمام چیزیں سونے کی ہونگی، اور لوگوں اور انکے پروردگار کے درمیان بزرگی و عظمت باری کا صرف ایک پردہ حائل ہوگا (جنت عدن کے اندر (بخاری مسلم)

وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَاهَا دَرَجَةً مِّنْهَا تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ

۵۳۴۵ ح ۶ حضرت عبادہ بن صامت رضؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جنت میں سو درجے ہیں۔ ان میں سے ہر درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ آسمان و زمین کے درمیان ہے۔ اور فردوس جنت کے تمام درجوں سے اعلیٰ و برتر ہے اور اسی فردوس

الْاَرْبَعَةُ وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُوْنُ الْعَرْشُ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَلَمْ اَجِدْهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ

سے جنت کی چاروں نہریں نکلی ہیں (جو جنت کے تمام درجوں میں جاری ہیں) اور فردوس کے اوپر عرشِ الٰہی ہے۔ جب تم خدا سے جنت مانگو تو جنت الفردوس مانگو۔ (ترمذی)

۵۳۷۶ ح ۷ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا يَاْتُوْنَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيْحُ الشِّمَالِ فَتَحْثُوْا فِي وُجُوْهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَّجَمَالًا فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى اَهْلِيْهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَّجَمَالًا فَيَقُوْلُ لَهُمْ اَهْلُوْهُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا فَيَقُوْلُوْنَ وَاَنْتُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ جنت میں ایک بازار ہے، جس میں ہر جمعہ کو جنتی جمع ہوں گے۔ اور وہاں شمالی ہوا چلے گی۔ جو جنتیوں کے منہ اور کپڑوں پر خوشبو ڈالے گی اور اسکے حسن و جمال میں زیادتی ہو جائیگی۔ پھر جب وہ زیادہ حسین و جمیل بن کر اپنی بیویوں کے پاس جائیں گے تو ان کی بیویاں کہیں گی۔ قسم ہے خدا تعالیٰ کی ہم سے جدا ہو کر تم نے اپنے حسن و جمال کو بڑھا لیا۔ اسکے جواب میں وہ کہیں گے اور ہمارے بعد تمہارے حسن و جمال میں زیادتی ہو گئی۔ (مسلم)

۵۳۷۷ ح ۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ كَاَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ اِضَاءَةً قُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِنَّ مِنْ وَّرَاءِ الْعَظْمِ وَاللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا لَا يَسْقَمُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَتْفُلُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ اٰنِيَتُهُمُ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَاَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَوَقُوْدُ مَجَامِرِهِمُ الْاَلُوَّةُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ عَلٰى خَلْقِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ عَلٰى صُوْرَةِ اَبِيْهِمْ اٰدَمَ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابی ہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جو لوگ جنت میں سب سے پہلے داخل ہونگے۔ وہ چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوں گے اور ان کے بعد جو جماعت داخل ہوگی۔ وہ اس روشن ستارے کی مانند ہوگی جو سورج اور چاند سے کم اور دوسرے ستاروں سے زیادہ روشن ہے۔ اور جنتیوں کے دل ایک شخص کے دل کی مانند ہوں گے۔ یعنی نہ تو ان میں اختلاف ہوگا، اور نہ بغض و عداوت۔ اور جنت میں ہر جنتی کی دو بیویاں حور عین میں سے ہوں گی۔ جن کی پنڈلیوں کا گودا ہڈی اور گوشت نظر آتا ہوگا۔ (یعنی وہ اس قدر حسین ہوں گی، کہ ان کا گودا ہڈیوں اور گوشت کے اندر سے دکھائی دے گا)، جنتی صبح و شام اللہ تعالیٰ کو یاد کرینگے۔ نہ تو بیمار ہونگے اور نہ پیشاب کریں گے۔ نہ پاخانہ پھرینگے۔ نہ تھوکیں گے اور رینٹھ سنکیں گے۔ اور جنتیوں کے برتن سونے چاندی کے ہوں گے ان کی کنگھیاں سونے کی ہونگی۔ ان کی انگیٹھیوں کا ایندھن اگر ہوگا۔ ان کا پسینہ مشک ہوگا۔ اور سارے جنتی ایک شخص کی سیرت و عادت پر ہوں گے۔ اور صورت میں اپنے باپ آدم ؑ کی شکل پر اور ان کا قد ساٹھ گز اونچا ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

۵۳۷۸ ح ۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَاْكُلُوْنَ فِيْهَا

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ جنتی جنت میں کھائیں گے اور پئیں گے۔ لیکن نہ تو تھوکیں گے نہ پیشاب

وَيَشْرَبُوْنَ وَلَا يَتْفُلُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ قَالُوْا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَالتَّحْمِيْدَ كَمَا تُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

کریں گے۔ نہ پاخانہ پھریں گے اور نہ ناک سنکیں گے۔ صحابہ رضؓ نے پوچھا کھانے کا فضلہ کیا ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا ڈکار ہو جائے گا۔ اور پسینہ مشک کی خوشبو کی مانند پسینہ اور سبحان اللہ والحمدللہ کہنا جنتیوں کے دل میں ڈالدیا جائے گا اور وہ اس طرح ان کی زبان پر رواں ہوگا۔ جیسے سانس جاری ہے۔ (مسلم)

٥٣٧٩ ح ١٠ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ وَلَا يَبْأَسُ وَلَا يَبْلٰى ثِيَابُهٗ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابی ہریرۃؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ جو شخص جنت میں داخل ہوگا چین سے اور خوش رہے گا۔ فکر و غم اس کے پاس نہ آئے گا۔ اور نہ تو اس کے کپڑے پرانے ہونگے۔ اور نہ اس کا شباب فنا ہوگا۔ (مسلم)

٥٣٨٠ ح ١١ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُنَادِيْ مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ اَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَهْرَمُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْأَسُوْا اَبَدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابی سعید اور ابی ہریرۃ رضؓ کہتے ہیں رسولؐ نے فرمایا ہے۔ جنت میں اعلان کیا جائے گا۔ کہ تم تندرست رہو گے اور کبھی نہ بیمار ہو گے۔ اور تم ہمیشہ زندہ ہو گے کبھی نہ مرو گے، اور تم جوان رہو گے۔ کبھی بوڑھے نہ ہو گے۔ اور تم خوشی اور آرام سے رہو گے۔ فکر و غم تمہارے پاس نہ آئے گا۔ (مسلم)

٥٣٨١ ح ١٢ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَوْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابی سعید رضؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ جنتی اپنے اوپر کے بالاخانے والوں کو اس طرح دیکھیں گے۔ جسطرح تم اس روشن ستارہ کو دیکھتے ہو۔ جو طلوع و غروب کے وقت آسمان کے اُفق میں ہوتا ہے۔ اور یہ بالاخانے بزرگی اور فرقِ مراتب کے سبب سے ہوں گے۔ جو جنتیوں کے درمیان پایا جائے گا صحابہ رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم! کیا یہ بالاخانے انبیاءؑ کے مکانات ہوں گے۔ اور انبیاءؑ کے سوا ان میں کوئی نہ جا سکے گا۔ آپؐ نے فرمایا، ہاں قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ان میں وہ لوگ جا سکیں گے، جو خدا پر ایمان لائے اور پیغمبر کی تصدیق کی، (بخاری و مسلم)

٥٣٨٢ ح ١٣ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّيْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابی ہریرۃؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جنت میں ایک جماعت ایسے لوگوں کی داخل ہو گی جس کے دل پرندوں کے دل کے مانند ہونگے (یعنی نہایت نرم اور حسد بغض سے خالی) (مسلم)

٥٣٨٣ ح ١٤ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا

حضرت ابی سعید رضؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ جنتیوں سے فرمائے گا۔ اے جنتیو! وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار ہم حاضر ہیں، تیری خدمت میں موجود ہیں۔ اور بھلائی

وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبِّ وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَلَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُونَ يَا رَبِّ وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُ أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ خداوند تعالیٰ فرمائے گا۔ کیا تم راضی اور خوش ہو؟ وہ کہیں گے، اے پروردگار! ہم کیونکر راضی اور خوش نہ ہوں۔ تو نے ہم کو اس قدر دیا ہے کہ اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا خداوند تعالیٰ فرمائے گا کیا میں ان سب چیزوں سے بہتر ایک اور چیز تم کو عطا کر دوں؟ وہ کہیں گے اے پروردگار! ان چیزوں سے بہتر اور کون سی چیز ہو گی خداوند تعالیٰ فرمائے گا۔ میں تم کو اپنی خوشنودی عطا کروں گا اور اس کے بعد پھر تم سے کبھی ناخوش نہ رہوں گا۔ (بخاری و مسلم)

٥٣٨٤ ح ١٥ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَدْنَى مَقْعَدِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ أَنْ يَقُولَ لَهُ تَمَنَّ فَيَتَمَنَّى وَيَتَمَنَّى فَيَقُولُ لَهُ هَلْ تَمَنَّيْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُولُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابی ہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ تم میں سے ادنیٰ شخص کا جنت میں یہ مرتبہ ہو گا کہ خداوند تعالیٰ اس سے فرمائے گا "آرزو" ظاہر کر" وہ اپنی آرزوئیں ظاہر کرنا شروع کرے گا۔ اور سب کو پورا کیا جائے۔ پھر اس سے کہا جائے گا۔ تیرے دل میں جتنی آرزوئیں ہیں، تو نے پوری کر لیں۔ وہ کہے گا۔ ہاں۔ خداوند تعالیٰ فرمائے گا وہ سب چیزیں جو تو نے مانگیں اور اسی قدر اور تجھ کو دی جاتی ہیں (مسلم)

٥٣٨٥ ح ١٦ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيلُ كُلٌّ مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے سیحان۔ جیحان۔ فرات اور نیل یہ سارے دریا جنت کی نہریں ہیں (مسلم)

٥٣٨٦ ح ١٧ وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ قَالَ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ الْحَجَرَ يُلْقَى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِي فِيهَا سَبْعِينَ خَرِيفًا لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَاللَّهِ لَتُمْلَأَنَّ وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ مَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيظٌ مِنَ الزِّحَامِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت عتبہ بن غزوان رضؓ کہتے ہیں۔ کہ ہمارے سامنے یہ ذکر کیا گیا (یعنی رسول اللہ صلعم کی حدیث بیان کی گئی)۔ کہ اگر دوزخ کے کنارہ سے پتھر گرایا جائے۔ تو وہ ستر برس تک نیچے لڑھکتا چلا جائے گا اور دوزخ کی تہ تک نہ پہنچے گا۔ اور قسم ہے خدا تعالیٰ کی دوزخ کا یہ گھراؤ بھر جائے گا اور ہمارے سامنے ذکر کیا گیا کہ جنت کے دروازے کے دونوں کواڑوں کے درمیان چالیس برس کی مسافت کا فاصلہ ہے اور ایک دن ایسا ہو گا کہ جنت لوگوں سے بھری ہوئی ہوگی (مسلم)

فصل دوم

٥٣٨٧ ح ١٨ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ مِنَ الْمَاءِ قُلْنَا الْجَنَّةُ مَا بِنَاؤُهَا قَالَ لَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَلَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوتُ وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ يَدْخُلُهَا يَنْعَمُ

حضرت ابی ہریرہ رضؓ کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مخلوق کو کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے؟ فرمایا پانی سے پھر میں نے پوچھا جنت کی تعمیر کس چیز سے ہوئی ہے؟ ایک اینٹ سونے ایک چاندی کی۔ اور اس تعمیر کا مصالحہ یا گارا تیز خوشبو مشک سے اور اس کی کنکریاں موتی اور یاقوت ہیں اور مٹی اس کی زعفران ہے جو

وَلَا يَبْأَسُ وَيَخْلُدُ وَلَا يَمُوْتُ وَلَا يَبْلٰى ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

اس میں داخل ہوگا چین و آرام سے رہے گا۔ فکرمند نہ ہوگا۔ ہمیشہ رہے گا مرے گا نہیں۔ اس کے کپڑے پرانے نہ ہوں گے۔ اور اس کا شباب فنا نہ ہوگا۔ (احمد۔ ترمذی۔ دارمی)

٥٣٨٨ ح ١٩
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ اِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابی ہریرہ رض کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جنت میں جو درخت بھی ہے، اس کا تنہ سونے کا ہے۔ (ترمذی)

٥٣٨٩ ح ٢٠
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابی ہریرہ رض کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جنت میں سو درجے ہیں۔ اور ہر دو درجوں کے درمیان سو برس کی مسافت کا فاصلہ ہے۔ (ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے)

٥٣٩٠ ح ٢١
وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ لَوْ اَنَّ الْعٰلَمِيْنَ اجْتَمَعُوْا فِيْ اِحْدٰهُنَّ لَوَسِعَتْهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابی سعید رض کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے، جنت میں سو درجے ہیں اگر تمام عالم کے لوگ ایک درجے میں جمع ہو جائیں تو وہ ان کے لئے کافی ہوگا۔ (ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے)

٥٣٩١ ح ٢٢
وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ قَالَ اِرْتِفَاعُهَا لَكَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابی سعید رض کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے خداوند تعالیٰ کے اس قول وفرش مرفوعہ کے متعلق فرمایا ہے کہ ان بچھونوں کی بلندی اتنی ہوگی جتنی کہ آسمان و زمین کے درمیان مسافت ہے یعنی پانچسو برس کا راستہ۔ (ترمذی)

٥٣٩٢ ح ٢٣
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُ وُجُوْهِهِمْ عَلٰى مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ عَلٰى مِثْلِ اَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَائِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابی سعید رض کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے قیامت کے دن جنت کے اندر جو لوگ سب سے پہلے داخل ہوں گے ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوں گے۔ اور دوسری جماعت جو ان کے بعد داخل ہوگی۔ ان کے چہرے آسمان کے سب سے زیادہ چمکنے والے ستارے کی مانند ہوں گے۔ اور ہر جنتی کو دو بیویاں ملیں گی۔ ہر بیوی کے جسم پر ستر جوڑے لباس کے ہوں گے اور ان کی پنڈلیوں کے اندر کا گودا نظر آتا ہوگا۔ (ترمذی)

٥٣٩٣ ح ٢٤
وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجِمَاعِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَ يُطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ يُعْطٰى قُوَّةَ مِائَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت انس رض کہتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا ہے۔ جنت میں مومن کو جماع کی اتنی قوت عطا کی جائے گی (یعنی مثلاً دس عورتوں سے جماع کرنے کے متعلق پوچھا گیا یا رسول اللہ ص! کیا مرد کو اتنی عورتوں سے جماع کرنے کی قوت ہوگی؟ فرمایا۔ جب مرد کو سو مردوں کے برابر قوت عطا کی جائیگی۔ تو پھر وہ کیوں اتنی عورتوں سے جماع کی قوت رکھ سکے گا (ترمذی)

٥٣٩٤ ح ٢٥
وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ قَالَ لَوْ اَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ

حضرت سعد بن وقاص رض کہتے ہیں۔ نبی صلعم نے فرمایا ہے، اگر جنت کی چیزوں میں سے ناخن برابر کوئی چیز ظاہر ہو جائے تو آسمان

مِمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِطَّلَعَ فَبَدَا اَسَاوِرُهُ لَطَمَسَ ضَوْءُهُ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُوْمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

وزمین کے تمام اطراف وجوانب اس سے زینت پا جائیں۔ اور اگر جنتیوں میں سے کوئی شخص جنت دنیا کی طرف جھانک لے اور اس کے ہاتھوں کے کڑے نمایاں ہوجائیں، تو ان کی چمک آفتاب کی روشنی کو ماند کردے جسطرح آفتاب ستاروں کی روشنی کو ماند کردیتا ہے۔ (ترمذی)

٥٣٩٥ ح ٢٦ **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ كُحْلٌ لَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ وَلَا يَبْلٰى ثِيَابُهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

حضرت ابی ہریرہ رض کہتے ہیں، رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے، جنتی بغیر بالوں کے اور امرد ہوں گے اور ان کی آنکھیں سرمگین ہونگی ان کا شباب فنا نہ ہوگا اور انکے کپڑے پرانے نہ ہوں گے (ترمذی۔ دارمی)

٥٣٩٦ ح ٢٧ **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا مُكَحَّلِيْنَ اَبْنَاءَ ثَلٰثِيْنَ اَوْ ثَلٰثٍ وَثَلٰثِيْنَ سَنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت معاذ بن جبل رض کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ جنتی جنت میں اس طرح داخل ہونگے اور ان کا جسم بالوں سے صاف ہوگا یعنی وہ امرد ہوں گے۔ آنکھیں سرمگیں ہوں گی۔ اور تیس تینتیس سال کی عمر ہوگی۔ (ترمذی)

٥٣٩٧ ح ٢٨ **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ لَهُ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى قَالَ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ اَوْ يَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةُ رَاكِبٍ شَكَّ الرَّاوِيْ فِيْهَا فَرَاشُ الذَّهَبِ كَاَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَالُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت اسماء بنت ابی بکر رض کہتی ہیں کہ حضور صلعم کے حضور میں سدرۃ المنتہیٰ کا ذکر کیا گیا تو میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا۔ کہ سدرۃ المنتہیٰ کی شاخوں کے سایہ میں، تیز رو سوار سو برس تک چلتا رہے گا یا آپنے یہ الفاظ فرمائے کہ سدرۃ المنتہیٰ کے سایہ میں سو سوار پناہ حاصل کرسکیں گے (راوی کو شک ہے، کہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے یا آخری الفاظ) اس درخت (سدرۃ المنتہیٰ) کی ڈنڈیاں سونے کی ہیں اور پھل مٹکوں کی مانند (ترمذی)

٥٣٩٨ ح ٢٩ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْكَوْثَرُ قَالَ ذَاكَ نَهْرٌ اَعْطَانِيْهِ اللّٰهُ يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ فِيْهِ طَيْرٌ اَعْنَاقُهَا كَاَعْنَاقِ الْجُزُرِ قَالَ عُمَرُ اِنَّ هٰذِهٖ لَنَاعِمَةٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَتُهَا اَنْعَمُ مِنْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت انس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلعم سے کوثر کی بابت پوچھا گیا۔ تو آپ نے فرمایا کوثر ایک نہر ہے (جنت میں) جس کو خداوند تعالیٰ نے مجھے عطا فرمایا ہے۔ دودھ سے زیادہ سفید (اس کا پانی ہے) اور شہد سے زیادہ شیریں ہے اس (نہر کے کنارے) پرندے ہیں، جن کی گردنیں اونٹوں کی مانند لمبی ہیں عمر رض نے کہا، یہ پرندے تو خوب فربہ اور خوش حال ہوں گے۔ آپ نے فرمایا ان کے کھانے والے ان سے زیادہ فربہ اور توانا ہوں گے۔ (ترمذی)

٥٣٩٩ ح ٣٠ **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ اَنْ تُحْمَلَ فِيْهَا عَلٰى فَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ يَطِيْرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ اِلَّا فُعِلْتَ وَسَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ

حضرت بریدہ رض کہتے ہیں، ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے آپ نے فرمایا اگر خدا تعالیٰ نے تجھ کو جنت میں داخل کیا اور تو نے گھوڑے پر سوار ہونے کی خواہش ظاہر کی تو تجھ کو سرخ یاقوت کے گھوڑے پر سوار کیا جائے گا۔ اور جہاں تو جانا چاہے گا یہ گھوڑا تجھ کو اڑا کر لے جائیگا۔ پھر ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ! جنت

مِنْ اِبِلٍ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهٗ مَا قَالَ لِصَاحِبِهٖ فَقَالَ اِنْ يُّدْخِلْكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيْهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّ الْخَيْلَ اَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ اُتِيْتَ بِفَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ لَهٗ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَاَبُوْ سَوْرَةَ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ فَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ ابْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ اَبُوْ سَوْرَةَ هٰذَا مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ يَرْوِيْ مَنَاكِيْرَ

وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ

وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ اُمَّتِي الَّذِيْ يَدْخُلُوْنَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهٗ مَسِيْرَةُ الرَّاكِبِ الْمُجَوِّدِ ثَلٰثًا ثُمَّ اِنَّهُمْ لَيُضْغَطُوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى تَكَادُ مَنَاكِبُهُمْ تَزُوْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَقَالَ يَخْلُدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ يَرْوِي الْمَنَاكِيْرَ

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا مَا فِيْهَا شِرًى وَّلَا بَيْعٌ اِلَّا الصُّوَرَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَاِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُوْرَةً دَخَلَ فِيْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ لَقِيَ اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَسْاَلُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْمَعَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ

میں اونٹ بھی ہوں گے۔ آپ نے اس شخص کو وہ جواب نہیں دیا جو پہلے سائل کو دیا تھا ...... بلکہ یہ فرمایا کہ، اگر خدا تعالیٰ تجھ کو بہشت میں داخل کرے گا۔ تو تجھ کو ہر وہ چیز ملے گی جس کو تیرا دل چاہے گا۔ اور تیری آنکھیں پسند کریں گی۔ (ترمذی)

حضرت ابی ایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ ایک دیہاتی نے حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں گھوڑوں کو بہت پسند کرتا ہوں۔ کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ آپ نے فرمایا۔ اگر تجھ کو جنت میں داخل کیا گیا تو تجھ کو یاقوت کا ایک گھوڑا دیا جائے گا۔ جس کے دو بازو (دو پر) ہوں گے۔ پھر تجھ کو اس پر سوار کیا جائے گا اور جہاں تو جانا چاہے گا، یہ گھوڑا تجھ کو اڑا کر لے جائے گا۔ (ترمذی نے اسکو روایت کیا اور کہا اس حدیث کی اسناد قوی نہیں ہے۔ ابو سورہ راوی ضعیف ہے محمد بن اسمٰعیل کو کہتے سنا کہ ابو سورہ منکر الحدیث راوی ہے اور بہت سی منکر حدیثیں راویت کرتا ہے۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جنتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی ان میں سے اسّی اس اُمت کی کی ہوں گی اور چالیس دوسری اُمتوں کی۔ (ترمذی۔ دارمی۔ بیہقی)

سالم رضی اللہ عنہ اپنے والد صاحب سے نقل کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جنت کے جس دروازہ سے میری اُمت داخل ہو گی اس کا عرض اس سوار کی تین برس کی مسافت کے برابر ہے جو گھوڑے کو خوب دوڑانا جانتا ہے اور دروازہ کی اس قدر چوڑائی کے باوجود جب میری امت اس میں سے گذرے گی تو اژدحام کے سبب اس پر گذرنا دشوار ہو جائے گا۔ (ترمذی نے اسکو ضعیف کہا ہے میں نے اس حدیث کے متعلق محمد بن اسمٰعیل سے دریافت کیا تو لاعلمی ظاہر کی اور کہا یخلد بن ابوبکر منکر حدیثیں روایت کرتا ہے۔ (ترمذی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ جنت میں ایک بازار ہے جس میں خرید و فروخت نہیں ہوتی۔ بلکہ مردوں اور عورتوں کی صورتوں کا بازار ہو گا۔ یعنی جب کوئی شخص کسی کو خوش کرنا چاہے تو اس کو اس بازار میں لے کر آ جائے گا۔ (ترمذی)

سعید رضی اللہ عنہ بن مسیب کہتے ہیں کہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جا کر ملا انہوں نے کہا میں خدا تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ مجھ کو اور تم کو

فِي سُوقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدٌ أَفِيهَا سُوقٌ قَالَ نَعَمْ
أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ
أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا نَزَلُوا فِيهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ
ثُمَّ يُؤْذَنُ لَهُمْ فِي مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ
الدُّنْيَا فَيَزُورُونَ رَبَّهُمْ وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهُ وَيَتَبَدَّى
لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَيُوضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ
نُورٍ وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوتٍ
وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَنَابِرُ
مِنْ فِضَّةٍ وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ عَلَى
كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُورِ مَا يَرَوْنَ أَنَّ أَصْحَابَ
الْكَرَاسِيِّ بِأَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا قَالَ أَبُو
هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَهَلْ نَرَى رَبَّنَا
قَالَ نَعَمْ هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ
لَيْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا لَا قَالَ كَذَٰلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ
فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ وَلَا يَبْقَى فِي ذَٰلِكَ
الْمَجْلِسِ رَجُلٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللهُ مُحَاضَرَةً
حَتَّى يَقُولَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ ابْنَ
فُلَانٍ أَتَذْكُرُ يَوْمَ قُلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيُذَكِّرُهُ
بِبَعْضِ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَفَلَمْ
تَغْفِرْ لِي فَيَقُولُ بَلَى فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِي بَلَغْتَ
مَنْزِلَتَكَ هَذِهِ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذَٰلِكَ
غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ فَأَمْطَرَتْ
عَلَيْهِمْ طِيبًا لَمْ يَجِدُوا مِثْلَ رِيحِهِ
شَيْئًا قَطُّ وَيَقُولُ رَبُّنَا قُومُوا إِلَى
مَا أَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ
فَخُذُوا مَا اشْتَهَيْتُمْ فَنَأْتِي سُوقًا
قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ فِيهَا مَا لَمْ
تَنْظُرِ الْعُيُونُ إِلَى مِثْلِهِ وَلَمْ تَسْمَعِ
الْآذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوبِ

جنت کے بازار میں ملائے۔ سعیدؓ نے کہا، کیا جنت میں بازار بھی ہے؟ ابوہریرہ رضؓ نے کہا، ہاں مجھ کو رسول اللہؐ نے بتایا ہے کہ جنتی جب جنت میں داخل ہوں گے تو اعمال کے مطابق ان کو مکانات و منازل ملیں گے پھر ان کو جمعہ کے دن اجازت دی جائیگی اور وہ اپنے پروردگار کی زیارت کریں گے اس روز خداوند تعالےٰ اپنے عرش کو نمایاں کرے گا اور جنتیوں کو اپنا دیدار کرانے کیلئے، جنت کے ایک بڑے باغ میں ظاہر ہوگا (جو لوگ دیدار الٰہی کے لئے آئیں گے) اُن کے لئے نور کے منبر۔ موتیوں کے منبر۔ یاقوت کے منبر۔ زبرجد کے منبر۔ سونے کے منبر اور چاندی کے منبر بچھائے جائیں گے (اور ان پر حسب مراتب لوگ بیٹھیں گے) اور ادنےٰ درجے کے جنتی (جنت میں کوئی شخص ذلیل وکمینہ نہ ہوگا) مشک وکافور کے ٹیلوں پر بٹھائے جائیں گے اور یہ ٹیلوں پر بیٹھنے والے کرسیوں پر بیٹھنے والوں کو اپنے سے بہتر خیال نہ کریں گے ابوہریرہ رضؓ کا بیان ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! کیا ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں گے؟ فرمایا ہاں! تم کیا سورج کو اور چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں کوئی شبہ رکھتے ہو ہم نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا اسی طرح تم اپنے پروردگار کو دیکھنے میں کوئی شک نہ کروگے .... اور دیدار الٰہی کی اس مجلس میں کوئی شخص ایسا باقی نہ رہے گا۔ جس سے خداوند تعالیٰ گفتگو نہ فرمائے گا۔ یہاں تک کہ حاضرین میں سے ایک شخص کو مخاطب کرکے خداوند تعالےٰ فرمائے گا۔ اے فلانے کے بیٹے! کیا تجھ کو وہ دن یاد ہے جس روز تو نے ایسا ایسا کیا تھا۔ وہ شخص کہے گا اے پروردگار کیا تو نے میرے ان گناہوں کو بخش نہیں دیا۔ خداوند تم فرمائے گا ہاں میں نے بخش دیا۔ اور تو میری بخشش ہی سے آج اس مرتبہ کو پہنچا ہے۔ سب لوگ اسی حالت میں ہونگے کہ ایک ابر آئے گا۔ اور ان پر چھا جائے گا۔ پھر یہ ابر ان پر ایسی خوشبو برسائے گا۔ کہ اس جیسی خوشبو انہوں نے کبھی نہ پائی ہوگی۔ پھر خداوند تعالےٰ ان لوگوں سے فرمائے گا۔ اٹھو اور اس چیز کی طرف چلو۔ جو میں نے تمہاری عظمت و بزرگی بڑھانے کے لئے تیار کی ہے اور جو چیز تم کو پسند آئے اسکو لے لو پھر ہم ایک بازار میں آئیں گے جس کو فرشتوں نے گھیر رکھا ہوگا اس بازار میں وہ

فَيُجْعَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيهَا وَلَا يُشْتَرَى وَفِي ذٰلِكَ السُّوقِ يَلْقَى أَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقَى مَنْ هُوَ دُونَهُ وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوعُهُ مَا يَرَى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا يَنْقَضِي آخِرُ حَدِيثِهِ حَتّٰى يَتَخَيَّلَ عَلَيْهِ مَا هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ وَذٰلِكَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَحْزَنَ فِيهَا ثُمَّ نَنْصَرِفُ إِلٰى مَنَازِلِنَا فَيَتَلَقَّانَا أَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ مَرْحَبًا وَأَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَإِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ أَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَنَقُولُ إِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَيَحِقُّنَا أَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْنٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ الَّذِي لَهُ ثَمَانُونَ أَلْفَ خَادِمٍ وَاثْنَتَانِ وَسَبْعُونَ زَوْجَةً وَتُنْصَبُ لَهُ قُبَّةٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ وَيَاقُوتٍ كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ إِلٰى صَنْعَاءَ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ يُرَدُّونَ بَنِي ثَلَاثِينَ فِي الْجَنَّةِ لَا يَزِيدُونَ عَلَيْهَا أَبَدًا وَكَذٰلِكَ أَهْلُ النَّارِ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ إِنَّ عَلَيْهِمُ التِّيجَانَ أَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِيءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ الْمُؤْمِنُ إِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ

چیزیں نظر آئیں گی۔ جن کے مانند نہ کبھی آنکھوں نے دیکھیں نہ کانوں نے سنیں اور نہ کبھی دل میں ایسی چیزوں کا خیال پیدا ہوا۔ پھر اس بازار میں سے ہم کو وہ چیزیں دی جائیں گی جن کی ہم خواہش کریں گے حالانکہ اس بازار میں خرید و فروخت کا کوئی معاملہ نہ ہوگا۔ اور اس بازار میں جنتی ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے۔ سعیدؓ راوی کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جنت میں اور بازار میں) ایک بلند مرتبہ شخص ایک معمولی درجہ کے آدمی سے ملاقات کرے گا اور یہ کمزور درجہ کا شخص جنتیوں میں معمولی اور ذلیل خیال نہ کیا جائے گا اور جو اعلےٰ قسم کا لباس وہ پہنے ہوگا۔ اُس کو پسند آئے گا اور اچھا معلوم ہوگا۔ پھر جب دونوں شخصوں کی باتیں ختم ہوں گی۔ تو بلند مرتبہ یہ محسوس کرے گا۔ کہ میرے مخاطب کا لباس مجھ سے بہتر ہے۔ اور یہ اس لئے کہ جنت میں کسی شخص کو غمگین ہونے کا موقعہ نہ دیا جائے گا۔ پھر ہم اپنے مکان کی طرف واپس ہونگے اور ہماری بیویاں ہم سے ملاقات کریں گی۔ اور مرحبا اور خوش آمدید کہیں گی اور پھر ظاہر کریں گی۔ کہ تم اس حال میں آئے، کہ تمہارا حسن و جمال اس سے زیادہ ہے جب کہ تم ہم سے جدا ہوئے تھے۔ ہم ان کے جواب میں کہیں گے کہ آج ہم نے اپنے پروردگار کے ساتھ ہم نشینی کی عزت حاصل کی ہے اور ہم اسی شان کے ساتھ واپس آنے کے لائق ہیں جس شان سے کہ آئے ہیں۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

۵۴۰۵ صحیح حضرت ابی سعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے ادنیٰ درجہ کا جنتی وہ ہوگا جس کے لئے اسی ہزار خادم ہوں گے اور بہتر بیویاں اور اس کے لئے موتی، زبرجد اور یاقوت کا خیمہ ہوگا اتنا بڑا جتنی مسافت کہ جابیہ اور صنعا کے درمیان ہے۔ ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ جنتیوں میں سے جو لوگ دنیا کے اندر مریں۔ (یعنی وہ لوگ جنت میں جائیں گے) خواہ وہ چھوٹی عمر کے ہوں یا بڑی عمر کے جنت کے اندر تیس سال کے ہو جائیں گے۔ اس سے زیادہ ان کی عمر نہ ہوگی۔ اور اسی طرح دوزخی۔ ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں، کہ حضور صلعم نے فرمایا ہے۔ جنتیوں کے سر پر تاج رکھے ہوں گے۔ اور ان تاجوں کا معمولی موتی ایسا ہوگا جو مشرق و مغرب کے درمیان روشن کر دے۔ ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول خدا نے

كَانَ حَمْلُهُ وَوَضْعُهُ وَسِنُّهُ فِي سَاعَةٍ كَمَا يَشْتَهِي وَقَالَ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ إِذَا اشْتَهَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ الْوَلَدَ كَانَ فِي سَاعَةٍ وَلٰكِنْ لَا يَشْتَهِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ الرَّابِعَةَ وَالدَّارِمِيُّ الْأَخِيْرَةَ

فرمایا ہے۔ کہ جب جنتی جنت کے اندر اولاد کا خواہشمند ہوگا تو حمل اور بچہ کی (تیس سال کی) عمر ایک ساعت میں وقوع پذیر ہوگی (یعنی یہ سب باتیں ایک ساعت کے اندر عمل میں آجائیں گی۔ اور تیس سال کا بچہ پیدا ہو جائے گا۔) ابو اسحٰق بن ابراہیم رحمہ کہتے ہیں کہ جنتی کو اس خواہش کا پورا ہونا ممکن تو ہے۔ لیکن وہ ایسی خواہش نہیں کرے گا (ترمذی یہ حدیث غریب ہے۔)

٥٤٠٦ ح٣٧ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُوْرِ الْعِيْنِ يَرْفَعْنَ بِأَصْوَاتٍ لَمْ تَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا يَقُلْنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيْدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْأَسُ وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوْبٰى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت علی رضہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے، جنت میں حورعین کے اجتماع کی ایک جگہ ہوگی (یعنی ایک جگہ ایسی ہوگی جہاں حوریں جمع ہوا کریں گی) اس اجتماع میں حوریں بلند آواز سے ترانے گائیں گی ان کی آواز اس قدر دلکش ہوگی کہ لوگوں نے کبھی بھی نہ سنی نہ ہوگی۔ یہ حوریں اس قسم کا ترانہ گائیں گی۔ ہم ہمیشہ زندہ رہیں گے کبھی ہلاک نہ ہوں گے۔ ہم چین و آسائش سے رہیں گے۔ کبھی فکرمند نہ ہوں گے، ہم اپنے پروردگار یا اپنے خاوندوں سے راضی اور خوش رہیں گے۔ کبھی ناخوش نہ ہوں گے۔ خوشخبری ہر اس شخص کے لئے جو ہمارے لئے ہے۔ اور ہم اس کے لئے ہیں۔ (ترمذی)

٥٤٠٧ ح٣٨ وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تَشَقَّقُ الْأَنْهَارُ بَعْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ

حضرت حکیم بن معاویہ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے، جنت میں پانی کا دریا ہے۔ شہد کا دریا ہے دودھ کا دریا ہے۔ شراب کا دریا ہے۔ جب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ تو ان دریاؤں سے اور نہریں نکلیں گی۔ (ترمذی)

فصل سوم

٥٤٠٨ ح٣٩ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَنَّةِ لَيَتَّكِئُ فِي الْجَنَّةِ سَبْعِيْنَ مَسْنَدًا قَبْلَ أَنْ يَتَحَوَّلَ ثُمَّ تَأْتِيْهِ امْرَأَةٌ فَتَضْرِبُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ فَيَنْظُرُ وَجْهَهُ فِي خَدِّهَا أَصْفٰى مِنَ الْمِرْآةِ وَإِنَّ أَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ عَلَيْهَا تُضِيْءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَتُسَلِّمُ عَلَيْهِ يَرُدُّ السَّلَامَ وَيَسْأَلُهَا مَنْ أَنْتِ

حضرت ابی سعید رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے، جنت میں مرد ستر مسندوں پر تکیہ لگا کر بیٹھے گا۔ اور یہ صرف ایک پہلو پر ہوں گے۔ (دوسرے پہلو پر اور طرح طرح کی مسند اور تکیے ہوں گے) پھر جنت کی عورتوں میں سے ایک عورت اسکے پاس آئے گی اور اس کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے اس کے کاندھے پر ٹھوکا دیگی۔ مرد اس کی طرف متوجہ ہوگا۔ اور اس کے رخساروں میں جو آئینہ سے زیادہ صاف و روشن ہوں گے اپنا چہرہ دیکھے گا اور اس عورت کا معمولی سا موتی (اتنا بیش قیمت ہوگا کہ) مشرق و مغرب کے درمیان کو روشن کریگا

فَتَقُوْلُ اَنَا مِنَ الْمَزِيْدِ وَاِنَّهُ
لَيَكُوْنُ عَلَيْهَا سَبْعُوْنَ
ثَوْبًا فَيَنْفُذُهَا بَصَرُهُ حَتّٰى
يَرٰى مُخَّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَاءِ ذٰلِكَ
وَاِنَّ عَلَيْهَا مِنَ التِّيْجَانِ اِنَّ اَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ
مِنْهَا لَتُضِيْءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
رَوَاهُ اَحْمَدُ

وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحَدِّثُ وَعِنْدَهٗ رَجُلٌ
مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ اِنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ
الْجَنَّةِ اسْتَاْذَنَ رَبَّهٗ فِى الزَّرْعِ فَقَالَ لَهٗ
اَلَسْتَ فِيْمَا شِئْتَ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّىْ
اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ
نَبَاتُهٗ وَاسْتِوَاءُهٗ وَاسْتِحْصَادُهٗ
فَكَانَ اَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى
دُوْنَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ فَاِنَّهٗ لَا يُشْبِعُكَ
شَيْءٌ فَقَالَ الْاَعْرَابِىُّ وَاللّٰهِ لَا تَجِدُهٗ اِلَّا
قُرَشِيًّا اَوْ اَنْصَارِيًّا فَاِنَّهُمْ اَصْحَابُ زَرْعٍ وَاَمَّا
نَحْنُ فَلَسْنَا بِاَصْحَابِ زَرْعٍ
فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ
الْبُخَارِىُّ

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَنَامُ اَهْلُ الْجَنَّةِ قَالَ النَّوْمُ
اَخُو الْمَوْتِ وَلَا يَمُوْتُ اَهْلُ الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

یہ عورت اس مرد کو سلام کریگی اور مرد اس کے سلام کا جواب دے گا اور پوچھے گا کہ تو کون ہے؟ (عورت کہے گی) میں مزید عہ میں سے ہوں (یعنی اُن چیزوں میں سے جو خداوند تعالٰی جنتیوں کو اپنے پاس سے اور دے گا) اس عورت کے جسم پر ستر کپڑے (رنگ برنگ کے) ہونگے جن کے اندر سے اس کا جسم اندر سے نظر آئے گا۔ یہاں تک کہ اس کی پنڈلی کا گودا تک بھی تک دکھائی دے گا اور اس کے سر پر تاج ہوں گے جن کا ایک معمولی موتی مشرق و مغرب کے درمیان کو روشن کردے گا۔ (احمد)

۵۴۰۹ ح ۳۰ **حضرت ابی ہریرہ رضؓ** کہتے ہیں کہ رسول کے پاس ایک دیہاتی شخص بیٹھا ہوا تھا۔ اور آپ یہ بیان فرما رہے تھے۔ کہ جنتیوں میں سے ایک شخص اپنے پروردگار سے کھیتی کرنے کی اجازت طلب کرے گا خداوند تعالٰی فرمائیگا کہ جس حال میں تو ہے۔ کیا یہ کافی نہیں ہے (یعنی تیری ہر خواہش کو پورا کیا جاتا ہے۔ اور جس چیز کو تو چاہتا ہے وہ تجھ کو مل جاتی ہے۔ کیا یہ تیرے لئے کافی نہیں ہے جو کھیتی کی اجازت چاہتا ہے؟) وہ کہے گا، ہاں۔ لیکن میں زراعت و کاشتکاری کو پسند کرتا ہوں چنانچہ اس کو اجازت دیدی جائے گی) وہ زمین میں بیج ڈالے گا۔ کہ پلک جھپکاتے سبزہ اُگ آئے گا، بڑھ جائے گا اور کٹ جائے گا۔ اور پہاڑوں کے برابر انبار لگ جائیں گے خداوند تعالٰی اس سے فرمائے گا۔ آدم کے بیٹے! تیری خواہش پوری ہوگئی۔ تیری حرص کا پیٹ کوئی چیز نہیں بھرتی حضورؐ کا یہ ارشاد سنکر اُس دیہاتی نے جو آپؐ کے قریب بیٹھا تھا۔ عرض کیا۔ خدا تعالٰی کی قسم وہ شخص قرشی ہوگا۔ یا انصاری اس لئے کہ یہی لوگ زراعت پیشہ ہیں۔ اور... ہمارا پیشہ زراعت نہیں ہے۔ اُس دیہاتی کی یہ بات سُن کر رسول اللہؐ صلعم ہنس پڑے (بخاری)

۵۴۱۰ ح ۳۱ **حضرت جابر رضؓ** کہتے ہیں ایک شخص نے رسول اللہؐ صلعم نے پوچھا کیا جنتی سوئیں گے؟ آپؐ نے فرمایا نیند موت کی بہن ہے اور جنتی مریں گے نہیں (مطلب یہ کہ وہ سوئیں گے نہیں)۔ (بیہقی)

عہ قرآن مجید میں ہے لَهُمْ مَّا يَشَاءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ جنت میں جنتیوں کو ہر وہ چیز ملے گی جس کے وہ خواہشمند ہوں گے اور اس کے علاوہ ہماری طرف سے اور زیادہ دیا جائے گا۔ کہ اسی کی طرف ان الفاظ کا اشارہ ہے۔ ۱۲۔ مترجم

. . . ❖ . . .

بَابُ رُؤْيَةِ اللهِ تَعَالٰے دیدار الٰہی کا بیان

فصل اوّل

ح ۱ ۵۲۱۱ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَأَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت جریر بن عبداللہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے قریب ہے (وہ وقت جب) کہ تم اپنے پروردگار کو اپنی آنکھوں سے دیکھو گے اور ایک روایت میں اسطرح ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلعم کے پاس بیٹھے تھے، آپؐ نے چودھویں تاریخ کے چاند کو دیکھ کر فرمایا جس طرح تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اسی طرح تم اپنے پروردگار کو دیکھو گے اور خدا تعالےٰ کو دیکھنے میں تم کو کوئی اذیت و تکلیف محسوس نہیں ہوگی۔ اگر تم سے ہو سکے تو آفتاب کے نکلنے سے پہلے اور آفتاب کے غروب ہونے سے پہلے کی نمازوں (فجر و عصر کی نمازیں) کو وقت پر ادا کرو۔ (یعنی پابندی کے ساتھ ادا کرو۔ اور کبھی ترک نہ کرو) اس کے بعد آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائے وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا (اور اپنے پروردگار کی حمد و پاکی بیان کریں یعنی نماز پڑھ کر آفتاب کے طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے)۔ (بخاری و مسلم)

ح ۲ ۵۲۱۲ وَعَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا اَزِيْدُكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا اَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيُرْفَعُ الْحِجَابُ فَيَنْظُرُوْنَ اِلٰى وَجْهِ اللهِ تَعَالٰى فَمَا اُعْطُوْا شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلٰى رَبِّهِمْ ثُمَّ تَلَا لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت صہیبؓ کہتے ہیں۔ نبی صلعم نے فرمایا ہے۔ جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ تو خداوند تعالےٰ ان سے فرمائے گا۔ اور کچھ چاہتے ہو؟ کہ میں تم کو زیادہ دوں۔ جنتی کہیں گے، کیا ہمارے چہروں کو تو نے روشن نہیں کیا؟ کیا تو نے ہم کو جنت میں داخل نہیں کیا؟ اور کیا تو نے ہم کو دوزخ سے نجات نہیں دی؟ (یعنی اے پروردگار تیرے یہ احسانات کیا کم ہیں، کہ ہم اور مطالبہ کریں!) رسول اللہ صلعم نے فرمایا، کہ یہ سنکر خداوند تعالےٰ اپنے چہرے سے نقاب الٹ دے گا۔ اور جنتی خداوند بزرگ و برتر کے دیدار سے مشرف ہوں گے اور جنتیوں کو اس سے بہتر کوئی چیز نہ دی گئی ہوگی کہ وہ اپنے پروردگار کا دیدار کریں۔ اس کے بعد حضورؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ (یعنی جن لوگوں نے نیکی کی ہے، ان کا ثواب نیک ہے (یعنی جنت اور اس پر زیادہ (دیدار الٰہی)۔ (مسلم)

فصل دوم

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَنْظُرُ اِلٰى جِنَانِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَنَعِيْمِهٖ وَخَدَمِهٖ وَسُرُرِهٖ مَسِيْرَةَ اَلْفِ سَنَةٍ وَاَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ مَنْ يَّنْظُرُ اِلٰى وَجْهِهٖ غُدْوَةً وَّعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَاَ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ

٥٤١٣ ح ٣ حضرت ابن عمر رضہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ جنت میں مرتبہ کے اعتبار سے ادنی وہ شخص ہوگا۔ جو اپنے باغوں۔ اپنی بیویوں۔ اپنی نعمتوں۔ اپنے خدمت گاروں۔ اپنے نشست گاہوں کو، جو ایک ہزار برس کی مسافت کے اندر پھیلے ہوں گے، دیکھے گا۔ (اور خوش رہے گا۔) اور خدا تعالےٰ کے نزدیک بڑے مرتبہ کا جنتی وہ ہوگا جو صبح و شام دیدار الٰہی سے مشرف ہوگا۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی وجوہ یومئذٍ ناضرۃ الی ربھا ناظرہ (بہت سے چہرے اس روز اپنے پروردگار کے دیدار سے تروتازہ اور خوش وخرم ہونگے۔

(احمد۔ ترمذی)

وَعَنْ اَبِيْ رَزِيْنِ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَكُلُّنَا يَرٰى رَبَّهٗ مُخْلِيًا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ بَلٰى قُلْتُ وَمَا اٰيَةُ ذٰلِكَ فِيْ خَلْقِهٖ قَالَ يَا اَبَا رَزِيْنٍ اَلَيْسَ كُلُّكُمْ يَرَى الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ مُخْلِيًا بِهٖ قَالَ بَلٰى قَالَ فَاِنَّمَا هُوَ خَلْقٌ مِّنْ خَلْقِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَجَلُّ وَاَعْظَمُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ

٥٤١٤ ح ٤ حضرت ابی زرین عقیلی رضہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا قیامت کے دن ہر شخص بلا مزاحمت غیرا اپنے پروردگار کو دیکھے گا؟ آپ نے فرمایا، ہاں! میں نے عرض کیا، دنیا کی مخلوق میں اس کی کوئی مثال ہے؟ فرمایا اے ابو رزین رضہ کیا چودھویں رات کو تم میں سے ہر شخص بلا مزاحمت غیر چاند کو نہیں دیکھتا۔ میں نے عرض کیا ہاں دیکھتا ہے۔ فرمایا۔ چاند خداوند تعم کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہے۔ اور اللہ تعم بہت بزرگ و برتر ہے (یعنی جب چاند کو جو خدا تعم کی مخلوق ہے۔ ہر شخص دیکھ لیتا ہے۔ تو بزرگ و برتر خدا کو کیوں بلا مزاحمت غیر نہ دیکھ سکے گا۔

(ابوداؤد)

فصل سوم

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ رَاَيْتَ رَبَّكَ قَالَ نُوْرٌ اَنّٰى اَرَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

٥٤١٥ ح ٥ حضرت ابی ذر رضہ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلعم سے پوچھا۔ کیا آپ نے (معراج میں) اپنے پروردگار کو دیکھا ہے۔ فرمایا، پروردگار ایک نور ہے میں کیونکر دیکھ سکتا ہوں (مسلم)

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى قَالَ رَاٰهُ بِفُؤَادِهٖ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

٥٤١٦ ح ٦ حضرت ابن عباس رضہ اس آیت کی تفسیر ما کذب الفؤاد ما رای ولقد راٰہ نزلۃ اخری (یعنی محمدؐ کے دل نے محمدؐ سے غلط نہیں کہا، اس چیز کی بابت جو اس نے آنکھوں سے دیکھی، یعنی خدا کو، اور البتہ محمدؐ نے خدا تعالےٰ کو ایک بار دیکھا۔ فرماتے ہیں کہ محمدؐ

وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ أَلَيْسَ اللّٰهُ يَقُولُ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ قَالَ وَيْحَكَ ذَاكَ إِذَا تَجَلّٰى بِنُورِهِ الَّذِي هُوَ نُورُهُ وَقَدْ رَأَى رَبَّهُ مَرَّتَيْنِ مُسْلِم

وَعَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَعْبًا بِعَرَفَةَ فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَكَبَّرَ حَتّٰى جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّا بَنُو هَاشِمٍ فَقَالَ كَعْبٌ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَسَمَ رُؤْيَتَهُ وَكَلَامَهُ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوسٰى فَكَلَّمَ مُوسٰى مَرَّتَيْنِ وَرَآهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ قَالَ مَسْرُوقٌ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ فَقَالَتْ لَقَدْ تَكَلَّمْتَ بِشَيْءٍ قَفَّ لَهُ شَعْرِي قُلْتُ رُوَيْدًا ثُمَّ قَرَأْتُ لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى فَقَالَتْ أَيْنَ تَذْهَبُ بِكَ إِنَّمَا هُوَ جِبْرَئِيلُ مَنْ أَخْبَرَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأَى رَبَّهُ أَوْ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُمِرَ بِهِ أَوْ يَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِي قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ فَقَدْ أَعْظَمَ الْفِرْيَةَ وَلٰكِنَّهُ رَأَى جِبْرَئِيلَ لَمْ يَرَهُ فِي صُورَتِهِ

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے خدا تعالیٰ کو دل کی آنکھوں سے دوبارہ دیکھا (مسلم) اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ ابن عباس رضہ نے آیت مذکو کی تفسیر میں یہ کہا کہ محمد صلعم نے اپنے پروردگار کو دیکھا عکرمہ رضہ کہتے ہیں۔ میں نے ابن عباس رضہ سے یہ کہا، کہ خداوند تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ (یعنی آنکھیں اس کو نہیں دیکھ سکیں اور وہ آنکھوں کو دیکھ سکتا ہے) پھر اس کو دیکھنا کیوں کر ممکن ہے؟ ابن عباس رضہ نے اس کے جواب میں کہا۔ عکرمہ تجھ پر افسوس ہے، یہ اس وقت کے لئے ہے۔ جب کہ خداوند تعالیٰ اپنے نور کی تجلّی فرمائے اور اپنے نور کے ساتھ ظاہر ہو کہ وہ نور اس کی ذاتِ خاص کا نور ہے۔ اور محمد صلعم نے اپنے خدا کو دو مرتبہ دیکھا ہے۔ (مسلم)

شعبی رضہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضہ عرفات میں کعب احبار رضہ سے ملے اور ان سے ایک بات دریافت کی یعنی دیدار الٰہی کی بابت) کعب رضہ نے اللہ اکبر کا نعرہ مارا، جس سے پہاڑ گونج اٹھے۔ ابن عباس رضہ نے کہا۔ ہم ہاشم کی اولاد ہیں۔ (یعنی اہلِ علم و معرفت ہیں کوئی بعید از عقل بات دریافت نہیں کرتے) پھر کعب نے کہا، خداوند تعالیٰ نے اپنے دیدار اور کلام کو محمد صلعم اور موسیٰ عم کے درمیان تقسیم کر دیا ہے چنانچہ خدا تعالیٰ نے دو مرتبہ موسیٰ عم سے کلام کیا۔ اور دو مرتبہ محمد صلعم نے خدا تعالیٰ کو دیکھا۔ مسروق رضہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور ان سے پوچھا کہ کیا محمد صلعم نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے۔ حضرت عائشہ رضہ نے کہا، مسروق رضہ! تم نے ایسی بات پوچھی ہے جس سے میرے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو گئے (یعنی خدا تعالیٰ کی عظمت و ہیبت سے کہ اس کا دیکھنا ناممکن ہے) مسروق رضہ کہتے ہیں۔ میں نے کہا عائشہ رضہ! صبر سے کام لو عجلت نہ کرو۔ پھر میں نے یہ آیت پڑھی لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى (یعنی محمد صلعم نے اپنے بزرگ و برتر خدا تعالیٰ کی بڑی نشانیاں دیکھیں) عائشہ رضہ نے کہا، تم کو یہ آیتیں کہاں لیجا رہی ہیں (یعنی ان کا مطلب یہ نہیں ہے جو تم سمجھے ہو اس سے مراد جبرائیل عم ہیں (یعنی بڑی نشانیوں سے مراد جبرائیل عم ہیں) مسروق رضہ تم سے جو شخص یہ کہے کہ محمد صلعم نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے، یا یہ کہے کہ محمد صلعم نے ان چیزوں میں سے کچھ چھپا لیا ہے جن کے اظہار کا ان کو حکم دیا گیا تھا۔ یا یہ کہے، کہ محمد صلعم ان پانچ چیزوں کا علم رکھتے تھے، جن کا ذکر خدا تعالیٰ

اِلَّا مَرَّتَيْنِ مَرَّةً عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَمَرَّةً فِيْ اَجْيَادٍ لَهٗ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ قَدْ سَدَّ الْاُفُقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الشَّيْخَانِ مَعَ زِيَادَةٍ وَاخْتِلَافٍ وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فَاَيْنَ قَوْلُهٗ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى قَالَتْ ذَالِكَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَاْتِيْهِ فِيْ صُوْرَةِ الرَّجُلِ وَاِنَّهٗ اَتَاهُ هٰذِهِ الْمَرَّةَ فِيْ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ هِيَ صُوْرَتُهٗ فَسَدَّ الْاُفُقَ

وَعَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ قَوْلِهٖ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى وَفِيْ قَوْلِهٖ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى وَفِيْ قَوْلِهٖ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى قَالَ فِيْهِمَا كُلِّهَا رَاٰى جِبْرَئِيْلَ لَهٗ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرَئِيْلَ فِيْ حُلَّةٍ مِّنْ رَفْرَفٍ قَدْ مَلَاَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَلَهٗ وَلِلْبُخَارِيِّ فِيْ قَوْلِهٖ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى قَالَ رَاٰى رَفْرَفًا اَخْضَرَ سَدَّ اُفُقَ السَّمَاءِ وَسُئِلَ مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ فَقِيْلَ قَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ اِلٰى ثَوَابِهٖ فَقَالَ مَالِكٌ كَذَبُوْا فَاَيْنَ هُمْ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى

نے ان الفاظ میں کیا ہے اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ الخ اس نے محمدؐ پر بہت بڑا بہتان باندھا (یعنی نہ تو محمدؐ نے خداتعؐ کو دیکھا، نہ احکام الٰہی میں سے کچھ چھپایا ہے، اور نہ ان پانچ چیزوں کا علم تھا۔ جن کا علم خداتعؐ کے ساتھ مخصوص ہے۔) ہاں محمدؐ نے جبرئیلؑ کو دیکھا ہے۔ اور جبرئیلؑ کو بھی ان کی اصلی صورت میں صرف دو مرتبہ دیکھا ہے ایک دفعہ سدرۃ المنتہیٰ کے قریب اور ایک دفعہ مقام اجیاد میں (جو مکہ کے قریب ایک آبادی ہے) رسول اللہ صلعم نے جبرئیلؑ کو اصلی صورت میں اس حال میں دیکھا کہ، ان کے چھ سو بازو تھے اور انہوں نے آسمان کے کنارے کو معمور کر رکھا تھا۔ (ترمذی) اور بخاری ومسلم کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ مسروق رضؓ نے کہا پھر میں نے عائشہ رضؓ سے کہا کہ پھر خداتعؐ کے اس قول کے کیا معنی ہیں ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى؟ عائشہؓ نے کہا۔ اس سے مراد جبرئیل ہیں جو ہمیشہ ایک مرد کی شکل میں آیا کرتے تھے۔ اور اس موقع پر اپنی اصلی صورت میں ظاہر ہوئے تھے اور افق کو معمور کر لیا تھا۔

ج ۸ ص ۲۱۸ حضرت ابن مسعود رضؓ ان آیات کی تفسیر میں فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى اور مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى اور لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى کہتے ہیں کہ ان سب میں قرب و رویت سے مراد جبرئیلؑ کی قربت و رویت ہے۔ یعنی جبرئیلؑ کو اصلی صورت میں دیکھنا۔ جب کہ ان کو اس حال میں دیکھا گیا کہ، ان کے چھ سو بازو تھے (بخاری ومسلم) اور ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ "ماکذب الفواد ما رائی" کے متعلق ابن مسعود رضؓ نے یہ بیان کیا، کہ رسول اللہ صلعم نے جبرئیل علیہ السلام کو اس حال میں دیکھا کہ وہ سبز جوڑا پہنے ہوئے تھے۔ اور آسمان و زمین کی درمیانی فضا ان سے معمور تھی۔ اور ترمذی اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ، ابن مسعود رضؓ نے "لقد رائی من آیاتہ ربہ الکبری" کے متعلق بیان کیا، کہ حضورؐ نے سبز کپڑے والے کو دیکھا، یعنی جبرئیلؑ کو جنہوں نے آسمان کے افق کو معمور کر رکھا تھا۔ اور مالک بن انسؓ سے اس آیت "الی ربہا ناظرہ" کی بابت پوچھا گیا اور بتایا گیا کہ ایک جماعت (یعنی معتزلہ) یہ کہتی ہے کہ اس آیت میں پروردگار کی طرف دیکھنے سے مراد خداتعؐ کے ثواب کو دیکھنا ہے تو مالک رضؓ نے کہا یہ لوگ جھوٹے ہیں اگر یہ صحیح ہو تو پھر خداوند تعؐ کے اس ارشاد

كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ قَالَ مَالِكٌ النَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِأَعْيُنِهِمْ وَقَالَ لَوْ لَمْ يَرَ الْمُؤْمِنُوْنَ رَبَّهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَمْ يُعَيِّرِ اللّٰهُ الْكُفَّارَ بِالْحِجَابِ فَقَالَ كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُوْنَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ

کے کیا معنی ہونگے؟ "کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون ط" (یعنی اس روز کفار کو دیدارِ الٰہی سے روک دیا جائے گا) اس کے بعد مالک رضؓ نے کہا لوگ (مسلمان) قیامت کے دن اپنی آنکھوں سے خداتعؔ کو دیکھیں گے اور پھر کہا کہ اگر مومن قیامت کے دن اپنے پروردگار کو نہ دیکھتے، تو خداوندتعؔ کفار کو دیدارِ الٰہی سے محرومی کا عار نہ دلاتا - اور یہ نہ فرماتا کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون ط ! (شرح السنۃ)

٥٣١٩ ح ٩ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي نَعِيْمِهِمْ إِذَا سَطَعَ لَهُمْ نُوْرٌ فَرَفَعُوْا رُؤُوْسَهُمْ فَإِذَا الرَّبُّ قَدْ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِهِمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ قَالَ وَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ قَالَ فَيَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَيَنْظُرُوْنَ إِلَيْهِ فَلَا يَلْتَفِتُوْنَ إِلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّعِيْمِ مَا دَامُوْا يَنْظُرُوْنَ إِلَيْهِ حَتّٰى يَحْتَجِبَ عَنْهُمْ وَيَبْقٰى نُوْرُهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے جب کہ جنتی آرام و آسائش میں مشغول ہونگے ناگہاں ایک بڑی تیز روشنی نظر آئے گی، وہ اپنے سروں کو اٹھا کر اس روشنی کو دیکھیں گے تو اپنے پروردگار کو اپنے اوپر جلوہ گر پائیں گے - خداوندتعالیٰ جنتیوں سے فرمائے گا - جنتیو ! تم پر سلامتی ہو اور یہی معنی ہیں خداوندتعؔ کے اس قول کے سلام قولا من رب رحیم ط اس کے بعد رسول خداؐ نے فرمایا کہ پھر خداوندتعالیٰ جنتیوں کی طرف دیکھے گا اور جنتی خداتعؔ کی جانب دیکھیں گے اور دیدارِ الٰہی میں اس قدر محو ہوں گے، کہ جنت کی نعمتوں میں سے کسی چیز کی طرف متوجہ نہ ہوں گے اور خداتعؔ کو دیکھتے رہیں گے یہاں تک کہ خداتعؔ ان کی نظروں سے مخفی ہو جائے گا - اور صرف اس کا نور باقی رہ جائے گا - (ابن ماجہ)

بَابُ صِفَةِ النَّارِ وَأَهْلِهَا

دوزخ اور دوزخیوں کا حال

فصل اوّل

٥٣٢٠ ح ١ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءً مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّيْنَ جُزْءً كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ نَارُكُمُ الَّتِي يُوْقِدُ ابْنُ اٰدَمَ وَفِيْهَا عَلَيْهَا وَكُلُّهَا مِثْلُ عَلَيْهِنَّ وَكُلُّهُنَّ

حضرت ابی ہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے تمہاری دنیا کی آگ دوزخ کی آگ کے ستر ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے - (دوزخ کی آگ دنیا کی آگ سے ستر درجے زیادہ گرمی رکھتی ہے) کہا گیا کہ یارسول اللہ صلعم دنیا کی آگ (ہی عذاب دینے کیلئے) کافی تھی آپؐ نے فرمایا دنیا کی آگوں پر دوزخ کی آگ کو انہتر درجہ بڑھایا گیا، اور ان انہتر حصوں میں سے ہر ایک حصہ تمہاری دنیا کی آگ کے برابر ہے - (بخاری و مسلم)

٥٣٢١ ح ٢ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت ابن مسعود رضؓ کہتے ہیں - رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

قیامت کے دن دوزخ کو (اس جگہ سے جہاں اس کو خدا تعم نے پیدا کیا ہے) لایا جائے گا (اس طرح کہ) اس کی ستر باگیں ہوں گی اور ہر باگ ستر ہزار فرشتوں کے ہاتھوں میں ہوگی اور فرشتے اس کو کھینچتے ہوئے لائیں گے۔ (مسلم)

٥٤٢٢ ح ٣ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ مَا يَرٰى اَنَّ اَحَدًا اَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَاِنَّهُ لَاَهْوَنُهُمْ عَذَابًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب جس شخص کو دیا جائے گا۔ اُس کو آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی۔ جن کے اوپر آگ کے تسمے ہوں گے۔ اور ان دونوں چیزوں سے اس کا دماغ کھولنے لگے گا۔ جس طرح دیگ جوش کھاتی ہے۔ وہ شخص اس عذاب کو سخت تر عذاب خیال کرے گا۔ حالانکہ وہ سب سے ہلکا عذاب ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

٥٤٢٣ ح ٤ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْوَنُ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا اَبُوْ طَالِبٍ وَهُوَ مُتَنَعِّلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب ابو طالب کو ہوگا۔ اس کو آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی جن سے اس کا دماغ کھولنے لگے گا (بخاری)

٥٤٢٤ ح ٥ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ وَهَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ بِيْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَيْتُ شِدَّةً قَطُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ دنیا کا بڑا مالدار اور نعمت والا قیامت کے دن لایا جائے گا۔ اور اس کو آگ کے گڑھے میں ایک غوطہ دیا جائے گا۔ اور کہا جائے گا۔ آدم کے بیٹے! کیا تو نے کبھی بھلائی دیکھی ہے (یعنی آرام و آسائش حاصل کی ہے) کیا دنیا میں نعمت و راحت کبھی تجھے نصیب ہوئی ہے۔ وہ عذاب کے خوف سے، کہے گا۔ نہیں خدا کی قسم اے پروردگار نہیں۔ پھر جنتیوں میں سے ایک شخص کو لایا جائے گا۔ جس نے دنیا میں سخت محنت کی ہوگی۔ اور غم برداشت کیا ہوگا۔ اور اس کو جنت میں ایک غوطہ دیا جائے گا۔ اور پوچھا جائے گا۔ آدم کے بیٹے کیا تو نے کبھی محنت و مشقت کا منہ دیکھا ہے۔ کیا تو نے کبھی رنج و غم اُٹھایا ہے۔ وہ کہے گا۔ نہیں۔ خدا کی قسم اے پروردگار میں نے کبھی محنت و مشقت نہیں دیکھی۔ اور نہ کبھی رنج والم سے سابقہ ہوا۔ (مسلم)

٥٤٢٥ ح ٦ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ لِاَهْوَنِ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَوْ اَنَّ لَكَ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ اَكُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهٖ فَيَقُوْلُ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے۔ قیامت کے دن خداوند تعالیٰ ان لوگوں سے جن کو آسان (ہلکا) عذاب دیا جائے گا۔ فرمائے گا اگر تیرے پاس دنیا کی چیزوں میں سے کوئی چیز ہوتی اور تو اسکو دے کر اس عذاب سے چھوٹ جاتا تو کیا ایسا کرنے پر

نَعَمْ فَيَقُوْلُ اَرَدْتُ مِنْكَ اَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَاَنْتَ فِيْ صُلْبِ اٰدَمَ اَنْ لَا تُشْرِكَ بِيْ شَيْئًا فَاَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

آمادہ ہوتا وہ کہے گا۔ ہاں۔ خداوند تعالےٰ فرمائے گا۔ جب تو آدم کی پشت میں تھا اسوقت میں نے تجھ سے اس سے آسان چیز کی خواہش کی تھی اور وہ یہ کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا لیکن تونے اپنا عہد توڑ دیا اور میرے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھیرایا۔ (بخاری و مسلم)

٥٤٢٦ ح ٧ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى حُجْزَتِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى تَرْقُوَتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت سمرہ بن جندب رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے، دوزخیوں میں بعض لوگ وہ ہوں گے جنکے ٹخنوں تک آگ ہوگی بعض وہ ہوں گے جنکے زانوں تک آگ کے شعلے پہنچیں گے بعض وہ ہوں گے۔ جنکے کمر تک آگ ہوگی اور بعض وہ ہوں گے جنکے گردن تک آگ کے شعلے ہوں گے۔ (مسلم)

٥٤٢٧ ح ٨ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ فِي النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ وَفِيْ رِوَايَةٍ ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهٖ مَسِيْرَةُ ثَلٰثٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اِشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا فِيْ بَابِ تَعْجِيْلِ الصَّلٰوةِ

حضرت ابی ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ دوزخ میں کافر کے دونوں مونڈھوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا کہ تیز رو سوار کی تین دن کی مسافت ہے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ دوزخ میں کافر کا دانت احد پہاڑ کے برابر ہوگا اور اس کے جسم کی کھال تین دن کی مسافت کے برابر موٹی ہوگی۔ اور ابوہریرہؓ کی حدیث "اشتکت النار" تعجیل صلوۃ کے باب میں بیان کی گئی۔ (مسلم)

فصل دوم

٥٤٢٨ ح ٩ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُوْقِدَ عَلَى النَّارِ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى احْمَرَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَيْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى ابْيَضَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَيْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابی ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے۔ دوزخ کی آگ کو ایک ہزار برس جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی۔ پھر اس کو اس کو ایک ہزار برس تک اور جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی پھر ایک ہزار برس اور جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سیاہ ہوگئی اب وہ سیاہ و تاریک ہے۔ (ترمذی)

٥٤٢٩ ح ١٠ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِثْلُ اُحُدٍ وَفَخِذُهٗ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلٰثٍ مِثْلُ الرَّبَذَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابی ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ قیامت کے دن کافر کے دانت احد پہاڑ کے مانند ہوں گے اس کی ران بیضاء پہاڑ کے مانند ہوگی۔ اور اس کے بیٹھنے کی جگہ تین میل لمبی ہوگی جیسے مدینہ سے ربذہ (تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ (ترمذی)

٥٤٣٠ ح ١١ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الْكَافِرِ اثْنَانِ وَاَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا وَاِنَّ ضِرْسَهٗ مِثْلُ اُحُدٍ وَاِنَّ مَجْلِسَهٗ مِنْ جَهَنَّمَ

حضرت ابی ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے، کافر کے جسم کی کھال کی موٹائی (دوزخ میں) بیالیس ہاتھ ہوگی اس کا دانت احد پہاڑ کی مانند ہوگا۔ اور اس کے بیٹھنے کی جگہ دوزخ میں اتنی ہوگی

مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

جتنی کہ مسافت مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے۔ (ترمذی)

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْكَافِرَ لَيُسْحَبُ لِسَانُهُ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَيْنِ يَتَوَطَّأُهُ النَّاسُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

٥٤٣١ (٢٢) **حضرت ابن عمرؓ** کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کافر (دوزخ میں) اپنی زبان کو تین کوس اور چھ کوس تک نکالیگا اور لوگ اس کو قدموں سے روندینگے (یعنی اسپر چلیں گے)۔ (ترمذی)

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّعُوْدُ جَبَلٌ مِّنْ نَّارٍ يَتَصَعَّدُ فِيْهِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا وَيَهْوِيْ بِهٖ كَذٰلِكَ فِيْهِ اَبَدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

٥٤٣٢ (٢٣) **حضرت ابی سعیدؓ** کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ صعود (جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے) آگ کا ایک پہاڑ ہے جسپر کافر کو ستر برس چڑھایا جائے گا۔ اور پھر گرایا جائے گا۔ اور وہ ستر برس تک لڑھکتا چلا جائے گا۔ اور ہمیشہ اسی طرح ہوتا رہے گا (ترمذی)

وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ قَوْلِهٖ كَالْمُهْلِ اَيْ كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَاِذَا قُرِّبَ اِلٰى وَجْهِهٖ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ فِيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

٥٤٣٣ (٢٤) **حضرت ابی سعیدؓ** کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے اس آیت اِنَّ شَجَرَةَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِيْمِ كَالْمُهْلِ (یعنی زقوم کا درخت گنہگاروں کا کھانا ہے مہل کی مانند) کے لفظ مہل کے متعلق فرمایا کہ وہ زیتون کی تلچھٹ ہے جبوقت اُس کو دوزخی کے منہ کے قریب لایا جائے گا تو گرمی کی وجہ سے اس کے منہ کی کھال اس میں گر پڑے گی۔ (ترمذی)

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَمِيْمَ لَيُصَبُّ عَلٰى رُؤُسِهِمْ فَيَنْفُذُ الْحَمِيْمُ حَتّٰى يَخْلُصَ اِلٰى جَوْفِهٖ فَيَسْلُتُ مَا فِيْ جَوْفِهٖ حَتّٰى يَمْرُقَ مِنْ قَدَمَيْهِ وَهُوَ الصَّهْرُ ثُمَّ يُعَادُ كَمَا كَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

٥٤٣٤ (٢٥) **حضرت ابی ہریرہؓ** کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے گرم پانی دوزخیوں کے سر پر ڈالا جائیگا یہاں تک کہ اس کی گرمی سر سے لیکر پیٹ تک پہنچ جائے گی اور ان چیزوں کو کاٹ ڈالے گی جو پیٹ کے اندر ہیں اور وہ چیزیں قدموں کی راہ سے نکل جائیں گی۔ اور یہی صہر ہے جس کا ذکر کلام مجید کی اس آیت میں ہے يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُؤُسِهِمُ الْحَمِيْمُ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ (یعنی ڈالا جائے گا۔ ان کے سروں پر گرم پانی جس سے گلائی جائے گی وہ چیز جو ان کے پیٹوں میں ہے اور گلائی جائے گی کھال)، اور پھر اس کو ایسا ہی کر دیا جائے گا جیسا کہ وہ تھا۔ (ترمذی)

وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ يُسْقٰى مِنْ مَّاءٍ صَدِيْدٍ يَتَجَرَّعُهٗ قَالَ يُقَرَّبُ اِلٰى فِيْهِ فَيَكْرَهُهٗ فَاِذَا اُدْنِيَ مِنْهُ شَوٰى وَجْهَهٗ وَوَقَعَتْ فَرْوَةُ رَأْسِهٖ فَاِذَا شَرِبَهٗ قَطَّعَ اَمْعَاءَهٗ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهٖ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى

٥٤٣٥ (٢٦) **حضرت ابی امامہ** کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے اس آیت يُسْقٰى مِنْ مَّاءٍ صَدِيْدٍ يَتَجَرَّعُهٗ (یعنی دوزخیوں کو دوزخیوں کا زرد پانی پلایا جائے گا۔ جس کو گھونٹ گھونٹ پئیں گے) کے متعلق فرمایا یہ پانی دوزخیوں کے منہ کے قریب لایا جائے گا جس سے وہ منہ بنائے گے پھر جب اس پانی کو منہ میں ڈالا جائے گا تو اس کے منہ کو بھون ڈالے گا اور اس کے سر کی کھال گر پڑے گی پھر جب وہ پانی پیٹ میں جائے گا تو آنتوں کو پارہ پارہ کر دے گا یہاں تک کہ وہ آنتیں پاخانہ کے مقام سے

وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ وَيَقُوْلُ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِى الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

نکل جائیں گی چنانچہ خداوند تعالےٰ فرماتا ہے۔ اور دوزخیوں کو گرم پانی پلایا جائے گا۔ جو ان کی آنتوں کو پاش پاش کر دے گا۔ اور خداوند تعالےٰ فرماتا ہے۔ اگر دوزخی پانی کیلئے فریاد کریں گے تو ان کی فریاد رسی اس پانی سے کی جائے گی جو تلچھٹ کی مانند ہوگا۔ جو مُنہ کو بھون ڈالے گا اور یہ پانی بہت بُری پینے کی چیز ہے۔ (ترمذی)

٥٤٣٦/١٧ وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِسُرَادِقِ النَّارِ اَرْبَعَةُ جُدُرٍ كِثَفُ كُلِّ جِدَارٍ مَسِيْرَةُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابی سعیدؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے۔ دوزخ کے احاطہ کی چار دیواریں ہوں گی ہر دیوار کی موٹائی چالیس برس کی مسافت کے برابر ہوگی۔ (ترمذی)

٥٤٣٧/١٨ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ يُهْرَاقُ فِى الدُّنْيَا لَاَنْتَنَ اَهْلَ الدُّنْيَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابی سعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے، اگر اس زرد پانی کا ایک ڈول جو دوزخیوں کے زخموں سے جاری ہوگا دنیا میں ڈال دیا جائے تو دنیا کے سارے آدمی سڑ جائیں۔ (ترمذی)

٥٤٣٨/١٩ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِّنَ الزَّقُّوْمِ قَطَرَتْ فِىْ دَارِ الدُّنْيَا لَاَفْسَدَتْ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ يَّكُوْنُ طَعَامَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول صلعم نے اس آیت کو پڑھا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون (خدا تعالےٰ سے ڈرو جس طرح سے ڈرنا چاہیے اور نہ مرو مگر اسلام کی حالت میں) اور پھر فرمایا ہے اگر زقوم کے درخت کا ایک قطرہ پانی دنیا کے کسی گھر میں ٹپک پڑے تو زمین کے رہنے والوں کے اسباب زندگی کو تباہ و برباد کر دے۔ پھر اس شخص کا کیا حال ہوگا جسکی خوراک زقوم ہوگی (ترمذی)

٥٤٣٩/٢٠ وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ قَالَ تَشْوِيْهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتّٰى تَبْلُغَ وَسْطَ رَاْسِهٖ وَتَسْتَرْخِىْ شَفَتُهُ السُّفْلٰى حَتّٰى تَضْرِبَ سُرَّتَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابی سعید رضؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے قرآن مجید کے الفاظ وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ (یعنی دوزخی دوزخ میں تیوری چڑھائے اور دانت کھولے ہونگے) کے متعلق فرمایا آگ کافر کے مُنہ کو بھون دیگی اس کا اوپر کا ہونٹ اوپر کو سمٹ جائیگا یہانتک کہ نصف سر تک پہنچے گا اور نیچے کا ہونٹ لٹک آئے گا جو ناف تک پہنچ جائے گا۔ (ترمذی)

٥٤٤٠/٢١ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ابْكُوْا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِيْعُوْا فَتَبَاكَوْا فَاِنَّ اَهْلَ النَّارِ يَبْكُوْنَ فِى النَّارِ حَتّٰى تَسِيْلَ دُمُوْعُهُمْ فِىْ وُجُوْهِهِمْ كَاَنَّهَا جَدَاوِلُ حَتّٰى يَنْقَطِعَ الدُّمُوْعُ فَتَسِيْلَ الدِّمَاءُ فَتَقَرَّحَ الْعُيُوْنُ فَلَوْ اَنَّ سُفُنًا اُزْجِيَتْ فِيْهَا لَجَرَتْ رَوَاهُ فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے۔ لوگو! (خدا کے خوف سے) روؤ۔ اگر نہ رو سکو تو بہ تکلف روؤ اس لئے کہ دوزخی دوزخ کے اندر روئیں گے۔ اور ان کے آنسو ان کے رخساروں پر اس طرح بہیں گے گویا کہ وہ نالیاں ہیں پھر آنسو ختم ہو جائیں گے۔ اور خون جاری ہوگا۔ اور آنکھوں کو زخمی کر دے گا اگر ان کے آنسوؤں میں کشتی جاری کی جائے تو البتہ وہ چل نکلے۔ (شرح السنۃ)

وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْقٰى عَلٰى اَهْلِ النَّارِ الْجُوْعُ فَيَعْدِلُ مَا هُمْ فِيْهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ مِّنْ ضَرِيْعٍ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالطَّعَامِ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ ذِيْ غُصَّةٍ فَيَذْكُرُوْنَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُجِيْزُوْنَ الْغُصَصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالشَّرَابِ فَيُرْفَعُ اِلَيْهِمُ الْحَمِيْمُ بِكَلَالِيْبِ الْحَدِيْدِ فَاِذَا دَنَتْ مِنْ وُّجُوْهِهِمْ شَوَتْ وُجُوْهَهُمْ فَاِذَا دَخَلَتْ بُطُوْنَهُمْ قَطَّعَتْ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا بَلٰى قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَا دُعَاءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا مَالِكًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا مٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ فَيُجِيْبُهُمْ اِنَّكُمْ مَاكِثُوْنَ قَالَ الْاَعْمَشُ نُبِّئْتُ اَنَّ بَيْنَ دُعَائِهِمْ وَاِجَابَةِ مَالِكٍ اِيَّاهُمْ اَلْفَ عَامٍ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ فَلَا اَحَدٌ خَيْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ قَالَ فَيُجِيْبُهُمْ اِخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَئِسُوْا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ

۲۱/۳ ص ۲۲ **حضرت ابی درداءؓ** کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے دوزخی سخت بھوک میں مبتلا کئے جائینگے اور بھوک کا یہ عذاب اس عذاب کے مساوی ہوگا جس میں وہ دوزخی پہلے سے گرفتار ہوں گے پھر وہ بھوک کی شدت سے فریاد کریں گے ان کی فریاد کو سنا جائے گا اور کھانے کے لئے ان کو ضریع دیا جائے گا (ضریع ایک خاردار اور سخت بُو دار گھانس ہے۔) یہ کھانا نہ ان کا پیٹ بھرے گا۔ اور نہ ان کی بھوک کو رفع کرے گا وہ دوبارہ فریاد کرینگے اور کھانا مانگیں گے ان کی فریاد کو سنا جائے گا۔ اور ایسا کھانا دیا جائے گا جو گلے میں اٹک جائیگا یعنی نہ تو پیٹ میں جائے اور نہ منہ سے باہر آئے پھر ان کو یہ بات یاد آئے گی کہ دنیا کے اندر جب کوئی چیز گلے میں اٹک جاتی تھی تو وہ اسکو پانی سے اُتار لیا کرتے تھے۔ وہ پانی کے لئے فریاد کرینگے۔ اور ان کو زنبوروں سے پکڑ کر گرم پانی پلایا جائے گا۔ پانی پیٹ کے اندر داخل ہوگا تو پیٹ کی چیزوں کو پارہ پارہ کر دے گا۔ پھر دوزخی آپس میں کہیں گے کہ دوزخ کے محافظوں سے دعا کراؤ کہ ہمارے عذاب میں تخفیف ہو جائے (دوزخ کے محافظ (ان کی درخواست کو سنکر) کہیں گے کیا تمہارے پاس خدا کے رسولؐ واضح نشانیاں اور دلائل لے کر نہیں آئے تھے۔ دوزخی کہیں گے ہاں آئے تھے دوزخ محافظ کہیں گے تم خود دعا کرو (یعنی ہم تمہارے لئے دعا نہیں کرتے تم خود اپنے لئے دعا کرو) اور کافروں کی دعا بالکل بے فائدہ اور بیکار ہوگی (یعنی خدا ان کو نہیں سُنے گا) پھر دوزخی آپس میں کہیں گے دوزخ کے داروغہ کو بلاؤ۔ چنانچہ وہ دوزخ کے داروغہ (مالک) سے کہیں گے۔ اے مالک تو اپنے پروردگار سے دعا کر کہ وہ ہم کو موت دے۔ دوزخ کا داروغہ کہے گا۔ تم ہمیشہ یہیں (اور اسی حال میں) رہو گے اس حدیث کے ایک راوی اعمشؒ کا بیان ہے کہ مجھ کو بتایا گیا ہے۔ کہ دوزخیوں اور داروغہ دوزخ کے درمیان جو گفتگو ہوگی اس میں ایک ہزار برس گزر جائینگے پھر پھر دوزخی اس طرف سے مایوس ہو کر آپس میں کہیں گے اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ تمہارے پروردگار سے بہتر کوئی نہیں ہے۔ چنانچہ وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار ہماری بدنصیبی ہم پر غالب آگئی اور ہم گمراہ لوگوں میں سے ہیں اے پروردگار! ہم کو دوزخ سے نکال اگر ہم اس کے بعد بھی کفر کی جانب جائیں تو اپنے اوپر ظلم کرنے والے ہونگے

وَعِنْدَ ذٰلِكَ يَأْخُذُوْنَ فِي الزَّفِيْرِ وَالْحَسْرَةِ وَالْوَيْلِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالنَّاسُ لَا يَرْفَعُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

خداوند تعالیٰ اُنکو جواب دے گا دور ہو اور کُتّوں کی مانند ذلیل و خوار ہو اور آئندہ مجھ سے کبھی بات نہ کرو رسول خدا صلعم فرماتے ہیں خدا کا یہ جواب سُنکر وہ ہر بھلائی سے مایوس ہو جائینگے اور اس کے بعد وہ نالہ و فریاد کرتے رہینگے اور حسرت و افسوس کے ساتھ عذاب برداشت کرتے رہینگے ۔ ترمذی ۔ امام دارمی فرماتے ہیں محدثین اسکو مرفوعاً نقل نہیں کرتے

٥٤٤٢ ح ٢٣ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى لَوْ كَانَ فِي مَقَامِيْ هٰذَا اَسْمَعَهٗ اَهْلُ السُّوْقِ وَحَتّٰى سَقَطَتْ خَمِيْصَةٌ كَانَتْ عَلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

حضرت نعمان بن بشیر رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سُنا ہے میں نے تمکو دوزخ کی آگ سے ڈرایا ۔ میں نے تم کو دوزخ کی آگ سے ڈرایا ۔ حضور صلعم ان الفاظ کو بار بار فرما رہے تھے اور بلند آواز سے کہہ رہے تھے اتنی بلند آواز سے کہ اگر آپ اس جگہ تشریف فرما ہوتے جہاں میں بیٹھا ہوں تو آپ کی آواز کو بازار والے سُن لیتے اور آپ جھوم جھوم کر یہ الفاظ کہتے تھے کہ آپ کی کملی جو کاندھے پر پڑی تھی پیروں میں گر پڑی ۔ (دارمی)

٥٤٤٣ ح ٢٤ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ رَصَاصَةً مِثْلَ هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلٰى مِثْلِ الْجُمْجُمَةِ اُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ وَهِيَ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ لَبَلَغَتِ الْاَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ وَلَوْ اَنَّهَا اُرْسِلَتْ مِنْ رَأْسِ السِّلْسِلَةِ لَسَارَتْ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَبْلَ اَنْ تَبْلُغَ اَصْلَهَا اَوْ قَعْرَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم فرمایا ہے اگر سیسے کے ایک (گول ٹکڑے) کو جو کھوپڑی کے مانند ہو ۔ آسمان سے زمین کی طرف ڈالا جائے جس کا فاصلہ پانچسو برس کی راہ کا ہے تو وہ ایک رات گزرنے سے پہلے زمین پر پہنچ جائے لیکن اگر اس سیسے کے ٹکڑے کو اس زنجیر کے کنارے سے چھوڑا جائے جس میں دوزخیوں کو باندھا جائے گا ۔ تو چالیس برس تک لڑھکتے رہنے کے باوجود اس کی انتہا یا جڑ تک نہ پہنچیگا ۔ (ترمذی)

٥٤٤٤ ح ٢٥ وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِيْ جَهَنَّمَ لَوَادِيًا يُقَالُ لَهٗ هَبْهَبُ يَسْكُنُهٗ كُلُّ جَبَّارٍ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

حضرت ابی بردہؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے دوزخ میں ایک نالہ ہے جس کا نام ہبہب ہے ۔ اس نالہ میں ہر اس شخص کو رکھا جائے گا جو متکبر اور سرکش ہوگا ۔ (دارمی)

فصل سوم

٥٤٤٥ ح ٢٦ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْظُمُ اَهْلُ النَّارِ فِي النَّارِ حَتّٰى اِنَّ بَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنِ اَحَدِهِمْ اِلٰى عَاتِقِهٖ مَسِيْرَةَ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ وَاِنَّ غِلَظَ جِلْدِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا وَاِنَّ ضِرْسَهٗ مِثْلُ اُحُدٍ

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ۔ دوزخ میں دوزخیوں کے بدن بڑے بڑے ہو جائینگے ۔ یہاں تک کہ کان کی لو سے کاندھے تک کا فاصلہ سات سو برس کی راہ کا ہو جائے گا ۔ اور جلد کی موٹائی ستر گز کی ہو جائے گی ۔ اور دانت احد پہاڑ کی مانند (احمد)

۵۴۴۶ / ۲۷
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي النَّارِ حَيَّاتٍ كَاَمْثَالِ الْبُخْتِ تَلْسَعُ اِحْدٰهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حَمْوَتَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا وَاِنَّ فِي النَّارِ عَقَارِبَ كَاَمْثَالِ الْبِغَالِ الْمُوْكَفَةِ تَلْسَعُ اِحْدٰهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حَمْوَتَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا رَوَاهُمَا اَحْمَدُ

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ دوزخ میں بختی اونٹ کے برابر سانپ ہیں یہ سانپ ایک مرتبہ کسی کو کاٹے تو اس کا درد اور زہر چالیس برس تک رہے گا۔ اور دوزخ میں پالان بندھے خچروں کے مانند بچھو ہیں ان کے ایک مرتبہ کاٹنے سے زہر کا اثر چالیس سال تک رہے گا۔ (احمد)

۵۴۴۷ / ۲۸
وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ثَوْرَانِ مُكَوَّرَانِ فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ الْحَسَنُ وَمَا ذَنْبُهُمَا فَقَالَ اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ الْحَسَنُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ

حسن کہتے ہیں کہ ہم سے ابوہریرہ رض نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے قیامت کے دن چاند اور سورج پنیر کے دو ٹکڑوں کے مانند ہونگے جن کو آگ میں ڈالا جائے گا۔ حسن بصری نے ابوہریرہ رض سے پوچھا سورج اور چاند نے کیا گناہ کیا ہے۔ ابوہریرہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلعم سے جو سنا تھا بیان کیا۔ حسن رض یہ سنکر خاموش ہو گئے۔ (بیہقی)

۵۴۴۸ / ۲۹
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اِلَّا شَقِيٌّ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنِ الشَّقِيُّ قَالَ مَنْ لَّمْ يَعْمَلْ لِلّٰهِ بِطَاعَةٍ وَلَمْ يَتْرُكْ لَهٗ مَعْصِيَةً رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

حضرت ابی ہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے، دوزخ میں صرف بدنصیب داخل ہوگا۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! بدنصیب کون ہے؟ آپ نے فرمایا بدنصیب وہ ہے جس نے خدا کی خوشنودی و رضامندی حاصل کرنے کے لئے خدا کی اطاعت نہیں کی اور اس کی نافرمانی کو ترک نہیں کیا۔ (ابن ماجہ)

بَابُ خَلْقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

جنت اور دوزخ کی پیدائش کا بیان

فصل اوّل

۵۴۴۹ / ۱
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ وَالْمُتَجَبِّرِيْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِيْ لَا يَدْخُلُنِيْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغِرَّتُهُمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْجَنَّةِ اِنَّمَا اَنْتِ رَحْمَتِيْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ

حضرت ابی ہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جنت اور دوزخ کا آپس میں جھگڑا ہوا۔ دوزخ نے کہا مجھ کو سرکشوں اور متکبروں کے لئے اختیار کیا گیا ہے۔ جنت نے کہا مجھ کو کیا میرے اندر تو کمزور لوگ۔ حقیر و ذلیل لوگ اور وہ لوگ جو بھولے بھالے اور فریب میں آجانے والے ہیں داخل ہونگے۔ خداوند تعالے نے یہ سنکر جنت سے فرمایا تو میری رحمت ہے (یعنی رحمت خداوندی کا محل مظہر) میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہوں تیرے ذریعہ رحم

عِبَادِیْ وَقَالَ لِلنَّارِ اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابِیْ
اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ وَلِكُلِّ
وَاحِدٍ مِّنْكُمَا مِلْؤُهَا فَاَمَّا النَّارُ
فَلَا تَمْتَلِئُ حَتّٰی يَضَعَ اللّٰهُ رِجْلَهٗ
يَقُوْلُ قَطْ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ
وَيُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ فَلَا يَظْلِمُ
اللّٰهُ مِنْ خَلْقِهٖ اَحَدًا
وَاَمَّا الْجَنَّةُ فَاِنَّ اللّٰهَ
يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ

کہتا ہوں۔ اور دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے میں اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں تیرے ذریعہ عذاب دیتا ہوں۔ اور تم دونوں میں سے میں ہر ایک کو بھر دوں گا۔ اور دوزخ تو اسوقت تک نہ بھرے گی جب تک کہ خداوند تعالےٰ اس میں اپنا پاؤں نہ رکھ دے گا۔ (جب خدا اپنا پاؤں رکھ دے گا۔ تو دوزخ کہے گی۔ بس بس بس۔ اُسوقت دوزخ بھر جائے گی۔ پھر اس کو سمیٹا جائے گا۔ اور اس کے بعض حصوں کو بعض حصوں میں ملا دیا جائے گا۔ اور خداوند تعالےٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔ اب وہی جنت (اگر وہ خالی رہ جائے گی) تو اس کے لئے خداوند تعالےٰ اور نئی مخلوق کو پیدا کر دے گا۔ (بخاری و مسلم)

۵۳۷۰ ع۲ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ يُلْقٰى فِيْهَا
وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ حَتّٰی يَضَعَ
رَبُّ الْعِزَّةِ فِيْهَا قَدَمَهٗ فَيَنْزَوِیْ
بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ بِعِزَّتِكَ
وَكَرَمِكَ وَلَا يَزَالُ فِی الْجَنَّةِ
فَضْلٌ حَتّٰی يُنْشِئَ اللّٰهُ لَهَا
خَلْقًا فَيُسْكِنُهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ
حَدِيْثُ اَنَسٍ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ فِیْ كِتَابِ الرِّقَاقِ

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے۔ دوزخ میں برابر لوگوں کو ڈالا جاتا رہے گا۔ اور وہ کہتی رہے گی کہ کچھ اور ہے یہاں تک کہ خداوند بزرگ و برتر اس میں اپنا پاؤں رکھ دے گا۔ اسوقت دوزخ کے بعض اجزاء بعض میں داخل ہو جائیں گے یعنی دوزخ سمٹ جائیگی۔ اور پھر دوزخ یہ کہے گی بس بس۔ میری عزت اور تیری بخشش کی قسم میں بھر گئی اسی طرح جنت کے اندر مکانات میں زیادتی اور وسعت ہوتی رہے گی یہاں تک کہ خداوند تعالےٰ ایک نئی مخلوق کو پیدا کرے گا اور جنت کے خالی مکانات کو اس سے بھر دے گا۔ (بخاری و مسلم) اور انسؓ کی حدیث "حفت الجنۃ بالمکارہ" الخ کتاب الرقاق میں بیان کی گئی۔

فصل دوم

۵۳۷۱ ع۳ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قَالَ
لِجِبْرِيْلَ اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَذَهَبَ
فَنَظَرَ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لِاَهْلِهَا
فِيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ
لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا ثُمَّ حَفَّهَا
بِالْمَكَارِهِ ثُمَّ قَالَ يَا جِبْرِيْلُ اذْهَبْ
فَانْظُرْ اِلَيْهَا قَالَ فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا

حضرت ابی ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے خداوند تعالےٰ نے جب جنت کو پیدا کیا تو جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا جاؤ جنت کو دیکھو چنانچہ وہ گئے جنت کو دیکھا اور اس تمام سامان پر نظر ڈالی جو خدا نے جنتیوں کے لئے تیار کیا اور پھر واپس آ کر کہا۔ اے پروردگار تیری عزت کی قسم! جو شخص اس جنت کا حال سُنے گا۔ وہ اس میں داخل ہونے کی خواہش کرے گا۔ پھر خداوند تعالےٰ نے بہشت کے چاروں طرف شرعی تکالیف کا احاطہ قائم کیا۔ اور اس کے بعد جبرئیل سے فرمایا جبرئیل! جاؤ۔ اور جنت کو دوبارہ دیکھو۔ چنانچہ جبرئیل گئے۔

ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَا يَسْمَعَ بِهَا اَحَدٌ ... لَا يَدْخُلُهَا اَحَدٌ قَالَ فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ يَا جِبْرَئِيْلُ اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا قَالَ فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ فَيَدْخُلُهَا فَحَفَّهَا بِالشَّهَوَاتِ ثُمَّ قَالَ يَا جِبْرَئِيْلُ اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا قَالَ فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَقَالَ اَیْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَا يَبْقٰى اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ

اور جنت کو دوبارہ دیکھ کر واپس آئے اور عرض کیا پروردگار! تیری عزت کی قسم! مجھ کو اندیشہ ہے کہ اب شاید کوئی بھی جنت کے اندر داخل ہونے کی خواہش نہ کرے گا اسکے بعد رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جب خداوند تعالےٰ نے دوزخ کو پیدا کیا۔ تو فرمایا اے جبرئیلؑ! جا دوزخ کو دیکھو۔ چنانچہ وہ گئے اور دوزخ کو دیکھ کر واپس آئے اور عرض کیا پروردگار! تیری عزت کی قسم جو شخص دوزخ کا حال سُنے گا وہ کبھی اس میں داخل ہونے کی خواہش نہ کرے گا۔ اس کے بعد خداوند تعالےٰ نے دوزخ کے گرد خواہشات نفسانی اور شہوات کا احاطہ لگایا اور پھر فرمایا جبرئیلؑ جاؤ۔ اب دوزخ کو دیکھو۔ چنانچہ جبرئیل گئے اور دوزخ کو دوبارہ دیکھ کر واپس آئے اور عرض کیا پروردگار! تیری عزت کی قسم مجھ کو اندیشہ ہے کہ اب جو شخص دوزخ کا حال سُنے گا وہ اسی میں داخل ہونے کی خواہش کرے گا۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

فصل سوم

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى لَنَا يَوْمًا الصَّلٰوةَ ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ اُرِيْتُ الْاٰنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلٰوةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِيْ قِبَلِ هٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول خدا صلعم نے ہمکو نماز پڑھائی پھر منبر پر چڑھ کر مسجد کے قبلہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا۔ میں نے ابھی ابھی تم کو نماز پڑھاتے پڑھاتے اس دیوار کے آگے جنت اور دوزخ کو ایک خاص شکل وصورت میں دیکھا ہے اور میں کہہ سکتا ہوں کہ آجتک میں نے جسقدر اچھی بُری چیزیں دیکھی ہیں وہ جنت و دوزخ کی اچھائی و بُرائی کے مقابلہ میں کوئی حیثیت درحقیقت نہیں رکھتیں۔ (بخاری)

بَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ وَذِكْرِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

مخلوقات کی پیدائش اور پیغمبروں کا بیان

فصل اوّل

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اِنِّيْ كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَآءَهٗ

حضرت عمران بن حصین رضؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلعم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ قبیلہ بنو تمیم کی ایک جماعت حاضر ہوئی آپ

قَوْمٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَالَ اِقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا بَنِيْ تَمِيْمٍ قَالُوْا بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا فَدَخَلَ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا اَهْلَ الْيَمَنِ اِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِيْمٍ قَالُوْا قَبِلْنَا جِئْنَاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّيْنِ وَلِنَسْاَلَكَ عَنْ اَوَّلِ هٰذَا الْاَمْرِ مَا كَانَ قَالَ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهٗ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ اَتَانِيْ رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ اَدْرِكْ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ فَانْطَلَقْتُ اَطْلُبُهَا وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ اَقُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ اِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ فَهُوَ مَكْتُوْبٌ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُلِقَتِ الْمَلٰئِكَةُ مِنْ نُوْرٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ وَخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ

نے اس کو دیکھ کر فرمایا بنو تمیم میری بشارت کو قبول کرو (یعنے تم مجھ سے ایسی چیز کو حاصل کرو جو سعادت دارین کی موجب ہو) بنو تمیم نے کہا آپ نے ہم کو (دین کے معاملہ میں) بشارت دی ہم نے اس کو قبول کر لیا، اب ہم کو کچھ دنیا بھی عطا فرمائیے۔ پھر آپ کی خدمت میں یمن کے لوگوں کی ایک جماعت حاضر ہوئی۔ آپ نے اس سے فرمایا۔ بنو تمیم نے تو بشارت کو قبول نہیں کیا۔ یمن والو! تم میری بشارت کو قبول کرو یمن والوں نے عرض کیا۔ ہم نے حضور کی بشارت کو قبول کر لیا اور ہم اس لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں کہ دین کی معلومات آپ سے حاصل کریں سب سے پہلی بات ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ یہ دنیا کیونکر پیدا ہوئی اور اس سے پہلے کیا چیز موجود تھی۔ آپ نے فرمایا۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ تھا اللہ تعالیٰ سے پہلے کوئی چیز موجود نہ تھی اور خدا کا عرش پانی کے اوپر تھا۔ خدا تعالیٰ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا اور لوح محفوظ میں ہر چیز کو لکھا عمران بن حصین رضی کہتے ہیں کہ (حضور صلعم یہ بیان فرما رہے تھے کہ) ایک آدمی آیا اور مجھ سے کہا۔ عمران رضی اپنی اونٹنی کو تلاش کرو وہ بھاگ گئی ہے۔ چنانچہ میں اس کو ڈھونڈنے کے لئے چل دیا اور میں اب خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کاش میں نہ اٹھتا خواہ وہ اونٹنی چلی جاتی۔ (بخاری)

حضرت عمر رضی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے ایک روز ہمارے درمیان کھڑے ہو کر آغاز پیدائش سے جنت و دوزخ میں داخل ہونے تک کا ذکر فرمایا جس شخص نے اس بیان کو محفوظ رکھنے کی کوشش کی محفوظ رکھا اور جس نے کوشش نہیں کی وہ بھول گیا۔ (بخاری)

حضرت ابی ہریرہ رضی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ایک کتاب لکھی جس میں یہ الفاظ بھی لکھے ہیں کہ میری رحمت میرے غصہ پر سبقت لے گئی ہے۔ بس یہ الفاظ خدا کے ہاں عرش پر لکھے ہوئے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا ہے اور جنوں کو آگ کے دھواں ملے ہوئے شعلہ سے پیدا کیا گیا ہے اور آدم علیہ السلام کو اس چیز سے پیدا کیا گیا ہے جو تم سے بیان کر دی گئی ہے یعنی جس کا ذکر قرآن مجید میں تمہارے سامنے

لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ آدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَتْرُكَهُ فَجَعَلَ إِبْلِيسُ يُطِيفُ بِهِ يَنْظُرُ مَا هُوَ فَلَمَّا رَآهُ أَجْوَفَ عَرَفَ أَنَّهُ خُلِقَ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ النَّبِيُّ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً بِالْقَدُومِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ إِلَّا ثَلٰثَ كَذَبَاتٍ ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِي ذَاتِ اللّٰهِ قَوْلُهُ إِنِّي سَقِيمٌ وَقَوْلُهُ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هٰذَا وَقَالَ بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَارَةُ إِذْ أَتٰى عَلٰى جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ هٰهُنَا رَجُلًا مَعَهُ امْرَأَةٌ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْهَا مَنْ هٰذِهٖ قَالَ أُخْتِي فَأَتٰى سَارَةَ فَقَالَ لَهَا إِنَّ هٰذَا الْجَبَّارَ إِنْ يَعْلَمْ أَنَّكِ امْرَأَتِي يَغْلِبْنِي عَلَيْكِ فَإِنْ سَأَلَكِ فَأَخْبِرِيهِ أَنَّكِ أُخْتِي فَإِنَّكِ أُخْتِي فِي الْإِسْلَامِ لَيْسَ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِي وَغَيْرُكِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَأُتِيَ بِهَا قَامَ إِبْرَاهِيمُ يُصَلِّي فَلَمَّا دَخَلَتْ

موجود ہے (یعنی خلقہ من تراب) (آدم کو مٹی سے پیدا کیا) (مسلم)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے، جب خداوند تعالٰے نے آدم کی صورت تیار کی تو جب تک اس نے چاہا اس کو جنت کے اندر رکھا اس عرصہ میں شیطان آدمؑ کے پتلے کے گرد پھرتا اس کو دیکھتا اور کہتا تھا کہ یہ کیا چیز ہے پھر جب اس نے دیکھا کہ یہ اندر سے خالی ہے تو خیال کیا کہ یہ ایک غیر مضبوط مخلوق ہے (مسلم)

حضرت ابی ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام نے اسی برس کی عمر میں بسولے سے اپنا ختنہ کیا یا یہ کہ ابراہیم علیہ السلام نے مقام قدوم میں اسی برس کی عمر میں ختنہ کیا۔ (بخاری ومسلم)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام نے اپنی عمر میں صرف تین جھوٹ بولے۔ ان میں سے دو جھوٹ خدا کے لئے بولے (یعنی خدا کی خوشنودی حاصل کرنے اور اس کے حکم بجالانے کے لئے) ایک مرتبہ تو انہوں نے یہ جھوٹ بولا کہ میں بیمار ہوں (اور یہ اسوقت جب کہ ان کی قوم اپنی عید میں ان کو شریک کرنے کے لئے لیجانا چاہتی تھی جہاں بتوں کو پوجا جاتا تھا۔ اور وہ جانا نہیں چاہتے تھے۔ اسلئے انہوں نے کہہ دیا کہ میں بیمار ہوں) اور دوسرا جھوٹ یہ بولا کہ یہ کام بڑے بت نے کیا ہے۔ (اور یہ اس وقت جب کہ کفار کی عدم موجودگی میں انہوں نے ان کے بتوں کو توڑ ڈالا تھا اور جب کافروں نے پوچھا کہ ابراہیمؑ یہ کام تم نے کیا ہے۔ تو انہوں نے کہا۔ میں نے نہیں کیا بڑے بت نے یہ کام کیا ہے) اور رسول اللہ صلعم نے (تیسرے جھوٹ کی بابت یہ) فرمایا کہ ابراہیمؑ ان کی بیوی سارہؓ (شام کی طرف جارہے تھے کہ ان کا گذر ایک ظالم کے شہر پر ہوا اس ظالم حاکم کو اطلاع دی گئی کہ یہاں ایک شخص آیا ہوا ہے جس کے ساتھ ایک نہایت حسین عورت ہے۔ اسنے آدمی بھیجکر ابراہیمؑ کو طلب کیا اور پوچھا تمہارے ساتھ کوئی عورت ہے۔ ابراہیمؑ نے کہا میری بہن ہے۔ اس کے بعد ابراہیم نے واپس آکر سارہ رضؓ سے کہا کہ اگر اس شہر کے ظالم حاکم کو یہ معلوم ہو گیا کہ تم میری بیوی ہے تو تجھ کو مجھ سے چھین لیگا۔ اگر وہ تجھ سے پوچھے تو یہ کہنا کہ تو میری بہن ہے۔

ذَهَبَ يَتَنَاوَلُهَا بِيَدِهٖ
فَأُخِذَ وَيُرْوٰى فَغُطَّ حَتّٰى
رَكَضَ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ
ادْعِي اللّٰهَ لِيْ وَلَا أَضُرُّكِ فَدَعَتِ
اللّٰهَ فَأُطْلِقَ ثُمَّ تَنَاوَلَهَا
الثَّانِيَةَ فَأُخِذَ مِثْلَهَا أَوْ
أَشَدَّ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ لِيْ
وَلَا أَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللّٰهَ
فَأُطْلِقَ فَدَعَا بَعْضَ
حَجَبَتِهٖ فَقَالَ إِنَّكَ لَمْ
تَأْتِنِيْ بِإِنْسَانٍ إِنَّمَا
أَتَيْتَنِيْ بِشَيْطَانٍ فَأَخْدَمَهَا
هَاجَرَ فَأَتَتْهُ وَهُوَ
قَائِمٌ يُصَلِّيْ فَأَوْمَأَ
بِيَدِهٖ مَهْيَمْ قَالَتْ
رَدَّ اللّٰهُ كَيْدَ الْكَافِرِ
فِيْ نَحْرِهٖ وَأَخْدَمَ
هَاجَرَ قَالَ
أَبُوْ هُرَيْرَةَ
تِلْكَ أُمُّكُمْ
يَا بَنِيْ مَاءِ
السَّمَاءِ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ

وَعَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَحْنُ أَحَقُّ

اس لیئے کہ تو حقیقت میں میری دینی بہن ہے۔ اس وقت دنیا کے پردہ پر میرے اور میرے سوا کوئی مومن نہیں ہے۔ اور اس اعتبار سے ہم دونوں دینی بہن اور بھائی ہیں۔ پھر اس ظالم حاکم نے سارہ رض کو طلب کیا۔ وہ اس کے پاس پہنچیں۔ اور ادھر ابراہیم ع نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ سارہ جب اس ظالم حاکم کے سامنے آئیں۔ تو اس نے دست درازی شروع کی اور ظالم کو پکڑ لیا گیا۔ (یعنی خدا نے اسکو روک دیا یا اسکو بے حس و حرکت بنا دیا گیا، یا اس کا گلا گھونٹا گیا دکہ اس کا سانس رک گیا۔) اور وہ زمین پر پاؤں مارنے لگا۔ پھر اس ظالم نے سارہ رض سے کہا۔ خدا سے میرے لئے دعا کرو (کہ وہ مجھ کو اس تکلیف سے نجات دے)، میں تم کو کوئی ضرر نہ پہنچاؤں گا۔ چنانچہ حضرت سارہ رض نے دعا کی اور اس ظالم کو چھوڑ دیا (یعنی اس کی تکلیف دور کی گئی) اسنے دوبارہ وہی حرکت کی اور بری نیت سے سارہ رض کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اور پھر اس کو اسی طرح پکڑ لیا گیا۔ یا اس کا گلا گھونٹا گیا۔ بلکہ پہلے سے زیادہ سخت۔ اسنے پھر یہی کہا کہ خدا سے میری خلاصی کی دعا کرو۔ میں تم کو کوئی اذیت نہ دونگا۔ چنانچہ سارہ رض نے پھر دعا کی اور وہ اچھا ہو گیا پھر اس ظالم نے اپنے دربانوں میں سے کسی کو بلایا اور کہا تو میرے پاس انسان کو نہیں لایا ہے بلکہ کسی جن کو لے آیا ہے۔ پھر اس ظالم نے سارہ رض کی خدمت کے لئے ایک لونڈی ہاجرہ نامی دی۔ اور ان کو واپس بھیجدیا۔ سارہ رض واپس آئیں تو ابراہیم ع کو نماز پڑھتے دیکھا۔ ابراہیم نے نماز ہی میں اشارہ سے پوچھا کیا حال ہے۔ اور کیونکر گذری سارہ رض نے کہا خداوند تعالیٰ نے اس کافر کے مکر کو اسکے سینے میں لوٹا دیا۔ اور اس نے خدمت کیلئے ہاجرہ کو دیا۔ ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ اے آسمان کے پانی کے بیٹو! یہی تمہاری ماں ہے (آسمان کے پانی سے مراد پاک نسب ہے) (بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ ہم ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ شک کے مستحق ہیں۔ جب کہ انہوں نے یہ کہا تھا کہ اے پروردگار! تو مُردوں کو کیونکر زندہ کرتا ہے مجھ کو دکھا دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابراہیم کیا تو میری اس قدرت پر یقین نہیں رکھتا؟ کہا ضرور، ولیکن میرے قلب کو علم الیقین کے مرتبہ سے

بالشك من
إبراهيم إذ
قال رب أرني
كيف تحيي
الموتى ويرحم
الله لوطا لقد
كان يأوي إلى
ركن شديد ولو
لبثت في السجن
طول ما لبث يوسف
لأجبت الداعي
متفق عليه

وعنه قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم
إن موسى كان رجلا حييا ستيرا
لا يرى من جلده شيء استحياء
فآذاه من بني إسرائيل
فقالوا ما تستر هذا التستر إلا
من عيب بجلده إما برص
أو أدرة وإن الله أراد أن يبرئه
فخلا يوما وحده ليغتسل فوضع
ثوبه على حجر ففر الحجر
بثوبه فجمح موسى في أثره يقول
ثوبي يا حجر ثوبي يا حجر حتى انتهى
إلى ملأ من بني إسرائيل فرأوه عريانا
أحسن ما خلق الله فقالوا والله ما بموسى
من بأس وأخذ ثوبه فطفق بالحجر
ضربا فوالله إن بالحجر الندبا
من أثر ضربه ثلاثا أو أربعا أو

فوق عین الیقین کا مرتبہ حاصل ہو نیسے سکون وچین ہو جائے جب ہم کو شک نہیں تو ابراہیمؑ بدرجۂ اتم شک کے مستحق نہیں اور خدا لوطؑ پر رحم کرے جو ایک سخت جماعت کی پناہ تلاش کرتے تھے (یعنی جب لوگوں نے لوطؑ کے مہمانوں کو ستایا۔ تو انہوں نے یہ آرزو کی کہ کاش مجھ میں اتنی قوت ہوتی۔ کہ میں ان سے مقابلہ کرتا۔ میرے پاس کوئی ایسی مضبوط جماعت ہوتی جن کی مدد سے میں ان لوگوں کی مدافعت کر سکتا) اور میں اگر قید خانہ میں اتنی طویل مدت تک رہتا جتنی مدت یوسفؑ رہے تھے۔ تو میں بلانے والے کی دعوت کو قبول کر لیتا (اس کا واقعہ یہ ہے کہ حضرت یوسف نو برس قید خانہ میں رہے۔ پھر جب بادشاہ مصر نے ان کو نجات دینے کے لئے طلب کیا تو حضرت یوسف نے انکار کر دیا اور کہہ دیا جب تک عورتوں سے میری پاکیزگی کی شہادت نہ لے لی جائے میں قید خانہ سے باہر نہ آؤں گا۔ (بخاری و مسلم)

۵۴۹۱ ۹ **حضرت ابوہریرہ** رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے موسیٰ علیہ السلام ایک نہایت شرمیلے اور پردہ دار آدمی تھے اس قدر حیا دار کہ ان کے جسم اور جلد کا کوئی حصہ دکھائی نہ دیتا تھا۔ پس بنو اسرائیل کے کچھ لوگوں نے ان کو تکلیف دینے کا ارادہ کیا۔ اور یہ کہنا شروع کیا کہ موسیٰ اپنے بدن کو اس قدر احتیاط سے صرف اسلئے ڈھانکتے ہیں کہ ان کے جسم میں کوئی عیب ہے یا تو برص ہے (کوڑھ) ہے یا خصیئے پھولے ہوئے ہیں۔ خداوند تعالےٰ نے ارادہ کیا کہ جو عیب ان پر لگایا جا رہا ہے اس سے ان کو پاک وصاف کر کے دکھا دے۔ چنانچہ ایک روز موسیٰ علیہ السلام کسی تنہائی کے مقام پر نہانے کے لئے گئے اور کپڑے اتار کے انہوں نے پتھر پر رکھ دیئے۔ پتھر ان کے کپڑوں کو لے کر بھاگا موسیٰ علیہ السلام اس پتھر کے پیچھے یہ کہتے ہوئے دوڑے! اے پتھر میرے کپڑے دے۔ اے پتھر میرے کپڑے دے۔ یہاں تک کہ موسیٰ علیہ السلام دوڑتے دوڑتے بنو اسرائیل کی ایک بڑی جماعت تک پہنچ گئے۔ اس جماعت نے موسیٰ علیہ السلام کو برہنہ جسم دیکھا اور خدا کی مخلوق میں ایک بہترین جسم کا انسان آپ کو پایا۔ اور سب نے بالاتفاق یہ کہا کہ خدا کی قسم موسیٰ میں کوئی عیب نہیں ہے آخر موسیٰ نے کپڑوں کو لے لیا اور پتھر کو لاٹھی سے مارنا شروع کیا۔ خدا کی قسم اس پتھر پر موسیٰؑ

خَمْسًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ح ۵۲۶۲ / ۱۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَيُّوْبُ
يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ
مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ أَيُّوْبُ يَحْثِيْ فِيْ
ثَوْبِهِ فَنَادَاهُ رَبُّهُ يَا أَيُّوْبُ أَلَمْ
أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى
وَعِزَّتِكَ وَلٰكِنْ لَا غِنٰى بِيْ عَنْ بَرَكَتِكَ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

ح ۵۲۶۳ / ۱۱ وَعَنْهُ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِنَ
الْيَهُوْدِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي
اصْطَفٰى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِيْنَ
فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْعَالَمِيْنَ
فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُوْدِيِّ
فَذَهَبَ الْيَهُوْدِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ
فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ
فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُوْنِيْ عَلٰى مُوْسٰى
فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
فَأَصْعَقُ مَعَهُمْ فَأَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيْقُ
فَإِذَا مُوْسٰى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا
أَدْرِيْ كَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِيْ أَوْ كَانَ
فِيْمَنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَلَا أَدْرِيْ
أَحُوْسِبَ بِصَعْقَةِ يَوْمِ الطُّوْرِ
أَوْ بُعِثَ قَبْلِيْ وَلَا أَقُوْلُ إِنَّ أَحَدًا
أَفْضَلُ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى وَفِيْ
رِوَايَةِ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ لَا تُخَيِّرُوْا
بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کے مارنے کے نشان موجود ہیں۔ تین نشان یا چار۔ یا پانچ - (بخاری و مسلم)

حضرت ابی ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے، ایوب علیہ السلام ننگے نہار رہے تھے کہ ان پر سونے کی ٹڈیاں گریں اور ایوب علیہ السلام نے ان کو سمیٹ سمیٹ کر کپڑے میں بھرنا شروع کیا خداوند تعالے نے انکو فرمایا۔ اے ایوبؑ! کیا ہم نے تجھ کو اس سے بے نیاز نہیں کر دیا ہے (یعنی سونے اور مال و دولت سے کہ تو ان ٹڈیوں کو جمع کر کے بھر رہا ہے) ایوب علیہ السلام نے فرمایا۔ ہاں تیری عزت کی قسم تو نے مجھ کو سونے سے بے پروا بنا دیا ہے لیکن میں تیری رحمت و برکت کی زیادتی سے بے پروا نہیں۔ (بخاری)

حضرت ابی ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی کے درمیان بد کلامی ہوئی مسلمان نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے محمدؐ کو ساری دنیا کے لوگوں پر مبعوث فرمایا۔ یہودی نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے موسیٰ کو ساری دنیا کے لئے برگزیدہ فرمایا (یعنی دونوں میں سے ہر شخص اپنے نبی کی برگزیدگی کو درست و صحیح کہتا تھا۔ مسلمان) کو اس پر غصہ آگیا اور اسنے یہودی کے منہ پر ایک طمانچہ مارا یہودی نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور واقعہ عرض کیا۔ نبی صلعم نے اس مسلمان کو بلایا۔ اور اس سے واقعہ پوچھا اُس نے حقیقت حال سے آپ کو آگاہ کیا۔ نبی صلعم نے (فریقین کے بیانات سُنکر) فرمایا مجھ کو موسیٰ علیہ السلام سے بہتر قرار نہ دو اس لئے کہ قیامت کے دن (صور پھکنے پر) لوگ بیہوش ہوکر گر پڑینگے) اور ان کے ساتھ میں بھی بیہوش ہوکر گر پڑوں گا پھر سب سے پہلا شخص میں ہوں گا جس کو ہوش آئے گا میں دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کا پایہ پکڑے کھڑے ہیں میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ بیہوش ہوکر گرے تھے اور مجھ سے پہلے ان کو ہوش آگیا تھا۔ یا خداوند تعالے نے ان کو بیہوشی سے مستثنیٰ کر دیا تھا۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے فرمایا میں نہیں کہہ سکتا کہ طور پر بیہوش ہوکر گر پڑنا آج کے دن حساب میں شمار ہو گیا (اور وہ بیہوش ہوکر نہیں گرے) یا بیہوش ہوکر گرے تھے۔ لیکن مجھ سے پہلے ان کو ہوش آگیا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا تھا میں یہ بھی نہیں کہتا کہ کوئی شخص یونسؑ بن متیٰ سے افضل ہے اور ابو سعید کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ انبیاءؑ

وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا تُفَضِّلُوْا بَيْنَ اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ

میں سے کسی کو کسی پر ترجیح نہ دو (بخاری ومسلم) اور ابوہریرہؓ کی روایت میں ہے کہ خدا کے انبیاءؑ کے درمیان کسی کو فضیلت نہ دو۔

۵۴۶۳ ح۱۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْبَغِيْ لِعَبْدٍ اَنْ يَّقُوْلَ اِنِّيْ خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ مَنْ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ.

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کسی شخص کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ یہ کہے کہ میں یونس بن متیٰ سے بہتر ہوں (بخاری ومسلم) اور بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جس شخص نے یہ کہا کہ میں یونس بن متیٰ سے بہتر ہوں جھوٹا ہے۔

۵۴۶۵ ح۱۳ وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغُلَامَ الَّذِيْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ كَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَاَرْهَقَ اَبَوَيْهِ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے جس لڑکے کو مار ڈالا تھا۔ وہ کفر کی فطرت پر پیدا کیا گیا تھا اگر وہ زندہ رہتا تو اپنے ماں باپ کو کفر وطغیان میں مبتلا کر دیتا۔ (بخاری ومسلم)

۵۴۶۶ ح۱۴ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرُ لِاَنَّهُ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَاِذَا هِيَ تَهْتَزُّ مِنْ خَلْفِهِ خَضْرَاءَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام کا نام خضر اس لئے رکھا گیا کہ وہ ایک خشک سفید زمین پر بیٹھے تھے کہ یکایک وہاں سبزہ پیدا ہو گیا اور لہلانے لگا۔ (بخاری)

۵۴۶۷ ح۱۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسَى ابْنِ عِمْرَانَ فَقَالَ لَهٗ اَجِبْ رَبَّكَ قَالَ فَلَطَمَ مُوْسٰى عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَاَهَا فَقَالَ فَرَجَعَ الْمَلَكُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ اِنَّكَ اَرْسَلْتَنِيْ اِلٰى عَبْدٍ لَّكَ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَاَ عَيْنِيْ قَالَ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ عَيْنَهٗ وَقَالَ ارْجِعْ اِلٰى عَبْدِيْ فَقُلْ اَلْحَيٰوةَ تُرِيْدُ فَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْحَيٰوةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرِهٖ فَاِنَّكَ تَعِيْشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَا قَالَ ثُمَّ تَمُوْتُ قَالَ فَالْاٰنَ مِنْ قَرِيْبٍ رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ملک الموت (فرشتہ موت) موسےٰ بن عمران علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا۔ اپنے پروردگار کا حکم قبول کرو (یعنی خدا کے حکم سے میں تمہاری جان قبض کرنے آیا ہوں)۔ موسیٰ علیہ السلام نے اُس کے مُنہ پر طمانچہ مارا جس سے اسکی آنکھ پھوٹ گئی۔ ملک الموت خدا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا پروردگار تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا۔ اور اس نے میری آنکھ پھوڑ دی۔ رسول خدا صلعم فرماتے ہیں کہ خدا نے ملک الموت کی آنکھ پھیر دی اور فرمایا دوبارہ میرے بندے کے پاس جا اور کہہ کیا تو زیادہ زندگی چاہتا ہے اگر اس کی خواہش ہے تو اپنا ہاتھ بیل کی پشت پر رکھ۔ جس قدر بال تیرے ہاتھ کے نیچے آجائیں اُسی قدر تیری زندگی بڑھا دی جائے گی (یعنی تیری زندگی میں بالوں کے برابر سال بڑھا دیئے جائینگے) موسیٰ علیہ السلام نے یہ پیام سنکر کہا پھر کیا ہوگا۔ (یعنی اتنے سال گزر جانے کے بعد کیا ہوگا) ملک الموت نے کہا پھر تم کو مرنا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا تو میں موت کو ابھی قبول کرتا ہوں اے پروردگار مجھ کو ارض مقدس سے قریب کر دے (یعنی

وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَوْ اَنِّيْ عِنْدَهٗ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهٗ اِلٰى جَنْبِ الطَّرِيْقِ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ح ۵۲۶۸ ۱۲ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ الْاَنْبِيَاءُ فَاِذَا مُوْسٰى ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِيْ نَفْسَهٗ وَرَاَيْتُ جِبْرِيْلَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا دِحْيَةُ بْنُ خَلِيْفَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ح ۵۲۶۹ ۱۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ مُوْسٰى رَجُلًا اٰدَمَ طُوَالًا جَعْدًا كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسٰى رَجُلًا مَرْبُوْعَ الْخَلْقِ اِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبِطَ الرَّاْسِ وَرَاَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِيْ اٰيَاتٍ اَرَاهُنَّ اللّٰهُ اِيَّاهُ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِقَائِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ح ۵۲۷۰ ۱۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ لَقِيْتُ مُوْسٰى فَنَعَتَهٗ فَاِذَا رَجُلٌ مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الشَّعْرِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَلَقِيْتُ عِيْسٰى رَبْعَةً اَحْمَرَ كَاَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ يَعْنِي الْحَمَّامَ وَرَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ وَاَنَا اَشْبَهُ وَلَدِهٖ بِهٖ قَالَ فَاُتِيْتُ بِاِنَائَيْنِ اَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْاٰخَرُ فِيْهِ خَمْرٌ فَقِيْلَ لِيْ خُذْ اَيَّهُمَا شِئْتَ

بیت المقدس سے) اگرچہ ایک پھینکے ہوئے پتھر کے برابر ہو۔ رسول اللہ صلعم نے یہ بیان کر کے فرمایا خدا کی قسم! اگر میں بیت المقدس کے قریب ہوتا تو تم کو موسیٰ علیہ السلام کی قبر دکھا دیتا جو سر راہ ریت کے ایک سرخ تودہ کے قریب واقع ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے (معراج میں) میں انبیاءؑ میرے سامنے لائے گئے میں نے دیکھا موسیٰؑ نحیف اور دبلے ہیں گویا کہ وہ قبیلہ شنوءۃ کے آدمیوں میں سے ہیں۔ اور میں نے عیسےٰؑ کو دیکھا۔ جن لوگوں کو میں نے دیکھا ان میں سے عروہ بن مسعودؓ ان سے بہت مشابہ ہیں اور میں نے ابراہیم کو دیکھا جو تمہارے (دوست یعنی آنحضرت صلعم) سے بہت مشابہ ہیں۔ اور میں نے جبرئیلؑ کو دیکھا جو دحیہ بن خلیفہؓ سے مشابہ ہیں۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے شب معراج میں میں نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا جو دراز قد گندم گوں تھے اور جن کے بال گھونگر یالے تھے گویا کہ وہ قبیلہ شنوءہ کے ایک آدمی ہیں اور میں نے عیسےٰ علیہ السلام کو دیکھا جو پیدائش کے اعتبار سے متوسط قدو قامت۔ ان کا رنگ سرخ وسفید تھا اور سر کے بال سیدھے تھے اور میں نے دوزخ کے داروغہ (مالک) کو دیکھا اور دجال کو دیکھا اور ان دونوں کو ان علامات میں دیکھا جو خدا وند تعالےٰ نے آپکو دکھائیں۔ اس لئے اسے مخاطب انکے دیکھنے اور ان سے ملنے میں تو کوئی کوئی شک نہ کر (آخری جملہ راوی کا ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے شب معراج میں میں موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی۔ یہ فرما کر آپ نے موسیٰؑ کی صفت بیان کی اور فرمایا وہ ایک مضطرب (خوف خدا سے کانپنے والے) آدمی ہیں۔ سر کے بال گھونگر یالے اور نرا لکل سیدھے گویا کہ وہ قبیلہ شنوءہ کے ایک مرد ہیں اور میں نے عیسےٰ علیہ السلام سے ملاقات کی جو متوسط قامت اور سرخ رنگ ہیں گویا ابھی حمام سے نکلے ہیں۔ اور میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا اور ان کی اولاد میں میں ان سے بہت مشابہ ہوں پھر مجھ کو دو برتن دیئے گئے ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب اور مجھ سے

فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيْلَ لِيْ هُدِيْتَ الْفِطْرَةَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کہا گیا کہ ان میں جس کو پسند کرو لے لو۔ میں نے دودھ کو لے لیا اور پی لیا پھر مجھ سے کہا گیا۔ تجھ کو فطرت کی راہ دکھائی گئی (یعنی خدا نے تجھ کو دین اسلام کی ہدایت کی) اگر تو شراب کو لے لیتا تو تیری امت گمراہ ہو جاتی (بخاری و مسلم)

۵۲۴۱ ح ۱۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَمَرَرْنَا بِوَادٍ فَقَالَ اَيُّ وَادٍ هٰذَا فَقَالُوْا وَادِي الْاَزْرَقِ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى مُوْسٰى فَذَكَرَ مِنْ لَوْنِهٖ وَشَعْرِهٖ شَيْئًا وَاضِعًا اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ لَهٗ جُؤَارٌ اِلَى اللّٰهِ بِالتَّلْبِيَةِ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِيْ قَالَ ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى ثَنِيَّةٍ فَقَالَ اَيُّ ثَنِيَّةٍ هٰذِهٖ قَالُوْا هَرْشَا اَوْ لِفْتٌ فَقَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى يُوْنُسَ عَلٰى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوْفٍ خِطَامُ نَاقَتِهٖ خُلْبَةٌ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِيْ مُلَبِّيًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ہم نے مکہ اور مدینہ کے درمیان رسول اللہ صلعم کے ساتھ سفر کیا ہم جب ایک جنگل میں پہنچے تو رسول اللہ صلعم نے پوچھا۔ یہ کون جنگل ہے؟ لوگوں نے عرض کیا۔ یہ وادی ازرق ہے۔ آپ نے فرمایا گویا کہ میں اسوقت موسیٰ علیہ السلام کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ اس کے بعد آپ نے حضرت موسیٰؑ کا رنگ اور بالوں کی کیفیت بیان کی اور کہا۔ میں گویا دیکھ رہا ہوں موسےٰ اس جنگل سے کانوں کے اندر انگلیاں دیئے ہوئے لبیک لبیک بلند آواز سے کہتے ہوئے گذر رہے ہیں۔ یہاں سے ہم آگے بڑھے اور ثنیہ پر پہنچے (ثنیہ وہ راستہ ہے جو دو پہاڑوں کے درمیان ہے) رسول اللہ صلعم نے پوچھا۔ یہ کون سی ثنیہ ہے تو لوگوں نے عرض کیا ہرشیٰ ہے۔ یا لفت ہے۔ آپ نے فرمایا گویا کہ میں یونس کی طرف دیکھ رہا ہوں جو سُرخ اونٹنی پر سوار ہیں اور اونی جبہ پہنے ہوئے ہیں ان کی اونٹنی کی مہار کھجوروں کے درخت کے پوست کی ہے اور اس وادی سے لبیک کہتے گذر رہے ہیں (مسلم)

۵۲۴۲ ح ۲۰ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلٰى دَاوٗدَ الْقُرْاٰنُ فَكَانَ يَاْمُرُ بِدَوَابِّهٖ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهٗ وَلَا يَاْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت ابی ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے۔ داؤد علیہ السلام پر زبور کا پڑھنا آسان کر دیا گیا تھا وہ اپنے جانور پر زین کسنے کا حکم دیتے اور زین کسے جانے سے پہلے زبور پڑھ لیتے (یعنی تمام و کمال) اور داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں سے کسب کر کے کھاتے تھے۔ (بخاری)

۵۲۴۳ ح ۲۱ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْاُخْرٰى اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا اِلٰى دَاوٗدَ فَقَضٰى بِهٖ لِلْكُبْرٰى فَخَرَجَتَا عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ

حضرت ابی ہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے دو عورتیں تھیں اور دونوں کے پاس ایک ایک بیٹا تھا۔ بھیڑیا آیا اور ایک کے بیٹے کو لے گیا۔ دونوں عورتوں میں اس پر جھگڑا ہوا۔ ایک نے کہا تیرے بیٹے کو بھیڑیا لے گیا۔ اور دوسری نے کہا تیرے بیٹے کو بھیڑیا لے گیا۔ دونوں عورتیں اپنا معاملہ داؤد علیہ السلام کے پاس لے گئیں۔ داؤد علیہ السلام نے لڑکا بڑی عمر والی کو دلوا دیا پھر پھر یہ دونوں عورتیں سلیمان علیہ السلام کے پاس گئیں اور قصہ بیان

ائْتُوْنِيْ بِالسِّكِّيْنِ اَشُقُّهٗ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهٖ لِلصُّغْرٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کیا سلیمان نے کہا ایک چھری لاؤ میں اس لڑکے کے دو ٹکڑے کر دوں چھوٹی عمر کی عورت نے کہا خدا آپ پر رحم کرے ایسا نہ کیجئے یہ لڑکا بڑی عورت ہی کو دے دیجئے اُسی کا ہے۔ آپ نے لڑکا چھوٹی عورت کو دلوا دیا۔ (بخاری و مسلم)

۵۴۷۴ ۳۲ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُلَيْمَانُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِيْنَ امْرَاَةٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ بِمِائَةِ امْرَاَةٍ كُلُّهُنَّ تَاْتِيْ بِفَارِسٍ يُّجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ قُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَاَيْمُ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے (ایک روز) سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ آج رات میں نوّے عورتوں سے اور ایک روایت میں ہے سو عورتوں سے جماع کروں گا اور ان میں سے ہر عورت ایک سوار جنے گی جو خدا کی راہ میں لڑے گا۔ فرشتہ نے سلیمان علیہ السلام سے کہا۔ انشاء اللہ تم کہو۔ لیکن انہوں نے انشاء اللہ نہیں کہا اور (فرشتہ کے یاد دلانے پر بھی بھول گئے اور عورتوں سے مجامعت کی لیکن ان میں سے صرف ایک عورت حاملہ ہوئی اور وہ بھی آدھا مرد جنی اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے اگر سلیمانؑ انشاء اللہ کہہ لیتے (تو ساری عورتیں لڑکے جنتیں اور وہ) البتہ سوار ہو کر خدا کی راہ میں جہاد کرتے۔ (بخاری و مسلم)

۵۴۷۵ ۳۳ **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ زَكَرِيَّاءُ نَجَّارًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے حضرت ذکریا علیہ السلام بڑھئی یعنی لکڑی کا کام کرنے والے تھے (بخاری)

۵۴۷۶ ۳۴ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ الْاَنْبِيَاءُ اِخْوَةٌ مِّنْ عَلَّاتٍ وَّاُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى وَدِيْنُهُمْ وَاحِدٌ وَّلَيْسَ بَيْنَنَا نَبِيٌّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ دنیا اور آخرت میں عیسیٰ بن مریمؑ سے میں بہت قریب اور متصل ہوں (دونوں کے درمیان کسی نبی کا فاصلہ نہیں ہے اور آخر میں حضرت عیسےٰ آپ کے نائب ہوں گے) اور انبیاءؑ سوتیلے بھائی ہیں (یعنی سب کے باپ ایک ہیں) اور مائیں مختلف ہیں۔ اور تمام انبیاءؑ کا ایک دین و مذہب ہے اور ہمارے (یعنی حضرت عیسےٰ اور حضرت محمد صلعم کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔ (بخاری و مسلم)

۵۴۷۷ ۳۵ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِيْ اٰدَمَ يَطْعَنُ الشَّيْطٰنُ فِيْ جَنْبَيْهِ بِاِصْبَعَيْهِ حِيْنَ يُوْلَدُ غَيْرَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَهَبَ يَطْعَنُ فَطَعَنَ فِي الْحِجَابِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے ہر انسان کے پہلوؤں میں شیطان اپنی دو انگلیوں سے کچوکے دیتا ہے جب کہ وہ پیدا ہوتا ہے۔ سوائے عیسےٰ ابن مریم کے، اسنے ان کو کچوکنے کا ارادہ کیا تھا لیکن وہ پردہ میں کچوکا دے سکا۔ (بخاری و مسلم)

۵۴۷۸ ۳۶ **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَّلَمْ يَكْمُلْ

حضرت ابی موسیٰ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے مردوں میں بہت سے کامل ہوئے ہیں لیکن عورتوں میں مریم بنت

مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاٰسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَيُّ النَّاسِ اَكْرَمُ وَحَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ الْكَرِيْمُ ابْنُ الْكَرِيْمِ فِيْ بَابِ الْمُفَاخَرَةِ وَالْعَصَبِيَّةِ

عمران اور آسیہ زوجہ فرعون کے سوا کوئی کامل نہیں ہوئی اور دوسری عورتوں پر عائشہ رضؓ کو وہ فضیلت حاصل ہے جو ثرید کو دوسرے کھانوں پر (بخاری ومسلم) اور انس رضؓ کی حدیث یا خیر البریہ الخ اور ابوہریرہ رضؓ حدیث ای الناس اکرم الخ ابن عمر کی حدیث ومفاخرۃ اور عصبیہ کے باب میں بیان کی گئی۔

فصل دوم

٥٤٧٩ ج٢٧
عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ خَلْقَهٗ قَالَ كَانَ فِيْ عَمَاءٍ مَا تَحْتَهٗ هَوَاءٌ وَمَا فَوْقَهٗ هَوَاءٌ وَخَلَقَ عَرْشَهٗ عَلَى الْمَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ قَالَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ الْعَمَاءُ اَيْ لَيْسَ مَعَهٗ شَيْءٌ

حضرت ابی رزین رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اپنی مخلوقات کو پیدا کرنے سے پہلے ہمارا پروردگار کہاں تھا آپ نے فرمایا عما میں تھا (یعنی باریک ابر) نہ اسکے نیچے ہوا تھی اور نہ اوپر۔ اور پیدا کیا خدا نے اپنا عرش پانی پر (ترمذی) یزید بن ہارون کہتے ہیں کہ عما سے یہ مراد ہے کہ اسکے ساتھ کوئی چیز نہ تھی۔

٥٤٨٠ ج٢٨
وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ زَعَمَ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا فِي الْبَطْحَاءِ فِيْ عِصَابَةٍ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيْهِمْ فَمَرَّتْ سَحَابَةٌ فَنَظَرُوْا اِلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تُسَمُّوْنَ هٰذِهٖ قَالُوا السَّحَابَ قَالَ وَالْمُزْنَ قَالُوْا وَالْمُزْنَ قَالَ وَالْعَنَانَ قَالُوْا وَالْعَنَانَ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ قَالُوْا لَا نَدْرِيْ قَالَ اِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا اِمَّا وَاحِدَةٌ وَاِمَّا اثْنَتَانِ اَوْ ثَلٰثٌ وَسَبْعُوْنَ سَنَةً وَالسَّمَاءُ الَّتِيْ فَوْقَهَا كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ثُمَّ فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ اَعْلَاهُ وَاَسْفَلِهٖ كَمَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ اَوْعَالٍ بَيْنَ اَظْلَافِهِنَّ وَرُكَبِهِنَّ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ عَلٰى ظُهُوْرِهِنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ اَسْفَلِهٖ وَاَعْلَاهُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ اللّٰهُ فَوْقَ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ

حضرت عباس رضؓ بن عبدالمطلب کہتے ہیں کہ وہ مقام بطحا میں لوگوں کی ایک جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے اور رسول اللہ صلعم بھی اس جماعت میں شامل تھے کہ ابر کا ایک ٹکڑا آگرا یا۔ لوگوں نے اس ابر کی طرف دیکھا رسول اللہ صلعم نے فرمایا تم اس کو کیا کہتے ہو۔ لوگوں نے عرض کیا یہ سحاب ابر ہے۔ فرمایا اور مزن بھی اس کو کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں مزن بھی اس کو کہتے ہیں۔ فرمایا۔ اور عنان بھی کہتے ہو عرض کیا۔ ہاں عنان بھی کہتے ہیں۔ پھر فرمایا۔ تم کو معلوم ہے۔ آسمان اور زمین کے درمیان کس قدر فاصلہ ہے۔ لوگوں نے عرض کیا۔ ہم نہیں جانتے۔ فرمایا۔ آسمان اور زمین کے درمیان اکہتر یا بہتر (راوی کا شک ہے) برس کی مسافت اور اس آسمان کے اوپر جو دوسرا آسمان ہے وہ بھی اس آسمان سے اسی قدر دور ہے۔ اسی طرح آپ نے ساتوں آسمان کا حال بیان کیا پھر فرمایا۔ ساتویں آسمان کے اوپر ایک بڑا دریا ہے۔ اور اس دریا کی تہ اور پانی کی سطح کے درمیان بھی اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا کہ ایک آسمان سے دوسرے آسمان کے درمیان فاصلہ ہے۔ پھر اس دریا کے اوپر آٹھ فرشتے ہیں جو پہاڑی بکروں کے مانند ہیں ان کے کھروں اور کولہوں کے درمیان بھی اتنا ہی فاصلہ ہے پھر ان فرشتوں کی پشت پر عرش ہے اور عرش کے نیچے کے حصہ اور اوپر کے حصہ کے درمیان بھی اتنا ہی فاصلہ ہے اور اس عرش کے اوپر خداوند تعالےٰ ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

۵۴۸۱ ج ۲۹ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ جُهِدَتِ الْاَنْفُسُ وَجَاعَ الْعِيَالُ وَنُهِكَتِ الْاَمْوَالُ وَهَلَكَتِ الْاَنْعَامُ فَاسْتَسْقِ اللّٰهَ لَنَا فَإِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِكَ عَلَى اللّٰهِ وَنَسْتَشْفِعُ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتّٰى عُرِفَ ذَالِكَ فِيْ وُجُوْهِ أَصْحَابِهٖ ثُمَّ قَالَ وَيْحَكَ إِنَّهٗ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللّٰهِ عَلٰى أَحَدٍ شَأْنُ اللّٰهِ أَعْظَمُ مِنْ ذَالِكَ وَيْحَكَ أَتَدْرِيْ مَا اللّٰهُ إِنَّ عَرْشَهٗ عَلٰى سَمٰوَاتِهٖ هٰكَذَا وَقَالَ بِأَصَابِعِهٖ مِثْلَ الْقُبَّةِ عَلَيْهِ وَإِنَّهٗ لَيَئِطُّ بِهٖ أَطِيْطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ

حضرت جبیر بن مطعم رضؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم کی خدمت میں ایک دیہاتی نے حاضر ہو کر عرض کیا جانیں تکلیف میں ڈالی گئیں اہل وعیال بھوکے مر رہے ہیں۔ مال برباد اور مویشی ہلاک ہو رہے ہیں۔ خدا سے بارش کی دعا فرمائیے۔ ہم آپ کو خدا کے ہاں اپنا شفیع مقرر کرنے اور آپ کی عظمت و بزرگی کو وسیلہ قرار دیکر بارش چاہتے ہیں اور اللہ تعالےٰ کو آپ کے پاس شفیع مقرر کرتے ہیں نبی صلعم نے (یہ سنکر) فرمایا خداوند تعالےٰ پاک ہے۔ بار بار آپ یہی الفاظ فرماتے رہے۔ یہاں تک کر آپ کے چہرہ کے تغیر کو محسوس کر کے صحابہؓ کے چہرے بھی متغیر ہوگئے پھر آپ نے دیہاتی سے فرمایا تجھ پر افسوس ہے۔ خدا کے ساتھ کسی کے ہاں شفاعت نہیں کی جاتی اور نہ خدا کو وسیلہ بنایا جا سکتا ہے خدا کی شان اس سے بزرگ و برتر ہے۔ تجھ پر افسوس ہے۔ تو جانتا ہے خدا کی عظمت کیا ہے اُس کا عرش اس کے آسمانوں کو محیط ہے۔ اس طرح سے یہ فرما کر آپ نے ہاتھ کو قبہ کی صورت میں بنایا اور دکھایا جس طرح یہ ہاتھ کسی چیز کو گھیر لیتا ہے اسی طرح اس کا عرش آسمانوں کو گھیرے ہوئے ہے اور پھر فرمایا کہ عرش باوجود اس قدر بڑا ہونے کے اسطرح بولتا ہے جسطرح اونٹ کا کجاوہ بولتا ہے۔ جب اس پر کوئی سوار ہوتا ہے (ابوداؤد)

۵۴۸۲ ج ۳۰ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُذِنَ لِيْ أَنْ أُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ مِنْ مَلَائِكَةِ اللّٰهِ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ أَنَّ مَا بَيْنَ شَحْمَةِ أُذُنِهٖ إِلٰى عَاتِقِهٖ مَسِيْرَةُ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ

حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے مجھ کو اجازت دی گئی ہے کہ میں خدا کے ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کا حال بیان کروں جو عرش الٰہی کو اُٹھائے ہوئے ہیں اس فرشتہ کی کی کان کی لو سے کندھے تک کا درمیانی فاصلہ سات سو برس کی مسافت ہے۔ (ابوداؤد)

۵۴۸۳ ج ۳۱ وَعَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجِبْرِيْلَ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ فَانْتَفَضَ جِبْرِيْلُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ سَبْعِيْنَ حِجَابًا مِنْ نُوْرٍ لَوْ دَنَوْتُ مِنْ بَعْضِهَا لَاحْتَرَقْتُ هٰكَذَا فِي الْمَصَابِيْحِ وَرَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ

حضرت زرارہ ابن ابی اوفیٰ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا اپنے پروردگار کو دیکھا ہے۔ یہ سنکر جبرئیلؑ کانپنے لگے اور کہا محمدؐ! میرے اور خدا کے درمیان نور کے ستر پردے ہیں اگر ان پردوں میں سے کسی کے قریب ہو جاؤں تو جل جاؤں (مصابیح، ملاحلیہ)

۵۴۸۴ ج ۳۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ إِسْرَافِيْلَ مُنْذُ يَوْمَ خَلَقَهٗ صَافًّا قَدَمَيْهِ لَا يَرْفَعُ بَصَرَهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى سَبْعُوْنَ نُوْرًا

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے خداوند تعالےٰ نے جس روز سے اسرافیل کو پیدا کیا ہے وہ اپنے دونوں قدموں کو اپنی جگہ پر رکھے کھڑے ہیں۔ (یعنی صور کو منہ میں لئے ہوئے تیار کھڑے ہیں) بنظر کو اوپر نہیں اُٹھاتے۔ ان کے

ما منها من نور ينتهي إليه إلا احترق رواه الترمذي وصححه

اور خدا کے درمیان ستر پردے نور کے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک پردہ کے قریب بھی اسرائیل نہیں جا سکتے اگر جائیں تو جل جائیں۔ (ترمذی)

وعن جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لما خلق الله آدم وذريته قالت الملائكة يا رب خلقتهم يأكلون ويشربون وينكحون ويركبون فاجعل لهم الدنيا ولنا الآخرة قال الله تعالى لا أجعل من خلقته بيدي ونفخت فيه من روحي كمن قلت له كن فكان رواه البيهقي في شعب الإيمان

۵۳۸۵ ح۳۳ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے جب خداوند تعالےٰ نے آدمؑ اور ان کی اولاد کو پیدا کیا تو فرشتوں نے کہا اے پروردگار تو نے اس مخلوق کو پیدا کیا ہے جو کھاتی ہے پیتی ہے۔ نکاح کرتی ہے اور سوار ہوتی ہے تو اس کو دنیا دیدے اور ہم کو آخرت مرحمت فرما۔ خداوند تعالےٰ نے فرمایا جس مخلوق کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے اور جس میں میں نے اپنی روح پھونکی ہے۔ وہ اس جیسی مخلوق نہیں ہو سکتی جس کو میں نے کُن کہہ کر پیدا کیا۔ اور وہ پیدا ہو گئی (یعنی آدم اور اُن کی اولاد کو میں نے خاص اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔ اور باقی مخلوق فرشتے وغیرہ کُن سے پیدا ہیں دونوں میں مساوات نہیں ہو سکتی (بیہقی)

فصل سوم

عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المؤمن أكرم على الله من بعض ملائكته رواه ابن ماجه

۵۳۸۶ ح۳۴ حضرت ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ مومن خدا کی نظر میں بعض فرشتوں سے بزرگ و برتر ہے (ابن ماجہ)

وعنه قال أخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم بيدي فقال خلق الله التربة يوم السبت وخلق فيها الجبال يوم الأحد وخلق الشجر يوم الاثنين وخلق المكروه يوم الثلاثاء وخلق النور يوم الأربعاء وبث فيها الدواب يوم الخميس وخلق آدم بعد العصر من يوم الجمعة في آخر الخلق وآخر ساعة من النهار فيما بين العصر إلى الليل رواه مسلم

۵۳۸۷ ح۳۵ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر فرمایا اللہ تعالیٰ نے مٹی کو سنیچر کے دن پیدا کیا (مٹی سے مراد زمین ہے) اور پھر زمین میں پہاڑوں کو اتوار کے دن پیدا کیا اور درختوں کو پیر کے دن اور بُری چیزیں منگل کے دن پیدا کیں اور روشنی کو بدھ کے دن پیدا کیا اور جانوروں کو زمین کے اندر جمعرات کے دن پھیلایا اور آدم کو جمعہ کے دن عصر کے بعد پیدا کیا (اور یہ) آخری پیدائش دن کی آخری ساعت میں ہوئی یعنی عصر سے رات تک۔ (مسلم)

وعنه قال بينما نبي الله صلى الله عليه وسلم جالس وأصحابه إذ أتى عليهم سحاب فقال نبي الله صلى الله عليه وسلم هل تدرون ما هذا قالوا الله ورسوله أعلم قال هذا العنان هذه روايا الأرض يسوقها الله إلى قوم لا يشكرونه ولا يدعونه ثم قال هل تدرون ما فوقكم قالوا الله ورسوله أعلم قال

۵۳۸۸ ح۳۶ حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم اور صحابہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ابر کا ایک ٹکڑا گذرا۔ حضور صلعم نے پوچھا جانتے ہو یہ کیا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا اللہ تعالیٰ! اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے۔ فرمایا یہ عنان ہے یہ ابر زمین کو سیراب کرنے والے اونٹ ہیں (یعنی جس طرح تمہارے اونٹ پانی کھینچ کر زمین کو سیراب کرتے ہیں) خداوند تعالےٰ اس ابر کو اُس قوم کی طرف ہانک دیتا ہے (یعنی بھیجتا ہے) جو خدا کا شکر ادا نہیں کرتی اور نہ خدا کو یاد کرتی ہے پھر فرمایا۔ اور تم

فَإِنَّمَا الرَّقِيعُ سَقْفٌ مَحْفُوظٌ وَمَوْجٌ مَكْفُوفٌ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا خَمْسُمِائَةِ عَامٍ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ سَمَاءَانِ بُعْدُ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ مَا بَيْنَ كُلِّ سَمَائَيْنِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ الْعَرْشَ وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَائَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الَّذِي تَحْتَكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنَّهَا الْأَرْضُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا تَحْتَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنَّ تَحْتَهَا أَرْضًا أُخْرٰى بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ أَرَضِينَ بَيْنَ كُلِّ أَرْضَيْنِ مَسِيرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّكُمْ دَلَّيْتُمْ بِحَبْلٍ إِلَى الْأَرْضِ السُّفْلٰى لَهَبَطَ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ قَرَأَ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ قِرَاءَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَةَ تَدُلُّ عَلٰى أَنَّهُ أَرَادَ لَهَبَطَ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ وَسُلْطَانِهِ وَعِلْمُ اللّٰهِ وَقُدْرَتُهُ وَسُلْطَانُهُ فِي كُلِّ

جانتے ہو تمہارے اوپر کیا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا اللہ تعالیٰ! اور اس کا رسول ہی خوب جانتا ہے۔ فرمایا تمہارے اوپر رقیع ہے یعنی آسمان دنیا ایک محفوظ چھت اور ایک موج جس کو گرنے سے روکا گیا ہے پھر فرمایا تم جانتے ہو آسمان کے اور تمہارے درمیان کتنا فاصلہ ہے عرض کیا خدا اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ فرمایا۔ تمہارے اور آسمان کے درمیان پانچسو برس کا راستہ ہے۔ پھر فرمایا۔ تم جانتے ہو آسمان کے اوپر کیا ہے۔ عرض کیا خدا اور خدا کا رسول خوب جانتے ہیں فرمایا دو آسمان ہیں (یکے بعد دیگرے) اور ان دونوں کے درمیان پانچسو برس کی راہ کا فاصلہ ہے۔ اسی طرح حضور صلعم نے سات آسمان گنائے اور ہر دو آسمان کے درمیان پانچسو برس کی راہ کا فاصلہ بتایا پھر فرمایا تم جانتے ہو۔ ان آسمانوں کے اوپر کیا ہے۔ عرض کیا خدا اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ فرمایا۔ ان آسمانوں کے اوپر عرش الٰہی ہے اور ان آسمانوں اور عرش کے درمیان بھی اتنا ہی فاصلہ ہے۔ جتنا کہ دو آسمانوں کے درمیان ہے۔ پھر فرمایا تم جانتے ہو تمہارے نیچے کیا ہے۔ عرض کیا خدا اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ فرمایا۔ زمین ہے پھر فرمایا۔ تم جانتے ہو زمین کے نیچے کیا ہے۔ عرض کیا خدا اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ فرمایا۔ اس زمین کے نیچے اور زمین ہے اور دونوں زمینوں کے درمیان پانچسو برس کی راہ کا فاصلہ ہے۔ اسی طرح سات زمینیں گنائیں۔ اور ہر زمین سے دوسری زمین کے درمیان پانچسو برس کی راہ کا فاصلہ بتایا۔ اور پھر فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے۔ اگر تم زمین کے اندر رسی پھینکو اور سب کے سب نیچے پہنچ جائے۔ تو وہ خدا پر جا پڑے۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی ھُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (یعنی وہی خدا اول ہے۔ وہی آخر ہے۔ وہی ظاہر ہے اور وہی باطن ہے اور وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے (احمد۔ ترمذی) امام ترمذی نے اپنی جامع میں اس حدیث کے تحت فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس آیت کو پڑھنا اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ پر رسی کے جا پڑنے سے یہ مراد لی کہ وہ رسی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے علم اور اسکی قدرت اور اس کی حکومت پر جا پڑے گی کیونکہ

مَكَانٍ وَ هُوَ عَلَى الْعَرْشِ كَمَا وَصَفَ نَفْسَهٗ فِيْ كِتَابِهٖ

اللہ سبحانہٗ وتعالےٰ کا علم اور اُسکی قدرت اور اُسکی حکومت ہر جگہ ہے۔ اور بذاتِ خود عرشِ عظیم پر ہے جیسا کہ اُس نے خود اپنی کتاب میں اپنا وصف بیان کیا ہے۔

وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ طُوْلُ اٰدَمَ سِتِّيْنَ ذِرَاعًا فِيْ سَبْعِ اَذْرُعٍ عَرْضًا

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے، آدمؑ کے قد کی لمبائی ساٹھ ہاتھ اور جسم کا عرض سات ہاتھ تھا۔ (احمد)

وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْاَنْبِيَاءِ كَانَ اَوَّلَ قَالَ اٰدَمُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَنَبِيٌّ كَانَ قَالَ نَعَمْ نَبِيٌّ مُكَلَّمٌ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمِ الْمُرْسَلُوْنَ قَالَ ثَلٰثُمِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِيْرًا وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ وَفَاءُ عِدَّةِ الْاَنْبِيَاءِ قَالَ مِائَةُ اَلْفٍ وَّاَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ اَلْفًا الرُّسُلُ مِنْ ذٰلِكَ ثَلٰثُمِائَةٍ وَّخَمْسَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِيْرًا

حضرت ابی ذرؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! سب سے پہلے نبی کون تھے۔ فرمایا۔ آدمؑ۔ پھر میں نے پوچھا۔ کیا آدمؑ نبی تھے۔ فرمایا آدمؑ نبی تھے۔ اور خدا نے ان سے کلام فرمایا تھا (یعنی ان پر صحیفہ نازل ہوا۔ پھر میں نے پوچھا رسول کتنے ہوئے ہیں۔ فرمایا ایک بڑی جماعت تین سو دس سے کچھ زیادہ اور ابی امامہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ابو ذر نے پوچھا یا رسول اللہ! کل انبیاء کتنے ہیں فرمایا۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار اور ان میں سے رسول تین سو پندرہ ہوئے ہیں ایک بڑی جماعت۔ (احمد)

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَخْبَرَ مُوْسٰى بِمَا صَنَعَ قَوْمُهٗ فِي الْعِجْلِ فَلَمْ يُلْقِ الْاَلْوَاحَ فَلَمَّا عَايَنَ مَا صَنَعُوْا اَلْقَى الْاَلْوَاحَ فَانْكَسَرَتْ رَوَى الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ اَحْمَدُ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کسی چیز کی خبر آنکھ سے دیکھنے کے برابر نہیں ہو سکتی خداوند تعالےٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو گوسالہ کے متعلق ان کی قوم نے جو کچھ کیا تھا اس کی خبر دی اور اس سے متاثر ہو کر موسیٰؑ نے توراۃ کی تختیوں کو نہ پھینکا (یعنی غیظ و غضب میں آکر) لیکن جب موسیٰؑ قوم میں آئے اور اپنی آنکھوں سے اپنی قوم کے کرتوت دیکھے تو غضبناک ہو کر تختیوں کو پھینک دیا اور وہ ٹوٹ گئیں (احمد)

بَابُ فَضَائِلِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ

سید المرسلین صلعم کے فضائل کا بیان

فصل اوّل

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِيْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْ كُنْتُ مِنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے مجھ کو بنی آدم کے بہترین طبقوں میں قرن کے بعد قرن۔ (یعنی ہر قرن میں، پیدا کیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس قرن میں پیدا جس قرن سے کہ میں ہوں۔ (بخاری)

٥٣٩٣ ج ٢ وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى مِنْ وُّلْدِ اِبْرَاهِيْمَ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى مِنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ بَنِيْ كِنَانَةَ

حضرت واثلہ بن اسقعؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ خداوند تعالےٰ نے اولاد اسمٰعیل میں سے خاندان کنانہ کو انتخاب کیا اور کنانہ میں سے قریش کو انتخاب کیا۔ اور قریش میں سے بنو ہاشم کو انتخاب کیا اور بنو ہاشم میں سے مجھ کو انتخاب کیا ہے (مسلم) اور ترمذی کی ایک روایت میں یوں ہے کہ خداوند تعالےٰ نے اولاد ابراہیم میں سے اسمٰعیل کو انتخاب کیا اور اولاد اسمٰعیلؑ میں سے بنی کنانہ کو انتخاب کیا۔

٥٣٩٤ ج ٣ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَوَّلُ مَنْ يَّنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مُشَفَّعٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ قیامت کے دن میں آدمؑ کی اولاد کا سردار بنوں گا اور سب سے پہلے قبر سے میں اٹھوں گا اور سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائیگی۔ (مسلم)

٥٣٩٥ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَكْثَرُ الْاَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يَّقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ قیامت کے دن سب سے زیادہ تعداد میرے تابعین کی ہوگی اور میں سب سے پہلا شخص ہونگا جو جنت کا دروازہ کھلواؤں گا۔ (مسلم)

٥٣٩٦ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰتِيْ بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَسْتَفْتِحُ فَيَقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ اَنْتَ فَاَقُوْلُ مُحَمَّدٌ فَيَقُوْلُ بِكَ اُمِرْتُ اَنْ لَّا اَفْتَحَ لِاَحَدٍ قَبْلَكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ قیامت کے دن میں جنت کے دروازہ پر آؤں گا۔ اور اس کو کھلواؤں گا۔ خازن جنت پوچھے گا تم کون ہو۔ میں کہونگا محمدؐ۔ خازن کہے گا مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ آپ کے سوا کسی کیلئے پہلے دروازہ نہ کھولوں (مسلم)

٥٣٩٧ ج ٢ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ شَفِيْعٍ فِي الْجَنَّةِ لَمْ يُصَدَّقْ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ مَا صُدِّقْتُ وَاِنَّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ نَبِيًّا مَّا صَدَّقَهٗ مِنْ اُمَّتِهٖ اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے میں سب سے پہلا شخص ہوں جو جنت میں سفارش کروں گا۔ یعنی اپنی اُمت کو جنت میں داخل کرنے کی سفارش کروں گا۔ اور انبیاءؑ میں سے کسی نبی کی اتنی تصدیق نہیں کی گئی ہے جتنی میری (یعنی میری نبوت و رسالت کی تصدیق کرنے والوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے)، اور انبیاءؑ میں سے ایک نبی ایسے ہیں جن کی تصدیق صرف ایک مرد نے کی ہے۔ (مسلم)

٥٣٩٨ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ قَصْرٍ اُحْسِنَ بُنْيَانُهٗ تُرِكَ مِنْهُ مَوْضِعُ لَبِنَةٍ فَطَافَ بِهِ النُّظَّارُ يَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ حُسْنِ بُنْيَانِهٖ اِلَّا مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبِنَةِ فَكُنْتُ اَنَا سَدَدْتُ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے میری اور دوسرے انبیاءؑ کی مثال اس قصر کی سی ہے جس کی عمارت بادیواریں نہایت عمدہ ہوں۔ لیکن دیوار میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی گئی ہو۔ پھر لوگوں نے اس کے گرد پھر کر عمارت کو دیکھا اور اس کی خوبی سے خوش ہوئے، لیکن ایک اینٹ کی جگہ خالی

مَوْضِعَ اللَّبِنَةِ خُتِمَ بِيَ الْبُنْيَانُ وَخُتِمَ بِيَ الرُّسُلُ وَفِي رِوَايَةٍ فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

دیکھ کر تعجب وحیرت میں رہ گئے۔ اس اینٹ کی جگہ کو بھرنے والا ہوں اور میں اس عمارت کو پورا کرنے والا ہوں اور میں ہی انبیاءؑ کا خاتم ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں ہی نبیوں کے سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں۔ (بخاری ومسلم)

٥٤٩٩ ح ٨

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُ وَحْيًا أَوْحَى اللّٰهُ إِلَيَّ فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہرضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ انبیاءؑ میں سے ہر ایک نبی کو معجزات میں سے صرف اتنا دیا گیا ہے جتنا کہ اس پر انسان ایمان لاسکے (یعنی ہر ایک نبی کو اس کے زمانہ کی حالت کے مطابق معجزہ دیا گیا۔ اور اس کا اعجاز ختم ہو گیا) اور مجھ کو وحی کا معجزہ دیا گیا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے جو کلام وحی کے ذریعہ مجھ پر نازل کیا ہے (یعنی قرآن مجید) وہ دائمی معجزہ ہے۔ اس لئے مجھ کو یقین ہے کہ قیامت کے دن میرے تابعین کی تعداد تمام انبیاءؑ سے زیادہ ہوگی۔ (بخاری ومسلم)

٥٥٠٠ ح ٩

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت جابررضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ مجھ کو پانچ چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں ایک تو مجھ کو فتح دی گئی رعب سے ایک مہینہ کی راہ کی دوری پر (یعنی دشمن ایک ایک ماہ کی راہ کی دوری پر ہوتا ہے اور اس کے دل میں میرا رعب پیدا ہو جاتا ہے اور وہ بھاگ کھڑا ہوتا ہے) دوسرے ساری زمین کو میرے لئے مسجد اور پاک قرار دیا گیا ہے یعنی میری اُمت میں سے جو شخص جہاں نماز کا وقت پائے (اگر پانی نہ ہو تو تیمم کرکے) نماز پڑھ لے تیسرے میرے لئے مالِ غنیمت کو حلال قرار دیا گیا جو مجھ سے پہلے کسی کو حلال نہ تھا۔ چوتھے مجھ کو شفاعت کا مرتبہ دیا گیا۔ پانچویں مجھ سے پہلے ہر نبی کو خاص طور پر اپنی قوم کے لئے بھیجا جاتا تھا اور مجھ کو ساری دنیا اور تمام قوموں کے لئے بھیجا گیا۔ (بخاری ومسلم)

٥٥٠١ ح ١٠

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ

حضرت ابوہریرہرضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے۔ دوسرے انبیاءؑ پر میں چھ خصلتوں میں فضیلت دیا گیا ہوں۔ یعنی مجھ کو ایسی چھ چیزیں عطا کی گئی ہیں۔ جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں (۱) میں جامع کلمے دیا گیا ہوں (یعنی جو الفاظ میں کہتا ہوں وہ مختصر و جامع ہوتے ہیں) (۲) رعب سے مجھ کو فتح عطا کی گئی (۳) مالِ غنیمت میرے

مَسْجِدًا وَطَهُورًا وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

لئے حلال کیا گیا۔ (۴) ساری زمین کو میرے لئے مسجد اور پاک بنایا گیا (۵) ساری مخلوق کے لئے مجھ کو نبی بنا کر بھیجا گیا (۶) انبیاء کا مجھ پر خاتمہ ہو گیا۔ (مسلم)

۵۵۰۲ (۱۱) وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ اُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِيْ يَدَيَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے، مجھ کو جامع کلموں کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔ رعب سے مجھ کو فتح دی گئی ہے۔ اور میں سو رہا تھا کہ میں نے خواب میں یہ دیکھا کہ مجھ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں اور میرے سامنے رکھدی گئیں۔ (بخاری و مسلم)

۵۵۰۳ (۱۲) وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْاَرْضَ فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَاِنَّ اُمَّتِيْ سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِيْ مِنْهَا وَاُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ وَاِنِّيْ سَاَلْتُ رَبِّيْ لِاُمَّتِيْ اَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَاَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ وَاِنَّ رَبِّيْ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَاِنَّهٗ لَا يُرَدُّ وَاِنِّيْ اَعْطَيْتُكَ لِاُمَّتِكَ اَنْ لَا اُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَاَنْ لَا اُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰى اَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيْحُ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِاَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ خداوند تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو سمیٹا (یعنی سمیٹ کر مثلاً ہتھیلی کے برابر کر کے دکھایا)، میں نے زمین کے مشرق کو دیکھا اور مغرب کو دیکھا اور عنقریب میری امت کی بادشاہت اس حد تک پہنچ جائیگی جس قدر زمین کو سمیٹ کر مجھ کو دکھائی گئی ہے (یعنی مشرق سے مغرب تک) اور مجھ کو دو خزانے دیئے یعنی سرخ اور سفید (یعنی سونا اور چاندی)، اور میں نے اپنے پروردگار سے اپنی امت کیلئے سوال کیا کہ وہ اس کو عام قحط میں نہ مارے (یعنے ایسا قحط نہ ہو کہ میری امت ساری ہلاک ہو جائے) اور یہ سوال کیا کہ وہ میری امت پر مسلمانوں کے سوا کسی اور کو مسلط نہ کرے کہ وہ غیر مسلم ان کے رہنے کی جگہ کو جائز قرار دے اور ان سے چھین لے (یعنی ان کو ہلاک کر ڈالے)، اور میرے پروردگار نے مجھ سے فرمایا کہ اے محمدؐ میں جب کسی بات کا حکم کر دوں تو پھر میرا حکم نہیں لوٹتا اور میں نے تجھ کو تیری امت کے لئے یہ عہد دیا ہے کہ میں اس کو عام قحط میں ہلاک نہ کروں گا اور نہ غیر مسلم کو اس پر مسلط کروں گا کہ وہ (اس کو ہلاک کر کے) ان کے مکانات کو چھین لے اگرچہ مسلمانوں کے مقابلہ پر زمین کے تمام کافر جمع ہو جائیں (تب بھی وہ ان کو ختم نہ کر سکیں گے) البتہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے لڑتے رہیں گے اور ہلاک کرتے رہیں گے اور قید کرتے رہیں گے۔ (مسلم)

۵۵۰۴ (۱۳) وَعَنْ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِيْ مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهٗ وَدَعَا رَبَّهٗ

حضرت سعدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم بنو معاویہ کی مسجد کے قریب سے گزرے اور اس میں داخل ہو کر آپ نے دو رکعت نماز پڑھی ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی نماز کے بعد آپ نے اپنے پروردگار سے طویل دعا کی اور اس کے بعد ہماری طرف متوجہ

طَوِيلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ سَأَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي ثِنْتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالْغَرَقِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقِيتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرَاةِ قَالَ أَجَلْ وَاللّٰهِ إِنَّهُ الْمَوْصُوفُ فِي التَّوْرَاةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُو وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُقِيمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِأَنْ يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَفْتَحُ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا وَآذَانًا صُمًّا وَقُلُوبًا غُلْفًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَكَذَا الدَّارِمِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ نَحْوَهُ وَذُكِرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْنُ الْآخِرُونَ فِي بَابِ الْجُمُعَةِ

ہو کر فرمایا۔ میں نے اپنے پروردگار سے تین چیزیں مانگی تھیں۔ دو چیزیں مجھ کو عطا فرمادیں۔ اور ایک سے منع کر دیا۔ ایک تو میں نے اپنے پروردگار سے یہ چاہا تھا کہ وہ میری امت کو عام قحط میں ہلاک نہ کرے (یعنی ساری اُمت کو) یہ چیز تو خدا نے مجھ کو عطا فرمادی۔ دوسرے میں نے اپنے پروردگار سے یہ خواہش کی تھی کہ وہ میری اُمت کو پانی میں غرق کر کے ہلاک نہ کرے یہ بات خدا نے قبول کر لی۔ تیسری بات جس کی میں نے خواہش کی تھی یہ ہے کہ میری اُمت میں باہم لڑائی اور فساد نہ ہو (یعنی وہ آپس میں نہ لڑیں) خدا نے مجھ کو اس سے منع فرمایا (مسلم)

حضرت عطاء بن یسارؓ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے ملا اور پوچھا کہ توراۃ میں رسول اللہ صلعم کی جو صفات مذکور ہیں۔ ان سے مجھ کو آگاہ کرو۔ عبداللہ بن عمرو نے کہا۔ ہاں! میں تم کو آگاہ کرتا ہوں، خدا کی قسم! توراۃ میں آپ کی بعض وہی صفات درج ہیں جو قرآن مجید میں پائی جاتی ہیں۔ یعنی ان آیات میں یا ایھا النبی انا ارسلنٰک شاھدًا و مبشرًا و نذیرًا و حرزًا للامیین (یعنی اے نبیؐ ہم نے تجھ کو امت کے حال پر شاہد بنا کر بھیجا ہے اور خوشخبری دینے والا (ثواب کی) اور ڈرانے والا (عذاب سے) اور اُمیوں کی پناہ (انت عبدی و رسولی سمیتک المتوکل لیس بفظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق (یعنی تو میرا بندہ اور میرا رسولؐ ہے۔ میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے نہ تو۔ تو بدخو ہے۔ نہ سخت گیر۔ اور نہ بازاروں میں شور مچانے والا) ولا یدفع بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویغفر ولن یقبضہ اللّٰہ حتّٰی یقیم بہ الملۃ العوجاء بان یقولوا لا الٰہ الا اللّٰہ ویفتح بھا اعینا عمیا واذانا صما وقلوبا غلفا (یعنی اور وہ برائی کو برائی کے ساتھ دور نہیں کرتا بلکہ درگزر کرتا ہے اور مغفرت کی دعا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی روح کو اس وقت تک قبض نہ کرے گا جب تک کہ گمراہ قوم کو خدا اس کے ذریعہ راہ راست پر نہ لے آئے اس طرح سے کہ وہ لوگ اس کا اعتراف نہ کرلیں کہ خدا کے سوا کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں ہے اور اس وقت تک اس کی روح خدا قبض نہ کرے گا جب تک کہ اندھی آنکھوں۔ بہرے کانوں اور بے حس دلوں کو اس کلمہ کے ذریعہ درست نہ کر دیں)۔ (بخاری)

فصل دوم

۵۵۰۶ ح ۱۵ عَنْ خَبَّابِ ابْنِ الْاَرَتِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً فَاَطَالَهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّيْتَ صَلٰوةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيْهَا قَالَ اَجَلْ اِنَّهَا صَلٰوةُ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ وَاِنِّيْ سَاَلْتُ اللّٰهَ فِيْهَا ثَلٰثًا فَاَعْطَانِيْ اِثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً سَاَلْتُهٗ اَنْ لَا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِسَنَةٍ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَا يُذِيْقَ بَعْضَهُمْ بَاْسَ بَعْضٍ فَمَنَعَنِيْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

حضرت خباب بن ارتؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے ہم کو ایک طویل نماز پڑھائی۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ نے آج تو اتنی لمبی نماز پڑھی۔ کہ کبھی اتنی دراز نماز نہ پڑھی تھی۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں اس لئے کہ یہ نماز رغبت اور خوف کی نماز تھی۔ میں نے اس نماز میں خدا سے تین باتیں طلب کی ہیں جن میں سے دو مجھ کو عطا کر دی گئیں اور ایک سے انکار کر دیا گیا میں نے خدا سے یہ مطالبہ کیا تھا کہ وہ میری اُمت کو عام قحط میں ہلاک نہ کرے یہ مطالبہ پورا کر دیا گیا پھر میں نے یہ سوال کیا کہ مسلمانوں پر ایسے دشمن کو مسلّط نہ کرے جو غیر مسلم ہو یہ سوال بھی پورا کر دیا گیا۔ تیسری بات میں نے یہ چاہی تھی کہ مسلمان آپس میں ایک دوسرے کو تکلیف و اذیت نہ دیں یعنی آپس میں نہ لڑیں۔ اس سے انکار کر دیا گیا (ترمذی۔ نسائی)

۵۵۰۷ ح ۱۶ وَعَنْ اَبِيْ مَالِكِ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَجَارَكُمْ مِنْ ثَلٰثِ خِلَالٍ اَنْ لَا يَدْعُوَ عَلَيْكُمْ نَبِيُّكُمْ فَتَهْلِكُوْا جَمِيْعًا وَاَنْ لَا يَظْهَرَ اَهْلُ الْبَاطِلِ عَلٰى اَهْلِ الْحَقِّ وَاَنْ لَا تَجْتَمِعُوْا عَلٰى ضَلٰلَةٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

حضرت ابو مالک اشعریؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ (مسلمانو) خدا نے تم کو تین چیزوں سے بچایا ہے ایک تو یہ کہ تمہارا نبی تمہارے لئے بد دعا نہ کرے، کہ تم ہلاک ہو جاؤ۔ دوسرے یہ کہ باطل و گمراہ لوگ اہل حق پر غالب نہ ہوں۔ تیسرے یہ کہ میری ساری اُمت گمراہی پر جمع نہیں۔ (ابو داؤد)

۵۵۰۸ ح ۱۷ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَّجْمَعَ اللّٰهُ عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ سَيْفَيْنِ سَيْفًا مِّنْهَا وَسَيْفًا مِّنْ عَدُوِّهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

حضرت عوف بن مالکؓ کہتے ہیں، رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ اس امت پر خداوند تعالےٰ دو تلواروں کو جمع نہ کرے گا۔ ایک تلوار اس امت کی اور دوسری تلوار ان کے دشمنوں کی (یعنی خداوند تعالےٰ مسلمانوں کو ایسا موقع نہ دے گا کہ وہ آپس میں بھی لڑیں۔ اور ان کا دشمن ان سے لڑے۔ (ابو داؤد)

۵۵۰۹ ح ۱۸ وَعَنِ الْعَبَّاسِ اَنَّهٗ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَاَنَّهٗ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالُوْا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

حضرت عباسؓ کہتے ہیں کہ انہوں نے مسلمانوں کو بنو ہاشم پر طعن کرتے سُنا۔ اور وہ غصہ میں بھرے ہوئے حضور صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی صلعم منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ میں کون ہوں؟ صحابہ رضؓ نے عرض کیا۔ آپؐ خدا کے رسول ہیں، آپؐ نے فرمایا۔ میں محمدؐ ہوں، عبد اللہ بن عبد المطلب کا بیٹا۔ خداوند تعالےٰ نے مخلوق کو پیدا کیا۔ اور اس مخلوق میں سے بہترین مخلوق (انسان)

إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ بَيْتًا فَأَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

کے اندر مجھ کو پیدا کیا - پھر اس بہترین مخلوق یعنی انسان کے خدا تعالےٰ نے دو حصے کئے (یعنی عرب اور عجم) اور ان دونوں حصوں میں سے بہترین حصہ (عرب) میں مجھ کو پیدا کیا - پھر خدا تعالےٰ نے اس بہترین حصہ (عرب) کے قبائل بنائے اور ان قبائل میں سے بہترین قبیلہ (قریش) کے اندر مجھ کو پیدا کیا پھر اس بہترین قبیلہ کے گھر بنائے اور ان گھروں میں سے بہترین گھر (ہاشم) میں مجھ کو پیدا کیا پس میں ذات حسب میں بھی تمام لوگوں سے بہتر ہوں اور خاندان کے اعتبار سے بہتر ہوں۔ (ترمذی)

وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَاٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۵۵۱۰ حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں ہیں نے عرض کیا - یا رسول اللہ! نبوت کے لئے آپ کس وقت نامزد ہوئے؟ فرمایا اس وقت جب کہ آدم روح اور بدن کے درمیان تھے (یعنی آدمؑ کا صرف پتلا تیار ہوا تھا - اور روح جسم کے اندر داخل نہ کی گئی تھی۔ (ترمذی)

وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنِّيْ عِنْدَ اللّٰهِ مَكْتُوْبٌ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَإِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِيْ طِيْنَتِهٖ وَسَأُخْبِرُكُمْ بِأَوَّلِ أَمْرِيْ دَعْوَةُ إِبْرَاهِيْمَ وَبِشَارَةُ عِيْسٰى قَوْمَهٗ وَرُؤْيَا أُمِّي الَّتِيْ رَأَتْ حِيْنَ وَضَعَتْنِيْ وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُوْرٌ أَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ مِنْ قَوْلِهٖ سَأُخْبِرُكُمْ إِلٰى اٰخِرِهٖ

۵۵۱۱ حضرت عرباض بن ساریہ رضؓ کہتے ہیں - رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے خداوند تعالےٰ کے ہاں میں اس وقت خاتم النبیین لکھا ہوا ہوں جب کہ آدم اپنی گندھی ہوئی مٹی میں پڑے تھے - (یعنی آدم کا پتلا بھی تیار نہیں ہوا تھا) اور میں تم کو بتاؤں میرا پہلا (یعنی میری نبوت کا پہلا اظہار) حضرت ابراہیم کی دعا تھی (جو قرآن مجید میں بایں الفاظ مذکور ہے وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ، اور پھر حضرت عیسیٰؑ کی بشارت (جو قرآن مجید میں بایں الفاظ مذکور ہے وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّأْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ أَحْمَدُ) اور پھر میری ماں کا خواب جو انہوں نے مجھ کو جننے کے وقت دیکھا تھا - اور میری ماں کے سامنے ایک نور ظاہر ہوا - (یعنی حضور صلعم کی پیدائش کے وقت) جس سے شام کے محل ان کو نظر آئے۔ (شرح السنۃ)

وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِيْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِوَائِيْ وَأَنَا

۵۵۱۲ حضرت ابی سعید رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے - قیامت کے دن میں آدمؑ کی اولاد کا سردار ہوں گا اور یہ بات میں فخر کے طور پر نہیں کہتا - اور میرے ہاتھ میں (قیامت کے دن) حمد کا نیزہ ہوگا اور یہ بات میں فخر کے طور پر نہیں کہتا - اور قیامت کے دن آدمؑ اور ان کے سوا تمام ہی دوسرے پیغمبر میرے جھنڈے کے تلے جمع ہوں گے - اور قیامت کے دن سب سے پہلے

اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ
اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَخَرَجَ حَتّٰى اِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ
يَتَذَاكَرُوْنَ قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَ
اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَقَالَ اٰخَرُ مُوْسٰى
كَلَّمَهُ تَكْلِيْمًا وَقَالَ اٰخَرُ فَعِيْسٰى كَلِمَةُ اللّٰهِ
وَرُوْحُهُ وَقَالَ اٰخَرُ اٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ
فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ
وَعَجَبَكُمْ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ
وَهُوَ كَذٰلِكَ وَمُوْسٰى نَجِيُّ اللّٰهِ وَهُوَ
كَذٰلِكَ وَعِيْسٰى رُوْحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ
كَذٰلِكَ وَاٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَهُوَ
كَذٰلِكَ اَلَا وَاَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ
وَاَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
تَحْتَهُ اٰدَمُ فَمَنْ دُوْنَهُ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا
اَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يُّحَرِّكُ حَلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ
اللّٰهُ لِيْ فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِيَ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَكْرَمُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ
عَلَى اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَالدَّارِمِيُّ

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ
وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاِنِّيْ
قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ
وَمُوْسٰى صَفِيُّ اللّٰهِ وَاَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَمَعِيَ

میری قبر شق ہوگی اور سب سے پہلے میں قبر سے اٹھوں گا۔ اور
اس پر مجھ کو فخر نہیں۔ (ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کے صحابہؓ
بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلعم تشریف لے آئے اور
آپ نے ان کو یہ باتیں کرتے سُنا۔ ایک شخص نے کہا۔ خدا تعالیٰ نے ابراہیم
علیہ السلام کو اپنا دوست بنایا۔ دوسرے نے کہا۔ موسیٰ علیہ السلام سے
خدا تعالیٰ نے باتیں کیں۔ تیسرے نے کہا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ
کا کلمہ اور خدا تعالیٰ کی روح ہیں۔ چوتھے نے کہا۔ آدم ع کو خداوند تعالیٰ نے برگزیدہ
فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کی باتیں سن کر فرمایا۔ میں نے
تمہاری باتوں کو سُنا اور تمہارے اس تعجب کو محسوس کیا کہ ابراہیم خلیل
اللہ خدا تعالیٰ کے دوست ہیں۔ اور حقیقت میں وہ خدا تعالیٰ کے دوست ہی ہیں
اور موسیٰ ع خدا تعالیٰ کے ہمراز و ہم کلام ہیں اور حقیقت میں وہ ایسے ہی ہیں
اور عیسیٰ ع خدا تعالیٰ کی روح اور کلمہ ہیں اور حقیقت میں وہ ایسے ہی ہیں
اور آدم ع کو خدا تعالیٰ نے انتخاب کیا ہے اور حقیقت میں وہ خدا تعالیٰ کے
برگزیدہ ہیں۔ لیکن تم آگاہ ہو جاؤ کہ میں خدا تعالیٰ کا حبیب ہوں اور یہ
بات میں فخر کے طور پر نہیں کہتا اور قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھانے
والا ہوں، جس کے نیچے آدم اور تمام دوسرے پیغمبر ہوں گے۔ اور
اس پر مجھ کو فخر نہیں ہے اور قیامت کے دن سب سے پہلا شفاعت
کرنے والا میں ہوں گا۔ اور سب سے پہلا شخص ہوں گا جو بہشت
کے دروازہ کو حرکت دوں گا۔ اور خداوند تعالیٰ جنت کے دروازہ کو
میرے لئے کھول دے گا۔ اور مجھ کو اس میں داخل کرے گا۔ اور
میرے ساتھ مومن فقراء ہوں گے اور اس پر مجھ کو فخر نہیں ہے۔ اور
خدا تعالیٰ کے نزدیک میں اگلے اور پچھلے تمام لوگوں میں بہتر و برتر ہوں گا۔
اور اس پر فخر نہیں۔ (ترمذی۔ دارمی)

حضرت عمرو بن قیس رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے
ظہور کے اعتبار سے ہم آخر میں ہیں (یعنی پچھلے ہیں) لیکن قیامت
میں ہم سابق و اول ہیں۔ اور میں تم سے ایک بات کہتا ہوں اور اس
پر مجھ کو فخر نہیں ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ابراہیم ع خداوند تعالیٰ کے دوست
ہیں۔ موسیٰ ع برگزیدہ ہیں۔ اور میں خدا تعالیٰ کا حبیب ہوں۔ اور قیامت

لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ وَعَدَنِيْ فِيْ اُمَّتِيْ وَاَجَارَهُمْ مِنْ ثَلٰثٍ لَا يَعُمُّهُمْ بِسَنَةٍ وَّلَا يَسْتَاْصِلُهُمْ عَدُوٌّ وَّلَا يَجْمَعُهُمْ عَلٰى ضَلٰلَةٍ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

کے دن میرے ساتھ حمد کا عَلم ہوگا ۔ اور خداوند تعالیٰ نے مجھ سے میری امت کے لئے خیر کثیر کا وعدہ کیا ہے ۔ اور میری امت کو خدا تعالیٰ نے تین چیزوں سے بچایا ہے ایک تو یہ کہ وہ اس کو عام قحط میں ہلاک نہ کرے گا ۔ دوسرے یہ کہ دشمن ان کا استیصال نہ کر سکے گا ۔ یعنی دشمنان اسلام سارے مسلمانوں کو ہلاک نہ کر سکیں گے ۔ تیسری یہ کہ ساری اسلامی دنیا گمراہ نہ ہو سکے گی ۔ (دارمی)

٥٥١٥ ح ٢٤

وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَّمُشَفَّعٍ وَّلَا فَخْرَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے ۔ میں رسولوں کا افسر و سردار ہوں گا (یعنی تمام رسولؑ قیامت میں یا جنت کے اندر داخل ہونے میں میرے پیچھے پیچھے رہیں گے) اور اس پر مجھ کو فخر نہیں ہے ۔ اور میں انبیاءؑ کا ختم کرنے والا ہوں (یعنی نبوت مجھ پر ختم ہو گئی ہے) اور اس پر مجھ کو فخر نہیں ہے اور میں سب سے پہلا شخص ہوں ۔ جو استشفاعت کروں گا ۔ اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائیگی اور مجھے اس پر فخر نہیں ۔ (دارمی)

٥٥١٦ ح ٢٥

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا وَاَنَا قَائِدُهُمْ اِذَا وَفَدُوْا وَاَنَا خَطِيْبُهُمْ اِذَا اَنْصَتُوْا وَاَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ اِذَا حُبِسُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا يَئِسُوْا اَلْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيْحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِيْ وَلِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِيْ وَاَنَا اَكْرَمُ وُلْدِ اٰدَمَ عَلٰى رَبِّيْ يَطُوْفُ عَلَيَّ اَلْفُ خَادِمٍ كَاَنَّهُمْ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ اَوْ لُؤْلُؤٌ مَّنْثُوْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے ۔ قیامت کے دن جب لوگوں کو قبر سے اٹھایا جائے گا ۔ تو سب سے پہلے قبر کے اندر سے میں نکلوں گا اور جب لوگ بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہونے کیلئے روانہ ہوں گے ۔ اس کا قائد و افسر ہوں گا ۔ اور جب لوگ خاموش ہوں گے میں کلام کروں گا (یعنی ان کی شفاعت کروں گا ۔ اور جب لوگوں کو روک لیا جائے گا ۔ میں ان کی سفارش کروں گا ۔ اور جب لوگ نا امید و مایوس ہو جائیں گے میں ان کو خوش خبری دوں گا بزرگی اور کنجیاں اس وقت میرے ہاتھ میں ہوں گی ۔ اور حمد کا جھنڈا اس روز میرے قبضہ میں ہوگا ۔ اور آدمؑ کے بیٹوں میں خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا بزرگ ہوں گا ۔ میرے گرد اس روز ہزار خادم پھرتے ہونگے گویا وہ خادم چھپے ہوئے انڈے ہیں (یعنی نہایت محفوظ اور صاف ستھرے موتی ، (غلاموں اور خادموں کو سفید انڈوں اور بکھرے ہوئے موتیوں سے تشبیہ دی ہے یہ تشبیہ نفاست و صفائی کے اعتبار سے ہے ۔ (ترمذی ۔ دارمی)

٥٥١٧ ح ٢٦

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاُكْسٰى حُلَّةً مِّنْ

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کہتے ہیں ۔ نبی صلعم نے فرمایا ہے مجھ کو جنت کے حلوں میں سے ایک حلہ پہنایا جائیگا پھر میں عرش

حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ لَيْسَ اَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُوْمُ ذٰلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ جَامِعِ الْاُصُوْلِ عَنْهُ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ فَاُكْسٰى

٥٥١٨ ح ٢٧ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْوَسِيْلَةُ قَالَ اَعْلٰى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

٥٥١٩ ح ٢٨ وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ كُنْتُ اِمَامَ النَّبِيِّيْنَ وَخَطِيْبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

٥٥٢٠ ح ٢٩ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وُلَاةً مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَاِنَّ وَلِيِّيْ اَبِيْ وَخَلِيْلُ رَبِّيْ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

٥٥٢١ ح ٣٠ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِيْ لِتَمَامِ مَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ وَكَمَالِ مَحَاسِنِ الْاَفْعَالِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ

٥٥٢٢ ح ٣١ وَعَنْ كَعْبٍ يَحْكِيْ عَنِ التَّوْرَاةِ قَالَ نَجِدُ مَكْتُوْبًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَبْدِيَ الْمُخْتَارُ لَا فَظٌّ وَلَا غَلِيْظٌ وَلَا سَخَّابٌ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِيْ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَّعْفُوْ وَيَغْفِرُ مَوْلِدُهٗ بِمَكَّةَ وَهِجْرَتُهٗ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهٗ بِالشَّامِ وَاُمَّتُهُ الْحَمَّادُوْنَ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِيْ كُلِّ مَنْزِلَةٍ وَيُكَبِّرُوْنَهٗ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ رُعَاةٌ لِلشَّمْسِ يُصَلُّوْنَ الصَّلٰوةَ اِذَا

الٰہی کے داہنی جانب کھڑا ہوں گا۔ اور اس مقام پر مخلوق میں سے میرے سوا کوئی کھڑا نہیں ہو گا۔ (ترمذی) اور جامع الاصول کی روایت میں یوں ہے کہ آپ نے فرمایا "سب سے پہلے میری قبر شق ہو گی (قیامت کے دن سب سے پہلے میں قبر سے اٹھوں گا) پھر مجھے حلہ پہنایا جائیگا۔

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا ہے میرے لئے خدا تعالیٰ سے وسیلہ طلب کرو۔ صحابہ رض نے عرض۔ یا رسول اللہ صلعم وسیلہ کیا؟ فرمایا جنت میں بڑا درجہ ہے جو صرف ایک آدمی کو ملے گا۔ اور مجھ کو امید ہے کہ وہ آدمی میں ہوں۔ (دارمی)

حضرت ابی بن کعب رض کہتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا ہے۔ قیامت کے دن میں نبیوں کا امام و خطیب ہوں گا۔ اور ان کی سفارش کروں گا اور اس پر مجھ کو فخر نہیں ہے۔ (ترمذی)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رض کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے نبی کا کوئی نبی دوست رہا ہے اور انبیاء میں سے میرے دوست میرے باپ میرے پروردگار کے دوست ابراہیم ہیں اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ (یعنی ابراہیم علیہ السلام سے قریب تر وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کا اتباع کیا۔ اور یہ نبی یعنی محمد صلعم اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور خدا تعالیٰ مسلمانوں کا دوست اور کارساز ہے۔ (ترمذی)

حضرت جابر رض کہتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ نے مجھ کو خوبیوں اور اچھے کاموں کو پورا کرنے کے لئے بھیجا ہے (شرح السنہ)

کعب رض تورات سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے تورات میں یہ لکھا ہوا پایا ہے۔ محمد خدا تعالیٰ کا رسول اور میرا یعنی خدا تعالیٰ کا بندہ مختار ہے وہ نہ درشت خو ہے نہ سخت گو، اور نہ بازاروں میں شور مچانے والا اور وہ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں لیتا بلکہ معاف کر دیتا ہے اور بخش دیتا ہے۔ اس کی پیدائش کی جگہ مکہ ہے اور ہجرت کی جگہ طیبہ (مدینہ) اور اس کی حکومت شام میں ہے اور اس کی امت بہت حمد کرنے والی ہے جو خوشی اور غمی یا راحت و تکلیف دونوں حالتوں میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتی اور تعریف کرتی ہے وہ جہاں ٹھہریں گے خدا تعالیٰ کا شکر بجا لائیں گے اور خدا تعالیٰ کی بڑائی کرینگے یعنی اللہ اکبر کہیں گے ہر زوال پر چاند اور

جَاءَ وَقْتُهَا يَتَأَزَّرُوْنَ عَلٰى اَنْصَافِهِمْ
وَيَتَوَضَّؤُوْنَ عَلٰى اَطْرَافِهِمْ مُنَادِيْهِمْ
يُنَادِيْ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ صَفُّهُمْ فِي الْقِتَالِ
وَصَفُّهُمْ فِي الصَّلٰوةِ سَوَآءٌ لَهُمْ بِاللَّيْلِ
دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ هٰذَا
لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ
مَعَ تَغْيِيْرٍ يَسِيْرٍ

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ
مَكْتُوْبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِيْسَى
ابْنِ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهٗ قَالَ اَبُوْ
مَوْدُوْدٍ وَقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ
قَبْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

سورج کی رعایت (نگہبانی کریں گے (یعنی اس کے طلوع، غروب اور زوال
کا بھی خیال رکھیں گے جب نماز کا وقت ہوگا نماز پڑھیں گے۔ اپنی کمر
پر ازار باندھیں گے اور اپنے جسم کے حصوں کو دھوئیں گے۔) ان کا
منادی کرنے والا (یعنی اذان دینے والا) آسمان و زمین کے درمیان ندا
کرے گا (یعنی بلند مقام پر کھڑے ہو کر اذان دیگا) جنگ میں نماز میں
ان کی صف بندی مساوی ہوگی، رات کو انکی آواز پست ہے جیسی کہ
شہد کی مکھی کی آواز (یعنی رات کو خفیہ عبادت کریں گے۔ (مصابیح، دارمی)

۵۵۲۳ ح ۳۳ حضرت عبداللہ رضی ابن سلام کہتے ہیں کہ توارت میں محمدؐ کی صفات
لکھی ہوئی ہیں اور یہ بھی لکھا ہے کہ آپؐ کی قبر میں عیسیٰؑ ابن مریمؑ بھی دفن
ہوں گے (قبر سے مراد وہ جگہ ہے جہاں آپ کی قبر ہے) ابوداؤد راوی
کا بیان ہے کہ جس حجرہ میں رسول اللہؐ کی قبر ہے اس میں قبر کی جگہ
باقی ہے۔ (ترمذی)

فصل سوم

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى
فَضَّلَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
الْاَنْبِيَآءِ وَعَلٰى اَهْلِ السَّمَآءِ فَقَالُوْا يَا اَبَا
عَبَّاسٍ بِمَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلٰى اَهْلِ السَّمَآءِ
قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِاَهْلِ السَّمَآءِ وَمَنْ
يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْۤ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ
نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ
وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِّيَغْفِرَ
لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا
تَاَخَّرَ قَالُوْا فَمَا فَضْلُهٗ
عَلَى الْاَنْبِيَآءِ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى
وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ
اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ
لَهُمْ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ

۵۵۲۴ ح ۳۴ حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ خداوند تعالٰی نے محمد صلعم
کو (تمام انبیاء پر اور آسمان والوں پر فضیلت دی ہے لوگوں نے پوچھا۔
اے ابو عباسؓ آسمان والوں پر کس بات میں (نبی صلعم کو) فضیلت دی
گئی ہے ابن عباسؓ نے کہا خداوند تعالٰی نے آسمان والوں سے فرمایا
ہے۔ وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْۤ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ
نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ (یعنی فرشتوں میں سے جو یہ کہے کہ میں خدا تعالٰی کے سوا
معبود ہوں ہم اس کو اسکے بدلے میں جہنم دیں گے اور ہم ظالموں کو ایسا ہی
بدلہ دیا کرتے ہیں) اور محمد صلعم سے خداوند تعالٰی نے فرمایا ہے۔ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ
فَتْحًا مُّبِيْنًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ (یعنی ہم نے
تیرے لئے برکتوں کے دروازے کھول دیئے (یعنی فتوحات عطا فرمائیں)
اور خداوند تعالٰی نے تیرے اگلے پچھلے گناہوں کو بخش دیا) پھر
لوگوں نے دریافت کیا اور (انبیاء پر (نبی صلعم کو) کیوں فضیلت د
بزرگی عطا کی گئی، ابن عباسؓ نے کہا خداوند تعالٰی نے دوسرے انبیاء
کی نسبت فرمایا ہے وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ
لَهُمْ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ (یعنی ہم نے جس پیغمبر کو بھیجا اس کی قوم کی

يَشَاءُ الْآيَةَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ فَأَرْسَلَهُ إِلَى الْجِنِّ وَالْإِنْسِ

زبان کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ ان کے سامنے خدا تعالیٰ کے کے احکام بیان کرے پھر جس کو خدا تعالےٰ چاہتا ہے اس کو گمراہ کرتا ہے) اور خداوند تعالےٰ نے محمد صلعم کی نسبت فرمایا ہے۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ (یعنی ہم نے تجھ کو تمام لوگوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے) یعنی خدا تعالیٰ نے آپ کو جن اور انسان دونوں کا پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ (دارمی)

۵۵۲۵ ح ۳۳ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ عَلِمْتَ أَنَّكَ نَبِيٌّ حَتّٰى اسْتَيْقَنْتَ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَتَانِي مَلَكَانِ وَأَنَا بِبَعْضِ بَطْحَاءِ مَكَّةَ فَوَقَعَ أَحَدُهُمَا إِلَى الْأَرْضِ وَكَانَ الْآخَرُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ أَهُوَ هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَزِنْهُ بِرَجُلٍ فَوُزِنْتُ بِهِ فَوَزَنْتُهُ ثُمَّ قَالَ زِنْهُ بِعَشَرَةٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ ثُمَّ قَالَ زِنْهُ بِمِائَةٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ ثُمَّ قَالَ زِنْهُ بِأَلْفٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ فَرَجَحْتُهُمْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَنْتَثِرُونَ عَلَيَّ مِنْ خِفَّةِ الْمِيزَانِ قَالَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ لَوْ وَزَنْتَهُ بِأُمَّتِهِ لَرَجَحَهَا رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ

حضرت ابوذر غفاری رضی کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم! آپ نے یہ کیونکر جانا کہ آپ نبی ہیں؟ اور پھر آپ کو اپنی نبوت کا کیونکر یقین ہوا؟ آپ نے فرمایا۔ ابوذر رضی! میں بطحا مکہ میں تھا کہ میرے پاس دو فرشتے آئے ان میں ایک فرشتہ تو زمین پر اتر آیا اور دوسرا آسمان و زمین کے درمیان رہا پھر ان میں سے ایک نے دوسرے سے پوچھا کیا یہ وہی ہے؟ دوسرے نے کہا، ہاں، پہلے نے کہا اچھا ایک آدمی سے اس کا وزن کرو! چنانچہ میرا وزن کیا گیا اور میں اس آدمی سے بھاری رہا۔ پھر اس نے کہا اچھا اب دس آدمیوں کے ساتھ اس کا وزن کرو! چنانچہ وزن کیا گیا اور میں دس آدمیوں کے مقابلہ میں بھی بھاری رہا۔ پھر اس نے کہا اچھا اب سو آدمیوں کے ساتھ اس کا وزن کرو! چنانچہ وزن کیا گیا اور میں سو آدمیوں پر بھی بھاری رہا پھر اس نے کہا اچھا اب ہزار آدمیوں کے ساتھ وزن کرلو! چنانچہ وزن کیا گیا اور میں اس پر بھی بھاری رہا۔ گویا کہ میں ان ہزار آدمیوں کو اب بھی دیکھ رہا ہوں۔ کہ جس پلڑے میں وہ تھے وہ اس قدر اوپر اٹھ گیا تھا کہ وہ مجھ پر گرنے ہی والے ہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ صلعم نے فرمایا پھر ان دونوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا اگر تم اس کو اس کی ساری امت کے ساتھ بھی تولو تو یہ ساری امت پر بھاری رہے گا۔ (دارمی)

۵۵۲۶ ح ۲۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتِبَ عَلَيَّ النَّحْرُ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ وَأُمِرْتُ بِصَلٰوةِ الضُّحٰى وَلَمْ تُؤْمَرُوا بِهَا رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ

حضرت ابن عباس رضی نے کہا۔ نبیؐ نے فرمایا ہے مجھ پر ہر حال میں قربانی فرض کی گئی ہے (یعنی امارت و غربت دونوں حال میں) اور مجھ کو چاشت کی نماز کا حکم دیا گیا اور تم کو حکم نہیں دیا گیا۔

(دارقطنی)

بَابُ اَسْمَاءِ النَّبِيِّ وَصِفَاتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلعم کے اسماء مبارک اور صفات کا بیان

فصل اول

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ لِيْ اَسْمَاءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِيُّ الَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

٥٥٢٦ ح ١ حضرت جبیر بن مطعم رض کہتے ہیں۔ میں نے نبی صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے میرے بہت سے نام ہے یعنی میں محمدؐ ہوں میں احمدؐ ہوں میں محو کرنے والا (ماحی) ہوں۔ یعنی میرے ذریعہ خداوند تعالیٰ کفر کو مٹاتا ہے اور میں حاشر ہوں، کہ (قیامت کے دن) لوگ میرے قدم پر اٹھائے جائیں گے (یعنی قبر سے میرے نکلنے کے بعد دوسرے لوگ قبروں سے باہر آئیں گے) اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ نبی ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہوتا۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمِّيْ لَنَا نَفْسَهٗ اَسْمَاءً فَقَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَحْمَدُ وَالْمُقَفِّيْ وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

٥٥٢٨ ح ٢ حضرت ابوموسیٰ اشعری رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے ہمارے سامنے اپنے اتنے نام بیان فرمائے تھے یعنی یہ کہ میں محمدؐ ہوں۔ میں احمد ہوں۔ میں مقفی ہوں (یعنی تمام پیغمبروں کے پیچھے آنیوالا) میں حاشر ہوں (یعنی لوگوں کو قیامت کے دن جمع کرنیوالا) میں نبی توبہ ہوں (آپ توبہ بہت فرمایا کرتے تھے) اور میں نبی رحمت ہوں (جیسا کہ قرآن شریف میں، وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین۔ مسلم

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَعْجَبُوْنَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّيْ شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ يَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَيَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَاَنَا مُحَمَّدٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

٥٥٢٩ ح ٣ حضرت ابوہریرۃ رض کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ کیا تم اس پر تعجب نہیں کرتے کہ خداوند تعالیٰ نے مجھ کو کیونکر قریش کی گالیوں اور لعنتوں سے بچایا۔ وہ مذمم کو گالیاں دیتے اور مذمم پر لعنت کرتے ہیں اور میں محمدؐ ہوں (مشرکین قریش نے آپؐ کا نام محمدؐ کے مقابلہ میں مذمم رکھ لیا تھا اور وہ مذمم کہہ کر گالیاں دیا کرتے تھے۔ اس لئے وہ گالیاں محمدؐ پر نہیں، مذمم پر پڑیں۔ (بخاری)

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ وَكَانَ اِذَا ادَّهَنَ لَمْ يَتَبَيَّنْ وَاِذَا شَعِثَ

٥٥٣٠ ح ٤ حضرت جابر بن سمرہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کے سر اور داڑھی کے اگلے حصہ کے کچھ بال سفید ہو گئے تھے۔ جب آپ بالوں میں تیل لگاتے تو یہ سفیدی ظاہر نہ ہوتی تھی اور جس وقت آپؐ کے بال پریشان ہوتے تو سفیدی ظاہر ہو جاتی تھی اور حضور صلعم

رَأْسُهُ تَبَيَّنَ وَكَانَ كَثِيرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ وَجْهُهُ مِثْلُ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَكَانَ مُسْتَدِيرًا وَرَأَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهِ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

کی ڈاڑھی میں زیادہ بال تھے (یعنی آپؐ کی ڈاڑھی گھنی تھی ہلکی نہ تھی) جابرؓ نے جب یہ بیان کیا تو ایک شخص نے کہا۔ آپؐ کا چہرہ تلوار کی مانند تھا۔ (یعنی چمک اور رنگ میں۔ لیکن چونکہ اس تشبیہ سے یہ بھی ظاہر ہوتا کہ آپؐ کا چہرہ مبارک لمبا ہو اس لئے جابرؓ نے کہا بلکہ آپؐ کا چہرہ سورج اور چاند کی مانند تھا اور آپؐ کا چہرہ گول تھا اور میں نے آپؐ کی مہر نبوت کو شانہ کے قریب دیکھا جو کبوتر کے انڈے کی مانند (گول) تھی اور رنگ اسکا آپؐ کے جسم مبارک کا سا رنگ تھا۔ (مسلم)

ح۵۵۳۱ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلْتُ مَعَهُ خُبْزًا وَلَحْمًا أَوْ قَالَ ثَرِيدًا ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَهُ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عِنْدَ نَاغِضِ كَتِفِهِ الْيُسْرَى جُمْعًا عَلَيْهِ خِيلَانٌ كَأَمْثَالِ الثَّآلِيلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت عبداللہ بن سرجس رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلعم کو دیکھا آپؐ کے ساتھ روٹی اور گوشت کھایا۔ یا میں نے آپؐ کے ساتھ ثرید کھایا پھر میں آپؐ کے پیچھے گیا اور مہر نبوت کو دیکھا جو دونوں شانوں کے درمیان بائیں شانہ کی نرم ہڈی کے پاس مٹھی کی مانند تھی۔ اس پر مسوں کے مانند تل تھے۔ (مسلم)

ح۵۵۳۲ وَعَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَتْ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيرَةٌ فَقَالَ ائْتُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ فَأُتِيَ بِهَا تُحْمَلُ فَأَخَذَ الْخَمِيصَةَ بِيَدِهِ فَأَلْبَسَهَا قَالَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي وَكَانَ فِيهَا عَلَمٌ أَخْضَرُ أَوْ أَصْفَرُ فَقَالَ يَا أُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَاهُ وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِي أَبِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت ام خالدؓ بنت خالد بن سعید رضؓ کہتی ہیں کہ نبی صلعم کے پاس کپڑے لائے گئے جنمیں ایک چھوٹی سی سیاہ چادر بھی تھی حضور صلعم نے فرمایا۔ ام خالد رضؓ کو میرے پاس لاؤ! چنانچہ ام خالد رضؓ کو جو بچی تھیں اٹھا کر لایا گیا آپؐ نے چادر کو اٹھایا اور اپنے ہاتھ سے ام خالد رضؓ کو اڑھا دیا۔ اور پھر فرمایا پرانا کرو اسکو اور پھر پرانا کرو (یعنی جب آپؐ نیا کپڑا پہنتے یا پہناتے تو یہ دعا فرماتے اس دعا کا مطلب یہ ہے کہ بہت سے کپڑے پرانے کرو اور بہت جیو) اور اس کملی میں سبز یا زرد نشان تھے آپؐ نے فرمایا۔ ام خالد رضؓ! یہ بہت اچھا کپڑا ہے ام خالد رضؓ کہتی ہیں کہ پھر میں (آپؐ کے پیچھے چلی گئی) اور مہر نبوت سے کھیلتی رہی میرے باپ نے مجھ کو جھڑک دیا نبی صلعم نے فرمایا۔ اس کو چھوڑ دو (کھیلنے دو منع نہ کرو) (بخاری)۔

ح۵۵۳۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نہ تو حد اعتدال سے زیادہ لمبے تھے اور نہ پستہ قد اور آپؐ نہ تو بالکل سفید رنگ تھے اور نہ گندم گوں (بلکہ سرخ و سفید اور گندم گوں تھے) اور آپؐ کے سر کے بال نہ تو زیادہ بل کھائے ہوئے تھے (یعنی گھونگر یالے اور نہ بالکل سیدھے تھے بلکہ ان دونوں کے درمیان تھے) خداوند تم

وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشَرَ سِنِيْنَ وَتَوَفَّاهُ اللهُ عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِيْ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَصِفُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ أَزْهَرَ اللَّوْنِ وَقَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ كَانَ ضَخْمَ الرَّأْسِ وَالْقَدَمَيْنِ لَمْ أَرَ بَعْدَهُ وَلَا قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَكَانَ بَسِطَ الْكَفَّيْنِ وَفِيْ أُخْرٰى قَالَ كَانَ شَثْنَ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَّيْنِ

وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعًا بَعِيْدًا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَهُ شَعْرٌ بَلَغَ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ رَأَيْتُهُ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ أَرَ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ أَحْسَنَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرُهُ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ

وَعَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيْعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوْسَ الْعَقِبَيْنِ قِيْلَ لِسِمَاكٍ مَا ضَلِيْعُ الْفَمِ قَالَ عَظِيْمُ الْفَمِ قِيْلَ مَا أَشْكَلُ الْعَيْنِ قَالَ طَوِيْلُ شَقِّ الْعَيْنِ قِيْلَ مَا مَنْهُوْسُ الْعَقِبِ قَالَ قَلِيْلُ لَحْمِ الْعَقِبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

نے آپکو چالیسواں سال کے آخر میں مبعوث فرمایا (یعنی رسول بنایا) آپ مکہ میں دس سال رہے، اور مدینہ میں دس سال، اور خدا تعالیٰ نے آپ کو ساٹھ سال کے آخر میں وفات دی، آپ کے سر اور ڈاڑھی میں صرف بیس بال سفید تھے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضور صلعم قوم میں میانہ قد تھے نہ لانبے اور نہ ٹھگنے۔ صاف دچمکدار رنگ تھا، اور آپ کے سر کے بال آدھے کانوں تک تھے اور ایک روایت میں ہے کہ کانوں اور شانوں کے درمیان تک بال تھے (بخاری ومسلم) اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ انس رض نے کہا۔ آپ کا سر مبارک بڑا تھا اور پاؤں پرگوشت تھے اور میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد کسی کو آپ جیسا نہیں دیکھا۔ اور آپ کی ہتھیلیاں فراخ تھیں اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ انس رض نے کہا کہ حضور کے دونوں پاؤں اور ہتھیلیاں پُرگوشت تھیں۔

٥٥٣٤ ح ٨ **حضرت براء** رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم میانہ قد تھے۔ آپ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان کشادگی تھی (یعنی دونوں مونڈھوں کے درمیان بہت فرق تھا۔ آپ کے سر کے بال کانوں کی لو تک تھے۔ میں نے آپ کو سرخ لباس میں دیکھا یعنی آپ سُرخ تہبند باندھے اور سرخ چادر اوڑھے ہوئے تھے میں نے دنیا میں آپ کو سرخ لباس میں دیکھا یعنی آپ سُرخ تہبند باندھے اور سُرخ چادر اوڑھے ہوئے تھے میں نے دنیا میں حضور سے بہتر کوئی چیز نہیں دیکھی (بخاری مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ براء رض نے کہا۔ میں نے کوئی بالوں والا آدمی سُرخ لباس میں آنحضرت صلعم سے بہتر نہ دیکھا۔ آپ کے بال مونڈھوں تک تھے۔ دونوں مونڈھے کشادہ تھے نہ آپ لمبے تھے اور نہ ٹھگنے۔

٥٥٣٥ ح ٩ **سماک بن حرب** رض جابر بن سمرہ رض سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کشادہ دہن تھے (عرب میں مرد کے لئے کشادہ دہنی قابل تعریف ہے آپ کی آنکھوں کی سفیدی میں سُرخی ملی ہوئی تھی۔ ایڑیاں چھوٹی اور کم گوشت تھیں (مسلم)

۵۵۳۶ (۱۰) وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحًا مُقَصَّدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو الطفیل رضی کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا، آپ سفید ملیح رنگ کے تھے اور تمام اوصاف و اعضاء میں مناسب۔ (مسلم)

۵۵۳۷ (۱۱) وَعَنْ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ خِضَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ مَا يَخْضِبُ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتِهِ فِي لِحْيَتِهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِي رَأْسِهِ فَعَلْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ إِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِي عَنْفَقَتِهِ وَفِي الصُّدْغَيْنِ وَفِي الرَّأْسِ نَبْذٌ

ثابت رضی کہتے ہیں کہ انس رضی سے حضور صلعم کے خضاب کی بابت پوچھا گیا تو انہوں نے کہا حضور صلعم اتنی عمر کو نہ پہنچے تھے کہ خضاب لگاتے اگر میں آپ کی ڈاڑھی کے سفید بالوں کو گننا چاہتا تھا تو گن لیتا اور ایک روایت میں ہے کہ اگر میں ان سفید بالوں کو گننا چاہتا جو آپ کے سر مبارک میں تھے تو میں گن لیتا (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ سفیدی آپ کی ڈاڑھی کے نیچے کے حصہ میں اور کن پٹیوں میں تھی اور کچھ سر مبارک میں۔

۵۵۳۸ (۱۲) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْهَرَ اللَّوْنِ كَانَ عَرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ وَمَا مَسِسْتُ دِيبَاجَةً وَلَا حَرِيرًا أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكًا وَلَا عَنْبَرَةً أَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت انس رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلعم کا روشن اور چمکتا ہوا رنگ تھا۔ اور آپ کا پسینہ گویا موتی تھے۔ جب آپ راستہ چلتے تو آپ آگے کی طرف جھکے رہتے اور میں نے دیبا اور کسی ریشم کے کپڑے کو آپ کی ہتھیلیوں سے زیادہ نرم نہ پایا اور میں نے کوئی مشک و عنبر ایسا نہیں سونگھا جس میں نبی کے بدن مبارک کی سی خوشبو ہو۔ (بخاری و مسلم)

۵۵۳۹ (۱۳) وَعَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِيهَا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا فَتَبْسُطُ نِطَعًا فَيَقِيلُ عَلَيْهِ وَكَانَ كَثِيرَ الْعَرَقِ فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهُ فَتَجْعَلُهُ فِي الطِّيبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا هٰذَا قَالَتْ عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِي طِيبِنَا وَهُوَ مِنْ أَطْيَبِ الطِّيبِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَرْجُو بَرَكَتَهُ لِصِبْيَانِنَا قَالَ أَصَبْتِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ام سلیم رضی کہتی ہیں کہ رسول خدا صلعم ہمارے ہاں تشریف لایا کرتے تھے اور دوپہر کو استراحت فرماتے تھے (یعنی قیلولہ کیا کرتے تھے)، وہ آپ کے لئے چمڑے کا بستر کرتیں اور آپ اس پر قیلولہ فرماتے اور آپ کو پسینہ زیادہ آیا کرتا تھا وہ آپ کے پسینہ کو جمع کرتیں اور اپنے عطر میں ملا لیتیں۔ ایک روز حضور صلعم نے ان کو جمع کرتے ہوئے دیکھا تو، پوچھا یہ کیا کرتی ہو ام سلیم؟ انہوں نے کہا یہ آپ کا پسینہ ہے۔ ہم اس کو اپنی خوشبو میں ملا لیتے ہیں اور آپ کا پسینہ بہترین خوشبو ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ام سلیم رضی نے کہا، یا رسول اللہ ہم اس پسینہ کو چھوٹوں کے لئے باعث برکت خیال کرتے ہیں (یعنی آپ کے پسینہ کو ان کے جسموں پر ملتے ہیں)، آپ نے فرمایا تم نے سچ کہا اور اچھا کیا۔ (بخاری و مسلم)

۵۵۴۰ ح ۱۴
وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْاُوْلٰى ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَخَرَجْتُ مَعَهٗ فَاسْتَقْبَلَهٗ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّىْ اَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا وَاَمَّا اَنَا فَمَسَحَ خَدِّىْ فَوَجَدْتُ لِيَدِهٖ بَرْدًا اَوْ رِيْحًا كَاَنَّمَا اَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ سَمُّوْا بِاسْمِىْ فِىْ بَابِ الْاَسَامِىْ وَحَدِيْثُ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ نَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ فِىْ بَابِ اَحْكَامِ الْمِيَاهِ

حضرت جابر بن سمرہ رض کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلعم کے ساتھ کی نماز پڑھی پھر آپ اپنے گھر میں جانے کے لئے مسجد سے نکلے اور میں بھی مسجد سے باہر آیا کہ رسول اللہ صلعم کے سامنے چند لڑکے آگئے آپ نے ہر ایک کے رخساروں پر ہاتھ پھیرا میں نے آپ کے ہاتھ کو ٹھنڈا اور خوشبودار پایا گویا اسکو ابھی عطر کے ڈبہ سے نکالا ہے۔ (مسلم)

فصل دوم

۵۵۴۱ ح ۱۵
عَنْ عَلِىِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ ضَخْمُ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ مُشْرَبًا حُمْرَةً ضَخْمُ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلُ الْمَسْرُبَةِ اِذَا مَشٰى تَكَفَّاَ تَكَفُّؤًا كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت علی بن ابیطالبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نہ تو دراز قامت تھے اور نہ پستہ قد آپ کا سر بڑا تھا اور ڈاڑھی گنجان تھی۔ ہتھیلیاں اور پاؤں فربہ اور پرگوشت تھے۔ رنگ آپ کا سرخ و سفید تھا۔ ہڈیوں کے جوڑ موٹے تھے۔ سینہ سے ناف تک بالوں کی ایک لمبی دھاری یا لکیر تھی۔ جب آپ چلتے تو آگے کی جانب جھکے ہوئے گویا آپ نشیب میں جا رہے ہیں۔ نہ آپ سے پہلے اور نہ آپ کے بعد میں نے کوئی شخص آپ جیسا نہیں دیکھا آپ پر خدا تعالیٰ کی رحمت اور سلام ہو۔ (ترمذی)

۵۵۴۲ ح ۱۶
وَعَنْهُ كَانَ اِذَا وَصَفَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَّغِطِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ بِالْوَجْهِ تَدْوِيْرٌ اَبْيَضُ مُشْرَبٌ اَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ اَهْدَبُ الْاَشْفَارِ جَلِيْلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ اَجْرَدُ ذُوْ مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ اِذَا مَشٰى يَتَقَلَّعُ كَاَنَّمَا يَمْشِىْ فِىْ صَبَبٍ وَاِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ اَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَاَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَاَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً وَاَكْرَمُهُمْ عَشِيْرَةً مَنْ رَاٰهُ بَدِيْهَةً هَابَهٗ وَمَنْ خَالَطَهٗ مَعْرِفَةً اَحَبَّهٗ يَقُوْلُ

حضرت علی بن ابی طالبؓ کہتے ہیں حضور صلعم نہ تو لانبے تھے اور نہ پستہ قد بلکہ متوسط قامت کے تھے آپ کے بال نہ تو گھونگریالے تھے نہ بالکل سیدھے بلکہ کچھ بل کھاتے ہوئے تھے آپ نہ بہت موٹے تھے اور نہ بالکل نحیف دُبلے۔ آپ کا چہرہ گول تھا۔ اور سفید سُرخی لئے ہوئے آپ کی آنکھیں سیاہ تھیں اور پلکیں لمبی اور آپ کی ہڈیوں کے سرے یعنی جوڑ موٹے تھے، آپ کے جسم پر بال نہ تھے صرف ایک دھاری یا لکیر بالوں کی تھی جو سینہ سے ناف تک چلی گئی تھی۔ ہاتھ اور پاؤں پرگوشت تھے جب آپ چلنے کے لئے قدم اُٹھاتے گویا آپ بلندی سے نیچے اُتر رہے ہیں۔ اور جب آپ اِدھر اُدھر دیکھتے دیکھتے تو پورے جسم کے ساتھ متوجہ ہوتے تھے آپ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ خاتم النبیینؐ تھے۔ آپ لوگوں میں نہایت کشادہ دل اور سخی اور زبان کے نہایت سچے۔ آپ نہایت صاف الفاظ میں گفتگو فرماتے تھے۔ آپ طبیعت کے نہایت نرم اور قوم کے لحاظ سے نہایت شریف بزرگ تھے جو شخص آپ کو یکایک دیکھتا اس پر ہیبت طاری ہو جاتی اور جو شخص آپ کو شناخت کر کے آپ سے محبت و اختلاط رکھتا۔ آپ

نَاعِتُهُ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

سے محبت کرتا۔ حضورؐ کی صفات بیان کرنے والے یعنی حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ حضور کی وفات سے پہلے اور نہ آپؐ کی وفات کے بعد میں نے آپؐ جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا آپؐ پر خدا تعالیٰ کی رحمت ہو۔ (ترمذی)

۵۵۴۳/۱۷ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْلُكْ طَرِيقًا فَيَتْبَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا عَرَفَ أَنَّهُ قَدْ سَلَكَهُ مِنْ طِيبِ عَرْقِهِ أَوْ قَالَ مِنْ رِيحِ عَرْقِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم جب کسی راہ سے گذرتے تو آپؐ کے بعد جو شخص اس راہ سے گزرتا معلوم کر لیتا کہ حضور صلعم ادھر سے تشریف لے گئے ہیں یعنی آپؐ کے جسم کی یا پسینہ کی خوشبو سے۔ (مسلم)

۵۵۴۴/۱۸ وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قُلْتُ لِلرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ صِفِي لَنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا بُنَيَّ لَوْ رَأَيْتَهُ رَأَيْتَ الشَّمْسَ طَالِعَةً رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسرؓ کہتے ہیں میں نے ربیع بنت معوذ بن عفراء سے کہا تم رسول اللہؐ کی صفت ہم سے بیان کرو! انہوں نے کہا بیٹا! اگر تو آپؐ کو دیکھتا تو اسطرح دیکھتا کہ گویا آفتاب نکلا ہوا ہے (یعنی آپؐ کے چہرہ کی آب و تاب اور رعب و دبدبہ آفتاب کے مانند تھا)۔ (دارمی)

۵۵۴۵/۱۹ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَانٍ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَإِذَا هُوَ أَحْسَنُ عِنْدِي مِنَ الْقَمَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلعم کو چاندنی رات میں دیکھا۔ کبھی میں آپؐ کی طرف دیکھتا تھا اور کبھی چاند کی طرف۔ آپؐ اس وقت سُرخ لباس پہنے ہوئے تھے اور میرے نزدیک آپ کا حسن و جمال چاند سے بہتر تھا۔ (ترمذی۔ دارمی)

۵۵۴۶/۲۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِي فِي وَجْهِهِ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَسْرَعَ فِي مَشْيِهِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّمَا الْأَرْضُ تُطْوَى لَهُ إِنَّا لَنُجْهِدُ أَنْفُسَنَا وَإِنَّهُ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم سے بہتر میں نے کوئی چیز نہیں دیکھی گویا آفتاب آپؐ کے چہرہ مبارک میں جاری تھا۔ اور نہ میں نے آپؐ سے زیادہ کسی کو تیز رفتار پایا۔ گویا زمین کو حضور صلعم کے لئے لپیٹا جاتا تھا۔ آپؐ کے ساتھ ساتھ چلنے کی کوشش کرتے تھے، لیکن آپؐ بے پروا چال سے چلتے تھے۔ (ترمذی)

۵۵۴۷/۲۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ فِي سَاقَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوشَةٌ وَكَانَ لَا يَضْحَكُ إِلَّا تَبَسُّمًا وَكُنْتُ إِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهِ قُلْتُ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِأَكْحَلَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ کی پنڈلیاں تنگ و نازک تھیں آپؐ کبھی (قہقہہ لگاکر) نہ ہنستے بلکہ مسکرایا کرتے تھے، جب میں آپؐ کی طرف دیکھتا تو اپنے دل میں کہتا آپؐ سرمہ لگائے ہوئے ہیں حالانکہ آپؐ سرمہ لگائے نہ ہوتے تھے۔ (ترمذی)

فصل سوم

۵۵۴۸/۲۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ إِذَا تَكَلَّمَ رُئِيَ كَالنُّورِ يَخْرُجُ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کے اگلے دو دانت کشادہ تھے جب آپؐ گفتگو فرماتے تو ایسا محسوس ہوتا۔ کہ آپؐ

مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

کے ان دونوں دانتوں کے درمیان سے نور نکل رہا ہے۔ (دارمی)

۵۵۴۹ ح ۳۱ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سُرَّ اِسْتَنَارَ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَاَنَّ وَجْهَهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت کعب بن مالکؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلعم پر جب کسی واقعہ یا کسی بات سے خوشی طاری ہوتی، تو آپؐ کا چہرہ مبارک کھل اٹھتا گویا کہ آپؐ کا چہرہ چاند کا ٹکڑا ہے اور ہم اس سے واقف و آگاہ تھے۔ (بخاری ومسلم)

۵۵۵۰ ح ۳۲ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ غُلَامًا يَهُوْدِيًّا كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَوَجَدَ اَبَاهُ عِنْدَ رَاْسِهٖ يَقْرَاُ التَّوْرَاةَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا يَهُوْدِيُّ اُنْشِدُكَ بِاللّٰهِ الَّذِيْ اَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰى مُوْسٰى هَلْ تَجِدُ فِي التَّوْرٰىةِ نَعْتِيْ وَصِفَتِيْ وَمَخْرَجِيْ قَالَ لَا قَالَ الْفَتٰى بَلٰى وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَجِدُ لَكَ فِي التَّوْرٰىةِ نَعْتَكَ وَصِفَتَكَ وَمَخْرَجَكَ وَاِنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ اَقِيْمُوْا هٰذَا مِنْ عِنْدِ رَاْسِهٖ وَلُوْا اَخَاكُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک یہودی لڑکا حضور صلعم کی خدمت کیا کرتا تھا اور ایک دفعہ وہ بیمار ہوا تو آپؐ اس کی عیادت کو تشریف لے گئے آپؐ نے دیکھا کہ اس کا باپ اس کے سرہانے بیٹھا ہوا تورات پڑھ رہا ہے آپؐ نے اس کے باپ سے فرمایا۔ میں تجھ کو اس خدا بزرگ و برتر کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں جس نے موسیٰؑ پر تورات نازل فرمائی ہے کیا تورات کے اندر میرے اوصاف میری صفات اور میرے مبعوث ہونے کا حال بھی پاتا ہے؟ اس نے کہا نہیں، اسکے لڑکے نے کہا۔ ہاں۔ خدا کی قسم یا رسول اللہ ہم آپ کی صفات آپ کے اوصاف اور آپؐ کے پیدا ہونے کا حال تورات میں پاتے ہیں۔ اور میں اس امر کی شہادت دیتا اور اعتراف کرتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود عبادت کے قابل نہیں اور آپؐ خدا تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ نبیؐ نے یہ سُنکر صحابہؓ سے فرمایا۔ اس کے باپ کو اس کے سرہانے سے اُٹھا دو اور تم اپنے بھائی کے والی و محافظ بنو (یعنی اسکی تجہیز و تکفین کرو (بیہقی)

۵۵۵۱ ح ۳۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا اَنَا رَحْمَةٌ مُّهْدَاةٌ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا ہے میں خدا تعالیٰ کی بھیجی ہوئی رحمت ہوں۔ (دارمی۔ بیہقی)

بَابٌ فِيْ اَخْلَاقِهٖ وَشَمَائِلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و عادات کا بیان

فصل اوّل

۵۵۵۲ ح ۱ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِيْ اُفٍّ وَلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا اَلَّا صَنَعْتَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے دس سال رسول اللہ کی خدمت کی مجھ سے آپؐ نے کبھی اُف بھی نہیں کہا (یعنی کبھی زجر و توبیخ نہیں کی) اور نہ آپؐ نے کبھی یہ فرمایا، کہ یہ کام تو نے کیوں کیا اور یہ کام تم نے کیوں نہیں کیا (بخاری ومسلم)

۵۵۵۳ ح ۲ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم خلق کے اعتبار سے

مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَاَرْسَلَنِيْ يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ
وَاللّٰهِ لَا اَذْهَبُ وَفِيْ نَفْسِيْ اَنْ اَذْهَبَ لِمَا اَمَرَنِيْ بِهٖ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ حَتّٰى اَمُرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ وَهُمْ
يَلْعَبُوْنَ فِي السُّوْقِ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ قَبَضَ بِقَفَاىَ مِنْ وَّرَائِيْ قَالَ فَنَظَرْتُ
اِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ يَا اُنَيْسُ ذَهَبْتَ حَيْثُ اَمَرْتُكَ
قُلْتُ نَعَمْ اَنَا اَذْهَبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ ۵۵۴ ح ۳
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ فَاَدْرَكَهٗ
اَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهٗ بِرِدَائِهٖ جَبْذَةً شَدِيْدَةً وَرَجَعَ
نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَحْرِ الْاَعْرَابِيِّ
حَتّٰى نَظَرْتُ اِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ
شِدَّةِ جَبْذَتِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْلِيْ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْ
عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ ضَحِكَ ثُمَّ اَمَرَ لَهٗ بِعَطَاءٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ ۵۵۵ ح ۴
وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ
وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ
النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ اِلَى
الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُوْلُ لَمْ تُرَاعُوْا وَهُوَ عَلٰى
فَرَسٍ لِاَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ وَفِيْ
عُنُقِهٖ سَيْفٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُهٗ بَحْرًا
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى ۵۵۶ ح ۵
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ ۵۵۷ ح ۶
وَسَلَّمَ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ فَاَتٰى قَوْمَهٗ

تمام لوگوں میں بہتر تھے ایک روز آپؐ نے مجھ کو کسی کام سے بھیجنا چاہا میں نے عرض کیا خدا کی قسم میں نہیں جاؤں گا لیکن میرا ارادہ جانے کا تھا یعنی اس کام کے کرنے کو۔ جس کا حکم نبی صلعم نے دیا تھا۔ پھر میں گھر سے باہر آیا۔ اور ان لڑکوں کے پاس سے گذرا جو بازار میں کھیل رہے تھے ناگہاں رسول اللہ صلعم نے پیچھے سے آکر میری گدی پکڑ لی۔ میں نے مڑ کر حضور صلعم کی طرف دیکھا تو آپؐ مسکرا رہے تھے، آپؐ نے فرمایا انس رضؓ کیا تو ادھر جا رہا ہے جہاں میں نے تجھ کو بھیجا تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اب میں جا رہا ہوں (مسلم)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلعم کے پیچھے پیچھے جا رہا تھا اور آپؐ نجران (نام مقام) کی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ جس کے کنارے موٹے تھے راستہ میں آپؐ کو دیہاتی ملا جس نے آپؐ کی چادر کو پکڑ کر اس قدر سختی سے اپنی طرف کھینچا کر رسول اللہ صلعم اس کے سینہ کے قریب کھنچ کر آ گئے میں نے دیکھا تو آپؐ کی چادر کے کنارے نے آپؐ کی گردن پر نشان ڈال دیا تھا۔ پھر اس دیہاتی نے کہا۔ محمدؐ تمہارے پاس خدا کا مال ہے اس میں سے کچھ کو کچھ کو دلوا دیجیے آنحضور نے اس کی طرف دیکھا مسکرائے اور پھر آپؐ نے اس کو کچھ دیئے جانے کا حکم دے دیا۔

(بخاری و مسلم)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ لوگوں میں بہترین شخص تھے (یعنی حسن و جمال۔ فضل و کمال اور صفات حمیدہ کے اعتبار سے) اور لوگوں میں آپؐ نہایت سخی اور دلیر و شجاع تھے۔ ایک روز رات کے وقت مدینہ کے لوگ چوروں یا دشمنوں سے ڈر گئے اور اضطراب پیدا ہو گیا۔ لوگ آواز کی طرف دوڑے۔ دیکھا تو نبی صلعم پہلے سے وہاں موجود تھے۔ اور فرما رہے تھے ڈرو نہیں۔ آپؐ اس وقت ابوطلحہ رضؓ کے گھوڑے پر سوار تھے۔ اور گھوڑے پر زین نہ تھی ننگی پیٹھ تھی۔ اور آپؐ کی گردن میں تلوار پڑی تھی۔ آپؐ نے فرمایا میں نے تو اس گھوڑے کو دریا پایا۔ یعنی نہایت تیز رفتار پایا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم سے جب کوئی چیز مانگی گئی آپؐ نے منع نہیں فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلعم سے اتنی بکریاں مانگیں (جو دو پہاڑوں کے درمیانی نالہ کو بھر دیں۔ آپؐ نے

فَقَالَ اَیْ قَوْمِ اَسْلِمُوْا فَوَاللّٰہِ اِنَّ مُحَمَّدًا لَیُعْطِیْ اِعْطَاءً مَا یَخَافُ الْفَقْرَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اس کو اتنی ہی بکریاں دے دیں۔ پھر وہ شخص اپنی قوم میں آیا اور کہا۔ اگر مسلمان ہو جاؤ خدا کی قسم محمد اتنا دیتے ہیں کہ انہیں پھر افلاس کا ڈر نہیں رہتا (مسلم)

وَعَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ بَیْنَمَا ھُوَ یَسِیْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَہٗ مِنْ حُنَیْنٍ فَعَلِقَتِ الْاَعْرَابُ یَسْاَلُوْنَہٗ حَتّٰی اضْطَرُّوْہُ اِلٰی سَمُرَۃٍ فَخَطِفَتْ رِدَاءَہٗ فَوَقَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْطُوْنِیْ رِدَائِیْ لَوْ کَانَ لِیْ عَدَدُ ھٰذِہِ الْعِضَاہِ نَعَمٌ لَقَسَمْتُہٗ بَیْنَکُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِیْ بَخِیْلًا وَلَا کَذُوْبًا وَلَا جَبَانًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

٥٥٥٨ ج٧ حضرت جبیر بن مطعم رض کہتے ہیں کہ غزوہ حنین سے واپسی میں وہ رسول اللہ صلعم کے ساتھ جا رہے تھے۔ کہ دیہاتی آپ سے لپٹ گئے اور مال غنیمت مانگنے لگے اور یہاں تک آپ کو تنگ کیا کہ آپ کو کیکر کے ایک درخت کے نیچے لے گئے کیکر کے درخت نے آپکی چادر کو اچک لیا۔ (یعنی آپ کی چادر کانٹوں میں الجھ گئی) نبی صلعم ٹھہر گئے اور فرمایا مجھ کو میری چادر دو اگر میرے پاس ان خاردار درختوں کے برابر چارپائے (جانور) ہوتے تو میں ان سب کو تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا اس وقت تم مجھ کو بخیل اور جھوٹا اور بزدل نہ پاتے۔ (بخاری)

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اِذَا صَلَّی الْغَدَاۃَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِیْنَۃِ بِاٰنِیَتِھِمْ فِیْھَا الْمَاءُ فَمَا یَاْتُوْنَ بِاِنَاءٍ اِلَّا غَمَسَ یَدَہٗ فِیْھَا فَرُبَّمَا جَاءُوْہُ بِالْغَدَاۃِ الْبَارِدَۃِ فَیَغْمِسُ یَدَہٗ فِیْھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ

٥٥٥٩ ج٨ حضرت انس رض کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم جب صبح کی نماز سے فارغ ہو جاتے تو مدینہ والوں کے نوکر چاکر برتنوں میں پانی لیکر حاضر ہوتے۔ آپ ہر ایک کے برتن میں اپنا ہاتھ ڈال دیتے آپ اکثر صبح کو آتے اور اپنا ہاتھ پانی میں ڈال دیتے۔ (مسلم)

وَعَنْہُ قَالَ کَانَتْ اَمَۃٌ مِنْ اِمَاءِ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ تَاْخُذُ بِیَدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ بِہٖ حَیْثُ شَاءَتْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

٥٥٦٠ ج٩ حضرت انس رض کہتے ہیں کہ مدینہ والوں کی ایک لونڈی تھی جو رسول خدا صلعم کا ہاتھ پکڑ لیتی تھی، اور جہاں اس کا جی چاہتا تھا رسول خدا صلعم کو لے جاتی تھی۔ (بخاری)

وَعَنْہُ اَنَّ امْرَاَۃً کَانَتْ فِیْ عَقْلِھَا شَیْءٌ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ اِلَیْکَ حَاجَۃً فَقَالَ یَا اُمَّ فُلَانٍ اُنْظُرِیْ اَیَّ السِّکَکِ شِئْتِ حَتّٰی اَقْضِیَ لَکِ حَاجَتَکِ فَخَلَا مَعَھَا فِیْ بَعْضِ الطُّرُقِ حَتّٰی فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ

٥٥٦١ ج١٠ حضرت انس رض کہتے ہیں کہ ایک عورت تھی جس کی عقل میں خلل تھا (یعنی اس کا دماغ خراب تھا) ایک روز اس نے کہا، یا رسول اللہ! آپ سے میرا ایک کام ہے (یعنی خفیہ طور پر عرض کرنے کی بات ہے) آپ نے فرمایا فلانے کی ماں! جس کوچہ میں تو چاہے چلوں اور تیرا کام کر دوں (یعنی جس خفیہ مقام پر تو بات کرنا چاہے میں تیرے ساتھ چلوں) چنانچہ آپ اس کے ساتھ کسی کوچہ میں تشریف لے گئے اور اسکا کام کر دیا (مسلم)

وَعَنْہُ قَالَ لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا لَعَّانًا وَلَا سَبَّابًا کَانَ یَقُوْلُ عِنْدَ الْمَعْتَبَۃِ مَالَہٗ تَرِبَ جَبِیْنُہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

٥٥٦٢ ج١١ حضرت انس رض کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نہ تو فحش گو تھے (لعنت والے) اور نہ بدکلام جب آپ کو کسی پر غصہ آتا۔ تو صرف اتنا فرماتے۔ کیا کرتا ہے، تیری پیشانی خاک آلود ہو۔ (بخاری)

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُدْعُ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ قَالَ اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَۃً رَوَاہُ مُسْلِمٌ

٥٥٦٣ ج١٢ حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں عرض کیا گیا، یا رسول اللہ! کافروں کے حق میں بددعا فرمائیے! آپ نے فرمایا۔ مجھ کو لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا ہے بلکہ مجھ کو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ (مسلم)

۵۵۶۴ ح ۱۳ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَیَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِیْ خِدْرِھَا فَاِذَا رَاٰی شَیْئًا یَکْرَھُہٗ عَرَفْنَاہُ فِیْ وَجْھِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

حضرت ابی سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نہایت حیادار تھے، ان کنواری لڑکیوں سے زیادہ حیادار جو پردہ میں ہوں اور جب کوئی بات آپؐ کے خلاف مزاج ہوتی، تو ہم آپؐ کے چہرے سے آپؐ کی ناگواری کو محسوس کر لیتے۔ (بخاری و مسلم)

۵۵۶۵ ح ۱۴ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِکًا حَتّٰی اَرٰی مِنْہُ لَھَوَاتِہٖ وَاِنَّمَا کَانَ یَتَبَسَّمُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو کبھی اس طرح ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ آپؐ کا سارا منہ کھل گیا۔ آپؐ جب ہنستے تو مسکرایا کرتے تھے۔ (بخاری)

۵۵۶۶ ح ۱۵ وَعَنْھَا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ یَسْرُدُ الْحَدِیْثَ کَسَرْدِکُمْ کَانَ یُحَدِّثُ حَدِیْثًا لَوْ عَدَّہُ الْعَادُّ لَاَحْصَاہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلعم مسلسل بات نہ کرتے تھے جس طرح تم باتوں میں بات کرتے چلے جاتے ہو آپؐ ایک ایک بات کو علیحدہ علیحدہ کرتے اگر کوئی شخص آپؐ کے جملوں کو گننا چاہتا تو گن سکتا تھا۔ (بخاری و مسلم)

۵۵۶۷ ح ۱۶ وَعَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ مَا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ فِیْ بَیْتِہٖ قَالَتْ کَانَ یَکُوْنُ فِیْ مِھْنَۃِ اَھْلِہٖ تَعْنِیْ خِدْمَۃَ اَھْلِہٖ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

اسودؒ کہتے ہیں۔ میں نے عائشہؓ سے پوچھا رسول اللہ صلعم گھر میں کیا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا گھر کے کام میں ہاتھ بٹایا کرتے تھے۔ یعنی اپنے گھر والوں کی خدمت کیا کرتے تھے۔ اور جب نماز کا وقت آجاتا تو نماز کو چلے جاتے۔ (بخاری)

۵۵۶۸ ح ۱۷ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا خُیِّرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ اَمْرَیْنِ قَطُّ اِلَّا اَخَذَ اَیْسَرَھُمَا مَا لَمْ یَکُنْ اِثْمًا فَاِنْ کَانَ اِثْمًا کَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْہُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِہٖ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا اَنْ یُّنْتَھَکَ حُرْمَۃُ اللّٰہِ فَیَنْتَقِمُ لِلّٰہِ بِھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم کو جب دو کاموں میں سے ایک کو اختیار کر لینے کی ہدایت کی جاتی تو آپؐ ان میں سے آسان کام کو اختیار فرمالیتے۔ اگر وہ گناہ نہ ہوتا۔ اگر وہ کام گناہ کا موجب ہوتا تو آپؐ اس سے دور رہو جاتے اور رسول اللہ صلعم نے اپنی ذات کے لئے کبھی کسی بات میں کسی سے انتقام نہیں لیا۔ البتہ جس چیز کو خداتعالیٰ نے حرام کیا ہے اگر اس کو حلال کیا گیا۔ آپؐ ضرور خداتعالیٰ کے لئے اس سے انتقام لیتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۵۵۶۹ ح ۱۸ وَعَنْھَا قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا قَطُّ بِیَدِہٖ وَلَا امْرَاَۃً وَّلَا خَادِمًا اِلَّا اَنْ یُّجَاھِدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَمَا نِیْلَ مِنْہُ شَیْءٌ قَطُّ فَیَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِہٖ اِلَّا اَنْ یُّنْتَھَکَ شَیْءٌ مِّنْ مَّحَارِمِ اللّٰہِ فَیَنْتَقِمَ لِلّٰہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے کبھی کسی چیز کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا۔ یعنی نہ عورت کو اور نہ خادم کو مگر جب کہ آپؐ خداتعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے (تو اپنے ہاتھ سے دشمنوں کو مارتے تھے)، اور جب آپؐ کو کوئی چیز پہنچتی (یعنی کسی سے اذیت و تکلیف جسمانی یا روحانی)، تو آپؐ اس کا انتقام نہ لیتے تھے مگر جب کہ کوئی شخص خداتعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو استعمال کرتا یا ممنوع کاموں کو کرتا۔ تو آپ اس کی سزا ضرور دیتے تھے۔ (مسلم)

فصل دوم

٥٥٧٠ ح ١٩
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ خَدَمْتُهُ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا لَامَنِيْ عَلٰى شَيْءٍ قَطُّ اُتِيَ فِيْهِ عَلٰى يَدَيَّ فَاِنْ لَامَنِيْ لَائِمٌ مِنْ اَهْلِهٖ قَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّهٗ لَوْ قُضِيَ شَيْءٌ كَانَ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مَعَ تَغَيُّرٍ

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ میں نے آٹھ سال کی عمر سے رسول اللہ صلعم کی خدمت کی ہے اور دس سال تک آپؐ کی خدمت کرتا رہا ہوں۔ لیکن آپؐ نے کبھی کسی چیز کے ضائع ہونے پر بھی مجھ کو ملامت نہیں کی، اور آپؐ کے گھر والوں میں سے کوئی بھی اگر مجھ کو ملامت کرتا تو آپؐ فرما دیتے۔ اس کو چھوڑ دو! (ملامت نہ کرو) جب کوئی بات ہونے والی ہوتی ہے، ضرور ہو کر رہتی ہے۔ (بیہقی)

٥٥٧١ ح ٢٠
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَّلَا سَخَّابًا فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِيْ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَّعْفُوْ وَيَصْفَحُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں رسول اللہ صلعم نہ تو فحش گو تھے (یعنی فطرتاً و طبعاً) اور نہ بہ تکلف فحش گوئی کرتے تھے اور نہ بازاروں میں شور مچانے والے تھے اور نہ آپؐ برائی کا بدلہ برائی سے دیتے تھے، بلکہ معاف فرما دیتے اور درگزر کرتے تھے۔ (ترمذی)

٥٥٧٢ ح ٢١
وَعَنْ اَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ كَانَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَيَتْبَعُ الْجَنَازَةَ وَيُجِيْبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوْكِ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ لَقَدْ رَاَيْتُهٗ يَوْمَ خَيْبَرَ عَلٰى حِمَارٍ خِطَامُهٗ لِيْفٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

حضرت انس رض حضور صلعم کی صفات اس طرح بیان کرتے تھے۔ کہ آپ بیمار کی عیادت کرتے۔ جنازہ کے ساتھ جاتے، مملوک (غلام) کی دعوت قبول فرما لیتے اور گدھے پر سوار ہوتے تھے۔ خیبر کے دن میں نے آپؐ کو ایک گدھے پر سوار دیکھا، جس کی باگ کھجور کے پوست کی تھی۔ (ابن ماجہ)

٥٥٧٣ ح ٢٢
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْصِفُ نَعْلَهٗ وَيَخِيْطُ ثَوْبَهٗ وَيَعْمَلُ فِيْ بَيْتِهٖ كَمَا يَعْمَلُ اَحَدُكُمْ فِيْ بَيْتِهٖ وَقَالَتْ كَانَ بَشَرًا مِّنَ الْبَشَرِ يَفْلِيْ ثَوْبَهٗ وَيَحْلُبُ شَاتَهٗ وَيَخْدِمُ نَفْسَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم اپنی جوتیاں خود ٹانک لیتے تھے اپنا کپڑا خود سی لیتے تھے اور اپنے گھر میں اسی طرح کام کرتے تھے جس طرح تم اپنے گھروں میں کام کرتے ہو۔ اور عائشہ رض نے کہا کہ حضور رص آدمیوں میں سے ایک آدمی ہی تھے، اپنے کپڑوں کی جوئیں خود دیکھ لیتے تھے اور اپنی بکری کا دودھ خود دوہ لیتے تھے اور اپنی خدمت خود کر لیتے تھے (ترمذی)

٥٥٧٤ ح ٢٣
وَعَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلَ نَفَرٌ عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَقَالُوْا لَهٗ حَدِّثْنَا اَحَادِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ جَارَهٗ فَكَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بَعَثَ اِلَيَّ فَكَتَبْتُهٗ لَهٗ فَكَانَ اِذَا ذَكَرْنَا الدُّنْيَا ذَكَرَهَا مَعَنَا وَاِذَا ذَكَرْنَا الْاٰخِرَةَ ذَكَرَهَا مَعَنَا وَاِذَا ذَكَرْنَا الطَّعَامَ ذَكَرَهٗ مَعَنَا فَكُلُّ هٰذَا اُحَدِّثُكُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

خارجہ بن زید بن ثابت رض کہتے ہیں کہ لوگوں کی ایک جماعت زید بن ثابت رض کے پاس آئی اور اُن سے کہا کہ ہم سے رسولِ خدا صلعم کی حدیثیں بیان کرو۔ زید بن ثابت نے کہا، میں رسول اللہ صلعم کا ہمسایہ تھا۔ جب آپؐ پر وحی نازل ہوتی۔ تو آپؐ مجھ کو بلا بھیجتے، میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور آپؐ کی وحی کو لکھتا۔ اور حضورؐ کی یہ عادت تھی کہ جب ہم دنیا کا ذکر کرتے تو آپؐ بھی ہمارے ساتھ دنیا کا ذکر کرتے اور جب ہم آخرت کا ذکر کرتے تو آپ بھی ہمارے ساتھ آخرت کا تذکرہ کرتے۔ اور جب ہم کھانے کا ذکر کرتے، تو آپؐ بھی ہمارے ساتھ کھانے کا ذکر کرتے

وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

یہ تمام باتیں میں تم کو رسول اللہ صلعم کی بتا رہا ہوں۔ (ترمذی)

۵۵۱۵ ح ۲۴ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ إِذَا صَافَحَ الرَّجُلَ لَمْ يَنْزِعْ يَدَهٗ مِنْ يَدِهٖ
حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِيْ يَنْزِعُ يَدَهٗ وَلَا يَصْرِفُ
وَجْهَهٗ عَنْ وَجْهِهٖ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِيْ
يَصْرِفُ وَجْهَهٗ عَنْ وَجْهِهٖ وَلَمْ يُرَ مُقَدِّمًا رُكْبَتَيْهِ بَيْنَ
يَدَيْ جَلِيْسٍ لَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم جب کسی سے مصافحہ کرتے تو اپنا ہاتھ اُس وقت تک نہ علیحدہ کرتے جب تک وہ شخص آپؐ کا ہاتھ نہ چھوڑ دیتا۔ اور رسول اللہ صلعم اس وقت تک اس کی جانب سے منہ نہ پھیرتے جب تک وہ منہ موڑ کر نہ چل دیتا۔ اور رسول اللہؐ کو کبھی اس حال میں نہیں دیکھا، کہ آپؐ اپنے پاؤں لوگوں کے سامنے کر کے بیٹھے ہوں۔ (ترمذی)

۵۵۱۶ ح ۲۵ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم اپنے لئے کوئی چیز کل کے لئے جمع کر کے نہ رکھتے تھے۔ (ترمذی)

۵۵۱۷ ح ۲۶ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيْلَ الصَّمْتِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ

حضرت جابرؓ بن سمرہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم زیادہ خاموش رہتے۔ (شرح السنۃ)

۵۵۱۸ ح ۲۷ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ فِيْ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْتِيْلٌ أَوْ تَرْسِيْلٌ رَوَاهُ
أَبُوْ دَاوٗدَ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم بات کرتے تھے تو ایک ایک جملہ علیحدہ علیحدہ ادا کرتے اور ٹھیر ٹھیر کر بات کرتے تھے۔ (ابو داؤد)

۵۵۱۹ ح ۲۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هٰذَا وَلٰكِنَّهٗ
كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيِّنَةٍ فَصْلٌ يَحْفَظُهٗ مَنْ جَلَسَ
إِلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم اس طرح باتیں نہ کرتے تھے جس طرح کہ تم مسلسل وپیہم باتیں کرتے ہو۔ بلکہ اس طرح سے گفتگو فرماتے تھے کہ ایک ایک جملہ آپ کا الگ الگ ہوجاتا تھا۔ کہ جو شخص آپؐ کے پاس بیٹھا، وہ اس کو یاد رکھ سکے۔ (ترمذی)

۵۵۸۰ ح ۲۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ
مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضؓ کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے زیادہ کسی کو مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا۔ (ترمذی)

۵۵۸۱ ح ۳۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ يَتَحَدَّثُ يُكْثِرُ
أَنْ يَرْفَعَ طَرْفَهٗ إِلَى السَّمَاءِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ

حضرت عبداللہ بن سلام رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم جب باتیں کرنے بیٹھتے، تو آپؐ کی نگاہ اکثر آسمان کی طرف رہتی (یعنی آپؐ وحی کا انتظار فرماتے رہتے تھے) (ابو داؤد)

فصل سوم

۵۵۸۲ ح ۳۱ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ
أَحَدًا كَانَ أَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِبْرَاهِيْمُ ابْنُهٗ مُسْتَرْضِعًا
فِيْ عَوَالِي الْمَدِيْنَةِ فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهٗ

حضرت عمرو بن سعید رضؓ انس رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اہل وعیال پر رسول اللہ صلعم سے زیادہ مہربان کسی کو نہیں دیکھا۔ آپؐ کے صاحبزادے ابراہیمؓ مدینہ کی بلندی کی جانب کسی گاؤں میں دودھ پیتے تھے اور آپؐ اس گاؤں میں ان کو دیکھنے

فَیَدْخُلُ الْبَیْتَ وَاِنَّہٗ لَیُدَّخَنُ وَکَانَ ظِئْرُہٗ
قَیْنًا فَیَاْخُذُہٗ فَیُقَبِّلُہٗ ثُمَّ یَرْجِعُ قَالَ عَمْرٌو
فَلَمَّا تُوُفِّیَ اِبْرَاھِیْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ
اِبْنِیْ وَاِنَّہٗ مَاتَ فِی الثَّدْیِ وَاِنَّ لَہٗ
لَظِئْرَیْنِ تُکَمِّلَانِ رِضَاعَہٗ فِی الْجَنَّۃِ
رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّ یَھُوْدِیًّا کَانَ یُقَالُ لَہٗ فُلَانٌ
حَبْرٌ کَانَ لَہٗ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
دَنَانِیْرُ فَتَقَاضَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
لَہٗ یَا یَھُوْدِیُّ مَا عِنْدِیْ مَا اُعْطِیْکَ قَالَ فَاِنِّیْ
لَا اُفَارِقُکَ یَا مُحَمَّدُ حَتّٰی تُعْطِیَنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذًا اَجْلِسُ مَعَکَ
فَجَلَسَ مَعَہٗ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ الظُّھْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ
الْاٰخِرَۃَ وَالْغَدَاۃَ وَکَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَھَدَّدُوْنَہٗ وَیَتَوَعَّدُوْنَہٗ
فَفَطِنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا الَّذِیْ
یَصْنَعُوْنَ بِہٖ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَھُوْدِیٌّ
یَحْبِسُکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَنَعَنِیْ رَبِّیْ اَنْ اَظْلِمَ مُعَاھِدًا وَّغَیْرَہٗ فَلَمَّا
تَرَحَّلَ النَّھَارُ قَالَ الْیَھُوْدِیُّ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَشَطْرُ مَالِیْ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمَا وَاللّٰہِ مَا فَعَلْتُ بِکَ الَّذِیْ
فَعَلْتُ بِکَ اِلَّا لِاَنْظُرَ اِلٰی نَعْتِکَ فِی التَّوْرٰۃِ
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ مَوْلِدُہٗ بِمَکَّۃَ وَمُھَاجَرُہٗ بِطَیْبَۃَ
وَمُلْکُہٗ بِالشَّامِ لَیْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِیْظٍ وَّلَا سَخَّابٍ
فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا مُتَزَیٍّ بِالْفُحْشِ وَلَا قَوْلِ الْخَنَاءِ
اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

تشریف لیجایا کرتے تھے ہم بھی آپ کے ساتھ ہوتے تھے، آپؐ گھر کے اندر تشریف لے جاتے تھے جہاں دھواں گھٹا ہوتا تھا۔ اس لئے کہ دایہ کا شوہر لوہار تھا، آپؐ صاحبزادے کو گود میں اٹھا لیتے اور پیار کرتے اور پھر واپس چلے آتے۔ عمرو بن سعید رضؓ راوی کا بیان ہے، کہ جب آپؐ کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ نے وفات پائی تو آپؐ نے فرمایا۔ یہ ابراہیمؓ میرا بیٹا ہے وہ شیر خوارگی کی حالت میں مرا ہے۔ جنت میں اس کی دو دایہ ہیں جو اس کی مدت شیر خوارگی میں اس کو دودھ پلائیں گی۔ (مسلم)

۵۵۸۳ / ۳۱ **حضرت علیؓ** کہتے ہیں کہ ایک یہودی تھا جس کو فلاں عالم کہا جاتا تھا۔ اس کے رسول اللہؐ پر چند دینار چاہیئے تھے۔ اس نے آپؐ پر تقاضا کیا۔ آپؐ نے اس سے فرمایا۔ اے یہودی! میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ کہ میں تجھ کو دوں اُس نے کہا، محمدؐ میں اسوقت تک تم سے جدا نہ ہوں گا۔ جب تک آپؐ میرا قرض ادا نہ کردیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ اچھا میں تیرے پاس بیٹھ جاتا ہوں۔ چنانچہ آپؐ اس کے سامنے بیٹھ گئے اور اسی مقام پر آپؐ نے ظہر۔ عصر۔ مغرب۔ عشاء اور پھر صبح کی نماز پڑھی رسول اللہ صلعم کے صحابی رضؓ اس یہودی کو دھمکاتے تھے اور نکال دینے کا خوف دلاتے تھے رسول اللہ صلعم نے جب اس کو محسوس کیا۔ کہ صحابیؓ اس کو دھمکاتے ہیں تو آپؐ نے اُن کو، منع فرمایا۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ! کیا ایک یہودی آپؐ کو روک سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا خداوند تعالےٰ نے مجھ کو منع فرمایا ہے، کہ میں اس شخص پر ظلم کروں، جو ہماری پناہ وذمہ میں ہے۔ یا اس پر جو ہماری پناہ میں نہیں ہے پھر جب دن چڑھ گیا تو یہودی نے کہا، میں گواہی دیتا ہوں، کہ خدا تعالےٰ کے سوا کوئی معبود عبادت کے قابل نہیں ہے، اور یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ خدا تعؔ کے رسول ہیں اور میرے مال کا آدھا حصہ خدا تعؔ کی راہ میں صدقہ ہے اور خدا تعؔ کی قسم میں نے آپؐ کے ساتھ جو معاملہ کیا ہے وہ محض اس لئے کیا ہے کہ میں دیکھوں کہ جو صفات توراۃ میں مذکور ہیں وہ آپؐ میں پائی جاتی ہیں یا نہیں، توراۃ میں لکھا ہے محمدؐ بن عبد اللہ مکہ میں پیدا ہوگا۔ طیبہ کی طرف ہجرت کرے گا اور اس کی حکومت شام میں ہوگی وہ بدزبان سنگدل نہ ہوگا۔ اور نہ بازار میں شور مچانے والا۔ اور نہ فحش گوئی اس میں ہوگی اور نہ وہ بیہودہ بات کہنے والا ہوگا میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا تعؔ کے سوا کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں ہے اور آپؐ خدا تعؔ

وَهٰذَا مَالِيْ فَاحْكُمْ فِيْهِ بِمَا اَرَاكَ اللّٰهُ وَكَانَ الْيَهُوْدِيُّ كَثِيْرَ الْمَالِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ

کے رسول ہیں۔ یہ میرا مال موجود ہے جو حکم آپؐ مناسب سمجھیں فرمائیں۔ یعنی خدا تعالیٰ کے حکم سے اس کو جہاں چاہیں خرچ فرمائیں۔ راوی کا بیان ہے، یہ یہودی بہت مال دار تھا۔ (بیہقی)

۵۵۸۴ ح۳۳ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الذِّكْرَ وَيُقِلُّ اللَّغْوَ وَيُطِيْلُ الصَّلٰوةَ وَيُقَصِّرُ الْخُطْبَةَ وَلَا يَاْنَفُ اَنْ يَّمْشِيَ مَعَ الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ فَيَقْضِيَ لَهُ الْحَاجَةَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم ذکر (الٰہی) زیادہ فرماتے ہیں اور فضول باتیں بہت کم کرتے نماز کو طویل پڑھتے اور خطبہ مختصر پڑھتے اور حضورؐ بیوہ اور مساکین کے ساتھ چلنے میں عار نہ کرتے تھے اور ان کا ہر ایک کام کر دیتے تھے۔ (نسائی ۔ دارمی)

۵۵۸۵ ح۳۴ وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ اَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نُكَذِّبُكَ وَلٰكِنْ نُكَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِمْ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ ابو جہل نے نبی صلعم سے عرض کیا۔ ہم تم کو جھوٹا نہیں کہتے۔ ہم تو اس چیز کو جھٹلاتے ہیں جس کو تم لائے ہو۔ یعنی جس کو تم وحی الٰہی بتاتے ہو۔ خداوند تعالیٰ نے ابو جہل وغیرہ کے متعلق یہ آیت نازل فرمائی فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ (یعنی وہ تجھ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم خدا سے تجاوز کرنے والے ہیں خدا تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلاتے ہیں۔ (ترمذی)

۵۵۸۶ ح۳۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِيَ جِبَالُ الذَّهَبِ جَاءَنِيْ مَلَكٌ وَاِنَّ حُجْزَتَهُ لَتُسَاوِي الْكَعْبَةَ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اِنْ شِئْتَ نَبِيًّا عَبْدًا وَاِنْ شِئْتَ نَبِيًّا مَلِكًا فَنَظَرْتُ اِلٰى جِبْرِئِيْلَ فَاَشَارَ اِلَيَّ اَنْ ضَعْ نَفْسَكَ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جِبْرَائِيْلَ كَالْمُسْتَشِيْرِ لَهُ فَاَشَارَ جِبْرَئِيْلُ بِيَدِهٖ اَنْ تَوَاضَعْ فَقُلْتُ نَبِيًّا عَبْدًا قَالَتْ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يَاْكُلُ مُتَّكِئًا يَقُوْلُ اٰكُلُ كَمَا يَاْكُلُ الْعَبْدُ وَاَجْلِسُ كَمَا يَجْلِسُ الْعَبْدُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے عائشہؓ اگر میں خدا تعالیٰ سے مال و دولت چاہوں تو البتہ میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلا کریں۔ میرے پاس ایک فرشتہ آیا (دراز قد) جس کی کمر کعبہ کے برابر تھی اس نے کہا کہ ہمارے پروردگار نے تم کو سلام کہا ہے اور یہ فرمایا ہے۔ کہ اگر تم چاہو تو بندہ پیغمبر بنو (یعنی وہ پیغمبر جو بندگی اور فقر کی صفت سے متصف ہو) اور چاہو تو بادشاہ پیغمبر ہو جاؤ۔ میں نے جبرئیل (یعنی اس فرشتہ) کی طرف دیکھا (یعنی ان سے مشورہ چاہا)، انہوں نے کہا۔ آپؐ اپنے کو پست کر دو۔ (یعنی بندگی اور فقر اختیار کرو) اور ابن عباس کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ، فرشتہ کے الفاظ سنکر رسول اللہ صلعم نے جبرئیلؑ کیطرف دیکھا۔ گویا ان سے مشورہ طلب کیا۔ جبرئیلؑ نے اشارہ سے بتایا کہ تواضع اختیار کرو (یعنی پست ہو) میں نے کہا میں بندہ پیغمبر بننا چاہتا ہوں۔ حضرت عائشہ رضی کا بیان ہے کہ اس کے بعد نبی صلعم نے کبھی تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھایا آپؐ یہ فرمایا کرتے تھے، کہ میں اس طرح کھاتا ہوں، جیسے غلام کھاتا ہے اور اس طرح بیٹھتا ہوں جسطرح غلام بیٹھتا ہے۔ (شرح السنۃ)

بَابُ الْمَبْعَثِ وَبَدْءِ الْوَحْيِ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور وحی نازل ہونے کا بیان

فصل اوّل

٥٥٨٧ ح ١

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بُعِثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعِينَ سَنَةً فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوحٰى إِلَيْهِ ثُمَّ أُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ عَشْرَ سِنِينَ وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلعم کو چالیس برس کی عمر میں پیغمبر بنایا گیا اس کے بعد تیرہ برس آپ مکہ میں رہے اور اس عرصہ میں وحی آتی رہی پھر آپ کو ہجرت کا حکم دیا گیا۔ اور ہجرت کے بعد آپ دس برس تک مدینہ میں رہے اور تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی (بخاری و مسلم)

٥٥٨٨ ح ٢

وَعَنْهُ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيَرَى الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِينَ وَلَا يَرٰى شَيْئًا وَثَمَانَ سِنِينَ يُوحٰى إِلَيْهِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرًا وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ سَنَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے (نبوت عطا ہونے کے بعد) پندرہ سال مکہ میں قیام فرمایا۔ اس عرصہ میں دائیں بائیں سے (جبرئیل علیہ السلام کی) آواز سنتے تھے اور تاریکی میں روشنی کو دیکھتے تھے اور اس کے سوا اور کوئی چیز نظر نہ آتی تھی۔ سات برس تک یہی حال رہا۔ پھر آٹھ برس تک وحی بھیجی جاتی رہی۔ اور مدینہ میں دس سال تک قیام فرمایا اور ٦٥ سال کی عمر میں وفات پائی۔ (بخاری و مسلم)

٥٥٨٩ ح ٣

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ تَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ نے حضور صلعم کو ساٹھ برس کی عمر میں وفات دی۔ (بخاری و مسلم)

٥٥٩٠ ح ٤

وَعَنْهُ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَسِتِّينَ وَأَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَسِتِّينَ وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَسِتِّينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ الْبُخَارِيُّ ثَلٰثٌ وَسِتِّينَ أَكْثَرُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی ٦٣ کی عمر میں وفات پائی۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ٦٣ سال کی عمر میں وفات پائی۔

(مسلم)

٥٥٩١ ح ٥

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُو بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَنْزِعَ إِلٰى أَهْلِهِ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلٰى خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ وحی کے سلسلہ میں سب سے پہلی چیز جو رسول اللہ صلعم کے ساتھ شروع کی گئی۔ وہ سوتے میں سچے خوابوں کا نظر آنا تھا۔ آپ جو خواب دیکھتے اس کی تعبیر روشن صبح کی مانند نظر آجاتی۔ اس کے بعد آپ کو تنہائی پسند آنے لگی۔ اور آپ غار حرا کے اندر گوشہ نشین رہنے لگے۔ غارِ حرا میں آپ عبادت فرمایا کرتے تھے اور کئی کئی روز عبادت میں مشغول رہتے تھے اور یہ اس وقت جب آپ کی خواہش گھر کے لوگوں کی طرف نہ ہوتی تھی آپ کھانا لے جاتے (اور جب وہ ختم ہو جاتا) تو خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

لِمِثْلِهَا حَتّٰى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَاءٍ
فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ فَقَالَ مَا أَنَا بِقَارِئٍ
قَالَ فَأَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ
أَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ
فَأَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ
أَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَأْ قُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ
فَأَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ
ثُمَّ أَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ
خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ
الْأَكْرَمُ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ
مَا لَمْ يَعْلَمْ فَرَجَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ فَدَخَلَ
عَلٰى خَدِيْجَةَ فَقَالَ زَمِّلُوْنِيْ فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰى
ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ لِخَدِيْجَةَ وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ
لَقَدْ خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ فَقَالَتْ خَدِيْجَةُ كَلَّا وَاللّٰهِ
لَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ أَبَدًا إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ
الْحَدِيْثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ
وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ
ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهٖ خَدِيْجَةُ إِلٰى وَرَقَةَ ابْنِ
نَوْفَلٍ ابْنِ عَمِّ خَدِيْجَةَ فَقَالَتْ لَهٗ يَا ابْنَ
عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيْكَ فَقَالَ لَهٗ وَرَقَةُ يَا ابْنَ
أَخِيْ مَاذَا تَرٰى فَأَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَأٰى فَقَالَ لَهٗ وَرَقَةُ هٰذَا
النَّامُوْسُ الَّذِيْ نَزَّلَ اللّٰهُ عَلٰى مُوْسٰى يَا لَيْتَنِيْ
كُنْتُ فِيْهَا جَذَعًا يَا لَيْتَنِيْ أَكُوْنُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ
قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ
رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهٖ إِلَّا
عُوْدِيَ وَإِنْ يُدْرِكْنِيْ يَوْمُكَ

کے پاس آتے اور جتنے دن غارِ حرا میں قیام کا ارادہ ہوتا اتنے دن کا سامان پھر لے جاتے، یہاں تک کہ آپؐ کے پاس حق آیا (یعنی حق کا پیام) آپؐ اس وقت غارِ حرا میں تھے فرشتہ آپؐ کے پاس آیا اور کہا پڑھ (یعنی جو کچھ یاد ہو) آپؐ نے فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ فرشتہ نے مجھ کو پکڑ لیا۔ اور خوب بھینچا یہانتک کہ وہ تھک گیا۔ پھر فرشتہ نے مجھ کو چھوڑ دیا اور کہا پڑھ! میں نے کہا۔ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ اس نے مجھ کو پکڑ لیا اور خوب دبایا۔ یعنی سینہ سے لگا کر خوب دبایا، یہاں تک کہ وہ تھک گیا یا میں تھک گیا۔ فرشتہ نے مجھ کو چھوڑ دیا اور کہا، پڑھ! میں نے کہا۔ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں (یعنی میں پڑھ نہیں سکتا، اس نے مجھ کو پھر پکڑ لیا۔ اور تیسری مرتبہ سینے سے لگا کر مجھ کو خوب بھینچا۔ یہانتک کہ وہ تھک گیا۔ اُس نے مجھ کو چھوڑ دیا اور کہا، پڑھ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ (یعنی اپنے اس پروردگار کے نام سے پڑھ جس نے تجھ کو پیدا کیا ہے۔ اور ہر چیز کو۔ ہاں جس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا ہے، پڑھ اور تیرا پروردگار سب سے بزرگ و برتر ہے۔ وہ پروردگار جس نے قلم کے ذریعہ علم سکھائے اور انسان کو وہ چیز سکھائی، جس کو وہ جانتا تھا، اسکے بعد رسول اللہ صلعم ان آیتوں کو لے کر مکہ کی طرف لوٹے اور حالت یہ تھی کہ آپؐ کا دل کانپ رہا تھا۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضؓ کے پاس پہنچکر آپؐ نے فرمایا۔ مجھ کو (کپڑا) اڑھادو۔ مجھ کو کپڑا اڑھادو۔ چنانچہ آپؐ کو کپڑا اڑھادیا گیا۔ یہانتک کہ آپؐ کا خوف جاتا رہا۔ پھر آپؐ نے خدیجۃ الکبریٰ رضؓ سے تمام واقعہ بیان فرمایا۔ اور کہا، مجھ کو اپنی جان کا خوف ہے۔ خدیجہ رضؓ نے کہا۔ تم ہرگز نہ ڈرو۔ (ایسا نہ ہوگا) قسم ہے خدا تعالےٰ کی وہ تمکو کبھی ذلیل و رسوا نہ کرے گا۔ تم رشتہ داروں سے سلوک کرتے ہو۔ سچ بولتے ہو۔ غریبوں یتیموں کی خبرگیری کرتے ہو مسکینوں کے لئے کماتے ہو۔ مہمانوں کی مہمانی اور خاطر و مدارات کرتے ہو۔ اور قدرتی حوادث میں لوگوں کی مدد کرتے ہو۔ پھر حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضؓ آپؐ کو (اپنے چچا زاد بھائی) ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں اور ان سے کہا ”چچا کے بیٹے اپنے بھتیجے (یعنی حضرت رسول اللہ) سے سن!“ ورقہ نے آپؐ سے کہا بھتیجے تو کیا دیکھتا ہے؟ رسول اللہؐ نے سارا واقعہ بیان کیا۔ ورقہ نے سن کر

أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ حَتّٰى حَزِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَلَغَنَا حُزْنًا غَدَا مِنْهُ مِرَارًا كَيْ يَتَرَدّٰى مِنْ رُءُوسِ شَوَاهِقِ الْجَبَلِ فَكُلَّمَا أَوْفٰى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ لِكَيْ يُلْقِيَ نَفْسَهُ مِنْهُ تَبَدّٰى لَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ حَقًّا فَيَسْكُنُ لِذٰلِكَ جَأْشُهُ وَتَقِرُّ نَفْسُهُ

کہا۔ یہ وہی ناموس (فرشتہ) ہے جس کو خداوندتعم نے موسیٰؑ پر نازل فرمایا تھا۔ کاش میں اُس وقت جوان ہوتا (جبکہ تم اپنی دعوت کی تبلیغ کروگے) یا کاش میں اسوقت تک زندہ رہتا جب کہ تم کو تمہاری قوم نکالے گی۔ رسول اللہ صلعم نے پوچھا۔ کیا میری قوم مجھ کو نکال دیگی؟ ورقہ نے کہا، ہاں، (اور اس کا سبب یہ ہے کہ) جس چیز کو تم لائے ہو یعنی نبوت ورسالت جو شخص بھی اسکو لایا ہے۔ اس کے ساتھ دشمنی کی گئی ہے، اگر میں ان ایام میں موجود ہوا تو میں تمہاری معقول مدد کروں گا۔" اس واقعہ کے بعد ورقہ کا انتقال ہوگیا۔ (بخاری ومسلم) اور بخاری نے اتنے الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ رسول اللہ صلعم جیساکہ ہم کو حدیثوں سے معلوم ہوا ہے وحی کا سلسلہ منقطع کردیا جانے سے بہت غمگین اور رنجیدہ ہوتے اتنے غمگین اور رنجیدہ کہ کئی مرتبہ آپؐ صبح کو اس ارادے سے پہاڑوں پر گئے کہ اپنے آپؐ کو پہاڑ کی چوٹی سے گرادیں جب آپؐ کسی چوٹی پر پہنچتے، تاکہ اپنے آپؐ کو نیچے گرائیں۔ تو جبرئیلؑ ظاہر ہوتے۔ اور فرماتے، محمدؐ! بلاشبہ خداتعم کا رسولؐ ہے۔" ان الفاظ کو سنکر آپؐ کا اضطراب وقلق رفع ہوتا اور دل مطمئن ہوجاتا۔

وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا عَنِ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجُئِثْتُ مِنْهُ رُعْبًا حَتّٰى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَجِئْتُ أَهْلِي فَقُلْتُ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُونِي فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ثُمَّ حَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۵۵۹۲ ح ۶ حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلعم سے انقطاعِ وحی کا حال اس طرح سُنا ہے کہ میں جارہا تھا کہ آسمان سے میں نے ایک آواز سُنی، نظر اُٹھاکر دیکھا تو مجھ کو وہ فرشتہ نظر آیا۔ جو حرا میں میرے پاس آیا تھا۔ یہ فرشتہ آسمان وزمین کے درمیان ایک کرسی (تخت) پر بیٹھا تھا۔ میرے دل میں اس سے رعب وخوف پیدا ہوگیا یہاں تک کہ میں زمین پر گرپڑا۔ پھر میں اپنے گھر آیا۔ اور کہا مجھ کو (کپڑا) اُڑھادو۔ چنانچہ کپڑا اُڑھادیا گیا اور خداوندتعم نے یہ آیت نازل فرمائی۔ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ (یعنی اے کپڑا اوڑھنے والے اُٹھ اور مخلوق کو (خداتعم کے عذاب سے) ڈرا، اپنے پروردگار کو بڑا جان اور اپنے کپڑوں کو (نجاست سے) پاک کر اور ناپاکی کو چھوڑ دے) اس کے بعد وحی گرم ہوگئی، یعنی پیہم آنے لگی۔ (بخاری ومسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْحَارِثَ ابْنَ هِشَامٍ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۵۹۳ ح ۷ حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ حارث بن ہشام رضؓ نے رسول اللہ صلعم سے عرض کیا، یارسول اللہ آپؐ کے پاس وحی کیونکر آتی

فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَأْتِيْكَ الْوَحْيُ وَ أَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَأَعِيْ مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِيْنَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ہے؟ آپؐ نے فرمایا کبھی تو اس کی آواز گھنٹال کے مانند ہوتی ہے اور وحی مجھ پر سخت ترین وحی ہوتی ہے۔ پھر وحی موقوف ہو جاتی ہے اور جو کچھ میں نے فرشتہ سے سنا ہوتا ہے میں اس کو یاد و محفوظ رکھتا ہوں۔ اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ فرشتہ وحی کسی آدمی کی شکل میں میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے گفتگو کرتا ہے اور جو کچھ میں اس سے سنتا ہوں اس کو یاد کر رکھتا ہوں۔ عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے آپؐ پر وحی کو نازل ہوتے دیکھا ہے سردی کے دنوں میں آپؐ پر وحی اُترتی اور جب فرشتہ وحی دیکر چلا جاتا۔ تو میں دیکھتی کہ آپؐ کی پیشانی سے پسینہ جاری ہے۔ (بخاری ومسلم)

۵۵۹۴ ح ۸ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كُرِبَ لِذٰلِكَ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ نَكَسَ رَأْسَهُ وَنَكَسَ أَصْحَابُهُ رُؤُوْسَهُمْ فَلَمَّا أُتْلِيَ عَنْهُ رَفَعَ رَأْسَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت عبادہ بن صامت رضؓ کہتے ہیں کہ جس وقت نبی صلعم پر وحی نازل ہوتی تو آپؐ پریشان و رنجیدہ سے ہو جاتے اور چہرۂ مبارک کا رنگ بدل جاتا۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب نبیؐ پر وحی نازل ہوتی تو آپؐ اپنا سر جھکا لیتے اور جب وحی ختم ہو جاتی تو سر اُٹھا لیتے۔ (مسلم)

۵۵۹۵ ح ۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى صَعِدَ الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِيْ يَا بَنِيْ فِهْرٍ يَا بَنِيْ عَدِيٍّ لِبُطُوْنِ قُرَيْشٍ حَتّٰى اجْتَمَعُوْا فَجَعَلَ الرَّجُلُ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَخْرُجَ أَرْسَلَ رَسُوْلًا لِيَنْظُرَ مَا هُوَ فَجَاءَ أَبُوْ لَهَبٍ وَقُرَيْشٌ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ سَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ وَفِيْ رِوَايَةٍ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ بِالْوَادِيْ تُرِيْدُ أَنْ تُغِيْرَ عَلَيْكُمْ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوْا نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا قَالَ فَإِنِّيْ نَذِيْرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ قَالَ أَبُوْ لَهَبٍ تَبًّا لَكَ أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا أَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی وانذر عشیرتک الاقربین اپنے قریب تر لوگوں کو ڈرا، تو نبیؐ کوہ صفا پر پہنچے اور پکارنا شروع کیا، اے فہر کی اولاد۔ اے عدی کی اولاد! اسی طرح تمام قبائل قریش کو آپؐ نے نام لے لیکر پکارا، یہاں تک کہ سب جمع ہو گئے قاعدہ یہ تھا کہ اگر قبیلہ کا بڑا آدمی کسی وجہ سے خود نہ جا سکتا تھا تو اپنی طرف سے کسی آدمی کو بھیجدیا کرتا تھا۔ غرض ابولہب اور قریش کے تمام لوگ جمع ہو گئے، آپؐ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا۔ اگر میں تم کو یہ خبر دوں کہ اس پہاڑ کی ایک جانب سے اور ایک روایت میں ہے کہ اس جنگل میں سے سو سوار نکلے ہیں جو تم پر حملہ کرنا چاہتے ہیں تو کیا تم اس کو سچ مان لوگے اور مجھ کو سچا سمجھو گے؟ ان لوگوں نے کہا ہمارے تجربہ میں تم ہمیشہ سچے ثابت ہوئے ہو۔ اس لئے ہم تمہاری خبر کو درست سمجھیں گے آپؐ نے فرمایا میں تم کو اس سخت عذاب سے ڈراتا ہوں جو تمہارے سامنے ہے۔ ابولہب نے سنکر کہا، تو تباہ و ہلاک ہو گیا اسی لئے تو ہمکو جمع کیا تھا اس پر یہ سورۃ نازل ہوئی تبت یدا ابی لھب و تب یعنی اے ابولہب ہلاک ہو اور وہ ہلاک ہوا۔ (بخاری ومسلم)

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَجَمْعُ قُرَيْشٍ فِيْ مَجَالِسِهِمْ إِذْ قَالَ قَائِلٌ أَيُّكُمْ يَقُوْمُ إِلٰى جَزُوْرِ آلِ فُلَانٍ فَيَعْمِدُ إِلٰى فَرْثِهَا وَدَمِهَا وَسَلَاهَا ثُمَّ يُمْهِلُهُ حَتّٰى إِذَا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَانْبَعَثَ أَشْقَاهُمْ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا فَضَحِكُوْا حَتّٰى مَالَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنَ الضَّحِكِ فَانْطَلَقَ مُنْطَلِقٌ إِلٰى فَاطِمَةَ فَأَقْبَلَتْ تَسْعٰى وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا حَتّٰى أَلْقَتْهُ عَنْهُ وَأَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلٰثًا وَكَانَ إِذَا دَعَا دَعَا ثَلٰثًا وَإِذَا سَأَلَ سَأَلَ ثَلٰثًا اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِعَمْرِو بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِيْ مُعَيْطٍ وَعُمَارَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعٰى يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوْا إِلَى الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُتْبِعَ أَصْحَابُ الْقَلِيْبِ لَعْنَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۵۵۹۶ **حضرت عبداللہ بن مسعود رضہ** کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم ایک مرتبہ، خانہ کعبہ کے قریب نماز پڑھ رہے تھے، اور قریش کی ایک جماعت کعبہ کے گرد اپنی مجلس کا حلقہ باندھے بیٹھی تھی، کہ ناگہاں ایک شخص نے کہا، تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو فلاں شخص کی اولاد میں جائے، جس نے اونٹ ذبح کیا ہے اور اس کی نجاست (اوجھ) خون اور پوست کو لائے پھر انتظار کرے۔ جب یہ سجدہ میں جائے تو ان سب چیزوں کو وہ اس کے شانوں کے درمیان رکھ دے! ان میں سے ایک بدبخت (جس کا نام عقبہ بن معیط تھا) اُٹھا اور ان چیزوں کو لے آیا، اور جب رسول خدا صلعم سجدہ میں گئے ان کے دونوں شانوں کے درمیان رکھ دیا۔ رسول اللہ سجدہ ہی میں پڑے رہ گئے۔ وہ بدبخت یہ دیکھ کر خوب ہنسے اسقدر ہنستے ہنستے ایک دوسرے پر گر گئے پھر ایک شخص حضرت فاطمہ رضہ کے پاس گیا (اور واقعہ سے آگاہ کیا، حضرت فاطمہ رضہ دوڑتی ہوئی آئیں۔ رسول خدا اسی طرح سجدہ میں پڑے تھے۔ حضرت فاطمہ رضہ نے اوجھ وغیرہ آپ کی پشت سے اُٹھا کر پھینک دیا اور کافروں کی طرف متوجہ ہو کر ان کو بُرا بھلا کہا پھر جب رسول خدا نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے یہ دعا کی: اے اللہ تعالیٰ! تو قریش کو سختی کے ساتھ پکڑ! تین مرتبہ آپنے یہ الفاظ فرمائے آپ کی عادت تھی کہ جب آپ دعا کرتے یا خدا تعالیٰ سے کچھ مانگتے تو تین باران الفاظ کو کہتے۔ اے اللہ تعالیٰ! تو عمرو بن ہشام کو سخت پکڑ اے اللہ تعالیٰ تو عتبہ بن ربیعہ کو سختی کیساتھ پکڑ! اے اللہ تعالیٰ تو شیبہ بن ربیعہ کو سخت پکڑ! اے اللہ تعالیٰ تو ولید بن عتبہ۔ امیہ بن خلف۔ عقبہ بن ابی معیط اور عمارۃ بن الولید کو سخت پکڑ۔ عبداللہ بن مسعود رضہ صحابی کا بیان ہے کہ خدا تعالیٰ کی قسم! میں نے ان سب لوگوں کو جن کیلئے رسول خدا نے بددعا کی تھی، بدر کی جنگ میں پچھڑے ہوئے دیکھا۔ یعنی زمین پر مُردہ پڑے ہوئے۔ پھر ان کو میدان سے کھینچا گیا۔ اور بدر کے کنوئیں میں ڈال دیا گیا۔ اور رسول خدا نے ان کو کنوئیں میں ڈال دیئے جانے کے بعد فرمایا اس جماعت کو جو کنوئیں میں ڈالی گئی ہے لعنت مل گئی ہے۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ أَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ فَقَالَ لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكِ

۵۵۹۷ **حضرت عائشہ** کہتی ہیں کہ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! کیا اُحد کے دن سے بھی زیادہ سخت، دن آپ پر کوئی گزرا ہے فرمایا میں نے تیری قوم سے وہ کچھ دیکھا ہے جو اُحد سے بھی زیادہ سخت ہے

وَكَانَ أَشَدُّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذَا عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرَئِيلُ فَنَادَانِي فَقَالَ إِنَّ اللهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ بِهِمْ قَالَ فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ أَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِي رَبُّكَ إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِي بِأَمْرِكَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللهَ وَحْدَهُ وَلَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور سب سے زیادہ سخت دن جو مجھ پر گذرا ہے اور جس میں میں نے تیری قوم السی تکلیف اُٹھائی ہیں جو تمام عمر مجھ پر کبھی برداشت نہیں کیں وہ عقبہ کا دن اور عقبہ کے مصائب ہیں (عقبہ ایک مقام ہے جہاں ایام حج میں کنکریاں مارتے ہیں اس کو جمرہ عقبہ بھی کہتے ہیں)، میں نے اپنے آپؐ کو (یعنی اپنی دعوتِ اسلام کو) ابن عبد یالیل بن کلال کے سامنے پیش کیا تھا۔ اور جو چیز میں نے اس کے سامنے پیش کی تھی اس نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ میں وہاں سے غمگین اور رنجیدہ چلدیا۔ یعنی جدھر میرا منہ اُٹھا چلدیا۔ مقام قرن ثعالب میں پہنچکر مجھ کو ہوش ہوا (یعنی سراسیمگی حالت دور ہوگئی)، میں نے سر اُٹھایا تو مجھ کو ابر کا ایک ٹکڑا نظر آیا جو مجھ پر سایہ کئے ہوئے تھا۔ پھر میں نے اس پر جبرئیلؑ کو دیکھا۔ جبرئیلؑ نے مجھ کو مخاطب کرکے کہا۔ خداوند بزرگ و برتر نے آپ کی قوم کی بات کو سنا اور آپ کی بات کا اس نے جو جواب دیا تھا اسکو بھی سنا (یعنی آپؐ کو آپ کی قوم کا بُرا کہنا اور جھٹلانا خدا کو سب معلوم ہے)، اب خدا نے آپؐ کے پاس پہاڑوں کے فرشتہ کو بھیجا ہے تاکہ آپؐ اس کو جو حکم دیں وہ بجالائے حضورؐ نے فرمایا، کہ اس کے بعد پہاڑوں کے فرشتہ نے مجھ کو مخاطب کرکے سلام کیا اور پھر کہا اے محمدؐ خداتعالیٰ نے آپؐ کی قوم کی بات کو سنا اور مجھ پہاڑوں کے فرشتہ کو آپؐ کی خدمت میں بھیجا ہے، تاکہ میں آپؐ کا حکم بجالاؤں اگر آپ فرمائیں تو اخشبین کے دونوں پہاڑوں کو (یہ پہاڑ مکہ کے قریب واقع ہیں)، میں ان کفار پر الٹ دوں رسول اللہؐ نے فرمایا (میں ان کو ہلاک کرنا نہیں چاہتا بلکہ مجھ کو امید ہے کہ خداوند تعالیٰ ان کی اولاد میں ایسے لوگ پیدا کردے جو یکتا و تنہا خدا کی عبادت کریں اور شرک نہ کریں۔ (بخاری و مسلم)

۵۵۹۸ ج ۱۲ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رُبَاعِيَتُهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَشُجَّ فِي رَأْسِهِ فَجَعَلَ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْهُ يَقُولُ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا رَأْسَ نَبِيِّهِمْ وَكَسَرُوا رُبَاعِيَتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ احد کی لڑائی کے دن حضور صلعم کے اگلے چار دانتوں میں کا ایک دانت توڑ دیا گیا اور سر مبارک زخمی کردیا گیا۔ حضور صلعم خون پونچھتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے وہ قوم کیونکر فلاح حاصل کرسکتی ہے جس نے اپنے نبیؐ کا سر زخمی کیا اور اس کا دانت توڑ ڈالا (مسلم)

۵۵۹۹ ج ۱۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى قَوْمٍ فَعَلُوا بِنَبِيِّهِ يُشِيرُ إِلَى رُبَاعِيَتِهِ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا! ہے اس قوم پر بڑا سخت غصہ ہوا جس نے اپنی نبی کے ساتھ یہ کیا (یہ فرماکر) آپؐ نے اپنے اگلے دانتوں کی طرف اشارہ کیا (جن میں سے ایک دانت

اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰہِ عَلٰی رَجُلٍ یَقْتُلُہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

کفار نے احد کی جنگ میں شہید کر دیا تھا، اور خدا اس شخص پر بہت غضبناک ہوا جسکو اسکے رسول نے خدا کی راہ میں قتل کیا۔ (بخاری ومسلم)

فصل دوم

وَھٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِیْ

(فصل دوم) اس باب میں نہیں ہے۔

فصل سوم

ح ۵۶۰ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَلَمَۃَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَوَّلِ مَا اُنْزِلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ یٰۤاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُلْتُ یَقُوْلُوْنَ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ قَالَ اَبُوْ سَلَمَۃَ سَاَلْتُ جَابِرًا عَنْ ذٰلِکَ وَقُلْتُ لَہٗ مِثْلَ الَّذِیْ قُلْتَ لِیْ فَقَالَ لِیْ جَابِرٌ لَا اُحَدِّثُکَ اِلَّا بِمَا حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ شَھْرًا فَلَمَّا قَضَیْتُ جِوَارِیْ ھَبَطْتُ فَنُوْدِیْتُ فَنَظَرْتُ عَنْ یَّمِیْنِیْ فَلَمْ اَرَ شَیْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِیْ فَلَمْ اَرَ شَیْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ خَلْفِیْ فَلَمْ اَرَ شَیْئًا فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ فَرَاَیْتُ شَیْئًا فَاَتَیْتُ خَدِیْجَۃَ فَقُلْتُ دَثِّرُوْنِیْ فَدَثَّرُوْنِیْ وَصَبُّوْا عَلَیَّ مَاءً بَارِدًا فَنَزَلَتْ یٰۤاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ وَثِیَابَکَ فَطَھِّرْ وَالرُّجْزَ فَاھْجُرْ وَذٰلِکَ قَبْلَ اَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوۃُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

یحیٰی بن ابی کثیر کہتے ہیں کہ میں نے ابو سلمہ عبد الرحمٰن سے پوچھا۔ قرآن میں سے کون سی چیز سب سے پہلے نازل ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا یٰۤاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ میں نے کہا لوگ کہتے ہیں سب سے پہلے اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ نازل ہوئی ہے۔ ابو سلمہؓ نے کہا۔ میں نے اس کے متعلق جابرؓ سے سوال کیا اور میں نے بھی ان سے یہی الفاظ کہے تھے جو تم نے ابھی مجھ سے کہے ہیں۔ جابرؓ نے جواب دیا کہ میں نے تم سے وہی بیان کیا ہے جو رسول اللہ صلعم نے ہم سے بیان کیا تھا یعنی آپؐ نے یہ فرمایا کہ میں غار حرا میں ایک ماہ تک خلوت گزیں رہا جب میرے اعتکاف کی رات پوری ہو گئی تو میں پہاڑ سے اترا مجھ کو پکارا گیا۔ میں نے دائیں بائیں دیکھا لیکن کوئی چیز نظر نہ آئی پھر میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا ادھر بھی کچھ نظر نہ آیا۔ پھر میں نے سر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا تو میں نے ایک چیز دیکھی یعنی فرشتہ اس کے بعد خدیجہؓ کے پاس آیا اور کہا مجھ کو کپڑا اوڑھا دو مجھ کو کپڑا اوڑھا دو۔ پھر مجھ پر ٹھنڈا پانی ڈالا گیا (تاکہ جو بیہوشی مجھ پر طاری تھی وہ رفع ہو جائے) پھر یہ سورۃ یعنی یٰۤاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ وَثِیَابَکَ فَطَھِّرْ وَالرُّجْزَ فَاھْجُرْ نازل ہوئی اور یہ واقعہ نماز فرض ہونے سے پہلے کا ہے۔ (بخاری ومسلم)

بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّۃِ نبوت کی علامتوں کا بیان

فصل اوّل

ح ۵۶۰۲ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَاہُ جِبْرَئِیْلُ وَھُوَ یَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَہٗ فَصَرَعَہٗ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِہٖ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا بچپن میں بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے کہ جبرئیلؑ آپؐ کے پاس آئے اور آپؐ کو پکڑ لیا۔ چت لٹایا اور پھر آپ کے سینہ کو دل کی طرف سے چاک کیا اور آپ کے دل

فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً فَقَالَ هٰذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ
مِنْكَ ثُمَّ غَسَلَهُ فِي طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ
زَمْزَمَ ثُمَّ لَأَمَهُ وَاَعَادَهُ فِي مَكَانِهِ وَجَاءَ
الْغِلْمَانُ يَسْعَوْنَ اِلٰى اُمِّهِ يَعْنِي ظِئْرَهُ
فَقَالُوا اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ فَاسْتَقْبَلُوْهُ وَهُوَ
مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ قَالَ اَنَسٌ فَكُنْتُ اَرٰى اَثَرَ الْمِخْيَطِ فِي
صَدْرِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

٢ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي لَاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ
يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ اِنِّي لَاَعْرِفُهُ الْاٰنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

٣ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَاَلُوْا رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُرِيَهُمْ اٰيَةً فَاَرَاهُمُ
الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ حَتّٰى رَاَوْا حِرَاءَ بَيْنَهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

٤ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى
عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ
فِرْقَةً فَوْقَ الْجَبَلِ وَفِرْقَةً دُوْنَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

٥ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ
هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ
فَقِيْلَ نَعَمْ فَقَالَ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى لَئِنْ رَاَيْتُهُ
يَفْعَلُ ذٰلِكَ لَاَطَاَنَّ عَلٰى رَقَبَتِهِ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ زَعَمَ
لِيَطَاَ عَلٰى رَقَبَتِهِ فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ
اِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَيَتَّقِيْ بِيَدَيْهِ
فَقِيْلَ لَهُ مَا لَكَ فَقَالَ
اِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ لَخَنْدَقًا
مِنْ نَارٍ وَهَوْلًا وَاَجْنِحَةً
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دَنَا

میں سے خون بستہ کا ایک سیاہ ٹکڑا نکلا اور کہا یہ تمہارے جسم کے اندر شیطان کا حصہ ہے۔ یہ کہہ کر جبرئیل علیہ السلام نے اس کو سونے کے طشت میں ڈال کر زمزم کے پانی سے دھویا پھر اس کو اس کے مقام پر رکھ کر سینے کو ملا دیا۔ بچے جو آپ کے ساتھ کھیل رہے تھے دوڑتے ہوئے آپ کی ماں یعنی دایہ کے پاس گئے اور کہا کہ محمد کو مار ڈالا گیا۔ لوگ آپ کی تلاش میں آئے اور آپ کو اس حال میں پایا کہ آپ کے چہرہ کا رنگ متغیر تھا۔ انس کہتے ہیں کہ میں آپ کے سینہ پر سلائی کا نشان دیکھا کرتا تھا۔ (مسلم)

حضرت جابر بن سمرہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے میں مکہ کے اس پتھر کو جانتا ہوں جو میرے نبی ہونے سے پہلے مجھ کو سلام کیا کرتا تھا۔ (مسلم)

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ مکہ کے کافروں نے رسول اللہ صلعم سے کہا اگر تم نبی ہو تو کوئی نشانی (معجزہ) دکھاؤ، آنحضرت نے چاند کے دو ٹکڑے کر کے ان کو دکھا دیئے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابن مسعود رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ کے زمانہ میں چاند معلق ہوا۔ یعنی درمیان سے اس کے دو ٹکڑے ہوئے ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر کی جانب تھا اور دوسرا نیچے کی طرف رسول اللہ نے (یہ معجزہ دکھا کر) کافروں سے فرمایا میری نبوت یا میرے اس معجزہ کی شہادت دو (بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ ابوجہل نے (کفار مکہ یا قریش سے) کہا کہ کیا محمد تمہارے درمیان اپنے منہ کو خاک آلودہ کرتا ہے۔ (یعنی نماز پڑھتا اور سجدہ کرتا ہے) کہا گیا، ہاں۔ اس نے کہا۔ لات و عزی (بتوں کے نام ہیں) کی قسم اگر میں اس کو ایسا کرتا دیکھوں گا تو اس کی گردن کو روند ڈالوں گا۔ چنانچہ وہ (اس ارادہ سے) نبی صلعم کے پاس آیا اس وقت آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ چنانچہ وہ (اس ارادہ سے) نبی صلعم کے پاس آیا اس وقت آپ نماز پڑھ رہے تھے وہ آپ کی گردن پر قدم رکھنے کے خیال سے آگے بڑھا۔ جونہی اس نے قدم بڑھایا تھا کہ وہ ایڑیوں کے بل پیچھے ہٹنے لگا۔ اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے آپ کو بچانے لگا اس سے کہا گیا کیا ہے یعنی تجھ کو کیا ہوا کہ پیچھے ہٹ رہا ہے اس نے کہا کہ میں نے دیکھا میرے اور محمد کے درمیان ایک خندق ہے خوف ہے اور بازو ہیں (یعنی

مِنِّیْ لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۲۰۶ ج۲ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ بَيْنَا اَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا اِلَيْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ اَتَاهُ الْاٰخَرُ فَشَكَا اِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيْلِ فَقَالَ يَا عَدِيُّ هَلْ رَاَيْتَ الْحِيْرَةَ فَاِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ فَلَتَرَيَنَّ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوْزُ كِسْرٰى وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْأَ كَفِّهٖ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهٗ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَقْبَلُهٗ مِنْهُ وَلَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهٗ فَلَيَقُوْلَنَّ اَلَمْ اَبْعَثْ اِلَيْكَ رَسُوْلًا فَيُبَلِّغَكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَقُوْلُ اَلَمْ اُعْطِكَ مَالًا وَاُفْضِلْ عَلَيْكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا جَهَنَّمَ اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ قَالَ عَدِيٌّ فَرَاَيْتُ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ وَكُنْتُ فِيْمَنِ افْتَتَحَ كُنُوْزَ كِسْرَى ابْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيٰوةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بہت خوفناک منظر ہے اور فرشتے حفاظت کر رہے ہیں، رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے اگر ابوجہل میرے قریب آجاتا تو فرشتے اس کے جسم کا ایک ایک ٹکڑا کر کے لے جاتے۔ (مسلم)

حضرت عدیرض بن حاتم کہتے ہیں کہ میں نبی صلعم کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر فقر و فاقہ کی شکایت کی پھر ایک اور شخص آیا اُس نے لٹ جانے کی شکایت کی (یعنی یہ کہا کہ ڈاکوؤں نے اسکو لوٹ لیا ہے) رسولِ خدا صلعم نے فرمایا۔ عدیؓ! تو نے شہر حیرہ کو دیکھا ہے (حیرہ کوفہ کے قریب ایک شہر ہے) اگر تو زندہ رہا تو دیکھے گا۔ کہ عورت حیرہ سے (تنہا) سفر کرے گی اور خانۂ کعبہ کا طواف کرے گی اور خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرے گی۔ اگر تو زندہ رہا تو دیکھے گا کہ کسریٰ (شاہ فارس) کے خزانے کھولے جائیں گے (یعنی غنیمت کے طور پر مسلمانوں کو ملیں گے) اور اگر تو زندہ رہا تو دیکھے گا کہ آدمی مٹھی بھر کر سونا یا چاندی نکالے گا۔ اور اس شخص کو تلاش کرے گا جو اس کی اس خیرات کو قبول کرے اور اس کو ایک شخص بھی ایسا نہ ملے گا۔ اور البتہ قیامت کے دن تم میں سے کوئی شخص اس حال میں خدا سے ملے گا۔ کہ اس کے اور خدا کے درمیان کوئی مترجم نہ ہوگا۔ جو خدا سے اس کا حال بیان کردے پھر خداوند تعالےٰ اس سے پوچھے گا کہ کیا میں نے تیرے پاس رسول کو نہیں بھیجا تھا تاکہ وہ تجھ کو دین کے احکام پہنچادے، کہے گا ہاں مال بھی دیا تھا اور احسان و اکرام بھی کیا تھا۔ وہ کہے گا ہاں مال بھی دیا تھا اور احسان و اکرام بھی کیا تھا پھر وہ شخص اپنے دائیں جانب دیکھے گا۔ تو اس کو دوزخ نظر آئے گی۔ اور بائیں طرف دیکھے گا۔ تو دوزخ نظر آئے گی (یعنی اس کے اعمالِ بد کے سبب) اس کے بعد رسول اللہ صلعم نے فرمایا! لوگو! دوزخ کی آگ سے اپنے آپ کو بچاؤ اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا بھی خیرات کر کے بچاؤ اور جس شخص کے پاس یہ بھی نہ ہو تو سائل سے نرمی اور اخلاق کے ساتھ بات کرو۔ عدیؓ بن حاتم (راوی) کہتے ہیں کہ میں رسولِ خدا کے ارشاد کے مطابق حیرہ سے خانہ کعبہ تک عورت کو سفر کرتے دیکھا اس حال میں کہ وہ خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرتی تھی۔ اور پھر میں ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے کسریٰ کے خزانوں کو کھولا (اور یہ خزانے مسلمانوں کو ملے) اور اگر تم زندہ رہے تو حضور کے تیسرے ارشاد کو بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ لوگے یعنی لوگ مٹھی بھرے سونا چاندی لئے پھرینگے اور کوئی شخص

يُخْرِجُ مِلْأَ كَفِّهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

ح ٦ وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَقَدْ لَقِيْنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شِدَّةً فَقُلْنَا اَلَا تَدْعُوا اللّٰهَ فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهٗ وَقَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهٗ فِي الْاَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيْهِ فَيُجَاءُ بِمِنْشَارٍ فَيُوْضَعُ فَوْقَ رَاْسِهٖ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ فَمَا يَصُدُّهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَيُمْشَطُ بِاَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ لَحْمِهٖ مِنْ عَظْمٍ وَعَصَبٍ وَمَا يَصُدُّهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ هٰذَا الْاَمْرُ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ اَوِ الذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

ح ٨ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ ثُمَّ جَلَسَتْ تَفْلِيْ رَاْسَهٗ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اُنَاسٌ مِنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهٗ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُضْحِكُكَ

اسکو لینے والا نہ ملے گا　(بخاری)

حضرت خباب بن ارترضؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم کعبہ کے سایہ میں سر کے نیچے کملی رکھے ہوئے لیٹے تھے کہ ہم نے کفار کی شکایت کی اور عرض کیا کہ مشرکوں سے ہم کو سخت اذیت و تکلیف پہنچتی ہے۔ پھر ہم نے عرض کیا آپ کافروں کے لئے خدا سے بددعا نہیں کرتے۔ یہ سُنکر آپ اٹھ بیٹھے۔ اور آپ کا چہرہ سرخ ہوگیا۔ اور پھر آپ نے فرمایا۔ تم سے پہلے ایسے لوگ گزرے ہیں جنکے لئے زمین میں گڑھا کھودا جاتا تھا۔ پھر اس گڑھے میں آدمی کو بٹھایا یا کھڑا کیا جاتا تھا اور پھر آرہ لاکر سر پر رکھا جاتا تھا اور آرہ سے چیر کر اس کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے تھے لیکن یہ عذاب اس کو دین سے منحرف ہونے نہ دیتا تھا اور وہ اپنے دین پر ثابت قدم رہتے تھے اور لوگوں کے جسم پر لوہے کی (تیز) کنگھی چلائی جاتی تھی۔ جس سے اُن کا گوشت اور ہڈی تک کٹ جاتی تھی اور وہ اپنے دین سے نہ ہٹتے تھے۔ قسم ہے خدا کی یہ دین (یعنی اسلام) کامل ہوگا اور اس درجہ ترقی کرے گا کہ ایک تنہا سوار صنعار (واقع یمن) سے حضرموت تک تنہا سفر کرے گا اور خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرے گا۔ اور بکریوں والا سوائے بھیڑیئے کے اپنی بکریوں کے متعلق کسی سے خوفزدہ نہ ہوگا۔ لیکن تم جلدی کرتے ہو (یعنی صبر و استقامت سے کام نہیں لیتے)　(بخاری)

حضرت انسرضؓ کہتے ہیں کہ رسول خداؐ۔ ام حرامؓ۔ بنت ملحان کے ہاں آیا جایا کرتے تھے۔ ام حرام عبادہ بن صامتؓ کی بیوی تھیں۔ آپ حسب معمول ایک روز ام حرام کے ہاں تشریف لائے۔ ام حرامؓ نے آپؐ کو کھانا کھلایا۔ پھر آپؐ کے سر میں جوئیں دیکھنے بیٹھ گئیں اور رسول اللہؐ سو گئے پھر آپ ہنستے ہوئے اٹھے۔ ام حرامؓ نے پوچھا آپ کو کس چیز نے ہنسایا۔ آپ نے فرمایا میری اُمت میں سے ایک جماعت (خواب میں) اسطرح میرے سامنے لائی گئی کہ وہ خدا کی راہ میں جہاد کرتی ہے۔ اور دریا میں سوار ہے جسطرح بادشاہ تخت پر بیٹھا ہوتا ہے یا مانند بادشاہوں کے جو اپنے تخت پر جلوہ گر ہوتے ہیں۔ ام حرامؓ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم خدا سے دعا فرمائیے کہ وہ ان مجاہدوں میں مجھ کو شامل کر دے۔ آپ نے دعا کر دی اس کے بعد آپ نے (تکیہ پر) سر رکھ لیا اور سو گئے اور پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ کیوں ہنستے ہیں

قَالَ اُنَاسٌ مِنْ اُمَّتِیْ عُرِضُوْا عَلَیَّ غُزَاۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَا قَالَ فِی الْاُوْلٰی فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُدْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْھُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ فَرَکِبَتْ اُمُّ حَرَامٍ اِلْبَحْرَ فِیْ زَمَنِ مُعَاوِیَۃَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِھَا حِیْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَھَلَکَتْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

فرمایا۔ میری اُمت میں سے چند لوگ خدا کی راہ میں لڑتے دکھائے گئے (جیساکہ پہلی مرتبہ آپؐ نے فرمایا۔ اسیطرح اب کی مرتبہ فرمایا)، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! دعا کیجئے خدا مجھ کو بھی ان میں شامل کر دے۔ آپ نے فرمایا تو پہلی جماعت میں ہے۔ معاویہؓ کے زمانہ میں ام حرامؓ دریا میں سوار ہوئیں اور دریا سے اُتر کر جب جانور پر سوار ہوئیں تو گر پڑیں اور مر گئیں

(بخاری ومسلم)

وَعَنْ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَکَّۃَ وَکَانَ مِنْ اَزْدِ شَنُوْءَۃَ وَکَانَ یَرْقِیْ مِنْ ھٰذَا الرِّیْحِ فَسَمِعَ سُفَھَاءَ اَھْلِ مَکَّۃَ یَقُوْلُوْنَ اِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُوْنٌ فَقَالَ لَوْ اَنِّیْ رَاَیْتُ ھٰذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللّٰہُ یَشْفِیْہِ عَلٰی یَدَیَّ قَالَ فَلَقِیَہٗ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَرْقِیْ مِنْ ھٰذَا الرِّیْحِ فَھَلْ لَکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَمَّا بَعْدُ فَقَالَ اَعِدْ عَلَیَّ کَلِمَاتِکَ ھٰٓؤُلَاءِ فَاَعَادَھُنَّ عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْکَھَنَۃِ وَقَوْلَ الشُّعَرَاءِ فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ کَلِمَاتِکَ ھٰٓؤُلَاءِ وَلَقَدْ بَلَغْنَ قَامُوْسَ الْبَحْرِ ھَاتِ یَدَکَ اُبَایِعْکَ عَلَی الْاِسْلَامِ قَالَ فَبَایَعَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِیْحِ بَلَغْنَا نَاعُوْسَ الْبَحْرِ وَذُکِرَ حَدِیْثَا اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ یَھْلِکُ کِسْرٰی وَالْاٰخَرُ

٥٦٠٩ ق حضرت عباس کہتے ہیں کہ قبیلہ شنؤہ کی شاخ ازد کا ایک شخص جس کا نام ضماد تھا مکہ میں آیا ضماد منتر پڑھتا اور آسیب وجن کے لئے پھونک پھانک کیا کرتا تھا اِسنے مکہ کے بیوقوفوں سے سُنا کہ محمدؐ دیوانہ ہو گیا۔ ہے یہ سُنکر اس نے کہا کہ اگر میں اس شخص (محمدؐ) کو دیکھوں (تو علاج کر دوں) ممکن ہے میرے علاج سے خدا اسکو شفاعت عنایت فرمائے۔ ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ ضماد رسول خداؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور کہا اے محمدؐ! میں آسیب اور جن وغیرہ کا منتر پڑھتا ہوں اگر چاہو تو میں تمہارا علاج کر دوں۔ رسول اللہؐ نے اس کے جواب میں فرمایا تمام تعریفیں خدا ہی کے لئے ہیں ہم اُسی کی حمد کرتے ہیں اور اُسی سے مدد چاہتے ہیں وہ جس کو سیدھا راستہ دکھا دے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جس کو وہ گمراہ کر دے اس کو کوئی ہدایت نہیں کر سکتا اور میں اس امر کا اعتراف کرتا اور شہادت دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کوئی معبود عبادت کے قابل نہیں ہے۔ وہ یکتا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور میں اس امر کا اعتراف کرتا اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد خدا کے بندے اور خدا کے رسول ہیں۔ رسول اللہؐ نے اس کے بعد خطبہ دینا چاہا تھا۔ لیکن آپؐ خاموش ہو گئے اور جو کچھ فرما چکے تھے اُسی کو کافی سمجھا۔ ضماد نے آپؐ کے الفاظ کو سنکر عرض کیا کہ جو کچھ آپؐ نے فرمایا ہے اس کو دوبارہ فرمائیے۔ رسول اللہؐ نے ان الفاظ کو فرمایا اور تین مرتبہ فرمایا۔ ضماد نے کہا۔ میں نے کاہنوں کے اقوال کو سُنا ہے اور میں نے ساحروں کے کلمات کو سُنا ہے۔ اور میں نے شاعروں کے اشعار کو سُنا ہے۔ لیکن آپؐ کے ان کلمات کے مانند کوئی کلام نہیں سُنا۔ آپ کے یہ کلمے (فصاحت وبلاغت) میں دریا کی گہرائی تک پہنچ گئے ہیں۔ تم اپنا ہاتھ بڑھاؤ میں تمہارے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کر دوں۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ضماد نے آپ کے ہاتھ

لتفتحن عصابة في باب الملاحم

وهذا الباب خال عن الفصل الثاني

پر بیعت کرلی اور مسلمان ہو گیا۔ اسلم، ابوہریرہ رضؓ اور جابرؓ بن سمرہؓ کی حدیثیں یہلک کسریٰ الخ اور لتفتحن الخ باب الملاحم میں بیان کی گئی ہیں۔

فصل دوم

اس باب میں نہیں ہے۔

فصل سوم

عن ابن عباس قال حدثني ابو سفيان
بن حرب من فيه الى في قال انطلقت في
المدة التي كانت بيني وبين رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال فبينما
انا بالشام اذ جيء بكتاب من النبي
صلى الله عليه وسلم الى هرقل قال
وكان دحية الكلبي جاء به فدفعه
الى عظيم بصرى فدفعه عظيم بصرى
الى هرقل وقال هرقل هل ههنا احد
من قوم هذا الرجل الذي يزعم انه
نبي قالوا نعم فدعيت في نفر من
قريش فدخلنا على هرقل فاجلسنا بين
يديه فقال ايكم اقرب نسبا من هذا
الرجل الذي يزعم انه نبي قال
ابو سفيان فقلت انا فاجلسوني بين
يديه واجلسوا اصحابي خلفي ثم دعا
بترجمانه فقال لهم اني سائل عن هذا
الرجل الذي يزعم انه نبي فان
كذبني فكذبوه قال ابو سفيان
وايم الله لولا مخافة ان يؤثر على الكذب
لكذبته ثم قال لترجمانه سله كيف
حسبه فيكم قال قلت هو فينا ذو حسب
قال فهل كان من ابائه من ملك قلت

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ ابوسفیان بن حربؓ نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی کہ اس زمانہ میں جب کہ میرے اور رسول اللہؐ کے درمیان صلح تھی (صلح حدیبیہ) میں نے سفر کیا۔ میں شام میں مقیم تھا کہ نبی صلعم کا ایک خط ہرقل کے نام آیا اس خط کو دحیہ کلبی لائے تھے۔ دحیہ کلبی نے اس خط کو کو امیر بصریٰ کے پاس پہنچا دیا اور امیر بصریٰ نے اس خط کو ہرقل کی خدمت میں پیش کیا۔ ہرقل نے کہا کیا اس شخص کی قوم کا کوئی آدمی یہاں ہے جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے لوگوں نے کہا ہاں ہے۔ چنانچہ قریش کی ایک جماعت کے ساتھ مجھے بلایا گیا ہم ہرقل کے پاس پہنچے اور اس کے سامنے بیٹھ گئے اس نے پوچھا تم میں سے کون اس شخص کا قریبی رشتہ دار ہے؟ جو اپنے آپ کو نبی کہتا ہے (ابوسفیان رضؓ کا بیان ہے میں نے کہا میں قریبی رشتہ دار ہوں۔ ہرقل نے اپنے قریب مجھے بٹھالیا اور قریش کے دوسرے لوگ میرے پیچھے بیٹھ گئے۔ پھر ہرقل نے ترجمان کو طلب کیا اور اس سے کہا تم ان لوگوں سے کہہ دو کہ میں ابوسفیانؓ سے اس شخص کا حال دریافت کرتا ہوں اگر ابوسفیانؓ کوئی جھوٹ بات بیان کرے تو تم اس کو جھٹلا دینا اور سچی بات سے مجھ کو آگاہ کر دینا۔ ابوسفیان کا بیان ہے کہ اگر مجھ کو اس کا ڈر نہ ہوتا تو کہ لوگ مجھ کو جھٹلا دینگے تو میں ضرور جھوٹی باتیں کر دیتا۔ اس کے بعد ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا۔ ابوسفیانؓ وغیرہ سے پوچھو کہ تمہارے درمیان اس شخص کا حسب کیا ہے؟ ابوسفیان نے جواب میں کہا۔ وہ شخص ہم میں صاحب حسب ہے یعنی حسب میں (اچھا ہے) پھر ہرقل نے پوچھا اس شخص کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بادشاہ ہوا ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ پھر اس نے پوچھا کیا دعویٰ نبوت سے پہلے تم اس شخص کو جھوٹا پاتے تھے اور اس پر جھوٹ کی تہمت لگاتے تھے۔ ابوسفیان نے کہا نہیں۔ پھر ہرقل نے پوچھا اس پر کون لوگ ایمان لاتے ہیں شریف لوگ یا کمزور و

لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ
قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ
يَتَّبِعُهٗ اَشْرَافُ النَّاسِ اَمْ ضُعَفَاءُ هُمْ قَالَ
قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاءُ هُمْ قَالَ اَيَزِيْدُوْنَ اَمْ
يَنْقُصُوْنَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيْدُوْنَ
قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِيْنِهٖ
بَعْدَ اَنْ يَدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً لَهٗ قَالَ قُلْتُ
لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ
فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ اِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ
يَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ سِجَالًا يُصِيْبُ
مِنَّا وَنُصِيْبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ
لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِيْ هٰذِهِ الْمُدَّةِ لَا نَدْرِيْ مَا
هُوَ صَانِعٌ فِيْهَا قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَمْكَنَنِيْ مِنْ
كَلِمَةٍ اُدْخِلُ فِيْهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهٖ
قَالَ فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قُلْتُ
لَا ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ قُلْ لَهٗ اِنِّيْ سَاَلْتُكَ
عَنْ حَسَبِهٖ فِيْكُمْ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ
فِيْكُمْ ذُوْ حَسَبٍ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ
تُبْعَثُ فِيْ اَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَاَلْتُكَ هَلْ
كَانَ فِيْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا فَقُلْتُ
لَوْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ
يَطْلُبُ مُلْكَ اٰبَائِهٖ وَسَاَلْتُكَ عَنْ اَتْبَاعِهٖ
اَضُعَفَاءُ هُمْ اَمْ اَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ بَلْ
ضُعَفَاءُ هُمْ وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَ
سَاَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ
بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ اَنْ
لَا فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ
عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ
وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِيْنِهٖ

ضعیف؟ میں نے کہا ضعیف وکمزور لوگ اس پر ایمان لائے ہیں ہرقل نے پوچھا اسکے تابعداروں کا حلقہ بڑھتا چلا جاتا ہے یا کم ہوتا جاتا ہے۔ میں نے کہا کم نہیں ہوتے بلکہ زیادہ ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ہرقل نے پوچھا اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص اس سے ناخوش ہو کر مرتد بھی ہو جاتا ہے میں نے کہا نہیں ایسا نہیں ہوتا۔ ہرقل نے پوچھا کیا تم اس سے لڑتے ہو۔ میں نے کہا۔ہاں۔ ہرقل نے پوچھا تم اس سے کیونکر لڑتے ہو۔ یعنی لڑائی کا انجام کیا ہوتا ہے، میں نے کہا ہمارے اور اس کے درمیان جنگ کا نتیجہ ہوتا ہے کہ کبھی وہ غالب آجاتا ہے ہم پر اور کبھی ہم اس پر غالب آجاتے ہیں کبھی وہ ہم سے مصیبت اٹھاتا ہے۔ اور کبھی اس کی طرف سے ہم کو مصیبت پہنچتی ہے۔ ہرقل نے پوچھا کیا وہ اپنے عہد کو توڑ دیتا ہے (یعنی صلح کے بعد عہد کو پورا نہیں کرتا عہد شکنی کرتا ہے یا نہیں، میں نے کہا عہد شکنی نہیں کرتا۔ آج کل ہمارے اور اس کے درمیان صلح ہے ہم نہیں کہہ سکتے اس صلح کے معاملہ میں اس کی روش کیا ہے۔ ابوسفیان کا بیان ہے۔ کہ ان تمام باتوں میں بجز آخری بات کے میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہہ سکا (یعنی رسول اللہ کے خلاف اس بات کے سوا کہ موجودہ صلح کی بابت کچھ نہیں کہہ سکتا کہ اس کا انجام کیا ہوا اور کچھ میں نہیں کہہ سکا ہرقل نے پوچھا اس قسم کی بات اس سے پہلے کسی نے کہی ہے (یعنی تمہاری قوم میں سے کسی نے اس شخص سے پہلے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ اس کے بعد ہرقل نے اپنے سوالات کی توضیح شروع کی اور مترجم سے کہا ابوسفیان سے کہو کہ میں نے تم سے اس شخص کے حسب کو دریافت کیا تھا تم نے بتایا کہ وہ تمہاری قوم میں صاحب حسب ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ نبی قوم کے اشرف ہی میں سے ہوتے رہے۔ پھر میں نے تم سے پوچھا تھا کہ کیا اسکے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ تھا۔ تم نے کہا نہیں۔ تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر اس کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ ہوتا تو یہ خیال کیا جا سکتا تھا کہ وہ اپنی خاندانی حکومت کا طالب ہے پھر میں نے تم سے پوچھا تھا کہ اس کے تابعدار کون لوگ ہیں؟ اشرف یا ضعیف وکمزور۔ تم نے کہا ضعیف وکمزور لوگ اس کے پیرو ہیں۔ اور رسول کے پیرو حقیقت میں یہی اور ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں۔ پھر میں نے پوچھا تھا کہ کیا تم اس کو جھوٹا جانتے ہو اور اس پر جھوٹ کی تہمت لگاتے ہو۔ یعنی اس دعویٰ نبوت سے پہلے

بَعْدَ اَنْ يَدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً لَهٗ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ اِذَا خَالَطَ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوْبَ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَزَعَمْتَ اَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَتَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ سِجَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُوْنَ مِنْهُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ تَكُوْنُ لَهَا الْعَاقِبَةُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ لَا يَغْدِرُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قُلْتُ رَجُلٌ اِئْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيْلَ قَبْلَهٗ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَا يَاْمُرُكُمْ قُلْنَا يَاْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ اِنْ يَّكُ مَا تَقُوْلُ حَقًّا فَاِنَّهٗ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهٗ خَارِجٌ وَلَمْ اَكُ اَظُنُّهٗ مِنْكُمْ وَلَوْ اَنِّيْ اَعْلَمُ اَنِّيْ اَخْلُصُ اِلَيْهِ لَاَحْبَبْتُ لِقَاءَهٗ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهٗ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهٗ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَدْ سَبَقَ تَمَامُ الْحَدِيْثِ فِيْ بَابِ الْكِتَابِ اِلَى الْكُفَّارِ

تم نے کہا۔ نہیں۔ میں نے سمجھ لیا کہ وہ شخص جو انسانوں سے جھوٹ نہیں بولتا وہ کیونکر خدا پر جھوٹا بہتان باندھ سکتا ہے۔ پھر میں نے پوچھا تھا کیا اس کے دین سے کوئی پھر گیا ہے۔ یعنی اس کا مذہب قبول کر لینے کے بعد کوئی شخص اس سے یا اسکے مذہب سے ناراض ہو کر مرتد ہو گیا ہے تم نے کہا نہیں اور یہی حال ایمان کا ہے جب کہ وہ دلوں میں جگہ پکڑ لے اور دل اسکی لذت سے آشنا ہو جائیں۔ اور میں نے پوچھا تھا کہ اسکے اتباع کرنے والوں کی تعداد بڑھتی جاتی ہے یا گھٹ رہی ہے تمنے ظاہر کیا کہ وہ برابر بڑھ رہے ہیں اور ایمان کی یہی کیفیت ہوتی ہے کہ وہ بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ کامل ہو جاتا ہے۔ پھر میں نے پوچھا تھا کہ تم اس سے لڑتے ہو تم نے کہا ہاں لڑتے ہیں اور جنگ کا انجام یہ ہوتا ہے کہ کبھی وہ غالب ہو جاتا ہے اور کبھی ہم۔ وہ تم سے مصیبت اٹھاتا ہے اور تم اس سے اور واقعہ یہ ہے کہ رسولوں کا اسی طرح سے امتحان کیا جاتا ہے اور پھر انکو فتح و کامرانی نصیب ہوتی ہے۔ پھر میں نے پوچھا تھا کہ کیا وہ عہد شکنی کرتا ہے۔ تم نے کہا وہ عہد شکن نہیں ہے۔ اور رسول ایسے ہی ہوتے ہیں۔ یعنی عہد شکنی نہیں کرتے پھر میں نے پوچھا تھا کہ تمہاری قوم میں اس شخص سے پہلے بھی کسی نے ایسا دعویٰ کیا ہے تمنے ظاہر کیا کہ نہیں۔ میں نے اپنے دل میں سمجھ لیا کہ اگر کسی نے اس سے پہلے اس قسم کا دعویٰ کیا ہوتا تو کہا جا سکتا تھا۔ کہ اس نے اسکی پیروی کی ہے۔ ابوسفیان کا بیان ہے کہ اس کے بعد ہرقل نے مجھ سے پوچھا کہ وہ شخص تم کو کس بات کا حکم دیتا ہے۔ میں نے کہا وہ ہم سے کہتا ہے کہ نماز پڑھو۔ زکوٰۃ دو صلہ رحمی و رشتہ داروں سے محبت و سلوک کرو اور حرام سے بچو۔ ہرقل نے کہا اگر تمہارا بیان درست ہے تو یقیناً وہ شخص نبی ہے۔ اور میں جانتا تھا کہ ایک نبی پیدا ہونیوالا ہے لیکن میں یہ نہ جانتا تھا کہ وہ تمہاری قوم میں پیدا ہوگا۔ اگر میں ان کے پاس پہنچ سکتا تو ان کو دیکھتا اور ان سے ملنا مجھ کو بہت مرغوب تھا اور میں انکی خدمت میں حاضر ہوتا تو میں ان کے پاؤں کو اپنے ہاتھ سے دھوتا۔ اور میں تم کو بتاتا ہوں کہ اسکی حکومت اس زمین تک پہنچے گی جو میرے قدموں کے نیچے ہے (یعنی جو ممالک اس وقت میرے تصرف اور میرے قبضہ میں ہیں ان سب پر اسکی حکومت ہو جائے گی) پھر ہرقل نے آپ کا نامہ مبارک منگایا اور اس کو پڑھا

(بخاری و مسلم)

بَابٌ فِي الْمِعْرَاجِ — معراج کا بیان

فصل اول

۵۶۱۱ ح عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِيَ بِهٖ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا فِي الْحَطِيْمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا اِذْ اَتَانِيْ اٰتٍ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهٖ اِلٰى هٰذِهٖ يَعْنِيْ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ اِلٰى شِعْرَتِهٖ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِيْ ثُمَّ اُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مَّمْلُوْءٍ اِيْمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِيْ ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ اُعِيْدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ اِيْمَانًا وَّحِكْمَةً ثُمَّ اُتِيْتُ بِدَابَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ اَبْيَضَ يُقَالُ لَهُ الْبُرَاقُ يَضَعُ خَطْوَهٗ عِنْدَ اَقْصٰى طَرْفِهٖ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِيْ جِبْرِيْلُ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا فِيْهَا اٰدَمُ فَقَالَ هٰذَا اَبُوْكَ اٰدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ قَالَ هٰذَا يَحْيٰى وَهٰذَا عِيْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا

قتادہؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا اور انسؓ کہتے ہیں کہ ان سے مالک بن صعصعہؓ نے بیان کیا کہ نبیؐ نے اس رات کا حال صحابہؓ سے بیان فرمایا جس میں آپ کو (آسمان پر) لیجایا گیا تھا۔ چنانچہ آپؐ نے فرمایا۔ کہ میں حطیم یا حجر (کعبہ) میں تھا یعنی لیٹا ہوا تھا۔ کہ ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور یہاں سے یہاں تک میرے سینہ کو چیرا مالکؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے گردن کے گڑھے سے ناف تک اشارہ کر کے فرمایا کہ یہاں سے یہاں تک میرے سینہ کو شق کیا اور پھر فرمایا کہ پھر میرے دل کو نکالا پھر سونے کا ایک طشت لایا گیا جو ایمان سے بھرا ہوا تھا اور اسمیں میرے دل کو دھویا پھر دل میں (خدا کی محبت) بھری گئی اور پھر دل کو سینہ کے اندر رکھ دیا گیا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پھر میرے پیٹ کو دھویا گیا زمزم کے پانی سے پھر اس میں ایمان و حکمت کو بھرا گیا اور پھر سواری کا جانور لایا گیا جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے اونچا تھا یہ جانور سفید رنگ کا تھا اور اس کا نام براق تھا (یعنی بجلی کی طرح دوڑنیوالا) اسکا ایک قدم حد نظر تک اٹھتا تھا۔ پھر مجھ کو اس پر سوار کیا گیا پھر جبرئیلؑ مجھ کو لیکر چلے یہاں تک کہ میں آسمان دنیا کے نیچے پہنچا جبرئیلؑ نے دروازہ کو کھولنے کے لئے کہا پوچھا گیا کون ہے۔ جبرئیلؑ نے کہا میں جبرئیلؑ ہوں پھر پوچھا گیا اور تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا محمدؐ ہیں۔ پھر پوچھا گیا ان کو بلایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں۔ فرشتوں نے کہا محمدؐ کو مرحبا آنے والا اچھا ہے۔ اسکا آنا مبارک۔ اسکے بعد آسمان کا دروازہ کھول دیا گیا جب میں آسمان کے اندر داخل ہوا تو میں نے آدم علیہ السلام کو دیکھا جبرئیلؑ نے کہا یہ آپ کے باپ آدم علیہ السّلام ہیں انکو سلام کرو میں نے سلام کیا۔ آدم علیہ السّلام نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا نیک بخت بیٹے اور نبی صالح مرحبا۔ اسکے بعد جبرئیل علیہ السّلام مجھ کو لیکر آگے بڑھے اور دوسرے آسمان پر آئے اور اس کو کھولنے کا مطالبہ کیا۔ پوچھا گیا کون ہے جبرئیلؑ نے کہا میں ہوں جبرئیلؑ پھر پوچھا اور تمہارے ساتھ

ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يُوْسُفُ قَالَ هٰذَا يُوْسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتُفْتِحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِدْرِيْسُ فَقَالَ هٰذَا إِدْرِيْسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا هَارُوْنُ قَالَ هٰذَا هَارُوْنُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا مُوْسٰى قَالَ هٰذَا مُوْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ

کون ہے جبرئیل نے کہا محمدؐ ہیں۔ پوچھا گیا کیا ان کو بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہاں۔ فرشتوں نے کہا محمدؐ پر مرحبا۔ آنے والے کا آنا مبارک ہو اسکے بعد دروازہ کھولا گیا اور میں دوسرے آسمان پر پہنچا دیکھا تو یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کھڑے ہیں جو ایک دوسرے کے خالہ زاد بھائی تھے جبرئیل نے کہا یہ یحییٰ ہیں اور یہ عیسیٰ ہیں انکو سلام کیا دونوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا نیکبخت بھائی اور صالح نبی کا آنا مبارک ہو۔ اسکے بعد جبرئیلؑ مجھ کو آگے لے چلے یعنی تیسرے آسمان کی طرف، اور اسکے دروازے پر پہنچکر اس کو کھولنے کے لئے کہا، پوچھا گیا کون ہے۔ جبرئیلؑ نے کہا میں ہوں جبرئیلؑ پھر پوچھا گیا اور تمہارے ساتھ کون ہے جبرئیل نے کہا محمدؐ ہیں۔ پوچھا گیا کیا ان کو بلایا گیا ہے۔ جبرئیل نے کہا ہاں۔ فرشتوں نے کہا محمدؐ پر مرحبا ان کا آنا مبارک ہو۔ یہ کہکر دروازہ کھول دیا گیا اور میں تیسرے آسمان پر پہنچا دیکھا تو یوسف علیہ السلام وہاں کھڑے ہیں جبرئیل نے کہا یہ یوسفؑ ہیں ان کو سلام کرو۔ میں نے سلام کیا یوسفؑ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا نیکبخت بھائی اور صالح نبی مرحبا۔ پھر جبرئیلؑ مجھ کو لیکر چلے اور چوتھے آسمان کے دروازہ پر پہنچکر اس کو کھولنے کے لئے کہا۔ پوچھا گیا۔ کون ہے۔ جبرئیلؑ نے کہا میں جبرئیل ہوں پھر پوچھا گیا اور تمہارے ساتھ کون ہے جبرئیلؑ نے کہا محمدؐ ہیں۔ پوچھا گیا کیا ان کو بلایا گیا ہے۔ جبرئیلؑ نے کہا ہاں فرشتوں نے کہا محمدؐ کا آنا مبارک ہو بہترین آنے والا ہے۔ اس کے بعد دروازہ کھول دیا گیا اور میں چوتھے آسمان میں داخل ہوا تو دیکھا ادریسؑ وہاں کھڑے ہیں جبرئیلؑ نے کہا ادریسؑ ہیں ان کو سلام کرو۔ میں نے سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا خوش نصیب بھائی اور صالح نبی مرحبا پھر جبرئیلؑ مجھ کو پانچویں آسمان کی طرف لے چلے دروازہ پر پہنچکر دروازہ کھولنے کے لئے کہا پوچھا گیا کون ہے۔ جبرئیلؑ نے کہا میں ہوں جبرئیلؑ پھر پوچھا گیا اور تمہارے ساتھ کون ہے۔ جبرئیلؑ نے کہا محمدؐ ہیں۔ پوچھا گیا ان کو بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا۔ ہاں فرشتوں نے کہا محمدؐ پر مرحبا بہترین آنے والا آیا۔ اس کے بعد دروازہ کھول دیا گیا اور ہم پانچویں آسمان پر پہنچے تو وہاں ہارونؑ کھڑے تھے۔ جبرئیل نے کہا یہ ہارونؑ ہیں انکو سلام کرو میں نے سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا خوش نصیب بھائی اور صالح نبی کا آنا مبارک ہو۔ پھر

فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكَى قِيلَ لَهُ مَا يُبْكِيكَ
قَالَ أَبْكِي لِأَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَكْثَرُ مِمَّنْ يَدْخُلُهَا
مِنْ أُمَّتِي ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ
فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيلُ قِيلَ وَمَنْ
مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ
نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ
الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ
هٰذَا أَبُوكَ إِبْرَاهِيمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ
عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا
بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ رُفِعْتُ
إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى فَإِذَا نَبِقُهَا مِثْلُ
قِلَالِ هَجَرَ وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيَلَةِ
قَالَ هٰذَا سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَإِذَا أَرْبَعَةُ
أَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ
قُلْتُ مَا هٰذَانِ يَا جِبْرَئِيلُ قَالَ أَمَّا
الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا
الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ
ثُمَّ رُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ ثُمَّ أُتِيتُ
بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ
وَإِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ فَأَخَذْتُ
اللَّبَنَ قَالَ هِيَ الْفِطْرَةُ أَنْتَ
عَلَيْهَا وَأُمَّتُكَ ثُمَّ فُرِضَتْ
عَلَيَّ الصَّلٰوةُ خَمْسِينَ صَلٰوةً
كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ
عَلٰى مُوسٰى فَقَالَ بِمَا
أُمِرْتَ قُلْتُ أُمِرْتُ
بِخَمْسِينَ صَلٰوةً كُلَّ
يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ

جبرئیلؑ مجھ کو چھٹے آسمان کی طرف لے چلے اور دروازہ پر پہنچکر اسکو کھلوانے کا مطالبہ کیا پوچھا گیا کون ہے۔ جبرئیلؑ نے کہا میں جبرئیل ہوں۔ پھر پوچھا اور تمہارے ساتھ کون ہے۔ جبرئیل نے کہا محمدؐ ہیں۔ پوچھا گیا ان کو بلایا گیا ہے۔ جبرئیل نے کہا۔ ہاں۔ فرشتوں نے کہا اُن کا آنا مبارک ہو اچھا آنے والا آیا اسکے بعد دروازہ کھول دیا گیا۔ اور میں چھٹے آسمان پر پہنچا تو وہاں موسیٰ کھڑے ہیں جبرئیلؑ نے یہ کہا موسیٰؑ ہیں ان کو سلام کرو۔ میں نے سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دے کر فرمایا خوش نصیب بھائی اور نبی صالح کو مرحبا جب میں یہاں سے آگے بڑھا تو موسیٰؑ رو پڑے پوچھا گیا آپ کیوں روتے ہیں۔ موسیٰؑ نے کہا ایک نوجوان لڑکا میرے بعد بھیجا گیا اور اس کی امت کے لوگ میری اُمت کے لوگوں سے زیادہ جنت میں داخل ہونگے۔ پھر جبرئیلؑ مجھ کو ساتویں آسمان کی طرف لے چلے اور دروازہ پر پہنچکر اس کو کھلوایا۔ پوچھا گیا کون ہے جبرئیلؑ نے کہا میں جبرئیلؑ ہوں، پوچھا گیا اور تمہارے ساتھ کون ہے جبرئیلؑ نے کہا محمدؐ ہیں پھر پوچھا گیا کیا ان کو بلایا گیا ہے جبرئیلؑ نے کہا۔ ہاں۔ فرشتوں نے کہا محمدؐ کو مرحبا۔ اچھا آنیوالا آیا۔ اس کے بعد دروازہ کھولا گیا تو دیکھا ابراہیم علیہ السّلام کھڑے ہیں۔ جبرئیلؑ نے کہا یہ آپ کے والد ابراہیمؑ ہیں ان کو سلام کرو۔ میں نے سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا نیک نصیب بیٹے اور صالح نبی کا آنا مبارک ہو۔ پھر مجھ کو سدرۃ المنتہیٰ کی طرف لے جایا گیا میں نے دیکھا کہ سدرۃ المنتہیٰ کے پھل یعنی بیر مقام ہجر کے مٹکوں کے برابر ہیں اور اسکے پتے ہاتھی کے کانوں کے برابر ہیں۔ جبرئیلؑ نے کہا یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے میں نے دیکھا کہ وہاں چار نہریں تھیں دو نہریں پوشیدہ اور دو نہریں ظاہر ہیں۔ میں نے جبرئیلؑ سے پوچھا یہ دو قسم کی نہریں کیسی ہیں جبرئیل نے کہا یہ دونوں جو مخفی ہیں بہشت کی نہریں ہیں۔ (یعنی کوثر سلسبیل) اور یہ دو نہریں جو ظاہر ہیں نیل اور فرات ہیں۔ اسکے بعد مجھ کو بیت معمور دکھایا گیا۔ (یعنی وہ خانہ خدا جو بالکل خانہ کعبہ کے اوپر ساتویں آسمان میں ہے) پھر میرے پاس ایک برتن شراب کا اور ایک برتن دودھ کا اور ایک برتن شہد کا لایا گیا۔ میں نے ان میں سے دودھ کا برتن لے لیا۔ جبرئیلؑ نے کہا دودھ فطرت ہے یعنی وہ فطرت جس پر آپ اور آپ کی اُمت ہے (اس سے مراد دین اسلام ہے) اسکے بعد مجھ پر نماز فرض کی گئی یعنی رات اور دن

خَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ وَّاِنِّيْ وَاللّٰهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِاُمَّتِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَاُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَاُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ بِمَا اُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَاِنِّيْ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِاُمَّتِكَ قَالَ سَاَلْتُ رَبِّيْ حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ وَلٰكِنِّيْ اَرْضٰى وَاُسَلِّمُ قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادٰى مُنَادٍ اَمْضَيْتُ فَرِيْضَتِيْ وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں پھر میں واپس ہوا اور موسیٰؑ کے پاس آیا۔ موسیٰؑ نے پوچھا تم کو کیا حکم دیا گیا ہے میں نے کہا مجھ کو رات دن میں پچاس نمازوں کا حکم دیا گیا ہے۔ موسیٰؑ نے کہا تمہاری امت رات دن میں پچاس نمازیں ادا کرنے کی قوت نہیں رکھتی خدا کی قسم! میں تم سے پہلے لوگوں کو آزما چکا ہوں اور بنو اسرائیل کی اصلاح و معالجہ میں کافی کوشش کر چکا ہوں۔ لیکن وہ اصلاح پذیر نہ ہوئے تم اپنے پروردگار کے پاس واپس جاؤ اور اپنی اُمّت کے لئے تخفیف چاہو۔ چنانچہ میں پھر بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوا اور دس نمازیں کم کر دی گئیں۔ میں پھر موسیٰؑ کے پاس آیا۔ اور انہوں نے پھر یہی کہا میں پھر دربار الٰہی میں حاضر ہوا اور دس (اور) نمازیں کم کر دیں گئیں۔ میں پھر موسیٰؑ کے پاس آیا اور انہوں نے پھر یہی کہا میں پھر بارگاہ ربّ العزت میں حاضر ہوا اور دس اور کم کر دی گئیں۔ میں پھر موسیٰؑ کے پاس آیا اور انہوں نے پھر بھی یہی کہا میں پھر دربار خداوندی میں حاضر ہوا اور دس نمازیں رات دن میں باقی رہ گئیں۔ میں پھر موسیٰؑ کے پاس آیا انہوں نے پھر یہی کہا میں واپس ہوا اور بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوا اور رات دن میں پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا میں موسیٰؑ کے واپس ہوا تو انہوں نے پھر یہی کہا میں نے کہا اب مجھ کو رات دن میں پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا ہے۔ موسیٰؑ نے کہا تمہاری اُمت رات دن میں پانچ نمازیں بھی ادا نہ کر سکے گی میں تم سے پہلے لوگوں کا تجربہ کر چکا ہوں اور بنو اسرائیل کا سخت ترین علاج کر چکا ہوں تم اپنے پروردگار کے پاس جاؤ اور مزید تخفیف چاہو میں نے کہا میں نے بار بار اپنے پروردگار سے تخفیف کا سوال کیا ہے اب مجھ کو شرم آتی ہے میں اسی پر راضی ہوں۔ اور خدا کے اسی حکم کو تسلیم کے لئے تخفیف کی (یعنی میں نے پچاس نمازیں کی تھیں اب اگرچہ بندوں کی آسانی کے لئے ان میں تخفیف کر دی ہے لیکن ان کو پچاس نمازوں ہی کا ثواب ملے گا۔ (بخاری و مسلم)

۵۶۱۲ ح ۲ وَعَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُتِيْتُ بِالْبُرَاقِ وَهُوَ دَابَّةٌ اَبْيَضُ طَوِيْلٌ

ثابت بنانیؒ انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے میرے پاس براق لایا گیا یہ ایک سفید رنگ کا چوپایہ تھا گدھے سے اونچا اور خچر سے نیچا۔ اس کا قدم حد نظر تک اٹھتا

فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُوْنَ الْبَغْلِ يَقَعُ حَافِرُهٗ عِنْدَ
مُنْتَهٰى طَرْفِهٖ فَرَكِبْتُهٗ حَتّٰى اَتَيْتُ بَيْتَ
الْمَقْدِسِ فَرَبَطْتُهٗ بِالْحَلْقَةِ الَّتِيْ تَرْبِطُ بِهَا
الْاَنْبِيَاءُ قَالَ ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ
فَصَلَّيْتُ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجْتُ
فَجَاءَنِيْ جِبْرَئِيْلُ بِاِنَاءٍ مِّنْ خَمْرٍ وَّاِنَاءٍ
مِّنْ لَبَنٍ فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرَئِيْلُ
اخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا اِلَى
السَّمَاءِ وَسَاقَ مِثْلَ مَعْنَاهُ قَالَ فَاِذَا اَنَا
بِاٰدَمَ فَرَحَّبَ بِيْ وَدَعَا لِيْ بِخَيْرٍ وَقَالَ فِي
السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاِذَا اَنَا بِيُوْسُفَ
اِذَا هُوَ قَدْ اُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ فَرَحَّبَ
بِخَيْرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ بُكَاءَ مُوْسٰى وَقَالَ
فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاِذَا اَنَا بِاِبْرَاهِيْمَ مُسْنِدًا
ظَهْرَهٗ اِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ وَاِذَا هُوَ يَدْخُلُهٗ
كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُوْدُوْنَ
اِلَيْهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِيْ اِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهٰى
فَاِذَا وَرَقُهَا كَاٰذَانِ الْفِيَلَةِ وَاِذَا ثَمَرُهَا
كَالْقِلَالِ فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ مَا غَشِيَ
تَغَيَّرَتْ فَمَا اَحَدٌ مِّنْ خَلْقِ اللّٰهِ يَسْتَطِيْعُ
اَنْ يَّنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا وَاَوْحٰى اِلَيَّ مَا اَوْحٰى
فَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فِيْ كُلِّ
يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فَنَزَلْتُ اِلٰى مُوْسٰى
فَقَالَ مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلٰى اُمَّتِكَ
قُلْتُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فِيْ كُلِّ
يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى
رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ فَاِنَّ
اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَاِنِّيْ بَلَوْتُ
بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَخَبَرْتُهُمْ قَالَ

تھا میں اس پر سوار ہوا اور بیت المقدس میں آیا اور میں نے براق کو اس حلقہ میں باندھ دیا جس سے انبیاءؑ براقوں کو باندھتے تھے۔ پھر میں مسجد (اقصیٰ) میں داخل ہوا۔ دو رکعت نماز پڑھی پھر میں مسجد سے باہر آیا اور جبرئیلؑ میرے پاس ایک پیالہ شراب کا اور ایک پیالہ دودھ کا لائے میں نے دودھ کا پیالہ لے لیا جبرئیلؑ نے کہا کہ آپ نے فطرت (دین اسلام) کو اختیار کر لیا۔ اور پھر جبرئیلؑ مجھ کو آسمان کی طرف لے چلے۔ اس کے بعد انسؓ نے حدیث سابق کے ہم معنی حدیث بیان کی اور پھر کہا کہ رسول خداؐ نے فرمایا میں نے آدمؑ کو دیکھا۔ انہوں نے مجھ کو مرحبا کہا اور میرے لئے دعائے خیر کی اور تیسرے آسمان کا حال بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ وہاں مجھ کو یوسفؑ نظر آئے جن کو (دنیا کا) آدھا حسن قدرت نے عطا فرمایا ہے انہوں نے بھی مرحبا کہا اور میرے لئے دعائے خیر کی۔ انسؓ نے اس سلسلہ میں حضرت موسیٰؑ کے رونے کا ذکر نہیں کیا اور ساتویں آسمان کے متعلق حضور نے فرمایا کہ ناگہاں وہاں حضرت ابراہیمؑ ملے جو اپنی پشت بیت معمور سے لگائے ہوئے تھے اور بیت معمور میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور جو فرشتے ایکبار داخل ہو چکتے ہیں ان کو دوبارہ داخل ہونے کا موقع نہیں دیا جاتا (یعنی بیت معمور میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور فرشتوں کی تعداد اتنی ہے کہ جو جماعت ایکبار داخل ہو چکتی ہے اسکو دوبارہ داخل ہونیکا موقع نہیں ملتا بلکہ روزانہ فرشتے آتے ہیں)، پھر مجھ کو سدرۃ المنتہیٰ پر لے گئے (یعنی بیر کے درخت کے پاس)، اس درخت کے پتے ہاتھی کے کانوں کی مانند ہیں اور اسکے پھل (یعنی بیر) مٹکوں کے برابر، سدرۃ المنتہیٰ کو خدا کے حکم سے اس چیز نے ڈھک دیا ہے جس سے خدا نے اسکو ڈھکنا مناسب سمجھا اور جس کا علم خدا ہی کو ہے)، اس کے بعد سدرۃ المنتہیٰ کی حالت بدل گئی اور اب کوئی شخص خدا کی مخلوقات میں سے اسکا وصف بیان نہیں کر سکتا پھر خداوند تعالےٰ نے میرے پاس وحی بھیجی جو کچھ کہ بھیجی پھر مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں یعنی رات دن میں واپس ہو کر موسیٰؑ کے پاس آیا انہوں نے پوچھا تمہارے پروردگار نے تمہاری اُمت پر کیا فرض کیا ہے۔ میں نے کہا کہ رات دن میں پچاس نمازیں۔ موسیٰؑ نے کہا اپنے پروردگار کے پاس واپس جاؤ اور تخفیف کی درخواست کرو اس لئے کہ تمہاری امت اتنی طاقت نہیں رکھتی میں نے بنو اسرائیل کو آزمایا ہے

فَرَجَعْتُ اِلٰی رَبِّیْ فَقُلْتُ یَا رَبِّ خَفِّفْ عَلٰی اُمَّتِیْ فَحَطَّ عَنِّیْ خَمْسًا فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَقُلْتُ حَطَّ عَنِّیْ خَمْسًا قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِیْقُ ذٰلِكَ فَارْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِیْفَ قَالَ فَلَمْ اَزَلْ اَرْجِعُ بَیْنَ رَبِّیْ وَ بَیْنَ مُوْسٰی حَتّٰی قَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوٰتٍ كُلَّ یَوْمٍ وَّلَیْلَةٍ لِكُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرٌ فَذٰلِكَ خَمْسُوْنَ صَلٰوةً مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ یَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهٗ حَسَنَةٌ فَاِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهٗ عَشْرًا وَمَنْ هَمَّ بِسَیِّئَةٍ فَلَمْ یَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ لَهٗ شَیْئًا فَاِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهٗ سَیِّئَةً وَّاحِدَةً قَالَ فَنَزَلْتُ حَتّٰی انْتَهَیْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ ارْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِیْفَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ رَجَعْتُ اِلٰی رَبِّیْ حَتّٰی اسْتَحْیَیْتُ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اوراس کا امتحان لیا ہے، واپس گیا اور عرض کیا اے پروردگار میری امت پر آسانی کرو اور نمازوں میں تخفیف کردے چنانچہ خداوند تعالٰے نے میری وجہ سے پانچ نمازیں کم کردیں میں پھر موسٰیؑ کے پاس آیا اور کہا میرے سبب سے پانچ نمازیں کم کردی گئیں ہیں موسٰیؑ نے کہا تمہاری امت اتنی طاقت نہیں رکھتی تم پھر اپنے پروردگار کے پاس جاؤ اور تخفیف چاہو۔ رسول خداؐ نے فرمایا کہ میں اپنے پروردگار اور حضرت موسٰیؑ کے درمیان اسی طرح آتا جاتا رہا اور تخفیف کا سلسلہ جاری رہا یہانتک کہ خداوند تعالٰے نے فرمایا اے محمدؐ! یہ پانچ نمازیں رات دن میں فرض کی گئی ہیں اور ان میں سے ہر نماز کا ثواب دس نمازوں کا ہے اسی طرح یہ پانچ نمازیں ثواب میں پچاس کے برابر ہیں پھر جس شخص نے نیکی کا ارادہ کیا اور اس کو کسی عذر کے سبب نہ کر سکا تو اسکے حساب میں صرف ارادہ ہی سے ایک نیکی لکھدیجاتی ہے۔ اور جب اس نیکی کو کرلیا تو اسکے حساب میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو شخص برے کام کا ارادہ کرے اور اس کو نہ کرسکے یا نہ کرے تو کچھ نہیں لکھا جاتا اور اگر اس برے کام کو کرلیا تو صرف ایک برائی اسکے حساب میں لکھی جاتی ہے اسکے بعد رسول خدا صلعم نے فرمایا۔ میں بارگاہ خداوندی سے واپس ہوا اور موسٰیؑ کے پاس پہنچا اور حقیقت حال سے ان کو آگاہ کیا انہوں نے پھر بھی یہی مشورہ دیا کہ اپنے پروردگار کے پاس جا کر اس میں تخفیف چاہو رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ میں نے حضرت موسٰیؑ سے کہا۔ میں بار بار درگاہ خداوندی میں حاضر ہوا ہوں اور اب مجھ کو وہاں جاتے شرم آتی ہے۔ (مسلم)

٥٦١٣ ج٣ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَبُوْذَرٍّ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ عَنِّیْ سَقْفُ بَیْتِیْ وَاَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرَئِیْلُ فَفَرَجَ صَدْرِیْ ثُمَّ غَسَلَهٗ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَآءَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَّاِیْمَانًا فَاَفْرَغَهٗ فِیْ صَدْرِیْ ثُمَّ اَطْبَقَهٗ ثُمَّ اَخَذَ بِیَدِیْ فَعَرَجَ بِیْ اِلَی السَّمَآءِ فَلَمَّا جِئْتُ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا قَالَ جِبْرَئِیْلُ لِخَازِنِ السَّمَآءِ افْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا جِبْرَئِیْلُ قَالَ هَلْ مَعَكَ

ابن شہابؓ انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ابوذرؓ نے بیان کیا کہ رسول خدا نے فرمایا ہے۔ کہ میں مکہ میں تھا کہ میرے مکان کی چھت کھولی گئی اور اس میں سے جبرئیلؑ نازل ہوئے جنہوں نے میرے سینے کو چاک کیا اور اس کو زمزم کے پانی سے دھویا پھر سونے کا طشت لایا گیا جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا اسکو میرے سینہ کے اندر الٹ دیا گیا اور اسکے بعد میرے سینہ کو ملا دیا گیا پھر جبرئیلؑ نے میرا ہاتھ پکڑا اور آسمان کی طرف مجھ کو لے چلے جب میں دنیا کے آسمان پر پہنچا تو جبرئیل نے آسمان کے داروغہ سے کہا دروازہ کھولو داروغہ نے پوچھا کون ہے۔ جبرئیلؑ نے کہا جبرئیلؑ۔ داروغہ نے پوچھا کیا تمہارے ساتھ اور کوئی بھی ہے۔ جبرئیل نے کہا ہاں۔ میرے ساتھ محمد صلعم ہیں۔ داروغہ نے پھر

أَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَعِيَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا إِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ عَلَى يَمِيْنِهِ أَسْوِدَةٌ وَعَلَى يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ إِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ لِجِبْرِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اٰدَمُ وَهٰذِهِ الْأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيْهِ فَأَهْلُ الْيَمِيْنِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْأَسْوِدَةُ الَّتِيْ عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ فَإِذَا نَظَرَ عَنْ يَمِيْنِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى حَتّٰى عُرِجَ بِيْ إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُ قَالَ أَنَسٌ فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمٰوٰتِ اٰدَمَ وَإِدْرِيْسَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى وَإِبْرَاهِيْمَ وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ وَجَدَ اٰدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَإِبْرَاهِيْمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا حَبَّةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُوْلَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عُرِجَ بِيْ حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى أَسْمَعُ فِيْهِ صَرِيْفَ الْأَقْلَامِ وَقَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنَسٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَلَى أُمَّتِيْ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى مَرَرْتُ عَلَى مُوْسٰى فَقَالَ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَكَ عَلَى أُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً قَالَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ فَرَاجَعَنِيْ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوْسٰى فَقُلْتُ وَضَعَ شَطْرَهَا فَقَالَ ارْجِعْ

پوچھا گیا انکو بلوایا گیا ہے جبرئیلؑ نے کہا ہاں جب دروازہ کھلا تو ہم آسمان دنیا کے اوپر پہنچے ناگہاں ایک شخص پر نظر پڑی جو وہاں بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے دائیں بائیں کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے جب وہ دائیں جانب دیکھتے تو ہنستے اور بائیں طرف نظر ڈالتے تو روتے انہوں نے مجھ سے کہا نبی صالح اور نیکبخت بیٹے مرحبا۔ میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون ہیں۔ انہوں نے کہا یہ آدم ہیں اور یہ لوگ جو ان کے دائیں بائیں بیٹھے ہیں ان کی اولاد کی روحیں ہیں ان میں سے جو لوگ دائیں جانب بیٹھے ہیں وہ جنتی ہیں اور وہ لوگ جو بائیں جانب ہیں دوزخی ہیں آدمؑ جب دائیں جانب دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور ہنستے ہیں اور بائیں جانب دیکھتے ہیں تو رنجیدہ ہو جاتے اور روتے ہیں پھر جبرئیلؑ مجھ کو دوسرے آسمان پر لے گئے اور اسکے داروغہ سے کہا دروازہ کھولو داروغہ نے وہی سوالات کئے۔ انسؓ کا بیان ہے کہ اسکے بعد حضور صلعم نے آسمانوں میں آدمؑ۔ ادریسؑ۔ موسیٰؑ۔ عیسیٰؑ اور ابراہیمؑ علیہم السّلام سے ملنے کا ذکر فرمایا۔ لیکن ان کے مقامات و منازل کی کیفیت بیان نہیں کی صرف آدم علیہ السّلام سے پہلے آسمان پر ملنے کا ذکر کیا اور چھٹے آسمان پر حضرت ابراہیمؑ کا پایا جانا ظاہر کیا۔ ابن شہابؓ کہتے ہیں کہ مجھ کو ابن حزمؓ نے بتایا ہے کہ ابن عباسؓ اور ابوحبہ انصاریؓ کہتے تھے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ پھر مجھ کو پہنچایا گیا یہاں تک کہ میں ایک ہموار و بلند مکان پر پہنچا۔ جہاں قلموں سے لکھنے کی آوازیں آرہی تھیں ابن حزمؓ اور انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا پھر خداوند تعالےٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں اور میں اُن نمازوں کا حکم لیکر بارگاہ الٰہی سے واپس ہوا۔ اور موسیٰ علیہ السّلام کے پاس سے گزرا انہوں نے پوچھا تمہارے ذریعہ خداوند تعالےٰ نے تمہاری اُمت پر کیا چیز فرض کی ہے۔ میں نے کہا پچاس نمازیں فرض کی گئی ہیں۔ موسیٰ نے کہا اپنے پروردگار کے پاس واپس جاؤ تمہاری امت اتنی طاقت نہیں رکھتی کہ پچاس نمازیں ادا کر سکے چنانچہ میں بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوا اور ان میں سے کچھ نمازیں کم کر دی گئیں میں پھر موسیٰؑ کے پاس آیا اور کہا ان کا کچھ حصہ معاف کر دیا گیا ہے۔ موسیٰؑ نے کہا پھر اپنے پروردگار کے پاس جاؤ تمہاری اُمت کو اتنی طاقت نہیں دی گئی ہے کہ وہ اتنی بھی ادا کر سکے۔ میں پھر واپس گیا اور کچھ اور معاف کر دیا گیا۔ میں اسکے بعد پھر موسیٰ علیہ السّلام کے پاس آیا انہوں نے کہا پھر اپنے پروردگار کے پاس جاؤ تمہاری اُمت اتنی

رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ فَرَاجَعْتُهُ فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُوْنَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّيْ ثُمَّ انْطَلَقَ بِيْ حَتّٰى انْتَهٰى بِيْ إِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِيْ مَا هِيَ ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيْهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

طاقت بھی نہیں رکھتی۔ میں پھر لیا۔ اور خداوند تعالےٰ نے فرمایا۔ پانچ نمازیں فرض کی گئی ہیں جو ثواب میں پچاس کے برابر ہیں اور میرا قول تبدیل نہیں ہوتا (یعنی میں پچاس نمازوں کا ثواب دوں گا اگرچہ ان کی تعداد میں تخفیف کر دی گئی) اسکے بعد میں پھر موسیٰؑ کے پاس آیا انہوں نے پھر مجھ کو لوٹانا چاہا۔ میں نے کہا اب مجھ کو اپنے پروردگار سے شرم آتی ہے۔ اسکے بعد نبی صلعم نے فرمایا کہ مجھ کو سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچایا گیا اس پر اس طرح کے رنگ چھائے ہوئے تھے (یعنی انوار) میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ کیا چیز تھی۔ پھر مجھ کو جنت میں داخل کیا گیا وہاں میں نے موتیوں کے قبوں (گنبدوں) کو دیکھا اور جنت کی مٹی مشک تھی۔ (بخاری ومسلم)

٥٦١٤ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتُهِيَ بِهٖ إِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ إِلَيْهَا يَنْتَهِيْ مَا يُعْرَجُ بِهٖ مِنَ الْأَرْضِ فَيُقْبَضُ مِنْهَا وَإِلَيْهَا يَنْتَهِيْ مَا يُهْبَطُ بِهٖ مِنْ فَوْقِهَا فَيُقْبَضُ مِنْهَا قَالَ إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى قَالَ فَرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَأُعْطِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثًا أُعْطِيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَأُعْطِيَ خَوَاتِيْمَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَغُفِرَ لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ مِنْ أُمَّتِهٖ شَيْئًا الْمُقْحِمَاتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جب رات کو رسول اللہ صلعم کو لے جایا گیا تو آپ کو سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچا گیا اور سدرۃ المنتہیٰ چھٹے! آسمان پر ہے اور زمین سے جو چیز اوپر لے جائی جاتی ہے وہ اسی سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچتی ہے اور یہاں سے اسکو بلا واسطہ اوپر لیا جاتا ہے (یعنی فرشتے اس سے آگے نہیں لے جاتے) اسی طرح جو زمین پر اتاری جاتی ہے وہ بھی اسی سدرۃ المنتہیٰ پر بھیجی جاتی ہے یہاں سے فرشتے اس کو لے لیتے ہیں۔ اسکے بعد ابن مسعودؓ نے یہ آیت پڑھی إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى (یعنی اس وقت کہ ڈھانک لیا سدرہ کو جس چیز نے کہ ڈھانک لیا) اور کہا کہ وہ چیز جسنے سدرہ کو ڈھانکا ہے سونے کے پروانے ہیں۔ اسکے بعد ابن مسعودؓ نے بیان کیا کہ شبِ معراج میں رسول خدا کو تین چیزیں عطا کی گئیں (١) پانچ نمازیں دی گئیں (٢) سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں عنایت ہوئیں (٣) اور اس شخص کے گناہ کبیرہ معاف کئے گئے جو حضور صلعم کی اُمت میں سے کسی کو خدا کا شریک نہ ٹھہرائے۔ (مسلم)

٥٦١٥ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ فِي الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْأَلُنِيْ عَنْ مَسْرَايَ فَسَأَلَتْنِيْ عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ أُثْبِتْهَا فَكُرِبْتُ كَرْبًا مَا كُرِبْتُ مِثْلَهٗ فَرَفَعَهُ اللّٰهُ لِيْ أَنْظُرُ إِلَيْهِ مَا يَسْأَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ وَقَدْ رَأَيْتُنِيْ فِيْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے میں نے اپنے آپ کو حجر (حطیم) میں دیکھا اس حال میں کہ میں کھڑا تھا اور قریش مجھ سے میرے شب معراج میں لئے جانے کا حال دریافت کر رہے تھے انہوں نے مجھ سے بیت المقدس کی چیزیں اور نشانیاں دریافت کرنی شروع کیں جو مجھ کو یاد نہ تھیں میں اس سے بہت غمگین اور پریشان ہوا اتنا غمگین و پریشان کہ کبھی نہ ہوا تھا پس خداوند تعالےٰ نے بیت المقدس کو بلند کیا اور وہ میری آنکھوں کے سامنے آگیا میں اس کو

فَاِذَا مُوْسٰے قَائِمٌ یُصَلِّے فَاِذَا رَجُلٌ
ضَرْبٌ جَعْدٌ کَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ
وَاِذَا عِیْسٰے قَائِمٌ یُصَلِّے اَقْرَبُ النَّاسِ
بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِیُّ وَاِذَا
اِبْرَاهِیْمُ قَائِمٌ یُصَلِّے اَشْبَهُ النَّاسِ بِهٖ
صَاحِبُکُمْ یَعْنِیْ نَفْسَهٗ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ
فَاَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ
الصَّلٰوةِ قَالَ لِیْ قَائِلٌ یَا
مُحَمَّدُ هٰذَا مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ
فَسَلِّمْ عَلَیْهِ فَالْتَفَتُّ
اِلَیْهِ فَبَدَاَنِیْ بِالسَّلَامِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ

دیکھ رہا تھا اور وہ مجھ سے جو سوال کرتے جاتے تھے اس کا جواب میں ان کو دیتا جاتا تھا اور میں نے اپنے آپ کو (شب معراج میں) انبیاء کی جماعت کے اندر پایا۔ میں نے ناگہاں دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں میں نے دیکھا موسیٰ ایک مرد ہیں متوسط قد کے کسی قدر دبلے۔ گول بدن یا بل کھائے بال گویا کہ وہ قبیلہ شنوءۃ کے ایک مرد ہیں پھر ناگہاں میری نظر عیسیٰ علیہ السلام پر پڑی جو کھڑے نماز پڑھ رہے تھے شکل و صورت میں ان سے زیادہ مشابہ عروہ بن مسعود ثقفی ہیں۔ پھر میں نے اچانک ابراہیم کو نماز پڑھتے دیکھا جن سے تمہارا دوست (یعنی خود حضور صلعم) بہت مشابہ ہے۔ پھر نماز کا وقت آگیا اور میں ان سب کا امام بنا جب میں نماز پڑھ چکا تو ایک شخص نے مجھ کو مخاطب کر کے کہا اے محمدؐ! یہ دوزخ کا داروغہ موجود ہے اس کو سلام کرو۔ میں نے اس کی طرف دیکھا تو اسنے سلام میں پہل کی (یعنی پہلے اسنے مجھ کو سلام کیا) (مسلم)

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِیْ

(فصل دوم) اس میں باب کوئی نہیں ہے

فصل سوم

۵۶۱۲ ح ۶
عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّے
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَمَّا کَذَّبَنِیْ
قُرَیْشٌ قُمْتُ فِی الْحِجْرِ فَجَلَّی اللّٰهُ لِیْ بَیْتَ الْمَقْدِسِ
فَطَفِقْتُ اُخْبِرُهُمْ عَنْ اٰیَاتِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ
اِلَیْهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول خدا صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب قریش نے (معراج کی بابت) مجھ کو جھوٹا قرار دیا تو میں (ان کے سوالات کا جواب دینے کے لئے) مقام حجر (حطیم) میں کھڑا ہوا اور (خداوند تعالےٰ نے بیت المقدس کو میری نگاہوں کے سامنے کر دیا میں بیت المقدس کیطرف دیکھ رہا تھا اور ان کو جواب دے رہا تھا (بخاری مسلم)

بَابٌ فِی الْمُعْجِزَاتِ

معجزات کا بیان

فصل اول

۵۶۱۴ ح ۱
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَا بَکْرِنِ الصِّدِّیْقَ
قَالَ نَظَرْتُ اِلٰی اَقْدَامِ الْمُشْرِکِیْنَ عَلٰے رُءُوْسِنَا
وَنَحْنُ فِی الْغَارِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ
اَحَدَهُمْ نَظَرَ اِلٰے قَدَمِهٖ اَبْصَرَنَا

حضرت انسؓ بن مالکؓ کہتے ہیں کہ ابوبکر صدیقؓ نے (ہجرت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے غار میں چھپنے کا حال بیان کیا اور کہا) کہ میں نے غار کے اوپر کی جانب دیکھا تو مجھ کو مشرکوں کے قدم نظر آئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اگر اس میں سے کسی ایک کی نظر بھی اپنے قدموں

فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۵۶۱۸ ح ۲ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ يَا اَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِيْ كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِيْنَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتّٰى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ وَخَلَا الطَّرِيْقُ لَا يَمُرُّ فِيْهِ اَحَدٌ فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيْلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهَا الشَّمْسُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهَا وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدَيَّ يَنَامُ عَلَيْهِ وَبَسَطْتُ عَلَيْهِ فَرْوَةً وَقُلْتُ نَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَنَا اَنْفُضُ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ اَنْفُضُ مَا حَوْلَهٗ وَاِذَا اَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ قُلْتُ اَفِيْ غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَفَتَحْلِبُ قَالَ نَعَمْ فَاَخَذَ شَاةً فَحَلَبَ فِيْ قَعْبٍ كُثْبَةً مِّنْ لَبَنٍ وَمَعِيْ اِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَوِيْ فِيْهَا يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهٗ فَوَافَقْتُهٗ حَتَّى اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ اَسْفَلُهٗ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ ثُمَّ قَالَ اَلَمْ يَاْنِ لِلرَّحِيْلِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَا مَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ فَقُلْتُ اُتِيْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ بِهٖ فَرَسُهٗ اِلٰى بَطْنِهَا فِيْ جَلَدٍ مِّنَ الْاَرْضِ

پڑگئی تو ہم کو دیکھ لے گا۔ آپ نے فرمایا ابوبکرؓ! تمہارا خیال ان دو شخصوں کی نسبت کیا ہے جنکا تیسرا ساتھی خدا ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت براء بن عازبؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ابوبکرؓ سے کہا۔ اے ابوبکرؓ جب تم رات کو رسول اللہ صلعم کے ساتھ مکّہ سے مدینہ کو ہجرت کر کے چلے تھے تو تم نے کیا کیا۔ ابوبکرؓ نے کہا کہ (غار سے نکل کر) ہم ساری رات چلے اور دوسرے دن بھی آدھے دن تک سفر کرتے رہے جب دوپہر ہو گئی اور آفتاب ٹھہر گیا اور راستہ آنے جانے والوں سے خالی ہو گیا تو ہم کو ایک پتھر نظر آیا بہت لمبا جسکے نیچے سایہ تھا۔ اور آفتاب اس پر نہ آیا تھا (یعنی اسکے گوشوں میں دھوپ نہ تھی) ہم اسکے پاس اتر پڑے اور میں نے رسول اللہ صلعم کے لئے اپنے ہاتھوں سے ایک جگہ صاف و ہموار کی تاکہ رسول اللہ صلعم اس پر سو رہیں پھر میں نے پوستین بچھایا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ سو رہیئے میں ادھر اُدھر دیکھتا رہوں گا۔ اور آپ کی حفاظت کروں گا۔ رسول اللہ صلعم سو گئے اور میں وہاں سے اُٹھا تاکہ اِدھر اُدھر دیکھتا رہوں اور آپ کی حفاظت کروں۔ ناگہاں میں نے ایک چرواہے کو دیکھا جو ادھر چلا آرہا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کیا تیری بکریوں میں دودھ ہے؟ اسنے کہا ہاں ہے۔ میں نے کہا کیا تو دودھ دوہے گا۔ اسنے کہا۔ ہاں۔ یہ کہکر اسنے ایک بکری کو پکڑلیا اور لکڑی کے پیالے میں تھوڑا سا دودھ دوہ دیا۔ میرے پاس ایک چھاگل تھی جس میں میں نے رسول اللہ صلعم کے لئے پانی بھر رکھا تھا جس کو آپ پیتے بھی تھے اور اس سے وضو بھی فرماتے تھے میں واپس آیا تو رسول اللہ صلعم سو رہے تھے۔ میں نے جگانا مناسب نہ جانا۔ اور خود بھی سو رہا یہاں تک کہ آپ خود بیدار ہوئے میں نے دودھ میں تھوڑا سا پانی ملایا اور وہ ٹھنڈا ہو گیا۔ اور پھر عرض کیا یا رسول اللہ! پیجئے۔ آپ نے پی لیا۔ اور میں بہت خوش ہوا۔ پھر آپ نے فرمایا کیا کوچ کا وقت نہیں آیا۔ میں نے عرض کیا۔ ہاں۔ وقت آگیا۔ چنانچہ دن ڈھلے ہم نے کوچ کیا اور ہمارے پیچھے سراقہ بن مالک آیا (جس کو مکّہ کے کافروں نے آپ کی تلاش میں بھیجا تھا اور سو اونٹ انعام مقرر کیا تھا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! دشمن آگیا آپ نے فرمایا غم نہ کرو۔ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ اسکے بعد نبی صلعم نے سراقہ کے لئے بددعا کی۔ سراقہ کا گھوڑا

فَقَالَ اِنِّیْ اَرٰىكُمَا دَعَوْتُمَا عَلَیَّ فَادْعُوْا لِیْ فَاللّٰهُ لَكُمَا اَنْ اَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَجٰی فَجَعَلَ لَا یَلْقٰی اَحَدًا اِلَّا قَالَ كُفِیْتُمْ مَا هٰهُنَا فَلَا یَلْقٰی اَحَدًا اِلَّا رَدَّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ بِمَقْدَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِیْ اَرْضٍ یَخْتَرِفُ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنِّیْ سَآئِلُكَ عَنْ ثَلٰثٍ لَا یَعْلَمُهُنَّ اِلَّا نَبِیٌّ فَمَا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا اَوَّلُ طَعَامِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا یَنْزِعُ الْوَلَدُ اِلٰی اَبِیْهِ اَوْ اِلٰی اُمِّهٖ قَالَ اَخْبَرَنِیْ بِهِنَّ جِبْرَئِیْلُ اٰنِفًا اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَی الْمَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ یَاْكُلُهٗ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِیَادَةُ كَبِدِ حُوْتٍ وَاِذَا سَبَقَ مَآءُ الرَّجُلِ مَآءَ الْمَرْاَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَاِذَا سَبَقَ مَآءُ الْمَرْاَةِ نَزَعَتْ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْیَهُوْدَ قَوْمٌ بُهْتٌ وَاِنَّهُمْ اِنْ یَّعْلَمُوْا بِاِسْلَامِیْ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَسْاَلَهُمْ یَبْهَتُوْنِیْ فَجَآءَتِ الْیَهُوْدُ فَقَالَ اَیُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فِیْكُمْ قَالُوْا اِنَّهٗ خَیْرُنَا وَابْنُ خَیْرِنَا وَسَیِّدُنَا وَابْنُ سَیِّدِنَا فَقَالَ اَرَاَیْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوْا اَعَاذَهُ اللّٰهُ اَبْنُ

پیٹ تک سراقہ کو لیکر زمین میں دھنس گیا سراقہ نے کہا۔ میں جانتا ہوں تم دونوں نے میرے لئے بد دُعا کی ہے۔ تم میری نجات و خلاصی کی دعا کرو۔ میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں کفار کو تمہارا پیچھا کرنے سے روک دوں گا۔ رسول اللہ صلعم نے اسکے لئے دعا کی اور وہ نجات پا گیا۔ اور پھر جو شخص سراقہ کو راستہ میں ملا اس سے کہہ دیا تمہارے لئے میرا تجسس کافی ہے۔ ادھر وہ شخص نہیں ہے اس شخص کو جو شخص بھی ملا اسکو اسنے یہی کہہ کر واپس کر دیا۔ (بخاری و مسلم)

ح۳ ۵۶۱۹ حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن سلام رضؓ ایک جگہ درختوں کے پھلوں کو اکٹھا کر رہا تھا کہ اسنے رسول خدا صؐ کے مکہ سے مدینہ میں تشریف لے آنے کا حال سنا وہ نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں آپ سے تین باتیں دریافت کرتا ہوں جن کو سوائے نبی کے کوئی نہیں جانتا ایک تو یہ کہ قیامت کی پہلی علامت کیا ہو گی۔ دوسرے یہ کہ جنتیوں کا پہلا کھانا کیا ہو گا۔ (جس کو جنت میں داخل ہو کر کھائینگے) تیسری یہ کہ کونسی چیز ہے جو بیٹے کو باپ یا ماں کی طرف مشابہت کی طرف کھینچتی ہے۔ رسول خداؐ نے فرمایا جبرئیل نے ابھی ابھی ان باتوں سے مجھ کو آگاہ کیا ہے۔ قیامت کی پہلی علامت وہ آگ ہو گی جو لوگوں کو مشرق کی طرف سے مغرب کی طرف کھینچ کر لے جائیگی اور جنتیوں کا سب سے پہلا کھانا مچھلی کے کلیجہ کی زیادتی ہو گی یعنی جگر کا وہ ٹکڑا جو جگر سے علیحدہ لٹک رہا ہے اور بچے میں ماں باپ کی مشابہت کا سبب یہ ہے کہ اگر مرد کا پانی (منی) عورت کے پانی پر غالب ہوتا ہے تو باپ بچے کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے یعنی اس کی صورت پر پیدا ہوتا ہے۔ یہ سنکر عبداللہ بن سلام رضؓ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ خدا کے سچے رسول ہیں اسکے بعد عبداللہ بن سلام رضؓ نے کہا یا رسول اللہؐ یہود بڑی افترا پرداز قوم ہے اس کو جب میرا مسلمان ہونا معلوم ہو گا تو مجھ پر بہتان باندھیں گے۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ میرے اسلام کا حال معلوم ہونے سے پہلے آپ میری بابت ان سے دریافت کر لیں۔ چنانچہ یہود کو بلایا گیا (اور عبداللہ بن سلام رضؓ کہیں چھپ گئے) رسول اللہ صلعم نے ان سے پوچھا۔ تم میں عبداللہ بن سلام کیسا شخص ہے انہوں نے کہا ہم میں سے بہترین آدمی کا بیٹا ہے۔ ہمارا سردار ہے اور ہمارے سردار کا بیٹا ہے حضور صلعم نے فرمایا۔ اگر عبداللہ بن سلام رضؓ

ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ فَقَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا فَانْتَقَصُوْهُ قَالَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُوْلَ اللهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى ٥٦٢٠
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِيْنَ بَلَغَنَا إِقْبَالُ أَبِيْ سُفْيَانَ وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُّخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَّضْرِبَ أَكْبَادَهَآ إِلٰى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى نَزَلُوْا بَدْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَيَضَعُ يَدَهٗ عَلَى الْأَرْضِ هٰهُنَا وَهٰهُنَا قَالَ فَمَامَاتَ أَحَدُهُمْ عَنْ مَّوْضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ ٥٦٢١
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ يَّوْمَ بَدْرٍ اَللّٰهُمَّ أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ إِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَخَذَ أَبُوْ بَكْرٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَلْحَحْتَ عَلٰى رَبِّكَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَثِبُ فِي الدِّرْعِ

مسلمان ہو جائے تو کیا تم بھی مسلمان ہو جاؤ گے؟ انہوں نے کہا خدا اسکو اسلام سے بچائے اور اپنی پناہ میں رکھے۔ یہ سنکر عبداللہ بن سلام ؓ ان کے سامنے آگئے اور کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود عبادت کے قابل نہیں۔ اور محمد ﷺ خدا کے رسول ہیں۔ یہ سنکر یہود نے کہا ہم میں سے یہ شخص بہت برا ہے اور بد ترین شخص کا بیٹا ہے اور ان پر طرح طرح کے عیب لگانے لگے۔ عبداللہ بن سلام نے کہا یہی وہ بات ہے جس سے یا رسول اللہ میں ڈرتا تھا۔ (بخاری)

حضرت انس ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے جب ابو سفیان کے (شام سے واپس) آنے کی خبر سنی تو مدینہ والوں سے مشورہ کیا۔ سعد بن عبادہ ؓ نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے اگر آپ ہم کو یہ حکم دیں کہ ہم اپنی سواری کے جانوروں کو دریا میں ڈالدیں تو ہم ایسا ہی کرینگے۔ اور اگر آپ فرمائیں گے کہ ہم اپنی سواریوں (اونٹوں اور گھوڑوں) کے جگر کو برک غماد تک ماریں تو ہم ایسا ہی کرینگے۔ (برک غماد یمن کا ایک شہر ہے مطلب یہ ہے کہ اگر آپ حکم دیں کہ برک غماد تک اپنے اونٹوں اور گھوڑوں کو دوڑاتے چلے جائیں تو ہم کو انکار نہ ہوگا)، انس ؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلعم نے لوگوں کو (جنگ کیلئے) تیار کیا اور لوگ آپ کے ساتھ روانہ ہوئے اور بدر کے مقام پر پہنچے رسول اللہ صلعم نے فرمایا (لوگو دیکھو) یہ جگہ فلاں شخص کی نعش کی ہے (یعنی وہ یہاں ہلاک ہو کر گرے گا)، اور یہ جگہ فلاں شخص کے قتل کی ہے (یعنی اسی طرح آپ نے ستر کفار کی جگہ مقرر کی)، پھر جو جو مقامات آپ نے متعین کیے تھے ان میں سے ایک بھی متجاوز نہ ہوا۔ جہاں آپ نے ہاتھ رکھا تھا وہ کافر اسی جگہ ہلاک ہوا۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس ؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم بدر کے دن خیمہ میں تشریف فرما تھے کہ آپ نے یہ دعا کی اے اللہ تعالیٰ! میں تجھ سے تیری امان اور تیرے وعدہ کا (جو تو نے ہم سے کیا ہے) ایفاء چاہتا ہوں، اگر تو اے اللہ تعالیٰ! یہ چاہتا ہے (کہ مومن ہلاک ہو جائیں)، تو آج کے بعد تیری عبادت نہ کیجائے گی۔ آپ اتنا ہی فرمانے پائے تھے کہ ابو بکر ؓ نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا یا رسول اللہ! بس اتنا کافی ہے۔ آپ نے دعا میں اپنے پروردگار سے بہت مبالغہ کیا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلعم

وَهُوَ يَقُوْلُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

تیزی کے ساتھ خیمہ سے باہر آئے حالانکہ آپ زرہ پہنے ہوئے تھے، (اور بلند آواز میں) یہ آیت پڑھی سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ (کفار کو عنقریب شکست دیجائے گی اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائینگے۔ (بخاری)

٥٦٢٢ ح ٦ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ هٰذَا جِبْرِيْلُ اٰخِذٌ بِرَاْسِ فَرَسِهٖ عَلَيْهِ اَدَاةُ الْحَرْبِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ بدر کے دن رسول اللہ صلعم نے فرمایا یہ جبرئیل ہیں جو اپنے گھوڑے کا سر (یعنی باگ) پکڑے ہوئے ہیں اور لڑائی کا سامان لئے ہوئے ہیں۔ (بخاری)

٥٦٢٣ ح ٧ وَعَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ يَشْتَدُّ فِيْ اَثَرِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اَمَامَهٗ اِذْ سَمِعَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ فَوْقَهٗ وَصَوْتَ الْفَارِسِ يَقُوْلُ اَقْدِمْ حَيْزُوْمُ اِذْ نَظَرَ اِلَى الْمُشْرِكِ اَمَامَهٗ خَرَّ مُسْتَلْقِيًا فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ قَدْ خُطِمَ اَنْفُهٗ وَشُقَّ وَجْهُهٗ كَضَرْبَةِ السَّوْطِ فَاخْضَرَّ ذٰلِكَ اَجْمَعُ فَجَآءَ الْاَنْصَارِيُّ فَحَدَّثَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقْتَ ذٰلِكَ مِنْ مَّدَدِ السَّمَآءِ الثَّالِثَةِ فَقَتَلُوْا يَوْمَئِذٍ سَبْعِيْنَ وَاَسَرُوْا سَبْعِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جب کہ اس روز (جنگ بدر کی دن) ایک مسلمان ایک مشرک کے پیچھے دوڑ رہا تھا ناگہاں اسنے چابک کی آواز سنی جو اسکے سامنے بھاگا جا رہا تھا۔ پھر اسنے ایک سوار کی آواز سُنی جو کہہ رہا تھا حَیْزُوْمُ آگے بڑھ (حَیْزُوْمُ حضرت جبرئیلؑ کے گھوڑے کا نام ہے) پھر اس مسلمان نے جو اس مشرک کا پیچھا کر رہا تھا کہ وہ اسکے سامنے چت پڑا ہوا ہے۔ اس کی ناک پرنشان ہے اور اس کا منہ پھٹ گیا ہے (یعنی کوڑے کی ضرب سے) اور جہاں کوڑا پڑا تھا وہ تمام جلد نیلی ہوگئی ہے۔ وہ مسلمان رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور واقعہ بیان کیا۔ حضور صلعم نے فرمایا۔ تو سچ کہتا ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ یہ فرشتہ جسنے اس مشرک کے کوڑا مارا تھا، تیسرے آسمان کی امدادی فوج کا فرشتہ تھا۔ ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ جنگ بدر میں ستر آدمی کافروں کے مسلمانوں نے قتل کئے اور ستر کو گرفتار کیا۔ (مسلم)

٥٦٢٤ ح ٨ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ رَاَيْتُ عَنْ يَّمِيْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ شِمَالِهٖ يَوْمَ اُحُدٍ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيْضٌ يُقَاتِلَانِ كَاَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَاَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ يَعْنِيْ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ احد کی لڑائی میں میں نے رسول اللہ صلعم کے دائیں بائیں دو آدمیوں کو دیکھا جو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور دشمنوں سے نہایت سختی کے ساتھ لڑ رہے تھے ان آدمیوں کو میں نے نہ تو اس سے پہلے کبھی دیکھا تھا اور نہ کبھی بعد میں دیکھا اور یہ دونوں آدمی جبرئیل اور میکائیل علیہما السّلام فرشتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

٥٦٢٥ ح ٩ وَعَنِ الْبَرَآءِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا اِلٰى اَبِيْ رَافِعٍ فَدَخَلَ

حضرت براءؓ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلعم نے ایک جماعت کو ابورافعؒ کے پاس بھیجا (اس جماعت میں سے) عبداللہ بن عتیکؓ

ؒ ابورافع حضور صلعم کا بدترین دشمن تھا جسنے کئی بار عہد شکنی کی تھی اور بہت سے فتنے برپا کئے تھے۔ حضور صلعم کی ہجو کرتا تھا اور اپنے قلعہ میں پناہ گزین ہوگیا تھا حضور صلعم نے اسکو مار ڈالنے کے لئے یہ جماعت روانہ کی تھی ۱۲۔ مترجم

عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَتِيْكٍ بَيْتَهُ لَيْلًا وَهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَتِيْكٍ فَوَضَعْتُ السَّيْفَ فِيْ بَطْنِهِ حَتّٰى اَخَذَ فِيْ ظَهْرِهِ فَعَرَفْتُ اَنِّيْ قَتَلْتُهُ فَجَعَلْتُ اَفْتَحُ الْاَبْوَابَ حَتّٰى انْتَهَيْتُ اِلٰى دَرَجَةٍ فَوَضَعْتُ رِجْلِيْ فَوَقَعْتُ فِيْ لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ فَانْكَسَرَتْ سَاقِيْ فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ فَانْطَلَقْتُ اِلٰى اَصْحَابِيْ فَانْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ اَبْسُطْ رِجْلَكَ فَبَسَطْتُ رِجْلِيْ فَمَسَحَهَا فَكَاَنَّمَا لَمْ اَشْتَكِهَا قَطُّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۵۸۷۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيْدَةٌ فَجَاؤُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا هٰذِهٖ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ فَقَالَ اَنَا نَازِلٌ ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوْبٌ بِحَجَرٍ وَلَبِثْنَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ لَا نَذُوْقُ ذَوَاقًا فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فَعَادَ كَثِيْبًا اَهْيَلَ فَانْكَفَأْتُ اِلَى امْرَاَتِيْ فَقُلْتُ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيْدًا فَاَخْرَجَتْ جِرَابًا فِيْهِ صَاعٌ مِّنْ شَعِيْرٍ وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتِ الشَّعِيْرَ حَتّٰى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنْتُ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ فَتَعَالَ اَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَهْلَ الْخَنْدَقِ اِنَّ جَابِرًا صَنَعَ سُوْرًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ

رات کے وقت ابورافع کے گھر میں داخل ہوئے جبکہ وہ سو رہا اور اسکو مار ڈالا۔ عبداللہ بن عتیکؓ کا بیان ہے کہ میں نے ابورافع کے پیٹ پر تلوار رکھی یہاں تک کہ وہ اسکی پشت سے نکل گئی میں نے سمجھ لیا کہ اسکو مار ڈالا پھر میں نے (اسکے قلعہ کے) دروازے کھولنا شروع کئے (تاکہ باہر نکل جاؤں) یہاں تک کہ میں ایک زینہ پر پہنچا۔ چاندنی رات تھی جونہی میں نے پاؤں نیچے رکھا کہ میں گر پڑا۔ اور میری پنڈلی ٹوٹ گئی میں نے اپنی پگڑی سے پنڈلی کو باندھ لیا اور اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچا۔ اور پھر نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا اپنا پاؤں پھیلا۔ میں نے اپنا پاؤں پھیلا دیا۔ حضور صلعم نے اسپر ہاتھ پھیرا اور وہ اچھا ہوگیا گویا اس میں چوٹ ہی نہ لگی تھی۔ (بخاری)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ غزوہ احزاب میں ہم خندق کھود رہے تھے ایک سخت پتھر نکل آیا (جو کسی طرح نہ ٹوٹتا) صحابہؓ رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ایک سخت پتھر خندق کے اندر نکل آیا ہے۔ آپ نے فرمایا میں خندق میں اتر کر دیکھوں گا۔ یہ فرما کر آپ کھڑے ہو گئے۔ اور حالت یہ تھی کہ شدت بھوک سے آپ کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا تھا اور تین دن سے ہماری یہ حالت تھی کہ ہم نے چکھنے کی کوئی چیز نہیں چکھی تھی (یعنی تین روز سے کچھ نہ کھایا تھا) حضور صلعم نے کدال ہاتھ میں لیا اور پتھر پہ مارا وہ سخت پتھر پھسلتے ریت کے مانند ہو گیا۔ جابرؓ کا بیان ہے کہ اسکے بعد میں وہاں سے اپنے گھر کی طرف روانہ ہوا۔ اور اپنی بیوی کے پاس جاکر کہا۔ کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے میں نے رسول اللہ صلعم کو بہت بھوکا پایا۔ میری بیوی نے ایک تھیلا نکالا جس میں ایک صاع جو تھے (یعنی ساڑھے تین سیر کے قریب) اور ہمارے پاس ایک گھر کا پلا ہوا بھیڑ کا بچہ تھا۔ میں نے اس بچہ کو ذبح کیا اور میری بیوی نے آٹا پیسا۔ پھر میں نے ہانڈی میں گوشت ڈال کر اسکو چڑھا دیا۔ اور رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر آہستہ سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے بھیڑ کا ایک بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو پیسے ہیں آپ اپنے چند دوستوں کے ساتھ تشریف لے چلئے۔ رسول اللہؐ نے یہ سنکر بلند آواز سے پکار کر فرمایا۔ خندق والو! چلو جابرؓ نے کھانا کھلانے کے لئے تیار

عَجِينَتَكُمْ حَتّٰى أَجِيءَ وَجَاءَ فَأَخْرَجَتْ لَهُ عَجِينًا فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ ادْعِي خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ وَاقْدَحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوهَا وَهُمْ أَلْفٌ فَأُقْسِمُ بِاللهِ لَأَكَلُوا حَتّٰى تَرَكُوهُ وَانْحَرَفُوا وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَإِنَّ عَجِينَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کیا ہے۔ ہاں جلدی چلو۔ اسکے بعد رسول اللہ صلعم نے مجھ سے فرمایا۔ تم اپنی ہانڈی چولھے سے نہ اُتارنا اور آٹا نہ پکانا جب تک کہ میں نہ جاؤں۔ چنانچہ آپ تشریف لائے اور میں گندھا ہوا آٹا حضور کے روبرو لے آیا۔ آپ نے آٹے میں آب دہن ڈالا اور برکت کی دعا کی پھر ہانڈی کی طرف بڑھے اور اس میں بھی دہن مبارک کا لعاب ڈالا اور برکت کی دعا کی اور پھر فرمایا کہ روٹی پکانے والی کو بُلا، کہ وہ تیرے ساتھ روٹی پکائے اور سالن ہانڈی میں سے نکال اور ہانڈی کو چولھے پر رہنے دو۔ جابر کا بیان ہے کہ خندق والے ایک ہزار آدمی تھے۔ خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ سب نے کھانا کھا لیا اور باقی چھوڑ دیا اور واپس چلے گئے اور ہماری ہانڈی بدستور بھری ہوئی تھی جیسی کہ کھانا کھلانے سے پہلے تھی اور آٹا پکایا جا رہا تھا جیسا کہ وہ شروع میں تھا۔ (بخاری ومسلم)

وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ حِينَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ وَيَقُولُ بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

٥٦٢٧ / ١١ حضرت ابی قتادہ رضؓ کہتے ہیں کہ عمار بن یاسرؓ خندق کھود رہے تھے کہ رسول اللہ صلعم نے انکے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا سمیہؓ کے بیٹے اسقدر محنت ومشقت تجھ کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی چنانچہ جنگ صفین میں مارے گئے۔ (مسلم)

وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُجْلِيَ الْأَحْزَابُ عَنْهُ الْآنَ نَغْزُوهُمْ وَلَا يَغْزُونَنَا نَحْنُ نَسِيرُ إِلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

٥٦٢٨ / ١٢ حضرت سلیمان بن صردؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے اس وقت جبکہ جنگ احزاب میں کفار متفرق ہو کر منتشر ہو گئے فرمایا اب ہم ان سے جنگ اور وہ ہم سے جنگ نہ کرینگے۔ ہم ان کی طرف پیش قدمی کرینگے۔ (یعنی اب تک تو کفار ہم پر حملہ آور ہوتے رہے ہیں اور ہم مدافعت کرتے رہے ہیں۔ آئندہ ہم ان پر حملہ آور ہونگے۔ جنگ کی ابتدا ہماری طرف سے ہو گی اور ان کی طرف ہم جائینگے۔ (بخاری)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ أَتَاهُ جِبْرِيلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللهِ مَا وَضَعْتُهُ اُخْرُجْ إِلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْنَ فَأَشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ

٥٦٢٩ / ١٣ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے جنگ احزاب سے واپس آکر ہتھیار اتارے اور غسل کا ارادہ فرمایا ہی تھا کہ جبرئیل تشریف لائے اس حال میں کہ وہ (رسول خدا صلعم) گرد وغبار کو سر سے جھاڑ رہے تھے۔ اور کہا آپ نے تو ہتھیار اتار کر رکھدیئے۔ اور قسم اللہ تعالیٰ کی ہم نے ابھی ہتھیار نہیں رکھے۔ چلئے کافروں کی طرف چلئے۔ رسول اللہ صلعم نے پوچھا۔ کدھر۔ جبرئیل نے بنو قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلعم بنو قریظہ کی طرف بڑھے اور فتح حاصل کی (بخاری ومسلم) اور بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ انسؓ نے بیان کیا ہے کہ گویا

لِلْبُخَارِيِّ قَالَ أَنَسٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْغُبَارِ سَاطِعًا فِي زُقَاقِ
بَنِي غَنْمٍ مَوْكِبَ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِيْنَ سَارَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ

٥٧٣٠ ج۲ **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ
الْحُدَيْبِيَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا ثُمَّ
أَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهُ قَالُوْا لَيْسَ عِنْدَنَا
مَاءٌ نَتَوَضَّأُ بِهِ وَنَشْرَبُ إِلَّا مَا فِي رَكْوَتِكَ
فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ
فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُوْرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ
كَأَمْثَالِ الْعُيُوْنِ قَالَ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا
قِيْلَ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا
كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

٥٧٣١ ج٥ **وَعَنْ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ
مِائَةً يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ
فَنَزَحْنَاهَا فَلَمْ نَتْرُكْ فِيْهَا قَطْرَةً فَبَلَغَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهَا فَجَلَسَ عَلَى شَفِيْرِهَا ثُمَّ
دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَدَعَا ثُمَّ
صَبَّهُ فِيْهَا ثُمَّ قَالَ دَعُوْهَا سَاعَةً فَأَرْوَوْا أَنْفُسَهُمْ
وَرِكَابَهُمْ حَتّٰى ارْتَحَلُوْا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

٥٧٣٢ ج٦ **وَعَنْ** عَوْفٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ
بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَكَى إِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ
الْعَطَشِ فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا كَانَ يُسَمِّيْهِ
أَبُوْ رَجَاءٍ وَنَسِيَهُ عَوْفٌ وَدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ
اذْهَبَا فَابْتَغِيَا الْمَاءَ فَانْطَلَقَا فَتَلَقَّيَا امْرَأَةً
بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ أَوْ سَطِيْحَتَيْنِ مِنْ مَاءٍ فَجَاءَا
بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنْزَلُوْهَا

میں اس غبار کو اب بھی دیکھ رہا ہوں جو قبیلہ بنو غنم کی اگلی صف میں اُڑ رہا تھا۔ اس سواروں کی جماعت سے جو جبرئیل کے ہمراہ تھی جب کہ رسول اللہ صلعم بنو قریظہ کی طرف جا رہے تھے۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ حدیبیہ کے واقعہ میں لوگ پیاسے تھے اور رسول اللہ صلعم کے سامنے ایک چھاگل تھی جس سے آپ نے وضو کیا تھا۔ پھر ایک جماعت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا ہمارے پاس وضو کرنے اور پینے کے لئے پانی نہیں ہے۔ اور صرف یہی پانی ہے جو آپ کی چھاگل میں ہے (جو کافی نہیں ہو سکتا) نبی صلعم نے یہ سنکر اپنا ہاتھ چھاگل پر رکھ لیا اور پانی اسکے اندر سے اُبلنے لگا یعنی انگلیوں میں سے گویا پانی کے چشمے جاری ہو گئے۔ جابرؓ کا بیان ہے کہ ہم سب لوگوں نے پانی پیا اور وضو کیا۔ جابرؓ سے پوچھا گیا تم سب کتنے آدمی تھے انہوں نے کہا کہ اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تب بھی وہ پانی کافی ہوتا اس وقت ہماری تعداد پندرہ سو تھی۔ (بخاری و مسلم)

حضرت براءؓ بن عازبؓ کہتے ہیں کہ حدیبیہ کے واقع میں ہماری تعداد چودہ سو تھی۔ حدیبیہ ایک کنواں ہے ہمنے اسکے اندر سے پانی کھینچا یہاں تک کہ اس میں ایک قطرہ پانی نہ رہا۔ نبی صلعم کو جب اسکی خبر پہنچی تو آپ کنوئیں پر تشریف لائے بعد کنوئیں کے کنارے بیٹھ کر پانی کا برتن منگایا اور وضو کیا۔ وضو کے بعد آپ نے منہ میں پانی لیا دعا کی اور پھر کنوئیں میں کُلی کر دی اور پھر فرمایا تھوڑی دیر کنوئیں کو چھوڑ دو۔ اسکے بعد لوگوں نے اور ان کی سواری کے جانوروں نے کنوئیں سے خوب پانی پیا اور پھر وہاں سے کوچ کیا۔ (بخاری)

حضرت عوفؓ ابی رجا سے اور وہ عمران بن حصینؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلعم کے ساتھ لوگوں کے ایک موقع پر پیاس کی شکایت کی رسول اللہ صلعم یہ شکایت سنکر اترے اور ابو رجا کو طلب فرمایا۔ اور حضرت علیؓ کو بھی بلایا اور پھر دونوں سے فرمایا۔ تم جاکر پانی تلاش کرو چنانچہ دونوں پانی کی تلاش میں روانہ ہو گئے ایک مقام پر ایک عورت ملی جو پانی کی پکھال اونٹ پر لادے بیٹھی تھی۔ دونوں اس عورت کو (معہ پکھال کے) نبی صلعم کی خدمت میں لے آئے اس عورت کو اور پانی کی پکھال کو لوگوں نے

عَنْ بَعِيْرِهَا وَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ فَفَرَّغَ فِيْهِ مِنْ أَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ وَنُوْدِيَ فِي النَّاسِ اسْقُوْا فَاسْتَقُوْا قَالَ فَشَرِبْنَا عِطَاشًا أَرْبَعِيْنَ رَجُلًا حَتَّى رَوِيْنَا وَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَإِدَاوَةٍ وَأَيْمُ اللهِ لَقَدْ أُقْلِعَ عَنْهَا وَإِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْنَا أَنَّهَا أَشَدُّ مِلْأَةً مِنْهَا حِيْنَ ابْتَدَأَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَزَلْنَا وَادِيًا أَفْيَحَ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهِ وَإِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِيْ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى إِحْدَاهُمَا فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِيْ عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ تَعَالَى فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيْرِ الْمَخْشُوْشِ الَّذِيْ يُصَانِعُ قَائِدَهُ حَتَّى أَتَى الشَّجَرَةَ الْأُخْرَى فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِيْ عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَذٰلِكَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا قَالَ الْتَئِمَا عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ فَالْتَأَمَتَا فَجَلَسْتُ أُحَدِّثُ نَفْسِيْ فَحَانَتْ مِنِّيْ لَفْتَةٌ فَإِذَا أَنَا بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا وَإِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلَى سَاقٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِيْ سَاقِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ مَا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ قَالَ ضَرْبَةٌ أَصَابَتْنِيْ يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ أُصِيْبَ سَلَمَةُ

اونٹ سے اُتارا۔ اور نبی صلعم نے پانی کا برتن منگایا اور حکم دیا کہ پکھال کے دہانہ سے اس برتن میں پانی ڈالو پھر لوگوں کو آواز دی گئی کہ پانی پیؤ اور پلاؤ۔ چنانچہ تمام لوگوں نے پانی پی لیا اور خوب سیر ہو کر پیا۔ عمران بن حصین کا بیان ہے کہ ہم چالیس آدمی تھے۔ ہم نے خوب سیر ہو کر پانی پیا اور اپنی مشکیں اور چھاگلیں پانی سے بھر لیں قسم ہے خدا کی جب ہم کو پانی سے علیحدہ کر دیا اور روک دیا گیا تو ہم نے محسوس کیا کہ وہ پہلے سے زیادہ بھری ہوئی ہے۔ (بخاری و مسلم)

٥٦٣٣ ح ١٧ حضرت جابر رضہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلعم کے ساتھ جا رہے تھے کہ ایک افتادہ وادی (میدان) میں ہم ٹھہرے رسول اللہ صلعم قضاء حاجت کے لئے تشریف لے گئے لیکن پردہ کی کوئی جگہ آپ کو نہ ملی۔ اچانک آپکی نظر میدان کے کنارے دو درختوں پر پڑی رسول اللہ صلعم ان میں سے ایک درخت کے پاس گئے اور اسکی ایک شاخ کو پکڑ کر فرمایا خدا کے حکم سے میری فرمان برداری کر۔ اس درخت نے فوراً اطاعت کی اور نکیل پڑے ہوئے اونٹ کی مانند جو اپنے ہانکنے والے کی اطاعت کرتا ہے اپنی شاخوں کو جھکا لیا پھر آپ دوسرے درخت کے پاس گئے اور اسکی ایک شاخ پکڑ کر فرمایا خدا کے حکم سے میری اطاعت کر اسنے بھی اسی طرح اطاعت کی اور اپنی شاخوں کو زمین پر جھکا لیا پھر آپ دونوں درختوں کے درمیان تشریف لائے اور فرمایا خدا کے حکم سے میرے لئے تم دونوں مل جاؤ۔ چنانچہ وہ دونوں مل گئے اور آپ نے درختوں کی داوٹ میں قضاء حاجت کر لی۔ جابر رضہ کا بیان ہے کہ میں اس واقعہ کو دیکھکر حیران تھا اور اپنے دل سے اس عجیب واقعہ پر باتیں کر رہا تھا۔ اچانک میری نظر ایک طرف پڑی دیکھا رسول اللہ صلعم تشریف لا رہے ہیں اور ان درختوں کو دیکھا تو وہ دونوں پھر علیحدہ علیحدہ ہو گئے ہیں اور ہر ایک درخت جدا جدا اپنی جگہ کھڑا ہے۔ (مسلم)

٥٦٣٤ ح ١٨ حضرت یزید ابن ابی عبیدہ رضہ کہتے ہیں کہ میں نے سلمہ بن اکوع رضہ کی پنڈلی پر چوٹ کا نشان دیکھا اور کہا اے سلمہ رضہ! یہ چوٹ کیسی ہے سلمہ رضہ نے کہا خیبر کے دن یہ چوٹ آئی تھی۔ لوگوں نے کہا سلمہ رضہ مارا گیا (چوٹ زیادہ آئی تھی۔ اس لئے لوگوں نے یہ خیال قائم کر لیا کہ مر گیا)

فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِيهِ ثَلَاثَ
نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
٥٦٣٥ ح ١٩ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ نَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ النَّاسِ قَبْلَ
أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ
فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ
أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ وَعَيْنَاهُ
تَذْرِفَانِ حَتَّى أَخَذَ الرَّايَةَ
سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللهِ يَعْنِي
خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ حَتَّى
فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ
٥٦٣٦ ح ٢٠ وَعَنْ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا
الْتَقَى الْمُسْلِمُونَ وَالْكُفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُونَ
مُدْبِرِينَ فَطَفِقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ قِبَلَ الْكُفَّارِ وَأَنَا
آخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُفُّهَا إِرَادَةَ أَنْ لَا تُسْرِعَ
وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذٌ بِرِكَابِ رَسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ عَبَّاسُ نَادِ
أَصْحَابَ السَّمُرَةِ فَقَالَ عَبَّاسٌ وَكَانَ
رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ بِأَعْلَى صَوْتِي أَيْنَ أَصْحَابُ
السَّمُرَةِ فَقَالَ وَاللهِ لَكَأَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِينَ
سَمِعُوا صَوْتِي عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلَى أَوْلَادِهَا
فَقَالُوا يَا لَبَّيْكَ يَا لَبَّيْكَ قَالَ فَاقْتَتَلُوا
وَالْكُفَّارَ وَالدَّعْوَةُ فِي الْأَنْصَارِ يَقُولُونَ يَا
مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ

پھر میں نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے چوٹ کی جگہ پر تین بار دم کیا (یعنی پھونکا)، پھر اسوقت سے مجھ کو کوئی تکلیف نہیں ہوئی (بخاری)

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے زیدؓ جعفرؓ اور ابن رواحہؓ کے مارے جانے کی خبر لوگوں کو پہلے سے دیدی تھی (یعنی اس سے پہلے کہ میدان جنگ سے ان کی شہادت کی خبر آئے، چنانچہ آپ نے (اس سلسلہ) میں فرمایا (یعنی ان کی شہادت کا واقعہ اسطرح بیان کیا کہ) زیدؓ نے جھنڈا ہاتھ میں لیا اور شہید کیا گیا۔ پھر علَم کو جعفر نے سنبھالا اور وہ بھی شہید ہوا۔ پھر ابن رواحہؓ نے جھنڈے کو لیا اور وہ بھی مارا گیا آپ یہ واقعہ بیان فرما رہے تھے اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ پھر آپ نے فرمایا اسکے بعد نشان کو اس شخص نے لیا جو خدا کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے یعنی خالدبن ولیدؓ نے یہانتک کہ خداوند تعالےٰ نے مسلمانوں کو دشمنوں پر فتح عنایت فرمائی (بخاری)

حضرت عباس رضؓ کہتے ہیں کہ میں غزوۂ حنین میں رسول اللہ صلعم کے ساتھ شریک ہوا جب مسلمان اور کافر ایک دوسرے پر حملہ آور ہوئے تو مسلمان پشت دیکر بھاگ کھڑے ہوتے (یہ دیکھ کر) رسول اللہ صلعم نے اپنے خچر کو ایڑھ لگائی اور کفار کی طرف بڑھے۔ اس وقت میں رسول اللہ صلعم کے خچر کی لگام پکڑے ہوئے تھا۔ اور اس خیال سے کہ اس کو روک رہا تھا کہ کہیں وہ تیزی کے ساتھ کافروں میں نہ جا گھسے اور ابوسفیان بن حارثؓ رسول اللہ صلعم کی رکاب تھامے ہوئے تھا رسول اللہ صلعم نے مجھ سے فرمایا۔ عباسؓ۔ اصحابؓ سمرہ کو آواز دو (سمرہ کیکر کے درخت کو کہتے ہیں حدیبیہ کے موقعہ پر متعدد صحابہؓ نے ایک کیکر کے نیچے آپ سے بیعت کی تھی لڑنے مرنے پر اس بیعت کو بیعت رضوان بھی کہتے ہیں، عباسؓ بلند آواز تھے انہوں نے بلند آواز میں پکار کر کہا۔ اصحابؓ سمرہ کہاں ہیں۔ عباسؓ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم میری آواز کو سنکر اصحاب سمرہ اس طرح دوڑے جیسے گائیں اپنے بچوں کو دیکھ کر ان کی طرف دوڑتی ہیں۔ اور کہا اے قوم ہم حاضر ہیں۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ اسکے بعد مسلمان کافروں سے بھڑ گئے اور انصاریوں نے اپنی جماعتوں کو اس طرح پکارنا شروع کیا۔ اے گروہ انصار، اے جماعت انصار! مدد کرو

قَالَ ثُمَّ قَصَرَتِ الدَّعْوَةُ عَلَى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهٖ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا اِلٰى قِتَالِهِمْ فَقَالَ هٰذَا حِيْنَ حَمِيَ الْوَطِيْسُ ثُمَّ اَخَذَ حَصَيَاتٍ فَرَمٰى بِهِنَّ وُجُوْهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ انْهَزَمُوْا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهٖ فَمَا زِلْتُ اَرٰى حَدَّهُمْ كَلِيْلًا وَاَمْرَهُمْ مُدْبِرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

دشمنوں نے لڑو) پھر یہ پکارنا صرف قبیلہ بنو حارث بن خزرج پر موقوف ہوگیا۔ (یعنی صرف اولاد حارث کو پکارا جانے لگا۔ اسلیئے کہ انصار میں یہ سب سے بڑا قبیلہ تھا) رسول اللہ صلعم اپنے خچر پر سوار تھے اور گردن اونچی کر کر کے لڑائی دیکھ رہے تھے، پھر آپ نے لوگوں کو مخاطب کر کے کہا یہ وقت جنگ کے گرم ہونے کا ہے، پھر آپ نے چند کنکریاں ہاتھ میں لیں۔ اور ان کو کافروں کے منہ پر پھینک مارا اس کے بعد فرمایا محمدؐ کے پروردگار کی قسم! کافروں نے شکست کھائی عباسؓ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم یہ شکست صرف آپ کے کنکریاں پھینکنے کے سبب کافروں کو ہوئی۔ آپ کے کنکریاں پھینکنے کے بعد آخر وقت تک میں دیکھتا رہا کہ کافروں کی تلواریں اور نیزے جھوٹے پڑ گئے تھے اور ذلیل و خوار ہو گئے تھے۔ (مسلم)

۵۶۳۴ ح (۲۱)

وَعَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ يَا اَبَا عُمَارَةَ فَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ خَرَجَ شُبَّانُ اَصْحَابِهٖ لَيْسَ عَلَيْهِمْ كَثِيْرُ سِلَاحٍ فَلَقُوْا قَوْمًا رُمَاةً لَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ فَرَشَقُوْهُمْ رَشْقًا لَا يَكَادُوْنَ يُخْطِئُوْنَ فَاَقْبَلُوْا هُنَاكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ يَقُوْدُهٗ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ وَقَالَ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ ثُمَّ صَفَّهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلِلْبُخَارِيِّ مَعْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ الْبَرَاءُ كُنَّا وَاللّٰهِ اِذَا احْمَرَّ الْبَاْسُ نَتَّقِيْ بِهٖ وَاِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا لَلَّذِيْ يُحَاذِيْ بِهٖ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو اسحاق رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے براء بن عازبؓ سے پوچھا اے ابو عمارہؓ! کیا حنین کے دن تم کافروں کے مقابلہ سے بھاگ کھڑے ہوئے تھے۔ براء بن عازبؓ نے کہا نہیں خدا کی قسم! رسول اللہ صلعم نے پشت نہیں دکھائی واقعہ صرف اتنا ہے کہ صحابہؓ میں سے چند نوجوان جنکے پاس زیادہ ہتھیار نہ تھے تیر انداز کافروں سے بھڑ گئے یہ کافر ایسے تیر انداز تھے کہ ان کافروں کا کوئی تیر زمین پر نہ گرتا تھا (یعنی نشانہ خالی نہ جاتا تھا) ان تیر انداز کافروں نے ان نوجوانوں پر تیر برسائے جنکا کوئی تیر خطا نہ کرتا تھا۔ یہ نوجوان یہاں سے رسول اللہ صلعم کے پاس چلے گئے۔

رسول اللہ صلعم اس وقت سفید خچر پر سوار تھے اور ابو سفیانؓ بن حارث خچر کی لگام پکڑے ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلعم ان نوجوانوں کو دیکھ کر) اپنے خچر سے اترے اور خدا سے مدد اور فتح طلب کی اور فرمایا میں نبی ہوں۔ یہ بات جھوٹی نہیں ہے اور میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔ اسکے بعد مسلمانوں کو جمع کر کے آپ نے صف بندی کی (مسلم) اور بخاری و مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ براء بن عازب نے کہا کہ خدا کی قسم! جب لڑائی سخت ہو جاتی تو ہم حضور صلعم کے پاس آکر پناہ ڈھونڈھتے تھے اور ہم میں سب سے زیادہ شجاع و بہادر وہ شخص شمار کیا جاتا تھا جو رسول اللہ صلعم کے برابر کھڑا ہوتا تھا۔

٥٦٣٨ ح ٢٢ **وَعَنْ** سَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حُنَيْنًا فَوَلّٰى صَحَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَشُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَنِ
الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِّنْ تُرَابٍ مِّنَ
الْاَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهٖ وُجُوْهَهُمْ فَقَالَ
شَاهَتِ الْوُجُوْهُ فَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهُمْ اِنْسَانًا
اِلَّا مَلَأَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ
فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ وَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت سلمہ بن اکوع رضؓ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلعم کی ہمراہی میں غزوہ حنین میں شرکت کی اور بعض صحابہؓ کفار کے مقابلہ سے بھاگ کھڑے ہوگئے پھر جب کافروں نے رسول اللہ صلعم کو گھیر لیا تو آپ خچر سے نیچے اُترے اور زمین سے ایک مٹھی خاک اُٹھائی پھر اس خاک کو کافروں کے منہ کے مقابل کیا اور اسکے بعد کافروں کے مُنہ پر خاک ڈالتے ہوئے فرمایا بُرے ہوئے انکے مُنہ یا بُرے ہوں انکے مُنہ پھر خدا نے ان میں سے جن انسانوں کو پیدا کیا تھا۔ (یعنی جو کافر وہاں خدا کی مخلوق میں سے موجود تھے) ہر ایک کی آنکھ خاک سے بھر گئی، یعنی اس ایک مٹھی خاک سے اور وہ بھاگ کھڑے ہوئے اور خدا نے ان کو شکست دی اور ان کے مال کو رسول اللہ صلعم نے مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔ (مسلم)

٥٦٣٩ ح ٢٢ **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِّمَّنْ مَعَهٗ يَدَّعِي
الْاِسْلَامَ هٰذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ
قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ وَكَثُرَتْ بِهِ
الْجِرَاحُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ
الَّذِيْ تُحَدِّثُ اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَدْ قَاتَلَ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ
الْجِرَاحُ فَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَكَادَ
بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ
اِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ اَلَمَ الْجِرَاحِ فَاَهْوٰى بِيَدِهٖ
اِلٰى كِنَانَتِهٖ فَانْتَزَعَ سَهْمًا فَانْتَحَرَ بِهَا فَاشْتَدَّ
رِجَالٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَدَّقَ اللّٰهُ
حَدِيْثَكَ قَدِ انْتَحَرَ فُلَانٌ وَقَتَلَ نَفْسَهٗ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ يَا بِلَالُ
قُمْ فَاَذِّنْ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَاِنَّ اللّٰهَ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ ہم غزوہ حنین میں رسول اللہ صلعم کے ساتھ شریک ہوئے رسول اللہ صلعم نے اپنے ہمراہیوں میں سے ایک شخص کی نسبت جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا تھا یہ فرمایا کہ یہ شخص دوزخی ہے۔ پھر جب لڑائی کا وقت آیا تو یہ شخص خوب لڑا اور بہت سے زخم اس کے جسم پر آئے ایک شخص نے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہؐ! آپ نے جس شخص کی نسبت یہ فرمایا تھا کہ دوزخی ہے وہ تو خدا کی راہ میں خوب لڑا اور بہت سے زخم اس نے کھائے آپ نے فرمایا۔ یاد رکھو وہ دوزخیوں میں سے ہے۔ قریب تھا کہ بعض لوگوں کے دلوں میں اس واقعہ سے شکوک و شبہات پیدا ہو جائیں اور وہ آپ کے بیان کو سچا قرار نہ دیں یکایک اس شخص نے جس کی نسبت رسول اللہ صلعم نے دوزخی ہونے کا حکم لگایا تھا زخموں کی تکلیف سے بے چین ہو کر اپنے ہاتھ کو اپنے ترکش کی طرف بڑھایا اور ایک تیر نکال کر اس کو سینہ میں پیوست کر لیا یعنی خودکشی کر لی یہ دیکھ کر بہت سے لوگ رسول اللہ صلعم کی طرف دوڑ پڑے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلعم خداوند تعالےٰ نے آپ کی بات کو سچا کر دیا فلاں شخص نے خودکشی کر لی اور اپنے آپ کو مار ڈالا رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ اکبر۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ میں خدا کا بندہ اور خدا کا رسول ہوں۔ اے بلالؓ کھڑا ہو اور لوگوں کے درمیان اعلان کر دے کہ جنت کے اندر صرف مومن داخل ہوگا اور یہ کہ خداوند تعالےٰ اس

لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ فَعَلَ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ حَتّٰى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدِيْ دَعَا اللّٰهَ وَدَعَاهُ ثُمَّ قَالَ أَشَعَرْتِ يَا عَائِشَةُ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهُ جَاءَنِيْ رَجُلَانِ جَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِيْ وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِيْ ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهٗ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ الْأَعْصَمِ الْيَهُوْدِيُّ قَالَ فِيْمَا ذَا قَالَ فِيْ مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُبِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ قَالَ فَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِيْ بِئْرِ ذَرْوَانَ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهٖ إِلَى الْبِئْرِ فَقَالَ هٰذِهِ الْبِئْرُ الَّتِيْ أُرِيْتُهَا وَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ فَاسْتَخْرَجَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْسِمُ قَسْمًا أَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اعْدِلْ فَقَالَ وَيْلَكَ فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ ائْذَنْ لِيْ أَضْرِبْ عُنُقَهٗ فَقَالَ دَعْهُ فَإِنَّ لَهٗ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهٗ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهٗ مَعَ

دین کو مرد فاجر کے ذریعہ بھی قوی کرتا ہے۔ (بخاری)

٥٦٤٠ ح ٢٤ **حضرت عائشہ رضؓ** فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم پر سحر کیا گیا (آپ کی حالت یہ ہوگئی کہ آپ یہ خیال کرتے تھے ایک کام کیا ہے حالانکہ وہ کیا نہ ہوتا تھا۔ (یعنی آپ پر نسیان غالب آگیا تھا) انہیں ایام میں ایک روز رسول اللہ صلعم میرے ہاں تھے کہ آپ نے خدا سے دعا کی اور پھر دعا کی (یعنی مکرر دعا کی) پھر آپؐ نے فرمایا عائشہ رضؓ! تجھ کو معلوم ہے میں نے خدا سے جو بات دریافت کی تھی وہ خدا نے مجھ کو بتادی (اور وہ اس طرح) دو شخص (دو فرشتے) میرے پاس آئے ایک ان میں سے میرے سرہانے بیٹھا اور دوسرا پائنتی پھر ان میں سے ایک نے دوسرے سے دریافت کیا۔ اس شخص کو کیا بیماری ہے۔ دوسرے نے کہا اس پر جادو کیا گیا ہے۔ پھر پہلے نے پوچھا کس نے جادو کیا ہے؟ دوسرے نے کہا۔ لبید بن عاصم یہودی نے۔ پہلے نے پوچھا کس چیز میں جادو کیا ہے۔ دوسرے نے کہا کنگھی میں اور ان بالوں میں جو کنگھی سے جھڑتے ہیں اور درخت خرما کے تازہ شگوفہ میں۔ پہلے نے پوچھا وہ جادو کی ہوئی چیزیں کہاں رکھی ہیں۔ دوسرے نے کہا ذروان کے کنوئیں میں۔ یہ معلوم کر کے رسول اللہ صلعم صحابہ رضؓ کے ساتھ اس کنوئیں پر تشریف لے گئے اور فرمایا یہ کنواں ہے جو مجھ کو دکھایا گیا ہے۔ اس کنوئیں کا پانی مہندی کا سا سرخ پانی تھا اور درخت خرما کے شگوفے (جو کنوئیں میں دفن تھے) ایسے تھے گویا کہ وہ شیطانوں کے سر ہیں رسول اللہ صلعم نے ان تمام چیزوں کو کنوئیں سے نکال لیا (اور جادو کا اثر جاتا رہا) (بخاری)

٥٦٤١ ح ٢٥ **حضرت ابو سعید خدری رضؓ** کہتے ہیں کہ ہم (مقام جوانہ میں) رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر تھے اور آپؐ (غزوۂ حنین کا مال غنیمت) تقسیم فرما رہے تھے کہ آپ کی خدمت میں قبیلۂ بنو تمیم کا ایک شخص جس کا نام ذو الخویصرہ تھا حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہؐ! عدل و انصاف سے کام لیجئے۔ حضور صلعم نے فرمایا افسوس ہے تجھ پر میں انصاف نہ کروں گا تو کون کرے گا (یعنی میں بے انصافی کروں گا تو دوسرا کون انصاف کرے گا) بیشک تو ناامید اور ٹوٹے میں رہا اگر میں انصاف نہ کروں۔ عمر رضؓ نے عرض کیا مجھ کو اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اڑادوں۔ آپؐ نے

صِيَامِهِمْ يَقْرَؤُنَ الْقُرْاٰنَ
لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ
مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ
مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ اِلٰى
نَصْلِهٖ اِلٰى رِصَافِهٖ اِلٰى نَضِيِّهٖ
وَهُوَ قِدْحُهٗ اِلٰى قُذَذِهٖ فَلَا يُوْجَدُ
فِيْهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ
اٰيَتُهُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدٰى عَضُدَيْهِ
مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْاَةِ اَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ
تَدَرْدَرُ وَيَخْرُجُوْنَ عَلٰى
خَيْرِ فِرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ
قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَشْهَدُ
اَنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ
رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ
وَاَنَا مَعَهٗ فَاَمَرَ بِذٰلِكَ
الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَاُتِيَ
بِهٖ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلَيْهِ
عَلٰى نَعْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ
نَعَتَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَقْبَلَ
رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ
الْجَبْهَةِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ
الْوَجْنَتَيْنِ مَحْلُوْقُ الرَّاْسِ
فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللّٰهَ فَقَالَ
فَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ اِذَا
عَصَيْتُهٗ فَيَاْمَنُنِيْ
اللّٰهُ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ
وَلَا تَاْمَنُوْنِيْ فَسَاَلَ رَجُلٌ

فرمایا۔ اس کو اس کے حال پر چھوڑ دے اس لئے کہ اس شخص کے کچھ لوگ تابعدار ہوں گے اور تم ان کی نمازوں سے اپنی نمازوں کو اور ان کے روزوں سے اپنے روزوں کو حقیر سمجھو گے (اس لئے کہ وہ لوگ ریاکار اور طالب شہرت ہونگے اور دکھانے کے لئے اچھی طرح نمازیں پڑھیں گے اور روزے رکھیں گے۔ یہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہ جائے گا (یعنی دل پر اثر نہ ہوگا) اور یہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکاری کے ہاتھ سے چھوٹ کر شکار میں سے گزر جاتا ہے۔ جب تیر شکار کے جسم سے گزر جائے اور باہر آجائے تو اس کے پیکان سے پر تک صاف ہوتا ہے اور کوئی چیز اس کے کسی حصہ میں لگی نظر نہیں آتی حالانکہ وہ نجاست اور خون میں سے نکل کر آتا ہے (یعنی یہ لوگ اسی طرح دین اسلام سے نکل جائینگے۔ اور ان میں اسلام کی ایک بات بھی باقی نہ رہے گی جس طرح اس تیر میں کچھ لگا نہیں ہوتا جو شکار کے اندر سے گزر جاتا ہے) اور اس شخص کے بعض تابعداروں کی علامت یہ ہے کہ وہ سیاہ رنگ کا آدمی ہوگا جسکے ایک بازو میں عورت کے پستان کے مانند (اُبھرا ہوا گوشت) یا گوشت کا ایک ٹکڑا ہوگا جو ہلتا ہوگا (یعنی ذو الخویصرہ کے ہم خیال لوگوں میں ایک ایسا شخص ہوگا جس کی یہ علامت ہوگی) اور یہ لوگ (یعنی ذو الخویصرہ کے ہم خیال واتباع) لوگوں کے ایک بہترین فرقہ کے خلاف بغاوت کریں گے ابوسعید خدریؓ کا بیان ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ حدیث میں نے رسول خدا صلعم سے سنی ہے اور پھر میں یہ شہادت دیتا ہوں کہ حضرت علیؓ سے ان لوگوں (یعنی خوارج) کی ایک جماعت لڑی اور میں اس جنگ میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھا جب حضرت علیؓ نے فتح پائی تو اس شخص کو تلاش کرنے کا حکم دیا جسکی نسبت رسول اللہ صلعم نے فرمایا تھا۔ چنانچہ نعشوں میں تلاش کرکے اس کی نعش کو لایا گیا۔ میں نے اس کو دیکھا اس کی جو صفت رسول اللہ صلعم نے بیان کی تھی وہ اس میں موجود تھی اور ایک روایت میں ذو الخویصرہ کے حاضر ہونے کے بجائے یہ الفاظ ہیں کہ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا جس کی آنکھیں اندر دھنسی ہوئی تھیں۔ پیشانی بلند تھی۔ گنجان داڑھی تھی۔ رخسارے اُٹھے ہوئے تھے اور سر منڈا ہوا تھا اور آپؐ سے یہ فرمایا کہ اے

قَتْلَهُ فَمَنَعَهُ فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمًا يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَيَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ اَدْعُوْا اُمِّيْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَاَسْمَعَتْنِيْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَكْرَهُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّهْدِيَ اُمَّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صِرْتُ اِلَى الْبَابِ فَاِذَا هُوَ مُجَافٌ فَسَمِعَتْ اُمِّيْ خَشْفَ قَدَمَيَّ فَقَالَتْ مَكَانَكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ فَاغْتَسَلَتْ فَلَبِسَتْ دِرْعَهَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا فَفَتَحَتِ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَرَجَعْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ مِنَ الْفَرَحِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَقَالَ خَيْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

وَعَنْهُ قَالَ اِنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ اَكْثَرَ

محمدؐ! خدا سے ڈر اور اس کی اطاعت کر، آپ نے فرمایا اگر میں ہی خدا کی نافرمانی کروں گا تو کون اسکی اطاعت کرے گا (اور تو مجھ کو اطاعت گزاری کا کیا سبق دیتا ہے)، خدا مجھ کو امین جانتا ہے اور زمین کے لوگوں میں امین سمجھتا ہے تم مجھ کو امین نہیں جانتے اور مجھ پر اعتماد نہیں رکھتے۔ ایک شخص نے آپ سے پوچھا کیا اس کو قتل کر دیا جائے آپؐ نے منع فرما دیا پھر جب وہ شخص چلا گیا تو حضور صلعم نے فرمایا اس شخص کی اصل سے ایک قوم پیدا ہو گی جو قرآن کو پڑھے گی اور قرآن ان کے حلق سے نیچے نہ جائے گا۔ یہ لوگ دین اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکاری کے ہاتھ سے نکل جاتا ہے پھر یہ لوگ (یعنی خارجی) مسلمانوں کو قتل کرینگے اور بُت پرستوں کو انکے حال پر چھوڑ دینگے (یعنی ان سے جنگ نہ کرینگے۔ اگر میں ان لوگوں کو پاؤں (یعنی یہ لوگ میرے زمانہ میں ہوں) تو انکو اس طرح ہلاک کردوں جس طرح عاد ہلاک کئے گئے (بخاری و مسلم)

٥٦٤٢ ح ٢٦ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں اپنی ماں کو جو مشرکہ تھی ہمیشہ اسلام کی طرف بلایا کرتا تھا (یعنی ان سے مسلمان ہو جانے کی خواہش کیا کرتا تھا) ایک روز حسب معمول میں نے مسلمان ہو جانے کو کہا تو اس نے حضور صلعم کی شان میں ایسی بات کہی جو مجھ کو ناگوار ہوئی میں روتا حضور صلعم کے پاس پہنچا اور عرض کیا یا رسول اللہ! خدا تعالیٰ سے دعا فرمایئے کہ وہ ابوہریرہؓ کی ماں کو ہدایت فرمائے آپ نے فرمایا اے اللہ تعالیٰ ابوہریرہؓ کی ماں کو ہدایت دے۔ میں رسول اللہ صلعم کی دعا سے خوش ہو کر واپس آیا اور اپنی ماں کے گھر کے دروازہ پر پہنچا تو دیکھا تو دروازہ بند تھا میری ماں نے میرے قدموں کی آواز سُنی تو کہا۔ ابوہریرہؓ ذرا ٹھہرو۔ پھر میں نے پانی کے گرنے کی آواز سُنی یعنی غسل کرنے کی میری ماں نے غسل کیا اور کرتہ پہنا اور اوڑھنی (یعنی دوپٹہ) اوڑھنے نہ پائی تھی کہ دروازہ کھول دیا اور کہا ابوہریرہؓ میں گواہی دیتی ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود (عبادت کے قابل) نہیں ہے اور گواہی دیتی ہوں کہ محمدؐ خدا کے بندے اور خدا کے رسول ہیں۔ میں پھر واپس ہوا اور رسول اللہ صلعم کی خدمت میں خوشی کے آنسو گراتا ہوا حاضر ہوا رسول اللہ صلعم نے خدا کی تعریف کی اور میری ماں کے اسلام پر خدا کا شکر ادا کیا (مسلم)

٥٦٤٣ ح ٢٧ (الف ٢) حضرت ابوہریرہؓ نے تابعین وغیرہ کو مخاطب کر کے کہا

ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَاللّٰہُ الْمَوْعِدُ وَاِنَّ اِخْوَتِیْ مِنَ الْمُھٰجِرِیْنَ
کَانَ یَشْغَلُھُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ
وَاِنَّ اِخْوَتِیْ مِنَ الْاَنْصَارِ کَانَ
یَشْغَلُھُمْ عَمَلُ اَمْوَالِھِمْ
وَکُنْتُ امْرَأً مِسْکِیْنًا اَلْزَمُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
عَلٰی مِلْءِ بَطْنِیْ وَقَالَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا
لَنْ یَّبْسُطَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ ثَوْبَہٗ
حَتّٰی اَقْضِیَ مَقَالَتِیْ ھٰذِہٖ
ثُمَّ یَجْمَعُہٗ اِلٰی صَدْرِہٖ فَیَنْسٰی مِنْ
مَقَالَتِیْ شَیْئًا اَبَدًا فَبَسَطْتُ نَمِرَۃً
لَیْسَ عَلَیَّ ثَوْبٌ غَیْرُھَا حَتّٰی
قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَقَالَتَہٗ ثُمَّ جَمَعْتُھَا اِلٰی
صَدْرِیْ فَوَالَّذِیْ بَعَثَہٗ
بِالْحَقِّ مَا نَسِیْتُ مِنْ مَقَالَتِہٖ
ذٰلِکَ اِلٰی یَوْمِیْ ھٰذَا مُتَّفَقٌ
عَلَیْہِ

۵۶۴۳ ج۲۰ **وَعَنْ** جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ
لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَلَا تُرِیْحُنِیْ مِنْ ذِی الْخَلَصَۃِ فَقُلْتُ بَلٰی
وَکُنْتُ لَا اَثْبُتُ عَلَی الْخَیْلِ فَذَکَرْتُ
ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَضَرَبَ یَدَہٗ عَلٰی صَدْرِیْ حَتّٰی
رَاَیْتُ اَثَرَ یَدِہٖ فِیْ صَدْرِیْ وَقَالَ
اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْہُ وَاجْعَلْہُ ھَادِیًا مَّھْدِیًّا
قَالَ فَمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرَسِیْ بَعْدُ فَانْطَلَقَ

تم یہ کہتے ہو کہ ابوہریرہؓ نبی صلعم سے زیادہ حدیثیں نقل کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی ہمارا وعدہ گاہ ہے (یعنی قیامت کے دن ہم کو اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہونا ہے اگر میں نے حدیث بیان کرنے میں کوئی خیانت کی ہو گی تو مجھ کو خدا سزا دے گا) واقعہ یہ ہے کہ میرے مہاجر بھائی تو بازار میں کاروبار کرتے تھے اور ان کا یہ شغل حضور صلعم کی خدمت میں زیادہ حاضری سے باز رکھتا تھا اور انصاری بھائی مالی کاموں میں مشغول رہتے تھے ان کو بھی حاضری کا زیادہ موقع نہ ملتا تھا اور میں ایک مسکین شخص تھا جو پیٹ بھر کر کھانا مل جانے پر قناعت کر کے حضورؐ کی خدمت میں پڑا رہتا تھا۔ اور ایک روز نبی صلعم نے فرمایا۔ یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ تم میں سے کوئی اپنا کپڑا پھیلائے (یعنی میری حدیث کو سننے کے لئے دامن دراز کرے) اور اسوقت تک پھیلائے رہے جبتک کہ میں اپنی بات کو تمام کروں اور پھر وہ اپنے کپڑے کو سمیٹ کر سینہ سے لگا لے اور پھر میری حدیث کو بھول جائے (یعنی جو شخص پوری توجہ سے میری بات کو سُنے اور آخر تک سُنے اور پھر اس کو سینہ میں محفوظ کرے وہ کبھی میرے بات کو نہیں بھول سکتا۔ یہ آپ نے اپنے صحابہؓ کے حق میں دعا کی تھی) چنانچہ میں نے اپنی کملی کھول لی اس لئے کہ اور کوئی کپڑا میرے پاس نہ تھا یہاں تک کہ حضور صلعم نے حدیث کو پورا کر لیا پھر میں نے اسکو اپنے سینے سے لگا لیا قسم ہے اُس ذات کی جسنے محمد صلعم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں حضورؐ کی حدیثوں میں سے اس وقت تک کچھ نہیں بھُولا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت جریرؓ بن عبداللہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے مجھ سے فرمایا تو ذی الخلصہ کو توڑ کر مجھ کو آرام نہیں دیتا (ذی الخلصہ ایک بتخانہ تھا حضور کو اس سے بہت روحانی اذیت ہوتی تھی) میں نے عرض کیا ہاں میں اس کو توڑ کر آپ کو خوش کر دوں گا۔ میری حالت یہ تھی کہ میں گھوڑے پر اچھی طرح سواری نہ کر سکتا تھا اور کبھی کبھی گر پڑتا تھا۔ میں نے اس کا ذکر رسول اللہ صلعم سے کیا۔ آپ نے میرے سینہ پر ہاتھ مارا کہ اثر میرے دل تک پہنچا اور پھر فرمایا اے اللہ تعالیٰ! اسکو ثابت رکھ اور اسکو راہ راست دکھانے والا راہ راست پانے والا بنا جریرؓ کا بیان ہے کہ اس دعا کے بعد میں کبھی گھوڑے سے نہ گرا اور

فِي مِائَةٍ وَخَمْسِينَ فَارِسًا مِنْ أَحْمَسَ فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ وَكَسَرَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

پھر میں ڈیڑھ سو سواروں کو لیکر ذی الخلصہ کو توڑنے کے لئے روانہ ہوا یہ سوار قبیلہ احمس (قریش) کے تھے جریرؓ نے ذی الخلصہ کو جلا دیا اور توڑ ڈالا۔ (بخاری ومسلم)

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ وَلَحِقَ بِالْمُشْرِكِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَقْبَلُهُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو طَلْحَةَ أَنَّهُ أَتَى الْأَرْضَ الَّتِي مَاتَ فِيهَا فَوَجَدَهُ مَنْبُوذًا فَقَالَ مَا شَأْنُ هٰذَا فَقَالُوا دَفَنَّاهُ مِرَارًا فَلَمْ تَقْبَلْهُ الْأَرْضُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلعم کی وحی لکھا کرتا تھا (جو ایک نصرانی تھا اور مسلمان ہو گیا تھا) پھر وہ مرتد ہو گیا اور مشرکوں سے جا ملا رسول اللہ صلعم نے اس کی نسبت فرمایا کہ زمین اس کو قبول نہ کرے گی۔ انسؓ کا بیان ہے کہ مجھ سے طلحہؓ نے کہا کہ میں اس زمین پر پہنچا جہاں وہ شخص مرا تھا میں نے دیکھا کہ وہ قبر سے باہر پڑا ہوا ہے میں نے لوگوں سے پوچھا اس کی یہ کیا حالت ہے قبر سے کیوں باہر پڑا ہے لوگوں نے بیان کیا کہ ہمنے اس کو کئی دفعہ زمین کے اندر دفن کیا لیکن زمین نے اسکو قبول نہیں کیا۔ (بخاری)

وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُودُ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابو ایوبؓ کہتے ہیں کہ آفتاب غروب ہو گیا تھا کہ رسول اللہ صلعم باہر تشریف لے گئے آپ نے ایک آواز سُنی اور فرمایا آواز یہودیوں کی ہے جنکو قبر کے اندر عذاب دیا جا رہا ہے۔ (بخاری ومسلم)

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِينَةِ هَاجَتْ رِيحٌ تَكَادُ أَنْ تَدْفِنَ الرَّاكِبَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّيحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا عَظِيمٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ قَدْ مَاتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلعم کسی سفر سے تشریف لائے جب مدینہ کے قریب پہنچے تو سخت آندھی آئی اس قدر کہ سوار کو گرا کر زمین میں دفن کر دے۔ آپ نے فرمایا یہ ہوا ایک منافق کے مرنے پر بھیجی گئی ہے پھر جب مدینہ میں داخل ہو گئے تو معلوم ہوا کہ ایک بڑا فاسق مر گیا ہے۔ (مسلم)

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَدِمْنَا عُسْفَانَ فَأَقَامَ بِهَا لَيَالِيَ فَقَالَ النَّاسُ مَا نَحْنُ هٰهُنَا فِي شَيْءٍ وَإِنَّ عِيَالَنَا لَخُلُوفٌ مَا نَأْمَنُ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا فِي الْمَدِينَةِ شِعْبٌ وَلَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكَانِ يَحْرُسَانِهَا حَتَّى تَقْدَمُوا إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ ارْتَحِلُوا فَارْتَحَلْنَا وَأَقْبَلْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَوَالَّذِي

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلعم کے ساتھ (مکہ سے مدینہ کی جانب) روانہ ہوئے جب ہم عسفان پہنچے تو رسول اللہ صلعم نے وہاں کئی دن قیام فرمایا۔ بعض لوگوں (یعنی منافقوں) نے کہا ہم یہاں کیا کر رہے ہیں (یعنی کیوں بیکار پڑے ہیں) حالانکہ ہمارے اہل وعیال ہمارے پیچھے ہیں (یعنی گھروں میں) اور ہم انکی طرف سے مطمئن نہیں ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے جب یہ سنا تو فرمایا قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے مدینہ کا کوئی راستہ اور کوئی کوچہ ایسا نہیں ہے جس پر فرشتے مقرر نہ ہوں یعنی ہر ایک راستہ اور ہر ایک کوچہ پر دو فرشتے حفاظت کے لئے موجود ہیں اور اسوقت تک ہیں

يُحْلَفُ بِهٖ مَا وَضَعْنَا رِحَالَنَا حِيْنَ
دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ حَتّٰى اَغَارَ عَلَيْنَا
بَنُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطْفَانَ
وَمَا يُهَيِّجُهُمْ قَبْلَ ذٰلِكَ شَيْءٌ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ ۵۸۳۸ ح
عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِيْ
يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللّٰهَ
لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَوَالَّذِيْ
نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا وَضَعَهَا حَتّٰى ثَارَ السَّحَابُ اَمْثَالَ
الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهٖ حَتّٰى رَاَيْتُ
الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ
وَمِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى
وَقَامَ ذٰلِكَ الْاَعْرَابِيُّ اَوْ غَيْرُهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللّٰهَ
لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا
وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيْرُ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ السَّحَابِ
اِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِيْنَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ
وَسَالَ الْوَادِيْ قَنَاةٌ شَهْرًا وَلَمْ يَجِئْ اَحَدٌ
مِنْ نَاحِيَةٍ اِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ
وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اللّٰهُمَّ
حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ
عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ
الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَاَقْلَعَتْ
وَخَرَجْنَا نَمْشِيْ فِي الشَّمْسِ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ ۵۸۳۹ ح۲۳

گے جب تک کہ تم مدینہ پہنچو۔ اسکے بعد آپ نے کوچ کا حکم دیا اور ہم روانہ ہوئے اور مدینہ پہنچے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے کہ ہم نے ابھی اپنے اونٹوں کے کجاوں کو بھی نہ اُتارا تھا اور مدینہ میں داخل ہی ہوئے تھے کہ بنو عبداللہ بن غطفان ہمارے اوپر چڑھ آئے اور حملے آنے سے پہلے کسی بات نے انکو جنگ پر نہ اُبھارا تھا۔ (مسلم)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کے زمانہ میں قحط پڑا۔ ایک واقعہ انہی ایام میں رسول اللہ صلعم جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے ایک دیہاتی نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ! مواشی ہلاک ہو گئے اور بچے بھوکے مر رہے ہیں خدا سے ہمارے لئے دعا فرمایئے آپؐ نے دعا کیلئے ہاتھ اُٹھا دیئے۔ اس وقت آسمان پر ابر کا ایک ٹکڑا بھی نہ تھا قسم ہے۔ اس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے حضور صلعم نے دعا ختم کر کے ہاتھ نہ چھوڑے تھے کہ پہاڑوں کی مانند ابر اٹھا اور حضور صلعم منبر سے نہ اُترے تھے کہ بارش کا پانی حضور صلعم کی ریش مبارک پر ٹپکنے لگا۔ اس روز برسا دوسرے روز برسا۔ تیسرے روز برسا۔ یہانتک کہ دوسرے جمعہ تک بارش کا سلسلہ جاری رہا۔ دوسرے جمعہ کو وہی دیہاتی یا کوئی اور کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ! مکان گر پڑے اور مال (مواشی وغیرہ) ڈوب گئے خدا سے ہمارے لئے دعا فرمایئے آپؐ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے اور فرمایا اے اللہ تعالےٰ ہمارے اطراف میں برسا۔ (یعنی کھیتوں وغیرہ میں، ہمارے اوپر (یعنی آبادی) میں نہ برسا۔ آپؐ جس طرف اشارہ کرتے جاتے تھے ابر اس جانب سے کھلتا جاتا تھا۔ اور مدینہ کے اوپر سے ابر صاف ہو کر گڑھے کے مانند آسمان نظر آتا تھا اور نالہ برابر ایک ماہ تک جاری رہا اور اطراف سے جو شخص بھی آیا۔ اس نے کثرت سے بارش ہونے کی اطلاع دی اور ایک روایت میں یوں ہے کہ حضور صلعم نے اس طرح دعا کی۔ اے اللہ تو! ہمارے اطراف میں برسا۔ ہم پر نہ برسا۔ اے اللہ تعالےٰ! ٹیلوں پر۔ پہاڑوں پر۔ نالوں کے اندر اور درختوں کے کھیتوں کے اُگنے کی جگہ برسا۔ انسؓ کا بیان ہے کہ اس دعا کے بعد ابر کھل گیا۔ اور ہم باہر نکلے اس حال میں کہ دھوپ میں چل رہے تھے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم جب مسجد میں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ اِسْتَنَدَ إِلَى جِذْعِ نَخْلَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ فَاسْتَوٰى عَلَيْهِ صَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِي كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتّٰى كَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَخَذَهَا فَضَمَّهَا إِلَيْهِ فَجَعَلَتْ تَئِنُّ أَنِيْنَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّتُ حَتّٰى اسْتَقَرَّتْ قَالَ بَكَتْ عَلٰى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

(جمعہ کے روز) خطبہ پڑھتے تو کھجور کے اس تنہ پر جو ستون کے طور پر مسجد میں کھڑا تھا ٹیک لگا لیتے۔ پھر جب منبر تیار ہو گیا اور رسول اللہ صلعم اس پر خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے تو وہ ستون جس سے ٹیک لگا کر آپ خطبہ پڑھا کرتے تھے چلایا (یعنی فراق نبی میں) اور قریب تھا کہ وہ (فراق کی اذیت کی شدت سے) پھٹ جائے کہ رسول اللہ صلعم منبر سے اترے۔ ستون کو ہاتھوں سے پکڑا پھر اس ستون نے بچوں کی طرح رونا اور نالہ کرنا شروع کیا ہاں ان بچوں کی طرح جن کو تسلی دیکر خاموش کیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس ستون کو سکون حاصل ہوا۔ حضور صلعم نے فرمایا یہ ستون اسلئے رویا کہ جو بیان وہ سُنا کرتا تھا اسکو اس نے سنا۔ یا وہ اس سے محروم ہو گیا۔ (بخاری)

وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ فَقَالَ كُلْ بِيَمِيْنِكَ قَالَ لَا أَسْتَطِيْعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا إِلٰى فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

٥٦٥٠ ح ۳۴ حضرت سلمہ بن الاکوعؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلعم کے سامنے بائیں ہاتھ سے کھایا۔ آپ نے فرمایا اپنے دائیں ہاتھ سے کھا اس نے عرض کیا میں داہنے ہاتھ سے نہیں کھا سکتا آپ نے فرمایا تو داہنے ہاتھ سے کھانے پر قادر نہ ہو جائے۔ اس نے جھوٹا عذر کیا تھا اور بائیں ہاتھ سے صرف تکبر وغرور کی وجہ سے کھاتا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضورؐ کی بددعا سے وہ اپنا داہنا ہاتھ منہ تک نہ پہنچا سکتا تھا۔ (مسلم)

وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَزِعُوْا مَرَّةً فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِيْ طَلْحَةَ بَطِيْئًا وَكَانَ يَقْطِفُ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هٰذَا بَحْرًا فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يُجَارٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

٥٦٥١ ح ۳۵ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ (چوروں یا دشمنوں کے خوف سے) مدینہ والے گھبرا اٹھے نبی صلعم ابو طلحہؓ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار ہوئے جو سست رفتار تھا۔ رسول اللہ صلعم جب واپس تشریف لائے تو فرمایا۔ ہم نے تو اس گھوڑے کو دریا پایا۔ (یعنی کشادہ قدم اور تیز رفتار) پھر وہ گھوڑا ایسا تیز رفتار ہو گیا کہ کوئی گھوڑا اسکے ساتھ نہیں چل سکتا تھا۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس دن کے بعد کوئی گھوڑا اس سے آگے نہ بڑھ سکتا تھا (بخاری)

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ تُوُفِّيَ أَبِيْ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَرَضْتُ عَلٰى غُرَمَائِهِ أَنْ يَأْخُذُوا التَّمْرَ بِمَا عَلَيْهِ فَأَبَوْا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ وَالِدِيْ قَدِ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيْرًا وَإِنِّيْ أُحِبُّ أَنْ يَرَاكَ الْغُرَمَاءُ فَقَالَ لِيَ اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلٰى نَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرُوْا إِلَيْهِ كَأَنَّهُمْ أُغْرُوْا بِيْ تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَأٰى مَا يَصْنَعُوْنَ

٥٦٥٢ ح ۳۶ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میرے والد کا انتقال ہوا اور ان پر کچھ قرض تھا میں نے قرض خواہوں سے کہا کہ قرض کے بدلے ہماری ساری کھجوریں لے لیں انہوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا میں نے نبی کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا حضور کو معلوم ہے میرا باپ احد کی جنگ میں شہید ہو گیا ہے اسنے بہت سا قرض چھوڑا ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ قرض خواہ آپ کو میرے پاس دیکھیں (یعنی کوئی ایسی صورت ہو کہ آپ کی موجودگی میں قرض خواہ میرے پاس آئیں۔ آپ نے فرمایا جا اور ہر قسم کی کھجوروں کے الگ الگ ڈھیر لگا چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور حضور صلعم کو بلایا۔ قرض خواہوں نے جسوقت آپکو دیکھا

طَافَ حَوْلَ اَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ
ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ
لِيْ اَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيْلُ
لَهُمْ حَتّٰى اَدَّى اللّٰهُ عَنْ وَالِدِيْ اَمَانَتَهٗ
وَاَنَا اَرْضٰى اَنْ يُؤَدِّيَ اللّٰهُ اَمَانَةَ وَالِدِيْ وَلَا اَرْجِعُ
اِلٰى اَخَوَاتِيْ بِتَمْرَةٍ فَسَلَّمَ اللّٰهُ الْبَيَادِرَ كُلَّهَا
وَحَتّٰى اَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى الْبَيْدَرِ الَّذِيْ كَانَ
عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّهَا لَمْ
تَنْقُصْ تَمْرَةً وَاحِدَةً رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ

٥٦٥٢ ح ٣٧ وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ اُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِيْ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عُكَّةٍ لَهَا سَمْنًا
فَيَاْتِيْهَا بَنُوْهَا فَيَسْاَلُوْنَ الْاُدْمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ
شَيْءٌ فَتَعْمِدُ اِلَى الَّذِيْ كَانَتْ تُهْدِيْ فِيْهِ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَجِدُ فِيْهِ سَمْنًا فَمَا
زَالَ يُقِيْمُ لَهَا اُدْمَ بَيْتِهَا حَتّٰى
عَصَرَتْهُ فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَصَرْتِيْهَا قَالَتْ
نَعَمْ قَالَ لَوْ تَرَكْتِيْهَا مَا زَالَ قَائِمًا
رَوَاهُ مُسْلِمٌ

٥٦٥٣ ح ٣٨ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ لِاُمِّ
سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيْفًا اَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ
فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَاَخْرَجَتْ
اَقْرَاصًا مِنْ شَعِيْرٍ ثُمَّ اَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ
الْخُبْزَ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِيْ وَلَاثَتْنِيْ
بِبَعْضِهٖ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهٖ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ

قرض خواہوں نے سختی کے ساتھ مطالبہ کیا گویا وہ مجھ پر دلیر بنائے گئے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے جب قرض خواہوں کے طرز عمل کو دیکھا تو آپؐ اٹھے اور کھجوروں کے بڑے ڈھیر کے گرد تین بار پھرے پھر ڈھیر پر بیٹھ کر فرمایا اپنے قرض خواہوں کو بلا دو چنانچہ وہ آئے، اور حضور کے حکم سے کھجوروں کو ماپنا شروع کیا یہاں تک کہ خداوند تعالیٰ نے میرے والد کا تمام قرضہ ادا کرا دیا اور میں اس پر راضی تھا کہ خداوند تعالیٰ ان کھجوروں سے میرے والد کا قرضہ ادا کرا دے خواہ میری بہنوں کو ایک کھجور نہ ملے (خداوند تعالیٰ نے حضور صلعم کی برکت سے سارا قرض ادا کرا دیا اور) کھجوروں کے ڈھیر جوں کے توں باقی رہے جس ڈھیر پر رسول اللہ صلعم بیٹھے تھے میں اسکو دیکھ رہا تھا گویا اس میں سے ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی ہے۔　(بخاری)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ام مالکؓ رسول اللہ صلعم کے پاس ہدیہ کے طور پر کپی میں گھی بھیجا کرتی تھیں اس کے پاس اسکے بیٹے آتے اور سالن مانگتے حالانکہ ان کے پاس سالن کی قسم میں سے کوئی چیز نہ ہوتی تھی۔ آخر ام مالکؓ اس کپی کی طرف متوجہ ہوئیں جس میں رسول اللہ صلعم کو گھی بھیجا کرتی تھیں اور اس میں گھی کو موجود پاتیں اور ہمیشہ ام مالکؓ کے گھر کا سالن یہی گھی ہوتا تھا پھر جب ام مالکؓ نے اس گھی کو نچوڑ لیا یعنی اس کا سارا گھی نکال لیا تو اس کی برکت جاتی رہی ام مالکؓ رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اس کا ذکر کیا، آپؐ نے پوچھا کیا تم نے اس گھی کو نچوڑا تھا۔ انہوں نے کہا۔ ہاں۔ آپؐ نے فرمایا اگر تم اسکے حال پر اسکو چھوڑ دیتیں (یعنی گھی نہ نچوڑتیں) تو اس میں ہمیشہ گھی رہتا۔　(مسلم)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ابوطلحہؓ (انسؓ کی والدہ کے دوسرے خاوند) نے ام سلیم (یعنی انسؓ کی ماں) سے کہا کہ میں نے (آج) رسول اللہ صلعم کی آواز کو کمزور و سست پایا ہے۔ میرے خیال میں آپؐ بھوکے ہیں کیا تمہارے پاس کوئی کھانے کی چیز ہے۔ ام سلیمؓ نے کہا۔ ہاں ہے یہ کہہ کر ام سلیمؓ نے جو کی چند روٹیاں نکالیں پھر اپنی اوڑھنی لی اور اس میں ان روٹیوں کو لپیٹا اور میرے ہاتھ کے نیچے ان کو چھپا دیا۔ رسول اللہ صلعم اسوقت مسجد میں تشریف فرما تھے اور چند لوگ آپ کے پاس بیٹھے تھے۔ میں نے سلام کیا رسول اللہ صلعم نے مجھ سے پوچھا کیا تجھ کو ابوطلحہ نے بھیجا ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں

فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم
أرسلك أبو طلحة قلت نعم قال بطعام قلت
نعم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لمن معه قوموا فانطلق وانطلقت بين
أيديهم حتى جئت أبا طلحة فأخبرته فقال
أبو طلحة يا أم سليم قد جاء رسول الله صلى
الله عليه وسلم بالناس وليس عندنا ما
نطعمهم فقالت الله ورسوله أعلم فانطلق
أبو طلحة حتى لقي رسول الله صلى الله عليه وسلم
فأقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبو
طلحة معه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
هلمي يا أم سليم ما عندك فأتت بذلك الخبز
فأمر به رسول الله صلى الله عليه وسلم
ففت وعصرت أم سليم عكة فأدمته ثم
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيه
ما شاء الله أن يقول ثم قال ائذن
لعشرة فأذن لهم فأكلوا حتى شبعوا
ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة فأكل القوم
كلهم وشبعوا والقوم سبعون أو ثمانون رجلا
متفق عليه وفي رواية لمسلم أنه قال ائذن لعشرة فدخلوا
فقال كلوا وسموا الله فأكلوا حتى فعل ذلك بثمانين
رجلا ثم أكل النبي صلى الله عليه وسلم وأهل البيت
وترك سؤرا وفي رواية للبخاري قال أدخل علي
عشرة حتى عد أربعين ثم أكل النبي صلى الله عليه
وسلم فجعلت أنظر هل نقص منها شيء وفي
رواية لمسلم ثم أخذ ما بقي فجمعه ثم
دعا فيه بالبركة فعاد كما كان فقال
دونكم هذا

وعنه قال أتي النبي صلى الله عليه وسلم

پھر پوچھا کیا کھانا دیکر بھیجا ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں۔ آپؐ نے ان لوگوں سے جو وہاں موجود تھے فرمایا کھڑے ہوجاؤ (یعنی چلو) یہ فرماکر رسول اللہ صلعم معہ تمام لوگوں کے ابوطلحہؓ کے گھر چلے میں بھی آپؐ کے آگے آگے چلا اور ابوطلحہؓ کے پاس پہنچکر آپؐ کی تشریف آوری کی خبر دی۔ ابوطلحہؓ نے ام سلیمؓ سے کہا رسول اللہ صلعم تشریف لا رہے ہیں۔ اور انکے ساتھ صحابہؓ بھی ہیں ہمارے پاس اتنا سامان نہیں کہ ہم سب کو کھانا کھلا سکیں۔ ام سلیمؓ نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ ابوطلحہؓ استقبال کے لئے گھر سے باہر نکلے اور رسول اللہ صلعم سے ملاقات کی پھر رسول اللہ صلعم ابوطلحہؓ کے ساتھ تشریف لائے اور فرمایا۔ ام سلیمؓ جو کچھ تمہارے پاس ہے لاؤ۔ ام سلیمؓ۔ جو کچھ تمہارے پاس ہے لاؤ۔ ام سلیمؓ وہ روٹیاں جو ان کے پاس تھیں لے آئیں اور رسول اللہ صلعم نے ابوطلحہؓ کو حکم دیا کہ وہ روٹیوں کے ٹکڑے کریں چنانچہ ان کو ریزہ ریزہ کیا گیا اور ام سلیمؓ نے کپّے میں سے گھی نچوڑا جو سالن ہوگیا پھر رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ یعنی جو کچھ اللہ تعالیٰ نے چاہا فرمایا (یعنی دعا کی) اسکے بعد آپؐ نے حکم دیا کہ دس دس آدمیوں کو بلاؤ چنانچہ دس آدمیوں کو بلاکر کھانے کی اجازت دی گئی۔ اور انہوں نے پیٹ بھر کر کھالیا پھر جب یہ اٹھ گئے تو دس کو اور بلایا گیا۔ اس کے بعد پھر دس آدمیوں کو بلایا گیا یہاں تک کہ اسی طرح تمام لوگوں نے خوب سیر ہو کر کھالیا۔ یہ سب ستر یا اسی آدمی تھے (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپؐ نے ابوطلحہؓ سے فرمایا دس آدمیوں کو بلاؤ۔ چنانچہ وہ آئے تو آپ نے فرمایا کھاؤ اور خدا کا نام لیکر کھاؤ۔ چنانچہ انہوں نے کھالیا۔ اسی طرح اسّی آدمیوں کے ساتھ کیا پھر نبی صلعم اور گھر کے آدمیوں نے کھایا اور جھوٹا کھانا باقی رہ گیا اور بخاری کی روایت میں یوں ہے کہ حضور صلعم نے فرمایا دس آدمیوں کو میرے پاس لا۔ اسی طرح چالیسؓ آدمیوں کو شمار کیا اسکے بعد نبی صلعم نے کھایا اور میں دیکھ رہا تھا کہ کیا کھانے میں سے کچھ کم ہوا ہے یا نہیں۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ پھر رسول اللہ نے باقی کھانے کو جمع کیا اور پھر دعا کی تو وہ ایسا ہی ہوگیا جیسا کہ پہلے تھا (یعنی اتنی ہی مقدار میں) پھر آپؐ نے فرمایا اس میں سے کھاؤ۔

٥٦٥٥ / ٢٩ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم مدینہ کے بازار کے

بِاِنَاءٍ وَهُوَ بِالزَّوْرَآءِ فَوَضَعَ يَدَهٗ فِي الْاِنَآءِ فَجَعَلَ الْمَآءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِاَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَلٰثَمِائَةٍ اَوْ زُهَآءَ ثَلٰثِمِائَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۵۲۵۴ ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْاٰيَاتِ بَرَكَةً وَاَنْتُمْ تَعُدُّوْنَهَا تَخْوِيْفًا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَآءُ فَقَالَ اطْلُبُوْا فَضْلَةً مِّنْ مَّآءٍ فَجَاؤُا بِاِنَآءٍ فِيْهِ مَآءٌ قَلِيْلٌ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِي الْاِنَآءِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الطَّهُوْرِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَاَيْتُ الْمَآءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۵۹۵۶ ح وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّكُمْ تَسِيْرُوْنَ عَشِيَّتَكُمْ وَتَاْتُوْنَ الْمَآءَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ غَدًا فَانْطَلَقَ النَّاسُ لَا يَلْوِيْ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ فَبَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ حَتَّى ابْهَارَّ اللَّيْلُ فَمَالَ عَنِ الطَّرِيْقِ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ قَالَ احْفَظُوْا عَلَيْنَا صَلٰوتَنَا فَكَانَ اَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالشَّمْسُ فِيْ ظَهْرِهٖ ثُمَّ قَالَ ارْكَبُوْا فَرَكِبْنَا فَسِرْنَا حَتّٰى اِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ ثُمَّ دَعَا بِمِيْضَاءَةٍ كَانَتْ مَعِيْ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ مَّآءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا وُضُوْءً دُوْنَ وُضُوْءٍ قَالَ وَبَقِيَ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ مَّآءٍ ثُمَّ قَالَ احْفَظْ عَلَيْنَا مِيْضَاتَكَ فَسَيَكُوْنُ لَهَا نَبَاٌ ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ

پاس زوراء میں یا موضع زوراء میں تشریف رکھتے تھے آپ کے پاس پانی کا ایک برتن لایا گیا۔ آپ نے اس برتن میں اپنا ہاتھ رکھ دیا اور پانی آپ کی انگلیوں سے جاری ہو گیا اور لوگوں نے اس سے وضو کر لیا۔ قتادہؒ نے انسؓ سے پوچھا تم اسوقت کتنے آدمی تھے۔ انہوں نے کہا تین یا تین سو کے قریب۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ (یعنی صحابہؓ) آیاتِ قرآن یا معجزاتِ نبوی کو برکت کا سبب قرار دیتے تھے اور تم لوگ ان کو کافروں کے ڈرانے کا سبب سمجھتے ہو۔ ایک دفعہ ہم رسول اللہؐ کے ساتھ سفر میں تھے کہ پانی کم ہو گیا رسول اللہ صلعم نے ہم کو حکم دیا کہ کہیں سے تھوڑا بہت بچا ہوا پانی لاؤ۔ چنانچہ صحابہؓ ایک برتن لائے جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ رسول اللہ صلعم نے اس برتن میں ہاتھ ڈالا اور فرمایا۔ آؤ پاک کرنے والے بابرکت پانی کی طرف متوجہ ہو۔ اور برکت خدا ہی کی طرف سے ہے۔ میں نے دیکھا کہ پانی حضور کی انگلیوں سے جاری ہے اور ہم اس کھانے کی تسبیح بھی سُنا کرتے تھے جو کھایا کرتا تھا۔ (بخاری)

حضرت ابوقتادہؓ کہتے ہیں:۔ کہ رسول خدا صلعم نے ہمارے سامنے خطبہ فرمایا جس میں بیان کیا کہ تم اس رات کے اوّل حصے میں اور آخر حصے میں سفر کرو گے اور کل انشاء اللہ تعالےٰ ایک پانی پر پہنچو گے چنانچہ لوگ بے تحاشا چلنے لگے اس طرح کہ ایک دوسرے کی پروا نہ تھی ابوقتادہ کا بیان ہے کہ اُس رات کے اول حصہ میں رسول خدا صلعم چلے جا رہے تھے کہ آدھی رات گزری اور آپ راستہ سے ہٹ کر ایک جگہ لیٹ گئے، اور پھر فرمایا ہماری نماز کی حفاظت کرنا (صبح کی نماز کے وقت جگا دینا) سب سے پہلے رسول خدا صلعم کی آنکھ کھلی جب کہ دھوپ آپ کی پشت مبارک پر پہنچ گئی تھی۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ سوار ہو جاؤ۔ چنانچہ ہم سب سوار ہو گئے اور سفر کو اس وقت تک جاری رکھا جب تک آفتاب اونچا نہ گیا پھر رسول خدا صلعم سواری سے اُترے اور وضو کرنے کا برتن منگایا جو میرے پاس تھا (یعنی ابوقتادہؓ کے) اس میں تھوڑا سا پانی تھا آپؐ نے اس سے وضو کیا، مختصر وضو (یعنی مثلاً تین تین بار اعضاء دھو لے گے بجائے ایک ایک دفعہ دھوئے) ابوقتادہؓ کا بیان ہے کہ وضو کے بعد تھوڑا سا پانی اس برتن میں رہ گیا۔ آپؐ نے فرمایا۔

حَتّٰی اَبْعَدَاۃٌ وَرَکِبَ وَرَکِبْنَا مَعَہٗ فَانْتَهَيْنَا
اِلَی النَّاسِ حِيْنَ امْتَدَّ النَّهَارُ وَحَمِیَ
كُلُّ شَیْءٍ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ هَلَكْنَا وَعَطِشْنَا فَقَالَ لَا هُلْكَ عَلَيْكُمْ
وَدَعَا بِالْمِيْضَاةِ فَجَعَلَ يَصُبُّ وَاَبُوْ قَتَادَةَ
يَسْقِيْهِمْ فَلَمْ يَعْدُ اَنْ رَاَی النَّاسُ مَاءً
فِی الْمِيْضَاةِ تَكَابُّوْا عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسِنُوا الْمَلَاَ
كُلُّكُمْ سَيُرْوٰی قَالَ فَفَعَلُوْا
فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَصُبُّ وَاَسْقِيْهِمْ حَتّٰی
مَا بَقِیَ غَيْرِیْ وَغَيْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ فَقَالَ لِیَ
اشْرَبْ فَقُلْتُ لَا اَشْرَبُ حَتّٰی تَشْرَبَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّ سَاقِیَ الْقَوْمِ
اٰخِرُهُمْ قَالَ فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ قَالَ
فَاَتَی النَّاسُ الْمَاءَ جَامِّيْنَ رِوَاءً رَوَاهُ
مُسْلِمٌ هٰكَذَا فِیْ صَحِيْحِهٖ وَكَذَا فِیْ
كِتَابِ الْحُمَيْدِیِّ وَجَامِعِ الْاُصُوْلِ وَزَادَ
فِی الْمَصَابِيْحِ بَعْدَ قَوْلِهٖ اٰخِرُهُمْ
لَفْظَةَ شُرْبًا

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ غَزْوَةِ
تَبُوْكَ اَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اُدْعُهُمْ بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ ثُمَّ ادْعُ اللّٰهَ
لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ فَقَالَ نَعَمْ فَدَعَا بِنِطَعٍ فَبَسَطَ
ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِیْءُ بِكَفِّ
ذُرَةٍ وَيَجِیْءُ الْاٰخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ وَيَجِیْءُ الْاٰخَرُ
بِكِسْرَةٍ حَتَّی اجْتَمَعَ عَلَی النِّطَعِ شَیْءٌ يَسِيْرٌ فَدَعَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ

اپنے وضو کے برتن کو ہمارے لئے محفوظ رکھدے یا اس کے پانی کو محفوظ رکھ اسلئے کہ عنقریب اس سے ایک نور ظہور پذیر ہوگا۔ اس کے بعد بلال رض نے نماز کے لئے اذان کہی اور رسول اللہ صلعم نے دو رکعت نماز پڑھی پھر نماز فرض کے دو رکعت ادا کئے اس کے بعد آپ بھی سوار ہوئے اور ہم بھی (اور آگے روانہ ہوئے) اور جب آفتاب خوب گرم ہو گیا۔ اور ہر چیز میں گرمی پیدا ہو گئی اسوقت ہم (اُن) لوگوں کے پاس پہنچے (جو ہم سے پہلے روانہ ہو چکے تھے) ان لوگوں نے آپ کو دیکھتے ہی عرض کیا یا رسول اللہ! ہم تو گرمی اور پیاس کی شدت سے ہلاک ہو گئے۔ آپ نے فرمایا تم پر ہلاکت نہیں ہے (یعنی تم ہلاک نہ ہوگے) اس کے بعد آپ نے وضو کا برتن منگوا دیا۔ رسول اللہ صلعم برتن سے پانی ڈالتے جاتے تھے اور ابو قتادہ رض لوگوں کو پانی پلاتے جاتے تھے جب لوگوں نے برتن میں پانی کو دیکھا تو ایک دم ٹوٹ پڑے اور اژدحام کر لیا۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ مخلوق کے ساتھ بھلائی اور نیکی کرو (یعنی اژدحام کر کے لوگوں کو تکلیف نہ دو) تم سب کے سب اس پانی سے سیراب ہو جاؤ گے۔ ابو قتادہ رض کا بیان ہے لوگوں نے ایسا ہی کیا اور اخلاق سے کام لیا پھر رسول اللہ صلعم نے پانی ڈالنا اور میں نے لوگوں کو پانی پلانا شروع کیا یہانتک کہ میرے اور رسول اللہ صلعم کے سوا کوئی باقی نہ رہا (سب نے پانی پی لیا) آپ نے پھر پانی ڈالا اور مجھ سے کہا پی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جب تک آپ نہ پی لیں گے میں نہ پیوں گا۔ آپ نے فرمایا جماعت کا ساقی جماعت کے بعد پیا کرتا ہے۔ ابو قتادہ رض کہتے ہیں کہ میں نے بھی پانی پیا اور رسول اللہ صلعم نے بھی ابو قتادہ رض کا بیان ہے کہ اُسکے بعد لوگ پانی پر پہنچے اس حال میں کہ وہ سیراب اور راحت سے تھے۔ (مسلم)

۵۵۸ ج ۳۲ **حضرت ابوہریرہ رض** کہتے ہیں کہ غزوۂ تبوک کے دن بھوک نے لوگوں کو بہت ستایا عمر رض نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگوں سے ان کا بچا ہوا توشہ منگوائیے پھر خدا سے اس توشہ پر ان کے لئے برکت کی دعا فرمائیے۔ آپ نے فرمایا ہاں (یعنی منگوا لو) اس کے بعد آپ نے چمڑے کا دسترخوان منگوا کر بچھا دیا۔ اور پھر بچا ہوا کھانا منگوایا گیا چنانچہ لوگوں نے چیزیں لانا شروع کیں کوئی مٹھی بھر لوبیا یا باقلا لایا۔ کوئی مٹھی بھر کھجور لایا۔ یہاں تک کہ دسترخوان پر تھوڑی سی چیزیں جمع ہو گئیں۔ رسول اللہ صلعم نے برکت کی دعا کی اور پھر فرمایا جتنا تمہارا جی چاہے اس میں سے اپنے برتن

قَالَ خُذُوْا فِیْ اَوْعِیَتِکُمْ فَاَخَذُوْا فِیْ اَوْعِیَتِهِمْ حَتّٰی مَا تَرَکُوْا فِی الْعَسْکَرِ وِعَآءً اِلَّا مَلَاُوْهُ قَالَ فَاَکَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا یَلْقَی اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَیْرُ شَاكٍّ فَیُحْجَبُ عَنِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَرُوْسًا بِزَیْنَبَ فَعَمَدَتْ اُمِّیْ اُمُّ سُلَیْمٍ اِلٰی تَمْرٍ وَّسَمْنٍ وَّاَقِطٍ فَصَنَعَتْ حَیْسًا فَجَعَلَتْهُ فِیْ تَوْرٍ فَقَالَتْ یَا اَنَسُ اذْهَبْ بِهٰذَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ بَعَثَتْ بِهٰذَا اِلَیْكَ اُمِّیْ وَهِیَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِیْلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذَهَبْتُ فَقُلْتُ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ لِیْ فُلَانًا وَّفُلَانًا وَّفُلَانًا رِجَالًا سَمَّاهُمْ وَادْعُ مَنْ لَقِیْتَ فَدَعَوْتُ مَنْ سَمّٰی وَمَنْ لَقِیْتُ فَرَجَعْتُ فَاِذَا الْبَیْتُ غَاصٌّ بِاَهْلِهٖ قِیْلَ لِاَنَسٍ عَدَدُکُمْ کَمْ کَانُوْا قَالَ زُهَآءَ ثَلٰثِمِائَةٍ فَرَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ یَدَهٗ عَلٰی تِلْكَ الْحَیْسَةِ وَتَکَلَّمَ بِمَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ جَعَلَ یَدْعُوْ عَشَرَةً عَشَرَةً یَاْکُلُوْنَ مِنْهُ وَیَقُوْلُ لَهُمُ اذْکُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلْیَاْکُلْ کُلُّ رَجُلٍ مِّمَّا یَلِیْهِ قَالَ فَاَکَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا فَخَرَجَتْ طَآئِفَةٌ وَّدَخَلَتْ طَآئِفَةٌ حَتّٰی اَکَلُوْا کُلُّهُمْ قَالَ لِیْ یَا اَنَسُ ارْفَعْ فَرَفَعْتُ فَمَا اَدْرِیْ حِیْنَ وَضَعْتُ کَانَ اَکْثَرَ اَمْ حِیْنَ رَفَعْتُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلٰی نَاضِحٍ قَدْ اَعْیٰی فَلَا یَکَادُ یَسِیْرُ فَتَلَاحَقَ بِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِبَعِیْرِكَ قُلْتُ قَدْ عَیِیَ فَتَخَلَّفَ رَسُوْلُ

میں بھر لو چنانچہ لوگوں نے اپنے برتن بھر لئے یہاں تک کہ لشکر میں جو برتن بھی موجود تھا اسکو بھر لیا گیا تھا۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ لوگوں نے خوب پیٹ بھر کر کھایا۔ اور کھانا باقی رہا۔ اسکے بعد رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود عبادت کے قابل نہیں اور یہ کہ میں خدا کا رسولؐ ہوں۔ جو شخص ان دونوں باتوں کے ساتھ خدا سے جا کر ملے اور اسمیں شک نہ کرتا ہو وہ جنت سے نہ روکا جائے گا۔ (مسلم)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کا حضرت زینبؓ کے ساتھ نکاح ہوا ہی تھا کہ میری ماں ام سلیمؓ نے کھجور گھی اور پنیر کا مالیدہ سا بنایا اور لوہ بیلے میں بھر کر مجھ کو دیا اور کہا۔ انسؓ اس کو رسول اللہ صلعم کے پاس لے جا اور عرض کیا کہ میری ماں نے یہ حقیر ہدیہ آپ کی خدمت میں بھیجا ہے اور آپ کو سلام عرض کیا ہے اور کہا ہے کہ یا رسول اللہؐ! یہ ایک تھوڑا ہدیہ ہماری طرف سے قبول فرمائیے۔ چنانچہ میں گیا اور جو کچھ میری ماں نے کہا تھا عرض کر دیا۔ آپؐ نے فرمایا اس کو رکھ دے۔ اور فلاں فلاں اشخاص کو جنکے نام آپؐ نے بتائے بلا لا اور راستہ میں جو شخص ملے۔ اس کو بھی بلا لا چنانچہ میں ان شخصوں کو جنکے نام آپؐ نے بتائے تھے اور جو لوگ مجھ کو راستہ میں ملے تھے۔ انکو بلا لایا۔ جن سے سارا گھر بھر گیا انسؓ سے پوچھا گیا تم سب کتنے لوگ ہو گے؟ انسؓ نے کہا تین سو کے قریب پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلعم نے اس مالیدہ یا حلوے پر ہاتھ رکھا اور دعا کی جو خدا نے چاہی پھر دس دس آدمیوں کو اس میں سے کھانا شروع کیا اور کھانے والوں سے فرمایا خدا کا نام لیکر کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ جب آدمی کھا چکے اور خوب پیٹ بھر گیا تو وہ اٹھ گئے اور دوسری جماعت آگئی یہاں تک کہ اسی طرح تمام لوگوں نے کھا لیا۔ اسکے بعد آپؐ نے مجھ سے فرمایا۔ انسؓ پیالہ کو اٹھا لو میں نے پیالہ کو اٹھا لیا میں نہیں کہہ سکتا کہ جسوقت میں نے پیالہ کو رکھا تھا اسوقت اس میں مالیدہ زیادہ تھا یا اسوقت جب کہ اسکو اٹھایا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلعم کی ہمراہی میں غزوہ کیا (یعنی دشمنوں سے جہاد کیا) میں پانی کھینچنے والے اونٹ پر سوار تھا جو تھک گیا تھا۔ ایک موقع پر رسول اللہ صلعم مجھ کو ملے اور دریافت فرمایا۔ تیرے اونٹ کو کیا ہوا۔ میں نے عرض کیا تھک گیا ہے یہ سنکر آپ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَہٗ فَدَعَا لَہٗ فَمَا زَالَ بَیْنَ یَدَیِ الْاِبِلِ قُدَّامَہَا یَسِیْرُ فَقَالَ لِیْ کَیْفَ تَرٰی بَعِیْرَکَ قُلْتُ بِخَیْرٍ قَدْ اَصَابَتْہُ بَرَکَتُکَ قَالَ اَفَتَبِیْعُنِیْہِ بِوُقِیَّۃٍ فَبِعْتُہٗ عَلٰی اَنَّ لِیْ فَقَارَ ظَہْرِہٖ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ غَدَوْتُ عَلَیْہِ بِالْبَعِیْرِ فَاَعْطَانِیْ ثَمَنَہٗ وَرَدَّہٗ عَلَیَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

وَعَنْ اَبِیْ حُمَیْدِنِ السَّاعِدِیِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَزْوَۃَ تَبُوْکَ فَاَتَیْنَا وَادِیَ الْقُرٰی عَلٰی حَدِیْقَۃٍ لِامْرَاَۃٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اخْرُصُوْھَا فَخَرَصْنَاھَا وَخَرَصَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشَرَۃَ اَوْسُقٍ وَقَالَ اَحْصِیْہَا حَتّٰی تَرْجِعَ اِلَیْکِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَانْطَلَقْنَا حَتّٰی قَدِمْنَا تَبُوْکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَتَھُبُّ عَلَیْکُمُ اللَّیْلَۃَ رِیْحٌ شَدِیْدَۃٌ فَلَا یَقُمْ فِیْہَا اَحَدٌ فَمَنْ کَانَ لَہٗ بَعِیْرٌ فَلْیَشُدَّ عِقَالَہٗ فَھَبَّتْ رِیْحٌ شَدِیْدَۃٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْہُ الرِّیْحُ حَتّٰی اَلْقَتْہُ بِجَبَلَیْ طَیٍّ ثُمَّ اَقْبَلْنَا حَتّٰی قَدِمْنَا وَادِیَ الْقُرٰی فَسَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَرْاَۃَ عَنْ حَدِیْقَتِہَا کَمْ بَلَغَ ثَمَرُھَا فَقَالَتْ عَشَرَۃَ اَوْسُقٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ وَھِیَ اَرْضٌ یُسَمّٰی فِیْہَا الْقِیْرَاطُ فَاِذَا فَتَحْتُمُوْھَا فَاَحْسِنُوْا اِلٰی اَھْلِہَا فَاِنَّ لَہُمْ ذِمَّۃً وَّرَحِمًا اَوْ قَالَ ذِمَّۃً وَّصِھْرًا فَاِذَا رَاَیْتُمْ رَجُلَیْنِ یَخْتَصِمَانِ فِیْ مَوْضِعِ لَبِنَۃٍ فَاخْرُجْ مِنْہَا قَالَ فَرَاَیْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَحْبِیْلَ بْنِ

میرے اونٹ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور اس کو ہانکا اور اس کے لئے دعا کی۔ اسکے بعد وہ ہمیشہ دوسرے اونٹوں سے آگے رہتا تھا پھر حضور صلعم نے مجھ سے پوچھا۔ اب تیرا اونٹ کیسا ہے۔ میں نے عرض کیا۔ آپؐ کی برکت سے اب خوب چلتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کیا تو چالیس درہم کے بدلے اسکو بیچتا ہے۔ میں نے اس شرط پر اونٹ بیچ دیا کہ میں مدینہ تک اسپر سوار ہونگا۔ پھر جب حضور صلعم مدینہ میں پہنچگئے تو صبح کو میں اونٹ آپؐ کے پاس لے گیا آپؐ نے مجھ کو اونٹ کی قیمت مرحمت فرما دی اور اونٹ بھی مجھ کو ہی دے دیا۔ (بخاری و مسلم)

٥٦٦١ **حضرت ابو حمید ساعدیؓ** کہتے ہیں کہ (مدینہ سے غزوۂ تبوک کے لئے) رسول اللہ صلعم کے ساتھ روانہ ہوتے اور وادی قریٰ میں ایک عورت کے باغ کے پاس پہنچے۔ رسول اللہ صلعم نے لوگوں سے فرمایا اس باغ کے پھلوں کا اندازہ کرو ہم نے اندازہ کیا اور رسول اللہ صلعم نے بھی اندازہ کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ دس وسق پھل ہونگے۔ اسکے بعد اس عورت سے آپؐ نے فرمایا (جب پھل اتریں تو) وزن کا خیال رکھنا جب تک کہ ہم لوٹ کر آئیں انشاء اللہ تعالیٰ یہاں سے چل کر ہم تبوک پہنچے۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا آج رات تم پر تیز و تند ہوا چلے گی۔ کوئی شخص کھڑا نہ ہو اور جسکے پاس اونٹ ہو وہ اسکے پاؤں کو مضبوط باندھ دے۔ چنانچہ سخت آندھی آئی ایک شخص آندھی میں کھڑا ہو گیا جسکو ہوا نے اٹھا کر طے کے پہاڑوں کے درمیان پھینک دیا۔ پھر ہم مدینہ کی طرف متوجہ ہوتے اور وادی قریٰ میں پہنچے رسول اللہ صلعم نے باغ والی عورت سے پوچھا تیرے باغ کے پھل کتنے ہوئے اس نے کہا دس وسق۔ (بخاری و مسلم)

٥٦٦٢ **حضرت ابوذرؓ** کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ عنقریب تم مصر کو فتح کروگے اور مصر ایک زمین (ملک) کا نام ہے جس میں ایک سکہ کا نام قیراط لکھا جاتا ہے جب تم اسے فتح کرلو تو اس کے باشندوں سے اچھا سلوک کرنا اسلئے کہ مصر والوں کے لئے امان اور قرابت ہے یا یہ فرمایا کہ مصر والوں کے لئے امان ہے۔ اور ان سے سسرال کا رشتہ ہے جب تم دیکھو کہ دو شخص ایک اینٹ کے مقام پر جھگڑا کرتے ہیں تو۔ تم اس سے

ع حضور صلعم کے صاحبزادے ابراہیم کی ماں ماریہ قبطیہ مصری قوم کی تھیں۔ اور قرابت حضرت ہاجرہؓ کی وجہ سے ہے جو حضرت اسمٰعیلؑ کی والدہ تھیں۔ ۱۲ ۔ مترجم

حَسَنَةَ وَاَخَاهُ رَبِيْعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

نکل جا۔ ابوذرؓ کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمن بن شرحبیل بن حسنہ اور انکے بھائی اور انکے بھائی ربیعہ کو ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتے دیکھا اور میں مصر سے چلا آیا (مسلم)

۵۶۶۳ ح۲۷ وَعَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي اَصْحَابِي وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ وَفِي اُمَّتِي اِثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدُوْنَ رِيْحَهَا حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيْهِمُ الدُّبَيْلَةُ سِرَاجٌ مِنْ نَارٍ يَظْهَرُ فِي اَكْتَافِهِمْ حَتّٰى يَنْجُمَ فِي صُدُوْرِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا فِي مَنَاقِبِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَحَدِيْثَ جَابِرٍ مَنْ يَصْعَدُ الثَّنِيَّةَ فِي جَامِعِ الْمَنَاقِبِ اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے میرے صحابیوں میں اور ایک روایت میں ہے میری اُمت میں زیادہ منافق ہیں جو جنت میں داخل نہ ہونگے۔ داخل ہونا کیا جنت کی بُو بھی نہ پائیں گے جبتک کہ سوئی کے ناکے میں سے اونٹ نہ گزر جائے ان میں سے آٹھ منافقوں کے شر اور فتنہ کو دبیلہ دفع کریگا (دبیلہ پیٹ کا پھوڑا یا طاعون۔ چنانچہ رسول خدا صلعم خود اسکی تشریح فرماتے ہیں) وہ ایک آگ کا شعلہ ہوگا جو انکے مونڈھوں میں پیدا ہوگا۔ (مسلم) اور عنقریب سہل بن سعدؓ کی حدیث "لاعطین الخ" اور جابرؓ کی حدیث "من یصعد" الخ جامع المناقب میں انشاءاللہ بیان کرینگے۔

فصل دوم

۵۶۶۴ ح۲۸ عَنْ اَبِي مُوْسٰى قَالَ خَرَجَ اَبُوْ طَالِبٍ اِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا اَشْرَفُوْا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوْا فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ اِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ يَمُرُّوْنَ بِهٖ فَلَا يَخْرُجُ اِلَيْهِمْ قَالَ فَهُمْ يَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتّٰى جَاءَ فَاَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا سَيِّدُ الْعٰلَمِيْنَ هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ يَبْعَثُهُ اللهُ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ فَقَالَ لَهٗ اَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ اِنَّكُمْ حِيْنَ اَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ اِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَلَا يَسْجُدَانِ اِلَّا لِنَبِيٍّ وَاِنِّي اَعْرِفُهٗ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ اَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ كَتِفِهٖ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا اَتَاهُمْ بِهٖ وَكَانَ هُوَ فِي رِعْيَةِ الْاِبِلِ فَقَالَ اَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاَقْبَلَ وَعَلَيْهِ

حضرت ابوموسیٰؓ کہتے ہیں کہ ابوطالب (حضور صلعم کے چچا) شام کی طرف گئے انکے ساتھ نبی صلعم بھی تھے اور قریش کے چند سردار بھی جب راہب کے پاس پہنچے تو وہاں قیام کیا (یہ راہب مسیحی عالم تھا اور اسکا نام بحیرا تھا) اور اپنے کجاوے کھول دیئے۔ راہب ان لوگوں سے ملاقات کے لئے آیا۔ اور یہ پہلا موقعہ تھا کہ وہ ملنے آیا تھا۔ ورنہ اس سے پہلے وہ کسی قافلہ والوں سے جو ادھر سے گزرتے رہتے تھے نہ ملتا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگ اپنے کجاوے کھول رہے تھے اور راہب انکے درمیان کسی کو ڈھونڈتا پھر رہا تھا یہانتک کہ وہ رسول اللہ صلعم کے پاس آیا اور آپ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا یہ ہے دونوں جہاں کا سردار۔ یہ ہے دونوں جہاں کے پروردگار کا رسول جس کو خداوند تعالےٰ جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گا۔ قریش کے بعض سرداروں نے پوچھا تو اس کا حال کہاں سے جانتا ہے (یعنی اس کا حال تجھ کو کیونکر معلوم ہوا) راہب نے کہا۔ جب سے تم دو پہاڑوں کے درمیان سے نکلے ہو میں دیکھ رہا ہوں کہ کوئی درخت اور کوئی پتھر ایسا نہ تھا جس نے ان کو سجدہ نہ کیا ہو اور یہ چیزیں نبی کو سجدہ کرتی ہیں اور پھر میں نے ان کو اس مہر نبوت سے شناخت کیا جو انکے شانہ کی ہڈی کے نیچے سیب کے مانند واقع ہے۔ اس کے بعد راہب چلا گیا اور قافلے والوں کیلئے کھانا تیار کرا کر لایا۔ جس وقت وہ کھانا لایا ہے اس وقت رسول اللہ صلعم

عَمَامَةٌ تُظِلُّهُ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ
وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ اِلٰى فَيْءِ شَجَرَةٍ
فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ
اُنْظُرُوْا اِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ
فَقَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ اَيُّكُمْ
وَلِيُّهُ قَالُوْا اَبُوْطَالِبٍ فَلَمْ
يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتّٰى رَدَّهُ اَبُوْطَالِبٍ
وَبَعَثَ مَعَهُ اَبُوْبَكْرٍ
بِلَالًا وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ
الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ

وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِيْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَّلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ
يَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ
بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ مُلْجَمًا مُسْرَجًا فَاسْتَصْعَبَ
عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ جِبْرَئِيْلُ اَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ
هٰذَا فَمَا رَكِبَكَ اَحَدٌ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْهُ
قَالَ فَارْفَضَّ عَرَقًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ
هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا انْتَهَيْنَا اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ
قَالَ جِبْرَئِيْلُ بِاِصْبَعِهٖ فَخَرَقَ بِهِ الْحَجَرَ فَشَدَّ بِهِ الْبُرَاقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ قَالَ ثَلٰثَةُ
اَشْيَاءَ رَاَيْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَهٗ اِذْ مَرَرْنَا بِبَعِيْرٍ يُسْنٰى
عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰهُ الْبَعِيْرُ جَرْجَرَ فَوَضَعَ جِرَانَهٗ فَوَقَفَ
عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْنَ صَاحِبُ
هٰذَا الْبَعِيْرِ فَجَاءَهٗ فَقَالَ بِعْنِيْهِ فَقَالَ بَلْ نَهَبُهٗ

اونٹوں کو چرا رہے تھے۔ راہب نے کہا انکو بلاؤ چنانچہ آپؐ تشریف لائے
اس حال میں کہ ابر کا ایک ٹکڑا آپ کے اوپر سایہ کئے ہوئے تھا جب
آپ لوگوں کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ لوگ سایہ پر قبضہ کئے بیٹھے ہیں۔ جب
آپ بیٹھے تو درخت کی شاخیں آپؐ کی طرف جھک آئیں۔ راہب نے
یہ دیکھ کر کہا۔ درخت کے سایہ کو دیکھو ان پر جھک آیا ہے۔ اسکے بعد
راہب نے کہا میں تم کو خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہوں یہ بتاؤ کہ تم میں سے ان
کا سرپرست کون ہے۔ لوگوں نے کہا ابو طالب ہیں۔ راہب نے انکو
سمجھایا اور قسمیں دیں اور کہا کہ انکو مکہ۔ واپس بھیجدو۔ چنانچہ ابو طالب نے
آپؐ کو مکہ بھیجدیا اور حضرت ابو بکرؓ نے آپکے ساتھ بلالؓ کو واپس کر دیا اور
راہب نے آپؐ کے لئے ڈبل روٹی یا موٹی روٹی، اور روغن زیتون کا ناشتہ
ہمراہ بھیجا۔ (ترمذی)

٥٦٦٥ ح ٤٩ حضرت علیؓ بن ابی طالب کہتے ہیں کہ میں نبی صلعم کیساتھ مکہ میں
تھا جب ہم آپؐ کے ساتھ گرد و نواح میں جاتے تو جو پہاڑ (پتھر) اور
جو درخت سامنے آتا وہ یہ کہتا السّلام علیك یا رسول اللّٰہ۔ (ترمذی۔ دارمی)

٥٦٦٦ ح ٥٠ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ معراج کی شب میں براق لایا گیا جسپر
زین کسی ہوئی تھی اور لگام چڑھی ہوئی تھی جب رسول خدا صلعم نے اس
پر سوار ہونے کا ارادہ فرمایا تو وہ شوخیاں کرنے لگا اور حضور صلعم کو اس پر چڑھنا
دشوار ہو گیا جبرئیل نے براق سے کہا کیا محمدؐ کے ساتھ تو شوخیاں کرتا ہے
تجھ پر آجتک، ان سے بہتر شخص خدا کی نظر میں کوئی سوار نہیں ہوا۔ راوی کا
بیان ہے کہ یہ سنکر براق پسینہ پسینہ ہو گیا۔ (ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے)

٥٦٦٧ ح ٥١ حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔
جب ہم (شب معراج میں) بیت المقدس پہنچے تو جبرئیل نے انگلی کے
اشارہ سے پتھر میں سوراخ کیا اور (اس) سوراخ سے براق کو باندھ دیا (ترمذی)

٥٦٦٨ ح ٥٢ حضرت یعلیٰ بن مرہ ثقفی کہتے ہیں کہ تین چیزیں میں نے رسول
اللہ صلعم (کے معجزات میں) سے دیکھیں ایک تو یہ کہ ہم آپؐ کے ہمراہ
سفر میں چلے جا رہے تھے کہ ہم نے پانی کھینچنے والے ایک اونٹ کو دیکھا
یہ اونٹ آپؐ کو دیکھ کر بولا اور پھر اپنی گردن زمین پر رکھدی۔ آپ اس
اونٹ کے پاس ٹھہر گئے اور پوچھا اس اونٹ کا مالک کہاں ہے۔ وہ
حاضر ہوا۔ تو آپؐ نے اس سے فرمایا تو اس اونٹ کو میرے ہاتھ بیچدے

لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنَّهٗ لِاَهْلِ بَيْتٍ مَالَهُمْ
مَعِيْشَةٌ غَيْرُهٗ قَالَ اَمَّا اِذْ ذَكَرْتَ هٰذَا مِنْ
اَمْرِهٖ فَاِنَّهٗ شَكٰى كَثْرَةَ الْعَمَلِ وَقِلَّةَ
الْعَلَفِ فَاَحْسِنُوْا اِلَيْهِ ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى
نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تَشُقُّ الْاَرْضَ حَتّٰى غَشِيَتْهُ ثُمَّ
رَجَعَتْ اِلٰى مَكَانِهَا فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ لَهٗ ذٰلِكَ
فَقَالَ هِيَ شَجَرَةٌ اِسْتَاْذَنَتْ رَبَّهَا فِيْ اَنْ تُسَلِّمَ
عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنَ
لَهَا ثُمَّ قَالَ سِرْنَا فَمَرَرْنَا بِمَاءٍ فَاَتَتْهُ
اِمْرَاَةٌ بِابْنٍ لَهَا بِهٖ جِنَّةٌ فَاَخَذَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْخِرِهٖ ثُمَّ قَالَ
اُخْرُجْ فَاِنِّيْ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ
سِرْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مَرَرْنَا بِذٰلِكَ
الْمَاءِ فَسَاَلَهَا عَنِ الصَّبِيِّ فَقَالَتْ وَالَّذِيْ
بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رَاَيْنَا مِنْهُ رَيْبًا بَعْدَكَ
رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ بِابْنٍ ۵۶۶۹ / ۵۳
لَهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنِيْ بِهٖ
جُنُوْنٌ وَاِنَّهٗ لَيَاْخُذُهٗ عِنْدَ غَدَائِنَا وَعَشَائِنَا فَمَسَحَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهٗ وَدَعَا فَثَعَّ ثَعَّةً وَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهٖ
مِثْلُ الْجَرْوِ الْاَسْوَدِ يَسْعٰى رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ جِبْرَئِيْلُ اِلَى النَّبِيِّ ۵۶۷۰ / ۵۴
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ حَزِيْنٌ قَدْ
تَخَضَّبَ بِالدَّمِ مِنْ فِعْلِ اَهْلِ مَكَّةَ فَقَالَ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ تُحِبُّ اَنْ نُرِيَكَ اٰيَةً قَالَ نَعَمْ
فَنَظَرَ اِلٰى شَجَرَةٍ مِنْ وَرَائِهٖ فَقَالَ ادْعُ بِهَا فَدَعَا
بِهَا فَجَاءَتْ فَقَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ

اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں بیچتا نہیں۔ آپ کو ہبہ کرتا ہوں۔ اگرچہ یہ اونٹ ایسے گھر والوں کا ہے کہ اسکے سوا ان کے پاس اور کوئی ذریعہ معاش نہیں۔ آپ نے فرمایا جب حالت یہ ہے جو تو نے بیان کی (تو ہم اس کو لینا نہیں چاہتا) اونٹ نے کام کی زیادتی اور چارہ کی کمی کی شکایت کی تھی پس تم اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ دوسرے یہ کہ ہم آگے روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم نے ایک منزل پر قیام کیا اور نبی سو رہے۔ پس ایک درخت زمین کو پھاڑتا ہوا آیا اور آپ پر سایہ کر لیا۔ اور اس کے بعد پھر وہ اپنی جگہ چلا گیا رسول اللہ صلعم جب بیدار ہوئے تو میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا یہ ایک درخت ہے جسنے اپنے پروردگار سے اسکی اجازت چاہی تھی کہ وہ پیغمبر خدا صلعم کو سلام کرے۔ خدا نے اس کو اجازت دے دی وہ سلام کرنے آیا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ تیسری بات یہ ہے کہ ہم پھر آگے چلے اور ایک پانی کے قریب سے گذرے (یعنی ایسی آبادی سے جہاں پانی تھا) ایک عورت آپ کی خدمت میں اپنے بیٹے کو لیکر حاضر ہوئی جس کو جنون کا عارضہ تھا نبی صلعم نے اس لڑکے کی ناک پکڑی اور فرمایا نکل۔ میں محمد خدا کا رسول ہوں اسکے بعد ہم پھر آگے بڑھے اور جب واپس لوٹے اور اسی پانی پر سے گزرے تو اس لڑکے کی ماں سے آپ نے لڑکے کا حال پوچھا۔ اس نے کہا قسم ہے اس ذات کی جسنے آپکو حق کے ساتھ بھیجا ہے پھر ہم نے اس لڑکے میں کوئی بات تشویش کی نہیں دیکھی۔ (شرح السنۃ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک عورت اپنے لڑکے کو نبی صلعم کی خدمت میں لیکر حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلعم! میرے بیٹے کو جنون ہے جسکا دورہ صبح و شام پڑتا ہے۔ رسول اللہ صلعم نے اس لڑکے کے سینہ پر ہاتھ پھیرا۔ اور دعا کی اس لڑکے کو قے ہوئی اور اسکے پیٹ سے کالے پلے کی مانند کوئی چیز نکلی جو دوڑتی تھی۔ (دارمی)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم غمگین بیٹھے تھے اور خون میں لتھڑے ہوئے تھے کیونکہ مکہ والوں نے آپ کو اذیت پہنچائی تھی کہ اسی حال میں جبرئیلؑ آئے۔ اور فرمایا رسول اللہ! کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ ہم آپ کو ایک معجزہ دکھاویں۔ آپ نے فرمایا ہاں جبرئیل نے اس درخت کی طرف دیکھا جو ان کے پیچھے تھا۔ اور پھر رسول اللہ صلعم سے کہا اس درخت کو بلاؤ۔ چنانچہ آپ نے بلایا وہ درخت آیا۔ اور

مُرْهَا فَلْتَرْجِعْ فَأَمَرَهَا فَرَجَعَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبِيْ حَسْبِيْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَأَقْبَلَ أَعْرَابِيٌّ فَلَمَّا دَنٰى قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ وَمَنْ يَّشْهَدُ عَلٰى مَا تَقُوْلُ قَالَ هٰذِهِ السَّلَمَةُ فَدَعَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِشَاطِئِ الْوَادِيْ فَأَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْأَرْضَ حَتّٰى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلٰثًا أَنَّهٗ كَمَا قَالَ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلٰى مَنْبَتِهَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمَا أَعْرِفُ أَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ إِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ يَشْهَدُ أَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَأَسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ

وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ ذِئْبٌ إِلٰى رَاعِيْ غَنَمٍ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِيْ حَتَّى انْتَزَعَهَا مِنْهُ قَالَ فَصَعِدَ الذِّئْبُ عَلٰى تَلٍّ فَأَقْعٰى وَاسْتَثْفَرَ وَقَالَ قَدْ عَمَدْتُ إِلٰى رِزْقٍ رَزَقَنِيْهِ اللّٰهُ أَخَذْتُهٗ ثُمَّ انْتَزَعْتَهٗ مِنِّيْ فَقَالَ الرَّجُلُ تَاللّٰهِ إِنْ رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ الذِّئْبُ أَعْجَبُ مِنْ هٰذَا رَجُلٌ فِي النَّخَلَاتِ بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ يُخْبِرُكُمْ بِمَا مَضٰى

آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ پھر جبرئیلؑ نے کہا اب اس کو حکم دیجیے واپس چلا جائے۔ چنانچہ آپ نے حکم دیا کہ وہ واپس چلا گیا۔ رسول اللہ صلعم نے یہ دیکھ کر فرمایا مجھ کو کافی ہے۔ مجھ کو کافی ہے۔ (دارمی)

۵۶۷۱ ح۵۵ حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلعم کے ساتھ سفر کر رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا جب وہ رسول اللہ صلعم کے قریب پہنچا تو آپ نے اس سے فرمایا کیا تو اس کی گواہی دیتا ہے کہ خدائے واحد کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں ہے اور محمدؐ خدا کے بندے اور خدا کے رسول ہیں۔ دیہاتی نے کہا اور کوئی اسکی شہادت دیتا ہے جو تم نے کہا آپ نے فرمایا یہ کیکر کا درخت گواہی دیگا۔ یہ کہکر آپ نے اس درخت کو بلایا۔ آپ وادی کے کنارہ تھے وہ درخت زمین کو پھاڑتا ہوا آپ کے پاس آ گیا۔ اور آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا حضور صلعم نے اس سے تین بار گواہی طلب کی اس درخت نے تین بار گواہی دی اور کہا کہ حقیقت میں ایسا ہی ہے جیسا کہ حضور صلعم نے فرمایا اسکے بعد وہ درخت اپنی جگہ پر چلا گیا۔ (دارمی)

۵۶۷۲ ح۵۶ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھ کو اس کا یقین کیونکر ہو کہ آپ نبی ہیں آپ نے فرمایا کہ میں کھجور کے اس خوشہ کو بلاتا ہوں وہ میرے پاس آ کر اسکی گواہی دیگا کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ چنانچہ رسول اللہ صلعم نے اس خوشہ کو بلایا وہ خوشہ کھجور سے اترنے لگا اور رسول اللہ کے قریب زمین پر گر گرا۔ پھر آپ نے فرمایا واپس چلا جا۔ چنانچہ وہ خوشہ واپس چلا گیا۔ یہ دیکھ کر وہ اعرابی مسلمان ہو گیا۔ (ترمذی)

۵۶۷۳ ح۵۷ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک بھیڑیا آیا اور چرواہے کے ریوڑ میں سے ایک بکری اٹھا لے گیا۔ چرواہے نے اس کا تعاقب کیا اور بکری کو اس سے چھین لیا۔ ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ پھر وہ بھیڑیا ایک ٹیلہ پر چڑھ گیا۔ اور وہاں اپنی دُم پر بیٹھ کر کہا میں نے اپنے رزق کا ارادہ کیا تھا جو مجھ کو خدا نے دیا۔ میں نے اس پر قبضہ کیا تھا۔ لیکن تو نے (اے چرواہے) اس کو مجھ سے چھین لیا۔ چرواہے نے کہا خدا کی قسم ایسی عجیب بات میں نے کبھی نہیں دیکھی جو آج کے دن دیکھی ہے۔ بھیڑیا بولتا ہے۔ بھیڑیئے نے کہا اس سے زیادہ عجیب اس شخص کا حال ہے

وَمَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَهُودِيًّا فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ وَأَسْلَمَ فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا أَمَارَاتٌ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ قَدْ أَوْشَكَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْرُجَ فَلَا يَرْجِعُ حَتَّى يُحَدِّثَهُ نَعْلَاهُ وَسَوْطُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ

جو درختوں میں ہے۔ وہ کھجور کے درخت جو دو سنگستانوں کے درمیان واقع ہیں وہ شخص گذری ہوئی باتوں کی خبریں دیتا ہے اور جو واقعات تمہارے بعد ہونے والے ہیں ان کو بتاتا ہے۔ ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ وہ چرواہا یہودی تھا۔ بھیڑیئے سے یہ بات سن کر وہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور واقعہ سے آگاہ کیا اور مسلمان ہوگیا۔ رسول اللہ صلعم نے اس بات کو درست تسلیم کیا اور پھر فرمایا یہ واقعہ اور اسی قسم کی دوسری علامات قیامت سے پہلے کی نشانیاں ہیں۔ قریب ہے وہ وقت کہ آدمی باہر جائے اور اسکے واپس ہونے پر اسکی جوتیاں اور اس کا کوڑا وہ تمام باتیں بیان کرے جو اسکی عدم موجودگی میں گھر کے اندر ہوئی ہوگی۔ (شرح السنۃ)

٥٦٧٤ ح ٥٨ وَعَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَدَاوَلُ مِنْ قَصْعَةٍ مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّى اللَّيْلِ يَقُومُ عَشَرَةٌ وَيَقْعُدُ عَشَرَةٌ قُلْنَا فَمَا كَانَتْ تُمَدُّ قَالَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُ مَا كَانَتْ تُمَدُّ إِلَّا مِنْ هٰهُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى السَّمَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

ابی العلاءؒ سمرہ بن جندبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک بڑے پیالہ میں سے صبح سے شام تک نوبت بہ نوبت یعنی دس دس آدمی رسول اللہ صلعم کے ساتھ کھاتے تھے یعنی دس دس کھا کر اٹھ جاتے تھے اور دس کھانے بیٹھتے تھے ہمنے (سمرہؓ سے) پوچھا پیالہ کس چیز سے مدد کیا جاتا تھا (یعنی پیالہ میں کھانے کی زیادتی کیونکر ہوتی تھی آپ نے کہا تم کس چیز پر تعجب کرتے ہو اس میں آسمانی برکت شامل ہو جاتی تھی اور کھانا بڑھ جاتا تھا۔ (ترمذی۔ دارمی)

٥٦٧٥ ح ٥٩ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ بَدْرٍ فِي ثَلَاثِمِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّهُمْ حُفَاةٌ فَاحْمِلْهُمْ اللّٰهُمَّ إِنَّهُمْ عُرَاةٌ فَاكْسُهُمْ اللّٰهُمَّ إِنَّهُمْ جِيَاعٌ فَأَشْبِعْهُمْ فَفَتَحَ اللّٰهُ لَهُ فَانْقَلَبُوا وَمَا مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَقَدْ رَجَعَ بِجَمَلٍ أَوْ جَمَلَيْنِ وَاكْتَسَوْا وَشَبِعُوا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ بدر کے دن رسول اللہ صلعم تین سو پندرہ آدمیوں کو لیکر نکلے اور یہ دعا کی اے اللہ تعالیٰ یہ لوگ (یعنی مجاہدین) ننگے پاؤں ہیں ان کو سواری دے۔ اے اللہ تعالیٰ یہ برہنہ جسم ہیں ان کو کپڑا عطا کر۔ اے اللہ تعالیٰ یہ بھوکے ہیں۔ ان کو پیٹ بھر کر کھانا دے۔ چنانچہ خداوند تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح بخشی اور وہ اس حال میں واپس ہوئے کہ ان میں سے کوئی شخص ایسا نہ تھا جس کے پاس ایک دو اونٹ نہ ہوں۔ اور کپڑے بھی پہنے اور پیٹ بھر کر کھایا۔ (ابوداؤد)

٥٦٧٦ ح ٦٠ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ مَنْصُورُونَ وَمُصِيبُونَ وَمَفْتُوحٌ لَكُمْ فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَلْيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے تمہاری مدد کی جائیگی (خدا کی جانب سے) اور تم (مال غنیمت) پاؤ گے وہ تمہارے لئے (بہت سے شہر) فتح کئے جائینگے پس جو شخص تم میں سے ان چیزوں کو پائے اس کو چاہیئے کہ وہ لوگوں کو نیکی کی ہدایت کرے اور بری باتوں سے رد کے۔ (ابوداؤد)

٥٦٧٧ ح ٦١ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ يَهُودِيَّةً مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ایک یہودی عورت نے بھنی ہوئی

سمت شاۃ مصلیۃ ثم اھدتھا لرسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فاخذ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الذراع فاکل منھا واکل رھط من
اصحابہ معہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ارفعوا ایدیکم وارسل الی الیھودیۃ فدعاھا
فقال سممت ھذہ الشاۃ فقالت من اخبرک
قال اخبرتنی ھذہ فی یدی للذراع قالت نعم
قلت ان کان نبیا فلن تضرہ وان لم یکن نبیا
استرحنا منہ فعفا عنھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم
یعاقبھا وتوفی اصحابہ الذین اکلوا من الشاۃ واحتجم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی کاھلہ من اجل الذی اکل من
الشاۃ حجمہ ابو ھند بالقرن والشفرۃ وھو مولی
لبنی بیاضۃ من الانصار رواہ ابوداود والدارمی

وعن سھل بن الحنظلیۃ انھم ساروا مع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین فاطنبوا
السیر حتی کان عشیۃ فجاء فارس فقال یا رسول اللہ
انی طلعت علی جبل کذا وکذا فاذا انا بھوازن علی بکرۃ
ابیھم بظعنھم ونعمھم اجتمعوا الی حنین فتبسم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال تلک غنیمۃ
المسلمین غدا ان شاء اللہ ثم قال من یحرسنا
اللیلۃ قال انس بن ابی مرثد الغنوی انا یا رسول
اللہ قال ارکب فرکب فرسا لہ فقال استقبل ھذا
الشعب حتی تکون فی اعلاہ فلما اصبحنا خرج رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی مصلاہ فرکع
رکعتین ثم قال ھل حسستم فارسکم فقال
رجل یا رسول اللہ ما حسسنا فثوب بالصلوۃ
فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی
یلتفت الی الشعب حتی اذا قضی الصلوۃ قال
ابشروا فقد جاء فارسکم فجعلنا ننظر الی خلال

بکری میں زہر ملایا اور پھر اس کو ہدیہ کے طور پر رسول اللہ صلعم کے پاس لائی رسول اللہ صلعم نے اس میں سے ایک دست لیلی اور خود بھی کھایا اور آپؐ کے ساتھ صحابہؓ نے بھی کھایا (کھاتے کھاتے) رسول اللہ نے صحابہؓ سے کہا اپنے ہاتھ روک لو (یعنی اسکو نہ کھاؤ) پھر اس یہودی عورت کو بلوایا اور اس سے فرمایا کیا تو نے اس میں زہر ملایا ہے۔ اس نے پوچھا آپ سے کس نے کہا۔ آپؐ نے فرمایا۔ مجھ کو اس دست نے بتایا جو میرے ہاتھ میں ہے اسنے کہا۔ ہاں۔ میں نے زہر ملایا ہے اور اس خیال سے ملایا ہے اگر آپؐ نبی ہوں گے تو زہر آپ پر اثر نہ کرے گا۔ اگر آپؐ نبی نہ ہونگے تو ہم کو آپ سے نجات مل جائے گی۔ رسول اللہ صلعم نے اس عورت کو معاف کر دیا۔

اور سزا نہ دی۔ اور صحابہؓ میں سے جن لوگوں نے اس بکری میں سے کھایا تھا وہ مر گئے۔ اور اس گوشت کے کھانے کے سبب حضور صلعم نے مونڈھوں کے درمیان سینگیاں کھنچوائیں اور ابو ہند نے سینگیاں کھینچیں جو نبی بیاضہ کا آزاد کردہ غلام تھا۔ (ابوداؤد۔ دارمی)

۵۷۴۸ ۱۲ **حضرت سہل** بن حنظلیہ کہتے ہیں کہ حنین کی جنگ کے دن صحابہؓ رسول اللہ صلعم کے ساتھ روانہ ہوئے اور لمبا سفر کیا کہ چلتے چلتے شام ہو گئی ایک سوار حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں ایک ایسے اور ایسے پہاڑ پر چڑھا تھا (پہاڑ کی کیفیت بیان کی) میں نے دیکھا کہ قبیلہ ہوازن اپنے باپ کے اونٹ پر آیا ہے (یہ ایک محاورہ ہے جس سے مراد تمام قبیلہ ہوتی ہے) اسکے ساتھ اسکی عورتیں اور اونٹ بھی اور یہ سب حنین کی جانب روانہ ہوئے ہیں۔ رسول اللہ صلعم یہ سنکر مسکرائے اور فرمایا۔ اگر خدا نے چاہا تو کل کے دن یہ سب چیزیں مسلمانوں کا مال غنیمت ہونگی۔ اسکے بعد آپ نے فرمایا۔ آج کی رات ہماری حفاظت کون کرے گا۔ انسؓ بن ابی مرثد غنوی نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس خدمت کو انجام دوں گا آپ نے فرمایا اچھا سوار ہو جاؤ۔ انسؓ اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے۔ رسول اللہؐ نے اُن سے فرمایا تم اس پہاڑی راستہ پر جاؤ اور پہاڑ کی بلندی پر پہنچ جاؤ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلعم نماز کیلئے تشریف لائے۔ دو رکعت نماز پڑھی اور پھر پوچھا کیا تم نے اپنے سوار کو دیکھا یا اس کی آواز سنی۔ ایک شخص نے عرض یا رسول اللہؐ! نہ ہم نے دیکھا نہ ہم نے آواز سنی۔ اسکے بعد تکبیر کہی گئی۔ اور (نماز شروع ہوئی) اور رسول اللہ صلعم نے کن انکھیوں

الشجر في الشعب فإذا هو قد جاء حتى وقف على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال إني انطلقت حتى كنت في أعلى هذا الشعب حيث أمرني رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما أصبحت طلعت الشعبين كليهما فلم أر أحدا فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم هل نزلت الليلة قال لا إلا مصليا أو قاضي حاجة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فلا عليك أن لا تعمل بعدها رواه أبو داؤد

وعن أبي هريرة قال أتيت النبي صلى ٥٦٧٩ ح ٦٣
الله عليه وسلم بتمرات فقلت يا رسول الله ادع الله فيهن بالبركة فضمهن ثم دعا لي فيهن بالبركة قال خذهن فاجعلهن في مزودك كلما أردت أن تأخذ منه شيئا فأدخل فيه يدك فخذه ولا تنثره نثرا فقد حملت من ذلك التمر كذا وكذا من وسق في سبيل الله فكنا نأكل منه ونطعم وكان لا يفارق حقوي حتى كان يوم قتل عثمان فإنه انقطع رواه الترمذي

سے (نماز کے اندر) سوار کو دیکھنا شروع کیا جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو فرمایا خوش ہو جاؤ کہ تمہارا سوار آرہا ہے ہم نے درختوں کے درمیان سے پہاڑ کے درہ کی طرف دیکھا سوار آرہا تھا سوار نے رسول اللہ کے سامنے حاضر ہو کر عرض کیا۔ میں یہاں سے روانہ ہوا۔ اور درہ کی اس بلندی پر پہنچا۔ جہاں جانے کا حضورؐ نے حکم دیا تھا۔ جب صبح ہوئی تو پہاڑ کے درہ میں آیا اور وہاں میں نے کسی کو نہ پایا۔ رسول اللہ صلعم نے انس بن ابی مرثدؓ (یعنی اس سوار سے فرمایا کیا تم رات کو گھوڑے سے اترے تھے؟) انہوں نے کہا صرف نماز کیلئے اترا تھا یا استنجا کرنے کے لئے۔ آپؐ نے فرمایا خیر کچھ حرج نہیں آئندہ ایسا نہ کرنا۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلعم کے پاس تھوڑی سی کھجوریں لایا (یعنی اکیس کھجوریں) اور عرض کیا یا رسول اللہ! خدا سے ان میں برکت کی دعا فرما دیجئے آپ نے ان کھجوروں کو ہاتھ میں لے لیا۔ اور پھر برکت کی دعا فرمائی۔ اور اسکے بعد فرمایا۔ ان کو لے جا اور اپنے توشہ دان میں رکھ لے جب تو ان میں کچھ لینا چاہے تو۔ توشہ دان کے اندر ہاتھ ڈال اندر نکال لے اور توشہ دان کو خالی کر کے کبھی نہ جھاڑ ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ میں نے ان کھجوروں میں سے اتنے اتنے وسق (پیمانے) خدا کی راہ میں خرچ کر دیئے۔ ہم ان کھجوروں میں سے کھاتے تھے اور کھلاتے تھے اور یہ توشہ دان کبھی میرے پاس سے الگ نہ ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ حضرت عثمان رضؓ کے شہید ہونے کے دن وہ توشہ دان ضائع ہو گیا۔ (ترمذی)

فصل سوم

عن ابن عباس قال تشاورت قريش ليلة بمكة فقال بعضهم إذا أصبح فأثبتوه بالوثاق يريدون النبي صلى الله عليه وسلم وقال بعضهم بل اقتلوه وقال بعضهم بل أخرجوه فأطلع الله نبيه صلى الله عليه وسلم على ذلك فبات علي على فراش النبي صلى الله عليه وسلم تلك الليلة وخرج النبي صلى الله عليه وسلم حتى لحق بالغار وبات المشركون يحرسون ٥٦٨٠ ح ٦٤

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک دن رات کیوقت قریش نے مکہ میں مشورہ کیا کہ صبح ہوتے ہی اس کو رسی سے مضبوط باندھ لو۔ یعنی رسول اللہ صلعم کو بعض نے یہ رائے دی کہ مار ڈالو اور بعض نے کہا جلاوطن کر دو۔ خداوند تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کو کفار کے اس مشورہ سے آگاہ کر دیا (وہ) رات نبی صلعم کے بستر پر علیؓ نے گزار دی اور نبی صلعم مکہ سے نکل کر غار ثور میں جا چھپے (ادھر کفار رات بھر (رسول خدا صلعم کے خیال میں) حضرت علیؓ کی (جو آپ کے بستر پر پہنچکر بخیال! خویش) آپؐ پر حملہ کیا۔ لیکن جب انہوں نے آپ کی جگہ حضرت علیؓ

عَلِيًّا يَحْسَبُونَهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحُوا ثَارُوا عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَوْا عَلِيًّا رَدَّ اللّٰهُ مَكْرَهُمْ فَقَالُوا أَيْنَ صَاحِبُكَ هٰذَا قَالَ لَا أَدْرِي فَاقْتَصُّوا أَثَرَهُ فَلَمَّا بَلَغُوا الْجَبَلَ اخْتَلَطَ عَلَيْهِمْ فَصَعِدُوا الْجَبَلَ فَمَرُّوا بِالْغَارِ فَرَأَوْا عَلَى بَابِهِ نَسْجَ الْعَنْكَبُوتِ فَقَالُوا لَوْ دَخَلَ هٰهُنَا لَمْ يَكُنْ نَسْجُ الْعَنْكَبُوتِ عَلَى بَابِهِ فَمَكَثَ فِيهِ ثَلٰثَ لَيَالٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سَمٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوا إِلَيَّ مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنَ الْيَهُودِ فَجُمِعُوا لَهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبُوكُمْ قَالُوا فُلَانٌ قَالَ كَذَبْتُمْ بَلْ أَبُوكُمْ فُلَانٌ قَالُوا صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ قَالَ فَهَلْ أَنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ وَإِنْ كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ كَمَا عَرَفْتَهُ فِي أَبِينَا فَقَالَ لَهُمْ مَنْ أَهْلُ النَّارِ قَالُوا نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا ثُمَّ تَخْلُفُونَا فِيهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَئُوا فِيهَا وَاللّٰهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا ثُمَّ قَالَ هَلْ أَنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هٰذِهِ الشَّاةِ سَمًّا قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَمَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذٰلِكَ قَالُوا أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا أَنْ نَسْتَرِيحَ مِنْكَ وَإِنْ كُنْتَ صَادِقًا لَمْ يَضُرَّكَ

کو دیکھا تو خدا نے انکے مکر کو انہیں پر لوٹا دیا اور وہ حیران کھڑے کے کھڑے رہ گئے، پھر انہوں نے پوچھا۔ تمہارا دوست کہاں ہے (یعنی حضرت رسول خدا صلعم) علی رض نے کہا مجھ کو معلوم نہیں۔ یہ سُنکر کفار آپ کے نشان قدم پر تلاش میں دوڑ پڑے جب جبل ثور پر پہنچے تو نشان قدم مشتبہ ہو گئے پھر وہ پہاڑ کے اوپر گئے اور غار ثور کے دروازہ پر پہنچے۔ اور دروازہ پر مکڑی کا جالا دیکھ کر کہا کہ اگر وہ اس کے اندر داخل ہوتا تو مکڑی کا جالا دروازہ پر نہ ہوتا۔ حضور صلعم تین رات دن اس غار کے اندر رہے۔ (احمد)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ فتح خیبر کے بعد رسول اللہ صلعم کی خدمت میں ایک بھنی ہوئی بکری پیش کی گئی جس میں زہر ملا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلعم نے حکم دیا کہ خیبر کے اندر جو یہودی ہوں سب کو میرے پاس لے آو۔ چنانچہ تمام یہودیوں کو جمع کر لیا گیا۔ آپ نے ان سے فرمایا میں تم سے ایک بات دریافت کرتا ہوں تم اس کا جواب دو اور ساتھ ہی تم سے یہ بھی کہتا ہوں کہ اگر تم نے غلط جواب دیا اور میں نے اس کی تردید کی تو کیا تم میری اطلاع کی تصدیق کرو گے۔ انہوں نے کہا۔ ہاں ابو القاسم ہم تصدیق کرینگے (رسول اللہ صلعم نے ان سے فرمایا۔ تمہارا باپ (یعنی تمہارے قبیلہ کا دادا) کون ہے۔ انہوں نے کہا فلاں شخص۔ آپ نے فرمایا۔ تم نے جھوٹ کہا۔ تمہارا باپ فلاں شخص ہے انہوں نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ اور بجا فرمایا۔ پھر آپ نے ان سے فرمایا۔ اگر میں تم سے کوئی بات دریافت کروں تو تم میری اطلاع کی تصدیق کرو گے انہوں نے کہا۔ ہاں۔ اگر ہم جھوٹ بولیں گے تو آپ ہمارے جھوٹ کو معلوم کر لیں گے جیسا کہ آپ نے ہمارے باپ کے معاملہ میں معلوم کر لیا ہے آپ نے ان سے فرمایا دوزخی کون ہے انہوں نے کہا کہ دوزخ میں تھوڑے دن ہم لوگ رہیں گے اور پھر تم ہمارے جانشین ہو گے۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ نامردو۔ دور ہو تم جھوٹے ہو خدا کی قسم ہم کبھی دوزخ میں تمہارے جانشین نہ ہوں گے۔ پھر آپ نے فرمایا اگر میں تم سے ایک بات اور دریافت کروں تو کیا تم میرے بیان کی تصدیق کرو گے۔ انہوں نے کہا۔ ہاں ابو القاسم آپ نے دریافت کیا۔ کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا ہے۔ انہوں نے کہا۔ ہاں۔ آپ نے پوچھا تم نے زہر کس خیال سے ملایا تھا۔ انہوں نے کہا ہمارا یہ خیال تھا کہ آپ کا دعوی نبوت جھوٹا ہے تو ہم کو آپ سے نجات مل جائیگی اور زہر آپ کا خاتمہ کر دے گا اور اگر آپ اپنے دعوی میں سچے ہیں

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

٥٦٨٢ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ أَخْطَبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الْفَجْرَ وَصَعِدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

٥٦٨٣ وَعَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عَنْ أَبِيْ قَالَ سَأَلْتُ مَسْرُوْقًا مَنْ اٰذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْاٰنَ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْكَ يَعْنِيْ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ أَنَّهٗ قَالَ اٰذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

٥٦٨٤ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَتَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ وَكُنْتُ رَجُلًا حَدِيْدَ الْبَصَرِ فَرَأَيْتُهٗ وَلَيْسَ أَحَدٌ يَزْعُمُ أَنَّهٗ رَاٰهُ غَيْرِيْ فَجَعَلْتُ أَقُوْلُ لِعُمَرَ أَمَا تَرَاهُ فَجَعَلَ لَا يَرَاهُ قَالَ يَقُوْلُ عُمَرُ سَأَرَاهُ وَأَنَا مُسْتَلْقٍ عَلٰى فِرَاشِيْ ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا عَنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرِيْنَا مَصَارِعَ أَهْلِ بَدْرٍ بِالْأَمْسِ وَيَقُوْلُ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَهٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ عُمَرُ وَالَّذِيْ بَعَثَهٗ بِالْحَقِّ مَا أَخْطَأُوا الْحُدُوْدَ الَّتِيْ حَدَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجُعِلُوْا فِيْ بِئْرٍ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

تو رہبر آپ پر اثر نہ کرے گا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عمرو بن اخطب انصاری کہتے ہیں کہ ایک روز نبی صلعم نے ہم کو صبح کی نماز پڑھائی۔ اور پھر منبر پر چڑھ کر ہمارے سامنے وعظ فرمایا جس کا سلسلہ ظہر کی نماز کے وقت تک جاری رہا۔ پھر آپ منبر سے اُترے اور ظہر کی نماز پڑھائی۔ اور پھر منبر پر تشریف لے گئے اور خطبہ دیا۔ یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت آگیا۔ پھر آپ منبر سے اُترے اور نماز پڑھائی۔ اور پھر منبر پر تشریف لے گئے۔ یہاں تک کہ آفتاب غروب ہوگیا اس وعظ میں آپ نے اُن تمام باتوں کا ذکر کیا جو قیامت تک ہونیوالی ہیں عمرو بن اخطب رض راوی کا بیان ہے کہ ہم میں سے (آج) وہ شخص عقلمند تر ہے جس نے ان باتوں کو یاد رکھا ہے۔ (مسلم)

حضرت معن بن عبدالرحمن رض کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو یہ کہتے سُنا ہے کہ میں نے مسروق سے دریافت کیا کہ نبی صلعم کو کس نے اس رات کو جنوں کی خبر دی تھی جبکہ انہوں نے قرآن مجید کو سنا تھا مسروق نے بتایا کہ مجھ سے تیرے باپ یعنی عبداللہ بن مسعود رض نے بیان کیا کہ آپ کو جنوں کے آنے کی خبر ایک درخت نے دی تھی۔ (بخاری و مسلم)

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ ہم عمر بن خطاب رض کے ساتھ مکہ و مدینہ کے درمیان ٹھہرے ہوئے تھے۔ کہ ہم نے چاند دیکھنے کی کوشش کی میں تمام لوگوں میں تیز نظر تھا میں نے چاند کو دیکھ لیا۔ اور ہم میں سے کوئی شخص ایسا نہ تھا جس کو چاند نظر آیا ہو۔ میں نے عمر بن خطاب رض کو چاند دکھانا شروع کیا۔ اور کہا کیا آپ چاند کو نہیں دیکھتے (وہ گیا ہے) لیکن ان کو نظر نہ آیا۔ انہوں نے کہا میں ابھی اس کو دیکھ لوں گا جبکہ اپنے بستر پر لیٹوں گا۔ اس کے بعد عمر بن خطاب رض نے بدر کے واقعات بیان کرنا شروع کئے اور فرمایا کہ رسول اللہ صلعم نے جنگ سے ایک روز پہلے ہم کو وہ تمام مقامات دکھا دیئے تھے۔ جہاں مشرک قتل کئے جائینگے یعنی جہاں جہاں انکی نعشیں پڑی ہونگی۔ چنانچہ آپ نے فرمایا (دیکھو) کل انشاءاللہ تعالیٰ یہاں فلاں شخص مرا پڑا ہوگا۔ اور کل انشاءاللہ تعالیٰ یہاں فلاں کافر کی نعش پڑی ہوگی اور کل انشاءاللہ اسجگہ فلاں مشرک مردہ پڑا ہوگا۔ عمر رض کا بیان ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے رسول خدا صلعم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ جو مقامات رسول خدا صلعم نے مقرر و معین فرما دیئے تھے۔ ان سے ذرا بھی تجاوز نہیں ہوا یعنی وہ کافر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِمْ فَقَالَ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ وَيَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ حَقًّا فَإِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِيَ اللهُ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ تُكَلِّمُ أَجْسَادًا لَا أَرْوَاحَ فِيهَا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَرُدُّوا عَلَيَّ شَيْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اسی جگہ مارے گئے۔ جس جگہ رسول اللہؐ نے بیان فرمایا تھا۔ پھر ان کافروں کو کنوئیں کے اندر ایک کے اوپر ایک ڈالدیا گیا۔ پھر رسول اللہ صلعم کنوئیں پر پہنچکر فرمایا اے فلاں بن فلاں۔ اے فلاں بن فلاں (یعنی ان کافروں کے نام لیکر فرمایا) کیا تم نے اس چیز کو حق اور درست پایا جس کا تم سے خدا نے اور اس کے رسولؐ نے وعدہ کیا تھا۔ میں نے تو اس چیز کو حق اور درست پایا جس کا مجھ سے میرے خدا نے وعدہ فرمایا تھا۔ عمرؓ نے یہ سنکر عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ! آپ کن سے گفتگو فرما رہے ہیں۔ وہ تو ایسے جسم ہیں جن میں روح نہیں ہے۔ آپؐ نے فرمایا جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اسکو وہ تم سے زیادہ سنتے ہیں لیکن جواب دینے کی قدرت وہ نہیں رکھتے (مسلم)

وَعَنْ أُنَيْسَةَ بِنْتِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنْ أَبِيهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى زَيْدٍ يَعُودُهُ مِنْ مَرَضٍ كَانَ بِهِ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْ مَرَضِكَ بَأْسٌ وَلَكِنْ كَيْفَ لَكَ إِذَا عُمِّرْتَ بَعْدِي فَعَمِيتَ قَالَ أَحْتَسِبُ وَأَصْبِرُ قَالَ إِذًا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالَ فَعَمِيَ بَعْدَ مَا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَدَّ اللهُ عَلَيْهِ بَصَرَهُ ثُمَّ مَاتَ

۵۶۸۵ ح ۶۹ **انیسہ رضؓ** بنت زید بن ارقم اپنے والد سے نقل کرتی ہیں کہ زید بن ارقم بیمار تھے کہ رسول اللہ صلعم ان کی عیادت کو تشریف لائے اور فرمایا تیری بیماری خوفناک نہیں ہے لیکن اسوقت تیرا کیا حال ہوگا جبکہ میرے بعد تیری عمر دراز ہوگی اور تو اندھا ہو جائے گا۔ زید بن ارقم رضؓ نے عرض کیا۔ میں خدا سے ثواب کا طالب ہونگا اور صبر کروں گا۔ آپ نے فرمایا تب تو بے حساب جنت میں داخل ہوگا راوی کا بیان ہے کہ نبی صلعم کی وفات کے بعد زید بن ارقم رضؓ کی بینائی جاتی رہی اور کچھ عرصہ بعد خداوند تعالٰی نے پھر اسکو اس کی بینائی عطا فرما دی اور اسکے بعد وہ مرگیا۔ (بیہقی)

وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَذَلِكَ أَنَّهُ بَعَثَ رَجُلًا فَكَذَبَ عَلَيْهِ فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوُجِدَ مَيِّتًا وَقَدِ انْشَقَّ بَطْنُهُ وَلَمْ تَقْبَلْهُ الْأَرْضُ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ

۵۶۸۶ ح ۷۰ **حضرت اسامہ** بن زید کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری طرف کوئی ایسی بات منسوب کرے جسکو میں نے کہا نہ ہو اس کو چاہیئے کہ وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں تیار کرلے۔ اور آپ کا یہ فرمانا ایک واقعہ پر مبنی ہے۔ آپ نے ایک شخص کو کسی شخص یا جماعت کے پاس بھیجا تھا۔ اسنے آپ کی طرف سے کوئی جھوٹی بات بنا کر کہہ دی آپ نے اسکے لئے بددعا کی۔ پھر وہ مردہ پایا گیا۔ اس حال میں کہ اس کا پیٹ پھٹ گیا تھا اور زمین نے اسکو قبول نہ کیا تھا۔ (بیہقی)

وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ رَجُلٌ يَسْتَطْعِمُهُ فَأَطْعَمَهُ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَأْكُلُ مِنْهُ وَامْرَأَتُهُ وَضَيْفُهُمَا حَتَّى كَالَهُ فَفَنِيَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ

۵۶۸۷ ح ۷۱ **حضرت جابرؓ** کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کے پاس ایک شخص آیا اور کھانا طلب کیا رسول اللہ صلعم نے اسکو آدھا وسق جو دیئے جن میں سے وہ اسکی بیوی اور اسکے مہمان ہمیشہ کھاتے رہے یہاں تک کہ ایک روز اس شخص نے ان جو ونکو ناپا اور پھر وہ بہت جلد ختم ہو گئے وہ شخص نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا اور صورت حال عرض کی، آپ نے فرمایا اگر انکو نہ ناپتا تو تم لوگ

وَلَقَامَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

٥٦٨٨ ح ٤٢ وَعَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْقَبْرِ يُوصِي الْحَافِرَ يَقُولُ أَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ أَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ فَلَمَّا رَجَعَ اسْتَقْبَلَهُ دَاعِي امْرَأَتِهِ فَأَجَابَ وَنَحْنُ مَعَهُ فَجِيءَ بِالطَّعَامِ فَوَضَعَ يَدَهُ ثُمَّ وَضَعَ الْقَوْمُ فَأَكَلُوا فَنَظَرْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُوكُ لُقْمَةً فِي فِيهِ ثُمَّ قَالَ أَجِدُ لَحْمَ شَاةٍ أُخِذَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهَا فَأَرْسَلَتِ الْمَرْأَةُ تَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَرْسَلْتُ إِلَى النَّقِيعِ وَهُوَ مَوْضِعٌ يُبَاعُ فِيهِ الْغَنَمُ لِيَشْتَرِيَ شَاةً فَلَمْ تُوجَدْ فَأَرْسَلْتُ إِلَى جَارٍ لِي قَدِ اشْتَرَى شَاةً أَنْ يُرْسِلَ بِهَا إِلَيَّ بِثَمَنِهَا فَلَمْ يُوجَدْ فَأَرْسَلْتُ إِلَى امْرَأَتِهِ فَأَرْسَلَتْ إِلَيَّ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعِمِي هٰذَا الطَّعَامَ الْأَسْرَى رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ

٥٦٨٩ ح ٤٣ وَعَنْ حِزَامِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ حُبَيْشِ بْنِ خَالِدٍ وَهُوَ أَخُو أُمِّ مَعْبَدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُخْرِجَ مِنْ مَكَّةَ خَرَجَ مُهَاجِرًا إِلَى الْمَدِينَةِ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَمَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَدَلِيلُهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ اللَّيْثِيُّ مَرُّوا عَلَى خَيْمَتَيْ أُمِّ مَعْبَدٍ فَسَأَلُوهَا لَحْمًا وَتَمْرًا لِيَشْتَرُوا مِنْهَا فَلَمْ يُصِيبُوا عِنْدَهَا شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ وَكَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِينَ مُسْنِتِينَ فَنَظَرَ

ہمیشہ ان میں سے کھاتے رہتے اور وہ جوں کے توں رہتے۔ (مسلم)

عاصم بن کلیب اپنے والد سے اور وہ ایک انصاری شخص سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلعم کے ہمراہ ایک جنازہ کی نماز کو گئے پھر میں نے دیکھا کہ نبی صلعم قبر کے پاس تشریف فرما ہیں اور قبر کھودنے والے کو ہدایت دے رہے ہیں یعنی یہ کہ پائنتی کی طرف سے قبر کو کشادہ کرو۔ سر کی جانب سے اور کشادہ کرو جب آپ (دفن سے فارغ ہو کر) لوٹے تو میت کی بیوی کی طرف سے ایک شخص حضور صلعم کی دعوت کرنے آیا۔ آپ نے دعوت کو قبول فرمایا اور ہم آپ کے ساتھ کھانے گئے۔ کھانا آپ کے سامنے لایا گیا۔ آپ نے کھانے کی طرف ہاتھ بڑھایا اور دوسرے لوگوں نے کھانا شروع کیا ناگہاں کھانا کھاتے کھاتے لوگوں نے دیکھا کہ حضور صلعم صرف لقمہ کو چبا رہے ہیں یعنی منہ کے اندر ہی اندر پھرا رہے ہیں اور نگلتے نہیں اسکے بعد آپ نے فرمایا میں اس گوشت کو ایسی بکری کا گوشت پاتا ہوں جسکو اسکے مالک کی اجازت کے بغیر لے لیا گیا ہے گھر کی مالکہ نے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں ایک آدمی بھیجکر کہلوایا کہ یا رسول اللہ! میں نے نقیع (ایک جگہ کا نام ہے وہاں بکریاں فروخت ہوتی ہیں) میں نے ایک آدمی کو بکری خریدنے کے لئے بھیجا تھا لیکن وہاں بکری نہ ملی پھر میں نے اپنے ہمسایہ کے پاس آدمی بھیجا جسنے ایک بکری خریدی تھی اور یہ کہلوایا کہ جس قیمت پر وہ بکری اس نے خریدی ہے اس قیمت پر وہ اس کو میرے ہاتھ فروخت کر دے۔ لیکن وہ ہمسایہ بھی اپنے گھر نہ ملا پھر میں نے اپنے ہمسایہ کی بیوی کے پاس آدمی بھیجا۔ اسنے وہ بکری میرے پاس بھیجدی۔ رسول اللہ صلعم نے یہ سنکر فرمایا۔ یہ کھانا قیدیوں کو کھلا دو۔ (ابوداؤد و بیہقی)

حزام بن ہشام اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم جب ہجرت کر کے مکہ سے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے تو آپ کے ہمراہ ابوبکرؓ۔ ابوبکر کا آزاد کردہ غلام عامر بن فہیرہ اور عبداللہ لیثیؓ (راستہ بتانے والے) تین آدمی تھے مدینہ کے راستے میں چاروں کا گزر ام معبد کے دو خیموں پر ہوا۔ خیمہ والوں سے انہوں نے دریافت کیا کہ اگر ان کے پاس گوشت اور کھجوریں ہوں تو ان سے خرید لی جائیں لیکن ہاں ان میں سے کوئی چیز نہ ملی اس زمانہ میں لوگ فاقہ زدہ اور قحط کے مارے ہوئے تھے اچانک حضور صلعم کی نظر ایک بکری پر پڑی جو خیمہ کے ایک جانب تھی

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى شَاةٍ فِيْ كَسْرِ الْخَيْمَةِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الشَّاةُ يَا اُمَّ مَعْبَدٍ قَالَتْ شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجُهْدُ عَنِ الْغَنَمِ قَالَ هَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ قَالَتْ هِيَ اَجْهَدُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اَتَاْذَنِيْنَ لِيْ اَنْ اَحْلِبَهَا قَالَتْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اِنْ رَاَيْتَ حَلَبًا فَاحْلُبْهَا فَدَعَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ بِيَدِهٖ ضَرْعَهَا وَسَمَّى اللّٰهَ تَعَالٰى وَدَعَا لَهَا فِيْ شَاتِهَا فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهِ وَدَرَّتْ وَاجْتَرَّتْ فَدَعَا بِاِنَاءٍ يُرْبِضُ الرَّهْطَ فَحَلَبَ فِيْهِ ثَجًّا حَتّٰى عَلَاهُ الْبَهَاءُ ثُمَّ سَقَاهَا حَتّٰى رَوِيَتْ وَسَقٰى اَصْحَابَهٗ حَتّٰى رَوُوْا ثُمَّ شَرِبَ اٰخِرَهُمْ ثُمَّ حَلَبَ فِيْهِ ثَانِيًا بَعْدَ بَدْءٍ حَتّٰى مَلَاَ الْاِنَاءَ ثُمَّ غَادَرَهٗ عِنْدَهَا وَبَايَعَهَا وَارْتَحَلُوْا عَنْهَا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي الْاِسْتِيْعَابِ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ فِيْ كِتَابِ الْوَفَاءِ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ

آپ نے دریافت فرمایا۔ ام معبد! اس بکری کو کیا ہوا۔ ام معبد نے کہا دُبلا ہونے کی وجہ سے یہ بکری ریوڑ میں نہیں جاتی۔ آپ نے پُوچھا کیا یہ دودھ دیتی ہے ام معبد نے کہا جس مصیبت میں یہ مبتلا ہے وہ اس میں کہاں آپ نے فرمایا کیا تم اجازت دیتی ہو کہ میں اس کا دودھ دوہوں۔ ام معبد نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ اگر آپ کو اسکے تھنوں میں دودھ نظر آئے تو شوق سے دوہ لیں رسول اللہ صلعم نے بکری کو منگوایا اسکے تھنوں پر ہاتھ پھیرا بسم اللہ پڑھی اور برکت کی دعا کی بکری نے اپنے پاؤں کو دودھ دوہنے کیلئے آپکے سامنے کشادہ کر دیا اور جگالی کرنے لگی آپ نے اتنا بڑا برتن منگوایا جو بہت سے لوگوں کو سیراب کر دے اور اس میں دودھ دوھا جو خوب بہتا ہوا تھا اور اسکے اوپر جھاگ آگئے تھے اسکے بعد وہ دودھ آپ نے ام معبد کو پلایا یہاں تک کہ وہ سیراب ہو گئی پھر آپ نے اپنے ساتھیوں کو پلایا اور پھر سب کے آخر میں خود پیا پھر تھوڑی دیر بعد دوبارہ آپنے اس برتن میں دودھ دوہا یہاں تک کہ برتن دودھ سے بھر گیا وہ دودھ آپنے ام معبد کے پاس چھوڑ دیا اور ام معبد کو مسلمان کر لیا اور پھر آگے روانہ ہوئے (شرح السنۃ۔ استیعاب۔ کتاب الوفا)

بَابُ الْكَرَامَاتِ

کرامتوں کا بیان

فصل اوّل

۵۶۹۰ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَعَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ تَحَدَّثَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَاجَةٍ لَهُمَا حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ فِيْ لَيْلَةٍ شَدِيْدَةِ الظُّلْمَةِ ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقَلِبَانِ وَبِيَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عُصَيَّةٌ فَاَضَاءَتْ عَصَا اَحَدِهِمَا لَهُمَا حَتّٰى مَشَيَا فِيْ ضَوْءِهَا حَتّٰى اِذَا افْتَرَقَتْ بِهِمَا الطَّرِيْقُ اَضَاءَتْ لِلْاٰخَرِ عَصَاهُ فَمَشٰى كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِيْ ضَوْءِ عَصَاهُ حَتّٰى بَلَغَ اَهْلَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ اسید بن حضیر اور عباد بن بشر ایک دن بڑی رات تک اپنی کسی حاجت کے متعلق رسول اللہ صلعم سے گفتگو کرتے رہے۔ یہ رات نہایت تاریک تھی۔ پھر دونوں اپنے گھروں کو روانہ ہوئے دونوں کے ہاتھوں میں لاٹھیاں تھیں ان دونوں میں سے ایک کی لاٹھی روشن ہو گئی اور پھر دونوں کو راستہ صاف نظر آنے لگا پھر جب دونوں کا راستہ علیحدہ علیحدہ ہوا تو دوسرے کی لاٹھی بھی روشن ہو گئی اور ہر شخص اپنی لاٹھی کی روشنی میں اپنے گھر پہنچ گیا۔ (بخاری)

۵۶۹۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَ اُحُدٌ دَعَانِيْ اَبِيْ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ مَا اُرَانِيْ اِلَّا مَقْتُوْلًا فِيْ اَوَّلِ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّيْ لَا اَتْرُكُ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ جنگ احد پیش آئی تو میرے والد نے ایک رات کو مجھے بلایا اور کہا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ رسول اللہؐ کے صحابہ میں جنگ کے اندر سب سے پہلا مقتول میں ہوں گا۔

بَعْدِي أَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا فَاقْضِ
وَاسْتَوْصِ بِأَخَوَاتِكَ خَيْرًا فَأَصْبَحْنَا
فَكَانَ أَوَّلَ قَتِيلٍ وَدَفَنْتُهُ مَعَ أُخْرَى فِي قَبْرٍ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ ح ۵۷۹۲
إِنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا أُنَاسًا فُقَرَاءَ وَإِنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ
طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ
طَعَامُ أَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ أَوْ سَادِسٍ وَ
إِنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ وَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشَّى عِنْدَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتَّى صُلِّيَتِ
الْعِشَاءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتَّى تَعَشَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ
اللهُ قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ مَا حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ
قَالَ أَوَمَا عَشَّيْتِهِمْ قَالَتْ أَبَوْا حَتَّى تَجِيءَ
فَغَضِبَ وَقَالَ وَاللهِ لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا فَحَلَفَتِ
الْمَرْأَةُ أَنْ لَا تَطْعَمَهُ وَحَلَفَ الْأَضْيَافُ أَنْ
لَا يَطْعَمُوهُ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ كَانَ هٰذَا
مِنَ الشَّيْطَانِ فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَأَكَلَ
وَأَكَلُوا فَجَعَلُوا لَا يَرْفَعُونَ لُقْمَةً إِلَّا
رَبَتْ مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ
يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ مَا هٰذَا قَالَتْ وَقُرَّةِ
عَيْنِي إِنَّهَا الْآنَ لَأَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ
ذٰلِكَ بِثَلَاثِ مِرَارٍ فَأَكَلُوا وَبَعَثَ
بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذُكِرَ أَنَّهُ أَكَلَ
مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ

رسول اللہ صلعم کے بعد میں تجھ کو سب سے زیادہ عزیز رکھتا ہوں۔ مجھ پر جو قرض ہے اسکو ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کے ساتھ بھلائی کرنا چنانچہ صبح کو جنگ ہوئی تو سب سے پہلے میرے والد شہید ہوئے اور میں نے انکو رسول اللہ صلعم کی ہدایت کے مطابق ایک اور شخص کے ساتھ قبر میں دفن کر دیا۔ (بخاری)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرؓ کہتے ہیں کہ اصحاب صفہ مفلس وفقیر لوگ تھے ایک دن رسول اللہ صلعم نے صحابہؓ سے فرمایا جس شخص کے ہاں دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ اصحاب میں سے تیسرے شخص کو لے جائے اور اور جس شخص کے ہاں تین آدمیوں کا کھانا ہو، وہ چوتھے کو لے جائے اور جس شخص کے ہاں چار آدمیوں کا کھانا ہو وہ پانچویں کو اور اس سے زیادہ ہو تو چھٹے کو لے جائے چنانچہ ابوبکرؓ تین آدمیوں کو لائے اور رسول خدا دس ! آدمیوں کو لے گئے اس رات ابوبکرؓ نے رسول اللہ صلعم کے ہاں کھانا کھایا اور آپ ہی کی خدمت میں حاضر رہے یہاں تک کہ عشاء کی نماز پڑھی گئی پھر نماز پڑھ کر بھی آپکے ساتھ آپکے گھر چلے آئے اور اسوقت تک حاضر رہے جبتک کہ حضور صلعم نے رات کا کھانا کھایا اسکے بعد ابوبکرؓ اپنے گھر واپس آئے۔ یعنی کافی رات گذر جانے کے بعد انکی بیوی نے ان سے کہا کس چیز نے تم کو اپنے مہمانوں کے پاس آنے سے روکا۔ ابوبکرؓ نے کہا کیا تم نے ابھی انکو کھانا نہیں کھلایا۔ ان کی بیوی نے کہا انہوں نے اسوقت تک کھانا کھانے سے انکار کیا جب تک کہ تم نہ آجاؤ ابوبکرؓ نے غضب ناک ہو کر کہا خدا کی قسم میں اس کھانے کو ہرگز نہ کھاؤں گا انکی بیوی نے بھی قسم کھائی کہ وہ بھی اس کھانے کو نہ کھائے گی اور مہمانوں نے قسم کھالی کہ وہ بھی نہ کھائیں گے اس کے بعد ابوبکرؓ نے کہا۔ میرا غصہ ہونا اور قسم کھانا شیطان کی طرف سے ہے یہ کہہ کر انہوں نے کھانا منگایا اور سب کے ساتھ کھانا شروع کیا جو لقمہ وہ برتن سے اٹھاتے تھے تو برتن کی اتنی جگہ خالی نہ ہوتی جتنی کہ کھانے سے پُر ہو جاتی تھی (یعنی جس جگہ سے یہ لوگ کھانا اٹھاتے تھے وہ خالی ہونے کی بجائے کھانے سے بھر جاتی تھی۔ اور کھانے میں زیادتی ہو جاتی تھی۔ ابوبکرؓ نے اپنی بیوی سے کہا۔ اے بنو فراس کی بہن یہ کیا بات ہے۔ انہوں نے کہا۔ قسم ہے اپنی ٹھنڈی آنکھ کی یہ کھانا تو پہلے سے زیادہ ہے سہ چند زیادہ غرض سب نے کھانا کھالیا اور پھر اس برتن کو نبی صلعم

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَا[م] فِي الْمُعْجِزَاتِ

کی خدمت میں بھیجدیا بیان کیا گیا ہے کہ حضور صلعم نے بھی اس برتن میں سے کھایا۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ لَا يَزَالُ يُرٰى عَلٰى قَبْرِهٖ نُوْرٌ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ جب نجاشی (شاہ حبش) مرگیا تو ہم آپس میں اس قسم کی باتیں کیا کرتے تھے۔ کہ نجاشی کی قبر پر ہمیشہ نور دکھائی دیتا ہے۔ (یعنی یہ بات عام طور پر مشہور تھی) (ابو داؤد)

وَعَنْهَا قَالَتْ لَمَّا أَرَادُوْا غُسْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لَا نَدْرِيْ أَنُجَرِّدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثِيَابِهٖ كَمَا نُجَرِّدُ مَوْتَانَا أَمْ نَغْسِلُهٗ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهٗ فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا أَلْقَى اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّوْمَ حَتّٰى مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَذَقْنُهٗ فِيْ صَدْرِهٖ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ مُكَلِّمٌ مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ لَا يَدْرُوْنَ مَنْ هُوَ اغْسِلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهٗ فَقَامُوْا فَغَسَلُوْهُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصُهٗ يَصُبُّوْنَ الْمَاءَ فَوْقَ الْقَمِيْصِ وَيُدَلِّكُوْنَهٗ بِالْقَمِيْصِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ (رسول اللہ صلعم کی وفات کے بعد) جب رسول اللہ صلعم کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے کہا۔ کیا ہم رسول اللہ صلعم کو بھی اسی طرح برہنہ کرلیں جسطرح ہم اپنے مردوں کو کرتے ہیں۔ یا آپؐ کو کپڑوں کے اندر غسل دیدیں۔ جب اس پر اختلاف بڑھا تو خداوند تعالے نے ان لوگوں پر نیند کو مسلط کر دیا یہانتک کہ کوئی شخص وہاں ایسا نہ تھا۔ جس کی ٹھوڑی سینہ پر نہ ہو (یعنی سب پر نیند کی غفلت طاری ہوگئی تھی) پھر ان لوگوں سے ایک کہنے والے نے جس سے وہ لوگ واقف نہ تھے گھر کے ایک گوشے میں سے کہا

نبی صلعم کو کپڑے کے اندر ہی غسل دو۔ چنانچہ وہ سب لوگ یہ سن کر کھڑے ہوگئے۔ اور آپکے جسم مبارک کو غسل دیا۔ آپ کے جسم پر اسوقت قمیص تھی جس پر پانی ڈالتے جاتے تھے۔ اور قمیص ہی سے بدن کو ملتے جاتے تھے۔ (بیہقی)

وَعَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّ سَفِيْنَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْطَأَ الْجَيْشَ بِأَرْضِ الرُّوْمِ أَوْ أُسِرَ فَانْطَلَقَ هَارِبًا يَلْتَمِسُ الْجَيْشَ فَإِذَا هُوَ بِالْأَسَدِ فَقَالَ يَا أَبَا الْحَارِثِ أَنَا مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ أَمْرِيْ كَيْتَ وَكَيْتَ فَأَقْبَلَ الْأَسَدُ لَهٗ بَصْبَصَةٌ حَتّٰى قَامَ إِلٰى جَنْبِهٖ كُلَّمَا سَمِعَ صَوْتًا أَهْوٰى إِلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ يَمْشِيْ إِلٰى جَنْبِهٖ حَتّٰى بَلَغَ الْجَيْشَ ثُمَّ رَجَعَ الْأَسَدُ رَوَاهُ فِيْ

حضرت ابن منکدرؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم کا آزاد کردہ غلام سفینہ نام رومی زمین میں لشکر کا راستہ بھول گئے یا قید کرلئے گئے پھر وہ کافروں کے ہاتھوں سے چھوٹ کر لشکر کو تلاش کرتے ہوئے بھاگے اچانک انکا سامنا ایک شیر سے ہوگیا انہوں نے شیر سے کہا اے ابوحارث میں رسول اللہ صلعم کا آزاد کردہ غلام ہوں اور میرے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا ہے۔ یعنی میں راستہ بھول گیا ہوں یا کافروں نے مجھ کو گرفتار کرلیا تھا شیر دُم ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور ان کے پہلو میں آکھڑا ہوا جب شیر کوئی خوفناک آواز سنتا فوراً اس طرف متوجہ ہوجاتا (یعنے اس کے ضرر کو دفع کرنے کے لئے اور پھر واپس آجاتا اور سفینہ کے پہلو میں ان کے ساتھ ساتھ چلتا یہاں تک کہ سفینہ اپنے لشکر میں پہنچ گئے اور شیر

شرح السنۃ

واپس چلا گیا۔ (شرح السنۃ)

ح ۵ وَعَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ قَالَ قُحِطَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ قَحْطًا شَدِيْدًا فَشَكَوْا اِلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتِ انْظُرُوْا قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْعَلُوْا مِنْهُ كُوًى اِلَى السَّمَاءِ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ فَفَعَلُوْا فَمُطِرُوْا مَطَرًا حَتّٰى نَبَتَ الْعُشْبُ وَسَمِنَتِ الْاِبِلُ حَتّٰى تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ فَسُمِّيَ عَامَ الْفَتْقِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

ابوالجوزاء کہتے ہیں کہ مدینہ والے سخت قحط میں مبتلا کئے گئے انہوں نے حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر شکایت کی حضرت عائشہؓ نے فرمایا تم نبی صلعم کی قبر پر جاؤ اور حجرۂ قبر کی چھت میں کئی روشندان کھول دو کہ قبر شریف اور آسمان کے درمیان کوئی حجاب باقی نہ رہے چنانچہ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا اور خوب بارش ہوئی یہانتک کہ گھاس اگ آئی اور اونٹ فربہ ہو گئے یعنی زیادہ چرنے سے اونٹوں کا پیٹ اور دونوں پہلو پھول گئے اور اس سال کا نام سال فتق رکھا گیا (یعنی ارزانی کا سال) (دارمی)

ح ۵۷۶۷ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ لَمَّا كَانَ اَيَّامُ الْحَرَّةِ لَمْ يُؤَذَّنْ فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثًا وَّلَمْ يُقَمْ وَلَمْ يَبْرَحْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ الْمَسْجِدَ وَكَانَ لَا يَعْرِفُ وَقْتَ الصَّلٰوةِ اِلَّا بِهَمْهَمَةٍ يَسْمَعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

سعید بن عبدالعزیزؒ کہتے ہیں کہ جب حرہؑ کا واقعہ پیش آیا تو تین روز تک مسجد نبوی میں اذان کہی گئی اور نہ تکبیر پڑھی گئی (یعنی ان ایام میں مسجد کے اندر کوئی شخص نہیں آسکتا تھا) سعید بن سیب ان ایام میں مسجد نبوی کے اندر تھے اور وہیں رہے باہر نہ نکلے ان ایام میں سعید بن سیب نماز کا وقت، صرف اس آواز سے شناخت کرتے تھے جو حضور صلعم کی قبر شریف سے آتی تھی (یعنے نہایت خفی آواز جو سمجھ میں نہ آتی تھی۔ (دارمی)

ح ۵۷۶۸ وَعَنْ اَبِيْ خَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِي الْعَالِيَةِ سَمِعَ اَنَسٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَدَمَهٗ عَشْرَ سِنِيْنَ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَكَانَ لَهٗ بُسْتَانٌ يَحْمِلُ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ الْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ وَكَانَ فِيْهَا رَيْحَانٌ يَجِيْءُ مِنْهُ رِيْحُ الْمِسْكِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابوخلدہ کہتے ہیں میں نے ابوالعالیہ سے پوچھا کیا انس رضؓ نے رسول اللہ صلعم سے حدیثیں سُنی ہیں۔ ابوالعالیہ نے کہا کہ انسؓ نے حضورؐ صلعم کی دس سال خدمت کی ہے اور نبی صلعم نے ان کیلئے دعا کی تھی (یعنے انکی عمر اور مال میں برکت کی دعا تھی) انسؓ کا ایک باغ تھا جسمیں سال کے اندر دو دفعہ پھل آتے تھے اور اس باغ میں پھولوں کے درخت تھے۔ جنکے پھولوں میں مشک کی خوشبو آتی تھی۔ (ترمذی)

فصل سوم

ح ۵۷۶۹ ۱۰ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ خَاصَمَتْهُ اَرْوَى بِنْتُ اَوْسٍ

حضرت عروہ بن زبیرؓ کہتے ہیں کہ سعید بن زید عمرو بن نفیل اور اروی بنت اوس کے درمیان ایک زمین پر جھگڑا ہوا اور اروی سعید

عہ حرہ کا واقعہ سخت ترین واقعات میں سے ہے حضرت معاویہ کے بیٹے یزید نے مدینہ پر لشکر کشی کی تھی اور مدینہ کو تباہ و برباد کر دیا تھا حرۃ مدینہ کے باہر ایک زمین کا ٹکڑا ہے یہ لشکر اسی جانب سے آیا تھا۔ ۱۲۔ مترجم

إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَادَّعَتْ أَنَّهُ أَخَذَ شَيْئًا مِنْ أَرْضِهَا فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا كُنْتُ آخُذُ مِنْ أَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَهُ اللهُ إِلَى سَبْعِ أَرَضِينَ فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ لَا أَسْأَلُكَ بَيِّنَةً بَعْدَ هٰذَا فَقَالَ سَعِيدٌ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَأَعْمِ بَصَرَهَا وَاقْتُلْهَا فِي أَرْضِهَا قَالَ فَمَا مَاتَتْ حَتّٰى ذَهَبَ بَصَرُهَا وَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشِي فِي أَرْضِهَا إِذْ وَقَعَتْ فِي حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بِمَعْنَاهُ وَأَنَّهُ رَآهَا عَمْيَاءَ تَلْتَمِسُ الْجُدُرَ تَقُولُ أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعِيدٍ وَأَنَّهَا مَرَّتْ عَلَى بِئْرٍ فِي الدَّارِ الَّتِي خَاصَمَتْهُ فِيهَا فَوَقَعَتْ فِيهَا فَكَانَتْ قَبْرَهَا

بن زید کو مروان بن حکم کے پاس لے گئی (جو مدینہ کا حاکم تھا) اور اروی نے یہ دعویٰ کیا کہ سعید بن زیدؓ نے میری زمین کا کچھ حصہ دبالیا ہے سعیدؓ نے اس دعویٰ کو سُن کر کہا۔ کیا میں اس زمین کا کوئی ٹکڑا زبردستی لے سکتا ہوں۔ جب کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے یہ وعید سُن لی ہے مروان نے پوچھا تم نے رسول اللہ صلعم سے کیا سُنا ہے۔ سعیدؓ نے کہا میں نے کہا رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سُنا ہے جو شخص ایک بالشت بھر زمین بھی زبردستی کسی سے لیگا۔ اس زمین کے ساتوں طبقے (قیامت کے دن) اسکے گلے میں طوق کے مانند پڑے ہونگے۔ مروان نے یہ سُن کر کہا۔ اس دلیل کے بعد میں تجھ سے کوئی گواہ طلب نہیں کرتا سعیدؓ نے یہ سُن کر کہا اے اللہ۔ اگر جھوٹی ہے تو اس کو اندھا کر دے اور اس کو اسی زمین میں موت دے (جس کا یہ دعویٰ کرتی ہے) عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ مرنے سے پہلے وہ عورت اندھی ہو گئی اور ایک روز اسی متنازعہ زمین پر جا رہی تھی کہ وہ ایک گہرے غار میں گر گئی اور مر گئی۔ (بخاری مسلم) کی ایک روایت میں جو محمد بن زید بن عبداللہ بن عمرؓ سے اس روایت کے ہم معنی منقول ہے اسمیں یوں ہے کہ محمد بن زید نے اس عورت کو اندھا دیکھا جبکہ وہ دیوار کو ٹٹولتی ہوئی چلتی تھی اور کہتی جاتی تھی کہ سعیدؓ کی بددعا نے مجھ پر اثر کیا ہے پھر ایک روز وہ اسی متنازعہ زمین کے گھر میں چل رہی تھی کہ ایک کنوئیں یا گہرے غار میں گر پڑی اور وہی اس کی قبر بن گیا۔

وَعَنِ بْنِ عُمَرَ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا يُدْعٰى سَارِيَةَ فَبَيْنَمَا عُمَرُ يَخْطُبُ فَجَعَلَ يَصِيحُ يَا سَارِيَةُ الْجَبَلَ فَقَدِمَ رَسُولٌ مِنَ الْجَيْشِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقِيَنَا عَدُوُّنَا فَهَزَمُونَا فَإِذَا بِصَائِحٍ يَصِيحُ يَا سَارِيَةُ الْجَبَلَ فَأَسْنَدْنَا ظُهُورَنَا إِلَى الْجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللهُ تَعَالٰى رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ

ح ۵۷۰۰ / ۱۱ **حضرت ابن عمرؓ** کہتے ہیں کہ عمرؓ نے ایک لشکر (نہاوند کی طرف) بھیجا اور اس پر ساریہ کو مقرر کیا ایک روز عمرؓ (مسجد نبوی میں جمعہ کا) خطبہ پڑھ رہے تھے کہ یکایک آپ نے بلند آواز سے کہا۔ ساریہ! پہاڑ کی طرف اس واقعہ کے چند روز بعد لشکر سے ایک قاصد آیا۔ اور عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ امیر المومنین! ہمارے دشمن نے ہم پر حملہ کیا اور ہم کو شکست دی۔ ناگہاں ہم نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا اے ساریہ! پہاڑ کی جانب چنانچہ ہم نے پہاڑ کو اپنی پشت پناہ قرار دیا اور پھر خداوند تعالےٰ نے دشمنوں کو شکست دی۔ (بیہقی)

وَعَنْ نُبَيْهَةَ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَذَكَرُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

ح ۵۷۰۱ / ۱۲ **نبیہہ بن وہبؓ** کہتے ہیں کہ کعب حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس مجلس میں رسول اللہ کا ذکر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَعْبٌ مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ إِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ حَتّٰى يَحُفُّوْا بِقَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُوْنَ بِأَجْنِحَتِهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا أَمْسَوْا عَرَجُوْا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْأَرْضُ خَرَجَ فِيْ سَبْعِيْنَ أَلْفًا مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ يَزُفُّوْنَهٗ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

ہوا کعب نے کہا کوئی دن ایسا نہیں گزرتا کہ اسمیں آفتاب طلوع ہوتا ہو اور ستر ہزار فرشتے آسمان سے نہ اترتے ہوں۔ یعنی روزانہ صبح کے وقت اتنے فرشتے نازل ہوتے ہیں اور رسول اللہ صلعم کی قبر کو گھیر لیتے ہیں اور انوار قبر سے برکت حاصل کرنے کیلئے بازوں کو قبر پر پھیلاتے ہیں اور رسول اللہ صلعم پر درود پڑھتے رہتے ہیں یہانتک کہ جب شام ہوجاتی ہے۔ تو یہ فرشتے آسمان پر چلے جاتے ہیں اور اتنے ہی فرشتے دوسرے آجاتے ہیں اور صبح تک یہی کرتے۔ اور اسوقت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا (جبکہ قیامت کے دن قبر پھٹے گی اور آپ قبر سے برآمد ہونگے اور ستر ہزار فرشتوں کے درمیان خداوند تعالےٰ کے پاس چلے جائیں گے۔ (دارمی)

بَابُ وَفَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلعم کی وفات کا بیان

فصل اوّل

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ فَجَعَلَا يُقْرِئَانِنَا الْقُرْاٰنَ ثُمَّ جَاءَ عَمَّارٌ وَبِلَالٌ وَسَعْدٌ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ عِشْرِيْنَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَرِحُوْا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِهٖ حَتّٰى رَأَيْتُ الْوَلَائِدَ وَالصِّبْيَانَ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَاءَ فَمَا جَاءَ حَتّٰى قَرَأْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى فِيْ سُوَرٍ مِثْلِهَا مِنَ الْمُفَصَّلِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۵۷۰۳ ح ۱

حضرت براء بن عازب رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کے اصحاب میں سے جو لوگ سب سے پہلے (مدینہ میں ہجرت سے پہلے) ہمارے پاس آئے وہ مصعب بن عمیرؓ اور ابن مکتوم تھے یہ دونوں صحابی ہم کو (یعنی انصار کو) قرآن پڑھاتے تھے ان حضرات کے بعد عمار اور بلال اور سعد آئے اور پھر عمر بن خطابؓ بیس صحابہ کے ساتھ تشریف لائے اور اس کے بعد نبی صلعم تشریف لائے۔ مدینہ والوں کو میں نے آپ کی تشریف آوری پر جس قدر خوش دیکھا اسقدر مسرور کسی چیز سے نہیں پایا یہاں تک کہ میں نے لڑکوں اور لڑکیوں کو یہ کہتے ہوئے پایا کہ رسول اللہ صلعم تشریف لائے۔ آپ کے تشریف لانے سے پہلے میں نے سورہ سبح اسم ربک الاعلیٰ اور اسی قسم کی اور سورتیں سیکھ لیں تھیں۔ (بخاری)

وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهٗ مِنْ ۵۷۰۳ ح ۲

حضرت ابو سعید خدری رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے (مرض وفات کے ایام میں) منبر پر تشریف فرما ہو کر ارشاد فرمایا خداوند نے اپنے ایک بندہ کو اس کا اختیار دیا ہے کہ وہ یا تو اس دنیا کی ان

زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ
فَبَكَى أَبُوْ بَكْرٍ قَالَ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَ
أُمَّهَاتِنَا فَعَجِبْنَا لَهُ فَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوْا إِلَى هٰذَا
الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللهُ بَيْنَ
أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ
الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ
وَهُوَ يَقُوْلُ فَدَيْنَاكَ
بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا فَكَانَ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ
أَعْلَمَنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلَّى
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
قَتْلَى أُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِيْنَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ
وَالْأَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ إِنِّيْ
بَيْنَ أَيْدِيْكُمْ فَرَطٌ وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيْدٌ
وَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ وَإِنِّيْ لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ
وَأَنَا فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا وَإِنِّيْ قَدْ أُعْطِيْتُ
مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ وَإِنِّيْ لَسْتُ أَخْشٰى
عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنِّيْ
أَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا
وَزَادَ بَعْضُهُمْ فَتَقْتَتِلُوْا
فَتَهْلِكُوْا كَمَا هَلَكَ
مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ مِنْ نِعَمِ
اللهِ تَعَالٰى عَلَيَّ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ فِيْ بَيْتِيْ وَفِيْ يَوْمِيْ وَبَيْنَ

نعمتوں کو جو خداوند قدوس دینا چاہے یا جس قدر بندہ پسند کرے اور یا خدا کی قربت کو اختیار کرلے۔ بندہ نے خدا کی قربت کو اختیار کرلیا یعنی اس چیز کو جو خدا کے پاس ہے پسند کرلیا۔ ابوبکرؓ یہ سُنکر رو پڑے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ ہم اپنے ماں باپ سمیت قربان ہوجائیں (اگر ہمارا قربان ہونا کچھ مفید ثابت ہو) ہم لوگ یعنے صحابہؓ ابوبکرؓ کے اس کلام کو سُن کر تعجب میں رہ گئے (کہ وہ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں) چنانچہ بعض لوگوں نے کہا۔ اس بوڑھے شخص کی طرف دیکھو۔ رسول اللہ صلعم ایک بندہ کا حال بیان کررہے ہیں جس کو خدا نے دنیا کی تر و تازگی اور آخرت کے درمیان اختیار دیا ہے اور وہ یہ کہہ رہا ہے کہ ہم اور ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں (لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ جس بندہ کو اختیار دیا گیا تھا۔ وہ رسول اللہ صلعم ہی تھے اور ابوبکرؓ اس حقیقت سے ہم لوگوں سے زیادہ واقف تھے۔ (بخاری ومسلم)

٥٨٠٤ ح٣ حضرت عقبہؓ بن عامر کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے احد کے شہیدوں پر آٹھ برس کے بعد نماز پڑھی (یعنے انکے دفن ہونیکے آٹھ برس بعد) گویا کہ آپ زندوں اور مردوں کو رخصت کر رہے ہیں اسکے بعد آپؐ منبر پر تشریف لیگئے اور فرمایا۔ میں تمہارے آگے اس طرح جارہا ہوں جس طرح قافلہ کا غیر منزل روانہ ہوجاتا ہے اور میں تمہارا گواہ ہوں (یعنی تمہارے حالات یا اعمال میرے سامنے پیش ہوتے رہیں گے اور میں ان سے آگاہ ہوتا رہوں گا)، اور تم سے ملاقات کا مقام حوض کوثر ہے (یعنی کوثر پر تم سے ملاقات ہوگی)، اور اپنی اس جگہ پر کھڑا ہوا میں اس وقت بھی حوض کوثر دیکھ رہا ہوں اور البتہ مجھ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں ہیں (یعنی میری امت شہروں کو فتح کرکے خزانوں کی مالک بنے گی)، اور میں اس سے نہیں ڈرتا کہ تم سب میرے بعد مشرک کافر ہوجاؤ بلکہ اس سے ڈرتا ہوں کہ تم دنیا کی طرف رغبت کروگے اور دنیا میں مبتلا ہوجاؤ گے اور بعض راویوں نے اس روایت میں یہ الفاظ زیادہ بیان کئے ہیں کہ پھر تم آپس میں قتال کروگے اور ہلاک ہوجاؤگے جس طرح تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے تھے۔ (بخاری ومسلم)

٥٨٠٥ ح٤ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ خدا کی ان نعمتوں میں سے جو میرے لئے مخصوص کی گئیں ایک بڑی نعمت یہ ہے کہ رسول اللہ صلعم نے میرے گھر میں اور میری باری کے دن وفات پائی اور رسول اللہ صلعم نے میرے

سَحْرِي وَنَحْرِي وَاَنَّ اللهَ جَمَعَ بَيْنَ
رِيْقِي وَرِيْقِهٖ عِنْدَ مَوْتِهٖ دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ
الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ وَبِيَدِهٖ سِوَاكٌ وَاَنَا
مُسْنِدَةٌ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَرَاَيْتُهٗ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَعَرَفْتُ اَنَّهٗ يُحِبُّ
السِّوَاكَ فَقُلْتُ اٰخُذُهٗ لَكَ
فَاَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَعَمْ
فَتَنَاوَلْتُهٗ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ
وَقُلْتُ اُلَيِّنُهٗ لَكَ
فَاَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَعَمْ
فَلَيَّنْتُهٗ فَاَمَرَّهٗ وَبَيْنَ
يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فِيْهَا مَاءٌ
فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ
فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا
وَجْهَهٗ وَيَقُوْلُ لَاۤ اِلٰهَ
اِلَّا اللهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ
ثُمَّ نَصَبَ يَدَهٗ فَجَعَلَ
يَقُوْلُ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى
حَتّٰى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهٗ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى ٥٤٠٦
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ
نَبِيٍّ يَمْرَضُ اِلَّا خُيِّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ وَكَانَ فِيْ شَكْوَاهُ الَّذِيْ قُبِضَ
اَخَذَتْهُ بُحَّةٌ شَدِيْدَةٌ فَسَمِعْتُهٗ
يَقُوْلُ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِّنَ
النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاۤءِ
وَالصّٰلِحِيْنَ فَعَلِمْتُ اَنَّهٗ خُيِّرَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

سینہ اور میری گردن کے درمیان وفات پائی (یعنے اس حال میں کہ آپ میرے سینہ کا تکیہ بنائے ہوئے تھے) اور ایک نعمت خاص خدا کی مجھ پر یہ ہوئی کہ خداوند تعالےٰ نے حضور صلعم کی وفات کے وقت میرے اور آپ کے تھوک کو جمع کیا (جس کا واقعہ یہ ہوا کہ) عبدالرحمن بن ابی بکر رضؓ (یعنی حضرت عائشہ کے بھائی) انکے پاس آئے اسوقت انکے ہاتھ میں مسواک تھی اور رسول اللہ صلعم میرے سینے سے تکیہ لگاتے بیٹھے تھے میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلعم عبدالرحمن یا مسواک کیطرف دیکھ رہے ہیں۔ میں جانتی تھی کہ آپ مسواک کو بہت پسند کرتے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ کیا آپ کے لئے میں عبدالرحمن سے مسواک لے لوں۔ آپ نے سر کے اشارہ سے ظاہر کیا کہ ہاں لے لو۔ میں نے عبدالرحمن سے مسواک لیکر آپ کو دیدی۔ آپ کو اس مسواک کا چبانا دشوار معلوم ہوا اس لئے کہ وہ سخت تھی۔ میں نے عرض کیا۔ کیا میں مسواک کو نرم کر دوں آپ نے اجازت دیدی چنانچہ میں نے مسواک کو نرم کر دیا اور آپنے اسکو اپنے دانتوں پر پھیرا اور اس طرح میرا تھوک وفات کے وقت مل گیا اور حضور صلعم کے سامنے پانی کا ایک برتن رکھا ہوا تھا۔ آپ اس پانی میں ہاتھ ڈالتے اور انکو چہرے پر پھیر لیتے اور فرماتے تھے لا الہ الا اللہ اور موت کے وقت سختیاں ہیں (یعنی موت کے وقت سختیاں ہیں (یعنے موت کے وقت انسان پر سکرات کی حالت طاری ہوتی ہے) اس کے بعد حضور نے اپنا ہاتھ اٹھایا (یعنے دعا کیلئے یا آسمان کی طرف) اور فرمانا شروع کیا۔ مجھ کو رفیق اعلےٰ سے ملا دے آپ یہی فرماتے رہے یہانتک کہ روح قبض کی گئی اور آپ کے ہاتھ نیچے گر پڑے۔ (بخاری)

حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ ہر نبی کو مرض موت میں دنیا و آخرت کے درمیان اختیار دیا جاتا ہے (یعنے اگر وہ چاہے تو ایک مدت تک اور دنیا میں قیام کر لے اور عالم عقبےٰ کی طرف متوجہ ہو جائے اور آپ کی آخری بیماری نے جو سخت شکایت پیدا کی تھی (یعنی بلغم یا سانس کی وجہ سے آپ کی آواز بھاری ہو گئی تھی) میں نے اس حالت میں آپ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا مجھ کو ان لوگوں میں شامل کر دے جن پر اے اللہ تعالیٰ تو نے اپنا فضل کیا ہے یعنی نبیوں۔ صدیقوں۔ شہدا اور صالحین۔ میں نے آپ کی یہ آواز سُن کر معلوم کر لیا کہ آپ نے سفر آخرت کو اختیار کر لیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

٥٨٠٧ ح ٦

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ الْكَرْبُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَاكَرْبَ أَبَاهُ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ عَلٰى أَبِيْكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ يَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَا أَبَتَاهُ مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ يَا أَبَتَاهُ إِلٰى جِبْرِيْلَ نَنْعَاهُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ يَا أَنَسُ أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ جب رسول خدا صلعم کی علالت کی سختی اس حد تک پہنچ گئی کہ مرض کی شدت نے آپ پر غشی طاری کر دی تو حضرت فاطمہ رضؓ نے کہا۔ آہ میرے باپ پر کس قدر سختی اور تکلیف ہے رسول خدا صلعم نے یہ سن کر فرمایا آج کے دن کے بعد تیرے باپ پر کوئی سختی اور شدت نہیں ہے۔ پھر جب رسول اللہ صلعم نے وفات پائی تو حضرت فاطمہ رضؓ نے کہا اے میرے باپ آپ نے خدا کی دعوت کو قبول فرمایا اور اپنے پروردگار کے پاس چلے گئے اے میرے باپ۔ اے وہ شخص جسکا ٹھکانا جنت الفردوس ہے۔ اے میرے باپ ہم آپکی وفات کی خبر جبرئیل ؑ کو پہنچاتے ہیں۔ پھر جب آپکو دفن کر دیا گیا تو حضرت فاطمہ رضؓ نے کہا اے انس رضؓ اور اے صحابہ رضؓ تم کو یہ کیونکر گوارا ہوا کہ تم خدا کے رسول پر مٹی ڈالدو۔ (بخاری)

فصل دوم

٥٨٠٨ ح ٧

عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ لَعِبَتِ الْحَبَشَةُ بِحِرَابِهِمْ فَرَحًا لِقُدُوْمِهِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةِ الدَّارِمِيِّ قَالَ مَا رَأَيْتُ يَوْمًا قَطُّ كَانَ أَحْسَنَ وَلَا أَضْوَأَ مِنْ يَوْمٍ دَخَلَ عَلَيْنَا فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا كَانَ أَقْبَحَ وَلَا أَظْلَمَ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ دَخَلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا أَيْدِيَنَا عَنِ التُّرَابِ وَإِنَّا لَفِيْ دَفْنِهِ حَتّٰى أَنْكَرْنَا قُلُوْبَنَا

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلعم مدینہ میں تشریف لائے تو حبشیوں نے نیزوں کے کھیل دکھائے (یعنی تمام لوگوں کی طرح انہوں نے اسطرح اظہار مسرت کیا) (ابوداؤد) اور دارمی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ انس رضؓ نے کہا میں نے کوئی دن اس دن سے زیادہ حسین اور روشن نہیں دیکھا جس روز کہ رسول اللہ صلعم مدینہ میں تشریف لائے تھے اور اس دن سے برا دن اور ظالم دن میں کوئی نہ دیکھا جس روز کہ رسول اللہ صلعم نے وفات پائی اور ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ انس رضؓ نے کہا کہ جب وہ دن آیا جس روز کہ حضور صلعم مدینہ میں تشریف لائے تو آپ کی تشریف آوری سے ہر چیز روشن ہو گئی تھی پھر جب وہ دن آیا کہ حضور صلعم نے وفات پائی تو تمام چیزوں پر تاریکی چھا گئی تھی اور آپکے دفن کے بعد ہم نے ابھی (مٹی بھرے) ہاتھوں کو جھاڑا بھی نہ تھا کہ ہم نے اپنے دلوں کو ایک دوسرے سے ناآشنا پایا۔

٥٨٠٩ ح ٨

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوْا فِيْ دَفْنِهِ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا إِلَّا فِيْ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلعم نے وفات پائی تو آپکے دفن کے مقام میں اختلاف واقع ہوا۔ ابوبکر رضؓ نے فرمایا کہ اس معاملہ میں رسول اللہ صلعم سے کچھ سنا ہے آپ نے فرمایا ہے کہ خداوند تعالے جس نبی کی روح قبض کرتا ہے وہاں کرتا ہے جہاں وہ اپنا

الْمَوْضِعِ الَّذِیْ یُحِبُّ اَنْ یُّدْفَنَ فِیْهِ اِدْفِنُوْهُ فِیْ مَوْضِعِ فِرَاشِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

دفن ہونا پسند کرتا ہے۔ اسلئے آپ کو آپکے بستر کی جگہ ہی دفن کرنا چاہیئے۔ (ترمذی)

فصل سوم

ق ۵۱۱۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَهُوَ صَحِیْحٌ اِنَّهٗ لَنْ یُّقْبَضَ نَبِیٌّ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ یُخَیَّرُ. قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهٖ وَرَاْسُهٗ عَلٰی فَخِذِیْ غُشِیَ عَلَیْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَاَشْخَصَ بَصَرَهٗ اِلَی السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی قُلْتُ اِذَنْ لَا یَخْتَارُنَا قَالَتْ وَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَدِیْثُ الَّذِیْ کَانَ یُحَدِّثُنَا بِهٖ وَهُوَ صَحِیْحٌ فِیْ قَوْلِهٖ اِنَّهٗ لَنْ یُّقْبَضَ نَبِیٌّ قَطُّ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ یُخَیَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَکَانَ اٰخِرُ کَلِمَةٍ تَکَلَّمَ بِهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے تندرستی کی حالت میں فرمایا کہ کسی نبی کی روح اسوقت تک قبض نہیں کی جاتی جب تک کہ اسکا جنت کا ٹھکانا اس کو نہیں دکھا دیا جاتا جب وہ اپنا ٹھکانا جنت میں دیکھ لیتا ہے۔ اسکو اختیار دید جاتا ہے (یعنی وہ خواہ دنیا میں رہے یا عالمِ آخرت میں چلا جائے)، عائشہ فرماتی ہیں کہ جب حضور صلعم کے پاس موت کو بھیجا گیا اسوقت آپکا سر مبارک میری ران پر تھا کہ آپ پر غشی طاری ہو گئی پھر آپکو ہوش آیا اور آپ نے چھت کی طرف دیکھا اور فرمایا اے اللہ میں رفیق اعلٰے کو پسند کرتا ہوں۔ میں نے عرض کیا۔ آپ ہم کو اختیار نہیں کرینگے عائشہؓ کہتی ہیں کہ آپ کے الفاظ سن کر مجھ کو وہ حدیث یاد آگئی جو آپ نے تندرستی کی حالت میں ہم سے بیان کی تھی یعنی یہ کہ کسی نبی کی روح اسوقت تک قبض نہیں کی جاتی جب تک کہ اُس کا ٹھکانا جنت میں نہیں دکھا دیا جاتا اور پھر اس کو اس کا اختیار نہیں دیدیا جاتا کہ خواہ وہ دنیا میں قیام کرے خواہ وہ عالم آخرت کو چلا جائے عائشہ فرماتی ہیں کہ وفات کے وقت رسول اللہ صلعم کا آخری کلام یہ الفاظ تھے اللھم الرفیق الاعلی۔ (بخاری ومسلم)

ج ۲ ۵۱۱۱ وَعَنْهَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ یَا عَائِشَةُ مَا اَزَالُ اَجِدُ اَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِیْ اَکَلْتُ بِخَیْبَرَ وَهٰذَا اٰوَانُ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ اَبْهَرِیْ مِنْ ذٰلِكَ السَّمِّ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم اپنی مرض موت میں فرمایا کرتے تھے عائشہؓ فرماتی ہیں کہ وفات تکلیف کو ہمیشہ محسوس کرتا تھا جو میں نے خیبر میں کھایا تھا (یعنی زہر آلود بکری کا گوشت اب وہ وقت ہے کہ اس زہر کے اثر سے میری رگ جان کاٹی جائے۔ (بخاری)

ج ۱۱ ۵۱۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفِی الْبَیْتِ رِجَالٌ فِیْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلُمُّوْا اَکْتُبْ لَکُمْ کِتَابًا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ غَلَبَ عَلَیْهِ الْوَجَعُ وَعِنْدَکُمْ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلعم کے پاس فرشتہ موت حاضر ہوا اس وقت گھر میں بہت سے آدمی تھے جن میں عمر بن الخطابؓ بھی تھے نبی صلعم نے فرمایا آؤ تمہارے لئے ایک تحریر لکھ دوں تاکہ اسکے بعد (یعنی اس کی موجودگی میں) تم گمراہ نہ ہو حضرت عمرؓ نے لوگوں سے کہا حضور صلعم پر مرض کا غلبہ اور شدت ہے

الْقُرْاٰنُ حَسْبُكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ فَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوْا فَمِنْهُمْ مَنْ يَّقُوْلُ قَرِّبُوْا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّقُوْلُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا اَكْثَرُوا اللَّغَطَ وَالْاِخْتِلَافَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا عَنِّيْ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ اَنْ يَّكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ لِاخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ وَفِيْ رِوَايَةِ سُلَيْمَانَ ابْنِ اَبِيْ مُسْلِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمُ الْخَمِيْسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ ثُمَّ بَكٰى حَتّٰى بَلَّ دَمْعُهُ الْحَصٰى قُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهٗ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِكَتِفٍ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ اَبَدًا فَتَنَازَعُوْا وَلَا يَنْبَغِيْ عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوْا مَا شَانُهٗ اَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوْهُ فَذَهَبُوْا يَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ فَقَالَ دَعُوْنِيْ ذَرُوْنِيْ فَالَّذِيْ اَنَا فِيْهِ خَيْرٌ مِّمَّا تَدْعُوْنَنِيْ اِلَيْهِ فَاَمَرَهُمْ بِثَلٰثٍ فَقَالَ اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ اُجِيْزُهُمْ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ اَوْ قَالَهَا فَنَسِيْتُهَا قَالَ سُفْيَانُ هٰذَا مِنْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لِعُمَرَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى اُمِّ اَيْمَنَ نَزُوْرُهَا كَمَا كَانَ

اور تمہارے پاس قرآن موجود ہے یعنی خدا کی کتاب تمہارے لئے کافی ہے جو لوگ اس وقت گھر میں موجود تھے ان میں اختلاف رائے پیدا ہو گیا بعض نے کہا لکھنے کا سامان حضور صلعم کے قریب لے آؤ تاکہ رسول اللہ صلعم تمہارے لئے نوشتہ لکھدیں اور بعض نے وہی الفاظ کہے جو حضرت عمرؓ نے فرمائے تھے آخر جب لوگوں نے بہت شور و غل مچایا اور اختلاف بڑھ گیا تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔ عبداللہ راوی کا بیان ہے کہ ابن عباسؓ نے کہا مصیبت اور پوری مصیبت وہ حالت تھی جو رسول اللہ صلعم اور اس تحریر کے درمیان حائل ہوئی جو آپ لکھنا چاہتے تھے اور یہ حالت آپس کے اختلاف اور شور و شغب سے پیدا ہوئی اور سلیمان بن ابی مسلم احول کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ جمعرات کا دن اور آہ جمعرات کا دن کیا عجیب و غریب دن ہے۔ یہ کہہ کر ابن عباسؓ رو پڑے اور اتنا روئے کہ ان کے آنسوؤں نے ان سنگریزوں کو جو وہاں پڑے تھے تر کر دیا میں نے کہا اے ابن عباسؓ جمعرات کا دن کیا ہے؟ ابن عباسؓ نے کہا کہ حضور صلعم کی بیماری نے اس روز جب شدت اختیار کی تو آپ نے فرمایا میرے پاس شانہ کی ہڈی لاؤ تاکہ میں تمہارے لئے ایک تحریر لکھدوں کہ پھر تم کبھی گمراہ نہ ہو پس لوگوں نے نزاع و اختلاف کیا اور نبی کے حضور میں نزاع و اختلاف مناسب نہیں ہے بعض صحابہؓ نے کہا حضور صلعم کا کیا حال ہے کیا آپ دنیا کو ترک فرماتے ہیں حضور سے دریافت کرو (آپ کا کیا منشا ہے) چنانچہ بعض صحابہؓ نے آپ سے دریافت کرنا شروع کیا آپ نے فرمایا مجھ کو چھوڑ دو۔ مجھ کو چھوڑ اس حالت میں جس میں کہ میں ہوں اسلئے کہ میری یہ حالت اس سے بہتر ہے جس کی طرف تم مجھ کو بلا رہے ہو اسکے بعد آپ نے تین باتوں کا حکم دیا ایک تو یہ کہ مشرکوں کو جزیرہ عرب سے نکال دو دوسرے یہ کہ ایلچیوں اور قاصدوں کا احترام کیا کرو اور ان سے احسان کرو جیسا کہ میں احسان کیا کرتا تھا۔ اور تیسری بات ابن عباسؓ نے بتائی نہیں یا یہ فرمایا کہ میں اس کو بھول گیا ہوں۔ سفیان کا بیان ہے۔ کہ آخری قول سلیمان راوی کا ہے۔ (بخاری و مسلم)

٥٨١٣/١٢ **حضرت انسؓ** کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کی وفات کے بعد ایک روز ابو بکرؓ نے عمرؓ سے کہا چلو ام ایمنؓ کے ہاں چلیں اور ان سے ملاقات کریں جسطرح رسول اللہ صلعم ان سے ملاقات فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُوْرُهَا فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا لَهَا مَا يُبْكِيْكِ أَمَا تَعْلَمِيْنَ أَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّيْ لَا أَبْكِيْ أَنِّيْ لَا أَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى خَيْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ أَبْكِيْ أَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۵۸۱۴ ح ۱۳ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ عَاصِبًا رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ حَتّٰى أَهْوٰى نَحْوَ الْمِنْبَرِ فَاسْتَوٰى عَلَيْهِ وَاتَّبَعْنَاهُ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنِّيْ لَأَنْظُرُ إِلَى الْحَوْضِ مِنْ مَقَامِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ عَبْدًا عُرِضَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا فَاخْتَارَ الْاٰخِرَةَ قَالَ فَلَمْ يَفْطِنْ أَبَا أَحَدٌ غَيْرُ أَبِيْ بَكْرٍ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَبَكٰى ثُمَّ قَالَ بَلْ نَفْدِيْكَ بِاٰبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا وَأَنْفُسِنَا وَأَمْوَالِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ هَبَطَ فَمَا قَامَ عَلَيْهِ حَتَّى السَّاعَةَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

۵۸۱۵ ح ۱۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ قَالَ نُعِيَتْ إِلَيَّ نَفْسِيْ فَبَكَتْ قَالَ لَا تَبْكِيْ فَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِيْ لَاحِقٌ بِيْ فَضَحِكَتْ فَرَاٰهَا بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ يَا فَاطِمَةُ رَأَيْنَاكِ بَكَيْتِ ثُمَّ ضَحِكْتِ قَالَتْ إِنَّهُ أَخْبَرَنِيْ أَنَّهُ قَدْ نُعِيَتْ إِلَيْهِ نَفْسُهُ فَبَكَيْتُ فَقَالَ لَا تَبْكِيْ فَإِنَّكِ

کرتے تھے۔ جب ہم تینوں ان کے ہاں پہنچے تو وہ روئیں۔ ابوبکر و عمرؓ نے کہا ام ایمنؓ[1] روتی کیوں ہو تم کو معلوم نہیں کہ خدا کے پاس جو کچھ رسول اللہ صلعم کیلئے ہے وہ بہتر ہی بہتر ہے۔ ام ایمنؓ نے کہا میں اسلیئے نہیں روتی کہ مجھ کو اسکا علم نہیں ہے کہ خدا کے پاس رسول اللہ صلعم کے لئے خیر ہی خیر ہے۔ بلکہ اسلیئے روتی ہوں کہ وحی آسمانی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ام ایمن کے ان الفاظ نے ابوبکرؓ و عمرؓ پر رقت طاری کر دی اور وہ بھی انکے ساتھ خوب روئے۔ (مسلم)

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم اپنی اس علالت میں جس میں آپ نے وفات پائی گھر سے باہر تشریف لائے ہم لوگ اس وقت مسجد میں تھے اور اپنے سر پر کپڑا باندھے ہوئے تھے حضور صلعم نے مسجد میں داخل ہو کر منبر کا رخ کیا اور پھر منبر پر بیٹھ گئے آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں منبر پر بیٹھے ہوئے حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں پھر فرمایا خدا کا ایک بندہ جس کے سامنے دنیا اور دنیا کی زینت پیش کی گئی لیکن اس نے آخرت کو اختیار کر لیا ابو سعیدؓ کا بیان ہے کہ آپکے اس ارشاد کو سوائے ابوبکرؓ کے کوئی نہ سمجھا انکی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور وہ رو پڑے پھر عرض کیا۔ بلکہ ہم آپ پر اپنے باپوں کو اپنی جانوں کو اور اپنے مالوں کو یا رسول اللہ قربان کر دینگے ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ اسکے بعد رسول اللہ صلعم منبر سے اتر آئے اور پھر آپ اس وقت تک منبر پر تشریف فرما نہ ہوئے۔ (دارمی)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جب سورۂ اذا جاء نصر اللہ والفتح نازل ہوئی تو رسول اللہ صلعم نے فاطمہؓ کو بلایا اور ان سے فرمایا مجھ کو میری موت کی خبر دی گئی ہے۔ فاطمہؓ یہ سن کر رو پڑیں۔ حضور صلعم نے فرمایا فاطمہؓ! روؤ نہیں! میرے اہلبیت میں تو ہی سب سے پہلے مجھ سے ملے گی یہ سن کر فاطمہؓ ہنسنے لگیں حضرت فاطمہؓ کو ہنستا ہوا دیکھ کر نبی صلعم کی بعض بیویوں نے فاطمہؓ سے پوچھا۔ اول ہم نے تم کو روتے دیکھا اور پھر ہنستے ہوئے (اس کا کیا سبب ہے) فاطمہؓ نے کہا حضور صلعم نے مجھ کو آگاہ کیا تھا کہ آپ کو آپ کی موت کی خبر دی گئی ہے۔ یہ سن کر میں رونے لگی۔ آپ

[1] ام ایمن حضور صلعم کی آزاد کردہ لونڈی اور اسامہ بن زیدؓ کی ماں تھیں۔ ۱۲۔ مترجم

اَوَّلُ اَھْلِیْ لَاحِقٌ بِیْ فَضَحِکْتُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَ الْفَتْحُ وَجَآءَ اَھْلُ الْیَمَنِ ھُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَۃً وَالْاِیْمَانُ یَمَانٍ وَالْحِکْمَۃُ یَمَانِیَۃٌ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ

وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّھَا قَالَتْ وَارَأْسَاہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاکِ لَوْ کَانَ وَاَنَا حَیٌّ فَاَسْتَغْفِرُ لَکِ وَاَدْعُوْلَکِ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ وَاثُکْلِیَاہُ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَظُنُّکَ تُحِبُّ مَوْتِیْ فَلَوْ کَانَ ذٰلِکَ لَظَلْتَ اٰخِرَ یَوْمِکَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ اَزْوَاجِکَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَلْ اَنَا وَارَأْسَاہُ لَقَدْ ھَمَمْتُ اَوْ اَرَدْتُ اَنْ اُرْسِلَ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَابْنِہٖ وَاَعْھَدُ اَنْ یَّقُوْلَ الْقَائِلُوْنَ اَوْ یَتَمَنَّی الْمُتَمَنُّوْنَ ثُمَّ قُلْتُ یَاْبَی اللّٰہُ وَیَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ اَوْ یَدْفَعُ اللّٰہُ وَیَاْبَی الْمُؤْمِنُوْنَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

وَعَنْھَا قَالَتْ رَجَعَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ مِّنْ جَنَازَۃٍ مِّنَ الْبَقِیْعِ فَوَجَدَنِیْ وَاَنَا اَجِدُ صُدَاعًا وَاَنَا اَقُوْلُ وَارَأْسَاہُ قَالَ بَلْ اَنَا یَا عَائِشَۃُ وَارَأْسَاہُ قَالَ وَمَا ضَرَّکِ لَوْ مُتِّ قَبْلِیْ فَغَسَّلْتُکِ وَکَفَّنْتُکِ وَصَلَّیْتُ عَلَیْکِ وَدَفَنْتُکِ قُلْتُ لَکَاَنِّیْ بِکَ وَاللّٰہِ لَوْ فَعَلْتَ ذٰلِکَ لَرَجَعْتَ

نے فرمایا (دونہیں میرے اہلبیت میں تو ہی سب سے پہلے مجھ سے ملیگی۔ یہ سُن کر میں ہنسنے لگی اور رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جب اللہ کی مدد پہنچ چکی اور مکہ فتح ہوگیا اور یمن کے لوگ۔ وہ اہل یمن جنکے دل نہایت نرم ہیں اور جن کے ایمان یمنی (یعنی نہایت مضبوط)، اور جن کا علم و حکمت بھی یمنی ہے۔ (دارمی)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ انہوں نے ایک روز رسول اللہ صلعم کے حضور میں درد کی شدت کی حالت میں کہا۔ آہ۔ میرا سر دکھتا ہے، آپ نے یہ سُنکر فرمایا۔ وہ (یعنی موت) اگر واقع ہوئی اور میں زندہ ہوا تو تیرے لئے دعائے معفرت کروں گا۔ اور تیرے درجات کی بلندی کے لئے بھی دعا کروں گا۔ عائشہ نے عرض کیا۔ آہ مصیبت و ہلاکت قسم ہے خدا کی! میرا خیال یہ ہے کہ آپ میری موت کو پسند فرماتے ہیں۔ اگر ایسا ہوا (یعنی میں مرگئی)، تو آپ اس دن کے آخر ہی میں اپنی کسی بیوی کے ساتھ شب باشی فرمائیں گے۔ نبی صلعم نے فرمایا عائشہ! اپنے درد سر اور اپنی موت کا ذکر چھوڑو) اور میرے درد سر اور میری موت کے ذکر میں مشغول ہو۔ رسول اللہ فرماتے ہیں کہ ان الفاظ سے میرا منشا یہ تھا کہ میں نے قصد کیا تھا یا میں نے اس کا ارادہ کیا تھا کہ کسی شخص کو بھیجکر ابوبکر اور انکے بیٹے کو بلواؤں اور انکے لئے (خلافت کی) وصیت کردوں تاکہ پھر کہنے والے کچھ نہ کہیں اور آرزو نہ کریں۔ پھر میں نے اپنے دل میں کہا کہ خداوند تعالےٰ ابوبکر کی خلافت کے علاوہ دوسرے کی خلافت کا انکار کردیگا اور مسلمان اس کی خلافت کی مخالفت کریں گے یا خداوند تعالےٰ ابوبکر کی خلافت کے سوا دوسرے کی خلافت کی مدافعت کرے گا اور مسلمان انکار کردینگے۔ (بخاری)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں ایک روز بقیع کے قبرستان میں ایک جنازہ کو دفن کرکے رسول اللہ صلعم میرے پاس واپس تشریف لائے اور مجھ کو اس حال میں پایا کہ میں دردِ سر کی تکلیف میں مبتلا پڑی تھی اور کہہ رہی تھی آہ میرا سر۔ آپ نے یہ سن کر فرمایا عائشہ رضؓ! بلکہ میرا سر درد کرتا اور دکھتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا اور اس میں تمہارا کیا نقصان ہے اگر تم مجھ سے پہلے مرجاؤ۔ میں تم کو کفن دونگا۔ میں تم پر نماز پڑھوں گا۔ اور میں تم کو دفن کروں گا۔ میں نے عرض کیا گویا کہ میں آپ کو دیکھ رہی ہوں قسم ہے

اِلٰی بَیْتِیْ فَعَرَّسْتَ فِیْہِ بِبَعْضِ نِسَآئِکَ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بُدِئَ فِیْ وَجْعِہِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ

وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَجُلًا ٥٤١٨ ١٤
مِنْ قُرَیْشٍ دَخَلَ عَلٰی اَبِیْہِ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ فَقَالَ اَلَا اُحَدِّثُکَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلٰی حَدِّثْنَا عَنْ اَبِی الْقَاسِمِ قَالَ لَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَاہُ جِبْرَئِیْلُ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰہَ اَرْسَلَنِیْ اِلَیْکَ تَکْرِیْمًا لَّکَ وَتَشْرِیْفًا لَّکَ خَاصَّۃً لَّکَ یَسْاَلُکَ عَمَّا ھُوَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنْکَ یَقُوْلُ کَیْفَ تَجِدُکَ قَالَ اَجِدُنِیْ یَا جِبْرَئِیْلُ مَغْمُوْمًا وَّاَجِدُنِیْ یَا جِبْرَئِیْلُ مَکْرُوْبًا ثُمَّ جَاءَہُ الْیَوْمَ الثَّانِیْ فَقَالَ لَہٗ ذٰلِکَ فَرَدَّ عَلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمَا رَدَّ اَوَّلَ یَوْمٍ ثُمَّ جَاءَہُ الْیَوْمَ الثَّالِثَ فَقَالَ لَہٗ کَمَا قَالَ اَوَّلَ یَوْمٍ وَرَدَّ عَلَیْہِ کَمَا رَدَّ عَلَیْہِ وَجَاءَ مَعَہٗ مَلَکٌ یُقَالُ لَہٗ اِسْمٰعِیْلُ عَلٰی مِائَۃِ اَلْفِ مَلَکٍ کُلُّ مَلَکٍ عَلٰی مِائَۃِ اَلْفِ مَلَکٍ فَاسْتَاْذَنَ عَلَیْہِ فَسَاَلَہٗ عَنْہُ ثُمَّ قَالَ جِبْرَئِیْلُ ھٰذَا مَلَکُ الْمَوْتِ یَسْتَاْذِنُ عَلَیْکَ مَا اسْتَاْذَنَ عَلٰی اٰدَمِیٍّ قَبْلَکَ وَلَا یَسْتَاْذِنُ عَلٰی اٰدَمِیٍّ بَعْدَکَ فَقَالَ ائْذَنْ لَہٗ فَاَذِنَ لَہٗ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰہَ اَرْسَلَنِیْ اِلَیْکَ فَاِنْ اَمَرْتَنِیْ اَنْ اَقْبِضَ رُوْحَکَ قَبَضْتُ وَاِنْ اَمَرْتَنِیْ اَنْ اَتْرُکَہٗ تَرَکْتُہٗ فَقَالَ اَتَفْعَلُ یَا مَلَکَ الْمَوْتِ قَالَ نَعَمْ بِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاُمِرْتُ اَنْ اُطِیْعَکَ قَالَ فَنَظَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی جِبْرَئِیْلَ فَقَالَ

خدا کی قسم اگر آپ نے ایسا کیا (یعنے تجہیز و تکفین وغیرہ کی)، تو آپ گھر واپس آتے ہی اپنی کسی بیوی کے ساتھ شب باش ہونگے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلعم مسکرائے اور اسی وقت سے آپ کی اس علالت کا سلسلہ شروع ہوا جس میں آپ نے وفات پائی۔ (دارمی)

جعفر بن محمدؒ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک قریشی شخص انکے والد علی بن حسین رحؒ کے پاس آیا اور علی بن حسینؒ نے اس سے کہا کیا تمہارے سامنے رسول اللہؐ کی حدیث بیان کروں۔ اس شخص نے کہا ہاں ہمارے سامنے ابو القاسم صلعم کی حدیث بیان کرو علی بن حسینؒ نے کہا جب رسول اللہ صلعم بیمار ہوتے تو جبرئیلؑ آپکی خدمت میں آئے اور کہا اے محمدؐ! خدا نے مجھ کو آپکے پاس بھیجا ہے آپ کی تعظیم و تکریم کیلئے خصوصیت کیساتھ اور وہ آپ سے اس بات کو دریافت کرتا ہے جسکو وہ آپ سے زیادہ جانتا ہے یعنی خداوند تعالےٰ نے آپ سے پوچھا ہے کہ تم اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو۔ آپ نے فرمایا۔ جبرئیلؑ! میں اپنے آپ کو رنجیدہ غمگین پاتا ہوں۔ اور اے جبرئیل میں اپنے آپ کو مضطرب و پریشان پاتا ہوں۔ دوسرے دن جبرئیل پھر آپکے پاس آئے اور وہی الفاظ کہے جو پہلے دن کہے تھے اور حضور صلعم نے بھی وہی جواب دیا جو پہلے دن دیا تھا۔ تیسرے دن پھر جبرئیل آئے اور وہی سوال کیا جو پہلے دن کیا تھا اور آپ نے بھی وہی جواب دیا جو پہلے دن دیا تھا۔ آج جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ ایک فرشتہ اور تھا جس کا نام اسمٰعیل تھا اور جو ایک لاکھ ایسے فرشتوں کا افسر تھا جن میں سے ہر ایک فرشتہ ایک ایک لاکھ فرشتوں کا افسر تھا۔ اسمٰعیل فرشتہ نے حاضری کی اجازت طلب کی حضور صلعم نے جبرئیلؑ سے اسکا نام پوچھا اور پھر اسکو حاضری کی اجازت دے دی، اسکے بعد جبرئیل علیہ السلام نے کہا۔ یہ فرشتہ موت حاضر ہے۔ حاضری کی اجازت چاہتا ہے اور آج سے پہلے نہ تو اس نے کسی سے اجازت طلب کی ہے اور نہ اسکے بعد کسی آدمی سے اجازت طلب کرے گا۔ آپ نے فرمایا اسکو بلاؤ۔ چنانچہ جبرئیلؑ نے اس کو بلا لیا۔ اس نے حاضر ہو کر سلام کیا اور پھر عرض کیا۔ اے محمدؐ! خدا نے مجھ کو آپ کی خدمت میں بھیجا ہے۔ اگر آپ حکم دیں گے۔ تو میں آپ کی روح کو قبض کر لوں گا۔ اور منع فرمائیں گے تو روح کو آپ کے جسم میں چھوڑ دوں گا۔ حضور صلعم نے فرمایا کیا تو میری مرضی کے مطابق عمل کرے گا۔ فرشتہ موت نے عرض کیا ہاں مجھ کو یہی حکم

جِبْرَئِیْلُ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰہَ قَدِ اشْتَاقَ اِلٰی لِقَآئِکَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَلَكِ الْمَوْتِ اِمْضِ لِمَا اُمِرْتَ بِہٖ فَقَبَضَ رُوْحَہٗ فَلَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَآءَتِ التَّعْزِیَةُ سَمِعُوْا صَوْتًا مِنْ نَاحِیَةِ الْبَیْتِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَكَاتُہٗ اِنَّ فِی اللّٰہِ عَزَآءً مِنْ کُلِّ مُصِیْبَةٍ وَخَلَفًا مِنْ کُلِّ هَالِكٍ وَدَرَكًا مِنْ کُلِّ فَائِتٍ فَبِاللّٰہِ فَاتَّقُوْا وَاِیَّاہُ فَارْجُوْا فَاِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ فَقَالَ عَلِیٌّ اَتَدْرُوْنَ مَنْ هٰذَا هُوَ الْخَضِرُ عَلَیْہِ السَّلَامُ رَوَاہُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ

دیا گیا ہے کہ جو کچھ آپ فرمائیں میں اسکی اطاعت کروں۔ راوی کا بیان ہے یہ سُن کر نبی صلعم نے جبرئیل علیہ السلام کی طرف دیکھا۔ جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا اے محمدؐ! خداوند تعالےٰ آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے نبی صلعم نے فرشتۂ موت کو حکم دیا کہ جس بات کا تجھ کو حکم دیا گیا ہے اس کو عمل میں لا۔ چنانچہ ملک الموت نے آپ کی روح کو قبض کر لیا جب آپ نے وفات پائی اور ایک شخص تعزیت کیلئے آیا تو مکان کے گوشہ سے ایک آواز سنائی دی جو گھر والوں کو مخاطب کر کے کہہ رہی تھی: پیغمبر کے اہلبیت تم پر سلامتی ہو خدا کی مہربانی ہو اور خدا کی برکتیں تم پر نازل ہوں۔ خدا کی کتاب میں یا خدا کے دین میں ہر مصیبت کے اندر تسکین و تسلی کا سامان موجود ہے اور اور خداوند تعالےٰ ہر ہلاک ہونے والی چیز کا بدلہ دینے والا اور ہر فوت ہونے والی شے کا تدارک کرنیوالا ہے۔ جب صورت یہ ہے تو خدا کی مدد سے تقویٰ اختیار کرو۔ اور اسی سے امید رکھو کہ وہی صبر دینے والا اور ثواب عطا فرمانیوالا ہے، اسلئے کہ کوئی مصیبت زدہ ثواب سے محروم نہیں رکھا گیا ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس خطاب کو سُن کر کہا تم جانتے نہیں یہ تسکین دینے والا شخص کون ہے یہ حضرت خضر علیہ السلام ہیں۔ (بیہقی)

بَابٌ فِیْ تَرِکَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ — نبی صلعم نے جو چھوڑا اس کا بیان

فصل اوّل

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دِیْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا شَاةً وَّلَا بَعِیْرًا وَّلَا اَوْصٰی بِشَیْءٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

۵۸۱۹ ح ۱ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے اپنی وفات کے کے بعد نہ تو کوئی دینار چھوڑا نہ درہم نہ کوئی بکری چھوڑی اور نہ کوئی اونٹ اور نہ کسی چیز کی وصیت کی۔ (مسلم)

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَخِیْ جُوَیْرِیَةَ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِہٖ دِیْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا اَمَةً وَّلَا شَیْئًا اِلَّا بَغْلَتَہُ الْبَیْضَاءَ وَسِلَاحَہٗ وَاَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

۵۸۲۰ ح ۲ حضرت عمروؓ بن حارث کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے اپنی وفات کے وقت نہ کوئی دینار چھوڑا نہ درہم نہ غلام چھوڑا نہ لونڈی اور نہ اور کوئی چیز مگر ایک سفید خچر اور اپنے ہتھیار اور زمین جسکو آپ نے زندگی میں صدقہ کر دیا تھا۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَقْتَسِمُ وَرَثَتِیْ دِیْنَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِیْ وَمُؤْنَةِ عَامِلِیْ فَهُوَ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

۵۸۲۱ ح ۳ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے (ایک دفعہ) فرمایا (میرے مرنے کے بعد) میرے وارث دینار تقسیم نہ کریں گے۔ عورتوں کے مصارف اور عامل کی اُجرت کے بعد جو چیز چھوڑوں وہ صدقہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

۵۸۲۲ ح ۴ حضرت ابوبکرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ہمارے مال کی میراث نہیں ہوتی۔ ہم جو کچھ چھوڑیں صدقہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

٥٤٢٢ ح ٥ وَعَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللهَ إِذَا أَرَادَ رَحْمَةَ أُمَّةٍ مِنْ عِبَادِهِ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهُ لَهَا فَرَطًا وَسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا وَإِذَا أَرَادَ هَلَكَةَ أُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيُّهَا حَيٌّ فَأَهْلَكَهَا وَهُوَ يَنْظُرُ فَأَقَرَّ عَيْنَيْهِ بِهَلَكَتِهَا حِينَ كَذَّبُوهُ وَعَصَوْا أَمْرَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابوموسیٰ کہتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا ہے خداوند تعالےٰ بندوں میں سے جس قوم پر اپنی مہربانی کا ارادہ کرتا ہے اسکے نبیؐ کو اس قوم سے پہلے وفات دیتا ہے اور پھر اس نبیؐ کو اس قوم کا میر منزل اور پیش رو قرار دیتا ہے۔ اور جب خداوند تعالےٰ کسی قوم کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی نبیؐ کی زندگی اور موجودگی ہی میں اس کو عذاب میں مبتلا کرتا ہے وہ نبیؐ اس قوم کو عذاب میں گرفتار دیکھتا اور خوش ہوکر اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ جبکہ وہ قوم اپنے نبیؐ کی نافرمانی کرتی ہے۔ (مسلم)

٥٤٢٣ ح ٦ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا يَرَانِي ثُمَّ لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ مَعَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے تم پر ایکدن ایسا آئے گا کہ تم مجھ کو ایسا نہ دیکھو گے (یعنی وفات کے بعد) پھر تم کو میرا دیکھنا اسقدر عزیز و محبوب ہوگا کہ تم کو اپنے عزیز اپنے اہل و عیال اور مال بھی نہ ہونگے۔ (مسلم)

بَابُ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ وَّذِكْرِ الْقَبَائِلِ

قریش کے مناقب اور فضائل عرب کا بیان

فصل اوّل

٥٤٢٥ ح ١ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے امر دین وخلافت میں لوگ قریش کے تابع ہیں یعنی مسلمان مسلمانِ قریش کے تابع اور کافر کافرِ قریش کے۔ (بخاری و مسلم)

٥٤٢٦ ح ٢ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا ہے لوگ خیر و شر دونوں حالتوں میں قریش کے تابع ہیں (یعنی اسلام و کفر دونوں حالتوں میں قریش کے مطیع و فرمانبردار ہیں۔ (مسلم)

٥٤٢٧ ح ٣ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ هٰذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا ہے ہمیشہ یہ امر (یعنی دین یا امر خلافت) قریش میں رہے گا جب تک کہ ان میں سے دو آدمی بھی باقی رہیں گے۔ (بخاری و مسلم)

٥٤٢٨ ح ٤ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ

حضرت معاویہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ فِيْ قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيْهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰى وَجْهِهِ مَا أَقَامُوا الدِّيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

سُنا ہے کہ یہ امر (یعنی خلافت یا دین) ہمیشہ قریش میں رہے گا۔ جو شخص ان سے (اس معاملہ میں) عداوت و دشمنی کرے گا خدا اسکو مُنہ کے بل گرا دے گا۔ (یعنی ذلیل و خوار کر دے گا) جب تک کہ قریشی لوگ دین کو قائم رکھیں گے اگر وہ ایسا نہ کریں گے یعنی شریعت اسلامی پر عمل نہ کرینگے اور اسکے موافق عمل نہ کریں گے تو یہ امر انکے ہاتھ سے نکل جائے گا۔ (بخاری)

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَزَالُ الْإِسْلَامُ عَزِيْزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا مَا وَلِيَهُمُ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَزَالُ الدِّيْنُ قَائِمًا حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ أَوْ يَكُوْنَ عَلَيْهِمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

٥٤٢٩ ح٥ **حضرت جابرؓ** کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ اسلام بارہ خلفاء تک قوی (عزیز) رہیگا اور تمام خلیفہ قریش میں سے ہونگے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ یہ لوگوں کا کام (یعنی دین و خلافت) برابر جاری رہے گا جبتک کہ بارہ آدمی حکمرانی کریں گے اور یہ سب خاندان قریش سے ہونگے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے قیامت تک ہمیشہ دین قائم و استوار رہے گا۔ اور لوگوں پر بارہ خلیفہ ہونگے۔ جو سب کے سب قریش میں سے ہوں گے۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

٥٤٣٠ ح٦ **حضرت ابن عمرؓ** کہتے ہیں رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ (قبیلہ) غفار کو خداوند تعالےٰ نے بخشا اور (قبیلہ) اسلم کو خداوند تعالےٰ سلامت رکھے اور (قبیلہ) عصیہ نے خدا اور اسکے رسول کی نافرمانی کی۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَأَشْجَعُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

٥٤٣١ ح٧ **حضرت ابوہریرہؓ** کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے (قبائل) قریش۔ انصار جہینہ۔ مزینہ۔ اسلم غفار اور اشجع میرے مددگار اور دوست ہیں اور ان کا مددگار و دوست خدا اور اسکے پیغمبر کے سوا کوئی نہیں ہے (بخاری و مسلم)

وَعَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ وَمِنْ بَنِيْ عَامِرٍ وَالْحَلِيْفَيْنِ بَنِيْ أَسَدٍ وَغَطَفَانَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

٥٤٣٢ ح٨ **حضرت ابوبکرہؓ** کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ قبائل اسلم۔ غفار۔ مزینہ۔ اور جہینہ۔ قبائل بنو تمیم اور بنو عامر سے بہتر ہیں اور اور دونوں حلیفوں یعنی بنو اسد اور غطفان سے بھی بہتر ہیں۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا زِلْتُ أُحِبُّ بَنِيْ تَمِيْمٍ مُنْذُ ثَلٰثٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْهِمْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِيْ عَلَى الدَّجَّالِ قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ أَعْتِقِيْهَا فَإِنَّهَا مِنْ وُلْدِ

٥٤٣٣ ح٩ **حضرت ابوہریرہؓ** کہتے ہیں کہ میں بنو تمیم کو اسوقت سے ہمیشہ عزیز و محبوب رکھتا ہوں جب سے کہ میں نے ان تین خوبیوں کا ذکر رسول اللہ صلعم سے سُنا ہے آپ نے فرمایا تھا کہ بنو تمیم میری امت میں سے دجال پر سب سے زیادہ بھاری اور سخت ثابت ہونگے ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ قبیلۂ بنو تمیم کے صدقات (یعنی زکوٰۃ وغیرہ) آئے آپ نے انکو دیکھ کر فرمایا یہ صدقات ہماری قوم کے ہیں ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ قبیلۂ بنو تمیم کی ایک لونڈی عائشہؓ کے پاس تھی آپ نے عائشہؓ سے فرمایا اس کو آزاد کر دو (یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام

اِسْمٰعِيْلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کی اولاد میں سے ہے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

ح ١٠ عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُّرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ اَهَانَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت سعدؓ کہتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا ہے جو شخص قریش کی ذلت و خواری کا آرزومند ہو خدا اس کو ذلیل و خوار کر دے۔ (ترمذی)

ح ١١ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَذَقْتَ اَوَّلَ قُرَيْشٍ نَكَالًا فَاَذِقْ اٰخِرَهُمْ نَوَالًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ اے اللہ! تو نے قریش کو ابتدا میں عذاب کا ذائقہ چکھایا (یعنی جنگ بدر و احزاب میں) اب ان کو اپنی بخشش و عطا کا ذائقہ چکھا۔ (ترمذی)

ح ١٢ وَعَنْ اَبِيْ عَامِرٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْحَيُّ الْاَسْدُ وَالْاَشْعَرُوْنَ لَا يَفِرُّوْنَ فِي الْقِتَالِ وَلَا يَغُلُّوْنَ هُمْ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابو عامر اشعریؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ قبیلہ اسد اور قبیلہ اشعری بہت اچھے قبیلے ہیں یہ دونوں قبیلے میدان جنگ سے نہیں بھاگتے اور نہ خیانت کرتے ہیں مال غنیمت میں وہ مجھ سے ہیں (یعنی میرے طریقہ کے پیرو ہیں) اور میں ان سے ہوں (یعنی میں ان کا دوست ہوں)۔ (ترمذی)

ح ١٣ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَزْدُ اَزْدُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ يُرِيْدُ النَّاسُ اَنْ يَّضَعُوْهُمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يَّرْفَعَهُمْ وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُوْلُ الرَّجُلُ يَا لَيْتَ اَبِيْ كَانَ اَزْدِيًّا وَيَا لَيْتَ اُمِّيْ كَانَتْ اَزْدِيَّةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ قبیلہ ازد زمین پر خدا مددگار اور خدا کا لشکر ہے لوگ اس کو ذلیل و خوار کرنا چاہتے ہیں۔ اور خدا انکی خواہش کے خلاف انکے درجات کو بلند کرتا رہتا ہے۔ اور ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا کہ آدمی یہ کہے گا کہ کاش میرا باپ اور کاش میری ماں قبیلہ ازد سے ہوتے۔ (ترمذی)

ح ١٤ وَعَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَكْرَهُ ثَلٰثَةَ اَحْيَاءٍ ثَقِيْفٍ وَبَنِيْ حَنِيْفَةَ وَبَنِيْ اُمَيَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت عمرانؓ بن حصین کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے اس حال میں وفات پائی کہ آپ تین قبیلوں سے ناخوش و ناراض تھے قبیلہ ثقیف قبیلہ بنی حنیفہ اور قبیلہ بنو امیہ۔ (ترمذی)

ح ١٥ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيْرٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِصْمَةَ يُقَالُ الْكَذَّابُ هُوَ الْمُخْتَارُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ وَالْمُبِيْرُ هُوَ الْحَجَّاجُ بْنُ يُوْسُفَ وَقَالَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ اَحْصَوْا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا فَبَلَغَ مِائَةَ اَلْفٍ وَعِشْرِيْنَ اَلْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيْحِ حِيْنَ قَتَلَ الْحَجَّاجُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَتْ اَسْمَاءُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ قبیلہ ثقیف میں ایک انتہا درجہ کا جھوٹا ہوگا اور ایک شخص مفسد و سفاک عبداللہ بن عصمہ راوی کا بیان ہے کہ اس حدیث میں جس جھوٹے کا ذکر ہے۔ اس سے مراد مختار ابن ابی عبید ہے اور جس مفسد و سفاک کا ذکر ہے اس سے مراد حجاج بن یوسف ہے اور ہشام بن حسان کہتے ہیں کہ حجاج بن یوسف نے جس قدر لوگوں کو قید کر کے مارا ہے اسکی تعداد لوگوں نے شمار کی ہے جو ایک لاکھ بیس ہزار ہے۔ (ترمذی)

اور مسلم میں روایت کیا گیا ہے کہ جب حجاج نے عبداللہ بن زبیر کو شہید کیا تو انکی والدہ

حَدَّثَنَا اِنَّ فِیْ ثَقِیْفٍ کَذَّابًا وَّمُبِیْرًا فَاَمَّا الْکَذَّابُ فَرَاَیْنَاهُ وَاَمَّا الْمُبِیْرُ فَلَا اَخَالُكَ اِلَّا اِیَّاهُ وَسَیَجِیْئُ تَمَامُ الْحَدِیْثِ فِی الْفَصْلِ الثَّالِثِ۔

حضرت اسماءؓ نے فرمایا ہے ہم سے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ قبیلہ ثقیف میں ایک بڑا جھوٹا پیدا ہوگا اور ایک بڑا مفسد وسفاک پس بڑے جھوٹے کو تو ہم دیکھ چکے (یعنی مختار کو) اب رہا مفسد وہا کو وہ میرے خیال میں اے حجاج تو ہی ہے (یہ پوری حدیث تیسری فصل میں مدرج ہے)

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِیْفٍ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَیْهِمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِیْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

٥٧٤٠ (١٦) **حضرت جابرؓ** کہتے ہیں لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ! ثقیف کے تیروں نے ہمکو بھون ڈالا انکے لئے خدا سے بددعا کیجیئے۔ آپؐ نے فرمایا اے اللہ! قبیلہ ثقیف کو ہدایت دے۔

وَعَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ مِیْنَا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ اَحْسِبُهُ مِنْ قَیْسٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْعَنْ حِمْیَرًا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ حِمْیَرًا اَفْوَاهُهُمْ سَلَامٌ وَاَیْدِیْهِمْ طَعَامٌ وَهُمْ اَهْلُ اَمْنٍ وَّاِیْمَانٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَیُرْوٰی عَنْ مِیْنَا هٰذَا اَحَادِیْثُ مَنَاکِیْرُ

٥٧٤١ (١٧) **عبدالرزاقؓ** اپنے والد سے اور وہ مینا سے اور وہ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ نبی صلعم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص جو میرے خیال میں قبیلہ قیس سے تھا حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! حمیر پر لعنت فرمائیے (یعنی بددعا کیجیئے) آپ نے یہ سنکر منہ پھیر لیا وہ پھر آپ کے سامنے آکھڑا ہوا، آپ نے پھر اسکی طرف سے منہ پھیر لیا۔ وہ پھر آپ کے سامنے آگیا پھر اُدھر سے منہ پھیر لیا اور فرمایا خداوند تعالٰی حمیر پر رحمت نازل کرے ان کے منہ سلام ہیں (یعنی وہ بہت سلام کرتے ہیں) اور انکے ہاتھ کھانا ہیں (یعنی وہ بہت کھانا دیتے ہیں) اور وہ امن وایمان ہیں۔ (ترمذی)

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ دَوْسٍ قَالَ مَا کُنْتُ اُرٰی اَنَّ فِیْ دَوْسٍ اَحَدًا فِیْهِ خَیْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

٥٧٤٢ (١٨) **حضرت ابوہریرہؓ** کہتے ہیں کہ ایک روز رسول خدا صلعم نے مجھ سے پوچھا تو کس قبیلہ سے ہے میں نے عرض کیا قبیلہ دوس سے آپؐ نے فرمایا۔ میں خیال نہیں کرتا تھا کہ دوس میں سے کوئی ایسا شخص ہے جس میں بھلائی ہو۔ (ترمذی)

وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبْغِضْنِیْ فَتُفَارِقَ دِیْنَكَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ اُبْغِضُكَ وَبِكَ هَدَانَا اللّٰهُ قَالَ تُبْغِضُ الْعَرَبَ فَتُبْغِضُنِیْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

٥٧٤٣ (١٩) **حضرت سلمانؓ** کہتے ہیں کہ مجھ سے ایک روز رسول اللہ صلعم نے فرمایا تو مجھ سے دشمنی نہ رکھ ورنہ تو دین سے جدا ہو جائیگا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں کیونکر آپؐ سے دشمنی رکھ سکتا ہوں حالانکہ آپؐ ہی کے ذریعہ خدا نے ہم کو راہِ راست دکھائی ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اگر تو عرب سے دشمنی رکھے گا تو گویا مجھ سے ہی دشمنی رکھے گا۔ (ترمذی)

وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ یَدْخُلْ فِیْ شَفَاعَتِیْ وَلَمْ تَنَلْهُ مَوَدَّتِیْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ حُصَیْنِ بْنِ عُمَرَ

٥٧٤٤ (٢٠) **حضرت عثمانؓ** بن عفان کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جو شخص عرب سے کینہ رکھے گا ——— وہ میری شفاعت میں داخل نہ ہوگا۔ اور نہ میری دوستی کا شرف حاصل ہوگا۔ (ترمذی)

وَعَنْ اُمِّ الْحَرِیْرِ مَوْلَاةِ طَلْحَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَتْ

٥٧٤٥ (٢١) **حضرت ابوطلحہؓ** بن مالک کی آزاد کردہ لونڈی ام حریر کہتی ہیں کہ میں

سَمِعْتُ مَوْلَايَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ هَلَاكُ الْعَرَبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

نے اپنے آقا (طلحہ بن مالک) کو یہ فرماتے سنا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے قرب قیامت کی علامتوں میں سے ایک علامت عرب کا ہلاک ہونا ہے (ترمذی)

ج ۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُلْكُ فِيْ قُرَيْشٍ وَالْقَضَاءُ فِي الْاَنْصَارِ وَالْاَذَانُ
فِي الْحَبَشَةِ وَالْاَمَانَةُ فِي الْاَزْدِ يَعْنِي الْيَمَنَ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَوْقُوْفًا رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے خلافت و حکومت قریش میں ہے اور فقاہت و قضا انصار میں اور اذان قوم حبشہ میں اور امانت ازد میں ہے (یعنی یمن کے قبیلہ ازد میں)، (ترمذی)

فصل سوم

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيْعٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ
لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ

عبداللہ بن مطیع رضؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فتح مکہ کے دن یہ فرماتے ہوئے سنا ہے آج کے بعد سے قیامت تک کسی قریشی کو حبس و قید کر کے نہ مارا جائے گا۔ (البتہ میدانِ جنگ میں مارا جائے گا)، (مسلم)

۵۶۳ ج ۲۴ وَعَنْ اَبِيْ نَوْفَلٍ مُعٰوِيَةَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ رَاَيْتُ
عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلٰى عَقَبَةِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ فَجَعَلَتْ
قُرَيْشٌ تَمُرُّ عَلَيْهِ وَالنَّاسُ حَتّٰى مَرَّ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
عُمَرَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَبَا خُبَيْبٍ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَبَا خُبَيْبٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَبَا
خُبَيْبٍ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهٰكَ عَنْ هٰذَا اَمَا
وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهٰكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ
اَنْهٰكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا
قَوَّامًا وَصُوْلًا لِلرَّحِمِ اَمَا وَاللّٰهِ لَاُمَّةٌ اَنْتَ شَرُّهَا
لَاُمَّةُ سُوْءٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَاُمَّةٌ خَيْرٌ ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ عُمَرَ فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفُ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَوْلُهُ
فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَاُنْزِلَ عَنْ جِذْعِهِ فَاُلْقِيَ فِيْ قُبُوْرِ
الْيَهُوْدِ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى اُمِّهِ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ
فَاَبَتْ اَنْ تَاْتِيَهُ فَاَعَادَ عَلَيْهَا الرَّسُوْلَ لَتَاْتِيَنِّيْ
اَوْ لَاَبْعَثَنَّ اِلَيْكِ مَنْ يَّسْحَبُكِ بِقُرُوْنِكِ
قَالَ فَاَبَتْ وَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَا اٰتِيْكَ حَتّٰى
تَبْعَثَ اِلَيَّ مَنْ يَّسْحَبُنِيْ بِقُرُوْنِيْ قَالَ
فَقَالَ اَرُوْنِيْ سِبْتَيَّ فَاَخَذَ نَعْلَيْهِ ثُمَّ

ابونوفل معاویہ بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن زبیر کی نعش کو مدینہ کے راستہ پر مکہ کی گھاٹی میں دیکھا پس قریش کے لوگوں نے اس نعش کے پاس سے گزرنا شروع کیا اور دوسرے لوگوں نے بھی یہاں تک کہ عبداللہ بن عمرؓ آئے اور نعش کے قریب ٹھہر کر کہا۔ السّلام علیک اے ابا! خبیب (عبداللہ بن زبیر کی کنیت ہے)، السلام علیک اے اباخبیب۔ السلام علیک اے اباخبیب آگاہ قسم ہے خدا کی میں تم کو اس کام سے منع کرتا تھا۔ آگاہ ہو خدا کی قسم میں تم کو اس کام سے منع کرتا تھا۔ خبردار ہو خدا کی قسم میں تم کو اس کام سے منع کرتا تھا۔ (کام سے مراد خلافت ہے۔ آگاہ ہو خدا کی قسم! میں جانتا تھا کہ تم بہت زیادہ روزے رکھنے والے۔ بہت شب بیدار اور رشتہ داروں سے بہت احسان و سلوک کرنے والے ہو۔ آگاہ ہو خدا کی قسم وہ جماعت جس کے خیال و اعتقاد میں تم بُرے ہو البتہ ایک بُری جماعت ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جو جماعت تم کو بُرا خیال کرتی ہے۔ کیا اچھی جماعت ہے۔ (تعریض و طعن ہے کہ تم جیسے نیک لوگوں کو یہ جماعت بُرا سمجھتی ہے۔ اسکے بعد عبداللہ بن عمرؓ چلے گئے پھر جب یہ خبر حجاج بن یوسف کو پہنچی کہ عبداللہ بن عمرؓ نے نعش کے پاس کھڑے ہو کر ایسا ایسا کہا ہے تو اس نے آدمی کو بھیجا اور نعش کو سولی سے اتروا کر یہود کے قبرستان میں ڈلوا دیا پھر حجاج نے آدمی کو بھیجکر عبداللہ بن زبیرؓ کی والدہ اسماء بنت ابوبکرؓ کو طلب کیا انہوں نے آنےسے انکار کر دیا۔ حجاج نے ان کے پاس دوبارہ آدمی

انْطَلَقَ يَتَوَذَّفُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ كَيْفَ رَأَيْتِنِي صَنَعْتُ بِعَدُوِّ اللهِ قَالَتْ رَأَيْتُكَ أَفْسَدْتَ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ وَأَفْسَدَ عَلَيْكَ آخِرَتَكَ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَقُولُ لَهُ يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ أَنَا وَاللهِ ذَاتُ النِّطَاقَيْنِ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكُنْتُ أَرْفَعُ بِهٖ طَعَامَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَامَ أَبِي بَكْرٍ مِنَ الدَّوَابِّ وَأَمَّا الْآخَرُ فَنِطَاقُ الْمَرْأَةِ الَّتِي لَا تَسْتَغْنِي عَنْهُ أَمَا إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَنَّ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابًا وَمُبِيرًا فَأَمَّا الْكَذَّابُ فَرَأَيْنَاهُ وَأَمَّا الْمُبِيرُ فَلَا إِخَالُكَ إِلَّا إِيَّاهُ قَالَ فَقَامَ عَنْهَا فَلَمْ يُرَاجِعْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

بھیجا اور حکم دیا یا تو فوراً حاضر ہو ورنہ پھر ایک ایسے شخص کو بھیجوں گا جو تیری چوٹی پکڑ کے کھینچ لائے گا۔ راوی کا بیان ہے۔ کہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا نے پھر انکار کر دیا اور کہلا بھیجا کہ خدا کی قسم میں تیرے پاس ہرگز نہ آؤں گی اگرچہ تو اس شخص کو ہی بھیجے جو میری چوٹی پکڑ کر کھینچ لے جائے یہ سُن کر حجاج نے کہا میری جوتیاں لاؤ پھر اس نے جوتیاں پہنیں اور اکڑتا اترتا ہوا چلا یہاں تک کہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچا اور کہا۔ تو نے مجھ کو اس دشمن خدا (یعنی ابن زبیر رضی اللہ عنہ) کے ساتھ سلوک کرنے میں کیسا پایا۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے یہ دیکھا کہ تو نے اس کی (ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی) دنیا کو تباہ و برباد کر دیا۔ اور اس نے تیری آخرت کو تباہ کر دیا اور مجھ کو معلوم ہوا کہ تو اس کو (یعنی ابن زبیر کو) دو کمر بند والی عورت کا بیٹا کہا کرتا تھا۔ خدا کی قسم! وہ دو کمر بند والی عورت میں ہی ہوں۔ میرا ایک کمر بند تو وہ تھا جس سے میں حضور صلعم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا کھانا باندھ کر لٹکا دیتی تھی تاکہ وہ جانوروں سے محفوظ رہے۔ اور دوسرا کمر بند وہ کمر بند ہے جس سے کوئی عورت بے پروا نہیں ہو سکتی۔ آگاہ ہو رسول اللہ صلعم نے ہم سے حدیث بیان کی ہے۔ قبیلہ ثقیف میں ایک بڑا جھوٹا اور ایک مفسد و جلاد۔ اس بڑے جھوٹے کو تو ہم دیکھ چکے اب رہا وہ مفسد و جلاد پس خیال یہ ہے کہ تو وہی ہے۔ ابونوفل راوی کا بیان ہے کہ حضرت اسماء کے یہ الفاظ سُن کر حجاج اٹھ کھڑا ہوا اور ان کو کوئی جواب نہیں دیا۔ (مسلم)

۵۸۴۹ ح ۲۵ وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَتَاهُ رَجُلَانِ فِي فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَا إِنَّ النَّاسَ صَنَعُوا مَا تَرٰى وَأَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَصَاحِبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَخْرُجَ فَقَالَ يَمْنَعُنِي أَنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيَّ دَمَ أَخِي الْمُسْلِمِ قَالَا أَلَمْ يَقُلِ اللهُ تَعَالٰى وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ قَاتَلْنَا حَتّٰى لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ وَكَانَ الدِّينُ لِلّٰهِ وَأَنْتُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تُقَاتِلُوا حَتّٰى تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِغَيْرِ اللهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے فتنہ کے ایام میں دو شخص عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے کہ لوگوں نے جو کچھ کیا تم دیکھ رہے ہو (یعنی خلافت کے معاملہ میں جو اختلاف وقوع میں آیا ہے وہ تمہارے سامنے ہے اور تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور رسول اللہ صلعم کے صحابی ہو۔ پھر کون امر مانع ہے۔ کہ تم خلافت کا دعویٰ نہ کرو۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سُن کر کہا کہ خداوند تعالےٰ نے کسی مسلمان بھائی کا خون بہانا میرے لئے حرام قرار دیا ہے (اور یہی امر مانع ہے۔ کہ میں اس طرف توجہ کروں) ان لوگوں نے کہا کیا خداوند تعالےٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ (وقاتلوھم حتی لاتکون فتنۃ" (یعنی لڑو تم لوگوں سے یہاں تک کہ فتنہ ختم ہو جائے) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نے ان لوگوں سے قتال کیا (یعنے رسول اللہ صلعم اور خلفائے راشدین کے عہد میں) یہاں تک کہ فتنہ ختم ہو گیا (یعنی کفر کا خاتمہ ہو گیا اور خالص دین الٰہی رہ گیا) اور تم (اب) یہ چاہتے ہو کہ لڑو تاکہ فتنہ پھیل جائے اور دین الٰہی کے بجائے غیر اللہ کا دین قائم ہو جائے (بخاری)

۵۸۵۰ ح ۲۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ إِلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ طفیل بن عمرو دوسی رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ قبیلہ دوس ہلاک ہوا اور اس نے نافرمانی

فَقَالَ اِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ وَعَصَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ فَظَنَّ النَّاسُ اَنَّهُمْ يَدْعُوْا عَلَيْهِمْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَاْتِ بِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور اطاعت سے انکار کیا آپ اس کے لیے بددعا کیجیے لوگوں کا خیال یہی ہے۔ کہ آپ اس کے لئے بددعا کرینگے۔ آپ نے فرمایا خداوند بزرگ و برتر قبیلہ دوس کو راہِ راست دکھا اور ان کو مدینہ کی جانب بلا۔ ان کے دلوں کو مسلمانوں کے طریقہ کی طرف متوجہ کر۔ (بخاری و مسلم)

۵۵۵۱ ح ۲۷ وَعَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلٰثٍ لِاَنِّيْ عَرَبِيٌّ وَالْقُرْاٰنُ عَرَبِيٌّ وَكَلَامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے عرب سے محبت کرو تین باتوں کے سبب سے ایک تو یہ کہ میں عرب میں سے ہوں۔ دوسرے یہ کہ قرآن عربی زبان میں ہے تیسرے یہ کہ جنتیوں کی زبان عربی ہے۔ (بیہقی)

بَابُ مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مناقب و فضائل کا بیان

فصل اوّل

۵۵۵۲ ح ۱ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرے صحابہ کو برا نہ کہو اس لئے کہ اگر کوئی تم میں سے احد پہاڑ کے برابر سونا (خدا کی راہ میں) خرچ کرے تو صحابی کے ایک مد یا آدھے مد کے ثواب کے برابر بھی اسکا ثواب نہ ہوگا۔ (مد ایک پیمانہ ہے جس میں سیر بھر جو آتے ہیں) (بخاری و مسلم)

۵۵۵۳ ح ۲ وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَفَعَ يَعْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ كَثِيْرًا مَّا يَرْفَعُ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ النُّجُوْمُ اَمَنَةٌ لِّلسَّمَاءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ اَتَى السَّمَاءَ مَا تُوْعَدُ وَاَنَا اَمَنَةٌ لِّاَصْحَابِيْ فَاِذَا ذَهَبْتُ اَنَا اَتٰى اَصْحَابِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ وَاَصْحَابِيْ اَمَنَةٌ لِّاُمَّتِيْ فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِيْ اَتٰى اُمَّتِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ابوبردہ اپنے والد ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا صلعم نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا اور آپ اکثر (وحی کے انتظار میں) آسمان کی طرف دیکھا کرتے تھے۔ اور فرمایا۔ ستارے آسمان کے لئے امن کا سبب ہیں۔ جس وقت یہ ستارے (یعنی چاند سورج وغیرہ تمام ستارے) جاتے رہیں گے تو آسمان کے لئے وہ چیز آئے گی جس کا وعدہ کیا گیا ہے (یعنی آسمان کا پھٹنا اور لپٹنا) اور میں اپنے اصحاب کیلئے امن کا سبب ہوں جب میں چلا جاؤں گا تو میرے اصحاب پر وہ چیز نازل ہوگی جس کا وعدہ کیا گیا ہے (یعنی فتنہ و فساد اور خونریزی) اور میرے اصحاب میری امت کے لئے امن کا سبب ہیں جب میرے اصحاب چلے جائیں گے تو میری امت پر وہ چیز نازل ہوگی جس کا وعدہ کیا گیا ہے (یعنی خیر کا خاتمہ اور شرکی اشاعت) (مسلم)

۵۵۵۴ ح ۳ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگوں کی ایک جماعت جہاد کرے گی اور کہا

زمان فيغزو فئام من الناس فيقولون هل فيكم
من صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم
فيقولون نعم فيفتح لهم ثم يأتي على
الناس زمان فيغزو فئام من الناس فيقال هل فيكم
من صاحب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم
فيقولون نعم فيفتح لهم ثم يأتي على
الناس زمان فيغزو فئام من الناس فيقال
هل فيكم من صاحب من صاحب أصحاب
رسول الله صلى الله عليه وسلم فيقولون
نعم فيفتح لهم متفق عليه وفي رواية لمسلم قال
يأتي على الناس زمان يبعث منهم البعث فيقولون
انظروا هل تجدون فيكم أحدا من أصحاب رسول
الله صلى الله عليه وسلم فيوجد الرجل فيفتح لهم
ثم يبعث الثاني فيقولون هل فيكم من رأى
أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فيوجد فيفتح لهم
ثم يبعث البعث الثالث فيقال انظروا هل ترون
فيكم من رأى من رأى أصحاب النبي صلى الله
عليه وسلم ثم يكون البعث الرابع فيقال انظروا
هل ترون فيهم أحدا رأى من رأى أحدا رأى
أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فيوجد الرجل
فيفتح له

وعن عمران بن حصين قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم خير أمتي قرني ثم
الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم إن بعدهم
قوم يشهدون ولا يستشهدون ويخونون
ولا يؤتمنون وينذرون ولا يفون ويظهر

آپس میں بیٹھ کر لوگ پوچھیں گے کیا تم میں کوئی شخص ایسا بھی ہے جو رسول اللہ صلعم کی صحبت میں رہا ہو لوگ کہیں گے ہاں ہے پس ان لوگوں کیلئے شہر اور قلعہ کو فتح کیا جائے گا۔ (یعنی صحابہ کی برکت سے) پھر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ جہاد کریں گے اور آپس میں ایکدوسرے سے دریافت کرینگے کہ کیا تم میں کوئی تابعی یعنی صحابی کا دیکھنے والا ہے؟ لوگ کہیں گے ہاں ہے پس وہ لوگ شہروں اور قلعوں کو فتح کرلیں گے پھر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگوں کی ایک جماعت جہاد کرے گی اور آپس میں دریافت کریگی کہ کیا تم میں کوئی تبع تابعی ہے۔ لوگ کہیں گے ہاں ہے پس ان کے لئے اُس کی برکت سے، قلعہ اور شہر فتح کیا جائے گا (بخاری و مسلم)، اور مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا۔ کہ اس زمانہ میں لوگوں کے اندر سے ایک لشکر بنا کر بھیجا جائے گا اور لشکری ایک دوسرے سے کہیں گے تلاش کرو کیا ہمارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جو رسول اللہ صلعم کی صحبت میں رہا ہو پس ایک شخص ملے گا اور اس کی برکت سے ان کو فتح حاصل ہوگی پھر ایک اور لشکر بھیجا جائے گا اور لشکری کہیں گے کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ صلعم کے کسی صحابی کو دیکھا ہو پس ایک شخص پایا جائے گا۔ اور اسکی برکت سے فتح حاصل ہوگی پھر ایک تیسرا لشکر بھیجا جائے گا۔ اور کہا جائے گا۔ تلاش کرو کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس نے کسی صحابی کے دیکھنے والے کو دیکھا ہو پھر چوتھا لشکر بھیجا جائے گا اور کہا جائے گا دیکھو تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس میں کسی صحابی کے دیکھنے والے شخص کے دیکھنے والے کو دیکھا ہو چنانچہ ایک شخص پایا جائے گا اور اسکے سبب سے فتح نصیب ہوگی۔

۵۱۵۵ **حضرت عمران** بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے میری امت کے بہترین لوگ میرے قرن[1] کے لوگ ہیں پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو ان سے متصل و پیوستہ ہیں پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو ان سے متصل ہیں پھر ان تین قرنوں کے بعد لوگوں کو ایک ایسی جماعت پیدا ہوگی جو بغیر طلب و خواہش کے گواہی دیگی (یعنی ان سے گواہی دینے کو کہا نہ جائے گا۔ بلکہ وہ خود بخود گواہی

[1] قرن ایک عہد ہے جس کی تعداد بعض نے چالیس سال بعض نے اسی سال اور بعض نے سو سال مقرر کی ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ قرن کا محدود زمانہ نہیں بلکہ ایک عہد یا زمانہ مراد ہے جس میں تقریباً ایک عمر کے لوگ زیادہ تعداد میں موجود ہوں۔ ۱۲ مترجم

فِيْهِمُ السِّمَنُ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَيَحْلِفُوْنَ وَلَا يُسْتَحْلَفُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّوْنَ السَّمَانَةَ

دے گی، اور ایسے لوگ ہونگے جو خیانت کریں گے اور انکی امانت و دیانت پر بھروسہ نہ کیا جائے گا۔ اور ایسے لوگ ہونگے جو نذر مانینگے اور اپنی نذر کو پورا نہ کرینگے اور ان میں موٹاپا یعنی فربہی پیدا ہوگی اور ایک روایت میں یہ الفاظ کہ پھر ایسے لوگ پیدا ہونگے کہ بغیر قسم دلائے قسم کھائیں گے (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے یہ الفاظ ہیں کہ پھر ان لوگوں کے بعد ایک ایسی جماعت پیدا ہو گی جو فربہی کو پسند کرے گی (یعنی عیش و عشرت کو)

فصل دوم

۵۵۵۶ ج ۵ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْرِمُوْا أَصْحَابِيْ فَإِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَظْهَرُ الْكَذِبُ حَتّٰى أَنَّ الرَّجُلَ لَيَحْلِفُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَيَشْهَدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ أَلَا مَنْ سَرَّهُ بُحْبُوْحَةُ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْفَذِّ وَهُوَ مِنَ الْاِثْنَيْنِ أَبْعَدُ وَلَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ ثَالِثُهُمْ وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ إِلَّا إِبْرَاهِيْمَ ابْنَ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِيَّ لَمْ يُخْرِجْ عَنْهُ الشَّيْخَانِ وَهُوَ ثِقَةٌ ثَبْتٌ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے میرے اصحاب کی تعظیم و تکریم کرو اسلئے کہ وہ تمہارے بزرگ ترین آدمی ہیں پھر وہ لوگ بہتر اور قابل عزت ہیں جو انکے قریب کے ہیں اور پھر وہ لوگ بہتر اور لائق تکریم ہیں جو ان سے متصل و پیوستہ ہیں اس کے بعد جھوٹ پھیل جائے گا یہاں تک کہ ایک شخص قسم کھائے گا اور اس سے قسم کھانے کا مطالبہ نہ ہوگا یعنی بغیر قسم دلائے قسم کھائے گا۔) اور گواہی دے گا اور اس سے گواہی کی خواہش نہ کی جائے گی۔ آگاہ ہو کہ (تم میں سے) جو شخص جنت کے بالکل درمیان میں رہنے کی خواہش رکھتا ہو اس کو چاہیئے کہ وہ جماعت کو لازم پکڑے (یعنی جماعت کے ساتھ رہے) اس لئے کہ شیطان اس شخص کے ساتھ ہے جو جماعت سے علیحدہ اور تنہا ہو اور شیطان دو شخصوں سے بھی (جو متحد ہوں) دور رہتا ہے اور مرد غیر عورت کیساتھ تنہائی میں نہ رہے (یعنی کوئی مرد غیر عورت کیساتھ خلوت نہ کرے) اسلئے کہ ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے اور جو شخص اپنی نیکی سے خوش ہو یعنی نیکی کرنے کے بعد اس کا دل خوش ہو اور بدی سے رنجیدہ و غمگین ہو وہ مومن ہے (نسائی)

۵۵۵۷ ج ۶ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِيْ أَوْ رَأَى مَنْ رَآنِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا ہے اس مسلمان کو آگ (یعنی دوزخ کی آگ) نہ چھوئیگی جس نے مجھ کو دیکھا ہو یا اس شخص کو دیکھا ہو جس نے مجھ کو دیکھا ہو۔ (ترمذی)

۵۵۵۸ ج ۷ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ أَصْحَابِيْ اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ أَصْحَابِيْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِّنْ بَعْدِيْ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ أَبْغَضَهُمْ وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِيْ وَمَنْ آذَانِيْ فَقَدْ آذَى اللّٰهَ وَمَنْ آذَى اللّٰهَ فَيُوْشِكُ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے خدا سے ڈرو اور پھر خدا سے ڈرو۔ میرے اصحاب کے معاملے میں ڈرو خدا سے اور پھر خدا سے ڈرو۔ میرے اصحاب کے معاملہ میں (یعنی انکے حق میں کوئی ایسی بات نہ کہو جو انکی عزت و عظمت کے خلاف ہو اور ہمیشہ ان کی تعظیم و تکریم کرو) میرے بعد تم ان کو نشانہ مطاعن نہ بنانا اور توہین و تذلیل نہ کرنا، جو شخص ان سے محبت کرتا ہے میری محبت کے سبب

اَنْ يَّاْخُذَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

ان کو محبوب رکھتا ہے اور جو شخص ان سے دشمنی رکھتا ہے مجھ سے دشمنی کے سبب ان کو دشمن رکھتا ہے (یعنی ان سے محبت و دشمنی مجھ سے محبت و دشمنی ہے) اور جس شخص نے ان کو اذیت پہنچائی اس نے گویا مجھ کو اذیت پہنچائی اور جس شخص نے مجھ کو اذیت پہنچائی اس نے گویا خدا کو اذیت پہنچائی اور جس نے خدا کو اذیت پہنچائی خدا اسکو قریب ہی پکڑ لے گا۔ (ترمذی)

ح ۵۷۵۹ / ۸ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ اَصْحَابِيْ فِيْ اُمَّتِيْ كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ لَا يَصْلُحُ الطَّعَامُ اِلَّا بِالْمِلْحِ قَالَ الْحَسَنُ فَقَدْ ذَهَبَ مِلْحُنَا فَكَيْفَ نَصْلُحُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے میرے اصحاب کھانے میں نمک کے مانند ہیں کھانا اسوقت تک خوش ذائقہ نہیں ہوتا جبتک اس میں نمک نہ ڈالا جائے حسن بصری نے یہ حدیث سن کر فرمایا ہمارا نمک جاتا رہا پھر کیونکر اپنے کھانے کو ہم خوش ذائقہ بنائیں (شرح السنۃ)

ح ۵۷۶۰ / ۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِيْ يَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَّنُوْرًا لَّهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے میرے اصحاب میں سے جو شخص جس زمین میں مریگا وہاں سے اس حال سے اٹھایا جائیگا کہ وہ اس زمین کے لوگوں کو بہشت کیطرف کھینچنے والا ہوگا اور قیامت کے دن لوگوں کے لئے نور ہوگا (ترمذی)

فصل سوم

ح ۵۷۶۱ / ۱۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ اَصْحَابِيْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے اصحاب کو برا کہتے ہیں تو تم کہو کہ خدا کی لعنت ہو تمہارے اس برے فعل پر۔ (ترمذی)

ح ۵۷۶۲ / ۱۱ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَاَلْتُ رَبِّيْ عَنِ اخْتِلَافِ اَصْحَابِيْ مِنْ بَعْدِيْ فَاَوْحٰى اِلَيَّ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اَصْحَابَكَ عِنْدِيْ بِمَنْزِلَةِ النُّجُوْمِ فِي السَّمَآءِ بَعْضُهَا اَقْوٰى مِنْ بَعْضٍ وَّلِكُلٍّ نُوْرٌ فَمَنْ اَخَذَ بِشَيْءٍ مِّمَّا هُمْ عَلَيْهِ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ فَهُوَ عِنْدِيْ عَلٰى هُدًى قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ فَبِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ رَوَاهُ رَزِيْنٌ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا ہے کہ میں نے اپنے پروردگار سے اپنی وفات کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان اختلاف کی بابت دریافت کیا (یعنے یہ کہ انکے درمیان جو اختلاف پیدا ہوگا اس میں کیا مصلحت ہے) خداوند تعالےٰ نے مجھ کو وحی کے ذریعہ آگاہ کیا کہ اے محمدؐ! تیرے اصحاب میرے نزدیک ایسے ہیں جیسے آسمان پر ستارے بعض ان میں قوی ہیں (یعنی ان میں زیادہ روشنی ہے، بعض ایسے کہ ان میں کم روشنی ہے) لیکن بہر حال سب روشن ہیں پس جس شخص نے ان کے اختلاف میں سے کچھ لیا میرے نزدیک وہ ہدایت پر ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ میرے اصحاب ستاروں کے مانند ہیں۔ ان میں سے تم جس کی اقتدا کروگے ہدایت پاؤگے۔

(رزین)

بَابُ مَنَاقِبِ اَبِیْ بَکْرٍؓ

حضرت ابوبکرؓ کے مناقب و فضائل

فصل اوّل

۵۶۶۳ ح ۱ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِہٖ وَمَالِہٖ اَبُوْ بَکْرٍ وَعِنْدَ الْبُخَارِیِّ اَبَا بَکْرٍ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا وَلٰکِنْ اُخُوَّۃُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُہٗ لَا تُبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ خَوْخَۃٌ اِلَّا خَوْخَۃَ اَبِیْ بَکْرٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا غَیْرَ رَبِّیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا ہے میری ذات پر بہت زیادہ خرچ کرنے والے یعنی میری صحبت میں خدمت میں اپنا وقت اور میری رضامندی و خوشنودی میں اپنا مال بہت زیادہ خرچ کرنے والے ابوبکرؓ ہیں اگر میں کسی شخص کو اپنا خلیل (خالص دوست) بناتا تو ابوبکرؓ کو بناتا لیکن اسلامی اخوت اور اسلامی مودت (یعنی اسلامی برادری و محبت) قائم و باقی ہے (یعنی ابوبکرؓ کے اور میرے درمیان خلت تو نہیں لیکن اسلامی اخوت و مودت مساوی درجہ کی برقرار ہے) اور مسجد (نبوی) میں آئندہ کوئی کھڑکی[ع] یا روشن دان باقی رکھا جائے مگر ابوبکرؓ کے گھر کی کھڑکی اور روشن دان کو بند نہ کیا جائے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اگر میں خدا کے سوا کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا۔ (بخاری و مسلم)

۵۶۶۴ ح ۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا وَّلٰکِنَّہٗ اَخِیْ وَصَاحِبِیْ وَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰہُ صَاحِبَکُمْ خَلِیْلًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے اگر میں کسی کو اپنا خالص دوست بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن ابوبکرؓ میرے بھائی ہیں اور میرے صحابی ہیں اور البتہ تمہارے دوست (یعنی نبی صلعم) کو خدا نے اپنا خلیل بنالیا ہے۔ (مسلم)

۵۶۶۵ ح ۳ وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِہٖ اُدْعِیْ لِیْ اَبَا بَکْرٍ اَبَاکِ وَاَخَاکِ حَتّٰی اَکْتُبَ کِتَابًا فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ یَّتَمَنّٰی مُتَمَنٍّ وَیَقُوْلُ قَائِلٌ اَنَا وَلَا یَاْبَی اللّٰہُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَکْرٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ اَنَا اَوْلٰی بَدَلَ اَنَا وَلَا

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں مجھ سے رسول اللہ صلعم نے اپنے مرض موت میں فرمایا۔ میری طرف سے اپنے باپ ابوبکرؓ اور اپنے بھائی کو بلا بھیجو تاکہ میں ایک تحریر لکھ دوں اسلئے کہ مجھ کو یہ اندیشہ ہے کہ کہیں کوئی آرزو نہ کرے (یعنی خلافت کی آرزو) اور مجھ کو یہ ڈر ہے کہ کہیں کوئی کہنے والا نہ کہے کہ میں خلافت کا مستحق ہوں، اور منع کرے گا اللہ اور مومن لوگ ابوبکرؓ (کی خلافت) کے سوا دوسرے کو۔ (مسلم)

۵۶۶۶ ح ۴ وَعَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی

حضرت جبیر بن مطعم رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم کی خدمت میں ایک

ع ابتدا میں مسجد نبوی سے ملے ہوئے گھروں کی کھڑکیاں اور روشندان مسجد کی جانب تھے۔ آپ نے مرض وفات میں حکم دیا کہ تمام گھروں کی کھڑکیاں اور روشن دان بند کر دیئے جائیں۔ صرف ابوبکر رضؓ کے مکان کی کھڑکی اور روشندان کھلے رہیں۔ - مترجم۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فِيْ شَيْءٍ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ كَأَنَّهَا تُرِيْدُ الْمَوْتَ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدِيْنِيْ فَأْتِيْ أَبَا بَكْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

عورت حاضر ہوئی اور کسی معاملہ میں گفتگو کی آپ نے اس سے فرمایا۔ پھر کسی وقت آنا۔ اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بتا دیجیے اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں یعنی آپ انتقال فرما جائیں تو کیا کروں، آپ نے فرمایا اگر تو مجھ کو نہ پائے تو ابوبکرؓ کے پاس چلی جانا۔ (بخاری و مسلم)

ح ۵۵۶۷ ۵ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ أَبُوْهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا فَسَكَتُّ مَخَافَةَ أَنْ يَجْعَلَنِيْ فِيْ آخِرِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت عمرو بن عاصؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے مجھ کو ایک لشکر کا امیر مقرر کر کے ذات السلاسل کے مقام پر بھیجا پھر جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے دریافت کیا آپ کو سب سے زیادہ کس سے محبت ہے۔ فرمایا عائشہؓ سے پھر میں نے پوچھا اور مردوں میں کس سے زیادہ محبت ہے۔ فرمایا۔ عائشہ کے والد سے۔ میں نے عرض کیا پھر کس سے فرمایا عمرؓ سے عمرو بن عاصؓ کہتے ہیں کہ اسی طرح آپ نے چند آدمیوں کو شمار کیا اور پھر میں اس خیال سے خاموش ہو گیا کہ کہیں میرا نام بالکل آخر میں نہ آئے۔ (بخاری و مسلم)

ح ۵۵۶۸ ۶ وَعَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِيْ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ وَخَشِيْتُ أَنْ يَقُوْلَ عُثْمَانُ قُلْتُ ثُمَّ أَنْتَ قَالَ مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

محمد بن حنفیہؒ کہتے کہ میں نے اپنے والد (حضرت علیؓ) سے دریافت کیا نبی صلعم کے بعد کون شخص سب سے بہتر ہے تو انہوں نے فرمایا ابوبکرؓ۔ میں نے پوچھا ابوبکرؓ کے بعد کون شخص بہتر ہے فرمایا عمرؓ۔ حضرت عمرؓ کے بعد میں نے اس خیال سے نہ پوچھا کہ کہیں وہ حضرت عثمانؓ کا نام نہ لے دیں۔ بلکہ میں نے سوال کا طرز بدل دیا۔ اور یہ پوچھا کہ پھر آپ بہتر ہیں۔ انہوں نے فرمایا میں تو صرف ایک مرد مسلمان ہوں۔ (بخاری و مسلم)

ح ۵۵۶۹ ۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بِأَبِيْ بَكْرٍ أَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِأَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ أَفْضَلُ أُمَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُ أَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ، (یعنی صحابہؓ) نبی صلعم کے زمانہ میں ابوبکرؓ کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے تھے (یعنی ان سے بہتر و افضل کسی کو قرار نہ دیتے تھے) اور ان کے بعد عمرؓ کو اور پھر عثمانؓ کو اور عثمان کے بعد ہم صحابہؓ کو ان کے حال پر چھوڑ دیتے تھے اور ان کے درمیان کسی کو فضیلت نہ دیتے تھے (بخاری) اور ابوداؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلعم کی زندگی ہی میں یہ کہا کرتے تھے کہ رسول خدا صلعم کی اُمت میں نبی صلعم کے بعد ابوبکرؓ بہتر ہیں پھر عمرؓ اور پھر عثمانؓ۔

فصل دوم

ح ۵۵۷۰ ۸ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِأَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ إِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ مَا خَلَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِئُهُ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جس کسی نے ہم کو کچھ دیا ہے ہم نے اس کو اس کا بدلہ دیدیا ہے سوائے ابوبکرؓ کے کہ انہوں نے ہمارے ساتھ ایسی نیکی اور بخشش کی ہے جس کا بدلہ قیامت

اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَا نَفَعَنِيْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِيْ مَالُ اَبِيْ بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

کے دن خدا ہی دیگا اور کسی شخص کے مال نے مجھ کو اتنا فائدہ نہیں پہنچایا جتنا ابوبکرؓ کے مال نے پہنچایا ہے اگر میں کسی کو اپنا خلیل یعنی خالص دوست بنانا چاہتا تو ابوبکرؓ کو اپنا دوست بناتا۔ یاد رکھو تمہارے دوست (یعنی نبی صلعم) خدا کے خلیل ہیں۔ (ترمذی)

٥٤٤١ ح ٩ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَاَحَبُّنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ ابوبکرؓ ہمارے سردار ہیں اور ہم میں رسول اللہ صلعم کے زیادہ محبوب ہیں۔ (ترمذی)

٥٤٤٢ ح ١٠ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ اَنْتَ صَاحِبِيْ فِي الْغَارِ وَصَاحِبِيْ عَلَى الْحَوْضِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے ایک روز ابوبکرؓ سے فرمایا تم میرے یار غار ہو (یعنی غار ثور کے ساتھی) اور حوض کوثر پر میرے صاحب ہو۔ (ترمذی)

٥٤٤٣ ح ١١ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِيْ لِقَوْمٍ فِيْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ اَنْ يَّؤُمَّهُمْ غَيْرُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جس جماعت میں ابوبکرؓ موجود ہوں۔ تو مناسب نہیں کہ انکے علاوہ کوئی شخص امام بنے۔ (ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے)

٥٤٤٤ ح ١٢ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّتَصَدَّقَ وَوَافَقَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ مَالًا فَقُلْتُ الْيَوْمَ اَسْبِقُ اَبَا بَكْرٍ اِنْ سَبَقْتُهٗ يَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ فَقُلْتُ مِثْلَهٗ وَاَتٰى اَبُوْ بَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهٗ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ فَقَالَ اَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قُلْتُ لَا اَسْبِقُهٗ اِلٰى شَيْءٍ اَبَدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے ایک روز ہم کو خدا کی راہ میں صدقہ و خیرات کا حکم دیا۔ حسنِ اتفاق سے اسوقت میرے پاس کافی مال تھا میں نے اپنے دل میں کہا اگر ابوبکرؓ سے بازی لے جانا کسی دن میرے لئے ممکن ہوگا تو آج ممکن ہوگا اور میں کافی مال خرچ کر کے سبقت لے جاؤں گا چنانچہ میں آدھا مال لیکر حاضر خدمت ہوا رسول اللہ صلعم نے مجھ سے پوچھا گھر والوں کے لئے تو نے کتنا چھوڑا۔ میں نے عرض کیا آدھا مال۔ پھر ابوبکرؓ جو کچھ انکے پاس تھا سب لے آئے رسول اللہ صلعم نے ان سے پوچھا۔ ابوبکرؓ گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے۔ عرض کیا ان کے لئے میں خدا اور اسکے رسول کو چھوڑ آیا ہوں۔ میں نے دل میں کہا۔ ابوبکرؓ پر میں کبھی سبقت نہ لے جاسکوں گا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

٥٤٤٥ ح ١٣ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْتَ عَتِيْقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيْقًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک روز ابوبکرؓ نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے رسول اللہ صلعم نے ان سے فرمایا تو دوزخ کی آگ سے آزاد کیا ہوا ہے (یعنی عتیق اللہ من النار) اس روز سے ابوبکرؓ کا نام عتیق ہو گیا۔ (ترمذی)

٥٤٤٦ ح ١٤ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ ثُمَّ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ اٰتِيْ اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَيُحْشَرُوْنَ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے (قیامت کے دن) سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی۔ اور سب سے پہلے قبر کے اندر سے میں اٹھوں گا۔ پھر ابوبکرؓ کی قبر شق ہوگی اور پھر عمرؓ کی۔ پھر میں قبرستان

مَعِيْ ثُمَّ اَنْتَظِرُ اَهْلَ مَكَّةَ حَتّٰى اُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

بقیع کے مدفونوں کے پاس آؤں گا۔ اور ان کو میرے ساتھ اٹھایا اور جمع کیا جائے گا پھر میں مکہ والوں کا انتظار کروں گا یہاں تک کہ حرم مکہ اور حرم مدینہ کے درمیان میں (ان کے ساتھ) جمع کیا جاؤں گا۔ (ترمذی)

۵۷۴۴ (۱۵) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَاَرَانِيْ بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِيْ يَدْخُلُ مِنْهُ اُمَّتِيْ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَدِدْتُ اَنِّيْ كُنْتُ مَعَكَ حَتّٰى اَنْظُرَ اِلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّكَ يَا اَبَا بَكْرٍ اَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ (ایک روز) جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا (یہ واقعہ شب معراج کا ہے) اور مجھ کو جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری امت جنت کے اندر داخل ہوگی۔ ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کاش میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا کہ اس دروازہ کو دیکھ لیتا۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ابوبکرؓ! آگاہ ہو کہ میری اُمت میں سے سب سے پہلا شخص تو ہوگا جو جنت میں داخل ہوگا۔ (ابوداؤد)

فصل سوم

۵۷۴۸ (۱۷) عَنْ عُمَرَ ذُكِرَ عِنْدَهٗ اَبُوْبَكْرٍ فَبَكٰى وَقَالَ وَدِدْتُ اَنَّ عَمَلِيْ كُلَّهٗ مِثْلُ عَمَلِهٖ يَوْمًا وَاحِدًا مِنْ اَيَّامِهٖ وَلَيْلَةً وَاحِدَةً مِنْ لَيَالِيْهِ اَمَّا لَيْلَتُهٗ فَلَيْلَةٌ سَارَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْغَارِ فَلَمَّا انْتَهَيَا اِلَيْهِ قَالَ وَاللّٰهِ لَا تَدْخُلُهٗ حَتّٰى اَدْخُلَ قَبْلَكَ فَاِنْ كَانَ فِيْهِ شَيْءٌ اَصَابَنِيْ دُوْنَكَ فَدَخَلَ فَكَسَحَهٗ وَوَجَدَ فِيْ جَانِبِهٖ ثُقْبًا فَشَقَّ اِزَارَهٗ وَسَدَّهَا بِهٖ وَبَقِيَ مِنْهَا اثْنَانِ فَاَلْقَمَهُمَا رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْخُلْ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَضَعَ رَاْسَهٗ فِيْ حِجْرِهٖ وَنَامَ فَلُدِغَ اَبُوْبَكْرٍ فِيْ رِجْلِهٖ مِنَ الْجُحْرِ وَلَمْ يَتَحَرَّكْ مَخَافَةَ اَنْ يَنْتَبِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَقَطَتْ دُمُوْعُهٗ عَلٰى وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكَ يَا اَبَا بَكْرٍ قَالَ لُدِغْتُ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ فَتَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ مَا يَجِدُهٗ ثُمَّ انْتَقَضَ عَلَيْهِ وَكَانَ سَبَبَ مَوْتِهٖ وَاَمَّا

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک روز ان کے سامنے ابوبکرؓ کا ذکر کیا گیا وہ اس ذکر کو سُن کر رو پڑے اور کہا کہ رسول اللہ صلعم کے عہد میں ابوبکرؓ نے صرف ایک دن اور ایک رات کے اندر جو اعمال کئے ہیں کاش اس دن اور اُس رات کے اعمال کی مانند انکی ساری زندگی کے اعمال ہوتے (یعنی انکے ایکدن اور ایک رات کے اعمال کے برابر ان کی ساری زندگی کے اعمال ہوتے) ان کی ایک رات کا عمل تو یہ ہے کہ وہ رسول اللہ صلعم کے ساتھ ہجرت کی رات کو روانہ ہو کر غار ثور پر پہنچے اور رسول اللہ صلعم سے عرض کیا خدا کی قسم! آپ اس وقت تک غار میں قدم نہ رکھیں جب تک میں اس کے اندر داخل نہ ہو کر دیکھ لوں کہ اس میں کوئی موذی چیز تو نہیں ہے۔ اگر کوئی ایسی چیز ہوگی تو اس کا ضرر مجھ کو ہی پہنچے گا اور آپ محفوظ رہیں گے چنانچہ ابوبکرؓ غار کے اندر داخل ہوئے اور اس کو صاف کیا پھر ابوبکرؓ کو غار کے اندر تین سوراخ نظر آئے ایک میں تو انہوں نے اپنے تہبند میں سے چیتھڑا پھاڑ کر رکھ دیا اور دو سوراخوں میں انہوں نے اپنی ایڑیاں داخل کر دیں۔ اور اسکے بعد رسول اللہ صلعم سے عرض کیا۔ اندر تشریف لے آئیے۔ رسول اللہ صلعم غار کے اندر آ گئے اور ابوبکرؓ کی گود میں سر رکھ کر سو گئے۔ اس حالت میں سوراخ کے اندر سے سانپ نے ابوبکرؓ کے پاؤں میں کاٹ لیا لیکن وہ اسی طرح بیٹھے رہے اور اس خیال سے حرکت نہ کی کہ کہیں رسول اللہ صلعم کی آنکھ نہ کھل جائے لیکن شدت

يَوْمَهُ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ وَقَالُوْا لَا نُؤَدِّيْ زَكٰوةً فَقَالَ لَوْمَنَعُوْنِيْ عِقَالًا لَجَاهَدْتُهُمْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللهِ تَأَلَّفِ النَّاسَ وَارْفِقْ بِهِمْ فَقَالَ لِيْ اَجَبَّارٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَخَوَّارٌ فِي الْاِسْلَامِ اِنَّهُ قَدِ انْقَطَعَ الْوَحْيُ وَتَمَّ الدِّيْنُ اَيَنْقُصُ وَاَنَا حَيٌّ رَوَاهُ رَزِيْنٌ

تکلیف سے ان کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے جو رسول اللہ صلعم کے چہرۂ مبارک پر پڑے۔ رسول اللہ صلعم کی آنکھ کھل گئی۔ اور آپ نے پوچھا۔ ابوبکرؓ کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں مجھ کو کاٹا گیا (یعنی سانپ نے مجھ کو کاٹ لیا ہے) رسول اللہ صلعم نے اپنا لعاب دہن انکے پاؤں کے زخم پر لگا دیا۔ اور انکی تکلیف جاتی رہی۔ اس واقعہ کے عرصۂ دراز کے بعد سانپ کے زہر نے پھر رجوع کیا اور یہی زہر آپ کی موت کا سبب بنا (یعنی اسی زہر سے موت واقع ہوئی) اور ابوبکرؓ کے ایک دن کا عمل یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلعم نے وفات پائی تو عرب کے کچھ لوگ مرتد ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ ہم زکوٰۃ ادا نہ کرینگے۔ ابوبکرؓ نے کہا اگر لوگ مجھ کو اونٹ کی رسی دینے سے بھی انکار کرینگے (یعنی جو شرعاً ان پر واجب ہو گی) تو ان پر جہاد کروں گا۔ میں نے کہا اے رسول اللہ صلعم کے خلیفہ! لوگوں سے الفت و موافقت کرو اور خلق و نرمی سے کام لو۔ ابوبکرؓ نے کہا۔ ایامِ جاہلیت میں تو تم بڑے سخت اور غضب ناک تھے۔ کیا اسلام میں داخل ہو کر ذلیل و خوار (یعنی نامرد و پست ہمت) ہو گئے۔ وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے اور دین کامل ہو چکا ہے۔ کیا کمال پر پہنچنے کے بعد وہ میری زندگی میں کم و ناقص ہو سکتا ہے۔ (ہرگز نہیں) (رزین)

بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت عمرؓ کے مناقب و فضائل کا بیان!

فصل اوّل

٥٤٤٩ / ١ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيْمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ يَكُ اَحَدٌ فِيْ اُمَّتِيْ فَاِنَّهُ عُمَرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے تم سے پہلے امتوں میں محدث تھے یعنی جنکو الہام ہوتا تھا اگر میری امت میں کوئی محدث (ملہم) ہو تو وہ عمرؓ ہو گا۔ (بخاری و مسلم)

٥٤٥٠ / ٢ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً اَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ اَضْحَكَ اللهُ سِنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِيْ كُنَّ عِنْدِيْ فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ نے رسول خدا صلعم کی خدمت میں حاضری کی اجازت طلب کی اس وقت حضور صلعم کے پاس قریش کی کچھ عورتیں (یعنی ازواج مطہرات) بیٹھی ہوئی باتیں کر رہی تھیں اور زور زور سے باتیں کر رہی تھیں۔ جب عمرؓ نے اجازت طلب کی اور ان عورتوں نے انکی آواز سنی، وہ عورتیں اٹھ کھڑی ہوئیں اور پردہ کی طرف دوڑیں عمرؓ اندر آئے اور رسول اللہ صلعم کو مسکراتے دیکھ کر کہا۔ خداوند تعالےٰ آپ کے دانتوں کو ہمیشہ ہنساتے۔ نبی صلعم نے فرمایا۔ ان عورتوں کی حالت پر مجھ کو تعجب ہے (میرے پاس بیٹھی ہوئی شور مچا رہی تھیں)، تمہاری

اَبْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَدُوَّاتِ اَنْفُسِهِنَّ
اَتَهَبْنَنِيْ وَلَا تَهَبْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْنَ نَعَمْ اَنْتَ اَفَظُّ وَاَغْلَظُ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيْهٍ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَ
الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطٰنُ سَالِكًا
فَجًّا قَطُّ اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ زَادَ الْبَرْقَانِيُّ بَعْدَ قَوْلِهٖ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَضْحَكَكَ

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا اَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ
امْرَاَةِ اَبِيْ طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشْفَةً فَقُلْتُ مَنْ
هٰذَا فَقَالَ هٰذَا بِلَالٌ وَرَاَيْتُ قَصْرًا
بِفِنَائِهٖ جَارِيَةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقَالُوْا
لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَهٗ
فَاَنْظُرَ اِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ
فَقَالَ عُمَرُ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْكَ
اَغَارُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ
النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا
مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا دُوْنَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ
عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهٗ
قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ
الدِّيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ
اُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ حَتّٰى اِنِّيْ لَاَرَى
الرِّيَّ يَخْرُجُ فِيْ اَظْفَارِيْ ثُمَّ اَعْطَيْتُ
فَضْلِيْ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهٗ يَا

آواز سنتے ہی پردہ میں چلی گئیں۔ عمرؓ نے ان کو مخاطب کر کے کہا اے اپنی جان کی دشمن عورتوں مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ صلعم سے نہیں ڈرتیں۔ انہوں نے کہا۔ ہاں۔ (تم سے اسلئے ڈرتے ہیں کہ تم عادت کے سخت ہو۔ اور پھر سخت گو ہو۔ رسول اللہ صلعم نے عمرؓ سے فرمایا خطاب کے بیٹے اور کوئی بات کرو (ان کو چھوڑ دو) قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے جب تم راستہ پر چلتے ہو تو شیطان تم سے نہیں ملتا بلکہ جس راہ پر تم چلتے ہو اس کو چھوڑ کر دوسرے راستہ پر چلتا ہے (بخاری و مسلم) اور حمیدی نے کہا کہ برقانی نے یا رسول اللہ کے لفظ کے بعد ما اضحکک زیادہ کیا ہے۔

۵۷۸۱ ج۳ **حضرت جابرؓ** کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جب میں جنت میں گیا (یعنی شب معراج میں) تو اچانک میری ملاقات ابو طلحہؓ کی بیوی رمیصاء سے ہوئی اور میں نے قدموں کی چاپ سُنی میں نے پوچھا یہ کس کے قدموں کی آواز ہے۔ جبرئیل نے بتایا کہ یہ بلال کے قدموں کی آواز ہے پھر میں نے ایک قصر (محل) کو دیکھا جس کے صحن میں ایک نوجوان عورت بیٹھی ہوئی تھی میں نے پوچھا یہ قصر کس کا ہے؟ جنتیوں نے کہا ابن الخطابؓ کا ہے میں نے چاہا اندر داخل ہو کر قصر کو دیکھوں لیکن پھر تمہاری غیرت مجھ کو یاد آگئی۔ عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا میں آپ کے داخل ہونے پر غیرت کروں گا۔ (بخاری و مسلم)

۵۷۸۲ ج۴ **حضرت ابو سعیدؓ** کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں سو رہا تھا کہ دیکھتا کیا ہوں لوگوں کو میرے سامنے لایا جا رہا ہے اور مجھ کو دکھایا جا رہا ہے۔ یہ سب لوگ کرتے پہنے ہوئے تھے جن میں سے بعض کے کُرتے اتنے تھے جو سینے تک پہنچتے تھے اور بعض کے اس سے نیچے پھر میرے سامنے عمر بن خطابؓ کو لایا گیا جو اتنا لمبا کرتا پہنے ہوئے تھے کہ زمین پر گھسیٹتے ہوئے چلتے تھے۔ لوگوں نے پُوچھا یا رسول اللہ! اس خواب کی تعبیر آپ نے کیا قرار دی۔ فرمایا۔ دین (بخاری و مسلم)

۵۷۸۳ ج۵ **حضرت ابن عمرؓ** کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ میں سو رہا تھا کہ خواب میں میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا۔ میں نے اس دودھ کو پی لیا پھر میں نے اس دودھ کی سیرابی کی حالت کو دیکھا کہ اس کا اثر میرے ناخنوں سے ظاہر ہو رہا تھا پھر میں نے پیالہ کا بچا ہوا دودھ عمر بن خطابؓ کو دیدیا۔ لوگوں نے پوچھا اس خواب کی تعبیر آپ نے کیا قرار دی۔

رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الْعِلْمُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

فرمایا علم (بخاری و مسلم)

۵۷۸۴ ج ۶ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُنِیْ عَلٰی قَلِیْبٍ عَلَیْھَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْھَا مَاشَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ اَخَذَھَا ابْنُ اَبِیْ قُحَافَۃَ فَنَزَعَ مِنْھَا ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَیْنِ وَفِیْ نَزْعِہٖ ضَعْفٌ وَاللّٰہُ یَغْفِرُ لَہٗ ضَعْفَہٗ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَاَخَذَھَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِیًّا مِّنَ النَّاسِ یَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتّٰی ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ثُمَّ اَخَذَھَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ یَّدِ اَبِیْ بَکْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِیْ یَدِہٖ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِیًّا یَفْرِیْ فَرِیَّہٗ حَتّٰی رَوِیَ النَّاسُ وَضَرَبُوْا بِعَطَنٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے میں سو رہا تھا کہ میں نے اپنے آپکو ایک کنوئیں پر دیکھا جسپر ڈول پڑا ہوتھا میں نے اس ڈول سے جس قدر خدا نے چاہا پانی کھینچا پھر ابوبکرؓ نے ڈول لیا اور کنوئیں سے ایک یا دو ڈول پانی کھینچا اور ابوبکرؓ کے ڈول کھینچنے میں سُستی و کمزوری پائی جاتی تھی اور خداوند تعالےٰ ابوبکرؓ کی سُستی و کمزوری کو معاف فرمائے پھر وہ ڈول چرس بن گیا۔ اور عمر بن خطابؓ نے اس کو لے لیا اور میں نے کسی جوان اور قوی و مضبوط شخص کو ایسا نہ پایا جو عمرؓ کی طرح اُس چرس کو کھینچتا ہو۔ یہانتک کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو سیراب کر لیا اور پانی کی زیادتی کے سبب اس جگہ کو اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ بنالیا۔ اور ابن عمرؓ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پھر اس ڈول کو ابوبکرؓ کے ہاتھوں سے عمرؓ نے لے لیا اور ڈول انکے ہاتھوں میں پہنچکر چرس بن گیا میں نے کسی نوجوان اور طاقتور شخص کو نہیں دیکھا جو چرس کھینچنے میں عمرؓ کیطرح کام کرتا ہو۔ یہاں تک کہ انہوں نے لوگوں کو سیراب کر دیا اور پانی کافی ہو جانے کے سبب اُس جگہ کو لوگوں نے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ بنا لیا۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

۵۷۸۵ ج ۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاوٗدَ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ یَقُوْلُ بِہٖ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ خداوند تعالےٰ نے حق کو عمرؓ کی زبان پر جاری کیا اور دل میں پیدا ہے (ترمذی) اور ابوداؤد کی روایت میں جو ابوذرؓ سے منقول ہے یہ الفاظ ہیں کہ خداوند تعالےٰ نے حق کو عمر کی زبان پر رکھا ہے۔ اور وہ حق بات کہتا ہے۔

۵۷۸۶ ج ۸ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ مَا کُنَّا نُبْعِدُ اَنَّ السَّکِیْنَۃَ تَنْطِقُ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ اس بات کو بعید از قیاس خیال نہیں کرتے تھے کہ سکینت (طمانیت) عمرؓ کی زبان پر رواں ہوتی ہے (یعنی وہ جو بات کہتے ہیں اس سے سکون واطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔ (بیہقی)

۵۷۸۷ ج ۹ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَبِیْ جَھْلِ بْنِ ھِشَامٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَصْبَحَ عُمَرُ فَغَدَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ ثُمَّ صَلّٰی فِی الْمَسْجِدِ ظَاھِرًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے یہ دعا فرمائی تھی کہ اے اللہ تو اسلام کو عزت وعظمت نصیب فرما۔ ابوجہل بن ہشام کے ذریعہ یا عمر بن خطابؓ کے ذریعہ۔ اس دعا کے بعد صبح کو عمر بن خطابؓ رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا اور اسکے بعد رسول خدا صلعم نے علانیہ نماز پڑھی۔ (احمد و ترمذی)

۵۷۸۸ ج ۱۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِاَبِیْ بَکْرٍ یَّا

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ایک روز عمرؓ نے ابوبکرؓ سے کہا اے

خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ
اَمَا اِنَّكَ اِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رَجُلٍ خَيْرٍ مِّنْ عُمَرَ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

وَعَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ
بَعْدِيْ نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ
جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ
نَذَرْتُ اِنْ رَدَّكَ اللّٰهُ صَالِحًا اَنْ اَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ
بِالدُّفِّ وَاَتَغَنّٰى فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِيْ وَاِلَّا فَلَا فَجَعَلَتْ
تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ
وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ
دَخَلَ عُمَرُ فَاَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ اِسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ
عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ اِنِّيْ كُنْتُ جَالِسًا
وَهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ
دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ
تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتَ اَنْتَ يَا عُمَرُ اَلْقَتِ
الدُّفَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا
حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَغَطًا وَصَوْتَ
صِبْيَانٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاِذَا حَبَشِيَّةٌ تَزْفِنُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهَا
فَقَالَ يَا عَائِشَةُ تَعَالَيْ فَانْظُرِيْ فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ
لَحْيَيَّ عَلٰى مَنْكِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ اِلٰى رَاْسِهٖ

بہترین لوگوں کے رسول اللہ صلعم کے بعد ابوبکر رضؓ نے کہا عمر رضؓ! تم نے مجھ کو اس خطاب سے مخاطب کیا ہے تو میں تم کو آگاہ کرتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سُنا ہے آفتاب کسی ایسے شخص پر طلوع نہیں ہوا جو عمرؓ سے بہتر ہو۔ (ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے)

٥٤٨٩ **حضرت عقبہؓ بن عامرؓ** کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر رضؓ ہوتا۔ (ترمذی)

٥٤٩٠ **حضرت بریدہؓ** کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کسی غزوہ میں تشریف لے گئے تھے جب وہاں سے واپس آئے تو آپؐ کی خدمت میں ایک سیاہ (حبشی) لڑکی حاضر ہوئی اور عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ! میں نے یہ نذر مانی تھی کہ جب آپ غزوہ سے کامیاب ہو کر واپس تشریف لائینگے تو میں آپ کے سامنے دف بجا کر گاؤں گی۔ آپؐ نے فرمایا۔ اگر تو نے نذر مانی ہے تو دف بجا۔ چنانچہ اس لڑکی نے دف بجانا شروع کیا وہ دف بجا رہی تھی کہ ابوبکرؓ آگئے پھر علیؓ آئے اور وہ دف بجاتی رہی۔ پھر عثمانؓ آئے اور وہ دف بجاتی رہی پھر عمرؓ آئے اور اس لڑکی نے دف بجانا چھوڑ کر دف کو اپنی سرینوں کے نیچے رکھ لیا اور اسپر بیٹھ گئی نبی صلعم نے یہ دیکھ کر فرمایا عمر رضؓ! شیطان تم سے ڈرتا ہے (یہاں شیطان سے مراد دف بجانے والی لڑکی ہے) میں بیٹھا ہوا تھا اور یہ لڑکی دف بجا رہی تھی کہ ابوبکر رضؓ آئے اور یہ دف بجاتی رہی پھر علی رضؓ آئے اور وہ دف بجاتی رہی۔ پھر عثمان رضؓ آئے اور وہ دف بجانے میں مشغول رہی۔ اور پھر تم آئے تم کو دیکھتے ہی اُسنے دف کو پھینک دیا۔

(ترمذی یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے)

٥٤٩١ **حضرت عائشہؓ** کہتی ہیں کہ رسول خدا صلعم بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ ہم نے ایک غیر مفہوم سخت آواز سُنی اور بچوں کا شور و غل سُنائی دیا۔ رسول اللہ صلعم یہ سُنکر کھڑے ہو گئے اور باہر تشریف لے جا کر دیکھا تو ایک حبشی عورت اُچھل کود رہی تھی۔ اور بچے اُسکے گرد تھے۔ نبی صلعم نے یہ دیکھ کر فرمایا۔ عائشہ! اِدھر آؤ تم بھی دیکھو۔ چنانچہ میں گئی اور آپؐ کے پیچھے کھڑے ہو کر اپنی ٹھوڑی رسول اللہ صلعم کے کاندھے پر رکھ لی اور میں نے کندھے اور سر کے درمیان سے اس عورت کو دیکھنا شروع کیا۔ تھوڑی دیر بعد رسول

فَقَالَ لِيْ اَمَا شَبِعْتِ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ لَا لِاَنْظُرَ مَنْزِلَتِيْ عِنْدَهٗ اِذْ طَلَعَ عُمَرُ فَارْفَضَّ النَّاسُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلٰى شَيَاطِيْنِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ قَدْ فَرُّوْا مِنْ عُمَرَ قَالَتْ فَرَجَعْتُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

اللہ صلعم نے فرمایا کیا ابھی دیکھنے سے جی نہیں بھرا۔ تھوڑی دیر بعد آپ نے پھر یہی فرمایا اور میں نے ہر دفعہ یہی کہا کہ ابھی نہیں۔ اور اس سے میرا منشا یہ تھا کہ میں یہ معلوم کروں کہ رسول اللہ ص کے دل میں میرا کیا مرتبہ ہے اور مجھ سے کتنی محبت ہے۔ اچانک عمرؓ آگئے اور جو لوگ کھڑے عورت کا تماشا دیکھ رہے تھے وہ ان کو دیکھتے ہی اِدھر اُدھر یعنی متفرق ومنتشر ہو گئے۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ انسانوں اور جنوں کے شیطان عمرؓ کے خوف سے بھاگتے ہیں عائشہ کا بیان ہے کہ اسکے بعد میں واپس چلی آئی (ترمذی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے)

فصل سوم

۵۸۹۲ ح ۱۴ عَنْ اَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ قَالَ وَافَقْتُ رَبِّيْ فِيْ ثَلٰثٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى وَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَدْخُلُ عَلٰى نِسَائِكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ اَمَرْتَهُنَّ يَحْتَجِبْنَ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْحِجَابِ وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَيْرَةِ فَقُلْتُ عَسٰى رَبُّهٗ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ فَنَزَلَتْ كَذٰلِكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ رَبِّيْ فِيْ ثَلٰثٍ فِيْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ وَفِي الْحِجَابِ وَفِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت انسؓ اور ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ عمرؓ نے کہا کہ میں نے تین باتوں میں اپنے پروردگار کی موافقت کی ہے چنانچہ ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ صلعم سے عرض کیا تھا کہ اگر مقام ابراہیم کو ہم طواف نماز کی جگہ مقرر کرلیں تو بہتر ہو۔ میرے اس مشورہ کے موافق یہ آیت نازل ہوئی واتخذوا من مقام ابراہیم مصلّٰی (یعنی مقرر کرو تم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ) پھر ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ سے یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم! آپ کی بیویوں کے سامنے ہر قسم کے بھلے اور بُرے آدمی آتے ہیں اگر آپ اپنی بیویوں کو پردہ میں رہنے کا حکم دیتے تو بہتر ہوتا۔ میرے اس مشورہ پر پردہ کی آیت نازل ہوئی۔ پھر ایک دفعہ یہ واقعہ پیش آیا۔ کہ رسول اللہ صلعم کی بیویوں (حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ) نے اتفاق کیا رشک ورقابت عہ کے جذبہ سے متاثر ہو کر میں نے آپ کی بیویوں کے اس رشک کو دیکھ کر ان سے کہا۔ اے بیویو! اگر حضور صلعم تم کو طلاق دیدیں تو امید ہے کہ آپ کا پروردگار تم سے بہتر بیویاں آپ کو دیدے گا۔ میرے اس قول کے مطابق خداوند تعالےٰ کی طرف اسے آیت نازل ہوئی۔ اور ابن عمرؓ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ابن عمرؓ نے کہا عمرؓ نے فرمایا ہے کہ میں نے تین چیزوں میں اپنے پروردگار کی موافقت کی ہے۔ ایک تو مقام ابراہیم کے بارہ میں دوسرے پردہ کے بارے میں۔ اور تیسرے بدر کے قیدیوں کی بابت۔ (بخاری ومسلم)

۵۸۹۳ ح ۱۵ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ فُضِّلَ النَّاسَ عُمَرُ بْنُ

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ کو دوسرے

عہ واقعہ یہ ہے کہ رسول خدا صلعم کو شہد بہت پسند تھا۔ ایک مرتبہ آپ کی بیوی حضرت زینب کے ہاں کہیں سے شہد آیا اور انہوں نے آپ کو پلایا۔ اس روز وہاں آپ کو دیر ہوگئی حضرت عائشہؓ اور حفصہؓ نے مشورہ کیا کہ ان کے پاس حضور آئیں تو یہ کہا جائے کہ آپ کے منہ سے مغافیر (ایک بدبودار گھاس) کی بو آتی ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آپ نے اپنے اوپر شہد کو حرام کرلیا۔ یہ واقعہ سورۃ تحریم میں مذکور ہے۔ ۱۲ - مترجم ؎

الْخَطَّابِ بِأَرْبَعٍ بِذِكْرِ الْأُسَارٰى يَوْمَ بَدْرٍ أَمَرَ بِقَتْلِهِمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ وَبِذِكْرِ الْحِجَابِ أَمَرَ نِسَآءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّحْتَجِبْنَ فَقَالَتْ لَهٗ زَيْنَبُ وَإِنَّكَ عَلَيْنَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ فِي بُيُوْتِنَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَإِذَا سَأَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ وَبِدَعْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ أَيِّدِ الْإِسْلَامَ بِعُمَرَ وَبِرَأْيِهٖ فِي أَبِي بَكْرٍ كَانَ أَوَّلَ نَاسٍ بَايَعَهٗ رَوَاهُ أَحْمَدُ

لوگوں پر چار خاص باتوں کے سبب فضیلت دی گئی ہے ایک تو جنگ بدر کے قیدیوں کی بابت یہ مشورہ دینے کے سبب کہ ان کو قتل کر دیا جائے۔ چنانچہ خداوند تعالٰے نے انکے مشورہ کے مطابق یہ آیت نازل فرمائی لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (یعنی اگر لوح محفوظ یا علم الٰہی میں یہ بات مقرر نہ ہوتی تو البتہ تم کو فدیہ لینے پر بڑا عذاب پہنچتا واقعہ یہ تھا کہ بدر کے قیدیوں کو فدیہ لیکر چھوڑ دیا گیا تھا اور حضرت عمرؓ کی رائے تھی کہ ان کو قتل کر دیا جائے اسی پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اگر پہلے سے یہ بات نہ لکھدی گئی ہوتی تو فدیہ لینے پر تم کو بڑا عذاب دیا جاتا) اور دوسرے پردہ کے مشورہ کے سبب یعنی عمرؓ نے رسولِ خدا صلعم کی بیویوں کو پردہ میں رہنے کا مشورہ دیا۔ آنحضرت صلعم کی بیوی زینبؓ نے سُنکر کہا۔ اسے خطاب کے بیٹے! تم پردہ میں رہنے کا حکم دیتے ہو حالانکہ ہمارے گھروں میں وحی نازل ہوتی ہے۔ اسپر خداوند تعالٰے نے یہ آیت نازل فرمائی وَإِذَا سَأَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ (یعنی جب حضور صلعم کی بیویوں سے کوئی چیز مانگو تو پردہ کے پیچھے سے مانگو) اور تیسرے عمرؓ اُس دعا کے سبب فضیلت دیتے جو رسول اللہ صلعم نے انکے حق میں اسطرح مانگی تھی کہ اے اللہ تعالٰے! اسلام کو عمرؓ کے ذریعہ تقویت پہنچا اور چوتھے اس اجتہاد کے سبب جو عمرؓ نے ابوبکرؓ کی خدمت کی بابت کیا تھا اور سب سے پہلے ابوبکرؓ کی خلافت پر بیعت کی تھی (احمد)

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ أَرْفَعُ أُمَّتِي دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَبُوْ سَعِيدٍ وَاللّٰهِ مَا كُنَّا نَرٰى ذٰلِكَ الرَّجُلَ إِلَّا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَتّٰى مَضٰى بِسَبِيْلِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

٥٤٩٤ ١٦ **حضرت ابوسعیدؓ** کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے وہ شخص میری امت میں جنت کے اندر بہت بلند مرتبہ والا ہے ابوسعیدؓ راوی کا بیان ہے کہ ہماری رائے میں وہ شخص جس کا ذکر رسول اللہ نے فرمایا ہے عمر بن خطابؓ تھے اور جب تک انہوں نے وفات پائی ہمارا خیال یہی رہا (ابن ماجہ)

وَعَنْ أَسْلَمَ قَالَ سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ بَعْضَ شَأْنِهٖ يَعْنِي عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حِيْنَ قُبِضَ كَانَ أَجَدَّ وَأَجْوَدَ حَتّٰى انْتَهٰى مِنْ عُمَرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

٥٤٩٥ ١٧ **اسلمؓ** کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے کچھ حالات مجھ سے دریافت کئے چنانچہ میں نے یہ عرض کیا کہ رسولِ خدا صلعم کی وفات کے بعد میں نے عمرؓ سے زیادہ کسی کو نیک کاموں کی کوشش کرنیوالا اور نیک کام کرنیوالا نہیں دیکھا یہاں تک کہ عمرؓ آخر عمر کو پہنچے۔ (بخاری)

وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَأْلَمُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَأَنَّهٗ يُجَزِّعُهٗ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا كُلُّ ذٰلِكَ لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهٗ ثُمَّ فَارَقْتَهٗ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ أَبَا بَكْرٍ

٥٤٩٦ ١٨ **حضرت مسور بن مخرمہؓ** کہتے ہیں کہ جب عمرؓ کو زخمی کیا گیا تو انہوں نے تکلیف کا اظہار کیا۔ ابن عباسؓ نے ان کے جزع فزع کرنے پر ان کو گویا ملامت کرتے ہوئے کہا۔ امیر المؤمنینؓ! یہ اظہار تکلیف آپ کی شان کے شایاں نہیں ہے۔ آپ رسول اللہ صلعم کی صحبت میں رہے۔ اور آپ کی صحبت بہت اچھی رہی ہے۔ پھر جب رسول خدا صلعم آپ سے رخصت ہوئے تو حضور

فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ الْمُسْلِمِينَ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ لَتُفَارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُونَ قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَاهُ فَإِنَّمَا ذٰلِكَ مَنٌّ مِنَ اللّٰهِ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ أَبِي بَكْرٍ وَرِضَاهُ فَإِنَّمَا ذٰلِكَ مَنٌّ مِنَ اللّٰهِ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَأَمَّا مَا تَرٰى مِنْ جَزَعِي فَهُوَ مِنْ أَجْلِكَ وَمِنْ أَجْلِ أَصْحَابِكَ وَاللّٰهِ لَوْ أَنَّ لِي طِلَاعَ الْأَرْضِ ذَهَبًا لَافْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ قَبْلَ أَنْ أَرَاهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

صلعم آپ سے بہت خوش اور راضی تھے۔ پھر آپ ابوبکرؓ کی صحبت میں رہے اور انکے ساتھ بھی آپ کی صحبت بہت اچھی رہی۔ پھر جب آپ سے جدا ہوئے تو آپ سے وہ بھی خوش اور راضی تھے پھر اپنے ایام خلافت میں آپ مسلمانوں کی صحبت میں رہے اور انکے ساتھ بھی آپ کی صحبت خوب رہی اب اگر آپ مسلمانوں سے جدا ہوں گے تو مسلمان آپ سے راضی اور خوش ہونگے عمرؓ نے یہ سنکر کہا تم نے رسول اللہ صلعم کی صحبت کا جو ذکر کیا ہے اور آپکے راضی اور خوش رخصت ہونے کا تو یہ ایک خدا کا احسان ہے جو خدا نے مجھ پر کیا ہے پھر ابوبکرؓ کی صحبت اور خوشنودی کا تم نے جو ذکر کیا ہے وہ بھی مجھ پر خدا ہی کا ایک احسان ہے اور اب جو تم مجھ کو جزع و فزع کرتے دیکھ رہے ہو وہ تمہارے اور تمہارے دوستوں کے سبب سے ہے (یعنی اس خوف سے کہ میرے بعد کہیں تم فتنہ میں مبتلا نہ ہو جاؤ) قسم ہے خدا کی! اگر میرے پاس زمین بھر سونا ہوتا تو عذاب الٰہی کے بدلے میں اسکو قربان کر دیتا اس سے پہلے کہ میں خدا کو یا اسکے عذاب کو دیکھوں۔ (بخاری)

بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رضی اللہ عنہما

حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے مشترکہ مناقب و فضائل کا بیان

فصل اوّل

۵۵۹ ح ۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً إِذْ أَعْيَى فَرَكِبَهَا فَقَالَتْ إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهٰذَا إِنَّمَا خُلِقْنَا لِحِرَاثَةِ الْأَرْضِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُومِنُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ وَقَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَمٍ لَهُ إِذْ عَدَا الذِّئْبُ عَلَى شَاةٍ مِنْهَا فَأَخَذَهَا فَأَدْرَكَهَا صَاحِبُهَا فَاسْتَنْقَذَهَا فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ ایک شخص ایک گائے کو ہانکے لئے چلا جا رہا تھا جب وہ شخص تھک گیا تو گائے کے اوپر سوار ہو گیا گائے نے اس سے کہا ہم کو اس کام (یعنی سواری) کے لئے پیدا نہیں کیا گیا بلکہ کاشتکاری کے کاموں کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ لوگوں نے اس واقعہ پر اظہار تعجب کیا اور کہا سبحان اللہ گائے اور بولتی ہے رسول اللہ صلعم نے یہ سنکر فرمایا میں (اسپر دگائے کے بولنے پر) ایمان لاتا ہوں اور ابوبکرؓ و عمرؓ بھی ایمان لاتے ہیں۔ اور اسوقت ابوبکرؓ و عمرؓ وہاں موجود نہ تھے اور ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص اپنی بکریوں کے ریوڑ میں تھا کہ ایک بھیڑیئے نے ایک بکری پر حملہ کیا اور اس کو اٹھا لے گیا پھر بکری کا مالک وہاں پہنچا اور بھیڑیئے سے بکری کو چھین لیا۔ بھیڑیئے نے جو دا ہے

سُبْحَانَ اللّٰهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ أُوْمِنُ بِهٖ أَنَا وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

سے کہا۔ اس بکری کا سبع کے دن کون محافظ ہوگا کہ اس روز میرے سوا بکری کا چرانے والا کوئی نہ ہوگا۔ لوگوں نے یہ واقعہ سن کر کہا۔ سبحان اللہ! بھیڑیا اور بات کرتا ہے نبی صلعم نے یہ سنکر فرمایا۔ اور ابوبکرؓ و عمرؓ اس پر ایمان لائے ہیں اور اس وقت ابوبکرؓ و عمرؓ وہاں موجود نہ تھے (بخاری و مسلم)

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنِّيْ لَوَاقِفٌ فِيْ قَوْمٍ فَدَعَوُا اللّٰهَ لِعُمَرَ وَقَدْ وُضِعَ عَلٰى سَرِيْرِهٖ إِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِيْ قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهٗ عَلٰى مَنْكِبِيْ يَقُوْلُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ إِنِّيْ لَأَرْجُوْ أَنْ يَجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ لِأَنِّيْ كَثِيْرًا مَا كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُنْتُ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَفَعَلْتُ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَانْطَلَقْتُ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَدَخَلْتُ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَخَرَجْتُ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

٥٧٩٨ ح ٢ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں لوگوں کے درمیان تھا کہ لوگوں نے عمرؓ کے لئے دعاء خیر کی (یعنی انکی وفات کے دن اس وقت عمرؓ کی نعش کو نہلانے کے لئے تخت پر رکھا گیا تھا) پھر میں کھڑا ہوا تھا کہ ایک شخص میرے پیچھے آیا اور اپنی کہنی میرے مونڈھے پر رکھ کر کہنا شروع کیا۔ عمرؓ خدا تم پر رحم فرمائے مجھ کو امید ہے کہ خداوند تعالےٰ تم کو تمہارے دونوں دوستوں (حضور صلعم اور ابوبکرؓ) کے پاس پہنچا دے گا (یعنی تینوں کو ایک جگہ کر دے گا) اسلئے کہ میں نے اکثر رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں تھا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور میں گیا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور میں داخل ہوا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور میں نکلا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ (یعنی آپ اپنے ہر کام اور فعل میں ان کو شریک رکھتے تھے) میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ تو وہ کہنے والے علیؓ بن ابی طالب تھے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ عِلِّيِّيْنَ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِيْ أُفُقِ السَّمَاءِ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَأَنْعَمَا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوٰى نَحْوَهٗ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

٥٧٩٩ ح ٣ حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ بہشت کے اندر جنتی علیین (بلند مرتبہ کی جگہ) کو اس طرح دیکھیں گے۔ جسطرح تم کنارے آسمان کے روشن ستارہ کو دیکھتے ہو اور ابوبکرؓ و عمرؓ علیین والوں میں سے ہیں (یعنی جنت کے اندر وہ مقام علیین میں آئیں گے) بلکہ وہ اس درجہ سے بھی بڑھ گئے۔

(شرح السنۃ)

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ سَيِّدَا كُهُوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ إِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَلِيٍّ

٥٨٠٠ ح ٤ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جنت کے اندر اگلے پچھلے جسقدر ادھیڑ عمر کے لوگ ہونگے ان سب کے سردار! ابوبکرؓ و عمرؓ ہیں سوائے نبیوں اور رسولوں کے (ان کے سردار نہ ہونگے)

(ترمذی)

وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ لَا أَدْرِيْ مَا بَقَائِيْ فِيْكُمْ فَاقْتَدُوْا

٥٨٠١ ح ٥ حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے میں نہیں جانتا کہ کب تک تمہارے درمیان رہوں پس تم میرے بعد ابوبکرؓ اور عمرؓ

بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

کی اقتدار و متابعت کرو۔

(ترمذی یہ حدیث غریب ہے)

٥٨٠٢ ج ٧ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ لَمْ يَرْفَعْ أَحَدٌ رَأْسَهُ غَيْرُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانَا يَتَبَسَّمَانِ إِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمُ إِلَيْهِمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم جب مسجد میں تشریف لاتے تو سوائے ابوبکرؓ و عمرؓ کے کوئی شخص سر کو نہیں اٹھا سکتا تھا یہ دونوں آپکی طرف دیکھ کر مسکراتے تھے۔ اور صلعم انکی طرف دیکھ کر مسکراتے تھے۔

(ترمذی)

٥٨٠٣ ج ٧ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ وَهُوَ آخِذٌ بِأَيْدِيهِمَا فَقَالَ هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ

حضرت ابن عمر رضؓ کہتے ہیں کہ ایک دن نبی صلعم حجرہ شریف سے نکل کر مسجد میں اسطرح تشریف لائے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ آپ کے دائیں بائیں تھے اور حضور صلعم دونوں کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے تھے اور فرمایا۔ قیامت کے روز ہم اسی طرح اٹھائے جائینگے۔

(ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے)

٥٨٠٤ ج ٨ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا

حضرت عبداللہ بن حنطبؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے ابوبکرؓ و عمرؓ کو دیکھ کر فرمایا یہ دونوں (مسلمانوں کیلئے) بمنزلہ کان اور آنکھ کے ہیں۔

(ترمذی)

٥٨٠٥ ج ٩ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَلَهُ وَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَوَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرَائِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جسکے دو وزیر آسمان کے اور دو وزیر زمین کے نہوں۔ میرے دو وزیر آسمان کے جبرئیل اور میکائیل علیہم السلام ہیں اور زمین کے دو وزیر ابوبکرؓ و عمرؓ ہیں۔

(ترمذی)

٥٨٠٦ ج ١٠ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ كَأَنَّ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ أَنْتَ وَأَبُو بَكْرٍ فَرَجَحْتَ أَنْتَ وَوُزِنَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ فَاسْتَاءَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي فَسَاءَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ ثُمَّ يُؤْتِي اللهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ

حضرت ابوبکرہ رضؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلعم سے عرض کیا میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا ایک ترازو آسمان سے اتری ہے۔ اس ترازو میں آپ کو اور ابوبکرؓ کو تولا گیا تو آپ کا وزن زیادہ رہا پھر ابوبکرؓ اور عمرؓ کو تولا گیا تو ابوبکرؓ کا وزن زیادہ رہا۔ پھر عمرؓ اور عثمانؓ کو تولا گیا تو عمرؓ کا وزن زیادہ رہا پھر ترازو کو اٹھا لیا گیا۔ اس خواب کو سنکر رسول اللہ صلعم غمگین ہو گئے۔ یعنی اس خواب نے آپکو رنجیدہ اور غمگین بنا دیا پھر آپ نے فرمایا تو نے جو دیکھا ہے یہ خلافت نبوت ہے (یعنی حضرت عمرؓ تک خلافت نبوت ہے) اس کے بعد خداوند تعالےٰ جس کو چاہے گا ملک عطا فرمائے گا۔

(ترمذی)

فصل سوم

٥٨٠٧ ج ١١ عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ عُمَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے ایک روز فرمایا کہ تمہارے پاس ایک شخص جنتیوں میں سے آئے گا۔ پس ابو بکرؓ آئے پھر آپ نے فرمایا تمہارے پاس ایک شخص جنتیوں میں سے آئے گا پس عمرؓ آئے۔

(ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے)

٥٨٠٨ ج ١٢ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَا رَأْسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجْرِيْ فِيْ لَيْلَةٍ ضَاحِيَةٍ اِذْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ يَكُوْنُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَاءِ قَالَ نَعَمْ عُمَرُ قُلْتُ وَاَيْنَ حَسَنَاتُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ اِنَّمَا جَمِيْعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ كَحَسَنَةٍ وَاحِدَةٍ مِّنْ حَسَنَاتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَوَاهُ رَزِيْنٌ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک چاندنی رات میں جب کہ رسول اللہ صلعم کا سر مبارک میری گود میں تھا۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! کیا کسی کی اتنی نیکیاں بھی ہیں جتنے آسمان پر ستارے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ عمرؓ کی نیکیاں اتنی ہی ہیں۔ پھر میں نے پوچھا اور ابو بکرؓ کی نیکیوں کا کیا حال ہے۔ آپ نے فرمایا۔ عمرؓ کی ساری عمر کی نیکیاں ابو بکرؓ کی ایک نیکی کے برابر ہیں۔

(رزین)

بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عثمانؓ کے مناقب و فضائل کا بیان

فصل اوّل

٥٨٠٩ ج ١ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِيْ بَيْتِهٖ كَاشِفًا عَنْ فَخِذَيْهِ اَوْ سَاقَيْهِ فَاسْتَاْذَنَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ كَذٰلِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَوّٰى ثِيَابَهٗ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم اپنے گھر میں اپنی رانیں یا پنڈلیاں کھولے پڑے تھے کہ ابو بکرؓ نے حاضری کی اجازت چاہی آپ نے ان کو بلا لیا اور اسی طرح لیٹے رہے۔ پھر عمرؓ نے اجازت چاہی آپ نے ان کو بلا لیا اور اسی طرح لیٹے رہے۔ پھر عثمانؓ نے اجازت طلب کی آپ اُٹھ کر بیٹھ گئے اور کپڑوں کو درست کر لیا (یعنی رانیں یا پنڈلیاں ڈھک لیں) پھر جب یہ لوگ چلے گئے تو عائشہؓ نے کہا۔ ابو بکرؓ آئے تو آپ نے جنبش نہ کی اور اسی طرح لیٹے رہے عمرؓ آئے تو آپ نے حرکت نہ کی۔ اور پڑے رہے پھر جب عثمانؓ آئے تو آپ اُٹھ کر بیٹھ گئے اور کپڑوں

لَہٗ وَلَمْ تُبَالِہٖ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ فَسَوَّیْتَ ثِیَابَکَ فَقَالَ اَلَا اَسْتَحْیِیْ مِنْ رَّجُلٍ تَسْتَحْیِیْ مِنْہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَیِیٌّ وَاِنِّیْ خَشِیْتُ اِنْ اَذِنْتُ لَہٗ عَلٰی تِلْکَ الْحَالَۃِ اَنْ لَّا یَبْلُغَ اِلَیَّ فِیْ حَاجَتِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

کو درست کرلیا (اس کا کیا سبب ہے) آپ نے فرمایا۔ کیا میں اس شخص سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ حضور صلعم نے یہ فرمایا کہ عثمان رضؓ حیادار آدمی ہے مجھ کو یہ خیال ہوا کہ اگر اسی حالت میں ان کو بلاؤں تو وہ حیا و شرم سے کہیں واپس چلے نہ جائیں اور جو کچھ ان کو کہنا ہے وہ نہ کہہ سکیں۔

(مسلم)

فصل دوم

۵۸۱۰ ج ۳ عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ نَبِیٍّ رَفِیْقٌ وَّرَفِیْقِیْ یَعْنِیْ فِی الْجَنَّۃِ عُثْمَانُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَّلَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِالْقَوِیِّ وَھُوَ مُنْقَطِعٌ

حضرت طلحہ رضؓ بن عبید اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور میرا رفیق (جنت میں) عثمان رضؓ ہے (ترمذی) ابن ماجہ نے ابوہریرہ سے روایت کیا اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اس کی اسناد قوی نہیں ہے اور یہ منقطع ہے۔

(ترمذی)

۵۸۱۱ ج ۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ شَھِدْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَحُثُّ عَلٰی جَیْشِ الْعُسْرَۃِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَیَّ مِائَۃُ بَعِیْرٍ بِاَحْلَاسِھَا وَاَقْتَابِھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ حَضَّ عَلَی الْجَیْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَیَّ مِائَتَا بَعِیْرٍ بِاَحْلَاسِھَا وَاَقْتَابِھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ حَضَّ عَلَی الْجَیْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَیَّ ثَلٰثُمِائَۃِ بَعِیْرٍ بِاَحْلَاسِھَا وَاَقْتَابِھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاَنَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَھُوَ یَقُوْلُ مَا عَلٰی عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ ھٰذِہٖ مَا عَلٰی عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ ھٰذِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

حضرت عبدالرحمن بن خباب رضؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب کہ آپ جیش عسرۃ ع۵ کی مدد کیلئے لوگوں کو جوش دلا رہے تھے عثمان رضؓ آپ کے پُرجوش الفاظ سُن کر کھڑے ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ صلعم سو اونٹ معہ جھولوں اور کجاووں کے خدا کی راہ میں پیش کروں گا اسکے بعد حضور صلعم نے سامان لشکر کی طرف، لوگوں کو متوجہ کیا اور امداد کی رغبت دلائی عثمان رضؓ پھر کھڑے ہوئے اور عرض کیا۔ یارسول اللہ! دو سو اونٹ معہ جملہ سامان کے خدا کی راہ میں نذر کردوں گا اس کے بعد آپ نے لوگوں کو سامان کی درستی و فراہمی کی طرف پھر توجہ اور رغبت دلائی اور عثمان نے پھر کھڑے ہو کر عرض کیا یارسول اللہ صلعم! تین سو اونٹ معہ جھولوں اور کجاووں کے خدا کی راہ میں پیش حاضر کردوں گا (یہ سب ملکر چھ سو اونٹ ہوتے) پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلعم منبر سے اترتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے آج عثمان رضؓ کو وہ چیز نقصان نہ پہنچائے گی جو اسکے بعد کرینگے اب عثمان رضؓ کو کوئی عمل کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا جو اسکے بعد کرینگے (یعنی ان کی یہ نیکی آئندہ کی تمام برائیوں کا کفارہ ہوگی، اور کوئی برائی انکو ضرور نہ پہنچاتے

ع۵ عسرۃ تنگی کو کہتے ہیں جس زمانہ میں یہ لشکر آپ نے تیار کیا تھا وہ زمانہ سخت تنگی کا تھا اس لئے اس لشکر کا نام جیش عسرۃ ہوگیا۔ یہ لشکر جنگ تبوک کیلئے تیار کیا گیا تھا۔ ۱۲ مترجم

گی۔

(ترمذی)

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَلْفِ دِيْنَارٍ فِيْ كُمِّهٖ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَنَثَرَهَا فِيْ حِجْرِهٖ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا فِيْ حِجْرِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ أَحْمَدُ

٥٨١٢ ح ٤ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ عثمانؓ جیش عسرۃ کی تیاری کے زمانہ میں ایک ہزار دینار اپنے کرُتے کی آستین میں بھر کر لائے اور انکو رسول اللہ صلعم کی گود میں ڈالدیا۔ میں نے دیکھا کہ حضور صلعم ان دیناروں کو اپنی گود میں الٹ پلٹ کر دیکھتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے آج کے بعد عثمانؓ کوئی بُرا عمل کرینگے (یعنی کوئی گناہ) وہ ان کو ضرر نہ پہنچائے گا۔ دو مرتبہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے۔ (احمد)

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ فَبَايَعَ النَّاسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عُثْمَانَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ فَضَرَبَ بِإِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِّنْ أَيْدِيْهِمْ لِأَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

٥٨١٣ ح ٥ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلعم نے بیعت رضوان کا حکم دیا اس وقت عثمانؓ رسول اللہ صلعم کے قاصد کی حیثیت سے مکہ گئے ہوئے تھے۔ لوگوں نے حضور صلعم کے ہاتھ پر موت کی بیعت کرلی (جب سب بیعت کر چکے) تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا عثمانؓ خدا اور خدا کے رسولؐ کے کام پر گئے ہوئے ہیں۔ پھر اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا (یعنی عثمانؓ کی طرف سے بیعت کی) پس رسول اللہ صلعم کا ہاتھ عثمانؓ کے لئے بہتر تھا۔ ان ہاتھوں سے جنہوں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے لئے بیعت کی تھی۔ (ترمذی)

وَعَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنِ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُّ الدَّارَ حِيْنَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ أُنْشِدُكُمُ اللّٰهَ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُّسْتَعْذَبُ غَيْرَ بِئْرِ رُوْمَةَ فَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِيْ بِئْرَ رُوْمَةَ يَجْعَلُ دَلْوَهٗ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِخَيْرٍ لَّهٗ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ وَأَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنَنِيْ أَنْ أَشْرَبَ مِنْهَا حَتّٰى أَشْرَبَ مِنْ مَّاءِ الْبَحْرِ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ أُنْشِدُكُمُ اللّٰهَ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِأَهْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِيْ بُقْعَةَ آلِ فُلَانٍ فَيَزِيْدُهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَّهٗ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ

٥٨١٤ ح ٦ ثمامہ بن حزن قشیریؓ کہتے ہیں کہ میں عثمانؓ کے گھر میں اس وقت حاضر ہوا جب کہ باغیوں نے اس کا محاصرہ کر رکھا تھا حضرت عثمانؓ گھر کے اندر سے کوٹھے پر آئے اور نیچے جھانک کر ان لوگوں سے جو ان کو قتل کرنا چاہتے تھے مخاطب کر کے کہا۔ میں خدا اور اسلام کا واسطہ دے کر تم سے یہ دریافت کرتا ہوں کہ تم کو یہ بات تو معلوم ہوگی کہ جب رسول اللہ صلعم ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لائے ہیں اسوقت مدینہ میں رومہ کے کنوئیں کے سوا میٹھے پانی کا کوئی کنواں نہ تھا۔ رسول خدا صلعم نے اسوقت فرمایا۔ کون شخص ہے جو رومہ کے کنوئیں کو خرید ے اور اپنے ڈول کو مسلمانوں کے ڈولوں کے ساتھ کنوئیں میں ڈالے (یعنی پھر اسکو وقف کردے) اُس ثواب کے بدلے میں جو خریدنے والے کو جنت میں ملے گا۔ میں نے اس کنوئیں کو اپنے خالص اور ذاتی مال سے خرید لیا اور آج تم اس کنوئیں کا پانی پینے سے مجھ کو روکتے ہو۔ یہاں تک کہ میں کھاری پانی پی رہا ہوں۔ لوگوں نے کہا۔ ہاں۔ ہم جانتے ہیں۔ اے اللہ تو ہم اس سے واقف ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا میں تم سے خدا اور اسلام کا واسطہ دلاکر

فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ فَأَنْتُمُ
الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنَنِيْ أَنْ أُصَلِّيَ
فِيْهَا رَكْعَتَيْنِ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ
قَالَ أُنْشِدُكُمُ اللّٰهَ وَالْإِسْلَامَ هَلْ
تَعْلَمُوْنَ إِنِّيْ جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ
مَّالِيْ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ أُنْشِدُكُمُ
اللّٰهَ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
عَلٰى ثَبِيْرِ مَكَّةَ وَمَعَهُ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ
وَأَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتّٰى تَسَاقَطَتْ
حِجَارَتُهُ بِالْحَضِيْضِ فَرَكَضَهُ
بِرِجْلِهِ قَالَ اسْكُنْ ثَبِيْرُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ
نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ قَالُوا اللّٰهُمَّ
نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ شَهِدُوْا وَرَبِّ
الْكَعْبَةِ إِنِّيْ شَهِيْدٌ ثَلَاثًا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارُ
قُطْنِيُّ

پوچھتا ہوں کہ کیا تم کو یہ معلوم ہے کہ جب مدینہ کی مسجد نمازیوں کی زیادتی کے سبب تنگ ہو گئی تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا کون شخص ہے جو فلاں شخص کی اولاد کی زمین کو خریدے اور مسجد میں اس زمین کو شامل کر کے مسجد میں وسعت پیدا کر دے۔ اس ثواب کے بدلے میں جو اس کو جنت میں ملے گا۔ میں نے اس زمین کو اپنے خالص اور ذاتی مال سے خرید کیا (اور مسجد میں شامل کر دیا) آج تم مجھ کو اس مسجد میں دو رکعت نماز پڑھنے سے روکتے ہو۔ لوگوں نے کہا۔ ہاں۔ اے اللہ ہم اس سے واقف ہیں۔ پھر عثمان رضہ نے فرمایا میں تم سے بحق خدا و اسلام دریافت کرتا ہوں کہ کیا تم اس سے واقف ہو کہ میں نے جیش عسرۃ کے سامان کو اپنے مال سے درست کیا۔ لوگوں نے کہا اے اللہ! ہم اس سے واقف ہیں۔ پھر عثمان رضہ نے کہا میں تم کو خدا اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں اور یہ دریافت کرتا ہوں کہ کیا تم اس سے آگاہ ہو کہ رسول اللہ صلعم (ایک روز) مکہ کی پہاڑی ثبیر پر کھڑے تھے اور آپ کے ہمراہ ابوبکر رضہ عمر رضہ اور میں بھی تھا۔ پہاڑ نے (آپ کے وجود باوجود کو اپنے اوپر دیکھ کر خوشی سے) حرکت کرنا شروع کی (یعنی جوش مسرت سے ہلنے لگا) یہاں تک کہ اس کے پتھر زمین پر گرنے لگے۔ حضور صلعم نے پہاڑ پر ایک ٹھوکر ماری اور فرمایا۔ اے ثبیر ٹھہر جا حرکت نہ کر تیرے اوپر ایک نبی ہے۔ ایک صدیق ہے اور دو شہید ہیں لوگوں نے کہا۔ اے اللہ (ہم عالم) یہ صحیح ہے۔ عثمان رضہ نے کہا۔ اللہ اکبر! لوگوں نے سچی گواہی دی اور قسم ہے پروردگار کعبہ کی کہ میں شہید ہوں۔ تین مرتبہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے (ترمذی۔ نسائی۔ دار قطنی)

ح ۵۸۱۵ وَعَنْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّ
بَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِيْ ثَوْبٍ فَقَالَ هٰذَا
يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدٰى فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا
هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ فَأَقْبَلْتُ
عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت مرۃ رضہ بن کعب کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فتنوں کا ذکر فرماتے سنا اور ان کو بہت قریب بتایا آپ یہ فرما رہے تھے کہ ایک شخص سر پر کپڑا ڈالے اُدھر سے گزرا۔ آپ نے اسکو دیکھ کر فرمایا یہ شخص ان ایام میں راہ راست پر ہو گا۔ مرۃ بن کعب رضہ کا بیان ہے کہ حضور صلعم کے یہ الفاظ سنکر میں اٹھا اور اس کی طرف گیا۔ دیکھا تو وہ عثمان رضہ تھے۔ پھر میں نے حضرت عثمان رضہ کا منہ حضور صلعم کی طرف کیا اور پوچھا کیا یہ شخص ان ان فتنوں میں راہ راست پر ہوگا۔ آپ نے فرمایا ہاں (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

ح ۵۸۱۶ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَا عُثْمَانُ إِنَّهُ لَعَلَّ اللّٰهَ يُقَمِّصُكَ قَمِيْصًا

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ نبی صلعم نے ایک روز عثمان رضہ سے کہا شاید کہ خداوند تعالےٰ تجھ کو ایک قمیص پہنائے (یعنی خلعت خلافت

فَإِنْ أَرَادُوكَ عَلَى خَلْعِهِ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ

عطا فرمائے، پھر اگر لوگ تجھ سے مطالبہ کریں کہ تو اس قمیص کو اتار ڈال۔ تو ان کی خواہش سے اس قمیص کو نہ اتارنا (یعنی خلافت کو ترک نہ کرنا)

(ترمذی۔ ابن ماجہ)

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَالَ يُقْتَلُ هٰذَا فِيهَا مَظْلُومًا لِعُثْمَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا

٥٨١٧ ح ٩ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فتنہ کا ذکر فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اس فتنہ میں یہ شخص ظلم سے قتل کیا جائے گا۔ یہ کہہ کر آپ نے عثمانؓ کی طرف اشارہ فرمایا۔

(ترمذی)

وَعَنْ أَبِي سَهْلَةَ قَالَ قَالَ لِي عُثْمَانُ يَوْمَ الدَّارِ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا وَأَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

٥٨١٨ ح ١٠ ابو سہلہؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے عثمانؓ نے اس روز جس روز کہ ان کو شہید کیا گیا ہے کہا۔ حضور صلعم نے مجھ کو ایک وصیت کی تھی (یعنی یہ کہا کہ خلافت کو ترک نہ کرنا) اور میں اس وصیت پر صبر کرنے والا ہوں یا اس ظلم و ستم پر صبر کرتا ہوں جو پیش آرہے ہیں (ترمذی یہ حدیث حسن صحیح ہے)

فصل سوم

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ يُرِيدُ حَجَّ الْبَيْتِ فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ قَالُوا هٰؤُلَاءِ قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنِ الشَّيْخُ فِيهِمْ قَالُوا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِي هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ أُبَيِّنْ لَكَ أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَأَشْهَدُ أَنَّ اللهَ عَفَا عَنْهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ

٥٨١٩ ح ١١ عثمان بن عبد اللہ بن موہبؓ کہتے ہیں کہ ایک مصری شخص حج کے ارادہ سے آیا اسنے ایک جگہ ایک جماعت کو بیٹھے دیکھ کر پوچھا۔ یہ کون لوگ ہیں۔ لوگوں نے کہا۔ یہ قریش ہیں۔ اس نے پوچھا ان کا شیخ کون ہے۔ لوگوں نے کہا۔ عبداللہ بن عمر۔ اس شخص نے ابن عمر کیطرف متوجہ ہو کر کہا۔ ابن عمر! میں تم سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔ تم اس کا جواب دو۔ کیا تم کو یہ معلوم ہے کہ عثمانؓ احد کی جنگ میں بھاگ گئے تھے (یعنی احد کی جنگ میں بھاگ کھڑے ہوئے تھے) ابن عمرؓ نے کہا۔ ہاں ایسا ہی ہوا تھا۔ پھر اس شخص نے پوچھا۔ تم کو معلوم ہے عثمانؓ بدر کے معرکہ سے غائب تھے اور جنگ بدر میں شریک نہ ہوتے تھے۔ ابن عمرؓ نے کہا۔ ہاں وہ بدر کے معرکہ میں موجود نہ تھے۔ پھر اس شخص نے پوچھا۔ تم کو معلوم ہے عثمان بیعت رضوان میں بھی شریک نہ تھے اور اس موقع پر بھی غائب تھے۔ ابن عمرؓ نے کہا۔ ہاں وہ بیعت رضوان میں بھی شامل نہ تھے۔ اس شخص نے ابن عمر سے تینوں باتوں کی تصدیق سنکر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا۔ ابن عمرؓ نے اس سے کہا ادھر آ میں تجھ سے حقیقت حال بیان کر دوں۔ احد کے دن عثمانؓ کا بھاگ جانا اس کے متعلق یہ کہتا ہوں۔ کہ خداوند تعالےٰ نے ان کے اس قصور کو معاف فرما دیا (جیسا کہ قرآن مجید میں اس کے متعلق یہ آیت ہے۔

اَحَدٌ اَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ اِلٰى مَكَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذِهٖ يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلٰى يَدِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ لِعُثْمَانَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اذْهَبْ بِهَا الْاٰنَ مَعَكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ) اور بدر کے دن عثمانؓ کا غائب ہونا اس کا واقعہ یہ ہے کہ حضرت رقیہؓ رسول اللہ صلعم کی صاحبزادی اور عثمانؓ کی بیوی اس زمانہ میں بیمار تھیں رسول اللہ صلعم نے (عثمانؓ کو ان کی خبر گیری کے لئے مدینہ میں چھوڑ دیا تھا اور) فرمایا تھا اور) فرمایا تھا کہ عثمانؓ کو بدر میں حاضر ہونے والوں میں سے ایک شخص کا ثواب ملے گا اور مال غنیمت میں سے بھی ایک شخص کا حصہ ملے گا اب رہا بیعت رضوان سے عثمانؓ کا غائب ہونا۔ اسکی وجہ یہ کہ اگر مکہ میں عثمانؓ سے زیادہ ہر دلعزیز و باعزت کوئی شخص ہوتا تو رسول اللہ صلعم اسی کو مکہ روانہ فرماتے لیکن چونکہ عثمانؓ سے زیادہ باعزت اور ہر دلعزیز مکہ والوں کی نظر میں کوئی شخص نہ تھا اسلئے رسول خدا صلعم نے انہیں کو مکہ روانہ کیا تاکہ وہ کفار مکہ سے آپ کی جانب سے گفتگو کریں چنانچہ عثمانؓ حضور صلعم کے حکم سے مکہ چلے گئے اور ان کی عدم موجودگی میں بیعت رضواں کا واقعہ پیش آیا۔ اور بیعت رضواں کے وقت رسول خدا صلعم نے اپنے داہنے ہاتھ کو اٹھا کر کہا۔ یہ عثمانؓ کا ہاتھ ہے۔ پھر اس ہاتھ کو اپنے دوسرے ہاتھ پر مار کر فرمایا اور یہ عثمانؓ کی بیعت ہے اسکے بعد ابن عمرؓ نے کہا تو میرے اس بیان کو لے جا جو ابھی میں نے تیرے سامنے دیا ہے یہی بیان تیرے سوالات کا مکمل اور شافی جواب ہے۔ (بخاری)

۵۸۲۰ ح ۱۲ وَعَنْ اَبِيْ سَهْلَةَ مَوْلٰى عُثْمَانَ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ اِلٰى عُثْمَانَ وَلَوْنُ عُثْمَانَ يَتَغَيَّرُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الدَّارِ قُلْنَا اَلَا نُقَاتِلُ قَالَ لَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيَّ اَمْرًا فَاَنَا صَابِرٌ نَفْسِيْ عَلَيْهِ

حضرت عثمانؓ کے آزاد کردہ غلام ابو سہلہ کہتے ہیں کہ (ایک دن) رسول خدا صلعم عثمانؓ سے چپکے چپکے کچھ باتیں کر رہے تھے اور ان باتوں کو سن کر عثمانؓ کے چہرہ کا رنگ متغیر ہوتا جاتا تھا۔ پھر جب وہ دن ہوا جبکہ عثمانؓ کو انکے گھر میں لوگوں نے گھیر لیا تو ہم نے عثمانؓ سے کہا کہ ہم ان لوگوں سے لڑیں تو عثمانؓ نے کہا کہ نہیں اسلئے کہ رسول اللہ صلعم نے مجھ کو وصیت کی ہے اور میں اس پر صابر و شاکر ہوں۔ (بیہقی)

۵۸۲۱ ح ۱۳ وَعَنْ اَبِيْ حَبِيْبَةَ اَنَّهُ دَخَلَ الدَّارَ وَعُثْمَانُ مَحْصُوْرٌ فِيْهَا وَاَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَسْتَاْذِنُ عُثْمَانَ فِي الْكَلَامِ فَاَذِنَ لَهُ فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِيْ فِتْنَةً وَّاخْتِلَافًا اَوْ قَالَ اخْتِلَافًا وَّفِتْنَةً فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ لَّنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْ مَا تَاْمُرُنَا بِهٖ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْاَمِيْرِ وَاَصْحَابِهٖ وَهُوَ يُشِيْرُ اِلٰى عُثْمَانَ بِذٰلِكَ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ

ابو حبیبہؓ کہتے ہیں کہ میں حضرت عثمانؓ کے مکان میں داخل ہوا جب کہ لوگوں نے گھر کا محاصرہ کر رکھا تھا اور عثمانؓ محصور تھے میں نے سنا کہ ابو ہریرہؓ عثمانؓ سے کچھ کہنے کی اجازت مانگ رہے ہیں عثمانؓ نے انکو اجازت دے دی۔ اور ابو ہریرہؓ نے کھڑے ہو کر اول خدا کی حمد و ثنا کی اور پھر کہا۔ میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ کہ میرے بعد تم فتنوں اور اختلافات باہمی سے دوچار ہو گے (یعنی انکے ذریعہ تمہاری آزمائش کی جائیگی یہ سنکر ایک شخص نے کہا یا رسول اللہؐ اس وقت ہم کس کی متابعت کریں یا یہ کہا اس زمانے میں ہم کو آپ کیا کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ امیر اور انکے دوستوں کی اطاعت تم پر

دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ

لازم ہے۔ امیر کا لفظ فرماتے ہوئے آپ نے عثمانؓ کی طرف اشارہ فرمایا (بیہقی)

بَابُ مَنَاقِبِ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

حضرت ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم کے مشترکہ مناقب و فضائل کا بیان

فصل اول

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهٗ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

٥٨٢٢ ح١ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک روز نبی صلعم اور آپ کے ہمراہ ابوبکرؓ، عمرؓ، اور عثمان کوہ احد پر چڑھے احد حرکت کرنے لگا (یعنی جوش مسرت میں جھومنے لگا) آپ نے احد پر ایک ٹھوکر لگائی اور فرمایا احد ٹھہر جا۔ تیرے اوپر ایک نبی ہے۔ ایک صدیق اور دو شہید ہیں (بخاری)

وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَائِطٍ مِنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِفْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهٗ فَاِذَا اَبُوْ بَكْرٍ فَبَشَّرْتُهٗ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللهَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِفْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهٗ فَاِذَا عُمَرُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللهَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِيْ اِفْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيْبُهٗ فَاِذَا عُثْمَانُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللهَ ثُمَّ قَالَ اللهُ الْمُسْتَعَانُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

٥٨٢٣ ح٢ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ میں مدینہ کے ایک باغ میں رسول اللہ صلعم کے ساتھ تھا کہ ایک شخص آیا اور اس باغ کا دروازہ کھلوایا رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ دروازہ کھول دو اور آنے والے شخص کو بشارت دو میں نے دروازہ کھولا دیکھا تو وہ ابوبکرؓ تھے میں نے ان کو جنت کی بشارت دی جیسا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا تھا۔ اس پر ابوبکرؓ نے خدا کی حمد و ثنا کی اور شکریہ ادا کیا۔ پھر ایک شخص اور آیا اور دروازہ کھلوایا رسول اللہ صلعم نے فرمایا دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی بشارت دو۔ چنانچہ میں نے دروازہ کھولا دیکھا تو وہ عمرؓ تھے میں نے ان کو رسول اللہ صلعم کی بشارت سے آگاہ کیا انہوں نے خدا کی حمد و ثنا کی اور شکر ادا کیا پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھلوایا۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا دروازہ کھول دو اور ان مصائب پر جو اس آنے والے شخص کو پہنچیں گے۔ جنت کی بشارت دو۔ میں نے دروازہ کھولا دیکھا تو وہ عثمان تھے میں نے ان کو رسول اللہ صلعم کے ارشاد سے آگاہ کیا۔ انھوں نے خدا کی حمد و ثنا کی، شکر ادا کیا اور پھر کہا اللہ تعالیٰ سے ان مصائب پر مدد طلب کی جاتی ہے (بخاری و مسلم)

فصل دوم

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ

٥٨٢٤ ح٣ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلعم کی زندگی میں یہ کہا کرتے کہ ابوبکرؓ۔ عمرؓ، عثمانؓ۔ اللہ تعالیٰ ان سب سے

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

راضی ہو (یعنی جب ان حضرات کا ہم لوگ ذکر کیا کرتے تھے تو اس ترتیب سے ذکر کیا کرتے تھے۔ (ترمذی)

فصل سوم

۵۸۲۵ ح ۱۴ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِیَ اللَّیْلَۃَ رَجُلٌ صَالِحٌ کَاَنَّ اَبَا بَکْرٍ نِیْطَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنِیْطَ عُمَرُ بِاَبِیْ بَکْرٍ وَنِیْطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ قَالَ جَابِرٌ فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْنَا اَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَمَّا نَوْطُ بَعْضِھِمْ بِبَعْضٍ فَھُمْ وُلَاۃُ الْاَمْرِ الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰہُ بِہٖ نَبِیَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے آج رات ایک مرد صالح (یعنی نبی صلعم) کو خواب میں یہ دکھایا گیا کہ گویا ابوبکر رضؓ کو رسول اللہ صلعم کے ساتھ وابستہ کر دیا گیا ہے اور عمر رضؓ کو ابوبکر رضؓ کے ساتھ پیوستہ کر دیا گیا ہے اور عثمان رضؓ کو عمر رضؓ سے لاحق کر دیا گیا ہے۔ جابر رضؓ کا بیان ہے کہ جب ہم رسول اللہ صلعم کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے تو ہم نے یہ رائے قائم کی کہ مرد صالح سے مراد رسول اللہ صلعم ہیں اور تینوں حضرات کا ایک دوسرے سے لاحق و پیوست ہونا اس سے مراد اس امر کی ولایت و خلافت ہے جس پر خداوند تعالیٰ نے رسول اللہ صلعم کو مامور کر کے بھیجا ہے۔ (ابوداؤد)

بَابُ مَنَاقِبِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رضؓ!

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مناقب وفضائل!

فصل اول

۵۸۲۶ ح ۱ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے حضرت علی رضؓ کی نسبت فرمایا تو میرے لئے ایسا ہی ہے جیسا کہ موسیٰ ؑ کے لئے ہارون ؑ تھے۔ البتہ اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا جس طرح ہارون ؑ پیغمبر تھے، تو پیغمبر نہیں ہو سکتا۔ اسلئے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

۵۸۲۷ ح ۲ وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَیْشٍ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ وَالَّذِیْ فَلَقَ الْحَبَّۃَ وَبَرَاَ النَّسَمَۃَ اِنَّہٗ لَعَھْدُ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیَّ اَنْ لَّا یُحِبُّنِیْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا یُبْغِضُنِیْ اِلَّا مُنَافِقٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

زر بن حبیش کہتے ہیں کہ علی رضؓ نے کہا ہے کہ قسم ہے اس ذات کی جسنے دانہ کو پھاڑا (یعنی اُگایا) اور ذی روح کو پیدا کیا کہ نبی اُمی صلعم نے مجھ کو حکم دیا اور یہ وصیت کی کہ مجھ سے (یعنی علی رضؓ سے) صرف وہ شخص محبت کرے گا جو مومن ہوگا اور وہ مجھ سے وہ شخص بغض وعداوت رکھے گا جو منافق ہوگا۔ (مسلم)

۵۸۲۸ ح ۳ وَعَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ

حضرت سہل بن سعد رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے خیبر

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُوْنَ اَنْ يُّعْطَاهَا فَقَالَ اَيْنَ عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالُوْا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ قَالَ فَاَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاُتِيَ بِهٖ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَيْنَيْهِ فَبَرَاَ حَتّٰى كَاَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا قَالَ انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ تَكُوْنَ لَكَ حُمُرُ النَّعَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ الْبَرَاءِ قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ فِيْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ

کے دن فرمایا میں یہ جھنڈا ایک ایسے شخص کو دوں جس کے ہاتھوں سے خداوند تعالےٰ قلعہ خیبر کو فتح کرائے گا۔ اور وہ شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھے گا اور اللہ تعالیٰ اور اللہ کا رسولؐ اس سے محبت کرے گا جب صبح ہوئی تو تمام لوگ حضور صلعم کی خدمت میں یہ امید لے کر حاضر ہوئے کہ وہ جھنڈا انہیں کو ملے گا (جب سب لوگ جمع ہو گئے تو) آپ نے پوچھا۔ علیؓ بن ابی طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کوئی جا کر ان کو بلا لائے۔ چنانچہ ان کو بلا کر لایا گیا رسول اللہ صلعم نے انکی آنکھوں پر لعاب دہن لگایا اور وہ اچھی ہو گئیں گویا دکھتی ہی نہ تھیں پھر آپ نے انکو جھنڈا عطا فرمایا۔ علیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ان لوگوں سے (یعنی دشمنوں سے) اس وقت تک لڑوں جب تک وہ ہماری مانند (مسلمان) نہ ہو جائیں۔ آپ نے فرمایا جاؤ۔ اور اپنی فطری نرمی و آہستگی سے کام (جب تم میدان جنگ میں پہنچ جاؤ تو پہلے دشمنوں کو اسلام کی دعوت دو (یعنی اسلام کی طرف بلاؤ) اور پھر بتلاؤ کہ اسلام قبول کرنے کے بعد ان پر خدا کا کیا حق ہے۔ خدا کی قسم! اگر تمہاری تحریک و تبلیغ سے خداوند تعالےٰ نے ایک شخص کو بھی ہدایت دیدی تو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بہت بہتر ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

۵۸۲۹ ح ۳

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عَلِيًّا مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت عمران بن حصین رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے ہوں۔ اور علیؓ ہر مومن کا دوست و مددگار ہے۔ (ترمذی)

۵۸۳۰ ح ۵

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ

حضرت زید بن ارقمؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے جس شخص کا میں دوست ہوں علیؓ اسکا دوست ہے (یعنی جسکو میں دوست رکھتا ہوں علیؓ بھی اس کو دوست رکھتا ہے) (احمد، ترمذی)

۵۸۳۱ ح ۶

وَعَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ مِّنِّيْ وَاَنَا مِنْ عَلِيٍّ وَلَا يُؤَدِّيْ عَنِّيْ اِلَّا اَنَا اَوْ عَلِيٌّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ اَبِيْ جُنَادَةَ

حضرت حبشی بن جنادہؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے ہوں اور میری جانب سے کوئی عہد نہ کرے اور نہ کوئی معاہدہ کرے مگر میں خود یا میری جانب سے علیؓ (ترمذی، احمد)

٥٨٣٢ وَعَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ اٰخٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَصْحَابِهٖ فَجَآءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ فَقَالَ اٰخَيْتَ بَيْنَ اَصْحَابِكَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَحَدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ اَخِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے صحابہؓ کے درمیان اخوت (بھائی چارہ) قائم کر دیا تھا (یعنی دو دو صحابہؓ کو بھائی بھائی بنا دیا تھا) پھر علیؓ آئے اس حال میں کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور رسول اللہ صلعم سے عرض کیا آپ نے صحابہؓ کے درمیان اخوت قائم کی اور مجھ کو کسی کا بھائی نہ بنایا (یعنی میرے ساتھ کسی کی اخوت قرار نہ دی) رسول اللہ صلعم نے فرمایا دنیا اور آخرت دونوں میں تو میرا بھائی ہے۔ (ترمذی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے)

٥٨٣٣ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرٌ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ ائْتِنِيْ بِاَحَبِّ خَلْقِكَ اِلَيْكَ يَاْكُلُ مَعِيْ هٰذَا الطَّيْرَ فَجَآءَهٗ عَلِيٌّ فَاَكَلَ مَعَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم کے پاس ایک بھنا ہوا پرندہ رکھا تھا کہ آپ نے یہ دعا فرمائی اے اللہ تو میرے پاس اس شخص کو بھیج جو تجھ کو اپنی مخلوق میں بہت پیارا ہو۔ تاکہ وہ میرے ساتھ اس پرندہ کو کھائے۔ اس دعا کے بعد آپ کی خدمت میں علیؓ حاضر ہوئے اور آپ کے ساتھ پرندہ کا گوشت کھایا۔ (ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے)

٥٨٣٤ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ اِذَا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَانِيْ وَاِذَا سَكَتُّ ابْتَدَاَنِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں جب رسول اللہ صلعم سے سوال کرتا تو آپ مجھے دیتے اور جب میں خاموش ہوتا اس وقت بھی دیتے (ترمذی۔ حدیث حسن غریب ہے)

٥٨٣٥ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَالَ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ شَرِيْكٍ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَحَدٍ مِّنَ الثِّقَاتِ غَيْرَ شَرِيْكٍ

حضرت علیؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے میں حکمت کا گھر ہوں اور علیؓ حکمت کے گھر کا دروازہ ہے۔

اس کو ترمذی نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور کہا کہ بعضوں نے اس کو شریک سے روایت کیا اور صنابحی کا ذکر نہیں کیا اور ہم اس حدیث کو شریک کے سوا کسی ثقہ سے نہیں جانتے ہیں۔ (ترمذی)

٥٨٣٦ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا انْتَجَيْتُهٗ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ انْتَجَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے علیؓ کو بلایا اور ان سے سرگوشی کی (یعنی خفیہ طور پر آہستہ آہستہ کچھ باتیں کیں) جب ان باتوں میں دیر ہو گئی تو لوگوں نے کہا رسول اللہ صلعم نے اپنے چچا کے بیٹے سے دیر تک سرگوشی کی رسول اللہ صلعم نے یہ سنکر فرمایا۔ میں نے سرگوشی نہیں کی خدا نے ان سے سرگوشی کی ہے۔ (ترمذی)

٥٨٣٧ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يُّجْنِبُ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ قَالَ

حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے علیؓ سے فرمایا میرے اور تیرے سوا کسی شخص کو یہ جائز نہیں ہے کہ وہ جنابت (ناپاکی) کی حالت میں اس مسجد کے اندر آئے۔ علی بن منذر کہتے ہیں کہ میں

عَلِيِّ بْنِ الْمُنْذِرِ فَقُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ مَا مَعْنَى هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهُ جُنُبًا غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

نے ضرار بن صرد سے پوچھا اس حدیث کا کیا مطلب ہے انہوں نے کہا کہ یہ معنی ہیں میرے اور تیرے سوا کسی کو جنابت کی حالت میں اس مسجد کے اندر سے گزرنا جائز نہیں ہے۔ (ترمذی۔ یہ حدیث حسن غریب)

[illegible] وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا فِيْهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِيْ حَتّٰى تُرِيَنِيْ عَلِيًّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ام عطیہؓ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلعم نے ایک لشکر کو کہیں بھیجا جس میں علیؓ بھی تھے ام عطیہؓ کا بیان ہے کہ علیؓ کے چلے جانے کے بعد میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سُنا یعنی ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو اسوقت تک موت نہ دینا جب تک کہ تو مجھ کو علیؓ کو نہ دکھا دے۔ (ترمذی)

فصل سوم

[illegible] عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے علیؓ سے منافق محبت نہیں رکھتا اور مومن علیؓ سے بغض و عداوت نہیں رکھتا۔ (احمد۔ ترمذی)

[illegible] وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جس شخص نے علیؓ کو بُرا کہا گویا مجھ کو بُرا کہا۔ (احمد)

[illegible] وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْكَ مَثَلٌ مِنْ عِيْسٰى اَبْغَضَتْهُ الْيَهُوْدُ حَتّٰى بَهَتُوْا اُمَّهٗ وَاَحَبَّتْهُ النَّصَارٰى حَتّٰى اَنْزَلُوْهُ بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِيْ لَيْسَتْ لَهٗ ثُمَّ قَالَ يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ يُقَرِّظُنِيْ بِمَا لَيْسَ فِيَّ وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهٗ شَنَاٰنِيْ عَلٰى اَنْ يَبْهَتَنِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلعم نے فرمایا تجھ میں عیسیٰؑ سے ایک مشابہت ہے۔ یہودیوں نے ان کو برا سمجھا یہاں تک کہ انکی والدہ پر زنا کی تہمت لگائی۔ اور نصاریٰ نے انکو اتنا پسند محبوب قرار دیا کہ ان کو اس درجہ پر پہنچا دیا جو ان کے لئے ثابت نہیں ہے (یعنی خدا کا بیٹا)، اسکے بعد نبی صلعم نے فرمایا کہ میرے معاملہ میں (یعنی علیؓ کے معاملہ میں دو شخص (یعنی دو جماعتیں) ہلاک ہوں گی (یعنی گمراہی میں مبتلا ہوں گی)، ایک تو وہ جو حد سے زیادہ مجھ سے محبت رکھنے والا ہوگا اور مجھ میں وہ خوبیاں بتلائے گا جو مجھ میں نہوں گی۔ دوسرے وہ جو میرا دشمن ہوگا اور مجھ سے دشمنی اسکو اس امر پر آمادہ کرے گی کہ وہ مجھ پر بہتان باندھے۔ (احمد)

[illegible] وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِيْرِ خُمٍّ اَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا بَلٰى

حضرت براء بن عازبؓ اور زید بن ارقم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم جب غدیر خم میں قیام پذیر ہوئے (غدیر خم ایک مقام کا نام ہے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہے۔) تو علیؓ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر فرمایا کیا تم کو معلوم ہے کہ مومنوں کے نزدیک میں ان کی جانوں سے زیادہ عزیز

قَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ اَوْلٰی بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَفْسِهٖ قَالُوْا بَلٰی فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ فَلَقِيَهٗ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهٗ هَنِيْئًا يَّا ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ اَصْبَحْتَ وَاَمْسَيْتَ مَوْلٰی كُلِّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ

وبہتر ہوں - لوگوں نے عرض کیا ہاں - پھر آپ نے فرمایا - کیا تم کو یہ معلوم نہیں ہے کہ میں ہر مومن کے نزدیک اس کی جان سے زیادہ عزیز و پیارا ہوں لوگوں نے عرض کیا ہاں - پھر آپ نے فرمایا - اے اللہ تعالیٰ! جس شخص کا میں دوست ہوں علی رض اس کا دوست ہے - اے اللہ تعالیٰ! تو اس شخص کو دوست بنا جو علی رض کو دوست رکھے اور اس شخص کو اپنا دشمن خیال کر جو علی رض سے دشمنی رکھے - اس واقعہ کے بعد علی رض نے عمر سے ملاقات کی عمر رض نے ان سے کہا ابوطالب کے بیٹے! خوش رہو تم صبح اور شام ہر وقت ہر مومن مرد اور ہر مومن عورت کے دوست اور محبوب ہو۔ (احمد)

وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ خَطَبَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ فَاطِمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا صَغِيْرَةٌ ثُمَّ خَطَبَهَا عَلِیٌّ فَزَوَّجَهَا مِنْهُ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ

حضرت بریدہ رض کہتے ہیں کہ ابوبکر رض اور عمر رض نے حضرت فاطمہ رض کے لئے اپنا پیام بھیجا (یعنی منگنی کا پیام دیا) رسول خدا صلعم نے اس پیام کے جواب میں فرمایا - فاطمہ رض! ابھی چھوٹی ہے پھر علی رض نے اپنا پیام بھیجا اور رسول اللہ صلعم نے فاطمہ رض سے نکاح کر دیا - (نسائی)

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ عَلِیٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے مسجد نبوی کے اندر، تمام لوگوں کے گھروں کے دروازوں کو بند کرا دیا مگر علی رض کا دروازہ مسجد کیطرف باقی رکھا - (ترمذی - یہ حدیث غریب ہے)

وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ كَانَتْ لِیْ مَنْزِلَةٌ مِّنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَكُنْ لِاَحَدٍ مِّنَ الْخَلَائِقِ اٰتِيْهِ بِاَعْلٰی سَحَرٍ فَاَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ فَاِنْ تَنَحْنَحَ انْصَرَفْتُ اِلٰی اَهْلِیْ وَاِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ

حضرت علی رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کی نظر میں میرا اتنا مرتبہ تھا کہ مخلوق میں سے اتنا مرتبہ کسی کا نہ تھا میں صبح ہی صبح رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوتا اور کہتا السلام علیکم! نبی اللہ! اگر آپ السلام کے جواب میں کھنکار تے تو میں اپنے گھر واپس چلا جاتا اور آپ نہ کھنکار تے تو میں گھر کے اندر چلا جاتا - (نسائی)

وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّ بِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَجَلِیْ قَدْ حَضَرَ فَاَرِحْنِیْ وَاِنْ كَانَ مُتَاَخِّرًا فَارْفَعْنِیْ وَاِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ فَاَعَادَ عَلَيْهِ قَالَ فَضَرَبَهٗ بِرِجْلِهٖ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَافِهٖ اَوِ اشْفِهٖ شَكَّ الرَّاوِیْ قَالَ فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجَعِیْ بَعْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت علی رض کہتے ہیں میں بیمار تھا اور کہہ رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ! اگر میری موت کا وقت آگیا ہے تو مجھ کو موت دیکر راحت عنایت فرما اور اگر ابھی موت کا وقت نہیں آیا ہے تو میری زندگی میں وسعت بخش اور اگر یہ بیماری آزمائش و امتحان ہے تو مجھ کو صبر عطا فرما کر رسول اللہ صلعم تشریف لے آئے اور فرمایا تو نے کسطرح کہا ہے پھر کہنا - میں نے دعا کے الفاظ کو پھر کہا رسول اللہ صلعم نے پاؤں سے مجھ کو ٹھکرا کر فرمایا! - اے اللہ تعالیٰ اس کو عافیت فرما یا شفا بخش (راوی کو شک ہے کہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے یا دوسرے الفاظ، علی رض کا بیان ہے کہ اس دعا کے بعد پھر مجھ کو شکایت یا مرض کبھی نہ ہوا (ترمذی - یہ حدیث حسن صحیح ہے)

بَابُ مَنَاقِبِ الْعَشَرَةِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ

عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کے مناقب وفضائل کا بیان

فصل اوّل

۵۸۴۷ ح ۱

عَنْ عُمَرَ قَالَ مَا اَحَدٌ اَحَقُّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَسَمّٰى عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت عمر رض نے اپنی وفات کے وقت کہا۔ اس امر (یعنی خلافت) کا ان لوگوں سے زیادہ مستحق نہیں جن سے رسول اللہ صلعم راضی وخوش ہو گئے (یعنی اپنی وفات کے وقت جن لوگوں سے رسول اللہ صلعم راضی اور خوش تھے)، اس کے بعد عمر رض نے یہ نام گنائے۔ علی رض عثمان رض۔ زبیر رض طلحہ رض سعد اور عبدالرحمٰن رض۔ (بخاری)

۵۸۴۸ ح ۲

وَعَنْ قَيْسِ ابْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ رَاَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقٰى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت قیس بن عازم رض کہتے ہیں کہ میں نے طلحہ رض کے ہاتھ کو بیکار وشل دیکھا انہوں نے اس ہاتھ سے احد کے دن رسول اللہ صلعم کو کفار کے حملوں سے بچایا تھا۔ (بخاری)

۵۸۴۹ ح ۳

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ الْاَحْزَابِ قَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت جابر رض کہتے ہیں کہ احزاب کے دن رسول اللہ صلعم نے فرمایا دشمن کی خبر کون لائے گا۔ زبیر رض نے کہا میں لاؤں گا۔ نبی صلعم نے یہ سنکر، فرمایا ہر نبی کے حواری (مددگار) ہوتے ہیں میرا مددگار زبیر رض ہے۔ (بخاری ومسلم)

۵۸۵۰ ح ۴

وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّاْتِ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَيَاْتِيْنِيْ بِخَبَرِهِمْ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ فَقَالَ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت زبیر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے، کون ہے جو یہود بنی قریظہ کے پاس جائے اور انکی خبر میرے پاس لائے یہ سنکر میں روانہ ہو گیا (یعنی زبیر رض) پھر جب واپس آیا تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا میرے ماں باپ تجھ پر فدا۔ (بخاری)

۵۸۵۱ ح ۵

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ اَبَوَيْهِ لِاَحَدٍ اِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَاِنِّيْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ يَوْمَ اُحُدٍ يَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت علی رض کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلعم کو کسی کے لئے ماں باپ کو جمع کرتے نہیں دیکھا مگر سعد بن مالک رض کیلئے چنانچہ احد کے دن میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سنا۔ سعد تیر چلا میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔ (بخاری ومسلم)

۵۸۵۲ ح ۶

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ اِنِّيْ لَاَوَّلُ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت سعد بن ابی وقاص رض کہتے ہیں کہ عرب میں۔ میں پہلا شخص ہوں جس نے خدا کی راہ میں تیر چلایا ہے۔ (بخاری ومسلم)

۵۸۵۳ ح۷ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَهِرَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِيْنَةَ لَيْلَةً
فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِيْ إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ
سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ أَنَا سَعْدٌ قَالَ مَا جَاءَ
بِكَ قَالَ وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ خَوْفٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَحْرُسُهُ فَدَعَا
لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
نَامَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ ایک دفعہ کسی غزوہ سے مدینہ میں واپس آکر رسول اللہ صلعم رات بھر دشمن کے خوف سے نہ سوئے اور فرمایا۔ کاش کوئی مرد صالح ہوتا جو میری نگہبانی کرتا۔ یکایک ہم نے ہتھیار کی آواز سُنی۔ رسول اللہ صلعم نے پوچھا کون ہے آواز آئی میں سعد ہوں آپ نے پوچھا۔ تم کیوں کر آئے۔ سعد رضؓ نے کہا میرے دل میں رسول اللہ صلعم کی نسبت خوف پیدا ہوا۔ اور میں آپ کی نگہبانی کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ رسول اللہ صلعم نے سعد رضؓ کے لئے دعا فرمائی اور پھر سو رہے۔ (بخاری ومسلم)

۵۸۵۴ ح۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِيْنٌ وَأَمِيْنُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ
أَبُوْ عُبَيْدَةَ ابْنُ الْجَرَّاحِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے ہر قوم کا ایک امانت دار ہے اور اس اُمت کے امین ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح ہیں۔ (بخاری ومسلم)

۵۸۵۵ ح۹ وَعَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ
وَسُئِلَتْ مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُسْتَخْلِفًا لَوِ اسْتَخْلَفَهُ قَالَتْ أَبُوْ بَكْرٍ فَقِيْلَ ثُمَّ بَعْدَ
أَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ عُمَرُ قِيْلَ مَنْ بَعْدَ عُمَرَ قَالَتْ أَبُوْ
عُبَيْدَةَ ابْنُ الْجَرَّاحِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ابن ابی ملیکہ رضؓ کہتے ہیں کہ عائشہ رضؓ سے پوچھا گیا تھا کہ رسول اللہ صلعم اگر خلیفہ بناتے تو اپنی زندگی میں کس کو خلیفہ مقرر فرماتے میں نے اسکے جواب میں عائشہ کو یہ فرماتے سُنا۔ ابوبکر رضؓ کو پھر پوچھا گیا ابوبکر رضؓ کے بعد کس کو خلیفہ بناتے۔ عائشہ نے کہا عمر رضؓ کو۔ پھر پوچھا گیا عمر رضؓ کے بعد۔ عائشہ رضؓ نے فرمایا ابو عبیدہ بن الجراح کو (مسلم)

۵۸۵۶ ح۱۰ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى حِرَاءٍ هُوَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ
وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهْدَءْ
فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ وَزَادَ
بَعْضُهُمْ وَسَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ وَلَمْ يَذْكُرْ
عَلِيًّا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں کہ حرا پہاڑ پر رسول اللہ صلعم ابوبکر رضؓ عمر رضؓ۔ عثمان رضؓ۔ علی رضؓ۔ طلحہ رضؓ اور زبیر رضؓ کھڑے تھے کہ حرا پر کا وہ پتھر جس پر سب کھڑے تھے حرکت کرنے لگا۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ٹھہر جا۔ تیرے اوپر کوئی نہیں ایک نبی ہے۔ صدیق ہے۔ اور شہید ہیں اور بعض راویوں نے یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ اور تیرے اوپر سعد بن ابی وقاص رضؓ ہے۔ اور علی رضؓ کا ذکر نہیں کیا ہے (مسلم)

فصل دوم

۵۸۵۷ ح۱۱ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ
فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ
فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ

حضرت عبدالرحمٰن رضؓ بن عوف کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے۔ ابوبکر رضؓ جنت میں ہے۔ عمر رضؓ جنت میں ہے عثمان رضؓ جنت میں ہے علی رضؓ جنت میں ہے۔ طلحہ رضؓ جنت میں ہے۔ زبیر جنت میں ہے عبدالرحمٰن بن عوف رضؓ جنت میں ہے سعد بن ابی وقاص جنت میں ہے

عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ

سعید بن زید رضہ جنت میں ہے۔ اور عبیدہ بن الجراح جنت میں ہے (یعنی یہ سب لوگ جنتی ہیں۔ یہی دسوں اصحابؓ عشرہ مبشرہ کہلاتے ہیں (ترمذی)

٥٨٥٨ ح ١٢ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ وَأَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللهِ عُمَرُ وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَقْرَؤُهُمْ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ ابْنُ الْجَرَّاحِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرُوِيَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ مُرْسَلًا وَفِيهِ وَأَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ

حضرت انس رضہ کہتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا ہے میری اُمت میں ابوبکرؓ میری امت پر سب سے زیادہ مہربان ہے۔ اور میری اُمت میں عمر رضہ خدا کے کاموں میں (یعنی دینی امور میں) سب سے زیادہ سخت ہے اور میری اُمت میں سچا حیادار عثمان رضہ ہے اور میری اُمت میں فرائض کا زیادہ علم رکھنے والا زید بن ثابتؓ ہے اور میری امت میں زیادہ قرآن خوان اور ماہر تجوید ابی بن کعبؓ ہے اور حرام وحلال کا زیادہ جاننے والا معاذ بن جبلؓ ہے اور ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس اُمت کا امین ابو عبیدہ بن الجراح ہے۔

(احمد۔ ترمذی)

٥٨٥٩ ح ١٣ وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَعَدَ طَلْحَةُ تَحْتَهُ حَتَّى اسْتَوٰى عَلَى الصَّخْرَةِ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْجَبَ طَلْحَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت زبیر رضہ کہتے ہیں کہ اُحد کے دن نبی صلعم کے جسم پر دو زرہیں تھیں آپ نے (لشکر اور دشمن کی حالت کو دیکھنے کے لئے) ایک پتھر پر چڑھنا چاہا لیکن (زرہوں کے بوجھ سے) نہ چڑھ سکے طلحہ رضہ بیٹھ گئے اور حضور صلعم ان کے اوپر چڑھکر بیٹھ گئے۔ پھر میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سُنا۔ طلحہ رضہ نے واجب کرلیا (یعنی طلحہ رضہ نے جنت کو اپنے لئے واجب کرلیا۔

(ترمذی)

٥٨٦٠ ح ١٤ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَظَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ وَقَدْ قَضَى نَحْبَهُ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هٰذَا وَفِي رِوَايَةٍ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى شَهِيدٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت جابر رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے طلحہ بن عبیدہ رضہ کی طرف دیکھا اور فرمایا جو شخص یہ چاہتا ہو کہ ایک ایسے شخص کی طرف دیکھے جو زمین پر چلتا ہے لیکن حقیقت میں وہ مردہ ہے یا موت کے انتظار میں ہے تو وہ اس شخص (یعنی طلحہ رضہ) کی طرف دیکھے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جو شخص ایسے شہید کو دیکھنا چاہے جو زمین پر چلتا ہے تو طلحہ بن عبیداللہ کی طرف دیکھے (یعنی طلحہ بن عبیداللہ رضہ ان لوگوں میں سے جنہوں نے رسول اللہ صلعم سے جو عہد کیا اسکو پورا کرکے دکھایا۔ یہ لوگ حقیقت میں مردہ اور شہید ہیں زمین پر چلتے ہیں)

(ترمذی)

٥٨٦١ ح ١٥ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعَتْ أُذُنِي مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

حضرت علی رضہ کہتے ہیں کہ میرے کانوں نے رسول اللہ صلعم کے منہ سے یہ الفاظ نکلتے سُنے ہیں۔ طلحہ رضہ۔ اور زبیر رضہ جنت میں میرے ہمسائے ہیں۔

(ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے)

۵۸۶۲ / ۱۶ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ يَعْنِيْ يَوْمَ اُحُدٍ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ رَمْيَتَهٗ وَاَجِبْ دَعْوَتَهٗ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے اُحد کے دن سعد بن ابی وقاص کے حق میں، فرمایا اے اللہ تعالیٰ! اس کی تیراندازی کو قوی و مضبوط کر اور اسکی دعا قبول فرما۔ (شرح السنۃ)

۵۸۶۳ / ۱۷ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ اِذَا دَعَاكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت سعدؓ بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے دعا فرمائی۔ اے اللہ! سعدؓ کی دعا قبول فرما جب کہ وہ تجھ سے دعا مانگے۔ (ترمذی)

۵۸۶۴ / ۱۸ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَاهُ وَاُمَّهٗ اِلَّا لِسَعْدٍ قَالَ لَهٗ يَوْمَ اُحُدٍ اِرْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ وَقَالَ لَهٗ اِرْمِ اَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے اپنے ماں باپ کو کسی کے لئے جمع نہیں کیا۔ مگر سعد بن ابی وقاص کے لئے چنانچہ۔ اُحد کے دن ان سے فرمایا سعدؓ! تیر چلا تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں اور سعدؓ کے لئے آپ نے یہ بھی فرمایا تیر پھینکے جا اے قوی جوان۔ (ترمذی)

۵۸۶۵ / ۱۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِيْ فَلْيُرِنِيْ امْرَءٌ خَالَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ كَانَ سَعْدٌ مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ وَكَانَتْ اُمُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ فَلِذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِيْ وَفِي الْمَصَابِيْحِ فَلْيُكْرِمَنَّ بَدَلَ فَلْيُرِنِيْ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کی خدمت میں سعد بن ابی وقاصؓ حاضر ہوتے نبی صلعم نے ان کی طرف اشارہ کر کے، فرمایا۔ یہ میرا ماموں ہے پس چاہیئے کہ کوئی شخص اپنا ایسا ماموں مجھ کو دکھلائے (ترمذی) ترمذی کا بیان ہے کہ سعدؓ قبیلہ بنی زہرہ میں سے تھے جو قریش کی ایک شاخ ہے اور نبی صلعم کی والدہ بھی اس قبیلہ سے تھیں اسی تعلق کی بنا پر نبی صلعم نے سعدؓ کو اپنا ماموں کہا۔

فصل سوم

۵۸۶۶ / ۲۰ عَنْ قَيْسِ ابْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ ابْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ اِنِّيْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَرَاَيْتُنَا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا الْحُبُلَةُ وَوَرَقُ السَّمُرِ وَاِنْ كَانَ اَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهٗ خِلْطٌ ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُوْ اَسَدٍ تُعَزِّرُنِيْ عَلَى الْاِسْلَامِ لَقَدْ خِبْتُ اِذًا وَضَلَّ عَمَلِيْ وَكَانُوْا وَشَوْا بِهٖ اِلٰى عُمَرَ وَقَالُوْا لَا يُحْسِنُ يُصَلِّيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت قیس بن ابی حازمؒ کہتے ہیں کہ میں نے سعد بن ابی وقاصؓ کو یہ کہتے سنا ہے کہ عرب میں۔ میں پہلا شخص ہوں جسنے خدا کی راہ میں تیر چلایا ہے۔ اور ہمنے اپنے آپ کو اس حال میں دیکھا ہے کہ ہم رسول اللہ صلعم کے ساتھ جہاد کرتے تھے اور ہمارے پاس کھانا نہ ہوتا تھا مگر کیکر کی پھلیاں اور کیکر کی پتی کھاتے اور ہم میں سے لوگ ایسا پاخانہ پھرتے تھے جیسی کہ بکری کی مینگیاں ہوتی ہیں اور اسکے بعض اجزا بعض سے مخلوط نہ ہوتے تھے (یعنی پاخانہ بالکل خشک ہوتا تھا) پھر قبیلہ بنو اسد کے لوگ اسلام کی باتوں پر مجھ کو زجر و توبیخ کرنے لگے یعنی باین ہمہ کہ، ہمنے رسول اللہ صلعم کے ساتھ اس حال میں زندگی گزاری ہے اور میں اس وقت بہت ہی ناامید ہوا۔ اور میرے سارے اعمال گم ہو گئے جب کہ بنو اسد نے عمرؓ سے جا کر میری شکایت کی اور یہ کہا کہ سعدؓ نماز اچھی طرح نہیں پڑھتے (بخاری، مسلم)

۵۸۶۷ ح ۲۱

وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ مَا رَأَيْتُنِي وَأَنَا ثَالِثُ الْإِسْلَامِ وَمَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنِّي لَثُلُثُ الْإِسْلَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت سعدؓ کہتے ہیں کہ میں اپنے آپ سے اچھی طرح واقف ہوں میں تیسرا شخص ہوں جو اسلام میں داخل ہوا ہوں (یعنی حضرت خدیجہؓ اور حضرت ابوبکرؓ کے بعد سب سے پہلا مسلمان میں ہوں) اور کوئی شخص اسلام نہیں لایا مگر اسی روز جس روز کہ میں نے اسلام قبول کیا تھا۔ (یعنی میرے اسلام لانیکے سات دن بعد) اور لوگ مسلمان ہوگئے ہیں اور سات روز میں نے اس حال میں گزارے کہ مسلمانوں کی تعداد کا تہائی تھا (یعنی میرے اسلام لانے پر سات روز تک ہم صرف تین مسلمان رہے۔ سات روز کے بعد اور لوگ مسلمان ہوئے۔ (بخاری)

۵۸۶۸ ح ۲۲

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِنِسَائِهِ إِنَّ أَمْرَكُنَّ مِمَّا يُهِمُّنِي مِنْ بَعْدِي وَلَنْ يَصْبِرَ عَلَيْكُنَّ إِلَّا الصَّابِرُونَ الصِّدِّيقُونَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَعْنِي الْمُتَصَدِّقِينَ ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ لِأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَقَى اللّٰهُ أَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ وَكَانَ ابْنُ عَوْفٍ قَدْ تَصَدَّقَ عَلَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِحَدِيقَةٍ بِيعَتْ بِأَرْبَعِينَ أَلْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے اپنی بیویوں سے فرمایا۔ تمہارے معاملے نے مجھ کو فکر میں ڈال رکھا ہے کہ تمہاری گزر میرے بعد کیونکر ہوگی (یعنی میں نے کوئی میراث نہیں چھوڑی ہے اور تم نے دنیا پر آخرت کو ترجیح دی ہے) اور تمہارے حالات کی تحقیق و تفتیش نہیں کریں گے مگر صرف وہ لوگ جو صابر ہیں اور صدیق (یعنی تمہاری خبرگیری وہی لوگ کریں گے جو اپنے لئے تھوڑے پر قناعت کریں گے اور بقیہ سے دوسروں کی مدد کریں یا وہ لوگ جو معاملہ میں سچے اور ادائے حقوق میں کامل ہیں) عائشہ کہتی ہیں کہ صابر و صدیق سے مراد حضور صلعم کے نزدیک وہ لوگ ہیں جو صدقہ و خیرات کرنے والے ہیں۔ اسکے بعد عائشہؓ نے ابو سلمہؓ بن عبدالرحمنؓ سے کہا۔ خدا تمہارے باپ کو (یعنی عبدالرحمن بن عوفؓ کو) جنت کی سلسبیل (ایک چشمہ کا نام ہے جو جنت کے اندر ہے) سے سیراب فرمائے عبدالرحمن بن عوفؓ نے ازواج مطہرات کے مصارف کے لئے ایک باغ دیا تھا جو چالیس ہزار (درہم یا دینار) کو بیچا گیا تھا۔ (ترمذی)

۵۸۶۹ ح ۲۳

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِأَزْوَاجِهِ إِنَّ الَّذِي يَحْنُو عَلَيْكُنَّ بَعْدِي هُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ اللّٰهُمَّ اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو اپنی بیویوں سے یہ فرماتے سُنا جو شخص کہ میرے بعد تم کو اپنی لبوں سے دے (یعنی تمہاری اعانت و مدد کرے) وہ صادق الایمان اور صاحب احسان ہے۔ اے اللہ تو! جنت کے چشمہ سلسبیل سے تو عبدالرحمن بن عوف کو سیراب کر۔ (احمد)

۵۸۷۰ ح ۲۴

وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْعَثْ إِلَيْنَا رَجُلًا أَمِينًا فَقَالَ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ نجران کے لوگ رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے پاس ایک امانت دار شخص کو بھیجئے۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں تمہارے ہاں ایک شخص حاکم بنا کر بھیجوں گا جو امین ہوگا اور اس لائق ہوگا کہ اس کو امانت دار کہا جائے۔ یہ سُنکر امارت کا انتظار کرنے لگے کہ کس کو ملے۔

قَالَ فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کہتے ہیں کہ آپ نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی کو بھیجا (نجران یمن کے ایک گاؤں کا نام ہے)۔ (بخاری)

۵۸۶۱ ح ۲۵ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ تُؤَمِّرُ بَعْدَكَ قَالَ اِنْ تُؤَمِّرُوْا اَبَا بَكْرٍ تَجِدُوْهُ اَمِيْنًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْاٰخِرَةِ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عُمَرَ تَجِدُوْهُ قَوِيًّا اَمِيْنًا لَا يَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عَلِيًّا وَلَا اَرَاكُمْ فَاعِلِيْنَ تَجِدُوْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا يَاْخُذُ بِكُمُ الطَّرِيْقَ الْمُسْتَقِيْمَ رَوَاهُ اَحْمَدُ

حضرت علی رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! آپ کے بعد کس کو ہم اپنا امیر بنائیں۔ آپ نے فرمایا اگر تم ابوبکر رضی کو اپنا امیر بناؤ گے تو ان کو امانت دار۔ دنیا سے بے پروا۔ اور آخرت کی طرف راغب پاؤ گے۔ اور اگر تم عمر رضی کو اپنا امیر بناؤ گے تو تم اس کو قوی اور امین پاؤ گے وہ احکامِ خدا میں کبھی ملامت کرنے والے سے نہیں ڈرتا۔ اور اگر تم علی رضی کو اپنا امیر بناؤ گے اور میرا خیال ہے کہ تم اس کو اپنا امیر نہ بناؤ گے تو تم اس کو راہِ راست دکھانے والا اور ہدایت یافتہ پاؤ گے اور وہ تم کو پکڑ کر سیدھے راستہ پر لے جائے گا۔ (احمد)

۵۸۶۲ ح ۲۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِي ابْنَتَهُ وَحَمَلَنِيْ اِلٰى دَارِ الْهِجْرَةِ وَصَحِبَنِيْ فِي الْغَارِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهُ مِنْ صَدِيْقٍ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْيِيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت علی رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ خداوند تعالیٰ ابوبکر رضی پر رحم فرمائے اس نے اپنی بیٹی کا مجھ سے نکاح کیا اور اپنے اونٹ پر سوار کر کے مجھ کو دار ہجرت لے آیا (یعنی مدینہ میں) میرا مصاحب رہا اور اپنے مال سے بلال کو آزاد کیا اور خداوند تعالیٰ نے عمر رضی پر رحم فرمائے جو حق بات کہتا ہے اگرچہ وہ تلخ ہوتی ہے۔ حق گوئی نے اس کو اس حال پر پہنچا دیا کہ اس کا کوئی دوست نہیں اور خداوند تعالیٰ عثمان رضی پر رحم فرمائے جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں اور خداوند تعالیٰ علی رضی پر رحم فرمائے۔ اے اللہ تو! حق کو علی رضی کے ساتھ گردش دے یعنی جدھر علی رضی رہے ادھر ہی حق رہے (ترمذی)

بَابُ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول خدا صلعم کے اہل بیت رضی اللہ عنہم کے مناقب و فضائل کا بیان

فصل اوّل

۵۸۶۳ ح ۱ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ

حضرت سعد رضی بن وقاص رضی کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی فَقُلْ تَعَالَوْا

علہ یہ مباہلہ کی آیت ہے۔ مباہلہ لعنت کرنے کو کہتے ہیں یعنی جب دو فریق عرب کے اندر ایک دوسرے کی تکذیب کرتے اور اختلاف رکھتے تھے تو باہر نکل کر ایک دوسرے پر لعنت کرتے تھے۔ یعنی اس طرح کہتے تھے کہ ظالم۔ کاذب پر خدا کی لعنت ہو حضور صلعم کو مسیحیوں کے ساتھ مباہلہ کا حکم دیا گیا تھا اور یہ آیت نازل ہوئی تھی فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتھل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ الآیت (بقیہ حاشیہ بر صفحہ ۲۶۹)

الْاٰیَۃَ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَاَبْنَآءَ کُمْ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِیًّا وَفَاطِمَۃَ وَحَسَنًا وَحُسَیْنًا فَقَالَ اَللّٰھُمَّ ھٰٓؤُلَآءِ اَھْلُ بَیْتِیْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَدَاۃً وَعَلَیْہِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ فَجَآءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَاَدْخَلَہٗ ثُمَّ جَآءَ الْحُسَیْنُ فَدَخَلَ مَعَہٗ ثُمَّ جَآءَتْ فَاطِمَۃُ فَاَدْخَلَھَا ثُمَّ جَآءَ عَلِیٌّ فَاَدْخَلَہٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ

وَعَنِ الْبَرَآءِ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ اِبْرَاھِیْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَہٗ مُرْضِعًا فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنَّا اَزْوَاجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَہٗ فَاَقْبَلَتْ فَاطِمَۃُ مَا تَخْفٰی مِشْیَتُھَا مِنْ مِّشْیَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰھَا قَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِیْ ثُمَّ اَجْلَسَھَا ثُمَّ سَارَّھَا فَبَکَتْ بُکَآءً شَدِیْدًا فَلَمَّا رَاٰی حُزْنَھَا سَارَّھَا الثَّانِیَۃَ فَاِذَا ھِیَ تَضْحَکُ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُھَا عَمَّا سَارَّکِ قَالَتْ مَا کُنْتُ لِاُفْشِیَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سِرَّہٗ فَلَمَّا تُوُفِّیَ قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَیْکِ بِمَا لِیْ عَلَیْکِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا اَخْبَرْتِنِیْ قَالَتْ اَمَّا الْاٰنَ فَنَعَمْ اَمَّا حِیْنَ سَارَّنِیْ فِی الْاَمْرِ الْاَوَّلِ فَاِنَّہٗ اَخْبَرَنِیْ اَنَّ جِبْرِیْلَ کَانَ یُعَارِضُنِی الْقُرْاٰنَ

فَنَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَاَبْنَآءَ کُمْ (یعنی بلادیں ہم اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹیوں کو) تو رسول اللہ صلعم نے علیؓ۔ فاطمہؓ۔ حسنؓ اور حسینؓ کو بلوایا۔ اور فرمایا۔ اے اللہ تعالیٰ! یہ لوگ میرے اہلبیت ہیں۔ (مسلم)

٥٨٤٣ ح٢ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلعم ایک روز صبح کے وقت ایک سیاہ نقش دار کملی اوڑھے باہر تشریف لائے (غالباً صحن مکان میں) کہ آپ کی خدمت میں حسن بن علیؓ حاضر ہوئے آپ نے ان کو کملی کے اندر بٹھا لیا پھر حسینؓ آئے ان کو بھی آپ نے کملی کے اندر بٹھا لیا۔ پھر فاطمہؓ آئیں آپ نے ان کو بھی کملی میں بٹھا لیا پھر علیؓ آئے اور آپ نے ان کو بھی کملی کے اندر داخل کر لیا اور یہ آیت پڑھی اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا (یعنی اے اہلبیت خداوند تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ تم سے گناہوں کی ناپاکی دور کر دے اور تم کو پاک و صاف کر دے)۔ (مسلم)

٥٨٤٥ ح٣ حضرت براءؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلعم کے صاحبزادہ ابراہیم کا انتقال ہوا تو آپ نے فرمایا جنت میں اسکے لئے دودھ پلانے والی ہے۔ (بخاری)

٥٨٤٦ ح٤ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ہم رسول خدا صلعم کی بیویاں آپ کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں کہ حضرت فاطمہؓ آئیں (یعنی مرض موت میں) ان کی چال اور ہیئت رفتار مخفی نہ تھی۔ بالکل رسول اللہ صلعم سے مشابہ تھی جب رسول اللہ صلعم نے فاطمہؓ کو دیکھا تو فرمایا۔ میری بیٹی مرحبا۔ اس کے بعد انکو بٹھایا پھر آہستہ آہستہ ان سے باتیں کیں فاطمہؓ رونے لگیں اور زار زار رونے لگیں جب آپ نے ان کو بہت رنجیدہ پایا پھر آہستہ آہستہ ان سے باتیں کیں۔ اور اب کی مرتبہ وہ ہنسنے لگیں پھر جب رسول اللہ صلعم وہاں سے چلے گئے تو میں نے فاطمہؓ سے پوچھا تم سے رسول اللہ صلعم نے کیا باتیں کیں۔ فاطمہؓ نے کہا میں رسول اللہ صلعم کے راز کو افشا کرنا پسند نہیں کرتی پھر جب رسول اللہ صلعم نے وفات پائی تو میں نے فاطمہؓ سے کہا میں تم کو اس حق کا واسطہ اور قسم دیتی ہوں جو تم پر میرا ہے کہ تم مجھ کو اس راز سے آگاہ کر دو جو رسول اللہ صلعم نے تم پر ظاہر کیا۔ فاطمہؓ نے کہا اب اس راز کو ظاہر

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۷۸ کے نازل ہونے پر رسول اللہ صلعم باہر نکلے حسنؓ و حسینؓ۔ فاطمہؓ اور علیؓ آپ کے ہمراہ تھے آپ نے ان سے کہا جب میں دعا کروں تو تم آمین کہنا مجوس نے انکار و جھگڑا مباہلہ قبول نہ کیا اور مسلمانوں کی اطاعت قبول کر کے جزیہ قبول کر لیا۔ ۱۲ مترجم

كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ عَارَضَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أُرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي فَإِنَّهُ نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ فَبَكَيْتُ فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ قَالَ يَا فَاطِمَةُ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ وَفِي رِوَايَةٍ فَسَارَّنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ رسول خدا صلعم نے پہلی بار مجھ سے یہ فرمایا تھا کہ جبرئیلؑ سال بھر میں مجھ سے ایک مرتبہ قرآن کا دور کیا کرتے تھے اب کی مرتبہ سال میں دو بار دور کیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ میری موت کا وقت آگیا ہے۔ بس اے فاطمہؓ! تو خدا سے ڈرتی رہ اور صبر کو اختیار کر (خصوصاً میری وفات پر) اس لیئے کہ میں تیرے لئے بہترین پیشرو ہوں یہ سنکر میں رونے لگی پھر جب رسول اللہ صلعم نے مجھ کو زیادہ مضطرب اور بے صبر پایا تو دوبارہ مجھ سے باتیں کیں اور اس مرتبہ یہ فرمایا کہ اے فاطمہؓ! کیا تو اس پر راضی نہیں ہے کہ تجھ کو بہشت کی ساری عورتوں کا سردار بنا دیا جائے۔ یا تو سارے مومنوں کی عورتوں کی سردار ہو جائے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پہلی مرتبہ آپ نے مجھ سے یہ فرمایا کہ آپ اپنی بیماری میں وفات پا جائینگے یہ سُنکر میں رونے لگی پھر آپ نے مجھ سے فرمایا کہ آپ کے اہل بیت میں سے سب سے پہلے میں آپ سے جا کر ملوں گی۔ تو میں خوش ہو گئی اور ہنسنے لگی۔ (بخاری و مسلم)

۵۸۶۷ ح ۵ وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّي فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي وَفِي رِوَايَةٍ يُرِيبُنِي مَا أَرَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت مسور بن مخرمہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے فاطمہؓ میرے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جس شخص نے فاطمہؓ کو غضبناک کیا اور ایک روایت میں یوں ہے کہ اضطراب میں ڈالتی ہے مجھ کو وہ چیز جو فاطمہؓ کو اضطراب میں ڈالتی ہے اور تکلیف دیتی ہے مجھ کو وہ چیز جو فاطمہؓ کو تکلیف دیتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

۵۸۶۸ ح ۶ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِينَا خَطِيبًا بِمَاءٍ يُدْعَى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَنِي رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبُ وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ فَخُذُوا بِكِتَابِ اللهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللهِ وَرَغَّبَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ وَأَهْلُ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي وَفِي رِوَايَةٍ كِتَابُ اللهِ هُوَ حَبْلُ اللهِ مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدَى وَمَنْ

حضرت زید بن ارقمؓ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلعم نے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر مقام خم کے چشمہ یا پانی پر جو کہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہے خطبہ دیا۔ اول خدا کی حمد و ثنا کی پھر لوگوں کو نصیحت کی اور ثواب و عذاب کو یاد دلایا۔ اور اسکے بعد فرمایا۔ حمد و ثنا کے بعد اے لوگو! آگاہ ہو کہ میں بھی تمہارے ہی مانند ایک آدمی ہوں (فرق صرف اتنا ہے کہ میرے پاس وحی آتی ہے) اور وہ وقت قریب ہے کہ میرے پروردگار کا بھیجا ہوا فرشتہ (موت) آئے اور میں خداوند تعالیٰ کے حکم کو قبول کر لوں (یعنی دنیا سے رخصت ہو جاؤں) میں تمہارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑنے والا ہوں۔ ان میں سے پہلی چیز خدا کی کتاب ہے جس میں ہدایت ہے تم خدا کی کتاب کو مضبوط پکڑ لو۔ اور اسی پر مضبوطی سے قائم رہو اسکے بعد رسول اللہ صلعم نے قرآن مجید کی طرف لوگوں کو کافی رغبت دلائی اور اسکو مضبوط پکڑنے اور اس پر عمل کرنے کے لئے خوب اُبھارا پھر فرمایا!

تَرَكَهُ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

دوسری چیز میرے اہلبیت ہیں میں تم کو خدا سے ڈراتا اور خدا کو یاد دلاتا ہوں کہ تو میرے اہل بیت کو نہ بھولنا میں پھر یاد دلاتا ہوں کہ میرے اہل بیت کے حق کو نہ بھولنا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے یہ فرمایا خدا کی کتاب کی اطاعت کرے گا۔ راہ راست پر رہے گا اور جو شخص اس کو چھوڑ دے گا گمراہ ہوگا۔ (مسلم)

۵۸۷۹ ح ۷ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَلَّمَ عَلَى ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت ابن عمر رضہ کہتے ہیں کہ جب عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضہ کو سلام کرتے تو اس طرح سلام کرتے السلام علیک یا ابن ذی الجناحین (یعنی دو بازوں والے کے بیٹے تجھ پر سلامتی ہو ذو الجناحین جعفر کا لقب تھا) (بخاری)

۵۸۸۰ ح ۸ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت براء رضہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلعم کو دیکھا کہ حسن بن علی رضہ آپ کے کاندھے پر تھے اور آپ یہ فرمارہے کہ اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔ (بخاری و مسلم)

۵۸۸۱ ح ۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنَ النَّهَارِ حَتَّى أَتَى خِبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ أَثَمَّ لُكَعُ يَعْنِي حَسَنًا فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ يَسْعَى حَتَّى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلعم کے ساتھ دن ایک حصہ میں باہر نکلا جب حضرت فاطمہ رضہ کے گھر میں پہنچے تو فرمایا کیا یہاں لڑکا ہے۔ کیا یہاں لڑکا ہے۔ یعنی حسن تھوڑی ہی دیر گزری ہوگی کہ حسن رضہ دوڑتے ہوئے آئے اور آپ کے گلے سے لپٹ گئے اور آپ بھی اس سے لپٹ گئے۔ پھر رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور اس شخص سے بھی تو محبت کر جو اس سے محبت کرے۔ (بخاری و مسلم)

۵۸۸۲ ح ۱۰ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ أُخْرَى وَيَقُولُ إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت ابوبکرہ رضہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو اس حال میں منبر پر دیکھا کہ حسن بن علی رضہ آپ کے پہلو میں تھے آپ ایک مرتبہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور کبھی حسن بن علی رضہ کی جانب اور فرماتے جاتے۔ میرا یہ بیٹا سید ہے اور شاید اللہ تعالیٰ اسکے ذریعہ مسلمانوں کے دو بڑے فرقوں کا اختلاف دور کرادے یعنی دو فرقوں کے درمیان صلح کرادے (بخاری)

۵۸۸۳ ح ۱۱ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْمُحْرِمِ قَالَ شُعْبَةُ أَحْسِبُهُ يَقْتُلُ الذُّبَابَ قَالَ أَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُونِي عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا رَيْحَانَايَ مِنَ الدُّنْيَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

عبدالرحمن بن نعم رضہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضہ سے کسی عراقی شخص نے پوچھا کہ اگر حج کا احرام باندھنے والا مکھی کو مار ڈالے تو اس کا کیا حکم ہے عبداللہ بن عمر رضہ نے کہا عراق کے لوگ مجھ سے مکھی کے مار ڈالنے کا حکم دریافت کرتے ہیں۔ حالانکہ انہوں نے رسول اللہ صلعم کی بیٹی کے بیٹے کو مار ڈالا۔ حالانکہ انکے حق میں رسول اللہ صلعم نے یہ فرمایا تھا کہ یہ دونوں (یعنی حسن اور حسین) میری دنیا کے دو پھول ہیں۔ (بخاری)

۵۸۸۴ ح ۱۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ

حضرت انس رضہ کہتے ہیں کہ حسن بن علی سے زیادہ رسول اللہ صلعم سے

بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَقَالَ فِي الْحُسَيْنِ أَيْضًا كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ

مشابہ کوئی شخص نہیں تھا اور حسینؓ کی نسبت بھی یہ کہا کہ وہ بھی رسول اللہ صلعم سے بہت مشابہ تھے۔ (بخاری)

٥٨٨٥ ح ۱۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَدْرِهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ وَفِي رِوَايَةٍ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے مجھ کو اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا اے اللہ تعالیٰ! اسکو حکمت عطا فرما اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اللہ تعالیٰ! اس کو کتاب (قرآن) کا علم دے (بخاری)

٥٨٨٦ ح ۱۴ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوْءً فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ مَنْ وَضَعَ هٰذَا فَأُخْبِرَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم پاخانہ کو تشریف لے گئے۔ میں نے استنجا و آبدست کے لئے برتن میں پانی بھر کر رکھ دیا جب آپ باہر تشریف لائے اور برتن کو پانی سے بھرا ہوا دیکھا تو پوچھا یہ برتن کس نے رکھا ہے۔ آپ کو بتایا گیا کہ ابن عباسؓ نے آپ نے ان کے حق میں دعا کی۔ اے اللہ تعالیٰ اس کو دینی سمجھ عطا فرما۔ (بخاری و مسلم)

٥٨٨٧ ح ۱۵ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ فَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ أَحِبَّهُمَا فَإِنِّي أُحِبُّهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِي فَيُقْعِدُنِي عَلٰى فَخِذِهِ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلٰى فَخِذِهِ الْأُخْرٰى ثُمَّ يَضُمُّهُمَا ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَإِنِّي أَرْحَمُهُمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت اسامہ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم ان کو (یعنی اسامہؓ کو اور حسنؓ کو) اپنی گود میں لیتے یا اپنے پاس بٹھاتے اور کہتے اللہ تعالیٰ! میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ رسول اللہ صلعم مجھ کو یعنی اسامہؓ کو گود میں لیتے یا اپنی ایک ران پر بٹھاتے اور پھر دوسری ران پر حسن بن علیؓ کو بٹھاتے اور کہتے اے اللہ تعالیٰ! ان دونوں پر رحم کر اس لئے کہ میں ان پر مہربانی کرتا ہوں۔ (بخاری)

٥٨٨٨ ح ۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمَارَتِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِي إِمَارَةِ أَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَحْوُهُ وَفِي آخِرِهِ أُوْصِيْكُمْ بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ صَالِحِيْكُمْ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے ایک لشکر روانہ کیا جس کا سردار اسامہؓ بن زیدؓ کو مقرر کیا تھا بعض لوگوں نے اس پر اعتراض کیا۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ اگر تم اسامہؓ بن زید کی سرداری پر اعتراض کرتے ہو تو آج سے پہلے تم نے اس کے باپ یعنی زید بن حارثہؓ کی سرداری پر بھی اعتراض کیا تھا اور خدا کی قسم اس کا باپ امارت و سرداری کے قابل تھا۔ اور اس کا باپ مجھ کو بہت سے لوگوں سے زیادہ عزیز تھا اور یہ اسامہؓ بھی مجھ کو بہت سے لوگوں سے زیادہ عزیز ہے اپنے باپ کے مرنے کے بعد (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ اسامہؓ سے بھی بھلائی کرنا اسلئے کہ وہ! تمہارے نیک آدمیوں میں سے ہے۔

ھ۔ حضور صلعم کی آزاد کردہ لونڈی برکہ کے بیٹے زید کو رسول اللہ صلعم نے اپنا متبنٰی بنالیا تھا اور زید کے بیٹے اسامہؓ سے محبت کرتے تھے۔ ۱۲ - مترجم

٥٨٨٧ وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنَّا نَدْعُوْهُ اِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ الْبَرَآءِ قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ فِيْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ وَحِضَانَتِهٖ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ زیدؓ بن حارثہ کو زید بن محمدؐ کہہ کر پکارا کرتے تھے (یعنی نبی صلعم کا بیٹا زیدؓ کہا کرتے تھے) یہاں تک کہ قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ (پکارو انکو ان کے باپوں کے نام سے (بخاری و مسلم) اور براءؓ کی حدیث قال لعلی انت منی فی باب بلوغ الصغیر وحضانتہ میں بیان کی گئی۔

فصل دوم

٥٨٩٠ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّتِهٖ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ يَاۤ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَاۤ اِنْ اَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلَ بَيْتِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع میں عرفہ کے روز رسول اللہؐ کو اس حال میں دیکھا کہ آپ اونٹنی پر سوار تھے اور خطبہ دے رہے تھے۔ میں نے سنا آپ یہ فرما رہے تھے۔ لوگو! میں نے تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑی ہے کہ اگر تم اس کو مضبوط پکڑے رہو تو کبھی گمراہ نہ ہو گے اور وہ چیز ایک تو خدا کی کتاب ہے اور میرے اہلبیت میں سے میری عترت (یعنی جدی اولاد) (ترمذی)

٥٨٩١ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمْ مَاۤ اِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِيْ اَحَدُهُمَا اَعْظَمُ مِنَ الْاٰخَرِ كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَّمْدُوْدٌ مِّنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلُ بَيْتِيْ وَلَنْ يَّتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِيْ فِيْهِمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت زید بن ارقمؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں تمہارے درمیان دو چیز چھوڑتا ہوں کہ اگر تم اس کو مضبوط پکڑے رہے اور اس پر عامل رہے تو میرے بعد کبھی گمراہ نہ ہو گے اور یہ دو چیزیں ہیں جن میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے یعنی خدا کی کتاب مانند ایک رسی کے ہے جو آسمان سے زمین تک پھیلائی گئی ہے اور دوسری چیز میری عترت ہے میرے اہلبیت میں سے اور خدا کی کتاب اور میری عترت قیامت کے دن ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ حوض پر آئیں گی پس تم دیکھو کہ میرے بعد تم دونوں چیزوں کیساتھ کیا سلوک کرتے ہو۔ (ترمذی)

٥٨٩٢ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ وَّفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اَنَا حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَهُمْ وَسِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت زید بن ارقمؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے۔ علیؓ فاطمہؓ حسنؓ اور حسینؓ کی نسبت فرمایا جو شخص ان لوگوں سے لڑے میں اس سے لڑنے والا ہوں۔ اور جو شخص ان سے مصالحت رکھے میں اس سے صلح رکھنے والا ہوں۔ (ترمذی)

٥٨٩٣ وَعَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِيْ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَاَلْتُ اَيُّ النَّاسِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ

جمیع بن عمیرؓ کہتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ساتھ عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے پوچھا رسول اللہ صلعم کو کس شخص سے سب سے زیادہ محبت ہے حضرت عائشہؓ نے کہا فاطمہؓ سے پھر میں

فَاطِمَةُ فَقِيلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

نے پوچھا۔ اور مردوں میں انہوں نے کہا انکے شوہر سے۔ (ترمذی)

٥٨٩٤ ح ٢٢ وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ الْعَبَّاسَ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ مَا أَغْضَبَكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَنَا وَلِقُرَيْشٍ إِذَا تَلَاقَوْا بَيْنَهُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوهٍ مُبْشَرَةٍ وَإِذَا لَقُوْنَا لَقُوْنَا بِغَيْرِ ذَالِكَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيْمَانُ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ اٰذٰى عَمِّي فَقَدْ اٰذَانِي فَإِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي الْمَصَابِيْحِ عَنِ الْمُطَّلِبِ

حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ رض کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلعم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ عباس رض غصے میں بھرے ہوئے آئے رسول اللہ صلعم نے ان سے پوچھا کس چیز نے تم کو غضب ناک بنایا۔ عباس رض نے کہا یا رسول اللہ ! ہمارے (یعنی بنو ہاشم کے) اور قریش کے درمیان کیا بیگانگی ہے کہ جب وہ (یعنی قریش) آپس میں ملتے ہیں تو نہایت بشاش چہرہ سے ملتے ہیں اور جب وہ ہم سے ملتے ہیں تو اس طرح نہیں ملتے یہ سنکر رسول اللہ صلعم غضب ناک ہو گئے۔ یہاں تک کہ غصہ سے آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا اور پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتھ میں محمد کی جان ہے جس شخص کے دل میں ایمان پایا جائے گا۔ وہ تم کو (یعنی اہل بیت کو) خدا اور خدا کے رسول کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے دوست رکھے گا (یعنی تم سے محبت کریں) اسکے بعد آپ نے فرمایا لوگو! جو شخص میرے چچا کو ستائے گا۔ اسکے حق میں برا ہوگا اسلئے کہ چچا باپ کے مانند ہوتا ہے۔ (ترمذی)

٥٨٩٥ ح ٢٣ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبَّاسُ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ عباس رض مجھ سے اور میں عباس سے ہوں۔ (ترمذی)

٥٨٩٦ ح ٢٤ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ إِذَا كَانَ غَدَاةَ الْاِثْنَيْنِ فَأْتِنِي أَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتَّى أَدْعُوَ لَكُمْ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكَ اللهُ بِهَا وَوَلَدَكَ فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَهُ وَأَلْبَسَنَا كِسَاءَهُ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهِ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا اللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِي وَلَدِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ رَزِيْنٌ وَاجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے عباس رض سے فرمایا کہ پیر کے دن صبح کے وقت تم اپنی اولاد کو لیکر میرے پاس آنا تاکہ میں تمہارے لئے دعا کردوں جو تم کو اور تمہاری اولاد کو نفع دے پھر (پیر کے دن) صبح کے وقت انکے ساتھ رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور رسول اللہ صلعم نے ہم کو اپنی چادر اڑھائی اور پھر فرمایا: اے اللہ عباس رض کو اور اسکی اولاد کو بخشدے۔ ظاہر اور باطن دونوں حالتوں میں انکو پاک کردے۔ اور ان دونوں کا کوئی گناہ نہ چھوڑ۔ اے اللہ تعالیٰ! عباس رض کو اس کی اولاد میں قائم و محفوظ رکھ۔ ترمذی) اور رزین کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ حضور نے دعا میں یہ بھی فرمایا کہ "خلافت اور امارت کو اس کی اولاد میں باقی رکھ" (ترمذی۔ نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے)۔

٥٨٩٧ ح ٢٥ وَعَنْهُ أَنَّهُ رَاٰى جِبْرَئِيْلَ مَرَّتَيْنِ وَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ انہوں نے دو مرتبہ جبرئیل کو دیکھا۔ اور رسول اللہ صلعم نے انکے لئے دو مرتبہ دعا کی۔ (ترمذی)

وَعَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ دَعَالِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّؤْتِيَنِیَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

٥٨٩٨ ح ٢٦ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے میرے لئے دو مرتبہ یہ دعا کی کہ خداوند تعالےٰ مجھ کو حکمت عطا فرمائے۔

(ترمذی)

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ جَعْفَرٌ يُّحِبُّ الْمَسَاكِيْنَ وَيَجْلِسُ اِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُوْنَهٗ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَنِّيْهِ بِاَبِی الْمَسَاكِيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

٥٨٩٩ ح ٢٧ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ جعفر بن ابوطالبؓ مساکین سے بہت محبت رکھتے تھے ان کے پاس بیٹھتے اور ان سے مساکین باتیں کرتے اور وہ مساکین سے باتیں کرتے تھے اور رسول اللہ صلعم نے انکی کنیت اسی بنا پر ابوالمساکین مقرر کی تھی (یعنی رسول اللہ صلعم جعفرؓ کو ابوالمساکین فرمایا کرتے تھے۔

(ترمذی)

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ جَعْفَرًا يَّطِيْرُ فِی الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلٰٓئِكَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

٥٩٠٠ ح ٢٨ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے میں نے جعفرؓ کو (حالتِ مکاشفہ میں) جنت کے اندر اُڑتے دیکھا ہے جو فرشتوں کے ساتھ اُڑ رہے تھے۔ (ترمذی یہ حدیث غریب ہے)

وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

٥٩٠١ ح ٢٩ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے یہ حسنؓ اور حسینؓ نوجوان جنتیوں کے سردار ہیں۔

(ترمذی)

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَایَ مِنَ الدُّنْيَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَدْ سَبَقَ فِیْ فَصْلِ الْاَوَّلِ

٥٩٠٢ ح ٣٠ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ حسنؓ اور حسینؓ میری دنیا کے دو پھول ہیں۔

(ترمذی)

وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ طَرَقْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِیْ بَعْضِ الْحَاجَةِ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰى شَیْءٍ لَّا اَدْرِیْ مَا هُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِیْ قُلْتُ مَا هٰذَا الَّذِیْ اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ فَكَشَفَهٗ فَاِذَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلٰى وَرِكَيْهِ فَقَالَ هٰذَانِ ابْنَایَ وَابْنَا ابْنَتِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

٥٩٠٣ ح ٣١ حضرت اسامہؓ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ میں ایک ضرورت سے رات کو نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا نبی صلعم گھر کے اندر سے اس حال میں آئے کہ آپ ایک چیز کے اندر لپٹے ہوئے تھے جس سے میں ناواقف تھا کہ وہ کیا چیز ہے جب آپ سے میں اپنی ضرورت کو عرض کر چکا اور اپنی حاجت سے فارغ ہو گیا تو میں نے پوچھا حضور یہ آپ کیا چیز لئے ہوئے ہیں آپ نے اس چیز کو کھولا تو وہ حسنؓ اور حسینؓ تھے جو آپ کے دونوں کولہوں پر یا بغلوں میں تھے اور آپ ان پر چادر ڈالے تھے اور پھر آپ نے فرمایا یہ دونوں میرے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ تعالیٰ! میں ان سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر اور جو شخص ان سے محبت کرے تو اس سے محبت کر۔

(ترمذی)

وَعَنْ سَلْمٰى قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ وَهِیَ تَبْكِیْ فَقُلْتُ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

٥٩٠٤ ح ٣٢ حضرت سلمیٰؓ کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلعم کی بیوی ام سلمہؓ کے پاس آئی وہ اس وقت رو رہی تھیں میں نے پوچھا کیوں روتی ہو۔ انہوں

صلی اللہ علیہ وسلم تعنی فی المنام وعلی راسہ ولحیتہ التراب فقلت مالک یا رسول اللہ قال شہدت قتل الحسین انفا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب

نے کہا میں نے رسول اللہ صلعم کو خواب میں اس حالت میں دیکھا کہ آپ کے سر اور داڑھی پر خاک پڑی ہوئی تھی۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہؐ کیا ہوا۔ آپ خاک آلودہ کیوں ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں ابھی حسینؓ کے قتل میں موجود تھا۔ (یعنی انکے شہادت کے واقعہ کو دیکھ رہا تھا۔)[1] (ترمذی، یہ حدیث غریب ہے)

٥٩٠٥ ح ٣٣ وعن انس قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای اہل بیتک احب الیک قال الحسن والحسین وکان یقول لفاطمۃ ادعی لی ابنی فیشمہما ویضمہما الیہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم سے پوچھا گیا۔ اہل بیت میں آپ کو کون شخص سب سے زیادہ پیارا ہے۔ آپ نے فرمایا حسنؓ اور حسینؓ۔ رسول اللہ صلعم فاطمہؓ سے کہا کرتے تھے میرے دونوں بیٹوں کو بلاؤ۔ پھر آپ حسنؓ اور حسینؓ دونوں کے جسم کو سونگھتے اور اپنے گلے سے لگاتے (ترمذی) یہ حدیث غریب ہے،

٥٩٠٦ ح ٣٤ وعن بریدۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطبنا اذ جاء الحسن والحسین علیہما قمیصان احمران یمشیان ویعثران فنزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المنبر فحملہما ووضعہما بین یدیہ ثم قال صدق اللہ انما اموالکم واولادکم فتنۃ نظرت الی ہذین الصبیین یمشیان ویعثران فلم اصبر حتی قطعت حدیثی ورفعتہما رواہ الترمذی وابو داود والنسائی

حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم ہمارے سامنے خطبہ پڑھ رہے تھے کہ اچانک حسنؓ اور حسینؓ آگئے۔ جو اس وقت سرخ کرتے پہنے ہوئے تھے اور چلتے تھے۔ اور گر گر پڑتے تھے۔ یہ دیکھ کر رسول اللہ صلعم منبر سے اترے۔ اور دونوں بچوں کو گود میں اٹھا لیا۔ اور پھر اپنے سامنے دونوں کو بٹھا کر فرمایا۔ خداوند تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد فتنہ ہیں (یعنی آزمائش کی چیزیں ہیں) میں نے دونوں بچوں کو دیکھا کہ یہ چلتے ہیں اور گر گر پڑتے ہیں تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا۔ یہاں تک کہ میں نے اپنی بات کو قطع کر دیا اور ان دونوں کو اٹھا لیا (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

٥٩٠٧ ح ٣٥ وعن یعلی بن مرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسین منی وانا من حسین احب اللہ من احب حسینا حسین سبط من الاسباط رواہ الترمذی

حضرت یعلی بن مرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے حسینؓ مجھ سے ہے اور میں حسینؓ سے ہوں جس نے حسینؓ سے محبت کی خدا نے اس سے محبت کی اور حسین سبط ہے اور اسباط میں سے (یعنی میری بیٹی کا بیٹا ہے) (ترمذی)

٥٩٠٨ ح ٣٦ وعن علی قال الحسن اشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین الصدر الی الراس والحسین اشبہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما کان اسفل من ذلک رواہ الترمذی

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ حسنؓ رسول اللہ صلعم سے بہت مشابہ ہیں (یعنی شکل وصورت میں) سر سے لیکر سینہ تک (حسنؓ رسول اللہ صلعم سے بہت مشابہ ہیں) اور حسینؓ حضور صلعم کے جسم کے زیریں حصہ سے بہت مشابہ ہیں۔ (ترمذی)

٥٩٠٩ ح ٣٧ وعن حذیفۃ قال قلت لامی دعینی آتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاصلی معہ المغرب

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی ماں سے کہا مجھ کو اجازت دیجئے کہ میں رسول اللہؐ کے ساتھ مغرب کی نماز جا کر پڑھوں

[1] یہ روایت قطعاً غلط ہے۔ اس لئے کہ تمام محدثین اور مورخین کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرت ام سلمہ شہادت حسین سے دو سال قبل وفات پا چکی تھیں۔

وَاَسْاَلُهُ اَنْ يَسْتَغْفِرَلِيْ وَلَكَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلّٰى حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهُ فَسَمِعَ صَوْتِيْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا حُذَيْفَةُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا حَاجَتُكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِاُمِّكَ اِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اِسْتَاْذَنَ رَبَّهُ اَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِيْ بِاَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور حضورؐ سے درخواست کروں کہ وہ میرے اور تمہارے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں۔ چنانچہ میں رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مغرب کی نماز آپ کے ساتھ پڑھی پھر نوافل پڑھے اور اسکے بعد عشار کی نماز پڑھی پھر جب رسول اللہ صلعم نماز سے فارغ ہوکر چلے تو میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چلا آپ نے میرے قدموں کی آواز سنکر پوچھا۔ کون ہے۔ کیا تو حذیفہ ہے۔ میں نے عرض کیا۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا کیوں کیا کام ہے۔ خدا تجھ کو اور تیری ماں کو بخشے دیکھ۔ یہ ایک فرشتہ ہے۔ جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا اس فرشتے نے اپنے پروردگار سے میرے پاس حاضر ہونے اور سلام کرنے کی اجازت چاہی تھی چنانچہ اسکو اجازت مل گئی۔ اس فرشتے نے مجھ کو یہ بشارت دی ہے کہ فاطمہؓ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں اور حسنؓ حسینؓ نوجوان جنتیوں کے سردار ہیں۔ (ترمذی یہ حدیث غریب ہے)

۵۹۱۰ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهِ فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم حسنؓ بن علیؓ کو اپنے کندھے پر بٹھلائے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے عرض کیا اے لڑکے کیسی اچھی سواری پر تو سوار ہوا ہے۔ نبی صلعم نے فرمایا اور وہ سوار بھی تو اچھا ہے۔ (ترمذی)

۵۹۱۱ وَعَنْ عُمَرَ اَنَّهُ فَرَضَ لِاُسَامَةَ فِيْ ثَلٰثَةِ اٰلَافٍ وَخَمْسِ مِائَةٍ وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ فِيْ ثَلٰثَةِ اٰلَافٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ لِاَبِيْهِ لِمَ فَضَّلْتَ اُسَامَةَ عَلَيَّ فَوَاللّٰهِ مَا سَبَقَنِيْ اِلٰى مَشْهَدٍ قَالَ لِاَنَّ زَيْدًا كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبِيْكَ وَكَانَ اُسَامَةُ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَاٰثَرْتُ حُبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حُبِّيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ انہوں نے اسامہ بن زیدؓ کے لئے (بیت المال شاہی خزانہ سے) ساڑھے تین ہزار درہم کا وظیفہ مقرر کیا اور اور عبداللہ بن عمرؓ (اپنے بیٹے) کے لئے تین ہزار درہم کا وظیفہ مقرر کیا۔ عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے والد سے کہا۔ آپ نے اسامہؓ کو مجھ پر ترجیح دی۔ خدا کی قسم اس نے کسی مشہد (معرکہ جنگ) میں مجھ سے سبقت و بازی حاصل نہیں کی ہے عمرؓ نے کہا میں نے اسلئے اسامہؓ کا وظیفہ زیادہ مقرر کیا ہے کہ اس کے باپ سے رسول اللہ صلعم کو تیرے باپ سے زیادہ محبت تھی۔ اور پھر خود اسامہؓ رسول اللہ صلعم کو بہت پیارا تھا۔ تجھ سے زیادہ پیارا۔ پس میں نے رسول اللہ صلعم کے محبوب کو (یعنی اسامہؓ کو) اپنے محبوب (یعنی عبداللہؓ پر) ترجیح دی۔ (ترمذی)

۵۹۱۲ وَعَنْ جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ

حضرت جبلہ بن حارثہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا یا رسول اللہ میرے ساتھ میرے بھائی

يَا رَسُولَ اللهِ ابْعَثْ مَعِي أَخِي زَيْدًا قَالَ
هُوَ ذَا فَإِنِ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ أَمْنَعْهُ
قَالَ زَيْدٌ يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ
لَا أَخْتَارُ عَلَيْكَ أَحَدًا قَالَ فَرَأَيْتُ
رَأْيَ أَخِي أَفْضَلَ مِنْ رَأْيِي رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ

زیدؓ کو بھیج دیجئے۔ آپ نے فرمایا زید یہ موجود ہے، اگر یہ تمہارے ساتھ جانا چاہے تو میں اسکو منع نہیں کرتا۔ زیدؓ نے عرض کیا۔ یارسول اللہؐ! میں آپ کے سوا کسی کو پسند نہیں کرتا (یعنی آپ کی خدمت سے بہتر میں کسی چیز کو خیال نہیں کرتا۔ جبلہ بن حارثہؓ کا بیان ہے کہ اس معاملہ میں میں نے اپنے بھائی کی رائے کو اپنی رائے سے بہتر پایا (یعنی اس نے میرے پاس رہنے کو پسند نہ کیا اور رسول اللہؐ کی خدمت کو پسند کیا)۔ (ترمذی)

٥٩١٣ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِينَةَ
فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ أُصْمِتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ
فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيَّ وَيَرْفَعُهُمَا
فَأَعْرِفُ أَنَّهُ يَدْعُو لِي رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ

حضرت اسامہ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلعم (اس بیماری میں جس میں آپ نے وفات پائی) بہت کمزور ہو گئے تو میں اور دوسرے لوگ مدینہ میں آئے (رسول اللہ صلعم نے اسامہؓ کی ماتحتی میں ایک لشکر تیار کیا تھا جو مدینہ کے باہر کھڑا تھا آپ اس کو روانہ کرنے نہ پائے تھے کہ بیمار ہو گئے۔ اسامہؓ اور دوسرے لوگ اُسی لشکر میں سے مدینہ واپس آ گئے تھے) میں حضور صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اسوقت آپ خاموش تھے (یعنی طاقت گویائی جاتی رہی تھی)۔ رسول اللہ صلعم نے مجھ کو دیکھا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو میرے اوپر رکھا اور پھر انکو بلند کیا۔ میں سمجھ گیا کہ رسول اللہ صلعم میرے لئے دعا فرما رہے ہیں۔ (ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے)

٥٩١٤ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنَحِّيَ مُخَاطَ أُسَامَةَ
قَالَتْ عَائِشَةُ دَعْنِي حَتَّى أَنَا الَّذِي أَفْعَلُ قَالَ يَا
عَائِشَةُ أَحِبِّيهِ فَإِنِّي أُحِبُّهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے اسامہؓ کی رینٹ کو صاف کرنا چاہا۔ میں نے عرض کیا۔ آپ رہنے دیجیے۔ اس کام کو میں کروں گی۔ آپ نے فرمایا۔ عائشہؓ! تو اسامہؓ سے محبت کر اسلئے کہ میں اس سے کرتا ہوں۔ (ترمذی)

٥٩١٥ وَعَنْ أُسَامَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا إِذْ جَاءَ
عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَأْذِنَانِ فَقَالَا لِأُسَامَةَ
اسْتَأْذِنْ لَنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ عَلِيٌّ وَ
الْعَبَّاسُ يَسْتَأْذِنَانِ فَقَالَ أَتَدْرِي مَا
جَاءَ بِهِمَا قُلْتُ لَا قَالَ لٰكِنِّي أَدْرِي ائْذَنْ
لَهُمَا فَدَخَلَا فَقَالَا يَا رَسُولَ اللهِ جِئْنَاكَ
نَسْأَلُكَ أَيُّ أَهْلِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ
فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت اسامہؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلعم کے دروازے پر بیٹھا ہوا تھا کہ علیؓ اور عباسؓ آئے جو حضور صلعم کی خدمت میں حاضری کی اجازت کی خواہش رکھتے تھے۔ انہوں نے مجھ سے کہا تم ہمارے لئے رسول اللہ صلعم سے اجازت طلب کرو۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ! علیؓ اور عباسؓ حاضر ہونا چاہتے ہیں حضور صلعم نے مجھ سے فرمایا۔ اسامہؓ! تجھ کو معلوم ہے یہ دونوں میرے پاس کیوں آئے ہیں۔ میں نے عرض کیا مجھ کو معلوم نہیں آپ نے فرمایا لیکن میں جانتا ہوں۔ اچھا انکو بلا لو۔ چنانچہ دونوں نے اندر داخل ہو کر عرض کیا۔ یارسول اللہؐ! ہم آپ کی خدمت میں یہ دریافت کرنے حاضر ہوئے ہیں۔ کہ آپ کو

وَسَلَّمَ قَالَا مَا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ أَهْلِكَ قَالَ أَحَبُّ أَهْلِي إِلَيَّ مَنْ قَدْ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْهِ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا ثُمَّ مَنْ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ آخِرَهُمْ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اپنے گھر والوں میں کون سب سے پیارا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ فاطمہؓ محمد صلعم کی بیٹی مجھ کو سب سے پیاری ہے۔ علیؓ اور عباسؓ نے عرض کیا۔ ہم آپ کے گھر والوں کی بابت پوچھنے نہیں آئے ہیں (بلکہ ہمارا سوال اقرباء سے ہے)، آپ نے فرمایا میرے اہل میں مجھ کو سب سے زیادہ محبوب وہ شخص ہے جسپر خدا نے اپنا انعام و فضل کیا ہے۔ اور میں نے بھی اس پر انعام و احسان کیا اور اسامہؓ بن زیدؓ ہے۔ علیؓ و عباسؓ نے عرض کیا۔ اور اسامہؓ کے بعد آپ نے فرمایا۔ پھر علیؓ بن ابوطالبؓ۔ عباس نے عرض۔ یا رسول اللہؐ آپ نے اپنے چچا کو اپنے اہلبیت میں آخر میں رکھا۔ آپؐ نے فرمایا علیؓ نے ہجرت میں تم پر سبقت کی ہے (ترمذی)

فصل سوم

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّى أَبُو بَكْرٍ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي وَمَعَهُ عَلِيٌّ فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ قَالَ بِأَبِي شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَبِيهًا بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت عقبہ بن حارثؓ کہتے ہیں کہ ابوبکرؓ نے عصر کی نماز پڑھی (یعنی اپنے عہد خلافت میں) پھر آپ ٹہلنے کو چلے۔ آپ کے ساتھ علیؓ بھی تھے کہ ابوبکرؓ نے حسنؓ کو بچوں کے ساتھ کھیلتے دیکھا انکو آپ نے اُٹھا لیا اور اپنے کندھے پر بٹھا لیا۔ اور کہا میرا باپ فدا ہو یہ نبیؐ سے بہت مشابہ ہے۔ علیؓ سے نہیں علیؓ یہ سن رہے اور ہنس رہے تھے۔

(بخاری)

۵۹۱۷/۳۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أُتِيَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجُعِلَ فِي طَسْتٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ وَقَالَ فِي حُسْنِهِ شَيْئًا قَالَ أَنَسٌ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ إِنَّهُ كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَخْضُوبًا بِالْوَسْمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَجِيءَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ يَضْرِبُ بِقَضِيبٍ فِي أَنْفِهِ وَيَقُولُ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هٰذَا حُسْنًا فَقُلْتُ أَمَا إِنَّهُ كَانَ مِنْ أَشْبَهِهِمْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ عبیداللہ بن زیاد کے سامنے حضرت حسینؑ کا سر مبارک لایا گیا۔ اور ایک طشت میں رکھا گیا۔ عبیداللہ سر مبارک کو لکڑی سے جنبش دیتا تھا اور کہتا جاتا تھا۔ انکے حسن میں ایک بات ہے (یعنی عجیب حسن پایا ہے)، انسؓ کا بیان ہے کہ میں نے اس سے کہا خدا کی قسم! اہل بیت میں حسینؓ رسول اللہ صلعم سے بہت مشابہ تھے اس وقت آپ کا سر مبارک وسمہ سے رنگا ہوا تھا۔ (بخاری) اور ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ انسؓ نے بیان کیا کہ میں عبیداللہ بن زیاد کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حسینؓ کا سر مبارک لایا گیا ابن زیاد آپ کی ناک پر لکڑی مارتا جاتا اور یہ کہتا جاتا تھا۔ اسطرح کا حسن میں نے نہیں دیکھا میں نے کہا حسین رسول اللہ صلعم سے بہت مشابہ تھے۔ (ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح حسن غریب ہے)۔

۵۹۱۸/۳۶ وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا

حضرت ام فضلؓ بنت حارث کہتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ

دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ رَاَيْتُ حُلْمًا مُنْكَرًا اللَّيْلَةَ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ اِنَّهٗ شَدِيْدٌ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ رَاَيْتُ كَاَنَّ قِطْعَةً مِّنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِيْ حِجْرِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتِ خَيْرًا تَلِدُ فَاطِمَةُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غُلَامًا يَكُوْنُ فِيْ حِجْرِكِ فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ وَكَانَ فِيْ حِجْرِيْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ يَوْمًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهٗ فِيْ حِجْرِهٖ ثُمَّ كَانَتْ مِنِّي الْتِفَاتَةٌ فَاِذَا عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُهْرِيْقَانِ الدُّمُوْعَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ مَا لَكَ قَالَ اَتَانِيْ جِبْرَءِيْلُ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اُمَّتِيْ سَتَقْتُلُ ابْنِيْ هٰذَا فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ وَاَتَانِيْ بِتُرْبَةٍ مِّنْ تُرْبَتِهٖ حَمْرَاءَ

صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں نے آج رات بہت بُرا خواب دیکھا ہے۔ آپ نے پوچھا۔ وہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا وہ بہت سخت ناگوار خواب ہے۔ آپ نے فرمایا۔ وہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا میں نے دیکھا کہ آپ کے جسم مبارک سے ایک ٹکڑا کاٹا گیا ہے اور میری گود میں رکھ دیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا تُو نے اچھا خواب دیکھا انشأ اللہ تعالیٰ فاطمہؓ ایک لڑکا جنے گی جو تیری گود میں رکھا جائے گا۔ چنانچہ حضرت فاطمہؓ کے ہاں حسینؓ پیدا ہوئے اور میری گود میں رکھے گئے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا تھا پھر میں ایک روز نبی صلعم کی خدمت میں گئی اور حسینؓ کو آپؐ کی گود میں دیدیا پھر میں دوسری طرف دیکھنے لگی۔ اچانک میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلعم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں میں نے عرض کیا اے خدا کے نبیؐ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں کیا بات ہے۔ آپؐ نے فرمایا ابھی ابھی جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے انہوں نے مجھ کو بتایا کہ عنقریب تیری امت تیرے اس بیٹے کو قتل کر دے گی میں نے عرض کیا اس بیٹے کو۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں اور میرے پاس اس جگہ کی مٹی بھی لائے تھے جہاں قتل کیا جائے گا۔ اور وہ سرخ مٹی تھی۔

(بیہقی)

۵۹۱۹ ح ۳۷ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ ذَاتَ يَوْمٍ بِنِصْفِ النَّهَارِ اَشْعَثَ اَغْبَرَ بِيَدِهٖ قَارُوْرَةٌ فِيْهَا دَمٌ فَقُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهٖ لَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُهٗ مُنْذُ الْيَوْمِ فَاُحْصِيَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ فَاُجِدَ قُتِلَ ذٰلِكَ الْوَقْتَ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ وَاَحْمَدُ الْاَخِيْرَ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایک روز رسول اللہ صلعم کو خواب میں اس حال میں دیکھا کہ دوپہر کا وقت ہے اور آپ پریشان حال غبار آلودہ ایک شیشی ہاتھ میں لئے ہوئے ہیں جس میں خون بھرا ہوا ہے۔ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ حسینؓ اور انکے ہمراہیوں کا خون ہے جس کو میں صبح سے اسوقت تک اس شیشی میں اکٹھا کرتا رہا ہوں۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ خواب میں جو وقت رسول اللہ صلعم نے بتایا تھا میں نے اس کو یاد رکھا۔ تو حسینؓ ٹھیک اسی وقت قتل کئے گئے تھے

(بیہقی۔ احمد)

۵۹۲۰ ح ۳۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوْكُمْ مِّنْ نِعْمَةٍ وَاَحِبُّوْنِيْ لِحُبِّ اللّٰهِ وَاَحِبُّوْا اَهْلَ بَيْتِيْ لِحُبِّيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ تم خدا سے اسلئے محبت کرو کہ وہ غذا اور اپنی نعمتیں عطا کرتا ہے۔ اور مجھ سے اس لئے محبّت کرو کہ تم خدا سے محبت رکھتے ہو اور میرے اہل بیت کو میری محبّت کی وجہ سے محبوب رکھو۔

(ترمذی)

۵۹۲۱ ح ۳۹ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّهٗ قَالَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِبَابِ

حضرت ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ انہوں نے کعبہ کے دروازہ کو پکڑ

اَلْكَعْبَةِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَلَا إِنَّ مَثَلَ أَهْلِ بَيْتِيْ فِيْكُمْ مَثَلُ سَفِيْنَةِ نُوْحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ

کر یہ بیان کیا کہ میں نے نبی صلعم کو یہ فرماتے سُنا ہے آگاہ ہو کہ میرے اہلبیت تمہارے لئے نوح کی کشتی کے مانند ہیں جو شخص کشتی میں سوار ہوا۔ اس نے نجات پائی اور جو کشتی میں سوار ہونے سے پیچھے رہ گیا وہ ہلاک ہوا۔ (احمد)

بَابُ مَنَاقِبِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلعم کی بیویوں کے مناقب وفضائل کا بیان

فصل اوّل

۵۹۲۲/۱ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ أَبُوْ كُرَيْبٍ وَأَشَارَ وَكِيْعٌ إِلَى السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ مریمؓ بنت عمران ساری اُمت کی عورتوں میں بہتر تھیں۔ اور خدیجۃ الکبریٰؓ بھی سب سے زیادہ بہتر ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ وکیع نے آسمان و زمین کی جانب اشارہ کر کے فرمایا کہ ان کے رہنے والوں میں سب بہتر ہیں۔ (بخاری ومسلم)

۵۹۲۳/۲ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى جِبْرَئِيْلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهِ خَدِيْجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيْهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ فَإِذَا أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّيْ وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلعم کے پاس آئے۔ اور آپ کو کہا یارسول اللہ صلعم! یہ خدیجہؓ آرہی ہیں (یعنی غار حرا میں) جن کے ساتھ برتن ہے کہ اس میں سالن ہے یا کھانا ہے۔ جب وہ آپ کے پاس پہنچ جائیں تو آپ انکو انکے پروردگار کی طرف سے اور میری طرف سے بھی سلام پہنچانا اور انکو بشارت دینا کہ جنت کے اندر انکے لئے ایک موتی کا محل ہے۔ اس محل میں نہ تو شور و غل ہے۔ اور نہ رنج وافسردگی (بخاری ومسلم)

۵۹۲۴/۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ وَمَا رَأَيْتُهَا وَلٰكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِيْ صَدَائِقِ خَدِيْجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ كَأَنَّهُ لَمْ تَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيْجَةُ فَيَقُوْلُ إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِيْ مِنْهَا وَلَدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی صلعم کی بیویوں میں جتنا رشک مجھ کو خدیجۃ الکبریٰؓ پر ہوتا تھا۔ اتنا کسی بیوی پر نہیں حالانکہ میں نے ان کو دیکھا تک نہیں تھا۔ لیکن رسول اللہ صلعم انکو یاد فرمایا کرتے تھے اور جب آپ کبھی کوئی بکری ذبح کرتے تو اس کے گوشت کے ٹکڑے کر کے خدیجہؓ کی سہیلیوں کو بھیجا کرتے تھے میں بعض اوقات آپ سے کہہ دیا کرتی تھی کہ آپ کے خیال میں خدیجہؓ کے سوا دنیا میں کوئی عورت ہی نہ تھی آپ اس کے جواب میں فرماتے کہ خدیجہؓ ایسی تھی اور خدیجہؓ ویسی تھی۔ اور ان کے بطن سے میری اولاد ہے (بخاری)

۵۹۲۵ ق۴ وعن ابی سلمۃ ان عائشۃ قالت قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائش ھذا
جبرئیل یقرئك السلام قالت وعلیہ السلام
ورحمۃ اللہ قالت وھو یری مالا اری
متفق علیہ

ابوسلمہؓ کہتے ہیں کہ عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلعم نے ایک روز مجھ سے فرمایا اے عائشہؓ! یہ جبرئیلؑ ہیں تم کو سلام کہتے ہیں عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔ عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم اس چیز کو دیکھتے تھے جن کو میں نہ دیکھتی تھی۔ (یعنی جبرئیل کو)

(بخاری و مسلم)

۵۹۲۶ ق۵ وعن عائشۃ قالت قال لی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اریتك فی المنام ثلث لیال
یجیء بك الملك فی سرقۃ من حریر فقال
لی ھذہ امراتك فكشفت عن وجھك الثوب
فاذا انت ھی فقلت ان یکن ھذا من عند
اللہ یمضہ متفق علیہ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک روز رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا تم کو میں نے تین رات مسلسل خواب میں دیکھا۔ تم کو فرشتہ ریشم کے ایک ٹکڑے میں لاتا اور مجھ سے کہتا۔ یہ آپ کی بیوی ہیں۔ میں تمہارے چہرہ سے کپڑا ہٹاتا اور تم کو پاتا بعینہٖ۔ پھر میں اپنے دل میں کہتا۔ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہے تو خدا اس کو پورا کرے

(بخاری و مسلم)

۵۹۲۷ ق۶ وعنھا قالت ان الناس کانوا یتحرون
بھدایاھم یوم عائشۃ یبتغون بذلك
مرضاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و
قالت ان نساء رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کن حزبین فحزب فیہ عائشۃ و
حفصۃ وصفیۃ وسودۃ والحزب الاخر
ام سلمۃ وسائر نساء رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فکلم حزب ام سلمۃ فقلن لھا
کلمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکلم
الناس فیقول من اراد ان یھدی الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیھدہ الیہ حیث
کان فکلمتہ فقال لھا لا تؤذینی فی عائشۃ
فان الوحی لم یاتنی وانا فی ثوب امراۃ
الا عائشۃ قالت اتوب
الی اللہ من اذاك یا رسول اللہ
ثم انھن دعون فاطمۃ فارسلن الی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکلمتہ
فقال یا بنیۃ الا تحبین ما احب قالت بلی

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ لوگ رسول اللہ صلعم کی خدمت میں ہدیہ پیش کرنے کے لئے اُس دن کا انتظار کرتے جس روز کہ آپ میرے ہاں تشریف رکھتے ہوتے (یعنی میری باری کے دن کا انتظار کیا کرتے تھے) اور اس سے ان کا منشاء محض رسول اللہ صلعم کے مزاج کی خوشنودی حاصل کرنا تھا۔ عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم کی بیویوں کی دو جماعتیں تھیں ایک جماعت میں عائشہؓ۔ حفصہؓ۔ اور سودہؓ تھیں۔ اور دوسری جماعت میں ام سلمہؓ اور باقی بیویاں تھیں۔ ایک دفعہ ام سلمہؓ کی جماعت نے ام سلمہؓ سے کہا کہ وہ رسول اللہ صلعم سے یہ کہیں کہ آپ لوگوں سے یہ فرما دیں کہ جو شخص رسول اللہ صلعم کی خدمت میں کوئی ہدیہ پیش کرے وہ ہدیہ پیش کر دے خواہ رسول اللہ اس وقت کسی بیوی کے ہاں تشریف رکھتے ہوں چنانچہ ام سلمہؓ نے رسول اللہ صلعم سے اسکے متعلق عرض کیا۔ رسول اللہ صلعم نے انکی اس خواہش کے جواب میں فرمایا کہ تم مجھکو عائشہؓ کے معاملہ میں اذیت نہ دو۔ اسلئے کہ میرے پاس کسی عورت (بیوی) کے کپڑے (چادر یا لحاف) میں وحی نہیں آتی مگر عائشہؓ کے کپڑے میں۔ ام سلمہؓ نے یہ سنکر کہا یا رسول اللہؐ! میں آپ کو اذیت پہنچانے سے توبہ کرتی ہوں۔ پھر ام سلمہؓ کی جماعت نے فاطمہؓ کو بلایا۔ اور انکے ذریعہ اپنی اس خواہش کو رسول اللہ صلعم تک پہنچایا۔ فاطمہؓ نے اس بارے میں آپ سے گفتگو کی۔ آپ نے فرمایا بیٹی! کیا تو اس سے محبت نہیں رکھتی جس سے میں محبت رکھتا ہوں

قَالَ فَاَحِبِّيْ هٰذِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

فاطمہؓ نے کہا۔ ہاں آپ نے فرمایا تم عائشہؓ سے محبت کرو (بخاری و مسلم)

فصل دوم

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَسْبُكَ مِنْ نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَاٰسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

٥٩٢٨ ح ٧ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے دنیا بھر کی عورتوں میں سے صرف ان چار عورتوں کے فضائل معلوم کر لینا تیرے لئے کافی ہیں۔ یعنی مریم بنت عمرانؑ۔ خدیجہ بنت خویلدؓ۔ فاطمہ بنت محمدؐ۔ اور آسیہ فرعون کی بیوی۔ (ترمذی)

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ جِبْرِيْلَ جَاءَ بِصُوْرَتِهَا فِيْ خِرْقَةِ حَرِيْرٍ خَضْرَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهٖ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

٥٩٢٩ ح ٨ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ جبرئیل انکی شکل و صورت کی کوئی چیز سبز ریشم میں لپیٹ کر رسول اللہ صلعم کے پاس لائے اور کہا یہ آپ کی بیوی ہیں دنیا و آخرت دونوں میں۔ (ترمذی)

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صَفِيَّةَ اَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ لَهَا بِنْتُ يَهُوْدِيٍّ فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ فَقَالَتْ قَالَتْ لِيْ حَفْصَةُ اِنِّي ابْنَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِيٍّ وَاِنَّ عَمَّكِ لَنَبِيٌّ وَاِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ فَفِيْمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ ثُمَّ قَالَ اتَّقِي اللّٰهَ يَا حَفْصَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

٥٩٣٠ ح ٩ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضرت صفیہؓ رسول اللہ صلعم کی دوسری بیوی حضرت حفصہؓ نے انکو یہودی کی بیٹی کہا ہے یہ سنکر وہ رونے لگیں۔ کہ اتنے میں رسول اللہ صلعم تشریف لے آئے اور پوچھا تم کیوں رو رہی ہو انہوں نے کہا مجھ کو حفصہؓ نے یہودی کی بیٹی کہا۔ آپ نے فرمایا تو نبی کی بیٹی ہے اور تیرا چچا بھی نبی تھا (حضرت صفیہؓ حضرت ہارون علیہ السلام کے خاندان سے تھیں) اور اب تو ایک نبی کی بیوی ہے۔ پھر حفصہؓ کس بات میں تجھ پر فخر کرتی ہے۔ اسکے بعد آپ نے حفصہؓ سے کہا۔ حفصہؓ خدا سے ڈر۔ (ترمذی۔ نسائی)

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا فَقَالَتْ اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ يَمُوْتُ فَبَكَيْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

٥٩٣١ ح ١٠ حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فتح مکہ کے بعد فاطمہؓ کو اپنے پاس بلایا اور آہستہ آہستہ ان سے کچھ باتیں کیں جنکو سنکر فاطمہؓ رونے لگیں پھر آپ نے دوبارہ ان سے گفتگو کی اور وہ ہنسنے لگیں۔ پھر جب رسول اللہ صلعم وفات پاگئے تو میں نے انکے رونے اور ہنسنے کا سبب دریافت کیا فاطمہؓ نے کہا رسول اللہ صلعم نے مجھ کو اپنی موت سے آگاہ کیا تھا جس کو سنکر میں رونے لگی۔ پھر آپ نے مجھ کو فرمایا کہ تم مریم بنت عمرانؑ کے سوا جنت کی ساری عورتوں کی سردار ہوں تو میں ہنسنے لگی۔ (ترمذی)

فصل سوم

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ مَا اَشْكَلَ عَلَيْنَا اَصْحَابَ

٥٩٣٢ ح ١١ حضرت ابو موسیٰؓ کہتے ہیں کہ ہم اصحاب نبی صلعم پر جب کوئی

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثٌ قَطُّ فَسَأَلْنَا عَائِشَةَ اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ

بات مشتبہ ہوتی یا کسی حدیث کا مطلب سمجھ میں نہ آیا تو ہم نے اس کو عائشہؓ سے دریافت کر لیا اور اسکے متعلق عائشہؓ میں کافی علم پایا۔ (ترمذی)

٥٩٣٣ / ١٢ وَعَنْ مُوْسٰی بْنِ طَلْحَةَ قَالَ مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ

موسیٰ بن طلحہؓ کہتے ہیں کہ میں نے عائشہؓ سے زیادہ فصیح کسی کو نہ پایا۔ (ترمذی)

بَابُ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ

بعض مشہور صحابہؓ کے مناقب و فضائل کا بیان

فصل اول

٥٩٣٤ / ١ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ كَاَنَّ فِیْ یَدِیْ سَرَقَةً مِنْ حَرِیْرٍ لَا اَهْوِیْ بِهَا اِلٰی مَكَانٍ فِی الْجَنَّةِ اِلَّا طَارَتْ بِیْ اِلَیْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلٰی حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخَاكِ رَجُلٌ صَالِحٌ اَوْ اِنَّ عَبْدَ اللّٰہِ رَجُلٌ صَالِحٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ریشم کے کپڑے کا ایک ٹکڑا ہے اور میں جنت کے اندر جہاں جانے کا ارادہ کرتا ہوں وہ ٹکڑا مجھ کو لے اڑتا ہے۔ اور وہاں پہنچا دیتا ہے میں نے یہ خواب اپنی بہن حفصہؓ سے بیان کیا اور انہوں نے اس کا ذکر نبی صلعم سے فرمایا۔ رسول اللہ صلعم نے خواب کو سنکر ارشاد فرمایا کہ تمہارا بھائی مرد صالح ہے۔ یا یہ فرمایا کہ عبداللہؓ مرد صالح ہے۔ (بخاری و مسلم)

٥٩٣٥ / ٢ وَعَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ اِنَّ اَشْبَهَ النَّاسِ دَلًّا وَسَمْتًا وَهَدْیًا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَابْنُ اُمِّ عَبْدٍ مِنْ حِیْنَ یَخْرُجُ مِنْ بَیْتِهٖ اِلٰی اَنْ یَرْجِعَ اِلَیْهِ لَا نَدْرِیْ مَا یَصْنَعُ فِیْ اَهْلِهٖ اِذَا خَلَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ وقار میانہ روی اور راہ راست پر چلنے کے اعتبار سے ہم سب لوگوں میں عبداللہ بن مسعودؓ رسول اللہ صلعم سے بہت مشابہ تھے۔ جس وقت سے کہ وہ گھر سے نکلتے تھے اور اسوقت تک کہ جب وہ گھر میں جاتے تھے اور گھر کے اندر کا حال ہم کو معلوم نہیں کہ وہ تنہائی میں کیا کرتے تھے (یعنی جبتک وہ ہمارے سامنے رہتے تھے انکی یہ حالت تھی گھر کا حال ہم کو معلوم نہیں)۔ (بخاری)

٥٩٣٦ / ٣ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِیْ مِنَ الْیَمَنِ فَمَكَثْنَا حِیْنًا مَا نُرٰی اِلَّا اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرٰی مِنْ دُخُوْلِهٖ وَدُخُوْلِ اُمِّهٖ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ میں اور میرا بھائی یمن سے (مدینہ میں) آئے اور ایک عرصے تک مدینہ میں قیام کیا ہم ہمیشہ یہی خیال کرتے رہے کہ عبداللہ بن مسعود اہلبیت نبی صلعم کا ایک آدمی ہے۔ اس لئے کہ ہم عبداللہ ابن مسعودؓ اور انکی ماں کو اکثر نبی صلعم کے پاس آتے جاتے دیکھتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

٥٩٣٧ / ٤ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَقْرِءُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے چار آدمیوں سے قرآن کو سیکھو یعنی عبداللہ بن مسعودؓ سے۔ سالم مولیٰ ابوحذیفہؓ سے ابی بن کعبؓ

مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَالِمٍ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

سے۔ اور معاذ بن جبل رضؓ سے۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَاَتَيْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ اِلَيْهِمْ فَاِذَا شَيْخٌ قَدْ جَاءَ حَتّٰى جَلَسَ اِلٰى جَنْبِيْ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا اَبُو الدَّرْدَاءِ قُلْتُ اِنِّيْ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَكَ لِيْ فَقَالَ مَنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ اَوَلَيْسَ عِنْدَكُمْ ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادَةِ وَالْمِطْهَرَةِ وَفِيْكُمُ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطٰنِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ يَعْنِيْ عَمَّارًا اَوَلَيْسَ فِيْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِيْ لَا يَعْلَمُهٗ غَيْرُهٗ يَعْنِيْ حُذَيْفَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

٥٩٣٨ ح ٥ حضرت علقمہؓ کہتے ہیں کہ میں ملک شام میں آیا اور دو رکعت نماز میں نے پڑھی۔ پھر میں نے یہ دعا کی اے اللہ تعالیٰ! مجھ کو کوئی نیک بخت ہمنشین عطا فرما۔ پھر میں ایک جماعت میں پہنچا اور اسکے پاس بیٹھ گیا۔ اچانک ایک بڈھا آیا اور میرے پہلو میں بیٹھ گیا۔ میں نے لوگوں سے پوچھا۔ یہ کون ہیں۔ لوگوں نے کہا۔ ابو درداء ہیں میں نے ان سے کہا۔ میں نے خدا سے دعا کی تھی کہ وہ مجھ کو ایک صالح ہم نشین عطا فرمائے۔ چنانچہ خداوند تعالیٰ نے آپکو میرے پاس بھیجدیا ابو درداءؓ نے مجھ سے پوچھا تم کون ہو۔ میں نے کہا میں کوفہ کا رہنے والا ہوں۔ ابو درداء رضؓ نے کہا کیا تمہارے ہاں ام عبد (عبداللہ بن مسعودؓ) نہیں ہیں جو رسول اللہ صلعم کی جوتیاں تکیہ اور چھاگل اپنے پاس رکھتا تھا اور کیا تمہارے ہاں وہ شخص نہیں ہے جس کو خدا نے نبیؐ کی زبان کے ذریعہ شیطان سے پناہ دلا دی ہے یعنی عمارؓ۔ اور کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے جو رسول اللہ صلعم کے اسرار کے جاننے والا ہے جن سے اسکے سوا کوئی دوسرا واقف نہیں یعنی حذیفہ رضؓ۔ (بخاری)

وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِيْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ امْرَاَةَ اَبِيْ طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشْخَشَةً اَمَامِيْ فَاِذَا بِلَالٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

٥٩٣٩ ح ٦ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے مجھ کو جنت دکھائی گئی میں نے وہاں ابو طلحہؓ کی بیوی کو دیکھا اور اپنے آگے میں نے قدموں کی آہٹ سُنی دیکھا تو وہ بلالؓ ہے۔ (مسلم)

وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطْرُدْ هٰؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِءُوْنَ عَلَيْنَا قَالَ وَكُنْتُ اَنَا وَابْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَجُلٌ مِّنْ هُذَيْلٍ وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ اُسَمِّيْهِمَا فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

٥٩٤٠ ح ٧ حضرت سعدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کے ساتھ ہم چھ آدمی تھے مشرکوں نے (یعنی کفار قریش نے) نبی صلعم سے کہا تم ان لوگوں کو اپنی مجلس سے اٹھا دو (جو غلام اور مفلس ہیں تاکہ یہ لوگ ہم پر جری و دلیر نہ ہو جائیں) سعدؓ کہتے ہیں کہ اس صحبت میں میں تھا۔ ابن مسعودؓ تھے۔ قبیلہ ہذیل کا ایک شخص تھا اور بلالؓ تھے اور دو شخص اور تھے جنکا نام میں نے نہیں لیا۔ اس مطالبہ کفار سے رسول اللہ صلعم کے دل میں ایک بات پیدا ہوئی یعنی وہ بات جو خدا نے چاہی آپ نے اپنے دل میں سوچا اور غور کیا کہ یہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ (اور ان لوگوں کو نہ اٹھا جو صبح و شام محض خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے اپنے پروردگار کو یاد کرتے اور پکارتے ہیں)۔ (مسلم)

وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا اَبَا مُوْسٰى لَقَدْ اُعْطِيْتَ مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

٥٩٤١ ح ٨ حضرت ابو موسیٰ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے ان سے فرمایا اے ابو موسیٰ رضؓ تجھ کو داؤد علیہ السلام کی خوش آوازی دیگئی ہے (بخاری و مسلم)

٥٩٤٢ ح ٩ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَةٌ اُبَيُّ بْنُ
كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَبُوْزَيْدٍ
قِيْلَ لِاَنَسٍ مَنْ اَبُوْزَيْدٍ قَالَ اَحَدُ عُمُوْمَتِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ صلعم کے زمانہ میں چار آدمیوں نے قرآن کو جمع کیا یعنی ابی بن کعبؓ - معاذ بن جبلؓ - زید بن ثابتؓ اور ابوزیدؓ نے - انسؓ سے پوچھا گیا ابوزید رضؓ کون ہیں - انہوں نے کہا میرے ایک چچا ہیں - (بخاری و مسلم)

٥٩٤٣ ح ١٠ وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِيْ وَجْهَ
اللّٰهِ تَعَالٰى فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَضٰى
لَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ ابْنُ عُمَيْرٍ
قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهٗ مَا يُكَفَّنُ فِيْهِ
اِلَّا نَمِرَةٌ فَكُنَّا اِذَا غَطَّيْنَا رَاْسَهٗ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ
وَاِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَاْسُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوْا بِهَا رَاْسَهٗ وَاجْعَلُوْا
عَلٰى رِجْلَيْهِ مِنَ الْاِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهٗ
ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يَهْدِبُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت خباب بن ارتؓ رضؓ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہؐ صلعم کے ساتھ محض خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے ہجرت کی تھی پس ہمارا اجر خدا پر ثابت و قائم ہوگیا پھر بعض لوگ ہم میں سے ایسے ہیں جو دنیا سے گذر گئے اور دنیاوی اجر میں سے وہ کچھ نہ پاسکے - (یعنی مال غنیمت وغیرہ) جیسے مصعب بن عمیر رضؓ جو احد کے دن شہید ہوئے اور انکے لئے سوائے ایک سفید و سیاہ کملی کے کفن کو کوئی کپڑا میسر نہ آسکا اور کملی بھی ایسی تھی کہ جب ہم اس سے سر کو ڈھانکتے تھے تو پاؤں کھل جاتے تھے اور پاؤں کو ڈھانکتے تھے تو سر کھل جاتا تھا - نبی صلعم نے یہ دیکھکر فرمایا سر کو کملی سے ڈھانک دو اور پاؤں پر اذخر (گھاس) ڈالدو اور بعض ہم میں سے وہ ہیں جنکا پھل پختہ ہوگیا اور وہ اُس پھل کو چُن رہے ہیں (یعنی خوب مالِ غنیمت پایا اور کامیابی حاصل ہوئی -) (بخاری و مسلم)

٥٩٤٤ ح ١١ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ
وَفِيْ رِوَايَةٍ اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ بِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِمَا

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ صلعم کو یہ فرماتے سُنا کہ سعد بن معاذؓ کی موت پر عرش الٰہی نے حرکت کی۔ (بخاری و مسلم)

٥٩٤٥ ح ١٢ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ حَرِيْرٍ فَجَعَلَ اَصْحَابُهٗ
يَمَسُّوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ لِيْنِهَا فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ
لِيْنِ هٰذِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ
خَيْرٌ مِّنْهَا وَاَلْيَنُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت براءؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ کی خدمت میں ایک جوڑا ریشمی کپڑے کا ہدیہ کے طور پر بھیجا گیا آپ کے صحابہؓ اس جوڑے کو چھوتے تھے اور اسکی نرمی پر تعجب و حیران تھے رسول اللہؐ صلعم نے فرمایا تم اسکی نرمی پر تعجب کرتے ہو جنت میں سعد بن معاذ رضؓ کے رومال ان سے بہت بہتر اور بہت زیادہ نرم ہیں - (بخاری و مسلم)

٥٩٤٦ ح ١٣ وَعَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَنَسٌ خَادِمُكَ اُدْعُ اللّٰهَ لَهٗ قَالَ اللّٰهُمَّ اَكْثِرْ
مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ قَالَ
اَنَسٌ فَوَاللّٰهِ اِنَّ مَالِيْ لَكَثِيْرٌ وَاِنَّ وَلَدِيْ
وَوَلَدَ وَلَدِيْ لَيَتَعَادُّوْنَ عَلٰى نَحْوِ الْمِائَةِ
الْيَوْمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ام سلیم رضؓ کہتی ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! انس رضؓ آپ کا خادم ہے اُس کیلئے خدا سے دعا فرما دیجئے' آپ نے یہ فرمائی اے اللہ تعالیٰ! انس رضؓ کے مال کو زیادہ کر - اسکی اولاد کو بڑھا اور جو چیز تمنے اس کو دی ہے اس میں اس کو برکت دے انس رضؓ کا بیان ہے قسم ہے خدا کی میرا مال بہت اور بہت ہے اور میرے بیٹے اور بیٹیوں کے بیٹے آج شمار میں سو کے قریب ہیں - (بخاری و مسلم)

٥٩٤٧ ح ١٤ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ مَا سَمِعْتُ

حضرت سعد رضؓ بن ابی وقاص رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے کسی شخص کی نسبت

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِاَحَدٍ يَمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے نہیں سنا کہ وہ زمین پر چلتا ہوا دو جلتی ہو مگر عبداللہ بن سلام رضی کے لئے۔ (بخاری ومسلم)

وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِيْ مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى وَجْهِهٖ اَثَرُ الْخُشُوْعِ فَقَالُوْا هٰذَا رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيْهِمَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهٗ فَقُلْتُ اِنَّكَ حِيْنَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوْا هٰذَا رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ وَاللّٰهِ مَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَقُوْلَ مَا لَمْ يَعْلَمْ فَسَاُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَاَيْتُ رُؤْيَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ وَرَاَيْتُ كَاَنِّيْ فِيْ رَوْضَةٍ ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا فِيْ وَسَطِهَا عَمُوْدٌ مِنْ حَدِيْدٍ اَسْفَلُهٗ فِي الْاَرْضِ وَاَعْلَاهُ فِي السَّمَآءِ فِيْ اَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيْلَ لِيَ ارْقَهْ فَقُلْتُ لَا اَسْتَطِيْعُ فَاَتَانِيْ مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِيْ مِنْ خَلْفِيْ فَرَقِيْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِيْ اَعْلَاهُ فَاَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيْلَ اسْتَمْسِكْ فَاسْتَيْقَظْتُ وَاِنَّهَا لَفِيْ يَدِيْ فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْاِسْلَامُ وَذٰلِكَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى فَاَنْتَ عَلَى الْاِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوْتَ وَذٰلِكَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۵۹۳۸ ح ۱۵ قیس بن عبادؒ کہتے ہیں کہ میں مدینہ کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص مسجد کے اندر آیا جس کے چہرہ سے خشوع یعنی سکون و وقار ظاہر تھا۔ لوگوں نے کہا یہ شخص جنتی ہے۔ پھر اس شخص نے دو رکعت نماز پڑھی جنہیں ہلکی قرأت پڑھی اور پھر مسجد میں چلا گیا میں اس شخص کے پیچھے ہو لیا اور اس سے کہا جب تم مسجد میں داخل ہوئے تھے تو لوگوں نے کہا یہ شخص جنتی ہے۔ اس شخص نے کہا خدا کی قسم! کسی شخص کو یہ بات مناسب نہیں ہے کہ وہ اس چیز کو کہے جس سے واقف نہ ہو۔ میں تم سے ابھی ابھی اسکا واقعہ بیان کروں گا۔ میں نے رسول اللہ صلعم کے زمانہ میں ایک خواب دیکھا تھا اس خواب کو میں نے رسول اللہ صلعم سے بیان کر دیا۔ خواب یہ تھا گویا میں ایک باغ میں ہوں اس شخص نے اس باغ کی وسعت و کشادگی اور تروتازگی کا بیان کیا اور پھر کہا باغ کے درمیان میں لوہے کا ایک ستون ہے جس کا ایک سرا زمین میں ہے اور دوسرا سرا آسمان میں اور اس ستون کے اوپر ایک حلقہ ہے مجھ سے کہا گیا اس ستون پر چڑھ میں نے کہا میں چڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا پھر میرے پاس ایک خادم آیا جسنے پیچھے سے کپڑے اُٹھائے اور میں ستون پر چڑھ گیا یہاں تک کہ میں نے اس حلقہ کو اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا پھر مجھ سے کہا اسکو مضبوط پکڑے رہنا پھر میری آنکھ کھل گئی اس حال میں کہ وہ حلقہ میرے ہاتھ میں تھا (یعنی آنکھ کھلنے تک) میں نے اس خواب کو نبی صلعم سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا وہ باغ اسلام ہے اور وہ ستون اسلام کا ستون ہے اور وہ حلقہ مضبوط ہے۔ اور اس کی تعبیر یہ ہے کہ تو اپنی موت تک اسلام پر ثابت قدم رہے گا اور وہ شخص جن کا ذکر اس حدیث میں ہے عبداللہ بن سلام رضی ہیں (بخاری ومسلم)

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ خَطِيْبَ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا نَزَلَتْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ جَلَسَ ثَابِتٌ فِيْ بَيْتِهٖ وَاحْتَبَسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ مَا شَاْنُ

۵۹۳۹ ح ۱۹ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ثابت بن قیس بن شماس انصار کا خطیب تھا یعنی فصیح و بلیغ، جب یہ آیت نازل ہوئی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ (ایمان والو اپنی آواز کو نبیؐ کی آواز پر بلند نہ کرو یعنی نبیؐ سے باتیں کرتے وقت اتنا زور سے نہ بولو کہ تمہاری آواز نبی کی آواز پر غالب آجائے) تو ثابت بن قیسؓ اپنے گھر میں بیٹھ رہے اور حضور صلعم کی خدمت میں آنا جانا بند کر دیا نبی صلعم نے سعد بن معاذ سے دریافت کیا ثابت کا کیا حال ہے۔ وہ

ثَابِتٍ اشْتَكَى فَأَتَاهُ سَعْدٌ فَذَكَرَ لَهُ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ثَابِتٌ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي مِنْ أَرْفَعِكُمْ صَوْتًا عَلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ سَعْدٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ هُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

بیمار ہے۔ سعد ثابت کے پاس گئے اور ان سے رسول اللہ صلعم کا ارشاد بیان کیا ثابت نے کہا یہ آیت نازل ہوئی ہے اور تم جانتے ہو میری آواز رسول اللہ صلعم کی آواز سے بلند ہے اسلئے میں دوزخی ہوں۔ سعدؓ نے اسکا ذکر نبی صلعم سے کیا آپ نے فرمایا کہ وہ جنتی ہے۔ (مسلم)

٥٩٥٠ ح ١٧ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَزَلَتْ سُورَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ قَالُوا مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلٰى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ہم نبی صلعم کی خدمت میں حاضر تھے کہ سورۃ جمعہ نازل ہوئی اور جب اس سورۃ میں یہ آیت اُتری کہ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ (یعنی اس جماعت میں سے جسکی طرف خدا نے اپنے پیغمبر کو بھیجا ہے کچھ لوگ ہیں جو ابھی اصحاب کی جماعت سے آکر نہیں ملے ہیں) تو اصحاب نے پوچھا یارسول اللہ وہ کون لوگ ہیں۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں اس وقت ہم لوگوں میں سلمان فارسیؓ بھی موجود تھے رسول اللہ صلعم نے اپنا ہاتھ سلمان فارسی پر رکھ کر فرمایا۔ اگر ایمان ثریا پر بھی ہوتا تو ان لوگوں میں سے (یعنی غیر عرب لوگوں میں سے) کچھ لوگ پا لیتے (بخاری ومسلم)

٥٩٥١ ح ١٨ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا يَعْنِي أَبَا هُرَيْرَةَ وَأُمَّهُ إِلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ وَحَبِّبْ إِلَيْهِ الْمُؤْمِنِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے اللہ تعالیٰ اپنے اس چھوٹے سے بندے کو اپنا محبوب قرار دے (یعنی ابوہریرہؓ کو) اور اے اللہ تو اسکی ماں کو مسلمانوں کو محبوب بنا اور مسلمانوں کو اس کا محبوب بنا تاکہ وہ اس کی خبر گیری کرتے رہیں اور دیکھتے رہیں۔ (مسلم)

٥٩٥٢ ح ١٩ وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَتٰى عَلٰى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ فِي نَفَرٍ فَقَالُوا مَا أَخَذَتْ سُيُوفُ اللهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللهِ مَأْخَذَهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَتَقُولُونَ هٰذَا الشَّيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ أَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّكَ فَأَتَاهُمْ فَقَالَ يَا إِخْوَتَاهُ أَغْضَبْتُكُمْ قَالُوا لَا يَغْفِرُ اللهُ لَكَ يَا أَخِيَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت عائذ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ ابوسفیانؓ امیر معاویہ کے والد بحالت کفر میں سلمان صہیبؓ اور بلال کے پاس سے گزرے جو صحابہؓ کی جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے اس جماعت کے لوگوں نے کہا ابھی خدا کی تلواروں نے اس دشمن خدا کی گردن کو نہیں اُتارا ابوبکرؓ نے یہ سنکر کہا تم اس قریشی شیخ کی نسبت ایسا کہتے ہو جو قریش کا سردار ہے اسکے بعد ابوبکرؓ حضور صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ سے آگاہ کیا حضور صلعم نے فرمایا۔ ابوبکرؓ شاید تو نے انکو غضبناک بنا دیا۔ خدا کی قسم اگر تو نے انکو غصہ دلایا تو گویا تو نے اپنے پروردگار کو غضبناک بنایا۔ یہ سنکر ابوبکرؓ صحابہؓ کی اس جماعت کے پاس آئے اور کہا اے میرے بھائیو! کیا میں نے تم کو غصہ دلایا اور غضب ناک بنایا۔ انہوں نے کہا نہیں۔ تم نے ہم کو رنجیدہ نہیں کیا ہے میرے بھائی خدا تم کو بخشے۔ (مسلم)

وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰيَةُ الْاِيْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ وَاٰيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْاَنْصَارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا (کمال) ایمان کی علامت انصار سے محبت رکھنا ہے اور نفاق کی علامت انصار سے بغض و دشمنی رکھنا ہے۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْاَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا يُبْغِضُهُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت براءؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سُنا ہے انصار سے مومن کامل ہی محبت کرے گا اور انصار سے منافق ہی بغض و دشمنی رکھیگا جو شخص انصار کو محبوب رکھے۔ خدا اسکو محبوب رکھیگا اور جو انسے دشمنی رکھے گا خدا اسکو اپنا دشمن قرار دے گا۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا حِيْنَ اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا اَفَاءَ فَطَفِقَ يُعْطِيْ رِجَالًا مِّنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الْاِبِلِ فَقَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَّيَدَعُنَا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَحُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ فَاَرْسَلَ اِلَى الْاَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ مِّنْ اَدَمٍ وَّلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ اَحَدًا غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا جَاءَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ فَقَالَ فُقَهَاؤُهُمْ اَمَّا ذَوُوْ رَأْيِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمْ يَقُوْلُوْا شَيْئًا وَّاَمَّا اُنَاسٌ مِّنَّا حَدِيْثَةٌ اَسْنَانُهُمْ قَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَّيَدَعُ الْاَنْصَارَ وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُعْطِيْ رِجَالًا حَدِيْثِيْ عَهْدٍ بِكُفْرٍ اَتَاَلَّفُهُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالْاَمْوَالِ وَتَرْجِعُوْنَ اِلٰى رِحَالِكُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ رَضِيْنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ جب خداوند تعالےٰ نے اپنے رسول کو قبیلۂ ہوازن سے غنیمت دلوائی یعنی قبیلۂ ہوازن پر فتح عنایت فرما کر مسلمانوں کو کثیر مال غنیمت عطا فرمایا۔ تو رسول اللہ صلعم نے اس مال میں سے بہت سے قریشیوں کو سو سو اونٹ دینا شروع کئے انصار کی ایک جماعت نے یہ دیکھ کر عرض کیا خداوند تعالےٰ رسول اللہ صلعم کی مغفرت فرمائے کہ آپ قریش کو دیتے ہیں اور ہم کو نہیں دیتے حالانکہ ہماری تلواریں قریش کے خون سے ٹپک رہی ہیں (یہ اشارہ ہے ان جنگوں کی طرف جو مکہ والوں سے لڑی گئی تھیں) حضور صلعم کے پاس انصار کے اس اعتراض کی خبر پہنچائی گئی۔ آپ نے انصار کو بلا بھیجا اور ان کو چمڑے کے ایک خیمہ میں جمع کیا گیا اور ان لوگوں کے ساتھ کسی دوسرے کو نہیں بلایا گیا (یعنی انصار ہی کو جمع کیا گیا تھا کوئی دوسرا شخص نہیں بلایا گیا تھا) جب سب لوگ آ گئے تو رسول اللہ صلعم انکے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا یہ بات درست ہے جو تمہاری طرف سے مجھ کو پہنچائی گئی ہے انصار کی جماعت میں سے عقلمند لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم، ہم میں سے اہل الرائے اور سمجھدار لوگوں نے کچھ نہیں کہا البتہ بعض نوجوانوں نے یہ بات ضرور کہی ہے کہ خداوند تعالےٰ رسول اللہ صلعم کو بخشے جو قریش کو عطا فرماتے ہیں اور انصار کو چھوڑ دیتے ہیں (یعنی مال نہیں دیتے) اور ہماری تلواریں انکے خون سے ٹپکتی ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے یہ سنکر فرمایا۔ بیشک میں اس مال میں سے اُن لوگوں کو دیتا ہوں جو نو مسلم ہیں تاکہ اسلام سے انکو الفت ہو جائے اور وہ اسلام پر قائم ہو جائیں کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ لوگ اپنے خیموں اور فرودگاہوں میں مال لے جائیں اور تم اپنے گھروں کی طرف اس حال میں واپس جاؤ کہ رسول اللہ صلعم تمہارے ساتھ ہوں۔ انصار کی جماعت نے آپکا یہ ارشاد سن کر عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلعم ہم اس پر راضی ہیں۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ اِمْرَأً مِّنَ الْاَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَهَا اَلْاَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِیْ عَلَى الْحَوْضِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ۵۹۹۶ ح ۲

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے اگر ہجرت نہ (دینی امر) ہوتی تو اپنے آپ کو میں ایک انصاری مرد خیال کرتا اور اگر لوگ ایک راستہ پر چلیں اور انصاری دوسرے راستہ پر یا دوسری پہاڑی درہ میں تو میں انصار یا انصار کی جماعت کیساتھ چلوں۔ انصار مانند شعار کے ہیں اشعار وہ کپڑا جو جسم کے اوپر بدن یا بدن کے رونگٹوں سے ملا ہوا پہنا جاتا ہے) اور وہ دوسرے لوگ مانند دثار کے ہیں (دثار اوپر کا کپڑا جیسے چادر کمبل وغیرہ مطلب یہ ہے کہ انصار مجھ سے بہت قریب ہیں اور مرتبہ میں مجھ کو عزیز ہیں)، انصار! تم میرے بعد ترجیح اور امتیاز کو دیکھو گے (یعنی لوگ اپنے آپ کو ترجیح دینگے یا تم سے کم درجہ لوگوں کو ممتاز بنائیں گے) اسوقت تم صبر کرنا یہانتک کہ تم مجھ سے حوض کوثر پر آکر ملو۔ (بخاری)

وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِیْ سُفْيَانَ فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ اَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ اٰمِنٌ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَخَذَتْهُ رَاْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ وَرَغْبَةٌ فِیْ قَرْيَتِهٖ وَنَزَلَ الْوَحْیُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُمْ اَمَّا الرَّجُلُ اَخَذَتْهُ رَاْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ وَرَغْبَةٌ فِیْ قَرْيَتِهٖ كَلَّا اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ هَاجَرْتُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكُمْ فَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا اِلَّا ضِنًّا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۵۹۹۵ ح ۳۴

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن ہم لوگ رسول اللہ صلعم کے ساتھ تھے۔ آپ نے یہ حکم جاری فرمایا کہ جو شخص ابوسفیانؓ کے گھر میں چلا جائے وہ امن میں ہے اور جو شخص ہتھیار ڈالدے وہ بھی امن میں ہے۔ انصار نے یہ سنکر آپسمیں کہا اس شخص (یعنی حضور صلعم) پر رحم و مہربانی غالب آگئی ہے جو اپنی قوم اور اپنے شہر کے ساتھ ایسا سلوک کرتا ہے چنانچہ اس اعتراض پر وحی نازل ہوئی حضورؐ نے پوچھا کیا تم یہ کہتے ہو کہ اس شخص نے اپنی قوم پر اور اپنے شہر پر رحم و مہربانی کا سلوک کیا ہے تم ایسا نہ کہو میں نے ہرگز ایسا نہیں کیا بلاشک میں خداتعالیٰ کا بندہ اور خداتعالیٰ کا رسول ہوں میں نے خداتعالیٰ کے لئے تمہاری طرف ہجرت کی ہے میری زندگی یا میری زندگی کی جگہ ہے (یعنی میں تمہارے ساتھ رہوں گا اور تمہارے ساتھ جیوں گا) اور میری موت تمہاری موت ہے (یعنی تمہارے ہی ساتھ یا تم ہی میں مرونگا) انصار نے یہ سنکر عرض کیا خداتعالیٰ کی قسم! ہم نے یہ الفاظ صرف اس خیال سے کہے تھے کہ کہیں خدا ہمارے ساتھ بخل نہ کرے اور جو نعمت (یعنی رسولؐ) ہم کو اس نے دی ہے اس سے ہم کو محروم نہ کر دے اور کہیں رسول اللہ صلعم ہم کو اپنی ذات سے محروم نہ کردیں، آپؐ نے فرمایا خدا اور خدا کا رسول تمہاری راست گوئی کی تصدیق کرتا اور تمہارے عذر قبول کرتا ہے۔ (مسلم)

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى صِبْيَانًا وَنِسَاءً مُقْبِلِيْنَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ يَعْنِی الْاَنْصَارَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۵۹۵۸ ح ۳۵

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے انصار کے بچوں اور عورتوں کو دیکھا جو کسی شادی میں جارہے تھے نبی صلعم ایک جگہ پر کھڑے ہوگئے اور فرمایا۔ اے اللہ تو گواہ ہے اے بچو تم تمام لوگوں میں مجھ کو پیارے ہو۔ اے اللہ تعالیٰ! اے بچو اور عورتو تم تمام لوگوں میں مجھ کو عزیز ہو یعنی انصار مجھ کو بہت عزیز ہیں۔ (بخاری و مسلم)

5959 ح ۲۶

وَعَنْهُ قَالَ مَرَّ اَبُوْ بَكْرٍ وَّالْعَبَّاسُ بِمَجْلِسٍ مِّنْ مَجَالِسِ الْاَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُوْنَ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكُمْ قَالُوْا ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا فَدَخَلَ اَحَدُهُمَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِذٰلِكَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلٰى رَاْسِهٖ حَاشِيَةَ بُرْدٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اُوْصِيْكُمْ بِالْاَنْصَارِ فَاِنَّهُمْ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ وَقَدْ قَضَوُا الَّذِيْ عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِيْ لَهُمْ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُّسِيْئِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ابوبکرؓ اور عباسؓ انصار کی ایک جماعت یا مجلس پر گذرے جہاں انصاری بیٹھے ہوئے رو رہے تھے انہوں نے پوچھا کیوں روتے ہو جماعت انصار نے کہا۔ ہم نے اپنی نسبت رسول اللہ صلعم کی مجلس کو یاد کیا۔ یہ سنکر ان میں سے ایک نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے (یعنی عباسؓ) اور رسول اللہؐ کو اس سے آگاہ کیا نبیؐ گھر سے باہر تشریف لائے اسوقت آپؐ کی پیشانی پر پٹی بندھی ہوئی تھی اور منبر پر بیٹھ گئے۔ اسکے بعد آپؐ کو منبر پر بیٹھنا نصیب نہ ہوا اول آپ نے خدا کی حمد و ثنا کی اور پھر فرمایا۔ لوگو! میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ انصار کے ساتھ رعایت واحسان اور سلوک کرنا یہ گروہ گویا میرا معدہ اور میرا بقچہ ہیں (یعنی انصار میرے دلی دوست اور میرے اصحاب ہیں) اور انصار پر جو حق تھا انہوں نے اسکو ادا کر دیا ہے اور باقی رہا وہ ثواب جو انکے لئے خدا کے ہاں ہے پس انکے نیکوں کے عذر کو تم قبول کرو اور بدکاروں کو معاف کرو۔ (بخاری)

5960 ح ۲۷

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ حَتّٰى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّ الْاَنْصَارُ حَتّٰى يَكُوْنُوْا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَّلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا يَضُرُّ فِيْهِ قَوْمًا وَّيَنْفَعُ فِيْهِ اٰخَرِيْنَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَلْيَتَجَاوَزْ عَنْ مُّسِيْئِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم مرض وفات میں گھر سے باہر تشریف لائے اور منبر پر تشریف فرما ہو کر اول خدا کی حمد و ثنا کی اور پھر فرمایا کہ لوگوں کی تعداد بڑھے گی (مسلمان کثرت سے ہونگے اور مدینہ میں ہجرت کر کے آئیں گے) اور انصار کی تعداد کم ہو گی یہانتک کہ دوسرے لوگوں میں انصار کی تعداد اتنی رہ جائیگی جتنی کہ کھانے میں نمک کی تعداد ہوتی ہے پس جو شخص اے مہاجرو تم میں سے کسی چیز کا حاکم ہو اور وہ کسی قوم کے بدکاروں کو ضرر پہنچائے اور دوسرے لوگوں (یعنی نیکو کاروں) کو نفع پہنچائے اسکو چاہیئے کہ وہ انصار کے نیکو کار لوگوں کے عذر قبول کرے اور بدکاروں سے درگزر کرے۔ (بخاری)

5961 ح ۲۸

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت زید بن ارقمؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ اے اللہ تو انصار کی مغفرت فرما انصار کے بیٹوں کی مغفرت فرما اور انصار کے بیٹوں کے بیٹوں کو بخشدے۔ (بخاری)

5962 ح ۲۹

وَعَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُوْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُوْ سَاعِدَةَ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابی اسیدؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے انصار کے بہترین گھر (یعنی بہترین قبائل) بنو نجار ہیں پھر بنو عبدالاشہل پھر بنو حارث بن بن خزرج پھر بنو ساعدہ اور انصار کے ہر گھر (ہر قبیلہ) میں بھلائی اور نیکی ہے۔ (بخاری ومسلم)

5963 ح ۳۰

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے مجھ کو زبیرؓ کو اور

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَاَبَا مَرْثَدٍ بَدَلَ الْمِقْدَادِ فَقَالَ انْطَلِقُوْا حَتّٰى تَاْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا ظَعِيْنَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا تَعَادٰى بِنَا خَيْلُنَا حَتّٰى اَتَيْنَا اِلَى الرَّوْضَةِ فَاِذَا نَحْنُ بِالظَّعِيْنَةِ فَقُلْنَا اَخْرِجِي الْكِتَابَ قَالَتْ مَا مَعِيْ مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ اَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَاَتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا فِيْهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ اِلٰى نَاسٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هٰذَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ اِنِّيْ كُنْتُ امْرَاً مُّلْصَقًا فِيْ قُرَيْشٍ وَلَمْ اَكُنْ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَكَانَ مَنْ مَّعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لَهُمْ قَرَابَةٌ يَحْمُوْنَ بِهَا اَمْوَالَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ بِمَكَّةَ فَاَحْبَبْتُ اِذْ فَاتَنِيْ ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيْهِمْ اَنْ اَتَّخِذَ فِيْهِمْ يَدًا يَحْمُوْنَ بِهَا قَرَابَتِيْ وَمَا فَعَلْتُ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِيْنِيْ وَلَا رِضًى بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا

مقداد کو (اور ایک روایت میں مقداد کی جگہ ابو مرثد کا نام آیا ہے)، حکم دیا کہ تم روضۂ خاخ پر جاؤ! (یہ مقام مدینہ کے قریب مکہ اور مدینہ کے راستہ پر واقع ہے) وہاں ایک عورت ہے جو اونٹ پر کجاوے میں سوار ہے اسکے پاس ایک خط ہے وہ خط تم اُس سے لے آؤ! پس ہم اپنے گھوڑوں کو تیزی سے دوڑا کر چلے یہانتک کہ روضۂ خاخ پر پہنچ گئے اور وہ عورت ہم کو وہاں مل گئی۔ ہم نے اس سے کہا خط نکال کر ہم کو دیدے یہ خط مدینہ والوں نے مکہ والوں کے نام لکھا تھا۔ اس عورت نے کہا میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے کہا یا تو خط کو تو خود نکال دے ورنہ ہم پھر تیرے کپڑے اتار لیں گے آخر وہ خط اس نے اپنی چوٹی سے نکال کر دیدیا۔ ہم اسکو لیکر نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دیکھا، تو اس میں یہ لکھا تھا حاطبؓ بن بلتعہؓ کی طرف سے مشرکین مکہ کے نام اس خط میں رسول اللہؐ کے متعلق کچھ خبریں درج تھیں یہ معلوم کر کے رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ اے حاطب یہ کیا بات ہے۔ حاطبؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میرے معاملہ میں عجلت سے کام نہ لیجئے میں ایک ایسا شخص ہوں جو قریش سے لپٹا گیا ہوں، (یعنی ان کا حلیف ہوں)، لیکن میں ان میں شامل نہیں ہوں اور جو لوگ مہاجرین میں سے آپ کے ساتھ ہیں مکہ والوں سے انکی قرابت ہے اور مکہ کے مشرک اس قرابت کے لحاظ سے انکے جان و مال کی حفاظت کرتے ہیں پس میں نے یہ پسند کیا کہ چونکہ میری نسبی قرابت قریش میں نہیں ہے اس لئے میں کوئی ایسا کام کرلوں جس سے وہ مجھ سے خوش رہیں اور وہ میرے قرابت داروں کی حفاظت کریں۔ چونکہ میں نے یہ کام اسلئے نہیں کیا ہے کہ میں کافر یا منافق ہوں یا دین اسلام سے پھر گیا ہوں اور نہ یہ کام میں نے اس لئے کیا ہے کہ اسلام لانے کے بعد میں کفر سے خوش اور راضی ہوں رسول اللہ نے یہ سنکر فرمایا۔ حاطبؓ نے تم سے بلاشبہ سچ بات کہہ دی۔ عمرؓ نے کہا یا رسول اللہؐ! مجھ کو اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ حاطبؓ بدر کے معرکہ میں شریک رہا ہے اور تم حقیقت حال کو جانو ممکن ہے خداوند تعالیٰ نے بدر والوں پر نظر رحمت فرمائی ہو اور انکی مغفرت کی ہو اسلئے کہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے تم جو چاہو کرو! تمہارے لئے جنت واجب ہو گئی اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ میں نے تم کو بخش دیا اس کے بعد یہ آیت نازل کی گئی
يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاءَ (اے ایمان والو!

اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

میرے اور اپنے دشمنوں کو تم اپنا دوست نہ بناؤ، یعنی کافروں سے تعلق نہ رکھو اس آیت میں حاطب وغیر کے لئے زجر و توبیخ ہے۔ (بخاری ومسلم)

وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَاءَ جِبْرَئِيْلُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَعُدُّوْنَ اَهْلَ بَدْرٍ فِيْكُمْ قَالَ مِنْ اَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

٥٩٦٤ ح ٣١ حضرت رفاعہ بن رافع کہتے ہیں کہ جبرئیل ؑ نبی صلعم کے پاس آئے اور پوچھا۔ آپ بدر کے معرکہ میں شریک ہونے والوں کو کیا مرتبہ دیتے ہیں یعنی آپ کے خیال میں بدر والوں کا کیا مرتبہ ہے رسول ؐ نے فرمایا ہے ہم ان کو مسلمانوں سے بہتر و افضل لوگ سمجھتے ہیں یا آپ نے اسی قسم کا اور جواب دیا جبرئیل نے کہا بدر میں جو فرشتے حاضر ہوئے تھے ہم بھی ان کو ایسا ہی خیال کرتے ہیں۔ (بخاری)

وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْا اَنْ لَّا يَدْخُلَ النَّارَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَحَدٌ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا قَالَ فَلَمْ تَسْمَعِيْهِ يَقُوْلُ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اَحَدٌ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا تَحْتَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

٥٩٦٥ ح ٣٢ حضرت حفصہ رض کہتی ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے میں امید رکھتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ نے چاہا تو کوئی شخص ان میں سے دوزخ کی آگ میں داخل نہ ہوگا جو بدر اور حدیبیہ میں شریک رہا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ؐ! کیا خداوند تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص ایسا ہے جو دوزخ پر وارد نہ ہو رسول اللہ صلعم نے فرمایا کیا تو نے یہ نہیں سُنا ہے کہ خداوند تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ ہم ان لوگوں کو دوزخ سے نجات دیں گے جنہوں نے پرہیز گاری اختیار کی اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے یہ فرمایا ہے اگر خدا تعالیٰ نے چاہا تو اصحاب شجرہ میں سے کوئی شخص یعنی ان لوگوں میں سے کوئی آدمی جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی، دوزخ کی آگ میں داخل نہ ہوگا۔ (مسلم)

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ اَلْفًا وَّاَرْبَعَمِائَةٍ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرُ اَهْلِ الْاَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

٥٩٦٦ ح ٣٣ حضرت جابر رض کہتے ہیں کہ حدیبیہ کے موقعہ پر ہماری تعداد ایک ہزار اور چار سو تھی۔ ہماری نسبت رسول اللہ صلعم نے یہ فرمایا۔ آج کے دن تم زمین کے بہترین لوگ ہو۔ (بخاری ومسلم)

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّصْعَدُ الثَّنِيَّةَ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ فَاِنَّهٗ يُحَطُّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ صَعِدَهَا خَيْلُنَا خَيْلُ بَنِي الْخَزْرَجِ ثُمَّ تَتَامَّ النَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ مَغْفُوْرٌ لَّهٗ اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ فَاَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا تَعَالَ يَسْتَغْفِرْ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ اَجِدَ ضَالَّتِيْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لِيْ صَاحِبُكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

٥٩٦٧ ح ٣٤ حضرت جابر رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا (یعنی حدیبیہ کے سفر میں) کون ہے جو ثنیۃ المرار پر چڑھے (مرار ایک گھاٹی ہے پہاڑ کی جو مکہ اور مدینہ کی راہ میں واقع ہے) اسکے گناہ اس طرح دور کئے جائیں گے جسطرح بنو اسرائیل کے گناہ دور کئے گئے تھے۔ چنانچہ سب سے پہلے اس گھاٹی پر ہمارے گھوڑے چڑھے یعنی مدینہ کے قبیلہ خزرج کے گھوڑے اس کے بعد لوگوں کے چڑھنے کا سلسلہ شروع ہو گیا (یعنی سب لوگ گھاٹی پر چڑھ گئے) رسول اللہ ؐ نے فرمایا تم سب کو بخشا گیا مگر اس شخص کو نہیں جس کا سُرخ اونٹ ہے۔ ہم اس شخص کے پاس گئے جسکا اونٹ سُرخ تھا اور اس سے بھی کہا ہمارے ساتھ چل تاکہ تیرے لئے بھی رسول اللہ ؐ سے

وَذُكِرَ حَدِيثُ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ فِي بَابٍ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ

بخشش طلب کریں - اسنے کہا میرا اپنی گم شدہ چیز کو پالینا تمہارے دوست کی بخشش سے بہتر ہے (مسلم)، اور انس رض کی حدیث فضائل قرآن کے بعد کے باب میں بیان کی گئی ہے

فصل دوم

۵۹۶۸ ح ۳۵ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي مِنْ أَصْحَابِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ وَفِي رِوَايَةِ حُذَيْفَةَ مَا حَدَّثَكُمُ ابْنُ مَسْعُودٍ فَصَدِّقُوهُ بَدَلَ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابن مسعود رض کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے میرے بعد تم میرے اصحاب میں سے ابوبکر رض، عمر رض کی پیروی کرو اور عمار کی سیرت در روش اختیار کرو اور ام عبد کے بیٹے ابن مسعود کے عہد وقول کو مضبوط پکڑو اور ایک روایت میں جو حذیفہ رض سے منقول ہے یہ الفاظ ہیں کہ ابن مسعود تم سے جو بات یا حدیث بیان کرے اسکی تصدیق کرو۔ (ترمذی)

۵۹۶۹ ح ۳۶ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا أَحَدًا مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ لَأَمَّرْتُ عَلَيْهِمُ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

حضرت علی رض کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا ہے اگر میں مشورہ کے بغیر کسی کو امیر وحاکم بنانا چاہتا تو میں تمہارا سردار وحاکم ام عبد کے بیٹے (ابن مسعود رض) کو بناتا۔ (ترمذی - ابن ماجہ)

۵۹۷۰ ح ۳۷ وَعَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَسَأَلْتُ اللهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَيَسَّرَ لِي أَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ إِنِّي سَأَلْتُ اللهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتَ لِي فَقَالَ مِنْ أَيْنَ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ جِئْتُ أَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَأَطْلُبُهُ فَقَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ الدَّعْوَةِ وَابْنُ مَسْعُودٍ صَاحِبُ طَهُورِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَيْهِ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّارٌ الَّذِي أَجَارَهُ اللهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ يَعْنِي الْإِنْجِيلَ وَالْقُرْآنَ

خیثمہ بن ابی سبرہ رض کہتے ہیں کہ میں مدینہ میں آیا اور خداتعالیٰ سے یہ دعا کی کہ مجھ کو کوئی نیک ہمنشین عطا فرما چنانچہ ابوہریرہ رض کی صحبت مجھ کو میسر آئی اور میں انکے پاس بیٹھا اور ان سے کہا میں نے خداتعالیٰ سے دعا کی تھی کہ وہ مجھ کو کوئی نیک بخت ہمنشیں عطا فرمائے چنانچہ خداتعالیٰ نے آپکی صحبت سے مجھ کو مستفید ہونیکا موقع دیا - ابوہریرہ رض نے پوچھا - تم کہاں کے رہنے والے ہو - میں نے کہا - میں کوفہ سے آیا ہوں نیکی کا جویاں ہوں (نیک صحبت کا خواستگار ہوں اور اپنے لئے نیکی کا طالب ہوں - ابوہریرہ رض نے کہا - کیا تمہارے ہاں (یعنی کوفہ میں)، سعد بن مالک رض نہیں ہے جو مستجاب الدعوۃ ہے (یعنی سعد بن ابی وقاص جنکی دعا قبول ہوتی تھی) اور کیا تمہارے ہاں عبداللہ بن مسعود رض نہیں ہیں جو رسول اللہ م کے وضو کا پانی اور نعلین مبارک اپنے پاس رکھتے تھے - اور کیا تمہارے ہاں حذیفہ رض نہیں ہیں جو رسول اللہ صلعم کے رازدار تھے - اور کیا تمہارے ہاں عمار رض نہیں ہیں، جن کو خداتعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان کے ذریعہ شیطان سے پناہ دامن دی ہے (یعنی رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ عمار رض کو خداوند تعالیٰ شیطان سے محفوظ رکھے)، اور کیا تمہارے ہاں سلمان رض نہیں ہیں جو دو کتابوں (یعنی انجیل و قرآن)، کے جاننے والے

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

ہیں۔ (ترمذی)

٥٩٧١ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ بَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ ابْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ابوبکرؓ اچھا آدمی ہے عمرؓ اچھا آدمی ہے ابوعبیدہؓ بن الجراح اچھا آدمی ہے اسید بن حضیرؓ اچھا آدمی ہے ثابت بن قیس بن شماسؓ اچھا آدمی ہے معاذ بن جبل اچھا آدمی ہے معاذ بن عمرو بن الجموع اچھا آدمی ہے۔ (ترمذی یہ حدیث غریب ہے)

٥٩٧٢ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ اِلٰى ثَلٰثَةٍ عَلِيٍّ وَّعَمَّارٍ وَّسَلْمَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جنت تین آدمیوں کی مشتاق ہے علیؓ کی۔ عمارؓ کی۔ سلمانؓ کی۔ (ترمذی)

٥٩٧٣ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اسْتَاْذَنَ عَمَّارٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَهٗ مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ عمارؓ نے رسول اللہ صلعم سے حاضری کی اجازت طلب کی نبیؐ نے فرمایا اس کو اجازت دیدو اور پاک آدمی کو خوشخبری ہو (یعنی عمارؓ کو)۔ (ترمذی)

٥٩٧٤ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خُيِّرَ عَمَّارٌ بَيْنَ الْاَمْرَيْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَشَدَّهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ عمارؓ کو جب کبھی دو کاموں میں سے ایک کو اختیار کرنے کے لئے کہا گیا تو اس نے ہمیشہ سخت ترین اور مشکل کام کو اختیار کیا۔ (ترمذی)

٥ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُوْنَ مَا اَخَفَّ جَنَازَتَهٗ وَذٰلِكَ لِحُكْمِهٖ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ جب سعد بن معاذؓ کا جنازہ اُٹھایا گیا تو منافقوں نے (از راہ طعن) کہا اس کا جنازہ کسقدر ہلکا ہے؟ اور ہلکے ہونے کی وجہ وہ حکم ہے جو سعد نے بنو قریظہ کی نسبت دیا تھا۔ (گویا انہوں نے جنازہ کی سبکی کو بُرا خیال کیا)، رسول اللہ صلعم کو اس کی اطلاع پہنچی تو آپ نے فرمایا (سعدؓ کا جنازہ اسلئے ہلکا معلوم ہوتا تھا کہ)، فرشتے اس کو اُٹھائے ہوئے تھے۔ (ترمذی)

٥٩٧٦ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَآءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَآءُ اَصْدَقَ مِنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ نیلگوں آسمان نے کبھی کسی ایسے شخص پر سایہ نہیں کیا اور نہ غبار آلود زمین نے کسی ایسے شخص کو اُٹھایا جو ابوذرؓ سے زیادہ سچا ہے۔ (ترمذی)

٥٩٧٧ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَآءُ وَلَا اَقَلَّتِ

حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے نہیں سایہ کیا آسمان نے اور نہیں اُٹھایا زمین نے کسی ایسے شخص کو جو ابوذرؓ سے

الْغَبْرَآءُ مِنْ ذِیْ لَهْجَةٍ اَصْدَقَ وَلَا اَوْفٰی مِنْ اَبِیْ ذَرٍّ شِبْهِ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ یَعْنِیْ فِی الزُّهْدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

زیادہ سچ بولنے والا اور حقوق کا ادا کرنے والا ہو (یعنی وہ ابوذرؓ) جو عیسیٰ بن مریم سے مشابہ ہے۔ یعنی زہد میں۔ (ترمذی)

۵۹۷۸ ح ۴۵ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ اِلْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ اَرْبَعَةٍ عِنْدَ عُوَیْمِرٍ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ وَعِنْدَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِیْ كَانَ یَهُوْدِیًّا فَاَسْلَمَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّهٗ عَاشِرُ عَشَرَةٍ فِی الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں کہ جب انکی موت کا وقت قریب آیا تو انہوں نے کہا علم کو چار آدمیوں سے حاصل کرو (یعنی عویمر سے جنکی کنیت ابو درداء ہے اور سلمانؓ سے اور ابن مسعودؓ سے اور عبداللہ بن سلام سے اور عبداللہ بن سلامؓ جو یہودی تھے اور پھر انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ میں نے رسولؐ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ وہ (یعنی عبداللہ بن سلام) دسواں شخص ہے ان دس آدمیوں میں سے جو جنت میں جائیں گے۔ (ترمذی)

۵۹۷۹ ح ۴۶ وَعَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ اِنِ اسْتَخْلَفْتُ عَلَیْكُمْ فَعَصَیْتُمُوْهُ عُذِّبْتُمْ وَلٰكِنْ مَا حَدَّثَكُمْ حُذَیْفَةُ فَصَدِّقُوْهُ وَمَا اَقْرَاَكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ فَاقْرَءُوْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم اگر آپ اپنے سامنے کسی کو اپنا خلیفہ مقرر فرما دیتے تو بہتر ہوتا رسول اللہ صلعم نے فرمایا اگر میں کسی کو تمہارے اوپر خلیفہ مقرر کر دوں اور تم اس کی نافرمانی کرو تو تم کو عذاب دیا جائے گا لیکن (اس سلسلہ میں یہ بات یاد رکھو کہ) حذیفہؓ تم سے جو کچھ کہے یا جو حدیث بیان کرے اسکو سچا جانو اور عبداللہ جو کچھ تمکو پڑھائے اسکو پڑھو۔ (ترمذی)

۵۹۸۰ ح ۴۷ وَعَنْهُ قَالَ مَا اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ تُدْرِكُهُ الْفِتْنَةُ اِلَّا اَنَا اَخَافُهَا عَلَیْهِ اِلَّا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَضُرُّكَ الْفِتْنَةُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَسَكَتَ عَنْهُ وَاَقَرَّهُ عَبْدُ الْعَظِیْمِ الْمُنْذِرِیُّ

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ جب لوگوں کو فتنہ گھیرے گا تو کوئی شخص اس کے اثر سے محفوظ نہ رہے گا مگر محمد بن مسلمہؓ کہ ان کی نسبت میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سُنا ہے۔ تجھ کو فتنہ ضرر نہ پہنچائے گا۔ (ترمذی)

۵۹۸۱ ح ۴۸ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی فِیْ بَیْتِ الزُّبَیْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ یَا عَائِشَةُ مَا اُرٰی اَسْمَاءَ اِلَّا قَدْ نُفِسَتْ فَلَا تُسَمُّوْهُ حَتّٰی اُسَمِّیَهٗ فَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ وَحَنَّكَهٗ بِتَمْرَةٍ بِیَدِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک رات کو خلافِ معمول رسول اللہ صلعم نے زبیرؓ کے گھر میں چراغ جلتے دیکھا۔ آپ نے فرمایا۔ عائشہؓ میرے خیال میں اسماء کے بچہ پیدا ہوا ہے۔ تم لوگ اسکا نام نہ رکھنا جب تک میں نام نہ رکھوں چنانچہ اس بچے کا نام آپ نے عبداللہ رکھا اور کھجور چبا کر اپنے ہاتھ سے اسکے تالو میں ملی (ترمذی)

۵۹۸۲ ح ۴۹ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عُمَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لِمُعَاوِیَةَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِیًا مَهْدِیًّا وَاهْدِ بِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

حضرت عبدالرحمٰن بن عمیرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے معاویہؓ کے لئے یہ دعا فرمائی۔ اے اللہ تو اس کو راہ راست دکھانے والا اور راست پایا ہوا بنا اور لوگوں کو اس کے ذریعہ ہدایت دینے والا بنا (ترمذی)

۵۹۸۳ ح ۵۰ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَیْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِیِّ

حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے (دوسرے لوگ اسلام لائے (کسی غرض سے) اور عمرو بن العاصؓ ایمان لایا اپنی رضا و رغبت سے) (ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے اسکی اسناد قوی نہیں ہیں)

۵۹۸۴ ح ۵۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَقِیَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم ایک روز مجھ سے ملے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جَابِرُ مَالِيْ اَرَاكَ مُنْكَسِرًا قُلْتُ اُسْتُشْهِدَ اَبِيْ وَتَرَكَ عِيَالًا وَّدَيْنًا قَالَ اَفَلَا اُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللّٰهُ بِهٖ اَبَاكَ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا كَلَّمَ اللّٰهُ اَحَدًا قَطُّ اِلَّا مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ وَّاَحْيٰى اَبَاكَ فَكَلَّمَهٗ كِفَاحًا قَالَ يَا عَبْدِيْ تَمَنَّ عَلَيَّ اُعْطِكَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْيِيْنِيْ فَاُقْتَلَ فِيْكَ ثَانِيَةً قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنَّهٗ قَدْ سَبَقَ مِنِّيْ اَنَّهُمْ لَا يُرْجَعُوْنَ فَنَزَلَتْ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا الْاٰيَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور فرمایا۔ جابرؓ! کیا بات ہے میں تجھ کو غمگین و افسردہ پاتا ہوں۔ میں نے عرض کیا میرے والد شہید کئے گئے اور انہوں نے کنبہ اور قرض چھوڑا ہے۔ آپ نے فرمایا کیا میں تجھ کو یہ خوشخبری نہ دوں کہ خدا نے تیرے باپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے۔ میں نے عرض کیا۔ ہاں یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ نے آج تک جس شخص سے کلام کیا ہے پردہ کے پیچھے سے کیا ہے تیرے والد کو خداوند تعالیٰ نے زندہ کیا اور پھر اس کے روبرو (یعنی بغیر پردہ کے) گفتگو کی۔ اور فرمایا اے میرے بندے مجھ سے آرزو کر (یعنی جس چیز کو دل چاہتا ہو مانگ۔) میں تجھ کو دوں گا۔ تیرے باپ نے کہا۔ میرے پروردگار مجھ کو پھر زندہ کر دے تاکہ میں تیری راہ پر شہید ہوؤں۔ خداوند تعالیٰ نے فرمایا۔ میرا یہ حکم نافذ ہو چکا ہے کہ مرنے کے بعد کوئی شخص دوبارہ دنیا میں نہ جائے گا۔ اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ (یعنی جو لوگ خدا تعالیٰ کی راہ میں مارے گئے ہیں تو اُن کو مردہ خیال نہ کر بلکہ وہ اپنے پروردگار کے ہاں زندہ ہیں رزق دیئے جاتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو پاکر خوش ہیں) (ترمذی)

وَعَنْهُ قَالَ اسْتَغْفَرَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ مَرَّةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

5985 ح52 حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے میرے لئے پچیس مرتبہ مغفرت کی دعا مانگی۔ (ترمذی)

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِّنْ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِيْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهٗ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ

5986 ح53 حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا بہت سے لوگ جو پراگندہ بال خستہ حال۔ غبار آلودہ۔ دو کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور جن کی طرف (ذلیل و خوار سمجھ کر) توجہ نہیں کی جاتی اگر خدا کے اعتماد پر قسم کھالیں تو خدا ان کی قسم کو پورا کر دے۔ ان میں سے ایک براء بن مالکؓ بھی ہے۔ (ترمذی، بیہقی)

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ عَيْبَتِيَ الَّتِيْ اٰوِيْ اِلَيْهَا اَهْلُ بَيْتِيْ وَاِنَّ كَرِشِيَ الْاَنْصَارُ فَاعْفُوْا عَنْ مُّسِيْئِهِمْ وَاقْبَلُوْا عَنْ مُّحْسِنِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

5987 ح54 حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں۔ نبی صلعم نے فرمایا ہے آگاہ ہو کہ میرے معتمد علیہ اور میرے خاص لوگ جنہیں میں ٹھکانا حاصل کرتا ہوں میرے اہل بیت ہیں اور میرے دلی دوست انصار ہیں پس تم انصار کے بدکاروں کی خطاؤں کو معاف کرو اور ان کے نیکو کاروں کے عذر کو قبول کرو (ترمذی، یہ حدیث حسن ہے)

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُبْغِضُ الْاَنْصَارَ اَحَدٌ يُّؤْمِنُ

5988 ح55 حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ نبی صلعم نے فرمایا ہے۔ جو شخص خدا تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔ وہ انصار سے بغض

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

عداوت نہیں رکھتا۔ (ترمذی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے)

۵۹۸۹ ج ۵۶ وَعَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَاِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ اَعِفَّةٌ صُبُرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت انسؓ ابوطلحہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے مجھ سے فرمایا تو اپنی قوم کو میرا اسلام پہنچا اسلئے کہ جہانتک مجھ کو علم ہے میں تیری قوم کو پاکباز اور صابر جانتا ہوں۔ (ترمذی)

۵۹۹۰ ج ۵۷ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ عَبْدَ الْحَاطِبِ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُوْ اَحَاطِبًا اِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَاِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ حاطبؓ کا ایک غلام نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے حاطبؓ کی شکایت کی (یعنی یہ کہا کہ حاطبؓ دوزخی ہے) رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ تو جھوٹا ہے۔ وہ دوزخ میں نہ جائیگا۔ اس لئے کہ وہ بدر اور حدیبیہ کے لوگوں میں شریک رہا ہے۔ (مسلم)

۵۹۹۱ ج ۵۸ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا اَمْثَالَكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ ذَكَرَ اللّٰهُ اِنْ تَوَلَّيْنَا اُسْتُبْدِلُوْا بِنَا ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا اَمْثَالَنَا فَضَرَبَ عَلٰى فَخِذِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَقَوْمُهُ وَلَوْ كَانَ الدِّيْنُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ مِّنَ الْفُرْسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے اس آیت کو پڑھا وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا اَمْثَالَكُمْ یعنی اگر تم محمدؐ پہ ایمان لانے سے اعتراض کرو تو خداوند تعالیٰ تمہارے بدلہ میں دوسری قوم کو مقرر کردے گا اور وہ قوم تمہارے مانند نہ ہوگی، تو صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ صلعم! وہ کون لوگ ہیں جن کا خداوند تعالیٰ نے ذکر کیا ہے اگر ہم روگردانی کرینگے۔ تو انکو ہماری جگہ مقرر کردیگا اور وہ ہم جیسے نہ ہوں گے۔ رسول اللہ صلعم نے یہ سنکر سلمان فارسیؓ کی ران پر ہاتھ مارا اور پھر فرمایا۔ یہ شخص اور اس کی قوم اگر دین ثریا (آسمان) پر بھی ہو تو فارس کے بہت سے لوگ اسکو وہاں سے ہی حاصل کرلیتے۔ (ترمذی)

۵۹۹۱ ج ۵۹ وَعَنْهُ قَالَ ذُكِرَتِ الْاَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنَا بِهِمْ اَوْ بِبَعْضِهِمْ اَوْثَقُ مِنِّيْ بِكُمْ اَوْ بِبَعْضِكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کے سامنے عجمی لوگوں کا ذکر کیا گیا (یعنی ان قوموں کا جو عرب میں نہیں ہیں) رسول اللہؐ نے فرمایا میں ان عجمیوں پر یا ان میں سے بعض لوگوں پر تم سے یا تمہارے بعض لوگوں سے زیادہ اعتماد و بھروسہ رکھتا ہوں۔ (ترمذی)

فصل سوم

۵۹۹۳ ج ۶۰ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ سَبْعَةً نُجَبَاءَ رُقَبَاءَ وَاُعْطِيْتُ اَنَا اَرْبَعَةَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ هُمْ قَالَ اَنَا وَابْنَايَ وَجَعْفَرٌ وَحَمْزَةُ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنِ

حضرت علیؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے ہر نبیؐ کے سات مخصوص آدمی ہوتے ہیں جو اس کے منتخب و برگزیدہ اور رقیب و نگہبان ہوتے ہیں۔ اور مجھ کو ایسے چودہ۱۴ آدمی دیئے گئے ہیں علیؓ سے پوچھا وہ کون لوگ ہیں۔ علیؓ نے کہا۔ میں میرے دونوں بیٹے (حسن حسین) جعفر۔ حمزہ۔ ابوبکرؓ۔ عمرؓ۔ مصعب بن عمیر۔ بلال۔ سلمان۔ عمار و عبداللہ۔ ابن مسعود۔ ابوذر اور مقداد

مَسْعُوْدٍ وَاَبُوْ ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

رضی اللہ عنہم۔ (ترمذی)

۵۹۹۴ ح ۶۱ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ كَلَامٌ فَاَغْلَظْتُ لَهٗ فِي الْقَوْلِ فَانْطَلَقَ عَمَّارٌ يَشْكُوْنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ خَالِدٌ وَهُوَ يَشْكُوْهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلَ يُغْلِظُ لَهٗ وَلَا يَزِيْدُهٗ اِلَّا غِلْظَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ فَبَكٰى عَمَّارٌ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَرَاهُ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهٗ وَقَالَ مَنْ عَادٰى عَمَّارًا عَادَاهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَبْغَضَ عَمَّارًا اَبْغَضَهُ اللّٰهُ قَالَ خَالِدٌ فَخَرَجْتُ فَمَا كَانَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ رِضَا عَمَّارٍ فَلَقِيْتُهٗ بِمَا رَضِيَ فَرَضِيَ

حضرت خالد بن ولیدؓ کہتے ہیں کہ میرے اور عمار بن یاسرؓ کے درمیان کسی معاملہ پر بات چیت ہو رہی تھی کہ میں نے عمارؓ سے سخت کلامی کی۔ عمارؓ اسکی شکایت کرنے نبیؐ کے پاس آگئے اور وہ نبیؐ سے شکایت کر رہے تھے کہ خالدؓ بھی آگئے۔ راوی کا بیان ہے کہ اپنی شکایت سنکر خالدؓ کو غصہ آگیا اور انہوں نے عمارؓ کو سخت سست کہنا شروع کیا۔ خالدؓ کی سختی برابر بڑھ رہی تھی اور رسول اللہؐ خاموش بیٹھے تھے۔ ایک حرف زبان سے نہ فرماتے تھے عمارؓ یہ حالت دیکھ کر رونے لگے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ نہیں دیکھتے (خالدؓ کیا کر رہے ہیں اور کیا کہہ رہے ہیں؟) یہ سُنکر نبیؐ نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا جو شخص عمارؓ سے دشمنی رکھے گا خدا اُس کو اپنا دشمن سمجھے گا اور جو شخص عمارؓ سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھے گا۔ خالدؓ کا بیان ہے کہ یہ ارشاد نبوی سُنکر میں باہر نکلا اور اب کوئی چیز میری نظر میں اس سے بہتر دلپسندیدہ نہ تھی کہ جس طرح ممکن ہو میں عمارؓ کو راضی کر لوں۔ چنانچہ میں عمارؓ کے ساتھ اس طرح پیش آیا کہ وہ مجھ سے خوش ہو گئے۔ اور میں نے ان کو راضی کر لیا۔ (احمد)

۵۹۹۵ ح ۶۲ وَعَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَالِدٌ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنِعْمَ فَتَى الْعَشِيْرَةِ رَوَاهُمَا اَحْمَدُ

حضرت ابوعبیدہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سُنا کہ، خالدؓ خداوند بزرگ و برتر کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے اور اپنے قبیلہ کا بہترین جوان ہے (احمد)

۵۹۹۶ ح ۶۳ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَمَرَنِيْ بِحُبِّ اَرْبَعَةٍ وَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهٗ يُحِبُّهُمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِّهِمْ لَنَا قَالَ عَلِيٌّ مِنْهُمْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلٰثًا وَاَبُوْ ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانُ اَمَرَنِيْ بِحُبِّهِمْ وَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهٗ يُحِبُّهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ

حضرت بریدہؓ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا ہے خداوند تعالےٰ نے چار آدمیوں سے محبت رکھنے کا حکم دیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ وہ بھی ان سے محبت رکھتا ہے۔ صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ صلعم! ان کا نام بتلائیے! آپ نے فرمایا ان میں سے ایک تو علیؓ ہے یہ لفظ آپ نے تین مرتبہ فرمائے اور پھر فرمایا اور ابوذرؓ ہے اور مقدادؓ ہے۔ اور سلمانؓ ہے خداوند تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں ان سے محبت کروں اور یہ بتایا ہے کہ خداوند تعالےٰ بھی ان سے محبت رکھتا ہے۔ (ترمذی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے)

۵۹۹۷ ح ۶۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ اَبُوْ بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَاَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِيْ بِلَالًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ ابوبکرؓ ہمارے سردار ہیں اور انہوں نے ہمارے سردار کو آزاد کیا ہے یعنی بلالؓ کو۔

۵۹۹۸ ح ٦٥ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ
بِلَالًا قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ إِنْ كُنْتَ إِنَّمَا
اشْتَرَيْتَنِي لِنَفْسِكَ فَأَمْسِكْنِي وَإِنْ
كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي
لِلّٰهِ فَدَعْنِي وَعَمَلَ اللّٰهِ رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ

قیس بن ابی حازم رضؓ کہتے ہیں کہ بلالؓ نے ابوبکرؓ سے (یعنی رسول اللہؐ کی وفات کے بعد جب ابوبکرؓ نے بلالؓ سے کہا کہ تم میرے پاس رہو اور اذان کہتے رہو) اگر آپ نے مجھ کو اپنی ذات کیلئے خرید کیا ہے (یعنی اپنی خوشی کے لئے) تو مجھ کو اپنے پاس رکھ لیجئے اگر آپ نے مجھ کو خداتعؔ کیلئے خریدا ہے (یعنی خداتعؔ کی خوشنودی حاصل کرنیکے لئے) تو مجھ کو میرے حال پر چھوڑ دیجئے! اور خداتعؔ کے لئے عمل کرنے دیجئے! (بخاری)

۵۹۹۹ ح ٦٦ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي مَجْهُودٌ
فَأَرْسَلَ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ
بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُخْرَى
فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَقُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُضِيفُهُ
يَرْحَمُهُ اللّٰهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ
لَهُ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَانْطَلَقَ بِهِ
إِلَى رَحْلِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ
لَا إِلَّا قُوتَ صِبْيَانِي قَالَ فَعَلِّلِيهِمْ بِشَيْءٍ وَنَوِّمِيهِمْ
فَإِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَأَرِيهِ أَنَّا نَأْكُلُ فَإِذَا أَهْوَى
بِيَدِهِ لِيَأْكُلَ فَقُومِي إِلَى السِّرَاجِ كَيْ تُصْلِحِيهِ
فَأَطْفِئِيهِ فَفَعَلَتْ فَقَعَدُوا وَأَكَلَ الضَّيْفُ
وَبَاتَا طَاوِيَيْنِ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ عَجِبَ اللّٰهُ أَوْ ضَحِكَ
اللّٰهُ مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَةَ وَفِي رِوَايَةٍ
مِثْلُهُ وَلَمْ يُسَمِّ أَبَا طَلْحَةَ وَفِي آخِرِهَا
فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَيُؤْثِرُونَ عَلٰى
أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں رنج و تکلیف میں مبتلا کیا گیا ہوں۔ (یعنی مفلس و فقیر ہوں) میری کچھ مدد کیجئے۔ آپنے اپنی کسی بیوی کے پاس کسی آدمی کو بھیجا انہوں نے کہلا بھیجا قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ میرے پاس پانی کے سوا اور کوئی چیز نہیں پھر آپ نے دوسری بیویوں کے پاس آدمی بھیجا۔ وہاں سے بھی یہی جواب ملا یہانتک کہ آپ کی تمام بیویوں نے ایسا ہی جواب دیا۔ پھر رسول اللہ صلعم نے (حاضرین کو مخاطب کر کے) فرمایا۔ جو شخص اس کو کھانا کھلائے گا۔ خداتعؔ اس پر اپنی رحمت نازل فرمائیگا یہ سنکر انصار میں سے ایک شخص جسکا نام ابوطلحہؓ تھا کھڑا ہوا اور عرض کیا۔ یارسول اللہؐ! میں اس کو اپنا مہمان بناؤں گا چنانچہ وہ اس شخص کو اپنے گھر لے گئے اور اپنی بیوی سے دریافت کیا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے انہوں نے کہا صرف بچوں کے کھانیکے بقدر ہے ابوطلحہؓ نے کہا۔ بچوں کو کسی چیز سے بہلا کر سلا دو اور جب ہمارا مہمان گھر کے اندر داخل ہو تو اس پر یہ ظاہر کرنا کہ گویا ہم اسکے ساتھ کھا رہے ہیں اور جب مہمان لقمہ اُٹھانے کے لئے ہاتھ پھیلائے اور تم بھی ہاتھ بڑھاؤ تو تم یہ ظاہر کر کے کہ چراغ کو ٹھیک کر دوں اٹھنا اور چراغ کو بڑھا دینا۔ تاکہ اندھیرا ہو جائے (چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اور سب کھانا کھانے بیٹھ گئے۔ مہمان نے کھانا کھا لیا اور دونوں میاں بیوی رات بھر بھوکے رہے۔ پھر جب صبح ہوئی تو طلحہؓ رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے رسول اللہ صلعم نے فرمایا خداوند تعالےٰ نے تعجب کیا۔ یا خداوند تعؔ ہنسا (یعنی خوش ہوا) فلاں مرد اور فلاں عورت کے فعل پر۔ اور ایک روایت میں اسی قسم کا واقعہ ہے لیکن اس میں ابوطلحہؓ کا نام نہیں ہے اور روایت کے آخر میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ پھر خداوند تعؔ نے یہ آیت نازل فرمائی وَيُؤْثِرُونَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (یعنی اور وہ لوگ جو اپنے آپ پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں۔ اگرچہ وہ حاجت مند اور بھوکے ہوں۔ (بخاری و مسلم)

۶۰۰۰ ح ۶۷
وَعَنْهُ قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّوْنَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا وَيَقُوْلُ مَنْ هٰذَا فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ بِئْسَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا حَتّٰى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلعم کے ساتھ ایک مقام پر ٹھہرے ہوئے تھے کہ لوگ اِدھر اُدھر سے ہماری طرف آنے جانے لگے اور رسول اللہ پوچھتے جاتے کہ یہ کون ہے۔ ابوہریرہ رض کا بیان ہے کہ میں آپ کے سوال کے جواب میں کہتا جاتا کہ یہ فلاں شخص ہے اور رسول اللہ اسکا نام سنکر فرماتے خدائےتعالیٰ کا یہ بندہ اچھا ہے اور کبھی فرماتے خدائےتعالیٰ کا یہ بندہ بُرا ہے یہاں تک کہ خالد بن ولید آئے۔ آپ نے پوچھا ابوہریرہ! کون ہے، میں نے عرض کیا خالد بن ولید ہیں، آپ نے فرمایا خالد بن ولید اچھا آدمی ہے خدائےتعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔ (ترمذی)

۶۰۰۱ ح ۶۸
وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لِكُلِّ نَبِيٍّ اَتْبَاعٌ وَاِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَ اَتْبَاعَنَا مِنَّا فَدَعَا بِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت زید بن ارقم رض کہتے ہیں کہ انصار نے عرض کیا یارسول اللہ ہر نبی کے تابعدار تھے اور ہم نے آپ کی تابعداری کی ہے آپ دعا فرمائیے کہ خداوند تعالیٰ ہمارے تابع کو بھی ہم ہی میں سے بنائے یعنی ہمارے حلیف مولیٰ بھی انصار ہی ہوں بلکہ ہمارے نقش قدم پر چلنے والوں کو بھی تاکہ اُن پر وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْہُمْ بِاِحْسَانٍ صادق آئے نبی صلعم نے انکے لئے دعا کردی۔ (بخاری)

۶۰۰۲ ح ۶۹
وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا نَعْلَمُ حَيًّا مِّنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ اَكْثَرَ شَهِيْدًا اَعَزَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ وَقَالَ اَنَسٌ قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ اُحُدٍ سَبْعُوْنَ وَيَوْمَ بِئْرِ مَعُوْنَةَ سَبْعُوْنَ وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ عَلٰى عَهْدِ اَبِيْ بَكْرٍ سَبْعُوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

قتادہ رض کہتے ہیں ہم عرب میں سے کسی قبیلہ اور قوم کی نسبت اس کا علم نہیں رکھتے کہ اسکے شہید انصار سے زیادہ ہوں اور قیامت کے دن انصار سے زیادہ عزیز ہوں۔ انس رض کا بیان ہے کہ احد کی جنگ میں ستر انصاری شہید ہوئے اور بیر معونہ کے معرکہ میں ستر انصاری شہید ہوئے اور یمامہ کی لڑائی میں ستر انصاری شہید ہوئے۔ جو ابوبکر رض کے عہد میں ہوئی تھی۔ (بخاری)

۶۰۰۳ ح ۷۰
وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّيْنَ خَمْسَةَ اٰلَافٍ خَمْسَةَ اٰلَافٍ وَقَالَ عُمَرُ لَاُفَضِّلَنَّهُمْ عَلٰى مَنْ بَعْدَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

قیس بن ابی حازم رض کہتے ہیں کہ جو لوگ جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے ان کو بیت المال سے پانچ پانچ ہزار درہم ملتے تھے اور عمر رض نے کہا ہے کہ بدر میں شریک ہونے والوں کو دوسرے تمام لوگوں پر ترجیح دیتا ہوں۔ (بخاری)

تَسْمِيَةُ مَنْ سُمِّيَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ فِي الْجَامِعِ

جنگ بدر میں شریک ہونیوالوں کے نام جو بخاری کی جامع کتاب میں درج ہیں

(۱) اَلنَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَاشِمِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱) حضرت نبی محمد عبداللہ ہاشمی کے بیٹے (صلی اللہ علیہ وسلم)

(۲) عبد الله بن عثمان ابو بكر الصديق القرشي (۳) عمر بن الخطاب العدوي (۴) عثمان بن عفان القرشي خلّفه النبي صلى الله عليه وسلم على ابنته رقية وضرب له بسهمه (۵) علي بن ابي طالب الهاشمي (۶) اياس بن بكير (۷) بلال بن رباح مولى ابي بكر الصديق (۸) حمزة بن عبد المطلب الهاشمي (۹) حاطب بن ابي بلتعة حليف لقريش (۱۰) ابو حذيفة بن عتبة بن ربيعة القرشي (۱۱) حارثة بن الربيع الانصاري وهو حارثة بن سراقة كان في النظارة (۱۲) خبيب بن عدي الانصاري (۱۳) خنيس بن حذافة السهمي (۱۴) رفاعة بن رافع الانصاري (۱۵) رفاعة بن عبد المنذر ابو لبابة الانصاري (۱۶) الزبير بن العوام القرشي (۱۷) زيد بن سهل ابو طلحة الانصاري (۱۸) ابو زيد الانصاري (۱۹) سعد بن مالك الزهري (۲۰) سعد بن خولة القرشي (۲۱) سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل القرشي (۲۲) سهل بن حنيف الانصاري (۲۳) ظهير بن رافع الانصاري (۲۴) واخوه (۲۵) عبد الله بن مسعود الهذلي (۲۶) عبد الرحمن بن عوف الزهري (۲۷) عبيدة بن الحارث القرشي (۲۸) عبادة بن الصامت الانصاري (۲۹) عمرو بن عوف حليف عامر بن لؤي (۳۰) عقبة بن عمرو الانصاري (۳۱) عامر بن ربيعة العنزي (۳۲) عاصم بن ثابت الانصاري (۳۳) عويم بن ساعدة الانصاري (۳۴) عتبان بن مالك الانصاري (۳۵) قدامة بن مظعون (۳۶) قتادة بن النعمان الانصاري (۳۷) معاذ بن عمرو بن الجموح (۳۸) معوذ بن عفراء (۳۹) واخوه (۴۰) مالك بن ربيعة (۴۱) ابو اسيد الانصاري (۴۲) مسطح بن اثاثة بن عباد بن المطلب بن عبد مناف (۴۳) مرارة بن الربيع الانصاري (۴۴) معن بن عدي الانصاري (۴۵) مقداد بن عمرو الكندي حليف بني زهرة (۴۶) هلال بن امية الانصاري رضي الله عنهم اجمعين۔

(۲) عبداللہ عثمان کے بیٹے جنکی کنیت ابوبکر صدیق ہے اور قرشی ہیں (۳) عمر بن خطاب عدوی (۴) عثمان بن عفان قرشی (اموی) جن کو رسول اللہ صلعم اپنی بیٹی رقیہ رض کے پاس چھوڑ گئے تھے (جو ان کی بیوی تھیں اور اس زمانہ میں بیمار تھیں اور انکے لئے جنگ بدر میں رسول اللہ صلعم نے مال غنیمت کے اندر حصہ لگایا تھا (۵) علی بن ابی طالب ہاشمی (۶) ایاس بن بکیر (۷) بلال بن رباح ابوبکر رض کے آزاد کردہ غلام (۸) حمزہ بن عبدالمطلب ہاشمی (۹) حاطب بن ابی بلتعہ قریش کے حلیف (۱۰) ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ قرشی (۱۱) حارثہ بن ربیعہ انصاری جو بدر کی لڑائی میں شہید ہوئے اور انکا اصلی نام حارثہ بن سراقہ ہے اور یہ جنگ میں شریک نہ تھے بلکہ دشمنوں کے حال کی نگرانی پر مامور تھے (۱۲) حبیب بن عدی انصاری (۱۳) خنیس بن حذافہ سہمی (۱۴) رفاعہ بن رافع انصاری (۱۵) رفاعہ بن عبدالمنذر ابو لبابہ انصاری (۱۶) زبیر بن عوام قرشی (۱۷) زید بن سہل ابو طلحہ انصاری (۱۸) ابو زید انصاری (۱۹) سعد بن مالک زہری (۲۰) سعد بن خولہ قرشی (۲۱) سعید بن زید بن عمرو بن نفیل قرشی (۲۲) سہل بن حنیف انصاری (۲۳) ظہیر بن رافع انصاری (۲۴) ظہیر بن رافع کے بھائی (۲۵) عبداللہ بن مسعود ہذلی (۲۶) عبدالرحمن بن عوف زہری (۲۷) عبیدہ بن حارث قرشی (۲۸) عبادہ بن صامت انصاری (۲۹) عمرو بن عوف بنو عامر بن لوئی کے حلیف (۳۰) عقبہ بن عمرو انصاری (۳۱) عامر بن ربیعہ عنزی (۳۲) عاصم بن ثابت انصاری (۳۳) عویم بن ساعدہ انصاری (۳۴) عتبان بن مالک انصاری (۳۵) قدامہ بن مظعون (۳۶) قتادہ بن نعمان انصاری (۳۷) معاذ بن عمرو بن الجموح (۳۸) معوذ بن عفراء (۳۹) معوذ بن عفراء کے بھائی (۴۰) مالک بن ربیعہ (۴۱) ابو اسید انصاری (۴۲) مسطح بن اثاثہ بن عبادہ بن عبدالمطلب بن عبد مناف (۴۳) مرارہ بن الربیع انصاری (۴۴) معن بن عدی انصاری (۴۵) مقداد بن عمرو کندی بنو زہرہ کے حلیف (۴۶) ہلال بن امیہ انصاری خدا تعالیٰ ان سب سے راضی اور خوش ہو۔

بَابُ ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ وَذِكْرِ أُوَيْسٍ الْقَرَنِيِّ

یمن اور شام کا ذکر اور اویس قرنی کا بیان!

فصل اول

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَجُلًا يَأْتِيْكُمْ مِّنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهٗ أُوَيْسٌ لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ أُمٍّ لَهٗ قَدْ كَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَدَعَا اللهَ فَأَذْهَبَهٗ إِلَّا مَوْضِعَ الدِّيْنَارِ أَوِ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَقِيَهٗ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ خَيْرَ التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ أُوَيْسٌ وَلَهٗ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَمُرُوْهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

٦٠٠٤ ح ١ **حضرت عمر بن خطابؓ** کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ایک شخص یمن سے تمہارے پاس آئے گا۔ جس کا نام اویس رضؓ ہوگا۔ وہ یمن میں اپنی ماں کے سوا کسی کو نہ چھوڑے گا۔ (یعنی ماں کے سوا اس کا کوئی قریبی عزیز نہ ہوگا) اس کے بدن میں سفیدی (یعنی برص) تھی اس نے خدا تعالیٰ سے دعا کی اور وہ سفیدی جاتی رہی۔ مگر ایک دینار یا درہم کے بقدر باقی رہ گئی۔ پس جو شخص تم میں سے اس سے ملاقات کرے۔ وہ اس سے اپنے لئے مغفرت کی دعا کرائے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ عمر بن خطاب نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ تابعین میں (یعنی ان لوگوں میں جنہوں نے صحابہؓ کو دیکھا ہوگا) ایک بہترین شخص ہوگا۔ جس کو اُویس کہا جائیگا۔ اُس کی ایک ماں ہوگی اور اس کے جسم پر سفیدی ہوگی۔ تم اس سے اپنے لئے دعائے مغفرت کی درخواست کرنا۔ (مسلم)

وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً وَأَلْيَنُ قُلُوْبًا الْإِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِيْ أَصْحَابِ الْإِبِلِ وَالسَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ فِيْ أَهْلِ الْغَنَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

٦٠٠٥ ح ٢ **حضرت ابوہریرہؓ** کہتے ہیں کہ جب ابوموسیٰ اشعری رضؓ اور ان کی قوم کے لوگ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا۔ تمہارے پاس یمن کے لوگ آگئے ہیں۔ جن کے دل اور جن کے قلوب بہت نرم ہیں ایمان یمن کا ہے اور حکمت بھی یمنی ہے اور فخر و تکبر اونٹ والوں میں ہے سکون اور وقار بکری والوں میں ہے۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِيْ أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ وَالْفَدَّادِيْنَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِيْ أَهْلِ الْغَنَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

٦٠٠٦ ح ٣ **حضرت ابوہریرہؓ** کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ کفر کا سر مشرق کی جانب ہے۔ فخر و تکبر گھوڑے والوں اونٹ والوں اور جنگل کے رہنے والوں (یعنی کاشتکاروں) میں ہے جو بالوں کے خیموں میں رہتے ہیں اور آرام و سکون بکری والوں میں ہے۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ هٰهُنَا جَاءَتِ الْفِتَنُ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْجَفَاءُ وَغِلَظُ الْقُلُوْبِ فِيْ

٦٠٠٧ ح ٤ **حضرت ابومسعود انصاریؓ** کہتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا ہے اس جگہ سے فتنہ آتے ہیں (مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) اور بد زبانی اور سنگدلی صحرا نشین بالوں کے خیموں میں رہنے والوں کے اندر ہے جو دُنبوں

الْفَدَّادِيْنَ اَهْلِ الْوَبَرِ عِنْدَ اُصُوْلِ اَذْنَابِ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ فِيْ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور گایوں کی دموں کے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور یہ لوگ قبیلہ ربیع اور مضر کے ہیں۔ (بخاری ومسلم)

ح ۶۰۰۸ ۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِلَظُ الْقُلُوْبِ وَالْجَفَاءُ فِي الْمَشْرِقِ وَالْاِيْمَانُ فِيْ اَهْلِ الْحِجَازِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے سنگدلی اور بدزبانی مشرق والوں میں ہے اور ایمان حجاز والوں میں ہے۔ (مسلم)

ح ۶۰۰۹ ۶ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَفِيْ نَجْدِنَا قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَفِيْ نَجْدِنَا فَاَظُنُّهٗ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں نبی صلعم نے فرمایا ہے۔ اے اللہ تعالیٰ ہمارے لئے ہمارے ملک، شام میں برکت دے۔ اور اے اللہ تعالیٰ ہمارے لئے ملک یمن میں برکت دے، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور ہمارے نجد میں؟ آپ نے فرمایا۔ اے اللہ تعالیٰ! ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت دے اور اے اللہ تعالیٰ! ہمارے لئے ہمارے یمن میں برکت دے۔ صحابہؓ نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ! اور ہمارے نجد میں؟ راوی کا بیان ہے۔ میرا خیال ہے کہ تیسری مرتبہ صحابہؓ کے جواب میں آپ نے یہ فرمایا، وہاں زلزلے ہونگے اور فتنے ہونگے، اور وہیں سے شیطان کا سینگ ظاہر ہوگا۔ (بخاری)

فصل دوم

ح ۶۰۱۰ ۷ عَنْ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ قِبَلَ الْيَمَنِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَقْبِلْ بِقُلُوْبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَمُدِّنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت انسؓ زید بن ثابتؓ سے راوی ہیں کہ نبی صلعم نے یمن کی جانب دیکھ کر فرمایا۔ اے اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو ہماری طرف متوجہ کر اور ہمارے صاع اور ہمارے مد میں ہمارے لئے برکت عطا فرما۔ (ترمذی)

ح ۶۰۱۱ ۸ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لِلشَّامِ قُلْنَا لِاَيٍّ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِاَنَّ مَلٰٓئِكَةَ الرَّحْمٰنِ بَاسِطَةٌ اَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ

حضرت زید بن ثابتؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے خوشخبری ہے شام والوں کے لئے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے یہ کیوں فرمایا؟ آپ نے فرمایا اسلئے کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے اپنے بازو شام پر پھیلائے ہوئے ہیں۔ (احمد، ترمذی)

ح ۶۰۱۲ ۹ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَخْرُجُ نَارٌ مِّنْ نَحْوِ حَضْرَمَوْتَ اَوْ مِنْ حَضْرَمَوْتَ تَحْشُرُ النَّاسَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا ہے عنقریب حضرموت کی طرف سے (حضرموت یمن کا ایک شہر ہے) ایک آگ نکلے گی اور یہ آگ لوگوں کو جمع کرے گی۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہمارے لئے کیا حکم دیتے ہیں (یعنی ہم اس وقت کیا کریں؟) آپ نے فرمایا۔ تم شام میں چلے جانا۔ (ترمذی)

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّھَا سَتَکُوْنُ ھِجْرَۃٌ بَعْدَ ھِجْرَۃٍ فَخِیَارُ النَّاسِ اِلٰی مُھَاجَرِ اِبْرَاھِیْمَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَخِیَارُ اَھْلِ الْاَرْضِ اَلْزَمُھُمْ مُھَاجَرَ اِبْرَاھِیْمَ وَیَبْقٰی فِی الْاَرْضِ شِرَارُ اَھْلِھَا تَلْفِظُھُمْ اَرَضُوْھُمْ تَقْذَرُھُمْ نَفْسُ اللّٰہِ تَحْشُرُھُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَۃِ وَالْخَنَازِیْرِ تَبِیْتُ مَعَھُمْ اِذَا بَاتُوْا وَتَقِیْلُ مَعَھُمْ اِذَا قَالُوْا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ ہجرت کے بعد ہجرت ہوگی یعنی مدینہ کی ہجرت کے بعد ایک اور ہجرت ہوگی۔ اور وہ ملک شام کی طرف ہجرت ہے۔ پس بہترین شخص وہ ہوگا جو ابراہیم کی ہجرت کی جگہ ہجرت کر کے جائے گا۔ (یعنی ملک شام میں) اور اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ زمین کے لوگوں میں بہترین شخص وہ ہوگا۔ جو ابراہیم کی ہجرت گاہ کو اختیار کرے گا۔ اور اس کو لازم پکڑے گا اس وقت، زمین میں بہترین لوگ ہونگے جن کو ان کی زمینیں پھینک دیگی (یعنی بہترین لوگ ہجرت کر جائیں گے اور بدترین لوگ اپنی اپنی جگہ رہ جائیں گے۔ جن کو زمینیں اِدھر سے اُدھر پھینکدیں گی، خدا ان لوگوں کو بُرا سمجھے گا اور انکو اپنی رحمت سے دور رکھیگا۔ اور جمع کرلے گی انکو آگ بندروں اور سوروں کے ساتھ اور یہ آگ انکے ساتھ رات گذارے گی یعنی جہاں وہ رات بسر کرینگے آگ انکے ساتھ وہیں ٹھہری رہیگی۔ اور جہاں وہ قیلولہ (دوپہر کا سونا) کریں گے آگ انکے ساتھ وہیں رہے گی

(ابوداؤد)

وَعَنِ ابْنِ حَوَالَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَیَصِیْرُ الْاَمْرُ اَنْ تَکُوْنُوْا جُنُوْدًا مُّجَنَّدَۃً جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْیَمَنِ وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ فَقَالَ ابْنُ حَوَالَۃَ خِرْلِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ اَدْرَکْتُ ذٰلِکَ فَقَالَ عَلَیْکَ بِالشَّامِ فَاِنَّھَا خِیَرَۃُ اللّٰہِ مِنْ اَرْضِہٖ یَجْتَبِیْ اِلَیْھَا اِلَیْھَا خِیَرَتَہٗ مِنْ عِبَادِہٖ فَاَمَّا اِنْ اَبَیْتُمْ فَعَلَیْکُمْ بِیَمَنِکُمْ وَاسْقُوْا مِنْ غُدُرِکُمْ فَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ تَوَکَّلَ لِیْ بِالشَّامِ وَاَھْلِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ

حضرت ابن حوالہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ عنقریب دینی امور کا یہ نظام ہوجائیگا کہ تم ایک جمع کئے ہوئے لشکر کے مانند ہوجاؤ گے، ایک لشکر شام میں۔ ایک لشکر یمن میں اور ایک لشکر عراق میں۔ ابن حوالہ نے عرض کیا اگر میں اسوقت کو پاؤں تو یا رسول اللہ فرمائیے میں کون سے لشکر کو اختیار کروں؟ آپؐ نے فرمایا۔ اختیار کرو شام کو اس لئے کہ شام خداتعالیٰ کی برگزیدہ اور پسندیدہ زمین ہے۔ اور آخری زمانہ میں خداوندتعالیٰ اس زمین میں اپنے برگزیدہ اور نیک بندوں کو جمع کرے گا۔ پھر اگر تم شام سے انکار کرو تو پھر یمن کو اختیار کرو اور شام کو اختیار کرنے کی صورت میں، تم اپنے جانوروں کو اور اپنے آپ کو اپنے مخصوص حوضوں سے پلاؤ۔ اسلئے کہ خداوندتعالیٰ میری وجہ سے شام اور شام کے لوگوں کا کفیل ہوا ہے۔

(احمد۔ ابوداؤد)

فصل سوم

۶۰۱۵ ۱۲ عن شريح بن عبيد قال ذكر اهل الشام عند علي رضي الله عنه وقيل العنهم يا امير المؤمنين قال لا اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الابدال يكونون بالشام وهم اربعون رجلا كلما مات رجل ابدل الله مكانه رجلا يسقى بهم الغيث وينتصر بهم على الاعداء ويصرف عن اهل الشام بهم العذاب

شریح ابن عبید رض کہتے ہیں کہ شام کے لوگوں کا علی رض کے سامنے ذکر کیا گیا اور کہا گیا کہ اے امیر المؤمنین شام والوں پر لعنت کیجئے۔ علی رض نے کہا۔ میں شام والوں پر لعنت نہیں کرتا اس لئے کہ میں نے رسول اللہ ص کو یہ فرماتے سُنا ہے۔ ابدال شام میں ہوتے ہیں اور وہ چالیس مرد ہیں۔ ان میں سے جب کوئی مرتا ہے تو خداوند تعالیٰ دوسرے کو اس کی جگہ مقرر کر دیتا ہے (یعنی یہ ہمیشہ چالیس رہتے ہیں)، اور خدا تعالیٰ ایک کے مرنے پر دوسرے کو ابدال کر دیتا ہے، انکے وجود کی برکت سے بارش ہوتی ہے اور ان کی مدد سے دشمنوں سے بدلہ لیا جاتا ہے اور انکے سبب سے شام والوں سے عذاب کو دفع کیا جاتا ہے۔ (احمد)

۶۰۱۶ ۱۳ وعن رجل من الصحابة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ستفتح الشام فاذا خيرتم المنازل فيها فعليكم بمدينة يقال لها دمشق فانها معقل المسلمين من الملاحم وفسطاطها ومنها ارض يقال لها الغوطة رواهما احمد

حضرت ایک صحابی رض کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ عنقریب شام کو فتح کیا جائے گا۔ پس جب تم کو اس کے شہروں میں مکانات بنانے کا اختیار دیا جائے تو تم شہر دمشق کو اختیار کرو۔ اس لئے کہ دمشق مسلمانوں کے لئے لڑائیوں سے پناہ کی جگہ ہے اور دمشق شام کا ایک جامع شہر ہے (یعنی جو لوگوں کو جمع کرتا ہے)، اور دمشق کی زمینوں (یعنی علاقوں) میں سے ایک زمین ہے جس کو غوطہ کہا جاتا ہے۔ (احمد)

۶۰۱۷ ۱۴ وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخلافة بالمدينة والملك بالشام

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں رسول اللہ ص نے فرمایا ہے خلافت مدینہ میں ہے اور بادشاہت شام میں۔ (بیہقی)

۶۰۱۸ ۱۵ وعن عمر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رايت عمودا من نور خرج من تحت راسي ساطعا حتى استقر بالشام رواهما البيهقي في دلائل النبوة

حضرت عمر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں نے نور (روشنی) کا ایک ستون، دیکھا جو میرے سر کے نیچے سے نکلا۔ بلند ہوا اور ملک شام میں جا کر ٹھہر گیا۔ (بیہقی)

وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْغُوْطَةِ اِلٰى جَانِبِ مَدِيْنَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ مِنْ خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

۶۰۱۹ ۱۶ حضرت ابو درداء رض کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جنگ کے دن مسلمانوں کے جمع ہونے کی جگہ غوطہ ہے (یعنی دجال سے جنگ کے دنوں میں) جو اس شہر کے ایک جانب ہے۔ جس کو دمشق کہا جاتا ہے۔ اور دمشق شام کے شہروں میں سے بہترین شہر ہے۔

(ابوداؤد)

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَيَاْتِيْ مَلِكٌ مِنْ مُلُوْكِ الْعَجَمِ فَيَظْهَرُ عَلَى الْمَدَائِنِ كُلِّهَا اِلَّا دِمَشْقَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

۶۰۲۰ ۱۷ حضرت عبدالرحمٰن بن سلیمان رض کہتے ہیں عنقریب عجم کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ آئیگا جو تمام شہروں پر غلبہ حاصل کرلے گا سوائے شہر دمشق کے۔

(ابوداؤد)

بَابُ ثَوَابِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

اُمت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ثواب کا بیان

فصل اوّل

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِيْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَاِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ اَلَا

۶۰۲۱ ۱ حضرت ابن عمر رض کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے اول امتوں کی عمروں کے مقابلہ میں تمہاری عمر اتنی ہے جتنا کہ سارے دن کے مقابلہ میں عصر و مغرب کے درمیان کا وقت ہے اور تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے جیسے کہ کوئی شخص لوگوں سے مزدوری اور کام کرائے اور یہ کہے کہ کوئی ہے جو آدھے دن تک (یعنی دوپہر تک) میرا کام کرے (میں اتنے وقت کے کام کی اجرت ہر شخص کو ایک ایک قیراط دونگا۔ چنانچہ یہود نے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر کام کیا پھر اس شخص نے کہا کون ہے جو میرا کام دوپہر سے عصر کے وقت تک کرے میں ہر شخص کو ایک ایک قیراط دونگا چنانچہ نصاریٰ نے دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر کام کیا پھر اس شخص نے کہا کون ہے جو میرا کام نماز عصر سے آفتاب غروب ہونے تک کرے میں ہر شخص کو دو دو قیراط دونگا۔ خبردار ہو کہ تم ہی وہ لوگ جنہوں نے نماز عصر سے آفتاب غروب ہونے تک دو دو قیراط پر کام کیا ہے۔ خبردار رہو تمہارا اجر دو گنا ہے یہ دیکھ کر

فَاَنْتُمُ الَّذِيْنَ تَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ اَلَا لَكُمُ الْاَجْرُ مَرَّتَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى فَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا وَّاَقَلُّ عَطَاءً قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَهَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِنَّهٗ فَضْلِىْ اُعْطِيْهِ مَنْ شِئْتُ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ

کہ تمکو دگنا ثواب ملا ہے اور تم نے تھوڑا عمل کیا ہے۔ یہود و نصاری غضبناک ہو گئے اور کہا کہ ہم نے زیادہ عمل کیا ہے لیکن ہم کو ثواب کم ملا ہے۔ خداوند تعالیٰ نے ان کو یہ جواب دیا۔ کیا میں نے تم پر ظلم کیا ہے یا تمہارے حق میں کوئی کمی کی ہے (یعنی جو اجرت میں نے مقرر کی تھی اس میں سے کچھ کم اجرت دی ہے۔ یہود و نصاریٰ نے کہا۔ نہیں کوئی کمی نہیں کی۔ خداوند تعالیٰ نے فرمایا۔ پھر یہ میرا فضل و احسان ہے۔ میں جس کو چاہوں زیادہ دوں۔

(بخاری)

٦٠٢٢ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِىْ لِىْ حُبًّا نَاسٌ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِىْ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَاٰنِىْ بِاَهْلِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ میری امت میں مجھ سے زیادہ محبت رکھنے والے وہ لوگ ہوں گے جو میری وفات کے بعد پیدا ہوں گے اور اس امر کی آرزو کریں گے کہ اگر مجھ کو دیکھ لیں تو اپنے اہل و عیال کو مجھ پر فدا کر دیں۔

(مسلم)

٦٠٢٣ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَزَالُ مِنْ اُمَّتِىْ اُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِاَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِىَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ فِىْ كِتَابِ الْقِصَاصِ

حضرت معاویہ رضؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سُنا ہے۔ میری اُمت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حکم الٰہی پر قائم رہے گی اس جماعت کو نہ وہ نقصان پہنچا سکیں گے جو اس کی تائید و اعانت چھوڑ دیں گے اور نہ وہ شخص ضرر پہنچا سکے گا۔ جو اسکی مخالفت کرے گا یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کا حکم (یعنی موت) آجائے گا اور وہ اپنے اسی حال پر رہیں گے۔ بخاری، مسلم اور انس کی حدیث میں عباد اللہ۔ کتاب القصاص میں ذکر کی جا چکی۔

فصل دوم

٦٠٢٤ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ اُمَّتِىْ مَثَلُ الْمَطَرِ لَا يُدْرٰى اَوَّلُهٗ خَيْرٌ اَمْ اٰخِرُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ

حضرت انس رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے میری امت کا حال بارش کے مانند ہے۔ جس کی نسبت یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کا اول اچھا ہے یا آخر اچھا۔

(ترمذی)

فصل سوم

٦٠٢٥ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جعفر صادق رحؒ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا خوش، اور خوش ہو۔ میری اُمت

اَبْشِرُوْا وَاَبْشِرُوْا اِنَّمَا مَثَلُ اُمَّتِیْ مَثَلُ الْغَيْثِ لَا يُدْرٰى اٰخِرُهٗ خَيْرٌ اَمْ اَوَّلُهٗ اَوْ كَحَدِيْقَةٍ اُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا ثُمَّ اُطْعِمَ فَوْجٌ عَامًا لَعَلَّ اٰخِرَهَا فَوْجًا اَنْ يَّكُوْنَ اَعْرَضَهَا عَرْضًا وَّاَعْمَقَهَا عُمْقًا وَّاَحْسَنَهَا حُسْنًا كَيْفَ تَهْلِكُ اُمَّةٌ اَنَا اَوَّلُهَا وَالْمَهْدِيُّ وَسْطُهَا وَالْمَسِيْحُ اٰخِرُهَا وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ فَيْجٌ اَعْوَجُ لَيْسُوْا مِنِّیْ وَلَا اَنَا مِنْهُمْ رَوَاهُ رَزِيْنٌ

کا حال بارش کی مانند ہے جس کی نسبت یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کا اول بہتر ہے یا آخر بہتر ہے یا میری اُمت کی مثال باغ کے مانند ہے جس سے ایک سال تک ایک جماعت نے فائدہ اٹھایا (یعنی خوب کھایا) پھر دوسرے سال ایک اور جماعت نے فائدہ اُٹھایا (اور اس کے پھلوں وغیرہ کو کھایا) ممکن ہے وہ جماعت جس نے آخر میں باغ سے نفع حاصل کیا ہے عرض و عمق میں (یعنی تعداد میں) پہلی جماعت سے زیادہ ہو اور خوبیوں میں بھی اس سے بہتر ہو۔ وہ امت کیونکر ہلاک ہو جس کا اول میں ہوں اور جس کے درمیان مہدی ہے اور جس کے آخر میں مسیح ہے لیکن ان زمانوں کے درمیان میں ایک جماعت کجرو (یعنی گمراہ) ہوگی وہ جماعت میرے طریقہ سے نہ ہوگی۔ اور نہ میں ان میں سے ہوں گا۔

(رزین)

ح ۶۰۲۶ / ۶ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْخَلْقِ اَعْجَبُ اِلَيْكُمْ اِيْمَانًا قَالُوا الْمَلٰٓئِكَةُ قَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالُوْا فَالنَّبِيُّوْنَ قَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَالْوَحْیُ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ قَالُوْا فَنَحْنُ قَالَ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ وَاَنَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْجَبَ الْخَلْقِ اِلَیَّ اِيْمَانًا لَقَوْمٌ يَّكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ يَجِدُوْنَ صُحُفًا فِيْهَا كِتَابٌ يُّؤْمِنُوْنَ بِمَا فِيْهَا

عمرو بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے صحابہؓ سے پوچھا۔ ایمان کے اعتبار سے تم مخلوق میں کس کو پسند کرتے ہو؟ (یعنی تمہارے خیال میں کس مخلوق کا ایمان مضبوط و بہتر ہے) صحابہؓ نے عرض کیا ہم فرشتوں کے ایمان کو بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا فرشتوں کا ایمان بہتر ہونا ہی چاہیئے اسلئے کہ وہ اپنے پروردگار کے پاس رہتے ہیں پھر صحابہؓ نے عرض کیا ہے پھر ہم پیغمبروںؑ کے ایمان کو بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا پیغمبروں کا ایمان لانا تو ظاہر ہے۔ کہ ان پر وحی آتی ہے۔ پھر صحابہؓ نے عرض کیا۔ پھر ہم اپنے آپ کو (یعنی صحابہؓ کو) بہتر سمجھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا تمہارا ایمان لانا بھی ظاہر ہے۔ اِسلئے کہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ میرے نزدیک ایمان کی مضبوطی کے اعتبار سے وہ لوگ سب سے بہتر ہیں جو میرے بعد پیدا ہوں گے۔ وہ مصحف اور خداوندی کتابوں کو پائیں گے (جن میں احکامِ الٰہی لکھے ہوں گے) اور ان احکام پر وہ ایمان لائیں گے۔

(بیہقی)

ح ۶۰۲۷ / ۷ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَنْ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

حضرت عبدالرحمٰن بن حضرمیؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے اس شخص نے یہ حدیث بیان کی جس نے اس کو نبیؐ سے سُنا ہے۔ اس نے کہا کہ نبی صلعم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ اس امت کے آخر میں ایک

إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي آخِرِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ أَجْرِ أَوَّلِهِمْ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقَاتِلُونَ أَهْلَ الْفِتَنِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ

قوم ہوگی جس کے اعمال کا ثواب اس امت کے پہلے لوگوں کے ثواب کے مانند ہوگا (یعنی صحابہؓ کے ثواب کے مانند) یہ قوم لوگوں کو نیک کام کا حکم دے گی۔ بُرے کاموں سے منع کرے گی۔ اور فتنہ پرداز لوگوں سے لڑے گی۔

(بیہقی)

۶۰۲۸/۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُوبٰى لِمَنْ رَآنِي وَطُوبٰى سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَمْ يَرَنِي وَآمَنَ بِي رَوَاهُ أَحْمَدُ

حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خوش خبری ہے اس شخص کو جس نے مجھ کو دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا، اور سات بار خوش خبری ہے اس شخص کو جس نے مجھ کو نہیں دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا۔

(احمد)

۶۰۲۹/۹ وَعَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جُمُعَةَ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا جَيِّدًا تَغَدَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا وَأَسْلَمْنَا وَجَاهَدْنَا مَعَكَ قَالَ نَعَمْ قَوْمٌ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِكُمْ يُؤْمِنُونَ بِي وَلَمْ يَرَوْنِي رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوٰى رَزِينٌ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ مِنْ قَوْلِهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا إِلٰى آخِرِهِ

ابن محیریز کہتے ہیں میں نے ابوجمعہؓ سے جو رسول اللہ صلعم کے صحابی ہیں کہا میرے سامنے کوئی حدیث بیان کیجیے جس کو آپ نے رسول اللہؐ سے سُنا ہو انھوں نے کہا ہاں میں تمہارے سامنے ایک نہایت فائدہ مند اور بہترین بیان کروں گا۔ ایک روز ہم نے رسول اللہ صلعم کے ساتھ صبح کا کھانا (چاشت کے وقت کا کھانا) کھایا۔ ہمارے ساتھ ابوعبیدہؓ بن الجراح بھی تھے۔ ابوعبیدہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ کیا ہم سے بھی کوئی شخص بہتر ہے ہم آپ پر ایمان لائے ہیں اور ہم نے آپ کے ساتھ جہاد کیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں تم سے بھی بہتر لوگ ہیں اور وہ لوگ وہ ہیں جو تمہارے بعد پیدا ہوں گے، مجھ کو نہ دیکھیں گے اور مجھ پر ایمان لائیں گے۔

(احمد۔ دارمی)

۶۰۳۰/۱۰ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي مَنْصُورِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ قَالَ ابْنُ الْمَدِينِيِّ هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

معاویہ بن قرۃؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جب شام والے تباہ و برباد ہو جائیں۔ تو پھر تم میں بھلائی نہ ہوگی اور میری امت میں سے ہمیشہ ایک جماعت (دشمنانِ اسلام پر) غالب رہے گی۔ اس جماعت کو وہ لوگ کوئی ضرر نہ پہنچا سکیں گے جو اس کی تائید و اعانت ترک کر دیں گے۔ یہاں تک کہ قیامت قائم ہو۔ ابن مدینی کا بیان ہے کہ اس جماعت سے مراد اصحاب حدیث ہیں۔

(ترمذی)

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِیَ الْخَطَاءَ وَالنِّسْیَانَ وَمَا اسْتُکْرِھُوْا عَلَیْہِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ نے میری امت کے خطا و نسیان کو معاف فرما دیا ہے اور اس فعل کو بھی جو اس سے زبردستی کرایا گیا ہو۔

(ابن ماجہ، بیہقی)

وَعَنْ بَھْزِبْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ اَنْتُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِیْنَ اُمَّۃً اَنْتُمْ خَیْرُھَا وَاَکْرَمُھَا عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ

بہزبن حکیم اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے راوی ہیں۔ کہ انہوں نے رسول اللہ صلعم کو خداوند تعالیٰ کے ارشاد کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (یعنی تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے ظاہر کی گئی ہو) کے متعلق یہ فرماتے سنا ہے کہ تم ستر امتوں کو پورا کرتے ہو۔ (یعنی تم نے امتوں کی تعداد کو پورا ستر کر دیا ہے) تم ان سب امتوں سے بہتر و گرامی قدر ہو خداوند قدس کی نظر میں۔

(ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی۔
یہ حدیث حسن ہے)

مؤلف کتاب (ان کی کوششوں کی قدردانی ہو اور اللہ ان پر اپنی نعمتیں پوری کرے) نے کہا کہ احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جمع کرنے سے ماہ رمضان ۳۷ھ کے آخری جمعہ کو عید کا چاند دیکھنے کے قریب اللہ کی حمد کے ساتھ اس کے حسن توفیق سے فارغ ہوئے تمام ستائشوں کا سزاوار اللہ ہی ہے جو ساری دنیا کا رب ہے اللہ کے رسول محمد صلعم اور ان کے آل و اصحاب پر اللہ کی رحمت کاملہ نازل ہو۔

تمام شد

احادیث نبویؐ کے دو بیش بہا گوہر!

مؤطا امام محمدؒ مترجم اردو

مع ضروری فوائد و تشریحات

ایک ہزار سے زائد احادیث نبوی کا بے نظیر مجموعہ

فقہ و احکام کی کتابوں میں جو اہمیت مؤطا امام محمد کو حاصل ہے وہ محتاجِ بیان نہیں،

مؤطا دراصل امام مالکؒ کی لکھی ہوئی ہے جس کو آپ نے دس ہزار احادیث نبوی کے ذخیرہ سے منتخب کیا تھا، اور آجکل اس کے کم و بیش پندرہ نسخے دیارِ عرب میں پائے جاتے ہیں، یعنی امام مالکؒ کے پندرہ شاگردوں کے نام سے یہ نسخے مشہور ہیں، جنہوں نے آپ سے روایت کرکے ترتیب دی تھی، ان میں یحییٰ اندلسیؒ اور امام محمدؒ کی مؤطا کو جو شہرت حاصل ہوئی وہ کسی دوسری مؤطاء کو حاصل نہ ہو سکی، مؤطا امام مالک یحییٰ اندلسیؒ نے مرتب کی اور اس کتاب کا نام اپنے استاد کے نام پر رکھا مگر امام محمدؒ نے مؤطا ترتیب دیکر اپنے نام سے رکھی، اور چونکہ امام محمدؒ حنفی مسلک کے تھے اسلیئے جہاں کہیں انہیں اپنے استاد سے اختلاف یا اتفاق ہے اس کا حدیث کے بعد اظہار کر دیا ہے، یہی وجہ ہے کہ مؤطا محمدؒ کو اکثر علماء نے یحییٰ اندلسی کی مؤطا امام مالک پر ترجیح دی ہے، اور برتری ثابت کی ہے،

اس مہتم بالشان کتاب کا حق تھا کہ اردو داں حضرات بھی اس سے مستفید ہوتے، چنانچہ ہم نے ایک کالم میں متن عربی عبارت مع زیر و زبر اور اسکے مقابل دوسرے کالم میں اردو ترجمہ بامحاورہ اور فقہ حنفی کی روشنی میں شرح و ضروری فوائد کے ساتھ شائع کی ہے

قیمت مجلد ۱۰/۵۰ محصول ڈاک ایک روپیہ،

کتاب الآثار مترجم اردو

مع فوائد و ضروری تشریحات

۹۰۰ آثار (احادیث نبوی) کا گرانقدر و بیش بہا ذخیرہ

جس کو امام اعظم ابو حنیفہؒ نے چالیس ہزار احادیث کے مجموعہ سے منتخب فرمایا تھا اور آپ سے امام محمدؒ نے روایت کرکے کتابی شکل میں مرتب فرمایا ہے کتاب الآثار کے سوا آج ہمارے پاس سنن کی کوئی کتاب ایسی موجود نہیں کہ جس کے مصنف کو تابعیت کا شرف حاصل ہو اور یہ ایسی فضیلت ہے جس میں امام ابو حنیفہؒ اس عہد کے تمام نامور ائمہ میں ممتاز ہیں، امام ممدوح کی جلالتِ قدر کیلئے اس سے زیادہ اور کیا درکار ہے کہ وہ امت میں امام اعظمؒ کے لقب سے مشہور ہیں، اور انکے اجتہادی مسائل پر اسلامی دنیا کی دو تہائی آبادی بارہ سو برس سے برابر عمل کرتی چلی آرہی ہے، اور تمام اکابر ائمہ آپ کے فضل و کمال کے معترف ہیں،

امام ابو حنیفہؒ کی نظرِ انتخاب نے چالیس ہزار احادیث کے مجموعہ سے ۹۰۰ احادیث منتخب کیں، اور علمِ شریعت کو باقاعدہ ابواب پر مرتب فرمایا، اور یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ فقہ حنفی کی بنیاد کتاب الآثار کی احادیث روایت پر مبنی ہے،

ایک کالم میں عربی اور دوسرے کالم میں اردو ترجمہ مع ضروری فوائد و تشریحات شائع کی گئی، تاکہ اردو داں حضرات بھی احادیث نبوی کے فیض سے استفادہ حاصل کر سکیں،

قیمت

مجلد مع رنگین گردپوش دس روپے ۵۰ پیسے
محصول ڈاک ایک روپیہ

محمد سعید اینڈ سنز، قرآن محل، مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی ۱

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ

اکمال فی اسماء الرجال

مؤلفہ

شیخ ولی الدین ابی عبداللہ محمد ابن عبداللہ الخطیب رح

ترجمہ

مولانا قاری احمد صاحب

۱۰۳۳ حضراتِ صحابہؓ، صحابیاتؓ، تابعینؒ اور تابعیاتؒ

نیز دیگر علماء، محدثین اور ائمہ فن کے مستند حالات کا قدیم ترین مجموعہ

ناشران محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب قرآن محل مقابل مولوی مسافر خانہ

کراچی

عرضِ ناشر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ کہ قرآن کریم معرّیٰ و مترجم، احادیث نبویہؐ کے سلیس و نفیس اُردو تراجم اور بہت سی مفید ترین اسلامی کتب کے بعد ساتویں صدی ہجری کی مشہور تالیف اکمال فی اسماء الرّجال کے با محاورہ اور سلیس ترجمہ کو ناظرین کرام کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

اتنی زیادہ عربی کتب کو اردو جیسی شیریں زبان میں منتقل کرا کر شائقین کے ہاتھوں تک پہونچانا یقیناً مجھ جیسے ناچیز انسان سے کسی طرح ممکن نہیں تھا۔ مگر یہ میرے مالک حقیقی کا کرم ہے کہ وہ ضعیف ہاتھوں سے اہم ترین کام لے رہا ہے۔ میں سوائے اس کے اور کیا کہہ سکتا ہوں۔

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشند خدائے بخشندہ

غالبًا یہ بات آپ سے پوشیدہ نہ ہوگی کہ میری شروع سے یہ کوشش اور آرزو رہی ہے۔ کہ علمائے سلف کی تالیفات اور ان کی علمی کوششوں سے اہل علم کے ساتھ عام مسلمانوں کو بھی روشناس کرایا جائے۔ خدا کا شکر ہے کہ میری یہ دلی خواہش پوری ہوتی جا رہی ہے اور میں بہت سی کتب احادیث اور علمی تالیفات کے بعد مشکوٰۃ شریف کے جلیل القدر مولف کی مایہ ناز کتاب اکمال فی اسماء الرجال کے ترجمہ کو قدر دان مذہب و علم کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ مولنا قاری احمد صاحب کا میں بہت مشکور ہوں کہ موصوف نے اس کتاب کو عام فہم اردو میں منتقل فرما کر مجھے اشاعت کا موقعہ دیا۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو رسول اکرمؐ، اہل بیتؓ، صحابہ کرامؓ، تابعین اور علمائے سلفؒ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محمد سعید عفی عنہ
قادری، چشتی، نقشبندی، مجددی، سہروردی

دیباچہ

عالم کائنات میں انسان ہی قدرت کا ایک ایسا شاہکار ہے جس کے دل و دماغ کو علوم و معارف اور عقل و شعور کی بے بہا قوتوں کا خزانہ بنایا گیا ہے جو لوگ فیاض حقیقی کی ان عطا کردہ نعمتوں سے کام لیتے ہیں ان کی زندگی اگر ایک طرف علوم و معارف اور حسنات و اخلاق کا مجموعہ ہوتی ہے تو دوسری طرف انسانی نظام حیات کے لئے ایک بہترین نمونہ سمجھی جاتی ہے۔

اللہ تعالٰے بے شمار برکتیں نازل فرمائے علامہ شیخ ولی الدین ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب پر کہ جنہوں نے اسماء الرجال کی تالیف فرما کر ایک ہزار تینتیس "۱۰۳۳" حضرات صحابہ، صحابیات، تابعین، تابعیات اور بہت سے محدثین و فقہاء کے حالات اور علمی کارناموں سے واقف ہونے کا موقعہ عطا فرمایا۔

اکمال فی اسماء الرجال ساتویں صدی ہجری کی تالیف ہے، فن رجال میں اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اگر یہ مجموعہ تالیف نہ ہوتا تو بیشتر صحابہ اور تابعین کے حالات پردہ خفا میں رہتے۔

میں نے اس کتاب کو سلیس اردو میں منتقل کرتے وقت ان تمام اصولوں کو پیش نظر رکھا ہے جن کو ملحوظ رکھنا ایک مترجم کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ چنانچہ میں نے اس امر کی پوری کوشش کی ہے کہ مولف کی قائم کردہ ترتیب اور اسلوب بیان کسی ایک جگہ بھی نہ چھوٹنے پائے اور روح کتاب ترجمہ میں مجروح ہونے سے ہر طرح محفوظ رہے یہ کتاب ناظرین کرام کو ان تمام راویان احادیث کے حالات سے واقف کراتی ہے جنہوں نے کسی واسطہ سے حدیث رسول ؐ کو نقل و روایت کیا ہے۔

مجھے امید ہے کہ ناظرین اس کتاب کے مطالعہ سے خیر القرون کے مسلمانوں کی علمی و عملی اور اخلاقی زندگی سے پورے طور پر واقف ہو سکیں گے۔ ترجمہ میں باوجود میری کوششوں کے اگر کوئی غلطی نظر آئے تو اس کی صحت فرما کر ناچیز کو مطلع فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ از مؤلف

اے میرے رب! مجھے توفیق عطا فرما تاکہ میں اس کتاب کو تکمیل تک پہونچا سکوں، اے اللہ! میں صرف تجھی سے مدد چاہتا ہوں، اور صرف تیرے ہی اوپر بھروسہ ہے۔ تیری ذات پاک ہے، تیری نعمتوں کا کوئی شمار نہیں اور تیری حمد بے حد ہے۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور محبوب رسول ہیں، اے اللہ! تو اپنی رحمتیں نازل فرما، ان پر، ان کی آل پر، ان کے اصحاب پر اور ان تمام انبیاء پر جو ان سے پہلے تشریف لائے اور ان کے بھائی تھے۔

اس کتاب اسماء الرجال میں دو باب ہیں، پہلے باب میں ان حضرات صحابہ اور تابعین کا ذکر کیا گیا ہے۔ جن کے اسمائے گرامی کسی نوعیت سے مشکوٰۃ شریف میں آئے ہیں۔ نیز ناموں میں حروف تہجی کی ترتیب قائم کی گئی ہے۔ جو حضرات اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں، ان کا تذکرہ کنیت ہی سے کیا گیا ہے۔

جس طرح "ابوہریرہ" کہ اصل میں ان کا نام عبد اللہ یا عبد الرحمٰن ہے مگر چونکہ ابوہریرہ کی کنیت سے مشہور ہیں، اس لئے حرف العین کی بجائے حرف الہا میں ہم نے ذکر کیا ہے۔

دوسرا باب ان حضرات ائمہ کرام (اصحاب اصول) کے تذکرہ پر مشتمل ہے، جن کا ذکر ابتدائے مشکوٰۃ یا کسی دوسری جگہ پایا جاتا ہے۔

(والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ وآلہ واصحابہ اجمعین)

پہلا باب

حضرات صحابہ اور تابعین کے احوال میں، اور اس میں کئی فصلیں ہیں

فصل حضرات صحابہ کے بیان میں

(۱) حضرت انس بن مالک بن نضرؓ

اپنی کنیت ابو حمزہ سے مشہور ہوتے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مخصوص خادم ہیں، ماں کا نام ام سلیم بنت سلیمان ہے۔ رسول اکرمؐ جب مدینہ میں تشریف لائے، اس وقت ان کی عمر کے دس سال پورے ہو چکے تھے۔ عہد فاروقیؓ میں مدینہ سے بصرہ آئے اور مستقل سکونت اختیار کر لی، تمام زندگی علوم اسلام سے لوگوں کو مستفیض کرتے رہے۔

باختلاف روایت ۹۱ھ میں ایک سو تین برس کی عمر میں انتقال فرمایا، چنانچہ ابن عبدالبر نے اس قول کی تصدیق کی ہے، اولاد کی تعداد سو اور اسی کے درمیان بیان کی جاتی ہے، صرف دو لڑکیاں تھیں اور باقی تمام اولاد نرینہ تھی۔ بہت سے حضرات نے آپ سے حدیث کی روایت کی ہے۔

(۲) حضرت انس بن مالکؓ کعبی

ابوامامہ کی کنیت سے مشہور تھے، بصرہ کی مستقل سکونت اختیار کر لی تھی، آپ سے صرف ایک حدیث کی روایت پائی جاتی ہے، جو مسافر، حاملہ اور مرضعہ یعنی دودھ پلانے والی عورت کے روزوں سے متعلق ہے۔ ابن قلابہؓ آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(۳) حضرت انس بن نضرؓ

حضرت انسؓ (خادم رسول) کے حقیقی چچا ہیں، مدینہ کے رہنے والے اور قبیلہ نجار سے تعلق رکھتے تھے غزوۂ احد میں شریک ہو کر درجہ شہادت حاصل کیا، تیس سے زیادہ زخم جسم پر موجود تھے، جو کہ تیر، برچھے اور نیزے وغیرہ کے تھے۔ قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیت کا شان نزول آپ ہی سے تعلق رکھتا ہے مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى (الی آخر۔

(۴) حضرت انس بن مرشد بنؓ ابی مرشد

انس کے دادا ابی مرشد کو کناز بن حصین بھی کہتے تھے، ابن عبدالبر کا بیان ہے کہ انس کا اصل نام انیس تھا۔ فتح مکہ اور غزوۂ حنین میں شریک تھے، یہ بھی ابن عبدالبر کا بیان ہے کہ یہی وہ انیس ہیں جن سے رسول اکرمؐ نے فرمایا تھا کہ اے انیس! کل صبح اس عورت سے دریافت کرنا، اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اسے سنگسار کر دینا۔ ایک قول سے پتہ چلتا ہے کہ یہ وہ انیس نہیں ہیں، ۲۰ھ میں وفات پائی اپنے دادا والد اور بھائی سمیت رسول اکرمؐ کی صحبت کا شرف حاصل کیا تھا آپ سے روایت کرنے والوں میں ابن حنظلہ اور حکم بن مسعود

کے نام پائے جاتے ہیں۔

(۵) حضرت اُسید بن حُضَیرؓ

حضرت اسید مدینہ کے رہنے والے اور قبیلہ اوس سے تعلق رکھتے ہیں، عقبۂ ثانیہ میں حاضری، اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نقیب احکام اسلام ہونے کی سعادت حاصل ہے۔

غزوۂ بدر اور اس کے بعد ہونے والے تمام غزوات دجہاد میں شامل تھے، عقبہ اولیٰ اور عقبۂ ثانیہ کے درمیان ایک سال کا فاصلہ پایا جاتا ہے، آپ نے سنہ۲۰ھ میں وفات پائی، اور جنت البقیع میں دفن کئے گئے آپ سے روایت کرنے والوں میں بکثرت حضرات کے نام ملتے ہیں۔

(۶) حضرت اُسید بن مالک بن ربیعہؓ

حضرت اُسید مدینہ کے ساکن اور قبیلہ بنی ساعدہ سے تعلق رکھتے ہیں، آپ نے اپنی کنیت سے شہرت حاصل کی، جملہ غزوات میں رسول اکرم کے ساتھ، نیز اس کے بعد ہونے والی بہت سی لڑائیوں میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔

اصحاب بدر میں آخری صحابی ہیں اٹھتّر سال کی عمر میں سنہ۶۰ھ میں وفات پائی۔ انتقال سے کچھ پیشتر آنکھوں کی روشنی جاتی رہی تھی۔ بہت سے حضرات نے آپ سے حدیث کی روایت کی ہے۔

(۷) حضرت اسلمؓ

کنیت ابو رافع ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے، آپ کا مستقل تذکرہ حرف "را" میں ملاحظہ کیجئے۔

(۸) حضرت اُسمر بن مضرسؓ

قبیلہ "طے" سے متعلق ہیں، اعراب بصرہ میں آپ کا شمار کیا جاتا ہے، مضرس کو میم مضموم، ضاد مفتوح راء مسکور مشدد کے ساتھ پڑھنا چاہیئے۔

(۹) حضرت اشعث بن قیس بن معدیکربؓ

آپ کی کنیت ابو محمد ہے، قبیلہ بنی کندہ کے سردار تھے سنہ۱۰ھ میں جبکہ قبیلہ بنی کندہ کا ایک وفد آنحضرت کی خدمت میں آیا، تو آپ سردار قوم اور قائد وفد کی حیثیت سے حاضر ہوئے تھے، ہمیشہ اپنی قوم میں معتمد اور مقبول رہے، وفات رسولؐ کے بعد مرتد ہو گئے تھے، مگر بہت جلدی نادم ہوئے اور دوبارہ اسلام قبول کر لیا۔ کوفہ کی سکونت اختیار کر لی تھی سنہ۴۰ھ میں اس دار فانی سے رخصت ہوئے جنازہ کی نماز حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ آپ سے روایت کرنے والوں میں بکثرت لوگ موجود ہیں۔

(۱۰) حضرت اَشج بن عائذ عصری

آپ کا نام منذر ہے، قبیلہ کے سردار، اور پوری قوم میں مبلغ اسلام کی حیثیت رکھتے ہیں، رسول اکرم کی خدمت میں وفد عبد القیس کے ساتھ حاضر ہونے کا شرف رکھتے ہیں، حضرت اشج اعراب مدینہ میں شمار کئے جاتے ہیں، روایت کرنے والوں میں بہت سے لوگوں کے نام شامل ہیں، باب الخزر والتانی میں آپ کا ذکر ہے، عصری میں عین اور صاد کو مفتوح پڑھنا چاہیئے۔

(۱۱) حضرت اَشیم ضبابیؓ

آپ کا ذکر اس حدیث میں ملتا ہے جو ضحاک نے باب الفرائض میں روایت کی ہے۔

(۱۲) اسود بن کعب عنسی

اسود کا دوسرا نام عبہلہ بھی ہے، یمن کا مشہور مدعی نبوت ہے، عہد رسالت کے آخری زمانہ میں نبوت کا اعلان کیا، مگر بہت جلدی حیات رسالت مآب ہی میں قتل کر دیا گیا۔ فیروز دیلمی اور قیس بن عبد لیغوث کے نام قاتلوں میں پائے جاتے ہیں، فیروز سینے پر چڑھ بیٹھے اور قیس نے سر قلم کر دیا۔ باب الرؤیا میں اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ عنسی کو عین

مفتوح اور نون ساکن کے ساتھ اور علہلۃ کو عین مفتوح ب ساکن اور ہ اور ل پر زبر کے ساتھ پڑھنا چاہئے۔

(۱۳) حضرت ابراہیم بن محمد صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ہیں، والدہ محترمہ کا نام ماریہ قبطیہ ہے، مدینۃ النبی میں ماہ ذی الحجہ ۸ھ میں پیدا ہوئے، اور باختلاف روایت ۱۶ یا ۱۸ ماہ کی عمر میں انتقال فرمایا۔ مزار جنت البقیع میں ہے۔

(۱۴) حضرت اَغر المازنی رض

آپ کے والد کا نام مزنی ہے، رسول اکرم کی صحبت کا شرف رکھتے ہیں، اور اہل کوفہ میں شمار کئے جاتے ہیں، آپ سے روایت کرنے والوں میں ابن عمر اور معاویہ بن قرہ کے نام پائے جاتے ہیں۔ اغر کو الف اور عین مفتوح اور زار کی تشدید کے ساتھ پڑھنا چاہئے۔

(۱۵) حضرت ابیض بن حَمّال مأربی سَبائی رض

حضرت ابیض کو بارگاہ رسالت میں حاضری اور صحبت کا شرف حاصل ہے، یمن کے مشہور شہر سباء کے رہنے والے تھے، یہ شہر صنعاء کے قریب ہے، آپ سے بہت کم لوگوں نے روایت کی ہے۔ حمّال میں ح مفتوح اور م مشدد ہے، مآرب میں میم مفتوح اور را مکسور پڑھنی چاہئے سبا میں س اور ب دونوں مفتوح ہیں۔

(۱۶) حضرت اقرع بن حابس تمیمی رض

حضرت اقرع قبیلہ بنی تمیم سے تعلق رکھتے ہیں، اور بحیثیت سردار قبیلہ، قوم کے بہت سے لوگوں کے ساتھ فتح مکہ کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں میں آپ شریفانہ زندگی کے حامل تھے، رسول اکرم نے تالیف قلوب کے لئے آپ کو کچھ مال بھی عطا فرمایا تھا عبداللہ بن عامر نے آپ کو امیر لشکر بنا کر خراسان بھیجا تھا جہاں آپ کو بہت مصائب برداشت کرنا پڑے حضرت ابوہریرہ رض اور جناب جابر رض آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(۱۷) حضرت ابوالازہر انماری رض

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، اہل شام میں شمار ہوتے ہیں، آپ سے روایت کرنے والوں میں خالد ابن معدان اور ربیعہ بن یزید کے نام پائے جاتے ہیں

(۱۸) حضرت اکیدرِ دُومہ رض

آپ کے والد کا نام عبدالملک ہے، آپ کو صاحب دومۃ الجندل بھی کہتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ترغیب اسلام کے سلسلہ میں ایک تبلیغی خط آپ کو ارسال فرمایا تھا، جس کے جواب میں دومۃ الجندل نے کچھ تحائف حضور کو بھیجے تھے۔ باب الجزیہ میں ان کا تذکرہ ملتا ہے۔ دومہ کی دال پر زبر اور پیش دونوں پڑھ سکتے ہیں۔ یہ مقام دومہ شام اور حجاز کے درمیان واقع ہے اُکیدر، اکدر کی تصغیر ہے۔

(۱۹) حضرت اَوس بن اَوس ثقفی رض

ایک روایت کے مطابق آپ کا نام اوس بن ابی اوس بھی بتایا گیا ہے، آپ سے روایت کرنے والوں میں آپ کے بیٹے عمر بن اوس اور اشعث سمعانی وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔

(۲۰) حضرت اَیاس بن بُکَیر لیثی رض

دار ارقم مکہ میں اسلام لائے تھے، غزوۂ بدر اور دوسرے تمام غزوات میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کی، ۳۴ھ میں اس دار فانی کو خیرباد کہا۔

(۲۱) حضرت اِیاس بن عبداللہ رض

آپ مدینہ کے رہنے والے اور قبیلہ دوس سے تعلق رکھتے ہیں، بعض لوگوں نے آپ کے صحابی ہونے میں اختلاف کیا ہے، امام بخاری نے بھی اپنی لاعلمی کا اظہار کیا ہے، صرف ایک حدیث جو عورتوں کی مار سے تعلق رکھتی ہے، عبداللہ بن عمر نے آپ سے روایت کی ہے

(۲۲) حضرت اُسامہ بن زید رضؓ

آپ کے دادا کا نام حارثہ قضاعی ہے، والدہ کا نام ام ایمن ہے، دوسرا نام برکہ بھی ہے یہ آنحضرت کے والد عبد اللہ ابن عبد المطلب کی آزاد کردہ کنیز تھیں۔ آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گود میں پالا تھا۔ حضرت اُسامہ آنحضرت کے آزاد کردہ غلام تھے، آپ کے والد حضرت زید بھی آنحضرت کی غلامی کا شرف رکھتے تھے۔ رسول اکرمؐ نے جب انتقال فرمایا تو اس وقت حضرت اسامہ کی عمر باختلاف روایت

- - - - - - - - - - - - - -

بیس برس کی تھی، مدینہ سے متصل وادی القریٰ میں قیام اختیار کر لیا تھا، حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت کے بعد آپ کی وفات بیان کی جاتی ہے، مگر ابن عبد البر نے اس روایت سے اختلاف کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک صحیح یہ ہے کہ آپ نے ۵۴ھ میں وفات پائی ایک جماعت کثیر آپ سے روایت کرتی ہے۔

(۲۳) حضرت اُسامہ بن شریک ذبیانی ثعلبیؓ

آپ اہل کوفہ میں شمار کئے جاتے ہیں، چنانچہ آپ کی احادیث زیادہ تر اسی علاقہ میں اشاعت پذیر ہوئیں، آپ سے روایت کرنے والوں میں زیاد بن علاقہ وغیرہ لائق ذکر ہیں۔

(۲۴) حضرت اُبَیّ بن کعب اکبر انصاریؓ

آپ مدینہ کے رہنے والے اور قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتے تھے، حضور اکرم نے آپ کو اپنا کاتب وحی بنایا تھا حضرت ابی ان چھ حضرات میں سے ایک ہیں جنہوں نے حضور اکرم کی حیات طیبہ میں پورا قرآن حفظ کر لیا تھا، قرآن کریم کے ممتاز قاری تھے اور زمانہ رسالت میں فتویٰ دینے کا شرف رکھتے تھے۔

(۲۵) حضرت اَفلحؓ

آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں، ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کے غلام تھے، حبیب مکی آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(۲۶) حضرت ایفع بن ناکور رضؓ

آپ عام طور پر ذی الکلاع کے نام سے مشہور تھے۔ ملک یمن کے باشندے اور اپنی قوم کے سردار تھے اسلام ہونے کے بعد رسول اکرمؐ نے آپ کو لکھا تھا کہ ان لوگوں کی مدد کرو جو اسود عنسی سے جہاد کر رہے ہیں۔ امیر معاویہؓ کے طرفدار تھے، جنگ صفین میں جو ۳۷ھ میں ہوئی تھی اشتر نخعی کے ہاتھ سے جام شہادت نوش کیا۔

(۲۷) حضرت انجشہ رضؓ

غلام تھے، رنگ سیاہ اور گہرا تھا، رسول اکرمؐ کے اونٹوں کے نگہبان اور ان کو چلانے کی خدمت پر مامور تھے، حضور اکرمؐ نے ایک مرتبہ آپ سے فرمایا۔ رویدک یا انجشة رفقاً بالقواریر اے انجشہ اونٹوں کو آہستہ چلاؤ اور ان نازک شیشوں یعنی عورتوں کی رعایت کرو، ان کے ٹوٹنے کا احتمال ہے۔ انجشہ کو حدی خوانی میں بڑی مہارت حاصل تھی، حضرت ابو طلحہؓ اور حضرت انس بن مالک آپ سے روایت کرتے ہیں۔ انجشہ میں الف اور جیم کو زبر سے پڑھنا چاہئے۔

(۲۸) حضرت ابو امامۃ الباہلی رضؓ

آپ کا دوسرا نام صدی ہے، والد کا نام عجلان باہلی ہے، مصر سے حمص چلے گئے تھے اور پھر تمام زندگی وہیں رہے، ۸۶ھ میں اکانوے ۹۱ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ آپ سے بکثرت احادیث روایت کی گئی ہیں، اہل شام میں آپکی مرویات زیادہ پائی جاتی ہیں، شام میں آخری صحابی کہے جاتے ہیں، ایک روایت میں عبد اللہ بن بسرؓ کو آخری صحابہ کہا گیا ہے۔ "صدی" "ص" کے پیش، دال کے زبر اور "ی" کے تشدید سے پڑھنا چاہئے۔

(۲۹) حضرت ابو امامہ انصاری رضؓ

مدینہ کے رہنے والے اور قبیلہ اوس سے تعلق رکھتے ہیں، آپ کا اصلی نام تو سعد ہے مگر کنیت سے مشہور ہوئے، والد کا نام سہل بن حنیف رضؓ ہے۔ ۸ھ میں یعنی وفات رسول ﷺ سے ۲ برس قبل پیدا ہوئے، ایک روایت کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے ان کے نانا سعد بن زرارہ کے نام پر ان کا نام رکھا۔ یہ اپنی کم سنی کی وجہ سے حضور کے کلام سے مستفیض نہ ہو سکے اسی لئے آپ کو تابعین میں شمار کیا جاتا ہے، مگر ابن عبد البر صحابی اور تابعی دونوں شمار کرتے ہیں، مدینہ کے اکابر تابعی ہیں، اپنے والد اور حضرت ابو سعید خدری رضؓ سے حدیث روایت کی ہے۔

(۳۰) حضرت ابو ایوب انصاری رضؓ

آپ مدینہ کے رہنے والے اور قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتے تھے، اصلی نام خالد بن زید تھا، حضرت علی رضؓ کے معاون اور ان کی فوج کے محافظ تھے، ۵۱ھ میں انتقال فرمایا۔ کہتے ہیں کہ یزید بن معاویہ رضؓ کے ساتھ قسطنطنیہ کی جنگ میں شامل تھے، دوران جہاد میں علیل ہوگئے اور ساتھیوں کو وصیت کی کہ اگر میں مر جاؤں تو میری لاش میدان جنگ میں ساتھ رکھنا اور وہیں دفن کرنا۔ چنانچہ حسب وصیت یہی کیا گیا، قسطنطنیہ کی فصیل کے نیچے سپرد خاک کئے گئے آپ کا مزار زیارت گاہ عام ہے، اور لوگ آپ کے وسیلہ سے اپنی حاجات خدا سے حاصل کرتے ہیں، ایک جماعت کثیر آپ سے روایت کرتی ہے، قسطنطنیہ کو باعتبار اعراب اس طرح پڑھنا چاہئے۔ ق پر پیش س ساکن، ط پر پیش ن ساکن، پھر ط پر زبر اور نون ساکن، اس کے بعد ی مفتوح اور ہ ساکن ہے، امام نووی فرماتے ہیں ہم نے اس طرح یاد کیا ہے، مگر مشارق میں قاضی عیاض مغربی کا بیان ہے کہ آخر میں یائے مشدد کے ساتھ اکثر نے لکھا ہے۔

(۳۱) حضرت ابو امیہ مخزومی رضؓ

رسول اکرم ﷺ کے صحابی ہیں، اہل حجاز میں شمار ہوتے ہیں، روایت کرنے والوں میں صرف ابو منذر رضؓ کا نام ملتا ہے

(۳۲) حضرت امیہ مخشی رضؓ

خزاعی اور ازدی ہیں، اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں، حدیث طعام آپ سے مروی ہے، آپ سے روایت کرنے والے آپ کے بھتیجے مثنی بن عبد الرحمن ہیں مخشی میں میم پر زبر، خ ساکن، ش کی زیر اور ی مشدد ہے۔

(۳۳) حضرت امیہ بن صفوان رضؓ

دادا کا نام امیہ بن خلف جمحی ہے، اپنے والد صفوان اور بھتیجے عمرو وغیرہ سے عاریت کے متعلق حدیث روایت کی ہے۔

(۳۴) حضرت ابو اسرائیل رضؓ

صحبت رسول ﷺ کا شرف رکھتے ہیں، ایک مرتبہ آپ نے یہ نذر مانی تھی کہ نہ کسی سے گفتگو کرونگا، روزہ رکھونگا اور دھوپ میں کھڑا رہونگا، سایہ میں نہیں بیٹھونگا لیکن حضور اکرم ﷺ کے حکم سے اپنی نذر واپس کرلی، سایہ میں بیٹھے اور گفتگو شروع کردی۔ آپ کی احادیث کے محافظ حضرت جابر بن عبد اللہ رضؓ اور حضرت ابن عباس رضؓ ہیں

(۳۵) حضرت آبی اللحم رضؓ

نام خلف بن عبد الملک غفاری ہے، آبی اللحم کی عرفیت سے مشہور ہونے کی دو وجہ بیان کی جاتی ہیں، ایک یہ کہ آپ گوشت نہیں کھاتے تھے۔ دوسری یہ کہ آپ اس جانور کے گوشت کو نہیں کھاتے تھے جو بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو، عبد اللہ اور حویرث نام بھی بیان کئے گئے ہیں۔

جنگ حنین میں شہادت حاصل کی۔ آپ سے روایت کرنے والے آپ کے آزاد کردہ غلام عمیر ہیں۔ آبی کو ہمزہ کی زبر اور مد اور "ب" کی زیر اور "ی" کی سکون کے

ساتھ پڑھنا چاہیے۔

فصل تابعینؒ کے تذکرہ میں

(۳۶) اُویس قرنیؒ

والد کا نام عامر ہے، ابو عمر آپ کی کنیت ہے، قرن علاقہ یمن کے رہنے والے تھے عہد رسالت میں موجود تھے مگر شرف دیدار سے محروم رہے، رسول اکرمؐ نے آپ کے مقبول ہونے کی اطلاع دی تھی، حضرت عمر ابن خطابؓ نے آپ سے ملاقات کی تھی، دوسرے حضرات نے بھی دیکھا تھا، زاہد عزلت نشین تھے، ۳۷ھ میں جنگ صفین میں شریک ہوئے اور غائب ہو گئے۔ ایک روایت ہے کہ شہادت حاصل کی۔

(۳۷) اَبان بن عثمانؒ

آپ کے دادا کا نام عفان قرشی ہے، مدینہ کے ساکن اور مشہور محدث ہیں، اپنے والد حضرت عثمانؓ سے آپ نے روایت کی ہے، آپ سے روایت کرنے والے بے شمار حضرات ہیں، ایک راوی امام زہری بھی ہیں، یزید بن عبدالملک کے زمانہ میں بمقام مدینہ فوت ہوئے اَبان کو ہمزہ اور "ب" کی زبر سے پڑھنا چاہیے۔

(۳۸) ایوب بن موسیٰؒ

دادا کا نام عمرو بن سعید بن عاص ہے، خاندان بنی امیہ سے تعلق رکھتے تھے، عطاء بن ابی رباح اور مکحول دمشقی سے روایت کرتے ہیں، آپ سے روایت کرنے والوں میں شعبہ وغیرہ کے نام پائے جاتے ہیں، آپ اکابر فقہاء میں شمار ہوتے تھے، آپ نے ۱۳۳ھ میں انتقال فرمایا۔

(۳۹) اُمیہ بن عبداللہؒ

دادا کا نام خالد بن اُسید مکی ہے، آپ حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، اور ان سے امام زہریؒ نے روایت کی ہے آپ بڑے ثقہ محدث تھے، خراساں کے گورنر تھے، ۸۰ھ میں انتقال فرمایا۔

(۴۰) اسلمؒ

آپ کی کنیت ابو خالد ہے، حضرت عمر ابن خطابؓ کے آزاد کردہ غلام اور حبشی النسل تھے، ۱۱ھ میں حضرت عمرؓ نے ان کو مکہ میں خریدا تھا، آپ نے اپنے آقا حضرت عمرؓ سے احادیث کی سماعت کی تھی، آپ سے زید بن اسلمؓ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ آپ نے ایک سو چودہ برس کی عمر پا کر انتقال فرمایا۔ یہ مروان کی خلافت کا زمانہ تھا۔

(۴۱) ازرق بن قیس حانیؒ

مشہور تابعی ہیں، حضرت انس بن مالکؓ، عبداللہ ابن عمرؓ اور ابو ہریرہؓ سے احادیث کی سماعت کی، ایک جماعت کثیر آپ سے روایت کرتی ہے۔

(۴۲) اعمشؒ

آپ کا اصلی نام سلیمان ہے، والد کا نام مہران کاہلی اسدی ہے، بنی کاہل جو کہ بنی اسد کی ایک شاخ ہے، اس کے آزاد شدہ غلام تھے، ۶۰ھ میں بمقام رے پیدا ہوئے بازار کوفہ میں فروخت کیے گئے اور پھر وہیں سکونت اختیار کر لی، مگر بنی کاہل کے ایک شخص نے خریدنے کے بعد آزاد کر دیا، حدیث و قرأت کے جلیل القدر عالم تھے، اہل کوفہ کے معتمد عالم تھے، روایت کرنے والوں میں بہت سے لوگوں کے نام ملتے ہیں، آپ نے ۱۴۸ھ میں انتقال فرمایا

(۴۳) اعرجؒ

آپ کا نام عبدالرحمٰن ہے، والد کا نام ہرمز مدنی ہے، بنی ہاشم کے غلام تھے، پھر آزاد کر دیے گئے۔ اکابر

تابعین اور اہل ثقہ میں شمار ہوتے ہیں، حضرت ابو ہریرہؓ کے مشہور راوی مانے جاتے ہیں، امام زہری نے آپ سے روایت کی ہے　اعرج نے سنہ ۱۱۷ھ میں اسکندریہ میں انتقال فرمایا

(۴۴) اسود محاربیؒ

والد کا نام ہلال ہے حضرت عمرو بن معاذؓ اور عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت فرماتے ہیں، آپ سے روایت کرنے والے بہت سے لوگ ہیں، سنہ ۸۴ھ میں اس دار فانی سے تشریف لے گئے۔

(۴۵) ابراہیم بن میسرہ طائفیؒ

تابعین میں صاحب روایت صحیحہ تسلیم کئے جاتے ہیں، اہل مکہ آپکی احادیث کے محافظ ہیں، چنانچہ آپ کی احادیث انہیں میں پائی جاتی ہے۔

(۴۶) ابراہیم بن عبدالرحمنؒ

عوف کے پوتے ہیں، اپنی کنیت ابو اسحٰق زہری و قرشی سے مشہور ہیں، عالم طفلی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لائے گئے۔ اپنے والد عبدالرحمن بن عوفؓ اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے حدیث کی سماعت کی۔ آپ سے آپ کے بیٹے سعد اور امام زہری نے روایت کی ہے، ۷۵ سال کی عمر میں سنہ ۹۶ھ میں انتقال فرمایا۔

(۴۷) ابراہیم بن اسمٰعیلؒ

آپ کے والد اسمٰعیل اشہلی کے نام سے مشہور تھے، آپ نے موسیٰ بن عقبہ اور بہت سے دیگر حضرات سے حدیث کی روایت کی ہے، قعنبی اور چند دوسرے حضرات آپ سے روایت کرتے ہیں، آپ بہت بڑے صائم الدہر اور قائم اللیل تھے، دارقطنی وغیرہ آپکو متروک الحدیث کہتے ہیں، آپ نے سنہ ۱۶۵ھ میں انتقال فرمایا۔

(۴۸) ابراہیم بن فضل مخزومیؒ

آپ مقبری وغیرہ سے روایت کرتے ہیں، آپ کے راویوں میں وکیع اور ابن نمیر کے نام پائے ہیں، بعض لوگوں نے آپ کو ضعیف الروایت کہا ہے، واللہ اعلم

(۴۹) اسحٰق بن عبداللہؒ

مدینہ کے رہنے والے، اور صاحب ثقہ تابعی تسلیم کئے جاتے ہیں، واقدی کا بیان ہے کہ امام مالک فرماتے تھے کہ اسحٰق حدیث میں سب سے بڑا مرتبہ رکھتے ہیں، حضرت انس بن مالک اور ابو مرشد وغیرہ سے حدیث سماعت کی تھی، آپ سے روایت کرنے والوں میں یحیٰی بن کثیر، مالک اور ہمام کے نام ملتے ہیں، جن کا ذکر باب الانفاق میں ہے آپ نے سنہ ۱۳۲ھ میں وفات پائی۔

(۵۰) اسحٰق بن راہویہؒ

اصلی نام ابو یعقوب بن ابراہیم تمیمی ہے، ابن راہویہ سے مشہور ہوئے، مسلمانوں میں بڑے پایہ کے عالم شمار کئے جاتے تھے۔ آپ کی ذات جامع کمالات تھی حدیث، فقہ، اتقان صدق اور پرہیزگاری جیسے اوصاف سے متصف تھے، حصول علم کے لئے خراسان، عراق، حجاز، یمن اور شام تشریف لے گئے، آخر میں نیشاپور میں سکونت اختیار کر لی، اور پھر ۴۷ سال کی عمر میں سنہ ۲۳۸ھ میں وفات پائی۔ آپ کی ذات بے شمار فضائل کی حامل ہے آپ نے سفیان بن عیینہ اور وکیع، نیز دیگر لوگوں سے حدیث کی سماعت کی ہے، امام بخاری امام مسلم ترمذی اور ائمہ اعلام کی کثیر جماعت آپ سے روایت کرتی ہے۔

(۵۱) ابو اسحاق سبیعیؒ

اصلی نام عمرو بن عبداللہ ہمدانی کوفی ہے، حضرت علیؓ حضرت ابن عباسؓ اور دوسرے صحابہ کی صحبت و زیارت کا شرف حاصل ہے، حضرت براء بن عازب اور زید بن ارقم سے حدیث کی سماعت کی، اعمش، شعبہ اور ثوری آپ سے روایت کرتے ہیں، آپ بہت ہی کثیر الروایت تابعی مشہور تھے۔ خلافت عثمانی کے ۲ سال

بعد پیدا ہوئے، اور ۱۲۹ھ میں انتقال فرمایا۔ سبیعی میں سین مفتوح اور "ب" مسکور پڑھنا چاہیئے۔

(۵۲) ابو اسحاق بن موسیٰ رح

مدینہ کے باشندے تھے مگر کوفہ میں سکونت اختیار کرلی تھی بغداد تشریف لے گئے اور سفیان بن عیینہ وغیرہ کی احادیث بیان کیں۔ اپنے والد حضرت موسیٰ سے روایت کرتے ہیں، آپ کے راویوں میں مسلم، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ وغیرہ کے نام پائے جاتے ہیں، بڑے معتبر تابعی تھے ۲۴۴ھ میں انتقال فرمایا۔

(۵۳) ابو ابراہیم اشہلی رح

مدینہ کے رہنے والے ہیں، بہت کم حال معلوم ہو سکا اپنے والد سے حدیث کی سماعت کی، اور یحییٰ بن کثیر آپ سے روایت کرتے ہیں، امام مسلم نے کتاب الکنی میں یہ بیان کیا ہے، ترمذی کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم کے والد کے متعلق بخاری سے دریافت کیا کہ کیا وہ صحابی تھے؟ تو وہ کافی جواب نہیں دے سکے۔ بہر حال وہ صحابی تھے

(۵۴) ابو اسرائیل رح

آپ کے والد کا نام خلیفۃ الملائی ہے، آپ حکم وغیرہ سے روایت کرتے ہیں، نعیم اور اسید بن جمال آپ سے روایت کرتے ہیں، ابو اسرائیل کو محدثین نے ضعیف الروایت شمار کیا ہے، ۱۶۹ھ میں وفات پائی

(۵۵) ابو ایوب مراغی عتکی رح

ام المومنین حضرت جویریہ رضی اور حضرت ابو ہریرہ رضی سے روایت کرتے ہیں، آپ سے روایت کرنے والوں میں قتادہ کا نام مشہور ہے، آپ اہل ثقہ اور معتبر روای تسلیم کیے جاتے ہیں۔

(۵۶) ابو الاحوص رح

اصلی نام عوف ہے، والد کا نام مالک بن فضلہ ہے اپنے والد اور حضرت ابن مسعود رض اور حضرت ابو موسیٰ اشعری سے حدیث کی سماعت کی، آپ کے راویوں میں حسن بصری، ابو اسحٰق اور عطاء بن السائب کے نام پائے جاتے ہیں۔

(۵۷) احوص بن الجواب رح

آپ کی کنیت ابو الجواب ضبی ہے، اہل کوفہ میں شمار ہوتے ہیں، علی بن مدائنی آپ سے روایت کرتے ہیں آپ نے ۲۱۱ھ میں انتقال فرمایا۔ جواب کو جیم کی زبر اور واؤ کی تشدید کے ساتھ پڑھنا چاہیئے۔

(۵۸) ابو الاحوص ثانی رح

اصلی نام سلام ابن سلیم ہے، حفاظ حدیث میں شمار ہے، آپ نے آدم بن علی اور زیاد بن علاقہ سے روایت کی ہے، آپ سے روایت کرنے والوں میں مسدد اور ہناد کے نام مشہور ہیں۔

آپ تقریباً چار ہزار حدیث کے راوی ہیں، ابن معین نے آپ کو صاحب ثقہ اور معتبر کہا ہے۔ ۱۸۹ھ میں وفات پائی۔

(۵۹) اُبَی بن خلف

دادا کا نام وہب ہے، بھائی کا نام امیہ ہے، دونوں خبیث اور مشرک تھے، ابی کو غزوۂ احد میں آنحضرت نے خود قتل کیا، اور امیہ یوم بدر میں بحالت شرک مارا گیا۔

فصل صحابیات کے بیان میں

(۶۰) حضرت اسماء بنت ابو بکر صدیق رض

آپ کو ذات النطاقین بھی کہتے ہیں، جس کی وجہ یہ ہے کہ آپ نے شب ہجرت میں رسول اکرم کے ناشتہ اور پانی کے مشکیزے کو اپنے کمر بند یعنی "نطاق" کے ساتھ

باندھ دیا تھا، بعض لوگوں کا بیان ہے کہ صرف آدھے سے آپ
نے یہ سامان باندھا اور آدھا اپنے لئے رکھ لیا۔

حضرت اسماء، عبد اللہ ابن زبیرؓ کی والدہ ہیں، ابتدائے
اسلام میں مسلمان ہوئیں اور اٹھارہ یں مسلمان ہیں حضرت
عائشہؓ سے عمر میں ۱۰ برس بڑی تھیں، ۷۳ھ میں اس
وقت وفات پائی جب کہ آپ کے بیٹے عبد اللہ ابن زبیر
کو پھانسی دئے ہوئے دس یا بیس دن ہو چکے تھے، اور ان
کی لاش کو تختہ دار سے نیچے اتار لیا گیا موصوفہ نے سو برس
کی عمر پائی۔ بہت سے لوگوں نے آپ سے احادیث کی روایت کی۔

(۶۱) حضرت اسماء بنت عمیسؓ

شوہر کا نام جعفر ابن ابی طالب تھا، انہی کے ساتھ مکہ
سے ہجرت کر کے حبش گئی تھیں، یہاں کے قیام میں محمد اور عبد اللہ
پیدا ہوئے، حبش سے مدینہ واپس آئیں، اور پھر اپنے
شوہر جعفر کی شہادت کے بعد حضرت ابوبکر صدیق سے نکاح
کر لیا، ان کی وفات کے بعد پھر تیسرا نکاح حضرت علیؓ سے ہوا،
حضرت ابوبکرؓ سے محمد اور علیؓ سے یحییٰ پیدا ہوئے، جلیل القدر
اور نامی صحابہ کرام کی ایک بڑی جماعت آپ سے روایت
کرتی ہے۔ عُمیس کو ع کی پیش اور میم کی زبر سے پڑھنا چاہئے

(۶۲) حضرت اُنَیسہ بنت خُبَیبؓ

مدینہ کی ساکنہ اور صحابیت کے شرف سے مشرف ہیں،
اہل بصرہ میں شمار ہوتی ہیں، آپ سے روایت کرنے والے
آپ کے بھانجے خُبَیب بن عبد الرحمٰن ہیں، اُنَیسہ اور
خُبَیب دونوں تصغیر کے صیغے ہیں۔

(۶۳) حضرت اُمیمہ بنت رُقیقہؓ

والدہ کا نام رقیقہ اور والد کا نام عبد اللہ ہے، آپ
کی والدہ خویلد کی بیٹی اور حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کی حقیقی
بہن ہیں، اہل مدینہ میں شمار ہوتی ہیں، رقیقہ کو را کی پیش
اور دونوں قاف کے زبر کے ساتھ پڑھنا چاہئے۔

(۶۴) حضرت اُمامہ بنت ابی العاصؓ

دادا کا نام ربیع ہے، والدہ کا نام زینب ہے، جو کہ رسول
اکرم کی صاحبزادی تھیں، اپنی خالہ جناب فاطمہؓ کی وفات
کے بعد حضرت علیؓ کے نکاح میں آئیں، کیونکہ حضرت فاطمہ
نے یہی وصیت کی تھی، زبیر ابن العوام نے نکاح پڑھایا۔
جس کے لئے امامہ کے والد نے وصیت کی تھی،

باب مالا یجوز من العمل فی الصلوٰۃ میں آپ
کا ذکر پایا جاتا ہے،

(حرف الباء) فصل صحابہ کرام کے بیان میں

۶۵ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

آپ کا نام عبد اللہ ہے، نسب نامہ یہ ہے، عبد اللہ بن قحافہ
بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ۔ اس کے بعد سلسلہ
نسب رسول اکرم سے مل جاتا ہے۔ آپ کو عتیق بھی کہتے
ہیں، کیونکہ حضور اکرمؐ نے فرمایا، کہ جو شخص کسی ایسے آدمی
کو دیکھنا چاہتا ہو جو نار جہنم سے آزاد اور بے فکر ہو چکا ہو،
وہ ابوبکر کو دیکھ لے۔ آپ تمام غزوات میں رسول اکرم
کے ساتھ شریک رہے، قبل اسلام بھی کبھی ساتھ نہیں چھوڑا
مردوں میں پہلے مسلمان ہیں، رنگ سفید لاغر اندام، رخسار
پر سیاہ تل، چہرہ گوشت سے خالی، آنکھیں دھنسی ہوئی،
پیشانی ابھری اور بلند تھی، انگلیوں کی جڑوں پر گوشت
کم تھا، مہندی اور وسمہ کا خضاب فرماتے تھے، حضرت
ابوبکرؓ، آپ کے والدینؓ، اولاد پوتے سبھی فیض صحبت رسولؐ
سے سرفراز تھے، یہ وہ فضیلت تھی جو کسی دوسرے صحابی
کو حاصل نہیں ہوئی۔ واقعہ فیل کے تقریباً ۲ سال چار ماہ ہوئے
تھے جب آپ مکہ میں پیدا ہوئے، اور ۲۲ جمادی الثانی
۱۳ھ منگل کے دن عشاء اور مغرب کے درمیان انتقال
فرمایا، ۶۳ سال کی عمر پائی، آپ کی بیوی اسماء بنت عمیس نے

حسب وصیت غسل دیا حضرت عمر ابن خطاب نے جنازہ کی نماز پڑھائی - آپ نے ۲ سال چار مہینہ خلافت فرمائی، صحابہ اور تابعین کی ایک بڑی جماعت آپ سے روایت کرتی ہے چونکہ بعد رسالت مآب آپ بہت کم عرصہ دنیا میں رہے اس لئے آپ کی مرویات بہت کم ہیں -

(۶۶) حضرت ابو بکرہ رضؓ

آپ کا نام نفیع بن حارث ہے، حارث بن کلدہ ثقفی کے غلام تھے، بعد میں اُن کے اہل بیت میں شمار ہونے لگے، یعنی حارث نے بیٹا بنا لیا تھا۔ نفیع اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہوئے۔ وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ محاصرہ طائف کے دن یہ رسول اکرم کی خدمت میں اس طرح آئے کہ کنوئیں پر لگی ہوئی چرخی کا سہارا حاصل کیا تھا، آپ نے آتے ہی اسلام قبول کیا حضور نے فرمایا تمہاری کنیت ابو بکرۃ ہے (بکرۃ چرخی کو کہتے ہیں) اس کے بعد آزاد کر دیا، یہی وجہ ہے کہ آپ حضور کے آزاد کردہ بھی مشہور ہیں، بصرہ میں رہنے لگے تھے، اور پھر سنہ ۴۹ھ میں وفات پائی، ایک بڑی جماعت آپ سے روایت کرتی ہے، نفیع میں نون پر پیش اور "ف" پر زبر پڑھنا چاہیئے -

(۶۷) حضرت ابو برزہ رضؓ

نام فضلہ بن عبید اسلمی ہے، ابتدائے اسلام میں مسلمان ہوئے، آپ ہی نے عبداللہ بن خطل کو قتل کیا تھا، رسول اکرم کے ساتھ جملہ غزوات میں شریک ہونے کی سعادت حاصل فرمائی، بصرہ میں قیام پذیر ہو گئے تھے، خراسان کے جہاد میں شریک ہوئے، مرو میں سنہ ۶۰ھ میں انتقال فرمایا -

(۶۸) حضرت ابو بردہ رضؓ

آپ کا نام ہانی بن نیار ہے، عقبہ ثانیہ میں ستر ۷۰ اصحاب کے ساتھ میں آپ بھی شامل تھے، بدر اور دوسرے تمام غزوات میں شریک ہوئے، براء ابن عازب آپ کے بھانجے ہیں، کوئی اولاد نہیں تھی، حضرت علی رضؓ کی حمایت میں معاویہ کے مقابل ہر معرکہ میں حصہ لیا، اور وفات فرمائی، آپ سے حضرت براء، اور جناب جابر روایت کرتے ہیں، ہانی کو نون کی زیر اور اس کے بعد ہمزہ، نیار میں نون کی زیر اور یاء مخفف پڑھنا چاہیئے -

(۶۹) حضرت ابو بصیر رضؓ

نام عتبہ بن اُسید ثقفی ہے، شروع زمانہ میں مسلمان ہونے والے صحابی ہیں، آپ کا ذکر غزوہ حدیبیہ میں پایا جاتا ہے، رسول اکرم کے سامنے ہی فوت ہوئے، اسید میں الف مفتوح اور سین مکسور پڑھنا چاہیئے - حرف عین میں مزید تذکرہ دیکھئے -

(۷۰) حضرت ابو بصرہ رضؓ

بصرہ کی ب پر زبر اور ص ساکن پڑھنا چاہیئے، صحیح نام جمیل بن بصرہ غفاری ہے، جمیل حمل کی تصغیر ہے -

(۷۱) حضرت ابو بشیر قیس رضؓ

والد کا نام عبید انصاری مازنی ہے، ابن عبد البر صاحب استیعاب کا بیان ہے کہ آپ کا صحیح نام نہیں معلوم ہو سکا، اور نہ ہی کسی معتبر شخص کی کوئی روایت ملی ابن مندہ نے کتاب الکنی میں آپ کا تذکرہ کیا ہے، مگر انہوں نے بھی نہیں ظاہر کیا، جماعت کثیر آپ سے روایت کرتی ہے، واقعہ حرہ کے بعد طویل عمر میں انتقال فرمایا۔

(۷۲) حضرت ابو البدّاح رضؓ

نام میں اختلاف ہے، بعض لوگ عاصم بن عدی بیان کرتے ہیں، بعض کا کہنا ہے کہ عاصم کے بیٹے تھے، اور بداح لقب تھا، کنیت ابو عمر ہے، اسی طرح صحابی ہونے میں اختلاف ہے، کچھ لوگ آپ کو اور کچھ آپ کے والد کو صحابی کہتے ہیں، مگر ابن عبد البر نے آپ کو صحابی لکھا ہے، سنہ ۱۱۷ھ میں وفات پائی - عمر ۸۴ برس کی پائی - اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، ابو بکر بن عبدالرحمٰن نے آپ سے روایت کی ہے - بداح کو ب کی زبر اور د

کی تشدید کے ساتھ پڑھنا چاہیئے۔

(۷۳) حضرت براء بن عازب رضؓ

آپ کی کنیت ابو عمارہ حارثی انصاری ہے، کوفہ میں مقیم ہوگئے تھے۔ سنہ ۲۴ھ میں ملک رے فتح کیا، حضرت علیؓ کے حمایتی تھے، جمل، صفین اور جنگ نہروان میں حضرت علیؓ کے ساتھ شریک ہوئے، مصعب بن زبیر کے زمانہ میں اسی جگہ وفات پائی جماعت کثیر آپ سے روایت کرتی ہے، عُمَارہ کو عین کی پیش اور میم مفتوح مشدد کے ساتھ پڑھنا چاہیئے۔

(۷۴) حضرت بلال بن رباح رضؓ

آپ کو حضرت ابوبکر نے خرید کر آزاد کر دیا تھا، شروع زمانہ میں داخل اسلام ہوئے اور سب سے پہلے اپنے اسلام کو مکہ میں ظاہر کیا، تمام غزوات میں رسول اکرم کے ساتھ شریک ہونے کی سعادت حاصل کی۔ آخر زمانہ میں ملک شام کی سکونت اختیار کر لی تھی، آپ کے کوئی اولاد نہیں تھی صحابہ اور تابعین کی ایک بڑی تعداد آپ سے روایت کرتی ہے، سنہ ۲۰ھ میں بمقام دمشق تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔ مزار باب الصغیرہ میں ہے، ایک روایت یہ ہے کہ حلب میں وفات ہوئی اور باب الاربعین میں سپرد خاک کئے گئے صاحب کشاف نے پہلے قول کی تائید کی ہے، حضرت بلال ان اہل اسلام میں تھے جن کو اہل مکہ (کفار) نے سخت تکالیف پہونچائی تھیں، اور اس کام میں سب سے زیادہ پیش پیش امیہ بن خلف تھا۔ آخر بدر کے موقعہ پر یہ بدبخت بلال ہی کے ہاتھ سے قتل ہوا۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ابن خطاب کہا کرتے تھے کہ ابو بکر ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار بلال کو آزاد کرنے والے ہیں۔

(۷۵) حضرت بلال بن حارث مزنی رضؓ

کنیت ابو عبدالرحمن ہے، اشعر میں مقیم تھے مگر مدینہ کی آمد رفت رکھتے تھے، آپ سے روایت کرنے والوں میں بیٹے حارث اور علقمہ بن قاص کے نام موجود ہیں، اسی برس کی عمر میں سنہ ۶۰ھ میں راہی ملک بقا ہوئے۔

(۷۶) حضرت بریدہ بن خصیب اسلمی رضؓ

جنگ بدر سے پہلے مسلمان ہوئے، مگر حاضری سے محروم رہے، البتہ بیعت رضوان میں شریک ہوئے تھے، مدینہ کے رہنے والے تھے، بصرہ گئے، وہاں سے جہاد خراسان میں شریک ہوتے، اور مرو میں سنہ ۶۲ھ میں انتقال فرمایا۔ یہ یزید بن معاویہ کا زمانہ تھا، بہت سے حضرات آپ سے روایت کرتے ہیں، خصیب حصب کی تصغیر ہے۔

(۷۷) حضرت بشر بن معبد رضؓ

والدہ کی نسبت سے "خصاصیہ" کے نام سے مشہور ہیں ماں کا نام کبشہ تھا، رسول اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام تھے آپ اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں۔

(۷۸) بسر بن ابی ارطاۃ قرشی رضؓ

کنیت ابو عبدالرحمن ہے، نام عمیر العامری ہے، اپنی کم عمری کی وجہ سے رسول اکرم سے کچھ سماعت کرنے کا شرف حاصل نہیں کر سکے، مگر اہل شام ان کی سماعت کے قائل ہیں، واقدی کا بیان ہے، کہ یہ رسول پاک کی وفات سے ۲ سال قبل پیدا ہوئے تھے، عمر کے آخری حصہ میں دماغی توازن میں فرق آ گیا تھا، باختلاف روایت امیر معاویہ یا عبدالملک کے زمانہ میں وفات پائی۔

(۷۹) حضرت ہذیل بن ورقا خزاعی رضؓ

ابتدائی زمانہ کے مسلمان ہیں، عبداللہ اور سلمہ دونوں بیٹے روایت کرتے ہیں، وفات کے متعلق کئی قول ہیں؛ بعض کا کہنا ہے کہ حضور اکرم کے سامنے ہی شہادت پائی، بعض کا بیان ہے کہ جنگ صفین میں شہید ہوئے اور اپنے بیٹے عبداللہ کے ہاتھ سے ہوئے۔

(۸۰) حضرت ابناء بسر رضؓ

یعنی بسر کے دونوں بیٹے عطیہ اور عبداللہ۔ ان کا ذکر

حرف عین میں دیکھیئے، ان کی ایک حدیث کھجور اور مکھن کھانے کے متعلق ہے، جس میں ان کے دونوں بیٹوں کو ملا کر ابنا بسر کہا گیا ہے، کسی نے نام ظاہر نہیں کیا ہے؛

(۸۱) حضرت بیاضی انصاری رض

آپ کا نام عبد اللہ بن جابر انصاری ہے، اور آپ بیاضہ بن عامر کی طرف منسوب ہیں، رسول اکرم کی محبت کا شرف رکھتے ہیں

فصل تابعین کرام کے بیان میں

(۸۲) بلال بن یسار رح

آپ کے دادا کا نام زید ہے۔ زید بن حارثہ دوسرے صاحب ہیں، رسول اکرم کے آزاد کردہ غلام تھے، بلال نے اپنے والد اور دادا سے روایت کی ہے، آپ سے عمرو بن مرۃ روایت کرتے ہیں، اہل بصرہ میں آپ کی احادیث مقبول ہیں۔

(۸۳) بلال بن عبد اللہ رح

حضرت عمر ابن خطاب کے پوتے ہیں، آپ قرشی عدوی ہیں، آپ اہل ثقہ سے ہیں۔

(۸۴) بسر بن محجن رح

آپ دیلمی وحجازی ہیں، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، ابن مندہ آپ کو صحابہ میں شمار کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ آپ نے رسول اکرم سے ایک حدیث روایت فرمائی ہے، امام بخاری آپ کو تابعی کہتے ہیں، اور یہی قول معتبر ہے، زید بن اسلم آپ سے روایت کرتے ہیں۔ محجن کو میم مفتوح اور حار کی سکون، اور جیم کی زبر کے ساتھ پڑھنا چاہیئے۔ دیلمی کی دال پر زیر اور یار ساکن ہے۔

(۸۵) بہز بن حکیم رح

دادا کا نام معاویہ بن حیدۃ قشیری بصری ہے، باختلاف روایت اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں، آپ سے جماعت کثیر نے روایت کی ہے، مگر بخاری ومسلم نے اپنی صحیحین میں ان کی کوئی حدیث شامل نہیں کی ہے، البتہ ابن عدی ان کی صحت حدیث کے بہت قائل ہیں، حیدہ کو ح کے زبر اور ی کے سکون کے ساتھ پڑھنا چاہیئے۔

(۸۶) بشر بن مروان رح

دادا کا نام حکم ہے، بنی امیہ سے تعلق رکھتے ہیں، عبد الملک کے بھائی ہیں، ان کے بھائی عبد الملک نے ان کو عراق کا گورنر مقرر کیا تھا، خطبۂ یوم جمعہ میں ان کا ذکر پایا جاتا ہے، بشر کو ب کی زیر اور "ش" کی سکون کے ساتھ پڑھنا چاہیئے۔

(۸۷) بشر بن رافع رح

آپ نے یحیی بن کثیر اور بہت سے حضرات سے روایت کی ہے، اور عبد الرزاق وغیرہ آپ سے روایت کرتے ہیں۔ امام احمد حنبل آپ کو ضعیف الروایت اور ابن معین قوی مانتے ہیں۔

(۸۸) بشر بن مسعود رح

آپ حضرت ابو مسعود بدری رض کے صاحبزادے ہیں، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، آپ سے روایت کرنے والوں میں عروہ، یونس بن میسرہ اور بہت سے لوگوں کے نام پاتے جاتے ہیں۔

(۸۹) بشر بن میمون رح

آپ اپنے چچا اسامہ بن اخدری سے روایت کرتے ہیں، بشر بن مفضل وغیرہ آپ سے روایت کرتے ہیں، اہل ثقہ میں شمار ہوتے ہیں۔

(۹۰) بجالہ بن عبدۃ رح تمیمی،

حضرت احنف بن قیس رض کے چچا اور جزء بن معاویہ کے کاتب ہیں، اہل بصرہ میں شمار کیے جاتے ہیں، آپ نے

عمران بن الحصین سے احادیث کی سماعت کی ہے عمرو بن دینار آپ سے روایت کرتے ہیں، سنہ ۷۰ھ تک مکہ میں آپ کی حیات کا پتا چلتا ہے،

بجالہ کو جیم کی زبر کے ساتھ، اور جزءؔ، کو جیم کی زبر اور زار کی سکون کے ساتھ پڑھنا چاہیئے۔

(۹۱) ابو بردہ رح

ابو بردہ کنیت اور عامر نام ہے، والد کا نام عبداللہ بن قیس رض ہے، جو ابو موسیٰ اشعری کے نام سے بھی مشہور تھے ابو بردہ بہت ہی مشہور اور کثیر الروایت تابعی ہیں، اپنے والد محترم کے علاوہ آپ نے حضرت علی رض اور دیگر حضرات سے بھی روایت کی ہے، کوفہ میں عہدۂ قضار پر سرفراز کیئے گئے جب کہ قاضی شریح نے وفات پائی۔ مگر حجاج بن یوسف نے عناداً معزول کر دیا۔

(۹۲) ابوبکر بن عیاش اسدی

مشہور اور اکابر علمار سے ہیں، ابو اسحٰق وغیرہ سے روایت کرتے ہیں، احمد اور ابن معین نے آپ سے روایت کی ہے، امام احمد بن حنبل فرماتے تھے "آپ سے بہت کم غلطی واقع ہوتی تھی" آپ نے ۹۶ برس کی عمر میں سنہ ۱۵۳ھ میں انتقال فرمایا۔ عیاش کو "ی" کی تشدید سے پڑھنا چاہیئے۔

(۹۳) ابوبکر بن عبدالرحمٰن رح مخزومی

ممتاز تابعی ہیں، حضرت عائشہ رض اور حضرت ابو ہریرہ سے سماعت فرمائی تھی، امام شعبی اور امام زہری آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(۹۴) ابو بکر بن عبداللہ رح

دادا کا نام زبیر حمیدی ہے، امام بخاری کے استاذ ہیں، مزید تذکرہ حرف عین میں دیکھئے۔

(۹۵) ابو البختری رح

اصلی نام آپ کا سعید بن فیروز ہے، رویت ہلال کی حدیث روایت کرتے ہیں۔

فصل (صحابیات رض کے بیان میں)

(۹۶) حضرت بریرہ رض

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رض کی آزاد کردہ کنیز ہیں، حضرت عائشہ رض، ابن عباس اور عروہ بن زبیر سے روایت کرتی ہیں، بریرہ کو "ب" مفتوح اور پہلی "ر" مکسور کے ساتھ پڑھنا چاہیئے۔

(۹۷) حضرت بسرہ،

صفوان بن نوفل کی بیٹی، اور ورقہ بن نوفل کی بھتیجی ہیں، فصلاً قریشیہ اسدیہ ہیں۔

(۹۸) حضرت بہیسہ فزاریہ رض

رسول اکرم کی صحابیہ ہیں، اپنے والد سے روایت کرتی ہیں، اور وہ رسول اکرم م سے، بیع کے ذکر میں ان کی حدیث آتی ہے، بہیسہ کی "ب" مضموم "ہ" کی زبر اور "ی" ساکن ہے۔

(۹۹) حضرت ام بجیدہ رض

نام آپ کا حوار بنت یزید بن سکن انصاریہ ہے، اور اسمار بنت یزید کی بہن ہیں، یہ اپنی کنیت سے بہت مشہور ہیں، آپ ان خواتین اسلام میں سے ہیں جنہوں نے رسول اکرم م سے بیعت کی تھی، عبدالرحمٰن بن بجید آپ سے روایت کرتے ہیں۔ بجید بجد کا مصغر ہے۔

فصل تابعیات کے بیان میں

(۱۰۰) بُنَانَہ رح

آپ عبدالرحمٰن بن حیان کی آزاد کردہ ہیں، حضرت عائشہ رض سے روایت کرتی ہیں، اور ان سے ابن جریج نے روایت کی ہے۔ حدیث جلاجل اُنہیں کی بیان کردہ ہے بنانہ میں "ب" کی پیش ہے، حیان میں ح مفتوح اور یا۔ مشدد ہے۔

(حرف التاء)

فصل صحابہ رض کے بیان میں،

(۱۰۱) حضرت تمیم الداری رض

والد کا نام اوس داری ہے ۹ھ میں نصرانیت سے اسلام میں آئے، ایک رکعت میں پورا قرآن شریف ختم کرلیا کرتے تھے، بعض دفعہ ایک ہی آیت کی تکرار میں صبح ہو جاتی تھی، محمد ابن منکدر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ تمیم داری کی نماز تہجد قضا ہوگئی، اس قدر رنج ہوا کہ نفس کی سرزنش کے لئے ایک سال تک رات کو نہیں سوئے، اور نوافل پڑھ کر صبح کر دیا کرتے تھے، مدینہ میں قیام تھا، مگر حضرت عثمان غنی رض کی شہادت کے بعد ملک شام کی سکونت اختیار کرلی تھی، اور پھر تاحیات وہیں رہے، آپ پہلے شخص ہیں کہ مسجد میں چراغ جلایا تھا، دجال اور جساسہ کا قصہ رسول اکرم ؐ سے روایت کرتے ہیں، آپ سے ایک جماعت کثیر روایت کرتی ہے۔

فصل تابعین کے بیان میں

(۱۰۲) ابو تمیمہ رح

نام آپ کا طریف بن خالد ہجی ولبری ہے، بنی عنبر ہیں، آپ کے چچا نے فروخت کر دیا تھا، تابعی ہیں، صحابہ کرام کی بڑی جماعت سے روایت کرتے ہیں، قتادہ وغیرہ نے آپ سے روایت کی ہے ۹۵ھ میں آپ نے وفات پائی۔

(حرف الثاء)

فصل صحابہ رض کے بیان میں

(۱۰۳) حضرت ثابت بن قیس رض

آپ کے دادا کا نام شماس ہے، مدینہ کے باشندے اور قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتے ہیں، غزوہ احد اور اس کے بعد تمام دوسرے غزوات میں شریک ہوئے علماء انصار اور اکابر صحابہ میں شمار ہوتے ہیں، آنحضرت نے آپ کو جنت کی خوشخبری دی تھی، آپ خطیب رسول مشہور تھے، یوم الیمامہ میں مسیلمہ کذاب سے جنگ کے وقت ۱۲ھ میں شہید ہوئے۔

(۱۰۴) حضرت ثابت بن ضحاک رض

آپ کی کنیت ابو زید ہے، مدینہ کے رہنے والے اور قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتے ہیں، (صلح حدیبیہ) میں بیعت رضوان کے موقع پر رسول اکرم کے دست مبارک پر بیعت کا شرف رکھتے ہیں، اس وقت آپ کی عمر کم تھی، عبداللہ ابن زبیر کے ہنگامہ میں شہید ہوئے

(۱۰۵) حضرت ثابت بن وحداح رض

ایک روایت کے مطابق آپ کا نام ابن الدحداح

انصاری ہے، غزوۂ احد میں شریک تھے کہ خالد بن ولید کا ایک تیر جسم کے پار ہوگیا اور آپ شہید ہو گئے ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ نے بستر علالت پر ہی جان دی جب کہ حضور اکرم حدیبیہ سے واپس تشریف لے آئے تھے، لتشییع الجنازہ کے باب میں آپ کا ذکر ملتا ہے۔

(۱۰۶) حضرت ثوبان رض

آپ کے والد کا نام بُجدُد ہے، ابو عبد اللہ آپ کی کنیت ہے، رسول اکرم کے آزاد کردہ ہیں، مگر وفات رسول تک کبھی ساتھ نہیں چھوڑا، سفر و حضر ہر جگہ ساتھ رہتے تھے، کچھ عرصہ شام میں رہے، پھر کچھ دن رملہ میں پھر حمص میں مقام کر لیا اور وہیں ۵۴ھ میں انتقال فرمایا. آپ سے بہت سے حضرات روایت کرتے ہیں بجُدد کو ب کی پیش، اور پہلی دال کی پیش کے ساتھ پڑھنا چاہئے۔

(۱۰۷) حضرت ثمامہ بن اثال حنفی رض

اہل یمامہ کے سردار تھے، قید کر لئے گئے مگر رسول اکرم نے رہائی فرمایا۔ رہا ہو کر واپس آئے اور حضور اکرم کے سامنے اسلام قبول کر لیا۔ چنانچہ ان کے اسلام کو بہت پسند کیا گیا، آپ سے حضرت ابوہریرہ رض اور ابن عباس رض روایت کرتے ہیں۔ ثمامہ کی ث کو مضموم اور اُثال کے الف کو پیش سے پڑھنا چاہئے

(۱۰۸) حضرت ابو ثعلبہ رض

آپ کا نام برھُم ہے، والد کا نام ناشب ہے، اور کنیت سے شہرت حاصل کی۔ بیعت رضوان میں شریک تھے، اپنی قوم کے پاس رسول اکرم کے حکم سے تبلیغ کے لئے گئے، پوری قوم مسلمان ہوگئی شام میں قیام پذیر ہو گئے تھے، اور وہیں ۷۵ھ میں وفات پائی۔ جرھم کی ج اور ہ کو پیش سے پڑھنا چاہئے

فصل تابعین کے بیان میں

(۱۰۹) ثابت بن ابو صفیہ رح

آپ کی کنیت ابو حمزہ ہے، کوفہ کے رہنے والے تھے، امام باقر سے حدیث کی سماعت کی ہے، وکیع اور ابن عیینہ آپ سے روایت کرتے ہیں، ۱۴۸ھ میں وفات پائی۔

(۱۱۰) ثابت بن اسلم بنانی رح

آپ کی کنیت ابو محمد ہے، علمائے بصرہ میں مشہور ہیں، نامور تابعی ہیں، اہل ثقہ سے ہیں، حضرت انس بن مالک سے حدیث کی روایت کرتے ہیں، آپ ہی کے شاگرد تھے، چالیس سال تک ان کی خدمت میں رہے، بہت سے حضرات سے روایت کرتے ہیں، خود آپ سے ایک جماعت کثیر نے روایت کی ہے، ۸۶ سال کی عمر میں ۱۲۳ھ میں انتقال فرمایا۔

(۱۱۱) ثمامہ بن حزن قشیری رح

آپ تابعین کے دوسرے طبقہ میں شمار کئے جاتے ہیں، آپ کی حدیث بصرہ میں رائج ہیں، عبد اللہ بن عمر رض اور حضرت ابو درداء کو آپ نے دیکھا تھا، اور حضرت عائشہ رض سے حدیث کی سماعت کی تھی، اسود بن شیبان بصری آپ سے روایت کرتے ہیں، حزن کو ح کی زبر سے پڑھنا چاہئے۔

(۱۱۲) ثور بن یزید کلاعی شامی رح

آپ حمص کے رہنے والے ہیں، خالد بن معدان سے حدیث کی سماعت کی، آپ سے حدیث نقل کرنے والوں میں سفیان ثوری اور یحییٰ بن سعید کے نام مشہور ہیں، ۱۵۵ھ میں انتقال فرمایا۔ باب الملاحم میں آپ کا ذکر پایا جاتا ہے۔

(حرف الجیم) فصل صحابہؓ کے بیان میں

(۱۱۳) حضرت جابر بن عبد اللہؓ

آپ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے، مدینہ کے رہنے والے اور قبیلہ اسلم سے ہیں۔ مشہور صحابی ہیں، اور کثیر الروایت حضرات میں شمار ہوتے ہیں، غزوہ بدر اور تمام دوسرے غزوات میں رسول اکرمؐ کے ساتھ حاضر رہے، جن کی تعداد ۱۸ ہے، مصر و شام میں تشریف لائے، آخر عمر میں آنکھیں جاتی رہی تھیں، آپ سے ایک جماعت کثیر روایت کرتی ہے سنہ ۷۴ھ میں بمقام مدینہ منورہ انتقال فرمایا۔ عمر ۹۴ سال بتائی جاتی ہے، ایک روایت کے مطابق بلحاظ وفات آخری صحابی بیان کئے جاتے ہیں،

(۱۱۴) حضرت جابر بن سمرہؓ

آپ کی کنیت ابو عبد اللہ عامری ہے، آپ سعد بن ابی وقاص کے بھانجے ہیں، کوفہ میں قیام پذیر تھے اور پھر وہیں سنہ ۷۴ھ میں انتقال فرمایا۔ ایک بڑی جماعت آپ سے روایت کرتی ہے۔

(۱۱۵) حضرت جابر بن عتیکؓ

آپ مدینہ کے رہنے والے ہیں، ابو عبد اللہ کنیت ہے بدر اور تمام دوسرے غزوات میں شریک ہوئے، آپ کے دونوں بیٹے عبد اللہ اور ابو سفیان اور آپ کے بھتیجے عتیک ابن حارث نے آپ سے حدیث روایت کی ہے، ۷۱ برس کی عمر میں سنہ ۶۱ھ انتقال فرمایا۔

(۱۱۶) حضرت جبار بن صخرؓ

مدینہ کے باشندے اور قبیلہ سلم سے متعلق ہیں، بیعت عقبہ، غزوہ بدر اور دیگر تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ لیلۃ العقبہ میں جو ستر صحابہ تھے ان میں ایک آپ بھی ہیں، شرجیل بن سعد آپ سے روایت کرتے ہیں جبار کا جیم پر زبر اور ب پر تشدید پڑھنا چاہئے۔

(۱۱۷) حضرت جریر بن عبد اللہؓ

آپ کی کنیت ابو عمرو ہے، وفات رسول کے سال میں مسلمان ہوئے، چنانچہ خود ان کا بیان ہے کہ میں رسول اکرمؐ کے انتقال سے چالیس دن پہلے مشرف باسلام ہوا۔ ایک عرصہ تک کوفہ میں مقیم رہے، پھر قرقیسیا تشریف لائے اور پھر اسی جگہ سنہ ۵۱ھ میں انتقال فرمایا۔ ایک جماعت کثیر آپ سے روایت کرتی ہے،

(۱۱۸) حضرت جندب بن عبد اللہؓ

آپ سفیان بجلی علقی کے پوتے ہیں، علقہ قبیلہ بجیلہ کی ایک شاخ کا نام ہے، بجیلہ میں کچھ لوگوں کو قسر کہتے ہیں، قسر قاف کے زبر اور س کے جزم کے ساتھ پڑھنا چاہئے، اور یہ سب لوگ خالد بن عبد اللہ قسری کے خاندان سے ہیں، حضرت جندب نے ہنگامہ عبد اللہ ابن زبیر کے چار سال بعد انتقال فرمایا، ایک بڑی جماعت آپ سے روایت کرتی ہے، جُندب کو جیم اور دال کے پیش کے ساتھ پڑھنا چاہئے۔

(۱۱۹) حضرت جبیر بن مطعمؓ

آپ کی کنیت ابو محمد قرشی و نوفلی ہے، فتح مکہ سے قبل اسلام میں داخل ہوئے، مدینہ میں قیام کیا اور وہیں سنہ ۵۴ھ میں وفات پائی۔ ایک کثیر جماعت آپ سے حدیث کی روایت کرتی ہے، آپ نسباً قریشی ہیں۔

(۱۲۰) حضرت جرہد بن خویلدؓ

مدینہ کے ساکن اور قبیلہ اسلم سے تعلق رکھتے ہیں اصحاب صفہ میں شمار ہوتا ہے، آپ نے سنہ ۶۱ھ میں انتقال فرمایا۔ عبد اللہ، عبد الرحمٰن، سلیمان اور مسلم چاروں بیٹے آپ سے روایت کرتے ہیں، جرہد کی ج اور ہ پر زبر پڑھنا چاہئے۔

(۱۲۱) حضرت جعفر بن ابی طالبؓ

آپ حضرت علیؓ کے حقیقی بھائی اور نسباً ہاشمی ہیں ذوالجناحین کا لقب رکھتے ہیں، ابتداءً اسلام میں اکتالیس۴۱ آدمیوں کے بعد اسلام کی تصدیق فرمائی۔ حضرت علیؓ سے دس برس عمر میں بڑے ہیں، رسول اکرم کے ساتھ صورتاً و سیرتاً سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے، حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اکرم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے، کہ اچانک ابوطالب نے ہم کو دیکھا، حضور اکرم نے ان سے فرمایا میرے محترم چچا! آیئے اور ہمارے ساتھ نماز میں شامل ہوجائیے، ابوطالب نے جواب دیا، میرے پیارے بھتیجے میں یقین رکھتا ہوں کہ آپ حق پر ہیں، لیکن یہ بات اچھی نہیں معلوم ہوتی کہ میں سجدہ میں جاؤں اور سرین بلند ہوں، لیکن اے جعفر! تم جاؤ اور اپنے بھائی کے ساتھ نماز پڑھو۔ حضرت جعفرؓ آئے اور رسول اکرم کے بائیں جانب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے جب حضور اکرم نماز پڑھ چکے تو فرمایا جعفر! یاد رکھو اللہ تعالےٰ تمہارے جسم سے دو بازو ملائیگا جس کے ذریعہ تم جنت میں اڑتے پھروگے جسطرح تم نے اپنے بھائی کے بازو سے بازو ملایا ہے۔ آپ سے حضرت عبداللہ ابن جعفر اور صحابہ کی ایک بڑی جماعت روایت کرتی ہے۔ حضرت جعفرؓ ۸ھ میں جنگ موتہ میں شہید ہوئے عمر اس وقت اکتالیس۴۱ سال کی تھی اور جسم پر نوے زخم آئے تھے۔

(۱۲۲) حضرت جارود معلّی عبدیؓ

آپ کا اصلی نام بشر ہے، والد کا نام عمرو ہے، اور جارود عبدی لقب ہے، مگر کچھ لوگوں نے اس لقب میں اختلاف کا اظہار کیا ہے، ۱۰ھ میں وفد عبدالقیس کے ساتھ خدمت رسول میں حاضر ہوئے اور اسلام کی سعادت حاصل کی، بصرہ میں مقیم ہو گئے تھے، عہد فاروقی میں ۲۱ھ میں ملک فارس میں درجہ شہادت حاصل کیا۔ بہت سے حضرات آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(۱۲۳) حضرت جبلہ بن حارثہ کلبیؓ

آپ زید بن حارثہ کے بڑے بھائی ہیں، جو رسول اکرم کے آزاد کردہ غلام ہیں، ابو اسحٰق سبیعی اور دوسرے حضرات آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(۱۲۴) حضرت ابوجُہَیم رضؓ

نام میں اختلاف ہے، حضرت وکیع کہتے ہیں کہ یہ عبداللہ بن جہیم ہیں اور بعض نے کہا کہ عبداللہ بن حارث الصمۃ انصاری ہیں۔ جُہَیم میں جیم کا پیش ہا پر زبر اور صمۃ ص کے زبر اور میم کی تشدید کے ساتھ ہے

(۱۲۵) حضرت ابوجحیفہ رضؓ

یہ آپ کی کنیت ہے، نام وہب بن عبداللہ العامری ہے، وفات رسول کے وقت نابالغ تھے کمسن صحابی ہیں، کوفہ میں قیام پذیر ہو گئے تھے، مگر حدیث کی رسول اکرم سے سماعت کی اور روایت بھی کی ہے، ۷۴ھ میں انتقال فرمایا۔ آپ کے صاحبزادے عون اور تابعین کی ایک جماعت آپ سے روایت کرتی ہے، جحیفہ کو جیم کے پیش اور "ح" کے زبر کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔

(۱۲۶) حضرت ابوجمعہ رضؓ

آپ کنانی یا انصاری ہیں۔ نام میں اختلاف پایا جاتا ہے، بعض نے حبیب سباع بیان کیا ہے۔ بعض جنید بن سباع کہتے ہیں، آپ صحابی رسول تھے اہل شام میں شمار ہوتے ہیں۔

(۱۲۷) حضرت ابوجعد ضُمیریؓ

نام اور کنیت ایک ہی ہے، بعض لوگوں کا بیان ہے کہ آپ کا نام وہب ہے، حضرت عبید بن سفیان آپ سے روایت کرتے ہیں، عبیدہ میں ع کی زبر اور

ب کی زیر ہے ۔

(۱۲۸) حضرت ابو جندل رضہ

آپ کے والد کا نام سہیل بن عمرو قریشی عامری ہے، مکہ میں مسلمان ہوئے، واقعہ حدیبیہ میں بیڑیاں پہنے ہوئے رسول اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے، یہ بیڑیاں ان کے باپ نے مسلمان ہونے کے جرم میں ان کو پہنائی تھیں ان کا تذکرہ غزوہ حدیبیہ کے سلسلہ میں پایا جاتا ہے آپ نے عہد فاروقی میں انتقال فرمایا۔

(۱۲۹) حضرت ابو جہم رضہ

آپ کا نام عامر ہے والد کا نام حذیفہ عدوی قریشی ہے، یہ وہ صحابی ہیں جن کی چادر پہنکر رسول اکرم نے نماز ادا فرمائی تھی، اپنی کنیت سے شہرت حاصل کی

(۱۳۰) حضرت جابر بن سلیم تمیمی رضہ

آپکی کنیت ابو جری ہے بصرہ میں سکونت فرمائی تھی آپکی احادیث کو مقبولیت ہوئی، مگر بہت کم آپ کی روایت پائی گئی جُرَیّ میں ج کی پیش، رار کی زیر اور ی مشدد ہے۔

(۱۳۱) حضرت ابو الجمیل رضہ

آپ کا نام معلوم نہیں ہو سکا، البتہ کتاب الزکاۃ میں آپ کا ذکر پایا جاتا ہے ۔

فصل تابعین کرام کے بیان میں

(۱۳۲) امام جعفر صادق رحہ

سلسلہ نسب یہ ہے، جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب۔ صادق آپ کا لقب ہے حضرت علی کے ..... پوتے ہیں، آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے اہل بیت کے جلیل القدر بزرگ ہیں، آپ اپنے والد اور دیگر حضرات سے روایت کرتے ہیں، خود آپ سے اکابر ائمہ اور علماء نے حدیث نقل کی ہے، جن کے نام یہ ہیں، یحیٰی بن سعید، ابن جریج، مالک بن انس سفیان ثوری، ابن عیینہ اور امام ابو حنیفہ رضہ۔ حضرت جعفر سنہ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے، سنہ ۱۴۸ھ میں انتقال فرمایا، عمر ۶۸ برس کی پائی۔ جنت البقیع میں اپنے والد اور دادا کے پہلو میں دفن ہوئے۔

(۱۳۳) حضرت جعفر بن محمد رحہ

آپ کے دادا کا نام ابو عثمان طیالسی ہے، آپ کی کنیت ابو الفضل ہے، محدثین کی ایک بڑی جماعت آپ سے روایت کرتی ہے آپ اکابر علماء اور اہل ثقہ میں شمار ہوتے ہیں، حافظ بہت قوی تھا سنہ ۲۸۲ھ میں انتقال فرمایا۔

(۱۳۴) حضرت ابو جعفر القاری رحہ

آپ کا نام یزید بن قعقاع ہے، مشہور تابعی اور مدینہ کے قاری ہیں، آپ عبداللہ بن عیاش کے آزاد کردہ ہیں، حضرت ابن عمر اور ابن عباس سے حدیث کی سماعت فرمائی ہے، حضرت امام مالک بن انس آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(۱۳۵) حضرت ابو جعفر عمیر بن یزید رحہ

آپ نے محدثین کی ایک جماعت سے حدیث کی سماعت فرمائی ہے، حضرت شعبہ، حماد اور یحیٰی بن سعید آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(۱۳۶) حضرت ابو الجویریہ حطان رحہ

آپ کے والد کا نام خفاف جرمی ہے، آپ نے عبداللہ ابن مسعود اور معن بن یزید سے حدیث کی سماعت کی تھی، بہت سے لوگ آپ سے بھی روایت کرتے ہیں، جُوَیرِیہ جاریہ کی تصغیر ہے، حطان کو ح کی زیر اور ط کی تشدید کے ساتھ پڑھنا چاہیئے، خفاف

میں خ کی پیش اور "ف" کی زبر ہے۔

(۱۳۷) ابوالجوزہ رح

آپ کا نام اوس بن عبد اللہ ازدی ہے۔ بصرہ کے باشندے اور تابعی ہیں، حضرت ام المومنین جناب عائشہ رض عبداللہ ابن عباس اور عبداللہ ابن عمر سے آپ نے حدیث کی سماعت کی ہے، اور آپ سے روایت کرنے والوں میں عمرو بن مالک وغیرہ کے نام پائے جاتے ہیں، ۸۳ھ میں درجۂ شہادت حاصل کیا۔

(۱۳۸) جزء بن معاویہ تمیمی رح

آپ سے بجالہ روایت کرتے ہیں، آپ کا تذکرہ مجوس سے دیت لینے کے سلسلہ میں پایا جاتا ہے، جزء کو جیم کے زبر اور زار کے سکون کے ساتھ پڑھنا چاہئے اہل لغت نے اسی کی تصدیق کی ہے، البتہ اہل حدیث جیم کا زیر بیان کرتے ہیں، علامہ دار قطنی کی یہی رائے ہے، اور عبد الغنی نے جیم کا فتح اور زار کی کسرہ کے ساتھ بیان کیا ہے۔

(۱۳۹) جمیع بن عمیر رح

بخاری کا بیان ہے کہ آپ کوفہ کے رہنے والے ہیں ام المومنین حضرت عائشہ رض اور حضرت عمر رض سے حدیث کی سماعت کی تھی، آپ سے علاء بن صالح اور صدقہ بن المثنیٰ روایت کرتے ہیں۔

(۱۴۰) ابن جریج رح

نام عبد الملک ہے، باپ کا نام عبد العزیز بن جریج ہے۔ مکہ کے باشندے، مشہور عالم و فقیہہ ہیں، آپ نے مجاہد اور عطاء سے حدیث کی سماعت فرمائی تھی آپ سے ایک جماعت کثیر نے روایت کی ہے، ابن عیینہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن جریج کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں نے علم حدیث کو جس محنت سے جمع کیا ہے وہ کسی دوسرے نے نہیں کیا، آپ نے ۱۵۰ھ میں انتقال فرمایا۔ ....

(۱۴۱) جبیر بن نفیر حضرمی رح

زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں کو دیکھا ہے علماءِ شام میں بلند مرتبہ عالم ہیں، آپ کی حدیث اہل شام میں مشہور ہے، آپ نے ۸۰ھ میں ملک شام میں انتقال فرمایا، حضرت ابو درداء اور حضرت ابو ذر غفاری سے روایت کرتے ہیں، آپ سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے، النفیر کو نون کے پیش اور فاء کے زبر سے پڑھنا چاہئے۔

(۱۴۲) ابوجہل (لعنہ اللہ)

اصل میں نام عمرو بن ہشام ہے، باپ کا نام مغیرہ مخزومی ہے، بہت مشہور کافر ہے، یہ اپنی کنیت ابو الحکم کرتا تھا مگر رسول اکرم ﷺ نے ابو الجہل رکھی جو مشہور ہو گئی

فصل صحابیات کے بیان میں

(۱۴۳) حضرت جویریہ رض

آپ ام المومنین ہیں، یعنی ازواج مطہرات میں سے ہیں، یہ غزوۂ مریسیع میں قید ہوئیں اس کو غزوۂ بنی مصطلق بھی کہتے ہیں، یہ ۵ھ میں واقع ہوا تھا، حضرت جویریہ ایک شخص ثابت بن قیس کے حصہ میں آئیں تھیں، انہوں نے ان کو مکاتب بنا دیا، مگر رسول اکرم نے بدل کتابت ادا فرما کر ان کو آزاد کر دیا، پھر اپنی زوجیت میں لے لیا۔ پہلے کا نام برّہ تھا مگر حضور اکرم نے بدل کر جویریہ رکھدیا، ۶۵ برس کی عمر میں ۵۶ھ میں انتقال فرمایا حضرت ابن عباس، ابن عمر اور حضرت جابر آپ سے روایت کرتے ہیں

(۱۴۴) حضرت جدامہ رض

آپ وہب اسدیہ کی بیٹی ہیں، مکہ میں داخل اسلام

ہوئی تھیں، بیعت رسول سے مشرف ہوئیں اور اپنی قوم سے ہجرت کر کے مدینہ آ گئیں، ام المومنین حضرت عائشہ آپ سے روایت کرتی ہیں جدامہ جیم کے پیش سے پڑھنا چاہئے، بعض نے ذال کہا ہے، مگر اصل میں جدامہ ہے۔

(حرف الحاء)

فضل صحابہ کرام کے بیان میں

(۱۴۵) حضرت حمزہ بن عبد المطلب رض

آپ رسول اکرم کے محترم چچا ہیں، ابو عمارہ کنیت ہے حضور کے رضاعی بھائی بھی ہیں۔ اور وہ اس طرح کہ ثویبہ ابولہب کی لونڈی نے آپ کو اور رسول پاک کو دودھ پلایا تھا، اللہ کے شیر تھے۔ اسلام کے دوسرے سال مسلمان ہوئے، بعض روایت ہے کہ چھٹے سال اسلام لائے جب کہ رسول اکرم دار ارقم میں تشریف رکھتے تھے آپ کے اسلام قبول کرنے سے اسلام کو بڑی تقویت پہونچی غزدہ بدر میں شریک ہوئے، غزوہ احد میں شہادت حاصل کی، آپ کو شہید کرنے والا وحشی بن حرب تھا، جناب حمزہ رسول اکرم سے عمر میں چار سال بڑے تھے، مگر حافظ ابن عبد البر نے اس قول کی صحت سے انکار کیا ہے، کیونکہ آپ دودھ کے شریک ہیں لیکن ممکن ہے کہ وقت وسال کے فرق سے دودھ پلایا ہو۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ جناب حمزہ آپ سے ۲ سال بڑے تھے۔

حضرت علی رض حضرت عباس رض اور زید بن حارثہ آپ سے حدیث کی روایت کرتے ہیں، عمارہ میں عین کا پیش ثویبہ میں ثاء کا پیش پڑھنا چاہئے۔

(۱۴۶) حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رض

اہل حجاز میں شمار کئے جاتے ہیں، قبیلہ اسلم سے تعلق رکھتے ہیں، ایک جماعت کثیر آپ سے حدیث کی نقل کرتی ہے آپ نے انثی سال کی عمر میں ۶۱ھ میں انتقال فرمایا۔

(۱۴۷) حضرت حذیفہ بن الیمان رض

آپ کا نام حُسَیل ہے، یمان لقب ہے۔ اور کنیت ابو عبد اللہ عبسی ہے، آپ رسول اکرم کے راز دار تھے، حضرت علی رض حضرت عمر رض حضرت ابو درداء اور تابعین کی ایک جماعت آپ سے روایت کرتی ہے، ۳۵ھ یا ۳۶ھ میں شہادت حضرت عثمان رض کے ۴۰ دن بعد انتقال فرمایا۔ مزار شریف مدائن میں ہے۔

(۱۴۸) حضرت حسن ابن علی رض

آپ کے دادا کا نام ابو طالب اور نانا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، آنحضرت کے روحانی پھول اور جوانان جنت کے سردار ہیں، ۱۵ رمضان ۳ھ میں پیدا ہوئے، قول صحیح یہی ہے، باختلاف روایت ۵۰ھ یا ۵۸ھ یا ۴۹ھ یا ۴۴ھ میں انتقال فرمایا، جنت البقیع میں دفن کئے گئے، آپ سے حسن بن حسن اور حضرت ابو ہریرہ نیز ایک جماعت کثیر نے روایت کی ہے، اپنے والد حضرت علی رض کی شہادت کوفہ کے بعد مسلمانوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت علی الموت کی جن کی تعداد ۴۰ ہزار تھی، حضرت حسن نے پندرہ جمادی الاولیٰ ۴۱ھ میں خلافت کا کام امیر معاویہ رض کے سپرد کیا۔

(۱۴۹) حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ

آپ رسول پاک کے نواسہ اور جوانان جنت کے سردار ہیں، ۵ شعبان ۴ھ میں پیدا ہوئے اور بروز جمعہ ۶۱ھ محرم کی ۱۰ تاریخ کو کربلا میں کوفہ اور دجلہ کے درمیان شہادت حاصل کی، یہ عراق کا علاقہ ہے سنان بن انس نخعی نے آپ کو شہید کیا تھا، سنان کو سنان بن سنان بھی کہتے ہیں، ایک روایت یہ ہے کہ شمر بن ذی الجوشن نے شہید کیا تھا، اور خولی بن یزید اصبحی نے جو قبیلہ حمیر کا آدمی ہے آپ کا سر جسم سے علحدہ کیا تھا،

جسے عبید اللہ بن زیاد کے سامنے پیش کیا گیا تھا، اور یہ
شعر پڑھے گئے۔

اوقر رکابی فضۃ و ذھبا ÷ انی قتلت الملک المحجبا
قتلت خیر الناس اما و ابا ÷ و خیرھم اذ ینسبون نسبا

کربلا میں حضرت حسین کے رشتہ داروں میں تیئیس آدمی
شہید ہوئے، آپ سے حضرت ابو ہریرہؓ اور آپ کے
بیٹے زین العابدین، صاحبزادی فاطمہ اور سکینہ نے روایت
کی ہے، شہادت کے وقت آپ کی عمر ۵۸ برس کی
تھی، قضائے الٰہی عاشورہ ہی کے دن ۶۱ھ میں
عبید اللہ بن زیاد کا سر ابراہیم بن مالک اشتر نخعی نے کاٹ
کر مختار کو بھیج دیا۔ مختار نے ابن زبیر کو بھیج دیا، اور
ابن زبیر نے مدینہ میں امام زین العابدین کو پیش کر دیا، خولی
خ کی زبر، واؤ کی سکون۔ ل کی زیر کے ساتھ ہے سکینہ
میں س کا پیش، ک کی زبر اور ی کی سکون کے ساتھ ہے

(۱۵۰) حضرت حسان بن ثابتؓ

شاعر رسول ہیں، ابو الولید کنیت ہے، انصاری اور
خزرجی ہیں، بہادری اور شاعری میں کمال رکھتے تھے،
حضرت ابو عبیدہ کا قول ہے کہ حسان عرب میں بے نظیر
شاعر ہیں، آپ سے حضرت عمر ابن خطابؓ، حضرت ابو
ہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں۔ حضرت علی
کے عہد خلافت میں ۴۰ھ میں انتقال فرمایا۔ ایک قول یہ
ہے کہ ۵۰ھ میں وفات پائی، آپنے ایک سو بیس برس
کی عمر پائی اور نصف زندگی زمانہ جاہلیت میں گذاری۔

(۱۵۱) حضرت حکم بن سفیان ثقفی رضؓ

ان کو سفیان بن حکم بھی کہتے ہیں، حافظ ابن عبد البر
کے علاوہ سب نے اس بات سے انکار کیا ہے۔ کہ انہوں
نے رسول اکرم سے حدیث کی سماعت نہیں کی ہے۔

(۱۵۲) حضرت حکم بن عمرو غفاریؓ

آپ کو غفاری اسوجہ سے نہیں کہتے ہیں کہ قبیلہ غفار
سے تعلق رکھتے ہیں، بلکہ آپ نعیلہ کی اولاد سے ہیں،
اور غفار بن ملیل کے بھائی ہیں، علماء بصرہ میں شمار کیے
جاتے ہیں، آپ نے اور آپ کے بھائی نے ایک ہی
جگہ مرو میں وفات پائی، اور وہیں دفن ہوئے ۵۰ھ
میں انتقال ہوا تھا، ایک جماعت محدثین آپ سے
روایت کرتی ہے، ملیل میم کے پیش اور لام کے فتحہ کے ساتھ
پڑھنا چاہیے۔

(۱۵۳) حضرت حنظلہ بن ربیع رضؓ

آپ بنی تمیم سے تعلق رکھتے ہیں، رسول اکرم کے کاتب
وحی کہے جاتے ہیں، مکہ سے آپ قرقیسیا تشریف لے
گئے اور سکونت اختیار کر لی، آپ نے دور معاویہ
میں وفات پائی، ابو عثمان نہدی اور یزید بن شخیر
آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(۱۵۴) حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ

آپ کے والد کا نام عمرو بھی ہے، بعض راشد لخمی
کہتے ہیں، بدر اور خندق کے علاوہ تمام غزوات
میں شرکت فرمائی، ۶۵ برس کی عمر میں ۳۰ھ میں مدینہ
طیبہ میں انتقال ہوا۔ ایک جماعت نے آپ سے روایت
کی ہے

(۱۵۵) حضرت حویصہ رضؓ

والد کا نام مسعود بن کعب انصاری حارثی ہے بھائی
کا نام محیصہ ہے، مگر عمر میں ۲ سالی بھائی سے بڑے تھے
اپنے بھائی کے بعد مسلمان ہوتے، غزوہ احد اور خندق
اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوتے،
محمد بن سہل محدثین وغیرہ آپ سے روایت کرتے ہیں،
حویصہ ح کے پیش واو کے زبر اور ی کی مشدد مکسور کے
ساتھ ہے۔

(۱۵۶) حضرت حبیش بن خالد خزاعیؓ

فتح مکہ کے دن شہادت پائی، خالد بن ولید کے ساتھ

میں تھے، آپ کے بیٹے ہشام نے آپ سے حدیث کی روایت کی ہے، حبیش میں ح کا پیش اور ب کا زبر ہے۔

(۱۵۷) حضرت حبیب بن مسلمہ رضؓ

آپ قریشی و فہری ہیں، آپ کو حبیب روم بھی کہتے ہیں، وجہ یہ ہے کہ آپ نے رومیوں سے بکثرت جنگ کی تھی، بڑے فاضل اور مستجاب الدعوات تھے، ۴۲ھ میں ملک شام میں وفات پائی۔ ابن ابی ملیکہ اور دوسرے محدثین آپ سے روایت کرتے ہیں،

(۱۵۸) حضرت حکیم بن حزام قریشی اسدیؓ

آپ کی کنیت ابوخالد ہے، ام المومنین حضرت خدیجہؓ کے بھتیجے ہیں، واقعہ فیل سے ۱۳ برس پہلے پیدا ہوئے، قریش میں صاحب عزت تھے، زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں میں ان کو احترام کی نظر سے دیکھا جاتا تھا، فتح مکہ کے سال میں مسلمان ہوئے، ایک سو بیس برس کی عمر میں ۵۴ھ میں مدینہ میں وفات پائی، نہایت سمجھدار، متقی اور فاضل صحابہ میں شمار ہوتے ہیں، دلی رغبت سے مسلمان ہوئے، کچھ عرصہ مولفۃ القلوب میں شامل رہے، آپ نے زمانہ جاہلیت میں ۱۰۰ غلام آزاد کئے تھے، اور سب کو ایک ایک اونٹ بھی دیا تھا، ایک بڑی تعداد آپ سے روایت کرتی ہے۔

(۱۵۹) حضرت حکیم بن معاویہ رضؓ

قبیلہ نمیر سے تعلق رکھتے ہیں، امام بخاری نے آپ کو صحابی ماننے سے انکار کیا ہے، آپ سے آپ کے بھتیجے معاویہ بن حکم اور قتادہ روایت کرتے ہیں۔

(۱۶۰) حضرت حصین بن وحوح رضؓ

آپ کی احادیث اہل مدینہ میں بہت مشہور ہوئیں، (اسلام کی خاطر) آپ کو سخت تکالیف پہونچا کر شہید کیا گیا۔

(۱۶۱) حضرت حبشی بن جنادہ رضؓ

حجۃ الوداع کے بعد رسول پاک کی صحبت سے سرفراز ہوئے تھے، آپ اہل کوفہ میں شمار ہوتے ہیں، ایک بڑی جماعت آپ سے حدیث کی روایت کرتی ہے۔

(۱۶۲) حضرت حجاج بن عمرو مازنی رضؓ

اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں، آپ کی احادیث حجازیوں میں عام ہوئیں، بہت سے حضرات آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(۱۶۳) حضرت حارثہ بن سراقہ انصاریؓ

والدہ کا نام ربیع ہے، جو حضرت انس بن مالک کی پھوپھی ہیں، آپ جنگ بدر میں شہید ہوئے، اور انصار میں پہلے شہید ہیں، بخاری نے والدہ کا نام الربیع لکھا ہے ربیع کو راکی پیش ب کی زبر اور ی کی تشدید سے پڑھنا چاہئے۔

(۱۶۴) حضرت حارثہ بن وہب رضؓ خزاعی

آپ عبید اللہ بن عمر ابن الخطاب کے ماں جائے ہیں۔ اہل کوفہ میں شمار ہوتے ہیں، ابو اسحٰق سبیعی نے آپ سے روایت کی ہے۔

(۱۶۵) حضرت حارثہ بن نعمان رضؓ

غزوہ بدر اور تمام ہی غزوات میں حاضری کا شرف رکھتے ہیں، اصحاب کبار میں شمار ہوتے ہیں، باب البر والصلہ میں آپ کا ذکر ہے، آپ فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ رسول اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا، تو حضرت جبریل موجود تھے، میں نے سلام کے بعد اجازت چاہی آنے کی تو حضور اکرم بھی ساتھ میں لوٹے اور مجھے فرمایا، میرے پاس جو بیٹھا تھا اسے دیکھا، میں نے عرض کیا جی ہاں، حضور اکرم نے فرمایا، وہ حضرت جبریل تھے، انہوں نے تمہارے سلام کا جواب دیا تھا، ان کی قوت بینائی جاتی رہی تھی۔

(۱۶۶) حضرت حارث بن حارث رضؓ اشعری

آپ علماء شام میں شمار کئے جاتے ہیں، آپ سے ابو سلام حبشی وغیرہ نے حدیث روایت کی ہے۔

(۱۶۷) حضرت حارث بن ہشام رضی

یہ ابوجہل کے بھائی ہیں، اہل حجاز میں شمار ہوتے ہیں، اور قریش کے باعزت لوگوں میں ہیں، فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے ام ہانی بنت ابوطالب کی خواہش پر رسول اکرم نے ان کو امن دیا تھا، یہ ملک شام چلے گئے اور پھر ۱۵ھ میں جنگ یرموک میں شہادت حاصل کی۔ رسول اکرم نے آپ کو تالیف قلوب کے لئے سو اونٹ دئے تھے، مگر پھر سچے مسلمان بن گئے عہد فاروقی میں بغرض جہاد ملک شام گئے تو مکہ والے ان کے فراق میں رو رہے تھے، اس وقت انہوں نے کہا کہ میرا یہ سفر اللہ کے لئے ہے، میں اس کو سب سے زیادہ پسند کرتا ہوں، آخر وہاں خوب لڑے اور شہید ہوئے،

(۱۶۸) حضرت حارث بن کلدہ ثقفی رضی

آپ طبیب ہیں، حضرت ابوبکر کے آزاد کردہ ہیں کتاب الاطعمہ میں ان کا ذکر ملتا ہے، ابن مندہ، ابن اثیر اور بہت سے محدثین نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے، البتہ حافظ ابن عبدالبر ان کے بیٹے کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حارث شروع زمانہ میں فوت ہو گئے تھے، ان کا اسلام ثابت نہیں ہے، کلدہ کو ک کے زبر سے پڑھنا چاہیے۔

(۱۶۹) حضرت ابوحبہ انصاری رضی

آپ کا نام ثابت بن نعمان انصاری ہے، آپ اصحاب بدر میں شامل ہیں، آپ کی کنیت اور نام میں بہت اختلاف ہے، ابن اسحاق نے بدری کہا ہے مگر نام کا ذکر نہیں کیا ہے، حبہ کو ح کے زبر اور ی کی تشدید سے پڑھنا چاہیے ایک بیان یہ بھی ہے کہ آپ جنگ احد میں شہید ہوئے،

(۱۷۰) حضرت ابوحمید عبدالرحمن رضی

والد کا نام سعد انصاری خزرجی ساعدی ہیں آپ نے اپنی کنیت سے بہت شہرت حاصل کی، ایک جماعت آپ سے روایت کرتی ہے، دورِ معاویہ میں وفات پائی،

(۱۷۱) حضرت ابوحذیفہ رضی

والد کا نام عتبہ بن ربیعہ، بعض لوگوں نے کہا ہے کہ آپ کا نام مہشم، یا ہشیم یا ہاشم ہے، اکابر صحابہ میں شمار ہوتے ہیں، غزوہ بدر و احد اور تمام غزوات میں شریک ہوئے ہیں، ۵۳ برس کی عمر میں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

(۱۷۲) حضرت ابوحنظلہ رضی

آپ کا نام سہل ہے، والد کا نام عبداللہ الحنظلیہ ہے۔ حنظلیہ ان کی پڑدادی کا نام ہے، چنانچہ ابوحنظلہ اسی دادی کے نام سے منسوب ہو کر مشہور ہوئے۔

فصل تابعین کے بیان میں

(۱۷۳) حارث سوید تیمی رح

کوفہ کے رہنے والے ہیں، تابعین اور محدثین کے نزدیک فاضل اور قابل اعتماد ہیں، آپ عبداللہ بن مسعود رضی سے حدیث بیان کرتے ہیں، ابراہیم تیمی نے آپ سے روایت کی ہے، عبداللہ بن زبیر کے زمانہ میں انتقال فرمایا

(۱۷۴) حارث بن مسلم رح

آپ بنی تمیم سے تعلق رکھتے ہیں، اہل شام میں آپکی احادیث مشہور ہیں، عبدالرحمن بن حسان آپ سے روایت کرتے ہیں،

(۱۷۵) حارث بن اعور رح

آپ کے والد کو عبداللہ ہمدانی بھی کہتے ہیں حضرت علی رضی کے مشہور دوستوں میں ہیں، حضرت علی رضی سے آپ نے چار احادیث سنی تھیں، اور آپ ابن مسعود سے بھی روایت کرتے ہیں، عمرو بن مرہ اور امام شعبی آپ سے

روایت کرتے ہیں، امام نسائی نے آپ کو کمزور کہا ہے، مگر ابن ابی داؤد نے کہا ہے کہ یہ سب سے بڑے فقیہہ اور علم فرائض کے ماہر تھے ، آپ نے ۱۲۵ھ میں کوفہ میں وفات پائی۔

(۱۷۶) حارث بن شہاب حرمی رح

آپ ابواسحٰق اور عاصم بن ہلالہ سے حدیث کی روایت کرتے ہیں، طالوت اور عیشی نے آپ سے روایت کی ہے، کچھ لوگوں نے انکو ضعیف کہا ہے،

(۱۷۷) حارث بن وجیہ راسبی رح

آپ مالک بن دینار سے روایت کرتے ہیں، آپ سے مقدمی اور نصر بن علی نے روایت کی ہے اور کچھ لوگوں نے آپ کو ضعیف کہا ہے۔

(۱۷۸) حارثہ بن مضرب عبدی رح

کوفہ کے رہنے والے ہیں، مشہور تابعی ہیں، جناب علیؓ اور ابن مسعودؓ سے سماعت حدیث کا شرف حاصل ہے، اہل کوفہ میں آپ کی روایت بہت معتبر ہے۔

(۱۷۹) حارثہ بن ابی الرجال

یہ اپنے والد اور اپنی دادی عمرہ سے روایت حدیث کرتے ہیں، آپ سے ابن نمیر اور یعلی نے روایت کی ہے، کچھ لوگ ان کو بھی ضعیف کہتے ہیں۔

(۱۸۰) حفص بن عاصم رح

دادا کا نام خطاب ہے، محدثین آپ پر اعتماد کرتے ہیں، جلیل القدر تابعی ہیں، بہت کثرت سے احادیث کو نقل کرنے والے ہیں، آپ نے عبداللہ بن عمرؓ سے حدیث کی سماعت کی تھی۔

(۱۸۱) حفص بن سلیمان رح

آپ کی کنیت ابوعمرہ ہے، بنو اسد کے آزاد کردہ ہیں علقمہ بن مرثد اور قیس بن مسلم سے حدیث نقل کرتے ہیں۔ آپ سے ایک جماعت روایت کرتی ہے، قرأ میں قابل اعتماد ہیں، البتہ حدیث میں ان پر کم اعتماد کیا ہے، امام بخاری فرماتے ہیں کہ محدثین کے نزدیک یہ متروک الحدیث ہیں، نوّے برس کی عمر میں ۱۸۰ھ میں انتقال فرمایا۔

(۱۸۲) حنش بن عبداللہ سبائی رح

بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ کوفہ میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھے، اور پھر ان کی شہادت کے بعد مصر آگئے۔ آپ نے ۱۰۰ھ میں انتقال فرمایا۔

(۱۸۳) حکیم بن معاویہ قشیری رح

حدیث کی روایت میں بہت قابل اعتماد ہیں، اپنے والد سے حدیث روایت کرتے ہیں، اور آپ سے آپ کے صاحبزادے بہز حریری نے روایت کی ہے۔

(۱۸۴) حکیم بن اثرم رح

آپ ابوتمیم اور حسن سے روایت کرتے ہیں، عوف حماد ابن سلمہ آپ سے روایت کرتے ہیں، بہت معتبر محدث ہیں۔

(۱۸۵) حکیم بن ظہیر فزاری رح

آپ نے حضرت علقمہ بن مرثد اور زید بن رفیع سے روایت کی ہے، اور محمد بن صباح دولابی آپ سے روایت کرتے ہیں۔ امام بخاری کا بیان ہے کہ یہ محدثین کے نزدیک متروک الحدیث ہیں۔

(۱۸۶) حرام بن سعید محیصہ رح

آپ کی کنیت ابونعیم انصاری حارثی ہے، اپنے والد اور حضرت براء ابن عازب سے حدیث روایت کرتے ہیں۔ ابن شہاب زہری نے آپ سے روایت کی ہے، ستر برس کی عمر میں ۱۱۳ھ میں انتقال فرمایا۔ حرام وحلال کی ضد ہے،

(۱۸۷) حماد بن سلمہ رح

دادا کا نام دینار ہے، کنیت ابوسلمہ ربیعی ہے ربیعہ بن مالک کے آزاد کردہ غلام ہیں، ماموں کا نام حمید

الطویل ہے، علماء بصرہ میں مشہور ہیں، اور ائمہ میں شمار کئے جاتے ہیں، آپ سے بہت احادیث مروی ہیں، آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے، پابندی سنت اور عبادت میں مشہور ہیں، سنہ ۱۴۲ھ میں انتقال فرمایا، ثابت البنانی اور حمید الطویل اور قتادہ سے آپ نے حدیث کی سماعت فرمائی۔ اور آپ سے یحییٰ بن سعید، ابن مبارک اور وکیع روایت کرتے ہیں۔

(۱۸۸) حماد بن زید ازدی رح

محدثین آپ پر بہت اعتماد کرتے ہیں، ثابت بنانی اور دوسرے حضرات سے آپ نے روایت کی ہے، عبداللہ ابن مبارک اور یحییٰ بن سعید آپ سے روایت کرتے ہیں، آپ کی ولادت سلیمان بن عبدالملک کے زمانہ میں ہوئی تھی اور پھر سنہ ۱۹۹ھ میں انتقال فرمایا، آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔

(۱۸۹) حماد بن ابی سلیمان اشعری رح

آپ کے والد ابی سلیمان کا نام مسلم بھی ہے، کوفہ کے رہنے والے اور اکابر تابعین میں شمار ہوتے ہیں، آپ نے ایک جماعت سے حدیث کی سماعت کی ہے، آپ سے روایت کرنے والوں میں شعبہ اور سفیان ثوری کے نام مشہور ہیں، اپنے دور کے نامور عالم ہیں، آپ نے ابراہیم نخعی کو دیکھا ہے، سنہ ۱۲۰ھ میں انتقال فرمایا۔

(۱۹۰) حماد بن ابو حمید مدنی رح

آپ زید بن اسلم سے روایت کرتے ہیں، اور قعنبی نے آپ سے روایت کی ہے، کچھ لوگ آپ کو ضعیف کہتے ہیں

(۱۹۱) حمید بن عبدالرحمٰن رح

دادا کا نام عوف ہے، قریشی، مدنی اور زہری ہیں، کبار تابعی ہیں، آپ نے ۷۳ برس کی عمر میں سنہ ۱۰۵ھ میں انتقال فرمایا۔

(۱۹۲) حمید بن عبدالرحمٰن حمیری رح

آپ بصرہ کے ممتاز عالم، جلیل القدر تابعی اور اہل ثقہ سے ہیں، آپ نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابن عباس رض سے حدیث کی روایت کی ہے۔

(۱۹۳) حسن بصری رح

آپ کی کنیت ابوسعید ہے، زید بن ثابت کے آزاد کردہ ہیں۔ آپ کے والد کا نام یسار ہے، بیسان کے قیدیوں میں سے تھے، ربیع بنت نضر نے آزاد کیا تھا، حسن بصری مدینہ میں اسوقت پیدا ہوئے جب کہ خلافت عمر کے دو سال باقی رہ گئے تھے، ______

______ حضرت عمر نے حسن بصری کی تحنیک کی، آپ کی والدہ حضرت ام سلمہ کی خادمہ تھیں، جب یہ کسی کام کو جاتی تھیں تو ام المومنین اپنا دودھ بغرض تسلی منہ میں دیدیا کرتی تھیں، لوگوں کا کہنا ہے۔ حسن بصری کو جو مرتبہ اور کمال حاصل ہوا اس کا سبب یہی ہے کہ آپ نے ام المومنین کے پستان منہ میں لئے اور چوسے تھے، شہادت عثمانی کے بعد بصرہ میں مقیم ہو گئے تھے حضرت عثمان کو آپ نے دیکھا تھا، مگر بصرہ میں حضرت علی سے ملاقات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کیونکہ جب حضرت علی رض بصرہ آئے تھے تو یہ بصرہ میں نہیں تھے، البتہ آپ نے مدینہ میں حضرت علی کو دیکھا تھا، حضرت حسن بصری نے ابوموسیٰ اشعری، انس بن مالک، ابن عباس اور دوسرے حضرات صحابہ سے روایت حدیث کی ہے، آپ سے تابعین اور تبع تابعین کی ایک بڑی جماعت روایت کرتی ہے، آپ اپنے دور میں علم و فن اور زہد و تقویٰ نیز عبادت و ورع کے امام مانے جاتے تھے، آپ نے ماہ رجب سنہ ۱۱۰ھ میں انتقال فرمایا۔

(۱۹۴) حسن بن علی رح

دادا کا نام راشد واسطی ہے، آپ ابوالاحوص اور ہشیم سے روایت کرتے ہیں، امام ابو داؤد اور امام نسائی نے

آپ سے روایات کی ہیں، جملہ ائمہ کے نزدیک صادق الروایت مشہور ہیں، ۱۲۳ھ میں انتقال ہوا۔

(۱۹۵) حسن بن علی ہاشمی

آپ اعرج سے روایت کرتے ہیں، اور مسلم بن قتیبہ نے آپ سے روایت کی ہے، بخاری نے ان کو منکر حدیث لکھا ہے۔

(۱۹۶) حسن بن ابو جعفر جعفی رحمہ اللہ

آپ حضرت نافع اور ابن زبیر سے حدیث کی روایت کرتے ہیں، اور ابن مہدی نے آپ سے روایت کی ہے، کچھ لوگ آپ کو ضعیف کہتے ہیں۔ نہایت صالح علماء میں شمار ہوتے تھے، ۱۶۷ھ میں انتقال فرمایا۔

(۱۹۷) حنظلہ بن قیس رحمہ اللہ

مدینہ کے باشندے اور مشہور تابعی ہیں، آپ نے نافع بن خدیج سے حدیث کی سماعت کی تھی، یحییٰ بن سعید آپ سے روایت کرتے ہیں۔ اہل ثقہ سے ہیں۔

(۱۹۸) حبیب بن سالم رحمہ اللہ

نعمان بن بشیر کے مولیٰ سالم کے بیٹے ہیں، نعمان نے ان کو مکاتب بنا دیا تھا، آپ محمد بن منتشر سے حدیث کی روایت کرتے ہیں۔

(۱۹۹) حرب بن عبید اللہ ثقفی رحمہ اللہ

آپ کے نام اور حدیث دونوں میں اختلاف ہے، عطاء بن سائب نے ان کی حدیث روایت کی ہے، اختلاف یہیں سے شروع ہو گیا ہے، کیونکہ سفیان بن عیینہ نے عطاء سے اور وہ حرب سے اور وہ اپنے ماموں سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، مگر دوسری سند یہ ہے کہ ابو الاحوص عطاء سے اور عطاء حرب سے اور حرب اپنے نانا سے اور نانا اپنے باپ سے، تیسری سند یہ ہے کہ حرب نقل کرتے ہیں عطاء سے اور عطاء حرب بن ہلال ثقفی سے اور وہ اپنے نانا سے، اس کے بعد امام ابو داؤد کے یہاں اسطرح ہے کہ ابو داؤد حرب ابن عبد اللہ سے اور حرب اپنے نانا سے اور نانا اپنے والد سے، یہ روایت زیادہ مشہور ہے اور یہود و نصاریٰ سے عشر لینے کے متعلق ہے۔

(۲۰۰) حجاج بن حسان حنفی رحمہ اللہ

تابعی ہیں اور اہل بصرہ بن شمار کئے جاتے ہیں حضرت انس بن مالک وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی ہے، یحییٰ بن سعید اور یزید بن ہارون نے آپ سے روایت کی ہے۔

(۲۰۱) حجاج ابن حجاج رحمہ اللہ

آپ کے والد کے نام کے ساتھ اسلمی و باہلی و بصری بھی لکھتے ہیں، آپ فرزدق، قتادہ اور ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں، ابراہیم بن طہمان اور یزید بن زریع نے آپ سے روایت کی ہے، محدثین نے ان پر بھروسہ کیا ہے، ۱۳۱ھ میں انتقال فرمایا۔

(۲۰۲) حجاج بن یوسف ثقفی

یہ عبد الملک بن مروان کی طرف سے عراق و خراسان کا گورنر تھا، پھر اس کے بیٹے ولید کو گورنری دی گئی اس نے مقام واسط میں ۹۵ھ میں وفات پائی۔ عمر ۵۴ سال کی ہوئی۔ باب مناقب قریش میں اس کا ذکر آتا ہے، اور اس کی موت کا قصہ سعید بن جبیر کے تذکرہ میں آئے گا۔ جو حرف سین میں ہے۔

(۲۰۳) ابو جحیفہ خارقی ہمدانی رحمہ اللہ

آپ کا نام عمرو بن نصر ہے، آپ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

(۲۰۴) ابو حرہ رحمہ اللہ

آپ کا نام حنیفۃ الرقاشی ہے، اپنے چچا سے ایک حدیث باب الغضب میں بایں الفاظ روایت کرتے ہیں

الالا یحل مال امرء الا بطیب نفس منه

(۲۰۵) ابن حزم رح

آپ کی کنیت ابوبکر ہے، آپ محمد ابن حزم کے بیٹے ہیں ابوحیہ اور ابن عباس سے حدیث کی روایت کرتے ہیں اور ابن شہاب نے آپ سے روایت کی ہے۔

فصل صحابیات کے بیان میں

(۲۰۶) حضرت حفصہ بنت عمر رض

آپ ام المومنین ہیں حضرت عمر بن خطاب کی بیٹی ہیں، ماں کا زینب ہے، جو کہ مظعون کی بیٹی ہیں۔ پہلے ان کا نکاح خنیس بن حذافہ سے ہوا تھا، مگر خنیس کے ہمراہ ہجرت کر گئی تھیں، خنیس غزوۂ بدر کے بعد جب انتقال کر گئے تو حضرت عمر نے آپ کا نکاح حضرت ابوبکر اور حضرت عثمان سے کرنا چاہا مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ آخر ۳ھ میں یہ حضور اکرم کے نکاح میں آ گئیں، حضور نے آپ کو ایک طلاق دیدی تھی مگر وحی آئی کہ ایسا مت کرو کیونکہ وہ تمہاری جنت میں بی بی ہونگی۔ اور بہت روزہ دار اور نمازی ہیں، آپ نے اس کے بعد رجوع کر لیا، صحابہ اور تابعین کی ایک پوری جماعت آپ سے روایت کرتی ہے آپ نے ۶۰ برس کی عمر میں ۴۵ھ میں وفات پائی۔

(۲۰۷) حضرت حلیمہ بنت ابی ذویب رض

رسول اکرم کی دائی ہیں، ثویبہ لونڈی ابولہب کے بعد آپ نے حضور کو دودھ پلایا ہے، حلیمہ کے فرزند جو اس زمانہ میں حلیمہ کی گود میں تھے ان کا نام عبداللہ بن حارث تھا اور حلیمہ کی جو بیٹی رسول پاک کو گود میں کھلاتی تھیں ان کا نام شیما ہے، حضرت حلیمہ نے ۲ سال اور دو ماہ کے بعد رسول اکرم کو ان کی والدہ کو واپس کر دیا تھا، بعض لوگ کہتے ہیں کہ پانچ سال کے بعد واپس کیا تھا، عبداللہ بن جعفر آپ سے روایت کرتے ہیں، باب البر والصلہ میں آپ کا ذکر آتا ہے۔

(۲۰۸) حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالی

آپ ام المومنین ہیں، نام رملہ ہے، ابوسفیان بن صخر بن حرب کی بیٹی ہیں، آپ کی والدہ کا نام صفیہ ہے جو ابوالعاص کی بیٹی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی پھوپھی ہیں، رسول اکرم نے کب اور کس وقت نکاح کیا اس میں اختلاف ہے بعض کا کہنا ہے کہ حبشہ میں ہوا تھا، اور نجاشی نے باندھا تھا، اور مہر چار سو دینار تھے، بعض کا کہنا ہے کہ چار ہزار دینار مہر اپنے پاس سے ادا کئے تھے، اور رسول اکرم نے شرجبیل بن حسنہ کو ان کے لینے کو بھیجا تھا، یہ لیکر آئے اور مدینہ میں ہی آپ نے ان سے ملاقات فرمائی۔

ایک روایت یہ بھی ہے کہ مدینہ میں ہی شادی ہوئی تھی، اور حضرت عثمان نے نکاح باندھا تھا۔ آپ نے ۴۴ھ میں وفات پائی۔ ایک بڑی جماعت آپ سے روایت کرتی ہے۔

(۲۰۹) حضرت ام الحصین رض

آپ اسحاق کی بیٹی ہیں قبیلہ احمس سے تعلق رکھتی ہیں، آپ کے صاحبزادے یحیی بن حصین نے آپ سے روایت کی ہے، حجۃ الوداع میں شریک ہوئی تھیں۔

(۲۱۰) حضرت ام حرام رض

آپ ملحان بن خالد کی بیٹی ہیں، قبیلہ بنی بخار سے تعلق رکھتی ہیں، آپ ام سلیم کی بہن ہیں، مسلمان ہوئیں اور دست رسول پر بیعت کی، رسول اکرم آپ کے گھر دوپہر کو قیلولہ فرمایا کرتے تھے، شوہر کا نام حضرت عبادۃ بن صامت ہے، روم میں اپنے شوہر کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے درجہ شہادت حاصل کیا، مقام قبرس میں دفن ہوئیں، آپ سے آپ کے بھانجے انس بن مالک

اور شوہر روایت کرتے ہیں۔ حافظ ابن عبد البر کہتے ہیں کہ سوائے کنیت کے پورا نام ان کا نہیں مل سکا۔ خلافت عثمانی میں آپ نے انتقال فرمایا۔ بلھان کو میم کے زیر اور ح کے زبر سے پڑھنا چاہیئے۔

(۲۱۱) حضرت حمنہ بنت جحش رض

آپ ام المومنین حضرت زینب کی بہن، قبیلہ اسد سے تعلق رکھتی ہیں، شوہر کا نام مصعب بن عمیر ہے، مگر جنگ میں ان کے شہید ہونے کے بعد آپ نے طلحہ بن عبداللہ سے نکاح کر لیا تھا

فصل تابعیات کے بیان میں

(۲۱۲) حُسنا بنت معاویہ صرمیہ

یہ اپنے چچا سے اور چچا رسول اکرم سے حدیث بیان کرتے ہیں، آپ سے عوف اعرابی روایت کرتے ہیں، آپ کی حدیث اہل بصرہ میں رائج ہے، ابن ماکولا نے آپ کے متعلق الیسا ہی لکھا ہے، حازمی نے ان کا نام خنسا بنت معاویہ لکھا ہے، اور بعض نے حسنا صرمیہ لکھا ہے، آپ کے وہ چچا کے نام حارث اور اسلم ہیں، صرمیہ میں من کو زبر سے پڑھنا چاہیئے حُسنا حسن سے ماخوذ ہے، فُعلاً کے وزن پر۔

(۲۱۳) حفصہ بنت عبد الرحمٰن رح

آپ حضرت ابوبکر رض کی پوتی ہیں، شوہر کا نام منذر بن زبیر بن عوام ہے۔

(۲۱۴) اُم حُبیرہ رح

آپ طلحہ بن مالک کی آزاد کردہ ہیں، اپنے آقا سے روایت کرتی ہیں آپ کی حدیث محمد بن ابی رزین اپنی والدہ سے اور وہ ام جریرہ سے روایت کرتی ہیں۔ آپ کی حدیث اشراط ساعت میں آئی ہے۔

حرف الخاء

فصل حضرات صحابہ کے بیان میں

(۲۱۵) حضرت خالد بن ولید قرشی مخزومی رض

آپ کی والدہ کا نام لبابتہ الصغریٰ ہے، جو ام المومنین حضرت میمونہ کی بہن ہیں، جاہلیت میں اشراف قریش میں شمار ہوتے تھے، رسول اکرم نے آپ کو سیف اللہ کا خطاب عطا فرمایا تھا، آپ نے سنہ ۲۱ھ میں وفات پائی اور حضرت عمر کو کچھ وصیت بھی کی، آپ سے آپ کے خالہ کے بیٹے عبداللہ بن عباس اور علقمہ اور جبیر بن نفیر روایت کرتے ہیں

(۲۱۶) حضرت خالد بن ہوذہ عامری رض

اپنے بھائی حرملہ کے ساتھ خدمت رسولؐ میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئے، پھر اپنے قبیلہ خزاعہ میں واپس جا کر اسلام کی خوشخبری سنائی۔ آپ مولفتہ القلوب میں شمار ہوتے ہیں، رسول پاک نے آپ سے غلام باندی خرید فرمائی تھی۔ اور ان کے واسطے ایک عہد نامہ لکھدیا تھا۔

(۲۱۷) حضرت خلاد بن سائب خزرجی رض

آپ اپنے والد اور زید بن خالد سے روایت کرتے ہیں، آپ سے حبان بن واسع نے روایت کی ہے۔

(۲۱۸) حضرت خباب بن ارت تمیمی رض

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے، یہ زمانہ جاہلیت میں قید کر لیے گئے تھے مگر قبیلہ خزاعہ کی ایک عورت نے خرید کر آزاد کر دیا تھا، دار ارقم میں داخلہ رسول سے قبل مسلمان ہوئے تھے، آپ کو قبول اسلام کی وجہ سے بے حد تکالیف پہونچائی گئیں، مگر آپ نے صبر سے کام لیا، کوفہ میں سکونت اختیار کر لی تھی اور پھر اسی جگہ سنہ ۳۷ھ میں ۷۳ برس کی عمر میں انتقال فرمایا، ایک جماعت کثیر آپ سے روایت کرتی ہے۔

(۲۱۹) خارجہ بن حذافہ قریشی وعدوی

قریش کے ماہر سواروں میں ہیں، کہا جاتا ہے کہ یہ ایک ہزار سواروں کے برابر تھے، آپ اہل مصر میں شمار ہوتے ہیں اور اسی بنا پر آپ خارجیوں کے ہاتھ سے قتل ہوئے آپ پر عمرو بن العاص ہونے کا دھوکہ ہوا - یہ خارجی ان تین میں سے ایک ہے جنہوں نے علیؓ ومعاویہ اور عمرو بن العاص کے قتل پر اتفاق کیا تھا، اور ان سے ہر ایک اپنی اپنی جگہ اپنے عہد کے مطابق قتل کی کوشش میں لگا ہوا تھا پس خدا کا فیصلہ حضرت علی کے حق میں پورا ہوا، اور وہ دونوں بچ گئے - خارجہ کا قتل سنہ ۴۰ھ میں واقع ہوا -

(۲۲۰) حضرت خزیمہ بن ثابتؓ

آپ کی کنیت ابو عمارہ ہے، مدینہ کے رہنے والے اور قبیلہ اوس سے تعلق رکھتے ہیں، ذوالشہادتین کے لقب سے مشہور ہیں، جنگ بدر اور اس کے بعد تمام غزوات میں شریک ہوئے، جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھے، اور عمار بن یاسر کی شہادت کے بعد تلوار سونت کر گھس گئے، خوب لڑے اور شہید ہوگئے، روایت کرنے والوں میں آپ کے بیٹے عبداللہ اور عمارہ کے علاوہ جابر بن عبداللہ کے نام ہیں خزیمہ کو خ کے پیش اور ز کے زبر کے ساتھ، عمارہ میں ع کا پیش ہے،

(۲۲۱) حضرت خزیمہ بن جزءؓ

آپ کی کنیت ابو عبداللہ السلمی ہے آپ سے آپ کے بھائی حبان بن جزء روایت حدیث کرتے ہیں، ان کا شمار عرب کے نامور لوگوں میں ہوتا ہے، جزء جیم کے زبر اور اس کے بعد ہمزہ کے ساتھ ہے، اصحاب حدیث نے جزء کو جیم کے زبر اور ز کے زیر اور آخر میں ی کے ساتھ پڑھا ہے، یہ بیان عبدالغنی کا ہے، مگر حافظ دار قطنی نے جیم کا کسرہ اور ز کے سکون کو تحریر کیا ہے، حبان کو ح کے کسرہ اور ب کی تشدید سے پڑھنا چاہئے

(۲۲۲) حضرت خزیم بن اخرمؓ

دادا کا نام شداد بن عمر بن فاتک اسدی ہے، اپنے دادا کی طرف نسبت کئے جاتے ہیں اس لئے خزیم بن فاتک بھی کہتے ہیں، اہل شام میں شمار ہوتے ہیں، بعض نے کوفیوں میں شمار کیا ہے، ایک بڑی جماعت آپ سے روایت کرتی ہے -

(۲۲۳) حضرت خبیب بن عدیؓ

آپ مدینہ کے باشندے، قبیلہ اوس سے متعلق اور جنگ بدر میں موجود تھے، سنہ ۳ھ میں غزوہ رجیع میں کافروں نے قید کر لیا تھا، جب مکہ میں لائے گئے تو حارث بن عمر جس کو آپ نے بدر میں قتل کیا تھا، کے رشتہ داروں نے خرید کر اپنے پاس رکھا اور ایک دن شہید کر کے سولی پر لٹکا دیا، مسلمانوں میں پہلے شخص آپ ہیں جن کو سولی دی گئی - حارث بن برصاء آپ سے روایت کرتے ہیں - صحیح بخاری کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حالت قید میں ایک استرہ ان کے ہاتھ آگیا، پھر حارث کی بیٹی کے کسی بچہ کو آپ نے گود میں بٹھا لیا، عورت بچے اور استرے کو دیکھ کر گھبرائی خبیب سمجھ گئے اور فرمایا، کیا تم سمجھتی ہو کہ میں اس کو قتل کرونگا، ہرگز نہیں میں ایسا نہیں ہوں، یہ عورت کہتی ہے کہ میں نے خبیب سے بہتر کوئی قیدی نہیں دیکھا عورت کا بیان ہے کہ جن دنوں میں مدینہ میں پھل کا نام نہیں ہوتا تھا، میں خبیب کو انگور کے خوشہ سے انگور کھاتے دیکھتی تھی، اور خبیب فرماتے تھے یہ رزق مجھ کو خاص خدا نے عنایت کیا ہے، کہتے ہیں - کہ جب خبیب کو حرم میں سے قتل کے لئے باہر لے چلے تو انہوں نے کہا کہ مجھ کو اتنی مہلت دیدو کہ میں دو رکعتیں پڑھ لوں، چنانچہ اجازت مل گئی، رکعتیں پڑھ کر فرمایا، اگر یہ لوگ میری ضعف دلی کا خیال نہ کرتے تو میں ابھی اور

رکعات پڑھنا۔ درحقیقت خبیب وہ شخص ہیں کہ ہر مسلمان کے واسطے جو اس طرح قتل کیا جائے دو رکعت پڑھنا مسنون کر دیں ہیں، آپ نے نماز کے بعد حسب ذیل دعا مانگی۔ اے اللہ ان میں سے ایک ایک کو شمار کر کے قتل فرما اور کسی کو باقی مت چھوڑ۔ پھر آپ نے یہ شعر پڑھے

فلست ابالی حین اقتل
علی ای شق کان فی اللہ مضجعی
وذالک فی ذات الالہ وان یشأ
یبارک علی اوصال شلو ممزع

(۲۲۴) حضرت خنیس بن حذافہ قریشی رضؓ

رسول اکرم سے قبل حضرت حفصہ بنت عمر کے شوہر تھے، بدر میں پھر احد میں شریک ہوئے، زخم آیا اور مدینہ پہونچکر جان دیدی، لاولد تھے، خنیس مصغر ہے،

(۲۲۵) حضرت ابو خراش حدرد سلمیؓ

صحابیت کا شرف رکھتے ہیں۔ خراش کو خ کے زیر سے اور حدرد کو ح کے زبر سے پڑھنا چاہئے۔

(۲۲۶) حضرت ابو خلاد رضؓ

آپ صحابی ہیں، حافظ ابن عبد البر نے نام ونسب سے ناواقفیت کا اظہار کیا ہے، آپ کی حدیث یحییٰ بن سعید معتبر جانتے ہیں، جس کہ ابو فروہ نقل کرتے ہیں۔ کہ فرمایا رسول اکرم نے جب تم کسی مومن کو دیکھو کہ اس کو دنیا کے بارے میں زہد عطا کیا گیا ہے، اور کم گوئی دی گئی ہے، تو اس کی صحبت اختیار کرو۔ اس لئے کہ وہ حکمت سکھائے گا۔ دوسری روایت بھی اسی طرح ہے لیکن ابو فروہ اور ابو خلاد کے درمیان اس حدیث میں ابو مریم کا واسطہ ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

فصل تابعین کے بیان میں

(۲۲۷) خثیمہ بن عبد الرحمن رحؒ

آپ ابو سبرہ جعفی کے پوتے ہیں، جن کا نام یزید بن مالک بھی ہے، حضرت خثیمہ اکابر تابعین سے ہیں، آپ ابو وائل سے پہلے وفات پا گئے تھے، حضرت علیؓ اور ابن عمر سے حدیث کی سماعت کی تھی، آپ سے اعمش، منصور عمرو بن مُرّہ روایت کرتے ہیں، دو لاکھ ترکہ میں ملا تھا، جسے علما پر خرچ کر دیا، خثیمہ کو خ کے زبر اور ث کے زیر کے ساتھ، سبرہ سین کے زیر سے پڑھنا چاہئے۔

(۲۲۸) خالد بن معدان

آپ کی کنیت ابو عبد اللہ شامی کلاعی ہے، آپ حمص کے رہنے والے تھے، فرماتے تھے، میں ستر صحابہ سے ملا ہوں، آپ علما شام میں اہل ثقہ سے ہیں، ۱۰۴ھ میں بمقام طرطوس انتقال فرمایا، معدان میں میم کا فتح پڑھنا چاہئے۔

(۲۲۹) خالد بن عبد اللہ واسطی رحؒ

آپ حصین وغیرہ سے روایت کرتے ہیں، بڑے اہل اللہ تھے، کہا جاتا ہے کہ آپ نے اللہ سے خود کو تین مرتبہ خریدا اور پھر اپنے وزن کے برابر چاندی خیرات فرمائی آپ سنہ ۱۱۰ھ میں پیدا ہوئے، اور سنہ ۱۸۲ھ یا سنہ ۱۷۹ھ میں انتقال فرمایا۔

(۲۳۰) خارجہ بن زید بن ثابت انصاریؒ

نامور تابعی ہیں عہد عثمانی میں موجود تھے، اپنے والد اور دوسرے صحابہ سے حدیث کی سماعت کی تھی، آپ مدینہ کے فقہائے سبعہ میں ہیں۔ نہایت معتمد اور اہل ثقہ ہیں، آپ سے زہری روایت کرتے ہیں، سنہ ۹۹ھ میں انتقال فرمایا۔

(۲۳۱) خارجہ بن صلت برجمی رح

قبیلہ بنی تمیم سے تعلق رکھتے ہیں، جو کہ حضرت عبداللہ بن مسعود اور اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں، آپ سے .... امام شعبی نے روایت کی ہے، اہل کوفہ میں آپ کی حدیث بہت معتبر ہے۔

(۲۳۲) خشف بن مالک رح

آپ قبیلہ طے کے باشندے ہیں، اپنے والد، چچا اور عمرو بن مسعود سے روایت کرتے ہیں، زید بن جبیر نے آپ سے روایت کی ہے، بہت معتبر راوی ہیں خشف کو خ کے کسرہ سے پڑھنا چاہیئے۔

(۲۳۴) ابو خلدہ تمیمی رح

والد کا نام خالد بن دینار ہے، بصری و سعدی کہلاتے ہیں، خیاطی کیا کرتے تھے، تابعین میں اہل ثقہ ہیں حضرت انس سے روایت کرتے ہیں۔ آپ سے وکیع وغیرہ نے روایت کی ہے، خلدہ کو خ کے فتح سے پڑھنا چاہیئے

(۲۳۵) ابن خطل (علیہ اللعنہ)

اس کا اصلی نام عبداللہ بن خطل تمیمی ہے سخت مشرک تھا، فتح مکہ کے دن حضور کے حکم سے قتل کیا گیا۔ خطل میں خ اور ط کو مفتوح پڑھنا چاہیئے۔

فصل صحابیات کے بیان میں

(۲۳۶) حضرت خدیجہ بنت خویلد قرشیہ رض

ام المومنین ہیں۔ پہلی شادی ابو ہالہ بن زرارہ سے ہوئی، دوسری عتیق بن عائذ سے، اس کے بعد رسول اکرم کے نکاح میں آئیں۔ اس وقت عمر ۴۰ برس کی تھی، اور رسول اکرم ۲۵ برس کے تھے، آپ سے قبل حضور نے کسی سے نکاح نہیں کیا تھا، اسی طرح حضرت خدیجہ کی زندگی میں دوسرا نکاح نہیں کیا، یہاں تک کہ ان کی وفات ہو گئی۔ یہ سب سے پہلے تصدیق اسلام کرنے والی ہیں، اس وقت تک نہ مردوں میں اور نہ عورتوں میں کسی نے اسلام قبول کیا تھا، رسول اکرم کی تمام اولاد آپ ہی سے ہے، صرف حضرت ابراہیم جناب ماریہ قبطیہ سے تھے، آپ نے ۵ سال قبل ہجرت مکہ میں وفات پائی، بعض لوگوں نے ۳ سال اور ۴ سال قبل کہا ہے، نبوت کو ۱۰ سال گذر چکے تھے، وفات کے وقت عمر ۶۵ سال کی تھی، رسول اکرم کے ساتھ ۲۵ برس رہیں۔ آپ کی قبر مقام حجون مکہ میں ہے۔

(۲۳۷) حضرت خولہ بنت حکیم رض

آپ عثمان بن مظعون کی بیوی ہیں، نہایت نیک اور فاضلہ خاتون تھیں، ایک جماعت کثیر آپ سے روایت کرتی ہے۔

(۲۳۸) حضرت خولہ بنت ثامر رض

آپ قبیلہ انصار سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کی حدیث اہل مدینہ میں عام ہے، آپ سے نعمان بن ابی العیاش زرقی روایت کرتے ہیں۔ بعض روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قیس بن بنی مالک بن النجار کی بیٹی ہیں، اور ثامر قیس کا لقب ہے۔ مگر صحیح یہ ہے کہ بنت ثامر اور خولہ بنت قیس الگ الگ ہیں

(۲۳۹) حضرت خولہ بنت قیس رض

آپ قبیلہ جہنیہ کی ہیں، اہل مدینہ میں آپ کی حدیث مقبول ہے، آپ سے نعمان بن خربوذ نے روایت کی ہے، خربوذ خ کے پیش کے ساتھ ہے۔

(۲۴۰) حضرت خنساء بنت خذام رض

دادا کا نام خالد ہے، آپ انصاریہ اسدیہ ہیں،

اہل مدینہ میں آپ کی حدیث مشہور و معروف ہے، حضرت ابوہریرہ، حضرت عائشہؓ اور دوسرے صحابہ کرام آپ سے روایت کرتے ہیں، خنساء کو خ کی فتح اور خذام میں خ مکسور پڑھنا چاہیئے۔

(۲۴۱) حضرت ام خالد بن سعیدؓ

ام خالد امویہ ہیں، اور سعیدؓ کے والد کا نام عاص ہے، یہ خاتون اپنی کنیت سے ہی مشہور ہیں۔ یہ ملک حبشہ میں پیدا ہوئیں تھیں، مدینہ میں آئیں تو عمر بہت کم تھی، بعد میں زبیر بن العوام کے نکاح میں آئیں کئی حضرات آپ سے روایت کرتے ہیں۔

حرف الدال

فصل صحابہ کرام کے بیان میں

(۲۴۲) حضرت دحیہ کلبی رضؓ،

نام ور صحابی ہیں، غزوہ احد اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ رسول اکرم نے ان کو سنہ ۶ھ میں قیصر شاہ روم کے پاس ایام صلح میں بھیجا، قیصر چاہتا تھا کہ ایمان لائے مگر ساتھیوں کے خوف سے مسلمان نہ ہو سکا۔ یہ شرف حضرت دحیہ کو حاصل ہے کہ جبرئیل امین آپ کی شکل میں رسول اکرم کے پاس وحی لایا کرتے تھے، ملک شام چلے گئے اور زمانہ معاویہ تک وہیں قیام کیا، بہت سے تابعین نے آپ سے روایت کی ہے، دحیہ کو دال کے کسرہ کے ساتھ اور بعض نے کہا ہے فتح کے ساتھ پڑھنا چاہیئے یہی اہل لغت کا خیال ہے۔

(۲۴۳) حضرت ابو درداءؓ

والد کا نام عامر انصاری خزرجی ہے، کنیت سے مشہور ہیں، بیٹی کا نام درداء ہے، اپنے خاندان میں سب سے زیادہ تاخیر سے یعنی آخر میں اسلام لائے۔ آپ بہت عاقل، عالم صالح اور صاحب حکمت بزرگ ہوئے ہیں۔ شام میں مقیم تھے، مگر دمشق ..... میں ۳۲ھ میں انتقال فرمایا۔

فصل تابعین کے بیان میں

(۲۴۴) داؤد بن صالحؒ

دادا کا نام دینار ہے۔ مدینہ کے باشندے انصار کے آزاد کردہ اور کھجوروں کے تاجر ہیں، اپنے والد، والدہ اور سالم بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں۔

(۲۴۵) داؤد بن حصینؒ

آپ حضرت عمرو بن عثمان بن عفان کے آزاد کردہ ہیں، آپ نے عکرمہ سے روایت کی ہے مالک وغیرہ آپ سے روایت کرتے ہیں۔ ۷۲ برس کی عمر میں ۱۳۵ھ میں انتقال فرمایا۔

(۲۴۶) ابن الدیلمیؒ

آپ کا نام ضحاک ہے، والد کا نام فیروز ہے، نامور تابعی ہیں، آپ کی حدیث اہل مصر میں عام و مقبول ہے، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ دیلم پہاڑ کا نام ہے اسی کی طرف آپ منسوب ہیں دیلمی میں دال کا فتح ہے، فیروز میں ف پر زبر پڑھنا چاہیئے

(۲۴۷) ابو داؤد کوفیؒ

نام نفیع ہے۔ حارث کے بیٹے ہیں جو نابینا تھے کوفہ کے رہنے والے ہیں، عمران بن حصین اور ابوبرزہ

سے روایت کرتے ہیں۔ سفیان ثوری اور شریک نے آپ سے روایت کی ہے، محدثین نے آپ کو متروک الحدیث کہا ہے، رفض کی طرف مائل تھے، آپ کا ذکر کتاب العلم میں آتا ہے۔

فصل صحابیات کے بیان میں

(۲۴۸) حضرت ام درداء رضی اللہ تعالیٰ

آپ کا نام خیرۃ ہے، والد کا نام حدرو ہے، قبیلہ اسلم سے تعلق رکھتی ہیں، آپ حضرت ابو درداء کی بیوی ہیں۔ عورتوں میں بڑی فاضلہ، عاقلہ، عابدہ اور متبع سنت اور صاحب الرائے ہوئی ہیں، اپنے شوہر سے دو سال قبل ملک شام میں عہد عثمانی میں آپ نے وفات پائی۔ ایک جماعت آپ سے روایت کرتی ہے۔

(حرف الذال)

فصل حضرات صحابہ کے بیان میں

(۲۴۹) حضرت ابوذر غفاری رضؓ

آپ کا نام جندب اور والد کا نام جنادہ ہے، بلند مرتبہ، زاہد اور مشہور صحابی و مہاجر ہیں، مکہ میں ابتدائی زمانہ میں مسلمان ہوئے اور پانچویں مسلمان ہیں قبول اسلام کے بعد واپس گئے اور عرصہ تک اپنی قوم میں رہتے رہے، اور پھر غزوۂ خندق کے بعد مدینہ میں خدمت رسول میں حاضر ہوئے۔ اور مقام ربذہ میں قیام کر لیا اور پھر وہیں عہد عثمانی میں ۳۲ھ میں انتقال فرمایا۔ بعثت رسول سے پہلے بھی عبادت کا شوق رکھتے تھے، آپ سے بہت سے صحابہ اور تابعین روایت کرتے ہیں۔

(۲۵۰) حضرت ذو مخبر رضؓ

آپ نجاشی کے بھتیجے اور رسول اکرم کے خادم ہیں، جبیر بن نفیر وغیرہ آپ سے روایت کرتے ہیں، آپ اہل شام میں شمار ہوتے ہیں۔ اور وہیں آپ کی احادیث ملتی ہیں۔ مخبر کو میم کے کسرہ کے ساتھ پڑھنا چاہیئے۔

(۲۵۱) حضرت ذوالیدین رضؓ

آپ کو خرباق بھی کہتے ہیں، بنی سُلیم سے تعلق رکھتے ہیں، صحابی اور حجازی ہیں، جس نماز میں رسول اکرم کو سہو واقع ہوا تھا اس میں آپ موجود تھے، خرباق کو خ کے زیر سے پڑھنا چاہیئے۔

(۲۵۲) ذوالسویقتین ؏؏

رسول اکرم نے پیش گوئی فرمائی ہے کہ یہ شخص حبشہ کا رہنے والا ہوگا، اور کعبہ کو ڈھانے کی کوشش کریگا

(حرف الراء)

فصل حضرات صحابہ کے بیان میں

(۲۵۳) حضرت رافع بن خدیج رضؓ

آپ کی کنیت ابو عبداللہ حارثی ہے، مدینہ کے باشندے ہیں جنگ اُحد میں جب ان کے تیر لگا تو رسول اکرم نے فرمایا۔ رافع کے تیر کی میں قیامت کے دن شہادت دونگا۔ رافع کا یہ زخم عبدالملک بن مروان کے زمانہ تک ہرا رہا۔ آپنے ۸۶ برس کی عمر میں ۷۳ھ میں مدینہ میں انتقال فرمایا۔ ایک بڑی جماعت آپ سے روایت کرتی ہے، خدیج کو خ کے زبر اور دال کے زیر سے پڑھنا چاہیئے۔

(۲۵۴) حضرت رافع بن عمرو غفاری رضؓ

آپ اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں، اکل تمر کے بارے میں آپ کی حدیث عبداللہ بن صامت روایت کرتے ہیں

(۲۵۵) حضرت رافع بن مکیث رضؓ

قبیلہ جہینیہ سے تعلق رکھتے ہیں، صلح حدیبیہ کے وقت موجود تھے، ہلال اور حارث دونوں بیٹوں نے روایت کی ہے، مکیث کو میم کے زبر اور ک کے زیر سے پڑھنا چاہیئے۔

(۲۵۶) حضرت رفاعہ بن رافع رضؓ

آپ کی کنیت ابو معاذ ہے، مدینہ کے رہنے والے ہیں، بدر اور تمام غزوات میں حاضر تھے حضرت علی کے ساتھ جمل اور صفین میں بھی شریک تھے، دور معاویہ کی ابتداء میں انتقال فرمایا۔ آپ کے دونوں بیٹے عبید اور معاذ اور بھتیجے یحییٰ بن خلاد نے آپ سے روایت کی ہے۔

(۲۵۷) حضرت رفاعہ بن سموال قرظی رضؓ

آپ نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدی تھیں، اس کے بعد عبدالرحمٰن بن زبیر نے نکاح کر لیا تھا، حضرت عائشہ رضؓ آپ سے روایت کرتی ہیں، سموال میں سین کا زیر ہے بعض نے فتح کہا ہے، زبیر میں زاء کا زبر ہے، بعض پیش کہتے ہیں، رفاعہ ام المومنین حضرت صفیہ کے ماموں ہیں۔

(۲۵۸) حضرت رفاعہ بن عبدالمنذر رضؓ

آپ انصار سے تعلق رکھتے ہیں، کنیت ابو لبابہ ہے۔ آپ کا ذکر حرف لام میں دیکھئے۔

(۲۵۹) حضرت رُوَیفع بن ثابت رضؓ

آپ کے دادا کا نام سکن ہے، انصاری ہیں، اہل مصر میں شمار ہوتے ہیں، ۴۶ھ میں امیر معاویہ نے آپ کو مغربی طرابلس کا امیر مقرر کیا تھا، آپ نے برقہ یا شام میں انتقال فرمایا۔ آپ سے حنش بن عبداللہ اور دوسرے حضرات روایت کرتے ہیں۔ رویفع رافع کی تصغیر ہے، حنش میں ح اور ن کا فتح ہے۔

(۲۶۰) حضرت رُکانہ بن عبد یزید رضؓ

آپ کے دادا کا نام ہاشم بن عبدالمطلب ہے، قرشی ہیں، نامور پہلوان تھے، آپ کی حدیث اہل حجاز میں عام ہے، حضرت عثمان غنی کے زمانہ تک زندہ رہے، بعض نے کہا ہے کہ ۴۲ھ میں انتقال فرمایا، ایک جماعت آپ سے روایت کرتی ہے، رکانہ میں راء پر پیش ہے۔

(۲۶۱) حضرت رباح بن ربیع اُسیدی رضؓ

آپ کاتب ہیں اور حدیث اہل بصرہ میں رائج ہے، قیس بن زہیر آپ سے روایت کرتے ہیں، اُسیدی کو ہمزہ کے پیش سے پڑھنا چاہیئے۔

(۲۶۲) حضرت ربیعہ بن کعب رضؓ

آپ کی کنیت ابو فراس اسلمی ہے، اہل مدینہ میں شمار ہوتا ہے، اور اہل صُفّہ سے تعلق رکھتے ہیں ایک روایت ہے کہ یہ رسول اکرم کے خادم بھی رہے ہیں۔ قدیم صحابی ہیں، سفر و حضر میں ساتھ رہتے تھے، آپ نے ۶۳ھ میں انتقال فرمایا۔ ایک جماعت آپ سے روایت کرتی ہے۔

(۲۶۳) حضرت ربیعہ بن حارث رضؓ

آپ کے دادا کا نام عبدالمطلب بن ہاشم ہے، رسول اکرم کے چچازاد بھائی ہیں شرف صحبت و روایت دونوں حاصل ہیں۔ عہد فاروقی میں ۲۳ھ میں انتقال فرمایا۔ آپ کے لئے فتح مکہ کے دن رسول اکرم نے فرمایا کہ پہلا خون اُن کا معاف کرتا ہوں، یہ بات اس لئے فرمائی کہ زمانہ جاہلیت میں ربیعہ کے بیٹے اکرم کو قتل کر دیا گیا تھا، لہٰذا رسول اکرم نے زمانہ اسلام میں اس کے خون کو لینا ناجائز کر دیا۔

(۲۶۴) ربیعہ بن عمرو جرشی

واقدی کہتے ہیں کہ ربیعہ اس دن قتل ہوئے جس دن راہط کا خروج واقع ہوا۔

(۲۶۵) حضرت ابو رافع اسلم رضؓ

رسول اکرم کے آزاد کردہ ہیں، نام سے زیادہ کنیت مشہور ہے، یہ قبطی تھے، اور پہلے حضرت عباسؓ کے غلام تھے، آپ نے رسول اکرم کو بطور ہدیہ پیش کیا تھا مگر حضرت عباس کے اسلام کی خوشی میں آزاد کر دیا۔ یہ غزوۂ بدر سے قبل مسلمان ہوئے تھے، آپ سے ایک جماعت کثیر نے روایت کی ہے، آپ نے وفات عثمان غنی سے چند روز قبل انتقال فرمایا۔

(۲۶۶) حضرت ابو رمثہ رفاعہ رضؓ

آپ کے والد کو ثیربی وتمیمی کہتے ہیں، آپ امرء القیس بن زید مناۃ بن تمیم کی اولاد سے ہیں، آپ کے نام میں اختلاف ہے بعض نے رفاعہ اور بعض نے عمارہ بیان کیا ہے، اپنے والد کے ساتھ خدمت رسول میں آئے تھے، اہل کوفہ میں شمار ہوتے ہیں، ایاد بن لقیط نے آپ سے روایت کی ہے، رمثہ میں رار کا کسرہ پڑھنا چاہئے۔

(۲۶۷) حضرت ابو رزین بن عامر رضؓ

آپ کا نام لقیط ہے، دادا کا نام صبرہ ہے ان کا ذکر حرف لام میں دیکھئے۔

(۲۶۸) حضرت ابو ریحانہ رضؓ

آپ شمعون بن یزید کے بیٹے ہیں، آپ بنو قریظہ سے تعلق رکھتے ہیں اور انصار کے حلیف ہیں، کہتے ہیں کہ آپ رسول اکرم کے آزاد کردہ ہیں، بیٹی کا نام ریحانہ ہے، جو نہایت فاضلہ عابدہ اور زاہدہ تھیں، شام کی سکونت اختیار کر لی تھی، ایک جماعت آپ سے روایت کرتی ہے،

فصل تابعین کرام کے بیان میں

(۲۶۹) ابو رجاء عمران رح

والد کا نام تمیم عطاری ہے۔ رسول اکرم کی حیات میں مسلمان ہوئے تھے، حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ وغیرہا سے روایت کرتے ہیں، آپ سے ایک کثیر جماعت نے روایت کی ہے، آپ بڑے ماہر قرات، زبردست عالم اور باعمل بزرگ تھے، سنہ ۱۰۵ھ میں کافی عمر پا کر انتقال کیا۔

(۲۷۰) حضرت ربیعہ بن ابی عبد الرحمٰن رح

آپ نامور تابعی اور فقہائے مدینہ سے ہیں۔ حضرت انس بن مالک اور سائب بن یزید سے حدیث کی سماعت کی تھی، سفیان ثوری اور مالک بن انس آپ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے سنہ ۱۳۳ھ میں انتقال فرمایا۔

(۲۷۱) ابو رافع یہودی۔

باپ کا نام حقیق ہے، اس کا اپنا نام عبد اللہ تھا حجاز کا مشہور یہودی تاجر ہے، معجزات میں اس کا ذکر حدیث براء میں ملتا ہے، حقیق کو ح کے پیش اور ق کے زبر سے پڑھنا چاہئے۔

(۲۷۲) رعل بن مالک

باپ کا نام عوف ہے، اس پر رسول اکرم نے قنوت میں لعنت اور بد دعا فرمائی تھی، یہ قرار کا قاتل ہے، رعل میں رار کا زیر پڑھنا چاہئے

فصل صحابیات کے بیان میں

(۲۷۳) حضرت ربیع بنت معوذ رض

آپ صحابیہ انصاریہ اور بلند رتبہ خاتون ہیں، اہل مدینہ اور اہل بصرہ میں آپ کی حدیث مروج ہے۔ ربیع میں راء کا پیش ب کا زبر اور ی کی تشدید ہے۔

(۲۷۴) حضرت ربیع بنت نضر رض

آپ حضرت انس بن مالک کی پھوپھی اور حارثہ بنت سراقہ کی والدہ ہیں، اور اس کی بخاری نے تصدیق کی ہے، نیز صحابی عورتوں میں آپ کا ذکر آتا ہے چنانچہ یہی صحیح ہے۔

(۲۷۵) حضرت رمیصا رض

آپ کا اصل نام ام سلیم بنت ملحان ہے، آپ انس بن مالک کی والدہ ہیں، مزید ذکر حرف سین میں دیکھئے

(حرف الزاء)

فصل صحابہ کرام کے بیان میں

(۲۷۶) حضرت زید بن ثابت انصاری رض

آپ رسول اکرم کے کاتب ہیں، جب مدینہ میں آئے تھے تو عمر ۱۱ برس کی تھی، آپ ان فقہا اور عالی مرتبہ صحابہ میں شمار ہوتے ہیں جن پر فرائض کا مدار ہے آپ نے تدوین قرآن میں بہت حصہ لیا ہے، نیز خلافت صدیقی میں کتابت قرآن بھی کی ہے، قرآن کو مصحف سے عہد عثمانی میں نقل کیا ہے، آپ نے ۵۶ برس کی عمر میں بمقام مدینہ وفات پائی۔ ایک جماعت کثیر نے آپ سے روایت کی ہے۔

(۲۷۷) حضرت زید بن ارقم انصاری رض

آپ کی کنیت ابو عمرو ہے، قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتے ہیں، کوفہ میں مقیم ہو گئے تھے، اہل کوفہ ہی میں شمار ہوتے ہیں اور وہیں ۶۶ھ میں انتقال فرمایا۔ بہت سے حضرات نے آپ سے روایت کی ہے۔

(۲۷۸) حضرت زید بن خالد رض

آپ قبیلہ جہینیہ سے تعلق رکھتے ہیں، کوفہ میں مقیم ہوئے اور وہیں ۷۸ھ میں انتقال فرمایا، عمر وقت وفات ۸۵ برس کی تھی، آپ سے عطاء بن یسار وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

(۲۷۹) حضرت زید بن حارثہ رض

آپ کی کنیت ابو اسامہ ہے، والدہ کا نام سعدیٰ بنت ثعلبہ ہے، جو کہ بنی معن سے تعلق رکھتی ہیں، ان کی والدہ ان کو لیکر اپنی قوم سے ملنے جارہی تھیں، راستہ میں معن بن جریر کے لوگوں نے ان کو لوٹ لیا، زید کو لیجاکر بازار عکاظ میں فروخت کر دیا، عمر ۸ برس کی تھی، حکیم بن حزام نے اپنی پھوپھی حضرت خدیجہ کے لئے ۴۰۰ سو دینار میں خرید لیا، حضرت خدیجہ نے رسول اکرم کی نذر کر دیا، جب یہ خبر حارثہ کو پہونچی تو وہ زر فدیہ لیکر حضور اکرم کی خدمت میں آئے، رسول اکرم نے فرمایا اگر زید کا دل چاہے تو وہ بڑی خوشی سے اپنے باپ کے ساتھ جاسکتا ہے اور اپنی قوم میں رہ سکتا ہے مگر زید نے رسول پاک کو چھوڑنا پسند نہیں کیا، اس وقت حضور اکرم نے فرمایا۔ لوگو! گواہ رہو کہ زید میرا بیٹا ہے، میرا وارث ہے اور میں اس کا وارث ہوں، چنانچہ اسوقت سے زید بن محمد کہلانے لگے۔ اس کے بعد اسلام آیا تو یہ حکم ہوا کہ اپنے بچوں کو ان کے اصلی باپوں کے نام سے پکارا جائے چنانچہ اس آیت میں اس کا تذکرہ ہے، اُدْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ

هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ۔ ایک قول کے مطابق زید مردوں میں سب سے پہلے مسلمان ہیں، کہتے ہیں کہ زید رسول اکرم سے دس یا بیس برس بڑے تھے: اور آپ نے اپنی آزاد کردہ لونڈی ام ایمن کی شادی ان سے کر دی تھی، اور انہیں سے ان کے یہاں اسامہ پیدا ہوئے۔ اس کے بعد حضرت نے زینب بنت جحش کی شادی ان سے کر دی، زید کو محبوب رسول اللہ کہا جاتا تھا، قرآن شریف میں سوائے زید کے اور کسی صحابی کا نام نہیں آیا، چنانچہ اس آیت میں ان کا ذکر ہے، فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا۔ آپ سے روایت کرنے والوں میں آپ کے بیٹے اسامہ اور دوسرے لوگوں کے نام ملتے ہیں، ۸ھ میں غزوہ موتہ میں شہید ہوئے، جمادی الاول کا مہینہ تھا، اور آپ امیر لشکر تھے، عمر ۵۵ برس کی تھی،

(۲۸۰) حضرت زید بن خطاب قریشیؓ

آپ حضرت عمر بن خطاب کے بڑے بھائی ہیں، مہاجرین اولین سے ہیں، حضرت عمر سے پہلے ایمان لائے، جنگ بدر اور تمام غزوات میں شرکت فرمائی ہے، جنگ یمامہ میں جو عہد ابوبکر میں ہوئی تھی اس میں شہید ہوئے، آپ سے عبداللہ بن عمر نے روایت کی ہے

(۲۸۱) حضرت زید بن سہل رضؓ

آپ کی کنیت ابو طلحہ سے مشہور ہے، لہذا حرف الطاء میں آپ کا ذکر دیکھئے۔

(۲۸۲) حضرت زبیر بن عوام قریشی رضؓ

رسول اکرم کی پھوپھی حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب آپ کی والدہ ہیں - ۱۲ برس کی عمر تھی جب کہ اپنی والدہ کے ساتھ ہی اسلام لے آئے تھے، چچا کو یہ بات بہت ناگوار ہوئی اور اس نے آپ کو دھوئیں میں بند کر دیا۔ مگر آپ نے اسلام نہیں چھوڑا۔ تمام غزوات میں رسول اکرم کے ساتھ شریک ہوئے، سب سے پہلے اللہ کے نام پر تلوار آپ نے نکالی، جنگ احد میں ثابت قدم رہے، آپ عشرہ مبشرہ میں ہیں، زبیر موصوف کا قد لمبا اور جسم ہلکا تھا، بعض نے کہا ہے کہ وہ گندمی رنگ تھے، جسم پر بال بہت تھے، رخسارے ہلکے تھے، عمرو بن جرموز نے ۳۶ھ میں مقام بصرہ میں جبکہ عمر ۶۴ برس کی تھی شہید کر دیا وادی سباع میں دفن کئے گئے۔ پھر وہاں سے بصرہ منتقل کئے گئے۔ آپ کے بیٹے عبداللہ اور عروہ آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(۲۸۳) حضرت زیاد بن لبید انصاری رضؓ

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے، جملہ غزوات میں حضور کے ساتھ رہے، آپ کو حضرموت کا گورنر بنایا گیا تھا، آپ سے عوف بن مالک اور ابو درداء نے حدیث بیان کی ہے، دور معاویہ کی ابتداء میں انتقال فرمایا۔

(۲۸۴) حضرت زیاد بن حارث صدائیؓ

آپ نے حضور اکرم کے ہاتھ پر بیعت کی اور پھر مؤذن رہے، اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں، صدائی کی ص کو پیش پڑھنا چاہیے۔

(۲۸۵) حضرت زاہر بن اسود اسلمیؓ

یہ ان حضرات میں سے ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے رسول اکرم سے بیعت کی تھی، اہل کوفہ میں شمار ہوتے ہیں۔

(۲۸۶) حضرت زراع بن عامرؓ

دادا کا نام عبدالقیس ہے، وفد عبدالقیس کے ہمراہ خدمت رسول میں حاضر ہوئے، اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں، آپ کی حدیث بھی وہیں مروج ہے

(۲۸۷) حضرت زرارہ بن ابی اوفیؓ

آپ مشہور صحابی ہیں، عہد عثمانی میں انتقال فرمایا۔

(۲۸۸) حضرت ابو زید انصاریؓ

رسول اکرم کی حیات میں پورا قرآن حفظ کر لیا تھا۔

آپ کے نام میں اختلاف ہے بعض نے سعید بن عمیر اور بعض نے قیس کہا ہے۔

(۲۸۹) حضرت ابوزہیر نمیری رض

آپ اہل شام میں شمار ہوتے ہیں۔

(۲۹۰) حضرت زبیدی رض

آپ کا نام منسبہ بن سعد بتاتے ہیں، زبید کی طرف منسوب ہیں، صحابی ہونا یقینی نہیں ہے، زبیدی کی ذات پر بحث ہے۔

فصل تابعین کرام کے بیان میں

(۲۹۱) زہیر بن عدی ہمدانی رح

آپ کوفی ہیں، مقام رے کے قاضی تھے، انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں، سفیان ثوری نے آپ سے روایت کی ہے، ۱۱۳ھ میں انتقال فرمایا ہمدانی کے میم کو ساکن پڑھنا چاہیئے۔

(۲۹۲) زہیر عربی نمیری رح

آپ بصری ہیں، عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں، معمر اور حماد بن زید آپ سے روایت کرتے ہیں، آپ اہل ثقہ ہیں۔

(۲۹۳) زیاد بن کُسَیب عدوی رح

آپ اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں۔ نامور تابعی ہیں، ابوبکرہ سے روایت کرتے ہیں، کُسَیب مصغر ہے،

(۲۹۴) زہرہ بن معبد قرشی رح

آپ کی کنیت ابوعقیل ہے، عین کے زبر کے ساتھ مصری شمار ہوتے ہیں، اپنے دادا عبداللہ بن ہشام وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی ہے، ایک بڑی جماعت نے آپ سے روایت کی ہے، آپکی حدیث زیادہ تر اہل بصرہ کے پاس ہیں۔

(۲۹۵) زہیر بن معاویہ رح

آپ کی کنیت ابوخیثمہ جعفی وکوفی ہے، جزیرہ میں مقیم تھے، حافظ حدیث، اور اہل ثقہ ہیں، ابواسحٰق ہمدانی اور ابوزبیر سے حدیث کی سماعت کی، ابن مبارک اور یحییٰ بن یحییٰ آپ سے روایت کرتے ہیں، کتاب الزکاۃ میں آپ کا ذکر آتا ہے، آپ نے ۱۷۳ھ میں انتقال فرمایا۔

(۲۹۶) زُمَیل بن عباس رح

آپ اپنے آقا عروہ سے روایت کرتے ہیں، آپ سے یزید بن ہاد نے روایت کی ہے، آپ کو ضعیف کہتے ہیں۔

(۲۹۷) زہری رح

آپ کے جداعلیٰ کا نام زہرہ بن کلاب ہے، اسی نسبت سے زہری کہلاتے ہیں، کنیت ابوبکر، نام محمد اور عبداللہ بن شہاب کے بیٹے ہیں، زبردست فقیہ محدث اور نامور تابعی ہیں، مدینہ کے فقہاء میں شمار ہوتے ہیں، علوم شریعت میں مرکزی حیثیت رکھتے ہیں مختلف مسائل کے حل کے لئے آپ کی طرف لوگ رجوع کرتے تھے، عمر ابن عبدالعزیز کہتے ہیں۔ کہ میں نے موجودہ زمانہ میں ان سے بڑا عالم نہیں دیکھا، اسی طرح مکحول نے لوگوں کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ میں ابن شہاب کو سب سے بڑا عالم جانتا ہوں۔ یہ بات تین مرتبہ کہی ۱۲۴ھ میں ماہ رمضان میں آپ نے انتقال فرمایا۔

(۲۹۸) زر بن حبیش اسدی رح

آپ کی کنیت ابومریم ہے، کوفہ کے باشندے ہیں، زمانہ جاہلیت میں ساٹھ برس اور پھر زمانہ اسلام میں ساٹھ برس گذارے، حضرت عبداللہ ابن مسعود کے شاگرد ہیں، عراق کے قاریوں میں ذی مرتبہ ہیں، حضرت عمرؓ سے حدیث کی سماعت کی تھی، ایک بڑی جماعت جس میں تابعین وغیر تابعین دونوں شامل ہیں۔ آپ سے

روایت کرتی ہے ۔ زِرّ کو زا ، کے زیر اور راء کی شدید سے اور حبیش کو حا ، کے پیش اور باء کے زبر سے پڑھنا چاہئے ۔

(۲۹۹) زُرارۃ بن ابی اوفیٰ رح

آپ بصرہ کے قاضی تھے ، صحابہ کرام (جن میں حضرت عبداللہ ابن عباس بھی ہیں) سے حدیث کی روایت کرتے ہیں ، چنانچہ ابن عباس رضہ سے آپ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اکرم سے دریافت کیا کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک کونسا عمل محبوب ہے ، فرمایا الحال المرتحل ، اس نے عرض کیا یہ کیا ہے ، فرمایا صاحب قرآن ہے یعنی وہ شخص جو قرآن کو شروع سے آخر تک پڑھتا چلا جائے ، اور آخر سے اول تک پڑھتا آئے آپ سے قتادہ اور عوف روایت کرتے ہیں ، کہتے ہیں . کہ ایک دن نماز کی امامت کر رہے تھے ، جب اس آیت پر پہونچے "فاذا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ" تو ایک چیخ ماری اور انتقال فرما گئے یہ ۹۳ سنہ ھ کا واقعہ ہے ۔

(۳۰۰) زیادہ بن حُدَیر رح

آپ کی کنیت ابو مغیرہ ہے ، بنی اسد سے تعلق رکھتے ہیں ، کوفہ کے باشندے اور مشہور تابعی ہیں ، حضرت علیؓ اور حضرت عمر رضہ سے حدیث کی سماعت کی تھی ، آپ سے ایک جماعت جس میں شعبی بھی شامل ہیں روایت کرتی ہے ، حُدیر کی حاء پر پیش اور دال پر زبر پڑھنا چاہئے ۔

(۳۰۱) زید بن اسلم رح

آپ کی کنیت ابو اسامہ ہے ، حضرت عمرؓ کے آزاد کردہ ہیں ، مدینہ کے باشندے اور نامور تابعی ہیں آپ نے صحابہ کی ایک جماعت سے روایت کی ہے ۔ سفیان ثوری ، ایوب سختیانی مالک اور ابن عیینہ آپ سے روایت کرتے ہیں ، ۱۳۶ سنہ ھ میں انتقال فرمایا ۔

(۳۰۲) زید بن طلحہ رح

آپ سے سلمہ بن صفوان زرقی روایت کرتے ہیں ، امام مالک نے آپ کی حدیث حیاء کے متعلق اخذ کی ہے ۔

(۳۰۳) زید بن یحییٰ دمشقی رح

آپ امام اوزاعی سے روایت کرتے ہیں ، آپ سے احمد اور دارمی نے روایت کی ہے ، اہل ثقہ ہیں ۔

(۳۰۴) ابو الزبیر محمد بن اسلم رح

مکہ کے باشندے اور حکیم بن حزام کے آزاد کردہ ہیں ، تابعین مکہ کے طبقہ ثانیہ میں شمار ہوتے ہیں جابر بن عبداللہ سے حدیث کی سماعت کی تھی ، بہت سے لوگ آپ سے روایت کرتے ہیں ، آپ نے ۱۲۵ سنہ ھ میں انتقال فرمایا ۔

(۳۰۵) ابو زرعہ عبداللہ رح

والد کا نام عبدالکریم ہے ، رے کے باشندے ہیں ، ایک ہی جماعت سے حدیث کی سماعت کی ہے ، آپ امام ، حافظ محدث ، صاحب ثقہ ، مشائخ اور حدیث کی اقسام کو جاننے والے ہیں ، ۲۶۴ سنہ ھ میں ۶۴ برس کی عمر میں بمقام رے انتقال فرمایا

فصل صحابیات کے بیان میں

(۳۰۶) حضرت زینب بنت جحش رضہ

یہ رسول اکرم کی زوجہ محترمہ ہیں ، والدہ کا نام امیمہ اور نانا کا نام عبدالمطلب ہے ، رسول کریم کی پھوپھی کی لڑکی ہیں ، پہلے خاوند زید بن حارثہ ہیں ، جب انہوں نے طلاق دیدی تو پھر رسول اکرم نے ان سے نکاح کرلیا نکاح ۵ سنہ ھ میں ہوا ۔ تمام بیویوں میں آپ نے رسول اکرم کی وفات کے بعد سب سے پہلے انتقال کیا ۔ ان کا پہلا نام برّہ تھا مگر حضور نے زینب رکھا حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ تمام عورتوں میں دین میں سب سے بہتر تھیں ، خدا سے ڈرنے والی ، سچ بولنے والی اور سب سے زیادہ قرابت کا خیال رکھنے والی تھیں صدقات دینے میں اور ہر اس کام میں جس سے خدا کا قرب حاصل

ہوتا ہے یہ اپنی جان تک لڑا دیتی تھیں۔ ۵۳ برس کی عمر میں سنہ ۲۰ھ میں انتقال فرمایا، حضرت عائشہؓ اور ام حبیبہؓ وغیرہ آپ سے روایت کرتی ہیں۔

(۳۰۷) حضرت زینب بنت عبداللہ ؓ

بنی ثقیف سے تعلق رکھتی ہیں، دادا کا نام معاویہ ہے، آپ کے شوہر کا نام عبداللہ بن مسعود ہے، چنانچہ شوہر کے علاوہ حضرت عائشہ، ابوسعید، اور ابوہریرہ آپ سے روایت کرتے ہیں،

(۳۰۸) حضرت زینب بنت ابی سلمہؓ

حضرت ام سلمہؓ جو زوجۂ رسول اکرم ہیں، ان کی بیٹی ہیں، ان کا نام بھی برّہ تھا مگر حضور نے بدل کر زینب رکھدیا، یہ حبشہ میں پیدا ہوئیں، شوہر کا نام عبداللہ بن زمعہ تھا، اپنے زمانہ کی عورتوں میں بڑی فقیہہ تھیں، ایک جماعت آپ سے روایت کرتی ہے، واقعۂ حرہ کے بعد آپ نے انتقال فرمایا۔

فصل تابعیات کے بیان میں

(۳۰۹) حضرت زینب بنت کعبؓ

آپ کے دادا کا نام عجرہ ہے، سالم بن عوف کے خاندان اور قبیلہ انصار سے متعلق تھیں۔

فصل صحابہ کرام کے بیان میں (حرف السین)

(۳۱۰) حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ

آپ کی کنیت ابواسحٰق ہے، والد کو مالک بن وہیب بھی کہتے ہیں، زہری اور قریشی ہیں، عشرہ مبشرہ میں داخل ہیں، ۱۷ برس کی عمر میں مسلمان ہوئے اور تیسرے مسلمان ہیں، خدا کی راہ میں سب سے پہلے آپ نے تیر پھینکا، رسول اکرم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک رہے، آپ بڑے مستجاب الدعوات تھے، چنانچہ لوگ ان کی بددعا سے ڈرتے تھے، رسول اکرم نے ان کے واسطے دعا فرمائی تھی کہ اے اللہ تو ان کے تیر کو خطا نہ کرنا اور ان کی دعا کو قبول کرنا، رسول اکرم نے آپ کے اور زبیر کے لئے فرمایا تھا "اِرْمِ فَدَاکَ اُمِّیْ وَاَبِیْ" یہ بات ان کے علاوہ اور کسی کے لئے نہیں فرمائی، حضرت سعد پستہ قد اور بھاری جسم کے تھے، بدن پر بال زیادہ تھے، مدینہ کے قریب اپنے مکان میں انتقال فرمایا، مروان بن حکم گورنر مدینہ نے نماز پڑھائی اور جنت البقیع میں سپرد خاک کئے گئے۔ یہ ۵۵ھ کا واقعہ ہے، عمر ستر برس سے کچھ زیادہ تھی، حضرات عشرہ مبشرہ میں سب سے آخر میں فوت ہوئے، حضرت عمر اور عثمان کے زمانہ میں کوفہ کے گورنر تھے، صحابہ اور تابعین کی کثیر جماعت نے آپ سے روایت کی ہے۔

(۳۱۱) حضرت سعد بن معاذؓ

آپ انصاری اور اوسی ہیں، عقبہ اولی اور ثانیہ کے درمیان اسلام لائے، آپ کی ترغیب سے عبدالاشہل کے خاندان کے سب لوگ مسلمان ہوگئے۔ چنانچہ انصار کا یہ پہلا خاندان تھا جو اسلام لایا۔ حضرت سعد کا نام رسول اکرم نے سیدالانصار رکھا تھا، کیونکہ قوم کے شریف اور سردار مانے جاتے تھے، جلیل القدر صحابی ہیں، بدر و احد میں بہت بہادری سے لڑے، خندق میں رگ اکحل پر تیر لگا تھا

خون بند نہیں ہوا چنانچہ ایک ماہ کے بعد ذیقعدہ ۵۵ھ میں انتقال فرما گئے۔ موصوف نے صرف سینتیس برس کی عمر پائی، بقیع میں سپرد خاک کئے گئے، بہت سے صحابہ آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(۳۱۲) حضرت سعد بن خولہ رضؓ

آپ غزوہ بدر میں شامل تھے، سال حجۃ الوداع میں بمقام مکہ انتقال ہوا۔

(۳۱۳) حضرت سعد بن عبادہ رضؓ

آپ کی کنیت ابوثابت انصاری ہے، ساعدی اور خزرجی ہیں، بارہ نقیبوں میں سے ایک نقیب اور انصار کے سردار و رئیس تھے، اپنی قوم میں باثر تھے، عہد فاروقی کے تیسرے سال ملک شام کے شہر حوران میں ۱۵ھ میں، اور دوسری روایت کے مطابق ۱۱ھ میں عہد صدیقی میں انتقال ہوا، اپنے غسل خانہ میں مر پڑے تھے، جسم سبز ہو گیا تھا، اور کوئی کہنے والا یہ شعر کہہ رہا تھا جو کہ نظر نہیں آتا تھا۔

نحن قتلنا سید الخزرج سعد بن عبادہ
ورمینا بسہمین فلم نخط فوادہ

یعنی ہم نے خزرج کے سردار سعد بن عبادہ کو ہلاک کر دیا، دو تیر چلائے جو نشانہ پر صحیح بیٹھے اور دل کو چھید دیا، چنانچہ عام خیال ہو گیا کہ کسی جن نے مارا ہے، بہت سے حضرات آپ سے روایت کرتے ہیں

(۳۱۴) حضرت سعد ابن ربیع انصاریؓ

مدینہ کے رہنے والے اور قبیلہ خزرج سے متعلق تھے، غزوہ احد میں شہادت حاصل کی، رسول اکرم نے عبدالرحمٰن بن عوف اور ان کو بھائی بھائی بنا دیا تھا، شہادت کے بعد خارجہ بن زید کے ہمراہ ایک ہی قبر میں دفن کئے گئے

(۳۱۵) حضرت سعد بن اطول جہنیؓ

آپ کو رسول اکرم کی مصاحبت کا شرف حاصل تھا آپ کے بیٹے عبداللہ اور ابونضرہ آپ سے روایت کرتے ہیں،

(۳۱۶) حضرت سعید بن زید قریشی رضؓ

آپ کی کنیت ابوالاعور ہے عشرۂ مبشرہ میں داخل ہیں، شروع زمانہ میں اسلام لائے اور ہر موقع پر رسول اکرم کے ساتھ رہے، البتہ غزوہ بدر میں حاضر نہیں تھے، کیونکہ یہ طلحہ بن عبیداللہ کے ساتھ قافلہ قریش کی تلاش میں گئے ہوئے تھے، مال غنیمت میں حضور نے آپ کو بھی حصہ دار بنایا تھا، حضرت عمر کی بہن فاطمہ ان کی بیوی تھیں، اور انہیں کی وجہ سے حضرت عمر مسلمان ہوئے تھے، رنگ گندمی، قد لمبا، اور جسم پر بال بہت تھے، ۵۱ھ میں مقام عقیق فوت ہوئے، جنت البقیع میں لا کر دفن کئے گئے۔ ستر سال سے زیادہ عمر ہوئی، ایک جماعت آپ سے روایت کرتی ہے۔

(۳۱۷) حضرت سعید ابن حریث قریشیؓ

آپ مخزومی بھی ہیں، فتح مکہ کے دن حضور کے ہمراہ تھے، عمر پندرہ برس کی تھی، آپ نے کوفہ میں سکونت اختیار کر لی تھی، پھر وہیں انتقال فرمایا اور وہیں دفن کئے گئے۔ حافظ ابن عبدالبر کا بیان ہے کہ ان کی قبر جزیرہ میں ہے، کوئی اولاد نہیں تھی، آپ کے بھائی عمرو آپ سے روایت کرتے ہیں،

(۳۱۸) حضرت سعید بن العاص قریشیؓ

آپ ہجرت کے سال پیدا ہوئے، شرفاء قریش میں شمار ہوتے تھے، حضرت عثمان کے حکم سے قرآن کی نقل کی تھی، حضرت عثمان نے آپ کو کوفہ کا گورنر بنایا تھا، طبرستان کے فاتح آپ ہی ہیں ۵۹ھ میں انتقال فرمایا۔

---

(۳۱۹) حضرت سعید بن سعد بن عبادہؓ

آپ انصاری ہیں، حضرت کی صحبت سے مشرف ہوئے، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، آپ سے شرجیل آپ کے بیٹے اور سہل بن امامہ روایت کرتے ہیں، واقدی نے ان کو صحابی تسلیم کیا ہے، حضرت علی نے آپ کو یمن کا گورنر مقرر کیا تھا۔

(۳۲۰) حضرت سبرہ بن معبد جہینیؓ

آپ مدینہ کے باشندے ہیں، بیٹے ربیع آپ سے روایت کرتے ہیں، مصر کے محدثین میں شمار ہوتے ہیں، سبرہ میں "س" پر زبر پڑھنا چاہیے۔

(۳۲۱) حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ

مدینہ کے رہنے والے اور ابو عباس کنیت ہے، پہلے ان کا نام حزن تھا، رسول اکرم نے بدل کر سہل رکھدیا، وفات رسول کے وقت پندرہ برس کے تھے، ۹۱ھ میں مدینہ میں انتقال فرمایا، بعض نے ۸۸ھ میں بیان کیا ہے، مدینہ کے آخری صحابی ہیں، روایت کرنے والوں میں آپ کے بیٹے عباس، اور زہری اور ابو حازم کے نام موجود ہیں۔

(۳۲۲) حضرت سہل بن ابی حثمہؓ

آپ کی کنیت ابو محمد ہے، آپ کو ابو عمارہ انصاری اوسی بھی کہتے ہیں، ۳ھ میں پیدا ہوئے، کوفہ کی سکونت اختیار کر لی تھی، اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں، آپنے مصعب بن زبیر کے زمانہ میں مدینہ میں انتقال فرمایا ایک بڑی جماعت آپ سے روایت کرتی ہے۔

(۳۲۳) حضرت سہل بن حنیف انصاریؓ

مدینہ کے رہنے والے ہیں، بدر، احد اور تمام غزوات میں شریک ہوئے، احد میں ثابت قدم رہے، وفات رسول کے بعد حضرت علی کے ساتھی اور رفیق رہے حضرت علی نے آپ کو مدینہ میں اپنا قائم مقام بنایا تھا، اس کے بعد فارس کا گورنر بنایا۔ آپ کے بیٹے ابوامامہ آپ سے روایت کرتے ہیں، ۳۸ھ میں کوفہ میں انتقال فرمایا۔

(۳۲۴) حضرت سہل بن بیضاءؓ

بھائی کا نام سہیل اور ماں کا نام بیضاء تھا، اور والد کا نام وہب بن ربیعہ ہے، یہ ان مسلمانوں میں ہیں جنہوں نے اپنے اسلام کو مکہ میں ظاہر کیا تھا۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ مکہ میں اسلام کو چھپاتے رہے اور بدر میں مشرکین کے ساتھ جب نکلے تو مسلمانوں نے گرفتار کر لیا، مگر عبداللہ بن مسعود نے شہادت دی کہ میں نے ان کو مکہ میں نماز پڑھتے دیکھا ہے، تو چھوڑ دیے گئے مدینہ میں وفات پائی، رسول اکرم نے ان کی نماز جنازہ اور ان کے بھائی کی نماز جنازہ پڑھائی تھی، چنانچہ ان کا ذکر نماز جنازہ کے بیان میں آتا ہے،

(۳۲۵) حضرت سہل بن حنظلیہؓ

حنظلیہ ان کے دادا کی ماں کا نام تھا، بعض نے ان کی ماں کا نام بتایا ہے، اسی لئے انہیں کی طرف منسوب ہوئے اور مشہور ہوئے، آپ کے والد کا نام ربیع بن عمرو تھا، آپ ان لوگوں میں شامل ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی، آپ نہایت درجہ فاضل، عابد، ذاکر، شاغل اور گوشہ نشین تھے، شام کی سکونت اختیار کر لی تھی، دور معاویہ کی ابتداء میں انتقال ہوا۔

(۳۲۶) حضرت سہیل بن عمرو قریشیؓ

آپ عامری بھی ہیں، ابو جندل کے والد تھے، قریش کے ممتاز لوگوں میں تھے، بدر کی لڑائی میں قید ہوئے، چونکہ خطیب قریش تھے لہذا حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ ان کے آگے کے دانت توڑ دئے جائیں تاکہ پھر یہ آپ

کے خلاف کوئی تقریر نہ کرنے پائیں، حضور نے فرمایا اے عمر! ان کو چھوڑ دو یہ عنقریب ایسی جگہ کھڑے ہو کر خطبہ پڑھینگے کہ تم ان کی تعریف کرو گے، چنانچہ سہیل ہی وہ شخص ہیں کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر اور وفات رسول کے بعد خطبہ دے رہے تھے اور مسلمانوں کو اختلاف سے دور رہنے کی تلقین کر رہے تھے، آپ نے عمواس کے طاعون میں ۱۸ھ میں وفات پائی، بعض نے کہا ہے کہ واقعہ یرموک میں شہید ہوئے، ابن عبدالبر بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ بہت سے لوگ حضرت عمر کے دروازہ پر جمع تھے، جن میں سہیل بن عمرو اور ابوسفیان بن حرب قریش کے بڑے لوگ بھی تھے، مگر حضرت عمر نے پہلے صہیب، بلال اور اہل بدر کو اندر بلایا، ابوسفیان نے کہا میں نے آج کی طرح کبھی نہیں دیکھا کہ اشراف قریش کو چھوڑ کر غلاموں کو اندر بلایا جا رہا ہے اور ہم ویسے ہی کھڑے ہیں، کوئی ہماری طرف توجہ نہیں کرتا، چنانچہ سہیل نے اس موقعہ پر کہا کہ اے قوم! خدا کی قسم تمہارے چہروں سے غصہ ٹپک رہا ہے، در حقیقت تم کو تو اپنے اوپر غصہ کرنا چاہئے کیونکہ جب سب لوگ خدا کی طرف بلائے گئے تھے تو تم نے دیر لگائی اور ان لوگوں نے جلدی اسلام قبول کر لیا، چنانچہ وہ شرف و فضیلت جو ان کو حاصل ہے وہ تمہاری قوت کے مقابلہ میں زیادہ بھاری ہے،

پھر فرمایا، اے لوگو یہ غلام اس فضیلت اسلام میں تم سے آگے نکل گئے، اب تمہارے لئے کوئی راستہ نہیں ہے کہ تم اس مقام تک پہونچو جہاں یہ پہونچ چکے ہیں، لہٰذا اب جہاد کو اپنے لئے لازم کر لو امید ہے کہ درجہ شہادت حاصل ہو۔

اس کے بعد حضرت سہیل ملک شام گئے، حسن کہتے ہیں کہ سہیل بڑے عقلمند، خدا کے معاملہ میں سچ بولنے والے تھے، چنانچہ ان کی یہ بات کتنی سچی ہے کہ خدا کس طرح اس شخص کو جس نے حکم کو قبول کرنے میں دیر لگائی اور جس نے جلدی کی برابر کرے گا۔

(۳۲۷) حضرت سہیل بن بیضاء رضؓ

آپ کا پورا ذکر سہیل ان کے بھائی کے ذکر میں ہو چکا ہے، شروع میں مسلمان ہوئے، ملک حبشہ کی طرف دو مرتبہ ہجرت کی۔ بدر اور تمام غزوات میں شریک ہوئے، آپ سے عبداللہ بن انیس اور انس بن مالک روایت کرتے ہیں، ۹ھ میں حیات رسول میں تبوک سے واپسی کے بعد انتقال فرمایا آپ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔

(۳۲۸) حضرت سمرہ بن جندب فزاری رضؓ

قبیلہ انصار کے حلیف تھے، قرآن کے حافظ تھے، رسول اکرم سے آپ نے بہت روایت کی ہے، اور ایک جماعت آپ سے روایت کرتی ہے، ۵۹ھ کے آخر میں بمقام بصرہ انتقال فرمایا۔

(۳۲۹) حضرت سلیمان بن صرد رضؓ

آپ کی کنیت ابومطرف ہے، قبیلہ خزاعہ سے تعلق رکھتے تھے، بہت بڑے فاضل، عابد اور نیک مزاج واقع ہوئے تھے، ابتداء سے ہی کوفہ کو مسکن بنا لیا تھا، آپ نے ۹۳ برس کی عمر میں انتقال فرمایا۔ صرد میں ص کا پیش اور راء پہ زبر پڑھنا چاہئے۔

(۳۳۰) حضرت سلیمان بن بریدہ اسلمی رضؓ

آپ اپنے والد عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں، اور علقمہ وغیرہ نے آپ سے روایت کی ہے، ۱۰۵ھ میں انتقال فرمایا۔

(۳۳۱) حضرت سلمہ بن اکوع اسلمیؓ

آپ کی کنیت ابومسلم ہے، مدینہ کے باشندے اور درخت کے نیچے بیعت کرنے میں شامل تھے، آپ کو پیدل جنگ کرنے میں بڑی مہارت حاصل تھی،

اسّی برس کی عمر میں ۵۹ھ میں بمقام مدینہ منورہ انتقال فرمایا۔ بہت سے حضرات آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(۳۳۲) حضرت سلمہ بن ہشام قریشی رض

آپ مخزومی ہیں، مہاجرین حبشہ میں شامل ہیں، بڑے صالح صحابی مانے جاتے ہیں، آپ ابوجہل کے بھائی تھے ابتداء میں مسلمان ہوئے، اور بہت تکالیف برداشت کیں، قید میں ڈالے گئے، رسول اکرم نے دعائے قنوت میں دوسرے کمزوروں اور ضعیفوں کے ساتھ ان کو بھی شامل فرمایا تھا، جنگ بدر میں اس لئے شامل نہ ہوسکے کہ مکہ میں مقید تھے، ۱۴ھ میں بعہد فاروقی جنگ مرج الصغیر میں شہادت حاصل کی۔

(۳۳۳) حضرت سلمہ بن صخر انصاری بیاضی رض

آپ کا نام سلیمان بھی کہا گیا ہے، یہی وہ صحابی ہیں جنہوں نے اپنی بیوی سے ظہار کے بعد جماع کرلیا تھا، عاجزی اور گریہ آپ کی خاص عادت تھی، سلیمان بن یسار اور ابن مسیب نے آپ سے روایت کی ہے، بخاری نے آپ کو غیر معتبر کہا ہے۔

(۳۳۴) حضرت سلمہ بن مُحبِّق رض

آپ کی کنیت ابو سنان ہے، بعض نے محبق کا نام صخر بن عتبہ ہذلی بھی بیان کیا ہے، آپ اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں، مُحبِّق میں میم کا پیش اور بار کا کسرہ پڑھنا چاہیئے۔ مگر اصحاب حدیث نے مُحبَّق کی باء پر فتح کہا ہے،

(۳۳۵) حضرت سلمہ بن قیس اشجعی رض

آپ کا اہل کوفہ میں شمار ہوتا ہے، مگر ابو عاصم ان کو شامی کہتے ہیں، ہلال بن یساف وغیرہ آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(۳۳۶) حضرت سلمان فارسی رض

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے، آپ حضور اکرم کے آزاد کردہ ہیں، فارسی الاصل ہیں، "رامہرمز" کے رہنے والے ہیں، بعض نے کہا ہے کہ مضافات اصفہان سے ایک گاؤں ہے "جی"، وہاں کے باشندے تھے، مذہب کی تلاش میں گھر سے نکلے تھے، چنانچہ عیسائی ہوئے، ان کی کتابیں پڑھیں اور بڑی مشقتیں برداشت کیں، کچھ دن کے بعد ایک عربی قوم نے پکڑ کر یہودی کے ہاتھ فروخت کردیا مگر آپ نے یہودیوں سے مکاتبت کرلی، رسول اکرم نے اس مکاتبت کے ادا کرنے میں آپ کی مدد فرمائی اور آپ رسول اکرم کے پاس آگئے، کہا جاتا ہے کہ دس سے زیادہ آقاؤں کی غلامی کے بعد مدینہ آئے اسلام قبول کیا، حضور نے فرمایا۔۔ سلمان ہمارے اہل بیت میں سے ہیں۔ اور فرمایا جنت ان کی مشتاق ہے، آپ نے لمبی عمر پائی بعض کہتے ہیں کہ دو سو پچاس برس تک زندہ رہے بعض نے کہا ہے کہ ۳سو۵۰ برس۔ مگر پہلی روایت درست ہے سلمان موصوف بجز اپنی کمائی کے اور کچھ نہیں کھاتے تھے کوئی ان کو دیتا تھا وہ دوسروں کو دیدیتے تھے، آپ کے بیشمار فضائل ہیں، حضور اکرم نے بہت تعریف فرمائی ہے، آپ نے ۳۵ھ میں مدائن میں انتقال فرمایا، حضرت انس اور ابوہریرہ آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(۳۳۷) حضرت سلمان بن عامر ضبی رض

آپ اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں، بعض علماء کا خیال ہے کہ روایت کرنے والے صحابیوں میں یہ تنہا ضبی تھے۔

(۳۳۸) حضرت سفینہ رض

آپ رسول اکرم کے آزاد کردہ ہیں، بعض نے کہا کہ ام المومنین ام سلمہ رض کے آزاد کردہ ہیں، آپ کے نام کے متعلق اختلاف ہے، کسی نے رباح کہا ہے۔ اور کسی نے مہران کہا ہے، آپ فارس کے

رہنے والے تھے، ایک مرتبہ رسول اکرم سفر میں تھے، راستہ میں آپ کے ساتھیوں میں سے جب کوئی تھک جاتا تو اپنی تلوار، برچھا اور ڈھال وغیرہ سامان ان کو دیدیتا، چنانچہ رسول اکرم نے یہ حالت دیکھ کر فرمایا، انت سفینۃ یعنی تم تو کشتی ہو کہ سب کا سامان اٹھاتے چلے جاتے ہو۔ سفینہ موصوف سے ان کے بیٹوں عبدالرحمن، محمد اور زیاد نے روایت کی ہے، نیز دیگر حضرات بھی روایت کرتے ہیں۔

(۳۳۹) حضرت سالم بن معقل رض

آپ ابو حذیفہ بن عتبہ کے آزاد کردہ اور فارس (اصطخر) کے رہنے والے تھے، بڑے فاضل اور محترم صحابہ میں تھے، جماعت قراء میں خاص مرتبہ حاصل تھا، چنانچہ رسول اکرم نے فرمایا۔ کہ چار آدمیوں سے قرآن سیکھو، ابن ام عبد سے، ابی بن کعب سے، سالم بن معقل سے اور معاذ بن جبل سے۔ حضرت سالم بدر میں شامل تھے، آپ سے ثابت بن قیس اور ابن عمر وغیرہ نے روایت کی ہے،

(۳۴۰) حضرت سالم بن عبید اشجعی رض

آپ کو اصحاب صفہ میں شمولیت کا شرف حاصل ہے اہل کوفہ میں شمار ہوتے ہیں، ہلال بن یساف وغیرہ آپ سے روایت کرتے ہیں۔ یساف کو ی کی زبر سے پڑھنا چاہیئے

(۳۴۱) حضرت سراقہ بن مالک رض

دادا کا نام جعشم مدلجی وکنعانی ہے، اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں، مشہور اور نامور شاعر تھے، آپ نے سنہ ۲۴ھ میں انتقال فرمایا۔

(۳۴۲) حضرت سفیان بن اُسید حضرمی رض

آپ سے جبیر بن نفیر روایت کرتے ہیں، اور حمص والوں کے متعلق روایت کرتے ہیں۔ اسید بہت لوگوں کے نزدیک فتح ہمزہ اور کسرہ سین سے ہے، بعض نے الف کا پیش اور سین کا زبر کہا ہے، ایک قول ہے کہ الف اور سین دونوں پر فتح ہے اور یا نہیں ہے صرف اسد ہے۔

(۳۴۳) حضرت سفیان بن زہیر ازدی رض

آپ کی حدیث اہل حجاز میں ملتی ہے، ابن زبیر وغیرہ نے آپ سے روایت کی ہے،

(۳۴۴) حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رض

دادا کا نام زمعہ ہے، آپ کی کنیت ابو عمرو ہے، اہل طائف میں شمار ہوتے ہیں، حضرت عمر رض نے آپ کو طائف کا گورنر بنایا تھا۔

(۳۴۵) حضرت سخبرہ ازدی رض

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے، آپ سے آپ کے بیٹے عبداللہ روایت کرتے ہیں، ان کی ایک روایت کتاب العلم میں ملتی ہے، سخبرہ کو سین کے زبر اور بار کے زبر سے پڑھنا چاہیئے۔

(۳۴۶) حضرت سائب بن یزید کندی رض

آپ کی کنیت ابو یزید ہے۔ آپ سنہ ۲ھ میں پیدا ہوئے، حجۃ الوداع کے وقت ۷ برس کے تھے اور اپنے والد کے ساتھ شامل تھے، زہری اور محمد بن یوسف نے آپ سے روایت کی ہے، سنہ ۸۰ھ میں ۸۸ برس کی عمر میں انتقال فرمایا۔

(۳۴۷) حضرت سائب بن خلاد انصاری رض

کنیت ابو سہلہ ہے، قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ نے سنہ ۹۱ھ میں انتقال فرمایا، ابن خلاد اور عطاء بن یسار نے آپ سے روایت کی ہے۔

(۳۴۸) حضرت سوید بن قیس رض

آپ کی کنیت ابو صفوان ہے، اہل کوفہ میں شمار ہوتے ہیں، سماک بن حرب نے آپ سے روایت کی ہے

(۳۴۹) حضرت ابو سیف القین الانصاری

آپ رسول اکرم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کے

رضاعی باپ ہیں، اصلی نام براء بن اوس انصاری ہے، مگر کنیت سے شہرت حاصل کی۔ بیوی کا نام بردہ ہے، یہی وہ خاتون ہیں جن کو دودھ پلانے کا شرف حاصل ہے۔

(۳۵۰) حضرت ابوسعید خدری رضؓ

آپ کا نام سعد بن مالک ہے، مگر آپ کنیت ہی سے مشہور ہوئے، فاضل اور کثیر الروایت صحابی ہیں صحابہؓ اور تابعین کی ایک بڑی تعداد نے آپ سے روایت کی ہے، چوراسی برس کی عمر میں ۷۴ھ میں انتقال فرمایا جنت البقیع میں سپرد خاک کئے گئے۔ خدرہ کو خاء کے پیش اور دال کے سکون سے پڑھنا چاہئے۔

(۳۵۱) حضرت ابوسعید حارثؓ

والد کا نام معلیٰ ہے اور انصاری ورزقی ہیں۔ ۶۴ھ میں انتقال ہوا۔ عمر بھی ۶۴ برس کی ہوئی،

(۳۵۲) حضرت ابوسعید بن ابی فضالہ حارثیؓ

نام اور کنیت دونوں ایک ہیں، اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں، ان کی حدیث کو سعید بن جعفر نے روایت کیا ہے، جو اپنے والد سے اور وہ زیاد بن مینا سے روایت کرتے ہیں، مینا کو میم کے زیر سے پڑھنا چاہئے

(۳۵۳) حضرت ابوسلمہ مخزومی وقریشیؓ

آپ کا نام عبداللہ ہے، والد کا نام عبدالاسد ہے، آپ رسول اکرم کے پھوپھی کے بیٹے ہیں، ماں کا نام برہ بنت عبدالمطلب ہے، ام المومنین ام سلمہؓ کے پہلے شوہر ہیں، گیارہویں مسلمان ہیں، تمام غزوات میں شریک ہوئے، ۴ھ میں مدینہ طیبہ میں وفات پائی، عام طور پر کنیت سے مشہور ہیں۔

(۳۵۴) ابوسفیان بن حربؓ

آپ بنی امیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ امیر معاویہ کے باپ ہیں، عام الفیل سے دس برس قبل پیدا ہوئے، مسلمان ہونے سے پہلے قریش کے معزز سرداروں میں شمار ہوتے تھے، اور قریش کے سرداروں کا جھنڈا انہیں کے ہاتھ میں ہوتا تھا، فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے تالیف قلوب کے لئے جن لوگوں کو مال دیا گیا تھا۔ ان میں یہ بھی شامل ہیں، غزوہ حنین میں شریک تھے حضور اکرم نے اس موقعہ پر بھی تالیف قلب کے لئے ۱۰۰ اونٹ اور ۴۰ اوقیہ دیئے تھے، غزوہ طائف میں ایک آنکھ جاتی رہی تھی، چنانچہ جنگ یرموک تک یہ کانے رہے مگر یرموک میں دوسری پر بھی ضرب لگی اور یہ بالکل اندھے ہو گئے، ۳۴ھ میں وفات ہوئی، بقیع میں دفن ہوئے عبداللہ بن عباس نے ان سے روایت کی ہے۔

(۳۵۵) حضرت ابوسفیان بن حارثؓ

آپ کے دادا کا نام عبدالمطلب ہے، چنانچہ رسول اکرم کے چچازاد بھائی ہیں، حلیمہ نے ان کو بھی دودھ پلایا تھا اس لئے دودھ شریکی بھی ہوتے، کچھ لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام مغیرہ تھا، کچھ لوگ کہتے ہیں کہ نہیں مغیرہ ان کے بھائی کا نام تھا، ان کی کنیت ان کا نام تھی، مکہ میں دوسرے شعراء ان کی پیروی کرتے تھے، رسول اکرم کی ہجو کہی تھی، جس کا جواب حسان بن ثابت نے دیا تھا، فتح مکہ کے وقت اسلام لائے مگر رسول اکرم سے اس قدر شرم دامن گیر تھی کہ گردن اوپر نہیں اٹھاتے تھے، ان کے اسلام لانے کا واقعہ اس طرح ہے کہ فتح مکہ کے دن حضرت علیؓ نے آپ سے کہا کہ آج آپ رسول اکرم کے سامنے جاکر وہی کہئے جو یوسف علیہ اسلام کے بھائیوں نے یوسف علیہ السلام سے کہا تھا، یعنی تَاللّٰہِ لَقَدْ آثَرَکَ اللّٰہُ الخ خدا کی قسم اللہ تعالےٰ نے آپ کو ہم پر فضیلت عطا فرمائی ہے اور یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ ہم مجرم اور گنہ گار ہیں۔ چنانچہ ابوسفیان نے ایسا ہی کیا۔

رسول اکرم نے جب یہ کلام سنا تو فرمایا۔ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ جاؤ آج کے دن میں کوئی ملامت کرنا نہیں چاہتا، اللہ تعالٰے تمہاری خطاؤں کو معاف فرمائے کیونکہ وہ بڑے رحم والے ہیں، رسول اکرم کو ان کی یہ بات پسند آئی، اس کے بعد وہ مسلمان ہو گئے۔ سنہ ۲۰ھ میں انتقال فرمایا، عقیل بن ابی طالب کے مکان میں دفن ہوئے، حضرت عمرؓ نے نماز جنازہ پڑھائی تھی، کہتے ہیں کہ آپ کی موت اس سبب سے واقع ہوئی کہ حج کے بعد حجامت کرتے ہوئے ایک مسّہ کٹ گیا اور خون زیادہ نکلنے سے موت واقع ہو گئی۔

(۳۵۶) حضرت ابو السمح رضؓ

آپ کا نام ایاد ہے، اور آپ رسول اکرم کے خادم تھے، بعض نے آزاد کردہ کہا ہے، اپنی کنیت سے بہت مشہور ہوئے جائے انتقال کا پتہ نہیں معلوم ہوا۔ ایاد کو ہمزہ کے زیر سے پڑھنا چاہیے۔

(۳۵۷) حضرت ابو سہلہ سائبؓ

والد کا نام خلاد ہے، اور ان کا ذکر آپ اسی حرف سین میں پڑھ چکے ہیں۔

فصل تابعین کرام کے بیان میں

(۳۵۸) سعید بن مسیبؒ

آپ کی کنیت ابو محمد ہے، خلافت فاروقی کے تیسرے برس پیدا ہوئے، جلیل القدر تابعی ہیں۔ فقہ، حدیث زہد وعبادت اور تقویٰ وطہارت میں ممتاز اور جامع حیثیت رکھتے تھے، صحابہ کرام کی خصوصیات آپ کی ذات میں بدرجہ اتم پائی جاتی تھیں، حضرت عمر اور حضرت ابوہریرہ کے فیصلوں اور احادیث کے سب سے بڑے جاننے والے تھے، صحابہ کی ایک بڑی جماعت سے شرف ملاقات حاصل تھا، اور ان سے روایات کی ہیں، زہری اور دیگر تابعین نے آپ سے روایت کی ہے، مکحول کہتے ہیں کہ میں تلاش علم وحدیث میں تمام روئے زمین پر چلا پھرا ہوں مگر ابن مسیب جیسا عالم، فقیہ نہیں دیکھا، ابن مسیبؒ کا بیان ہے کہ میں نے چالیس حج کئے ہیں، سنہ ۹۳ھ میں اس دنیائے فانی سے عالم جاودانی کو تشریف لے گئے۔

(۳۵۹) سعید بن عبد العزیزؒ

آپ تنوخی و دمشقی ہیں، اوزاعی اور ان کے بعد کے زمانہ میں یہ ملک شام کے فقیہ تھے، احمد کا بیان ہے کہ ملک شام میں سعید موصوف اور اوزاعی سے زیادہ کوئی صحیح حدیث نہیں رکھتا۔ چنانچہ یہ اور اوزاعی میرے نزدیک برابر ہیں، سعید موصوف بہت گریہ کناں واقع ہوئے تھے، چنانچہ کسی نے کثرت گریہ کا سبب دریافت کیا تو فرمایا۔ جب نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہوں تو دوزخ کی شکل سامنے آجاتی ہے، نسائی نے آپ کو قابل وثوق تسلیم کیا ہے، آپ مکحول اور زہری سے روایت کرتے ہیں، اور آپ سے ثوری نے۔ کچھ اوپر ۷۰ برس کی عمر میں سنہ ۱۶۷ھ میں انتقال فرمایا۔

(۳۶۰) سعید بن ابی الحسنؒ

آپ کا نام یسار ہے، بصرہ کے باشندے اور مشہور تابعی ہیں، آپ ابن عباس اور ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں، اور آپ سے قتادہ اور عون نے روایت کی ہے۔ اپنے بھائی سے ایک سال قبل سنہ ۱۰۹ھ میں وفات پائی۔

(۳۶۱) سعید بن حارث انصاریؒ

آپ کے دادا کا نام معلیٰ حجازی ہے، آپ جلیل القدر

تابعی اور مدینہ کے قاضی تھے، آپ ابن عمر، ابوسعید اور جابر سے روایت کرتے ہیں، بہت سے لوگوں نے آپ سے بھی روایت کی ہے۔

(۳۶۲) سعید بن ابی ہندؒ

یہ سمرہ بن جندب کے آزاد کردہ ہیں، ابوموسیٰ اشعری، ابن عباس اور ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ کے بیٹے عبداللہ اور نافع بن عمر نے آپ سے روایت کی ہے، حضرت سعید مشہور تابعی اور اہل ثقہ سے شمار کئے جاتے ہیں۔

(۳۶۳) سعید بن جبیر کوفیؒ

نامور تابعی ہیں، ابومسعود، ابن عباس، ابن عمر، ابن زبیر اور حضرت انس کے شاگرد ہیں، خود آپ کے شاگردوں کی تعداد بے شمار ہے، ۴۹ برس کی عمر میں ۹۵ھ میں حجاج بن یوسف نے قتل کرا دیا۔ مگر حجاج کا یہ ظلم آخری تھا کیونکہ سعید نے قتل سے پہلے خدا سے عرض کیا تھا کہ اے اللہ میرے قتل کے بعد کسی اور کو یہ قتل نہ کر سکے، آخر یہی ہوا کہ اسی سال رمضان یا شوال میں حجاج کا خاتمہ ہوگیا، کہتے ہیں حجاج نے قتل سے پہلے سعید سے پوچھا کہ تم کو کس طرح قتل کیا جائے؟ تو آپ نے جواب دیا کہ تو جس طرح چاہے قتل کر دے مگر یاد رکھ میں بھی قیامت کے دن تجھے اسی طرح قتل کرونگا۔ حجاج نے کہا اگر کہو تو معاف کر دوں۔ فرمایا میں صرف خدا ہی سے معافی کا طلبگار ہوں، کیونکہ تجھ کو نہ چھوڑنے کا اختیار ہے اور نہ پکڑنے کا، اس کے بعد حجاج نے حکم دیا کہ ان کو قتل کر دو۔ سعید جب دروازہ سے باہر ہوئے تو ہنسے، لوگوں نے حجاج کو خبر کی، واپس بلائے گئے اور ہنسنے کا سبب پوچھا گیا، فرمایا مجھے تیری اس جرأت پر جو تو خدا کے مقابلہ پر کر رہا ہے ہنسی آگئی۔ حجاج کو یہ بات ناگوار گذری اور اس نے حکم دیا میرے سامنے ان کی کھال اتاری جائے اور پھر قتل کیا جائے، اس حکم کو سنتے ہی آپ نے اپنا منہ قبلہ کو کر لیا اور یہ آیت پڑھی اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي الخ حجاج نے حکم دیا ان کا منہ قبلہ سے پھیر دو۔ آپ نے فوراً فرمایا اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰہ حجاج نے پھر حکم دیا کہ ان کو منہ کے بل جھکا دو، آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔ منها خلقنٰكم وفيها نعيدكم۔ حجاج نے حکم دیا فوراً ذبح کر دو۔ حضرت سعید نے زبان سے باآواز بلند فرمایا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد اس کے سچے رسول اور بندے ہیں، کہتے ہیں سعید کے بعد حجاج بہت کم دن زندہ رہا۔ موت کا سبب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کے پیٹ کے اندر ایک پھوڑا ہو گیا تھا۔ چنانچہ حکیم نے ایک گوشت کی بوٹی دھاگے میں باندھکر حجاج کے حلق کے نیچے اتاری اور پھر تھوڑی دیر کے بعد اس کو کھینچ کر نکالا تو خون میں بھری ہوئی تھی، اس کے بعد حکیم نے سمجھ لیا کہ اب موت قریب ہے، سعید کے بعد حجاج جتنے دن زندہ رہا رات کو چیخ کر کہتا تھا کہ دیکھو سعید کو کیا ہو گیا ہے کہ جب میں سوتا ہوں تو وہ میرا پیر پکڑ کر ہلاتا ہے،

حضرت سعید کو عراق کے شہر واسط میں سپرد خاک کیا گیا، آپ کی قبر زیارت گاہ خاص و عام ہے

(۳۶۴) سعید بن ابراہیم قریشیؒ

آپ کے دادا کا نام عبدالرحمٰن بن عوف ہے: حضرت سعید قاضیٔ مدینہ تھے، تابعین میں عظیم المرتبہ حیثیت رکھتے تھے آپ نے اپنے والد اور دیگر حضرات سے حدیث کی سماعت کی تھی، آپ نے ۷۲ برس کی عمر میں ۱۲۵ھ میں انتقال فرمایا۔

(۳۶۵) سعید بن ہشام انصاری رح

آپ نامور تابعی ہیں، حضرت عائشہ رض اور ابن عمر رض سے حدیث کی سماعت کی، حسن بصری نے آپ سے روایت کی ہے، آپ کی حدیث اہل بصرہ کے یہاں محفوظ ہے۔

(۳۶۶) سفیان بن دینار کوفی رح

کوفہ میں خرما فروش تھے، سعید بن جبیر اور مصعب بن سعد سے روایت کرتے ہیں، ابن مبارک نے آپ سے روایت کی ہے۔ زمانہ معاویہ میں آپ کی ولادت ہوئی۔ شوق زیارت میں مدینہ گئے اور آنحضرت کے مزار مبارک پر کچھ عرصہ قیام کیا۔

(۳۶۷) سفیان ثوری رح

آپ کے والد کا نام سعید ہے، کوفہ کے رہنے والے تھے، زبردست فقیہہ اور مجتہد ہیں، محدث، زاہد عابد، متقی اور اہل ثقہ سے ہیں۔ مسلمانوں کے مذہبی و روحانی پیشوا تھے، آپ کی یہ جملہ صفات سب کے نزدیک مسلم ہیں، اور کسی کو آپ سے اختلاف نہیں ہے، ائمہ دین اور ارکان اسلام میں شمار کئے جاتے ہیں، ۹۹ھ بعہد سلیمان بن عبدالملک مین پیدا ہوئے، آپ محدثین کی ایک بڑی جماعت سے روایت کرتے ہیں، اور معمر، اوزاعی، ابن جریج، مالک، شعبہ، ابن عیینہ، فضیل بن عیاض اور بہت سے حضرات نے آپ سے روایت کی ہے ۱۶۱ھ میں بمقام بصرہ آپ نے انتقال فرمایا۔

(۳۶۸) سفیان بن عیینہ ہلالی رح

آپ ۱۰۷ھ میں ۱۶ شعبان کو کوفہ میں پیدا ہوئے۔ زبردست عالم، محدث، زاہد اور متورع اور قابل اعتماد بزرگ تھے، آپ کی صحت حدیث پر سب کو بھروسہ ہے، آپنے امام زہری اور دیگر حضرات سے سماعت کی ہے، آپ سے روایت کرنے والوں میں اعمش، ثوری، شعبہ شافعی، احمد اور بہت سے حضرات کے نام پائے جاتے ہیں۔ تمام لوگوں کا اس امر پر اتفاق ہے، کہ اگر مالک اور سفیان نہ ہوتے تو حجاز کا علم محفوظ نہیں رہتا۔ یکم رجب ۱۹۸ھ میں بمقام مکہ انتقال فرمایا اور قبرستان حجون میں سپرد خاک کئے گئے۔

(۳۶۹) سلیمان بن حرب بصری رح

مکہ کے قاضی تھے، اہل بصرہ میں جلیل القدر لوگوں میں شمار ہوتے ہیں، ابوحاتم نے آپ کو امام علم تسلیم کیا ہے، تقریباً ۱۰ ہزار احادیث کے راوی ہیں، حالانکہ کبھی ہاتھ میں کتاب نہیں دیکھی گئی۔ ابوحاتم کہتے ہیں کہ بغداد میں ان کی مجلس میں مجھے حاضری کا اتفاق ہوا تو میں نے دیکھا کہ چالیس ہزار حاضرین ہیں۔ صفر ۱۴۰ھ میں پیدا ہوئے، اور ۱۵۸ھ تک طلب علم حدیث میں سفر کرتے رہے، اور ۱۹ برس حماد بن زید کی خدمت میں رہے، آپ سے احمد وغیرہ حضرات نے روایت کی ہے، ۲۲۴ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

(۳۷۰) سلیمان بن ابی مسلم مکی رح

آپ ابن نجیح کے ماموں اور حجاز کے نامور اور ثقہ تابعی ہیں، آپ نے طاؤس اور ابوسلمہ وغیرہ حضرات سے روایت کی ہے، اور ابن عیینہ، ابن جریج اور شعبہ نے آپ سے روایت کی ہے،

(۳۷۱) سلیمان بن ابی حثمہ قرشی رح

مسلمانوں میں بڑے فاضل اور ذی مرتبہ بزرگ شمار کئے جاتے تھے، آپ کے بیٹے ابوبکر نے آپ سے روایت کی ہے۔

(۳۷۲) سلیمان بن مولی میمونہ رح

ابن یسار دوسرے شخص ہیں، آپ تابعی ہیں۔

(۳۷۳) سلیمان بن عامر کندی رح

آپ ربیع بن انس سے روایت کرتے ہیں، ابن راہویہ اور دوسرے لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے،

(۳۷۴) حضرت سلیمان بن ابی عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ

مہاجرین صحابہ کے دیکھنے والے ہیں، آپ سعد بن ابی وقاص اور ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں، امام ابو داؤد نے آپ کی حدیث فضائل مدینہ میں بیان کی ہے

(۳۷۵) سلیمان بن یسار انصاری رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی کنیت ابو ایوب ہے، ام المومنین حضرت میمونہ کے آزاد کردہ ہیں، بھائی کا نام عطاء بن یسار ہے، اہل مدینہ میں بڑے عالم، متقی، فاضل زاہد فقیہ تھے، آپ کی ذات پر لوگوں کو اتنا بھروسہ تھا کہ کسی بات کا آپ کی طرف منسوب ہو جانا ہی صحت کی دلیل ہوتا تھا آپ فقہائے سبعہ میں سے ایک تھے، ۷۳ برس کی عمر میں سنہ ۱۰۷ھ میں انتقال فرمایا۔

(۳۷۶) سالم بن عبد اللہ قریشی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کے دادا کا نام عمر ابن خطاب ہے، آپ کی کنیت ابو عمران ہے، فقہائے مدینہ میں شمار ہوتے ہیں، جماعت تابعین میں بلند مرتبہ اور معتمد تابعی ہیں، سنہ ۱۰۶ھ میں وفات پائی۔

(۳۷۷) سالم بن ابی جعدہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کو رافع کوفی بھی کہتے ہیں، مشہور اور معتبر راوی ہیں ابن عمر، جابر اور انس سے حدیث کی سماعت کی تھی آپ سے منصور اور اعمش روایت کرتے ہیں، سنہ ۹۷ھ میں دنیائے فانی کو خیرباد کہا۔

(۳۷۸) سیّار بن سلام بصری رحمۃ اللہ علیہ

مشہور تابعی ہیں، کنیت ابو المنہال ہے قبیلہ تمیم سے تعلق رکھتے ہیں،

(۳۷۹) سماک بن حرب ذہلی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی کنیت ابو مغیرہ ہے، آپ نے جابر بن سمرہ اور نعمان بن بشیر سے روایت کی ہے۔ اور شعبہ و زائدہ آپ سے روایت کرتے ہیں، تقریباً دو سو احادیث کے آپ راوی ہیں اہل ثقہ سے تھے، مگر حافظہ کی کمزوری کی وجہ سے ابن مبارک اور شعبہ وغیرہ نے ضعیف کہا ہے۔ آپ نے سنہ ۱۲۳ھ میں وفات پائی۔

(۳۸۰) سوید بن وھب رحمۃ اللہ علیہ

آپ کے متعلق صرف اتنا پتہ چلتا ہے کہ آپ ابن عجلان کے استاذ تھے

(۳۸۱) ابو سائب رحمۃ اللہ علیہ

آپ ہشام بن زہرہ کے آزاد کردہ غلام ہیں، نامور تابعی ہیں، ابو ہریرہ اور ابو سعید سے روایت کرتے ہیں، مغیرہ سے آپ کو گہری عقیدت تھی، علاء بن عبد الرحمن نے آپ سے روایت کی ہے۔

(۳۸۲) ابو سلمہ زہری رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے اپنے چچا عبد اللہ بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت کی ہے، مدینہ کے فقہاء میں داخل ہیں، مشہور تابعی اور صاحب علم و فضل مانے جاتے ہیں، آپ کی کنیت ہی آپ کا نام ہے، ابن عباس، ابن عمر اور ابو ہریرہ سے احادیث کی سماعت کی ہے، زہری، یحییٰ بن کثیر اور شعبی وغیرہ نے آپ سے روایت کی ہے، ۷۲ برس کی عمر میں سنہ ۹۴ھ میں انتقال فرمایا۔

(۳۸۳) ابو سورہ رحمۃ اللہ علیہ

آپ اپنے چچا ابو ایوب اور عدی بن حاتم طائی سے روایت کرتے ہیں، واصل بن سائب اور یحییٰ بن جابر نے آپ سے روایت کی ہے، ابن معین آپ کو ضعیف کہتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے تھے کہ میں نے محمد بن اسمٰعیل کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ ابو سورہ کی روایات غیر مقبول ہیں۔

فصل صحابیات کے بیان میں

(۳۸۴) ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہؓ

آپ ابتدائی زمانہ میں اسلام لائیں تھیں، پہلے شوہر کا نام سکران بن عمر تھا، یہ چچازاد بھائی بھی تھے، سکران کی وفات کے بعد حضور کے نکاح میں آئیں، یہ نکاح حضرت خدیجہ کی وفات کے بعد اور حضرت عائشہ کے نکاح سے قبل ہوا تھا، آپ ہجرت کرکے مدینہ آئیں اور شوال ۵۴ھ میں وفات پائی۔

(۳۸۵) ام المومنین ام سلمہ بنت امیہؓ

آپ کے پہلے شوہر کا نام ابو سلمہ ہے، جب ان کا انتقال ہوگیا تو حضور کے نکاح میں آئیں، یہ شوال کی آخری تاریخیں اور سنہ ۳ھ یا ۴ھ تھا، ۸۴ برس کی عمر میں ۵۹ھ میں وفات پائی، مزار بقیع میں ہے، ابن عباس، حضرت عائشہ اور بیٹی زینب اور بیٹے عمر اور ابن المسیب اور بہت سے صحابہ اور تابعین نے روایت کی ہے۔

(۳۸۶) حضرت ام سلیم بنت ملحان

نام میں اختلاف ہے، سہلہ، رملہ، ملیکہ، غمیصہ اور رمیصا بیان کئے گئے ہیں، آپ حضرت انس کی والدہ ہیں، شوہر کے مرنے کے بعد مسلمان ہوگئیں اور حضرت ابو طلحہ کے نکاح میں آئیں آپ سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے، ملحان کو میم کے زیر سے پڑھنا چاہئے۔

(۳۸۷) حضرت سبیعہ بنت حارثؓ

شوہر کا نام سعد بن خولہ ہے، قبیلہ اسلم سے تعلق رکھتی ہیں، شوہر نے حجۃ الوداع کے سال مکہ میں انتقال کیا، آپ کی حدیث اہل کوفہ میں ہے اور ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

(۳۸۸) حضرت سہیمہ بنت عمرؓ

آپ قبیلہ مزینہ سے تعلق رکھتی ہیں، شوہر کا نام رکانہ ابن عبد زید ہے، طلاق کے بارے میں ان کا ذکر ملتا ہے، سہیمہ کو سین کے پیش سے پڑھنا چاہئے۔

(۳۸۹) حضرت سلامہ بنت حُر ازدیؓ

آپ کو فزاریہ بھی کہتے ہیں، آپ کی حدیث کوفہ والوں میں پائی جاتی ہے، حُر عبد کے مقابلہ پر بولا جاتا ہے

(۳۹۰) حضرت سلمٰی زوجہ ابو رافعؓ

آپ صحابیہ ہونے کا شرف رکھتی ہیں، بیٹے کا نام رافع ہے، آپ ابراہیم ابن رسول اللہ کی دایہ بھی ہیں، حضرت فاطمہ کو اسماء بنت عمیس کے ساتھ مل کر آپ نے غسل دیا تھا آپ سے آپ کے ایک بیٹے عبد اللہ بن علی روایت کرتے ہیں

(حرف الشین)

فصل صحابہ کرام کے بیان میں

(۳۹۱) حضرت شداد بن اوس انصاریؓ

آپ کی کنیت ابو یعلیٰ ہے، آپ حسان بن ثابت کے بھتیجے ہیں، بیت المقدس میں رہنے کی وجہ سے اہل شام میں شمار ہوتا ہے، ۷۵ برس کی عمر میں ۵۸ھ میں ملک شام میں وفات پائی عبادہ بن صامت اور ابو درداء فرماتے تھے کہ شداد وہ شخص ہیں جن کو علم اور حلم دونوں دولتوں سے سرفراز کیا گیا ہے،

(۳۹۲) حضرت شریح بن ہانی حارثیؓ

آپ نے رسول اکرم کا زمانہ دیکھا تھا، آنحضرت ان کے نام کے ساتھ ان کے والد ہانی کی کنیت رکھتے ہوئے فرمایا تھا کہ تم ابو شریح ہو، آپ حضرت علی کے گھر کے دوست اور ساتھی تھے، آپ کے بیٹے مقدام نے آپ سے

روایت کی ہے۔

(۳۹۳) حضرت شرید بن سوید ثقفی رضؓ

آپ کو حضر موت کا باشندہ کہتے ہیں، مگر قبیلہ ثقیف سے شمار کیا گیا ہے، بعض نے طائفی کہا ہے اہل حجاز میں آپ کی حدیث پائی جاتی ہے، بہت سے حضرات نے آپ سے روایت کی ہے۔

(۳۹۴) حضرت شکل بن حمید عبسی رضؓ

صرف ان کے بیٹے شتیر نے ان سے روایت کی ہے، اہل کوفہ میں ان کا شمار ہوتا ہے، شکل کو شین اور کاف کے زبر کے ساتھ پڑھنا چاہئے۔ شتیر شتر کی تصغیر ہے

(۳۹۵) حضرت شریک بن سہما رضؓ

آپ کی ماں کا نام سیما ہے، اسی نسبت سے مشہور ہوئے، والد کا نام عبدہ بن مغیث ہے، جن کا ذکر لعان کے مسائل میں ملتا ہے، یہی شریک وہ ہیں کہ ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی کے معاملہ میں ان پر تہمت لگائی تھی، پھر لعان کرنا پڑا۔

غزوہ احد میں اپنے والد کے ساتھ شرکت کی تھی، عبدہ کو ع اور ب کے زبر سے پڑھنا چاہئے۔

(۳۹۶) حضرت ابو شُبْرُمَہ رضؓ

شُبْرُمَہ میں شین پر پیش، بار ساکن اور راء پر پیش پڑھنا چاہئے، صحابیت کا شرف رکھتے ہیں، زیادہ حالات معلوم نہیں ہو سکے، ابن عباس کی حدیث میں نیابت حج کے سلسلہ میں آپ کا ذکر ملتا ہے، آپ نے رسول اکرم کے سامنے ہی انتقال فرمایا۔

(۳۹۷) حضرت ابو شریح خویلد بن عمرو رضؓ

آپ کعبی، عدوی اور خزاعی ہیں، فتح مکہ سے قبل اسلام لائے، اور سنہ ۶۸ھ میں مدینہ میں وفات پائی، اہل حجاز میں شمار ہوتے ہیں، اپنی کنیت سے شہرت حاصل کی، ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

فصل تابعین کرام کے بیان میں

(۳۹۸) شقیق بن ابی سلمہ اسدی رحؒ

آپ کی کنیت ابو وائل ہے بعثت نبوی کے وقت دس برس کے تھے، آنحضرت سے کچھ سن نہیں سکے۔ اس لئے کہ یہ اس وقت جنگل میں بکریاں چرایا کرتے تھے، آپ عمر بن خطاب اور ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں، ابن مسعود کے خاص دوست تھے، کثیر الروایت تھے، ثقہ اور معتمد تھے، حجاج کے زمانہ میں سنہ ۹۹ھ میں فوت ہوئے

(۳۹۹) شریق الہوزنی رحؒ

آپ حضرت بی بی عائشہ سے روایت کرتے ہیں، ازہر حرازی نے آپ سے روایت کی ہے،

(۴۰۰) شریک بن شہاب حارثی رحؒ

آپ بصری ہیں، تابعین میں ذی مرتبہ ہیں، ابی برزہ اسلمی سے روایت کرتے ہیں، ازرق بن قیس نے آپ سے روایت کی ہے مگر مشہور نہیں ہیں۔

(۴۰۱) شریح بن عبید حضرمی رحؒ

آپ ابوامامہ اور جبیر بن نفیر سے روایت کرتے ہیں، صفوان بن عمرو اور معاویہ بن صالح نے آپ سے روایت کی ہے۔

(۴۰۲) ابوالشعثا محاربی رحؒ

والد کا نام سلیم بن اسود کوفی ہے، بہت معتبر اور مشہور راوی ہیں، حجاج کے عہد میں انتقال فرمایا۔

(۴۰۳) علامہ شعبی کوفی رحؒ

آپ کا پورا نام عامر بن شراحیل ہے، بہت مشہور اور ذی علم بزرگ ہیں، عہد فاروقی میں پیدا ہوئے

بہت سے صحابہ سے روایت کرتے ہیں، ایک جماعت کثیر نے آپ سے روایت کی ہے، فرماتے تھے کہ میں نے پانچ سو صحابہ کو دیکھا ہے، کبھی قلم کاغذ استعمال نہیں کیا، جو کچھ سنتے وہ حافظہ میں محفوظ ہو جاتا۔ ابن عیینہ کہتے ہیں کہ ابن عباس، شعبی اور ثوری اپنے اپنے دور کے امام تھے، زہری نے چار علماء کے نام لئے ہیں، چنانچہ ابن مسیب مدینہ میں، شعبی کوفہ میں، حسن بصرہ میں اور مکحول شام میں، ۷۸ برس کی عمر میں سنہ ۱۱۴ھ میں انتقال فرمایا۔

(۴۰۴) ابن شہاب زہریؒ

آپ کا ذکر حرف زاء میں پیچھے گزر چکا ہے، وہاں دیکھئے

(۴۰۵) شیبہ بن ربیعہ (مات فی الکفر)

دادا کا نام عبد شمس بن عبد مناف جاہلی ہے، یہ کافر جنگ بدر میں حضرت علی کے ہاتھ سے قتل ہوا، یہ بڑا سخت مشرک تھا۔

فصل صحابیات کے بیان میں

(۴۰۶) حضرت شفاء بنت عبد اللہ قریشیؓ

احمد بن صالح کا بیان ہے کہ آپ کا نام لیلیٰ ہے اور شفا لقب ہے جس نے نام سے زیادہ شہرت حاصل کر لی، ہجرت سے قبل اسلام قبول کیا، نہایت عاقلہ فاضلہ اور منتظم مزاج پایا تھا، رسول اکرم آپ کے گھر دوپہر کو آرام کرنے جاتے تھے، آپ نے ان کے آرام کے خیال سے بستر وغیرہ کا انتظام کیا تھا۔ شفا، شین کے زیر سے ہے۔

(۴۰۷) حضرت ام شریک غزیہؓ

آپ کے والد کا نام دوان ہے، آپ قریشیہ عامری ہیں، دوان کو دال کے پیش سے پڑھنا چاہئے،

(۴۰۸) حضرت ام شریک انصاریہؓ

آپ کا ذکر کتاب العدۃ میں فاطمہ بنت قیس کی حدیث میں ملتا ہے، کیونکہ حضور اکرم نے فاطمہ بنت قیس سے فرمایا تھا جاؤ ام شریک کے گھر میں عدت کے ایام پورے کرو۔ ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ وہ دوسری ام شریک ہیں، مگر یہ قول درست نہیں ہے کیونکہ وہ دوسری قریشیہ ہیں، اور یہ انصاریہ ہیں، نیز فاطمہ بنت قیس کی بعض روایات سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ ام شریک انصار میں مالدار خاتون تھیں۔

(حرف الصاد)

فصل صحابہ کرام کے بیان میں

(۴۰۹) حضرت صفوان بن عسّال مرادیؓ

آپ کوفہ کے باشندے ہیں اور وہیں آپ کی حدیث پائی جاتی ہے، عسال کو عین کے زبر اور سین کی تشدید سے پڑھنا چاہئے۔

(۴۱۰) حضرت صفوان بن معطلؓ

آپ کی کنیت ابو عمرو سلمی ہے، آپ نے خندق اور دوسرے تمام غزوات میں شرکت فرمائی ہے، آپ ہی کے متعلق وہ سب کچھ کہا گیا جو حدیث افک میں ہے، نہایت نیک، بہادر اور صاحب علم و فضل بزرگ تھے، سنہ ۱۹ھ میں غزوۂ آرمینیہ میں شہید ہوئے عمر ۶۳ برس کی تھی۔

(۴۱۱) صفوان بن امیہ قریشیؓ

دادا کا نام خلف ہے، فتح مکہ کے دن مسلمانوں سے مقابلہ کیا مگر شکست ہوئی، مگر وہب بن عمیر نے

ان کے لئے رسول اکرم سے امان لے لی، حضور نے بطور علامت کے اپنی چادر عطا فرمائی ۔ پھر وہب صفوان کو لیکر حضور کے پاس آئے تو صفوان نے کہا کہ یہ وہب کہتے ہیں کہ آپ نے مجھ کو ۲ ماہ کے لئے آزادانہ چلنے پھرنے کی مہلت دی ہے ۔ آپ نے فرمایا اے ابو وہب سواری سے نیچے اترو ۔ مگر صفوان نے کہا میں اسوقت تک نہیں اتروں گا جب تک صاف طور پر مجھے یہ بات معلوم نہ ہو جائے، حضور اکرم نے فرمایا ۔ سواری سے اترو تم کو ۴ ماہ کے لئے امن ہے، چنانچہ صفوان فوراً اتر آتے، اور غزوۂ حنین اور طائف میں حضور کے ساتھ شریک ہوئے، مگر ابھی تک اسلام قبول نہیں کیا تھا، طائف وحنین سے فارغ ہو کر رسول اکرم نے ان کو مال غنیمت عطا کیا تو بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے خدا کی قسم سوائے نبی کے یہ پاکیزہ کام کسی دوسرے سے نہیں ہو سکتا ۔ پھر اسی وقت مسلمان ہو گئے، اور ہجرت کر کے مدینہ آ گئے ۔ حضرت عباس کے یہاں مہمان ہوئے، پھر اپنی ہجرت کی تصدیق حضور سے چاہی مگر رسول اکرم نے فرمایا فتح کے بعد ہجرت ختم ہو گئی اب مکہ دارالاسلام بن گیا ہے ۔

صفوان قریش کے سردار تھے، ان کی بیوی ان سے ایک ماہ پہلے مسلمان ہو گئی تھیں، صفوان کے مسلمان ہونے کے بعد نکاح برقرار رکھا گیا ۴۲ھ میں مکہ میں وفات پائی، بہت سے لوگوں نے ان سے روایت کی ہے، صفوان قریش کے باثر اور فصیح زبان لوگوں میں شمار ہوتے تھے،

(۴۱۲) حضرت صخر بن وداعہ غامدیؓ

آپ کا دوسرا نام ابن عمر بن عبداللہ بن کعب بھی ہے، قبیلہ ازد سے تعلق رکھتے ہیں ۔ اگرچہ طائف میں رہتے تھے مگر اہل حجاز میں شمار کئے گئے ہیں ۔

(۴۱۳) صخر بن حرب بن امیہ

یہ ابوسفیان ہیں، ان کا ذکر حرف سین میں دیکھئے

(۴۱۴) حضرت صہیب بن سنانؓ

آپ کی کنیت ابویحییٰ ہے، موصل میں فرات کے قریب آپ کے مکانات اور باغات وغیرہ تھے، مگر رومیوں نے حملہ کر کے سب کچھ لوٹ لیا اور آپ کو گرفتار کر کے لے گئے، یہ واقعہ بچپن میں پیش آیا تھا، چنانچہ پرورش رومیوں میں ہی ہوئی بنی کلب رومیوں سے خرید کر مکہ میں لائے اور عبداللہ بن جدعان نے خرید کر کے آزاد کر دیا ۔ مگر انتقال عبداللہ تک ان کے پاس ہی رہے، ایک روایت یہ بھی ہے کہ صہیب ہوشیار ہونے کے بعد رومیوں کی قید سے بھاگ کر خود ہی مکہ آ گئے تھے رسول اکرم جن ایام میں دار ارقم میں قیام فرما تھے اسی زمانہ میں صہیب اور عمار بن یاسر حاضر ہو کر مسلمان ہوئے، مگر مکہ والوں نے کمزور جانکر بہت تکالیف پہونچائیں آخر ہجرت کر کے مدینہ آ گئے ۔ کہتے ہیں کہ یہ آیت انہی کے حق میں نازل ہوئی ہے، مَنْ يَّشْتَرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ آپ سے جماعت کثیر نے روایت کی ہے، ۹۰ برس کی عمر میں ۳۸ھ میں مدینہ میں وفات پائی، بقیع میں دفن کئے گئے ۔ جدعان کو جیم کے پیش سے پڑھنا چاہیئے ۔

(۴۱۵) حضرت صعب بن جثامہ لیثیؓ

مقام ودان اور ابواء میں قیام رکھتے تھے، یہ دو جگہ حجاز میں ہیں، عبداللہ بن عباس سے روایت کرتے ہیں، آپ کی حدیث اہل حجاز میں پائی جاتی ہے آپنے عہد صدیقی میں وفات پائی ۔ جثامہ کے جیم بر

زبر اور تا پر تشدید پڑھنا چاہیئے۔

(۴۱۶) حضرت صنابحی رضؓ

آپ کا نام چونکہ عبداللہ ہے لہٰذا ان کا تذکرہ حرف عین میں دیکھئے۔

(۴۱۷) حضرت ابو صرمہ مازنی رضؓ

آپ کا نام مالک بن قیس ہے، مگر یہ کنیت سے بہت مشہور ہوئے، بعض ان کو قیس بن صرمہ بھی کہتے ہیں۔ بدر اور دوسرے جملہ غزوات میں شریک ہوئے۔ ایک جماعت لوگوں کی آپ سے روایت کرتی ہے، صرمہ کو ص کے زیر سے پڑھنا چاہیئے۔

فصل تابعین کرام کے بیان میں

(۴۱۸) صالح بن خوات انصاریؒ

مدینہ کے مشہور تابعی ہیں، اپنے والد اور سہل بن ابی حثمہ سے حدیث کی سماعت کی، ان کی حدیث عزیمت کا درجہ رکھتی ہے، یزید بن رومان نے آپ سے روایت کی ہے، اہل مدینہ میں ان کی حدیث پائی جاتی ہے، خوات کو واؤ کی تشدید اور خاء کے زبر سے پڑھنا چاہیئے۔

(۴۱۹) صالح بن درہم باہلیؒ

آپ حضرت ابوہریرہ اور سمرہ بن جندب سے روایت کرتے ہیں، شعبہ اور قطان نے آپ سے روایت کی ہے، آپ اہل ثقہ ہیں۔

(۴۲۰) صالح بن حسان مدنیؒ

آپ بصرہ میں قیام فرماتے تھے ابن مسیب اور عروہ سے روایت کرتے ہیں، ابو عاصم اور حضرمی نے آپ سے روایت کی ہے، ایک جماعت نے ان کی مرویات کو ضعیف اور امام بخاری نے منکر کہا ہے۔

(۴۲۱) صخر بن عبداللہؒ

دادا کا نام بریدہ ہے، آپ اپنے والد، دادا اور عکرمہ سے روایت کرتے ہیں، حجاج بن حسان اور عبداللہ بن ثابت نے آپ سے روایت کی ہے۔

(۴۲۲) صفوان بن سلیم زہریؒ

حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف کے آزاد کردہ ہیں، مدینہ کے نامور تابعی ہیں، انس بن مالک اور تابعین سے روایت کرتے ہیں، خدا کے نیک اور صالح بندے تھے، چالیس سال تک پہلو زمین سے نہیں لگایا پیشانی کثرت سجود سے زخمی ہوگئی تھی، رؤساء کے عطایا..... کو قبول نہیں کرتے تھے، آپ کے مناقب بے شمار ہیں، ۱۳۲ھ میں وفات ہوئی، ابن عیینہ نے آپ سے روایت کی ہے۔

(۴۲۳) ابوصالح ذکوانؒ

مدینہ کے باشندے تھے، گھی اور روغن کے تاجر تھے، آپ کا مال کوفہ کثرت سے جاتا تھا، ام المومنین حضرت جویریہ کے آزاد کردہ تھے، جلیل القدر تابعی تھے اور کثیر الروایت تھے، آپ حضرت ابوہریرہ اور ابوسعید سے روایت کرتے ہیں، اور ابن سہیل اور اعمش نے آپ سے روایت کی ہے۔

فصل صحابیات کے بیان میں

(۴۲۴) حضرت صفیہ بنت حُیَیّ رضؓ

دادا کا نام اخطب ہے، جو بنی اسرائیل سے حضرت ہارون کی اولاد سے تھے، صفیہ کے شوہر کا نام کنانہ بن ابی الحقیق ہے محرم ۷ھ میں فتح

خیبر کے وقت شوہر کے بعد گرفتار ہوئیں، اور رسول اکرم نے اپنے نکاح سے سرفراز فرمایا۔ بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ صفیہ دحیہ کلبی کے حصہ میں آئیں تھیں، مگر ان سے آنحضرت نے سات غلام دے کر خرید کر لیا۔ پھر یہ مسلمان ہو گئیں، آپ نے آزاد کر کے نکاح کر لیا، اور آزادی کو ان کا مہر قرار دیا۔ آپ نے ۵۰ھ میں وفات فرمائی، مزار بقیع شریف میں ہے، حضرت انس اور ابن عمر وغیرہ نے آپ سے روایت کی ہے، حُیّی کو حاء کے پیش اور یاء کی تشدید کے ساتھ اور اخطب میں ہمزہ پر زبر پڑھنا چاہیے۔

(۴۲۵) حضرت صفیہ بنت عبد المطلب رض

آپ حضور اکرم کی حقیقی پھوپھی ہیں، اسلام سے قبل شوہر کا نام حارث بن حرب ہے، مگر حارث کے مرنے کے بعد آپ نے عوام بن خویلد سے نکاح کر لیا۔ اور پھر آپ کے بطن سے حضرت زبیر پیدا ہوئے۔ بہت دن زندہ رہیں اور ۷۳ برس کی عمر میں عہد فاروقی میں ۲۰ھ میں انتقال فرمایا۔ بقیع میں دفن کی گئیں۔

(۴۲۶) حضرت صفیہ بنت ابی عبید رض

آپ بنی ثقیف سے تعلق رکھتی ہیں۔ مختار بن ابی عبید کی بہن اور عبداللہ بن عمر کی بیوی ہیں، حضور کو آپ نے دیکھا تھا اور ان کی باتیں سنی تھیں۔ مگر روایت نہیں کی البتہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ سے روایت کرتی ہیں، نافع جو کہ ابن عمر کے آزاد کردہ ہیں وہ آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(۴۲۷) حضرت صفیہ بنت شیبہ حجبی رض

آپ سے میمون بن مہران روایت کرتے ہیں، رسول اکرم کے دیکھنے کے متعلق اختلاف ہے، اور دونوں قسم کی روایتیں پائی جاتی ہیں،

(۴۲۸) حضرت صما بنت البہرانی رض

کہتے ہیں کہ صما آپ کا لقب ہے اور نام بہیہ ہے، عبداللہ ان کے بھائی ان سے روایت کرتے ہیں۔

(حرف الضاد)

فصل۔ صحابہ کرام کے بیان میں

(۴۲۹) حضرت ضماد بن ثعلبہ ازدی رض

زمانہ جاہلیت میں رسول اکرم کے دوست تھے علاج معالجہ اور جھاڑ پھونک کا کام کرتے تھے علم کے بہت متلاشی رہتے تھے، ابتدائے اسلام میں مسلمان ہو گئے تھے، قرآن سن کر آپ نے کہا تھا کہ یہ کلمات سمندر سے زیادہ گہرائی رکھتے ہیں۔ باب علامات نبوت میں آپ کا ذکر ملتا ہے، ابن عباس نے آپ سے روایت کی ہے، ضماد کو ضاد کے زیر سے پڑھنا چاہیے۔

(۴۳۰) حضرت ضحاک بن سفیان کلابی رض

آپ نجد میں رہتے تھے، اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں، حضور اکرم نے آپ کو ان کی قوم کے ان لوگوں پر حاکم بنایا تھا جو اسلام لے آئے تھے، ابن مسیب اور حسن بصری آپ سے روایت کرتے ہیں، بڑے بہادر، جان نثار اور سو سواروں کے برابر خیال کئے جاتے تھے، رسول پاک کی حفاظت کے لئے تلوار بلند کر کے کھڑے ہوا کرتے تھے،

فصل تابعین کرام کے بیان میں

(۴۳۱) ضحاک بن فیروز دیلمیؒ

اہل بصرہ میں آپ کی حدیث رائج ہوئی۔ آپ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، آپ کا ذکر حرف دال میں ہو چکا ہے،

(۴۳۲) ضرار بن صردؒ

آپ کی کنیت ابو نعیم ہے، کوفہ کے باشندے اور چکی والے کے نام سے مشہور تھے، آپ نے معتمر بن سلیمان سے حدیث کی سماعت کی تھی، علی بن منذر آپ سے روایت کرتے ہیں نعیم میں نون کا پیش اور ضرار میں ضاد کا زیر پڑھنا چاہیئے۔

(حرف الطاء)

فصل صحابہ کرام کے بیان میں

(۴۳۳) حضرت طلحہ بن عبید اللہ قریشیؓ

آپ کی کنیت ابو محمد ہے، آپ عشرہ مبشرہ میں داخل ہیں، ابتدائی ایام میں مسلمان ہوئے، تمام غزوات میں شریک رہے، البتہ بدر میں جنگ شروع ہونے کے بعد حاضر ہو سکے کیونکہ حضور اکرم نے آپ کو سعید بن زید کے ہمراہ قریش کے ایک قافلہ کا پتہ لگانے کے لئے بھیجا تھا، جب واپس آئے تو میدان خوب گرم تھا، حضرت طلحہ نے بڑی بہادری سے رسول اکرم کی حفاظت کی، حتیٰ کہ حملوں کو روکتے روکتے ہاتھ شل ہو گیا تھا، جسم پر ۲۴ زخم لگے، تیر، نیزہ اور تلوار وغیرہ کے، بعض نے کہا ہے کہ ۷۵ زخم آئے تھے، گندمی رنگ، لمبے بال گھونگھر والے، حسین چہرہ ۶۴ برس کی عمر میں جنگ جمل میں شہادت حاصل کی۔ ۲۰ جمادی الثانی ۳۶ھ میں بصرہ میں دفن کئے گئے ایک جماعت کثیر نے آپ سے روایت کی ہے۔

(۴۳۴) حضرت طلحہ بن براء انصاریؓ

یہ وہ صحابی ہیں جن کے جنازہ کی نماز پڑھا کر رسول اکرم نے فرمایا تھا، کہ اے اللہ تو طلحہ سے اس طرح ملاقات فرما کہ تو ان کو دیکھ کر ہنستا ہو اور یہ تجھے دیکھ کر ہنستے ہوں، آپ اہل حجاز میں شمار کئے جاتے ہیں، حصین بن وحوح آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(۴۳۵) حضرت طلق بن علی یمامیؓ

آپ کی کنیت ابو علی حنفی ہے، طلق بن ثمامہ بھی آپ کو کہتے ہیں، آپ کے بیٹے قیس نے آپ سے روایت کی ہے۔

(۴۳۶) حضرت طارق بن شہاب بجلیؓ

آپ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے، کوفہ کے رہنے والے تھے، رسول اکرم کے زمانہ میں موجود تھے دیکھا بھی تھا مگر کچھ سن نہیں سکے۔ آپ عہد صدیقی اور فاروقی میں ۳۳ محاربات میں شریک ہوئے، ۸۲ھ میں انتقال فرمایا۔

(۴۳۷) حضرت طارق بن سویدؓ

آپ نے حضور کو دیکھا تھا، حدیث بیان خمر میں موجود ہے، آپ سے ابن وائل روایت کرتے ہیں۔

(۴۳۸) حضرت طفیل بن عمرو دوسیؓ

آپ مکہ میں مسلمان ہوئے تھے، اور آپ کی رسالت کی تصدیق میں پیش پیش تھے مسلمان ہو کر اپنی قوم میں واپس گئے۔ اور پھر ہجرت تک وہیں رہے اور جب حضور نے ہجرت فرمائی تو یہ بھی اپنی قوم

کے مسلمانوں کو لیکر حضور کی خدمت میں مدینہ آ گئے ساری عمر مدینہ میں قیام کیا اور پھر جنگ یمامہ میں شہید ہوئے، بعض کہتے ہیں کہ عہد فاروقی میں جنگ یرموک میں شہید ہوئے۔ آپ کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے، حضرت جابر اور ابو ہریرہ نے آپ سے روایت کی ہے

(۴۳۹) حضرت ابو طفیل کنانی رض

آپ کو عامر بن واثلہ لیثی بھی کہتے ہیں۔ کنیت سے مشہور ہیں آٹھ سال خدمت رسول میں رہے، سنہ ۱۱۰ھ میں بمقام مکہ انتقال فرمایا، دنیا میں یہ آخری صحابی تھے، آپ سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے،

(۴۴۰) حضرت ابو طیبہ نافع رض

آپ پچھنے لگانے کا کام کرتے تھے۔ محیصہ بن مسعود انصاری کے آزاد کردہ ہیں، اور مشہور ہیں، محیصہ کی میم کو مضموم اور حاء کو مفتوح اور یاء کو مکسور مشدد پڑھنا چاہئے۔

(۴۴۱) حضرت ابو طلحہ انصاری رض

آپ کا نام زید ہے، والد کا نام سہل انصاری ہے، حضرت انس بن مالک کے سوتیلے والد ہیں، مشہور تیر انداز ہیں، حضور نے آپ کے متعلق فرمایا کہ ابو طلحہ کی آواز لشکر میں ایک جماعت کی آواز سے زیادہ ہے، ۷۷ برس کی عمر میں سنہ ۳۱ھ میں انتقال فرمایا، اہل بصرہ کہتے ہیں کہ آپ کا انتقال سمندر کے سفر میں ہوا اور ایک جزیرہ میں ساتویں دن دفن کئے گئے۔ بیعت عقبہ میں ستر صحابہ کے ہمراہ موجود تھے بدر اور تمام غزوات میں شرکت کی سعادت رکھتے ہیں، صحابہ کی ایک جماعت آپ سے روایت کرتی ہے،

فصل تابعین کرام کے بیان میں

(۴۴۲) طلحہ بن عبد اللہ خزاعی

آپ کے دادا کا نام کریز ہے، اہل مدینہ سے ہیں، آپ نے صحابہ کی ایک جماعت سے روایت کی ہے اور آپ سے تابعین کی ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

(۴۴۳) طلحہ بن عبد اللہ قریشی رح

دادا کا نام عوف زہری ہے، مشہور تابعی ہیں اہل مدینہ سے شمار ہوتے ہیں، سخاوت میں بہت مشہور تھے، اپنے چچا عبد الرحمن وغیرہ سے روایت کرتے ہیں، سنہ ۹۷ھ میں انتقال فرمایا۔

(۴۴۴) طلق بن حبیب بصری رح

مشہور عابد ہیں، عبد اللہ بن زبیر اور جابر نیز ابن عباس سے روایت کرتے ہیں، آپ سے روایت کرنے والوں میں مصعب، عمرو بن دینار اور ایوب کے نام پائے جاتے ہیں۔

(۴۴۵) طفیل بن ابی رح

آپ کے دادا کا نام کعب انصاری ہے، اہل حجاز میں آپ کی حدیث ملتی ہے، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، آپ سے ابو طفیل نے روایت کی ہے۔

(۴۴۶) طاؤس بن کیسان رح

آپ فارسی الاصل ہیں خولانی، ہمدانی اور یمانی ہیں، آپ ایک جماعت کثیر سے روایت کرتے ہیں، آپ سے زہری اور بہت لوگوں نے روایت کی ہے، عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ طاؤس جیسا کوئی عالم نہیں دیکھا، علم میں بہت بلند مرتبہ تھے، سنہ ۱۰۵ھ میں انتقال فرمایا۔

(۴۴۷) حضرت ابو طالب رض

آپ رسول اکرم کے محترم چچا ہیں، جناب علی رض

کے والد ہیں، نام آپ کا عبدمناف بن عبدالمطلب قریشی ہے، آپ کے دادا کا ہاشم ہے، آپ کی وفات کے بعد کافروں نے حضور کو بہت پریشان کیا۔ آپ طائف تشریف لے گئے تاکہ کچھ سکون حاصل ہو آپ کی اور بی بی خدیجہ کی وفات کے درمیان ایک ماہ اور پانچ دن کا فاصلہ پایا جاتا ہے۔

(۴۴۸) ابن طاب رح

مشہور تابعی ہیں، آپ کی طرف مدینہ کی ایک قسم کھجور کو منسوب کرتے ہیں، آپ کو رطب بن طاب اور تمر بن طاب بھی کہتے ہیں۔

(حرف الظاء)

فصل صحابہ کرام کے بیان میں

(۴۴۹) حضرت ظہیر بن رافع حارثی رض

آپ انصار سے تعلق رکھتے ہیں، قبیلہ اوس کے آدمی تھے، عقبہ ثانیہ اور اس کے بعد کی تمام لڑائیوں میں موجود تھے، رافع بن ..... خدیج ...... دوسرے شخص ہیں، آپ سے رافع نے روایت کی ہے ظہیر میں ظاء پر پیش اور ہا پر زبر ہے،

(حرف العین)

فصل صحابہ کرام کے بیان میں

(۴۵۰) حضرت عمر بن خطاب قریشی رض

آپ کی کنیت ابوحفصہ ہے، نبوت کے چھٹے یا پانچویں سال مسلمان ہوئے، آپ کے اسلام سے ۴۰ کی تعداد پوری ہوئی۔ اور اسلام کو تقویت پہونچی اسی وجہ سے آپ کو فاروق کہتے ہیں، ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب سے پوچھا کہ تم کو فاروق کیوں کہتے ہیں، جواب دیا کہ مجھ سے ۳ دن قبل امیر حمزہ اسلام لائے اور پھر میرے سینے میں اسلام کی محبت پیدا ہوئی اور میں نے کہا۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ لَہُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی۔ اس کے بعد سے میں زمین میں سب سے زیادہ رسول اکرم کو عزیز رکھتا تھا، میں نے اپنی بہن سے پوچھا کہ رسول اللہ کہاں ہیں وہ کہنے لگیں کہ صفا کے قریب ارقم کے مکان میں تشریف رکھتے ہیں، میں وہاں پہونچا تو امیر حمزہ اور ان کے اصحاب موجود تھے حضور اکرم ایک کمرہ کے اندر تھے، میں نے دروازہ پر ہاتھ مارا تو لوگ میرے گرد جمع ہوگئے۔ حمزہ نے پوچھا لوگو! کیا بات ہے، سب نے کہا کہ عمر بن خطاب ہیں، یہ سن کر حضور نے کمرہ سے نکل کر میرا گریبان پکڑ کر زور سے کھینچا کہ میں گھٹنوں کے بل زمین پر گر پڑا پھر آپ نے فرمایا۔ اے عمر! تم باز نہیں آؤ گے اس بات کے سنتے ہی میں نے کہا۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمد عبدہ ورسولہ۔ میرے کلمہ پڑھنے سے سب لوگوں نے جو وہاں موجود تھے بلند آواز سے تکبیر کہی، جس کی آواز حرم تک پہونچی، پھر میں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا ہم اپنی زندگی اور موت میں دین حق پر نہیں ہیں، حضور نے فرمایا بیشک حق پر ہو زندگی اور موت دونوں۔ میں نے عرض کیا تو پھر ہم کیوں پوشیدہ رہ کر حق کو ظاہر کر رہے ہیں ...... ہم ضرور باہر نکلیں گے چنانچہ ہم نے علانیہ اسلام کی تعلیم و تبلیغ شروع کر دی ہم نے اپنے آدمیوں کی دو جماعتیں بنائیں ایک جماعت میں حمزہ ہوئے اور دوسری میں میں تھا میری آواز میں اس وقت بہت زور اور جرءت پیدا ہوگئی تھی، یہاں تک کہ ہم حرم میں داخل ہوئے،

قریش نے ہم کو دیکھا تو ان کو بہت رنج ہوا۔ لہٰذا اسی دن سے میرا نام حضور نے فاروق رکھدیا۔ کیونکہ میرے باعث اللہ تعالےٰ نے حق و باطل میں فرق پیدا کر دیا۔ داؤد بن حصین کہتے ہیں کہ عمر جب اسلام لائے تو جبریل نے آکر عرض کیا، یا رسول اللہ آسمان کے لوگ آپ کو عمر کے اسلام پر مبارک باد دیتے ہیں، ابن مسعود کہتے ہیں کہ اگر عمر کا علم ایک پلہ میں اور تمام مخلوق کا علم دوسرے پلہ میں ہو تو عمر کے علم کا پلہ جھکا ہوا رہے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ نو حصے علم ان کو ملا ہے باقی دوسروں کو

آپ تمام غزوات میں شریک ہوئے، پہلے خلیفہ ہیں جن کو امیر المومنین کہہ کر پکارا گیا۔ آپ کا رنگ سفید و سرخ تھا، یا گندم گون تھا۔ پیشانی کے بال اڑے ہوئے، اور آنکھیں بہت سرخ تھیں، حضرت ابو بکر کے بعد تمام کام آپ کے ذمہ ہو گئے۔ کیونکہ ان کی وصیت بھی یہی تھی، ۲۶ ذی الحجہ ۲۳ھ کو بدھ کے دن مغیرہ بن شعبہ کے غلام ابو لؤلؤ نے زخمی کیا، اور اتوار کے دن محرم کی پہلی تاریخ کو دفن کئے گئے، ۶۳ برس زندہ رہے، ساڑھے دس برس خلافت کی، حضرت صہیب نے جنازہ کی نماز پڑھائی، روایت کرنے والوں میں عشرہ مبشرہ کے علاوہ بہت سے صحابہ اور تابعین کے نام پائے جاتے ہیں۔

(۴۵۱) حضرت عمر بن ابی سلمہ قریشیؓ

والدہ کا نام ام سلمہ ہے، ۲ھ میں حبش میں پیدا ہوئے، آپ آنحضرت کے لے پالک ہیں، والدہ ازواج مطہرات سے تھیں، وفات رسول کے وقت نو برس کے تھے، ۸۳ھ میں عبد الملک بن مروان کے زمانہ میں انتقال فرمایا، حضور اکرم سے احادیث کی سماعت کی تھی، بہت سے لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے،

(۴۵۲) حضرت عثمان ابن عفان امویؓ

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے، شروع زمانہ میں حضرت ابو بکر کی وساطت سے مسلمان ہوئے، دار ارقم میں داخل ہونے سے پہلے کا یہ واقعہ ہے، آپ نے ۲ مرتبہ حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی، غزوہ بدر میں اس لئے شریک نہیں ہو سکے کہ کیونکہ رقیہ بنت رسول اللہ جو آپ کی بیوی تھیں ان دنوں بیمار تھیں، لہٰذا حضور نے ان کو گھر پر رہنے کی اجازت دی اور غنیمت میں حصہ مقرر کیا۔ مقام حدیبیہ میں بھی آپ موجود نہیں تھے کیونکہ حضور اکرم نے آپ کو صلح کا پیغام دے کر مکہ بھیجا تھا، پھر جب بیعت کا وقت آیا تو حضور نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا یہ عثمان کی بیعت ہے، آپ کو ذوالنورین بھی کہتے ہیں کیونکہ آپ کے نکاح میں رسول اکرم کی دو بیٹیاں آئی تھیں، ایک رقیہ ایک ام کلثوم۔ میانہ قد، گورا یا گندم گون رنگ اور خوبصورت چہرہ والے تھے، سینہ چوڑا، سر پر بال کثیر، دراز ریش، جسے زرد رنگ لگاتے تھے، یکم محرم ۲۴ھ میں خلیفہ ہوئے، قاتل کا نام اسود تجیبی تھا، بعض نے کوئی دوسرا نام لیا ہے، شنبہ کے دن بقیع میں دفن ہوئے عمر ۸۲ یا ۸۸ برس کی تھی، کچھ کم ۱۲ برس خلافت کی۔ بہت سے لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے

(۴۵۳) حضرت عثمان بن عامر قریشیؓ

آپ کی کنیت ابو قحافہ ہے، حضرت ابو بکر کے والد ہیں، آپ بنی تیمم سے تعلق رکھتے ہیں، بر فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے، عہد فاروقی تک زندہ رہے، ۹۷ برس کی عمر میں ۱۴ھ میں وفات ہوئی آپ سے ابو بکر اور اسماء بنت ابو بکر نے روایت کی ہے، قحافہ میں قاف کا پیش پڑھنا چاہئے۔

(۴۵۴) حضرت عثمان ابن مظعون قریشیؓ

آپ کی کنیت ابو سائب ہے ۱۴ ویں مسلمان ہیں ہجرت حبشہ اور مدینہ دونوں کی تھیں، بدر میں شریک تھے، شراب سے جاہلیت میں بھی نفرت کرتے تھے مہاجرین میں پہلے شخص ہیں جنہوں نے مدینہ میں ہجرت کے ۳۰ ماہ بعد شعبان میں وفات پائی۔ رسول اکرم نے مرنے کے بعد ان کی پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا عمر والوں میں بہترین شخص تھے، بقیع میں سپرد خاک کیئے گئے، نہایت نیک عابد اور بلند رتبہ صحابی تھے، آپ کے بیٹے سائب اور بھائی قدامہ روایت کرتے ہیں،

(۴۵۵) عثمان بن طلحہ قریشی

آپ عبدری اور حجبی ہیں، شرف صحبت رسول سے مشرف ہوئے . . . ، باب المساجد میں آپ کا ذکر ہے' روایت کرنے والوں میں شیبہ چچا زاد بھائی اور ابن عمر کے نام پائے جاتے ہیں، سنہ ۴۲ھ میں بمقام مکہ انتقال فرمایا

(۴۵۶) حضرت عثمان بن حنیف انصاریؓ

آپ کے بھائی کا نام سہل ہے۔ حضرت عمر نے آپ کو عراق کی پیمائش اور مردم شماری اور ٹیکس کا آفیسر بنایا تھا، آپ نے یہاں کے رہنے والوں پر خراج اور جزیہ مقرر کیا تھا، اس کے بعد حضرت علی نے بصرہ کا گورنر مقرر کیا، مگر حضرت طلحہ اور زبیر جب بصرہ آئے تو ان کو ہٹا دیا۔ جنگ جمل کا یہ نتیجہ تھا، آپ نے کوفہ میں سکونت اختیار کر لی، معاویہ کے زمانہ تک بقید حیات رہے، ایک گروہ کثیر نے آپ سے روایت کی ہے۔

(۴۵۷) حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفیؓ

آپ کو حضور نے طائف کا عامل مقرر کیا تھا چنانچہ تا حیات رسول نیز دور صدیقی اور دور فاروقی کے دو سال تک اسی خدمت پر قائم رہے، اس کے بعد حضرت عمر نے عمان اور بحرین کا حاکم بنا دیا، سنہ ۹ھ میں جب وفد ثقیف حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا تو یہ اس میں موجود تھے اور ۲۹ برس کے تھے جب وفات رسول کے بعد ان کے قبیلہ نے مرتد ہونے کا خیال کیا تو آپ نے فرمایا اے بنی ثقیف تم اسلام لانے میں سب سے آخر ہو تو مرتد ہونے میں کیوں پہل کرتے ہو، چنانچہ قبیلہ اس خیال سے رک گیا، آپ نے بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی اور وہیں پر سنہ ۵۱ھ میں انتقال فرمایا۔ تابعین کی ایک جماعت آپ سے روایت کرتی ہے۔

(۴۵۸) حضرت علی ابن ابی طالب رضؓ

آپ کی کنیت ابو الحسن اور ابو تراب ہے، مردوں میں پہلے مسلمان ہیں، باختلاف روایت اسوقت دس برس کے تھے، غزوہ تبوک کے علاوہ تمام غزوات میں شریک ہوئے، تبوک میں نہ جانے کی وجہ یہ تھی کہ حضور نے آپ کو مدینہ میں اپنا قائم مقام کیا تھا، اور فرمایا تھا کہ کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے ہو کہ تم کو وہی حیثیت حاصل ہو جو ہارون کو حاصل تھی، اپنے بھائی موسیٰ کے ساتھ۔ سانولا رنگ، بڑی آنکھیں۔ متوسط قد۔ گھنی اور چوڑی ڈاڑھی وسط سر کے بال اڑے ہوئے تھے، اور سر و ڈاڑھی دونوں کے بال سفید تھے، جس دن حضرت عثمان شہید ہوئے اسی دن آپ کو خلیفہ چنا گیا، یہ ذی الحجہ کی ۱۸ تاریخ اور جمعہ کا دن اور سنہ ۳۵ھ کا واقعہ ہے، آپ کی شہادت کوفہ میں واقع ہوئی ۱۸ رمضان سنہ ۴۰ھ کو جمعہ کے دن فجر کی نماز میں عبدالرحمٰن ابن ملجم نے تلوار سے زخمی کیا، ۳ دن آپ زندہ رہے اور ۲۱ رمضان کو وفات پائی، دونوں بیٹے امام حسن، امام حسین، اور عبداللہ بن جعفر نے مل کر

غسل دیا۔ امام حسن نے نماز جنازہ پڑھائی، اور صبح کے وقت زوال سے قبل دفن کیا گیا، باختلاف روایات ۶۳ سال کی عمر پائی۔ چار سال ۹ ماہ خلافت فرمائی آپ سے آپ کے صاحبزادوں یعنی امام حسن، امام حسین، حضرت محمد بن حنفیہ اور بہت سے صحابہ اور تابعین نے روایت کی ہے،

(۴۵۹) حضرت علی بن شیبان رضؓ

آپ کے نام کے ساتھ حنفی یمامی بھی لکھا جاتا ہے، عبدالرحمٰن آپ کے صاحبزادے آپ سے روایت کرتے ہیں،

(۴۶۰) حضرت علی بن طلق حنفی یمامیؓ

آپ اہل یمامہ میں شمار ہوتے ہیں، لہٰذا آپ کی حدیث بھی وہیں پائی جاتی ہے، آپ سے سلم بن سلام روایت کرتے ہیں۔

(۴۶۱) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف قریشیؓ

آپ کی کنیت ابو محمد ہے، عشرہ مبشرہ میں داخل ہیں، شروع زمانہ میں حضرت ابوبکر کی وساطت سے مسلمان ہوئے، دو مرتبہ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ تمام غزوات میں شریک ہوئے، احد میں ثابت قدم رہے، غزوۂ تبوک میں رسول اکرم نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ اور جو حصہ نماز کا آپ سے چھوٹ گیا تھا اس کو پورا کیا، دراز قد، گورا رنگ سرخی مائل، گداز ہتھیلیاں بلند ناک تھے، احد میں پاؤں میں چوٹ لگنے سے لنگ ہوگیا تھا، بیس زخم جسم پر آئے تھے، آپ کی پیدائش عام الفیل کے دس برس بعد ہوئی، اور پھر ۷۲ برس کی عمر میں ۳۲ھ میں انتقال فرمایا بقیع میں دفن ہوئے، آپ سے عبداللہ بن عباس وغیرہ نے روایت کی ہے۔

(۴۶۲) عبدالرحمٰن بن ابزیٰ خزاعیؓ

آپ نافع عبدالحارث کے آزاد کردہ ہیں، کوفہ کے رہنے والے تھے، حضرت علی نے آپ کو خراسان کا گورنر مقرر کیا تھا، رسول اکرم کی صحبت سے مشرف ہوئے، اور ان کے پیچھے نماز پڑھی حضرت عمر اور ابی ابن کعب سے آپ نے بہت سی روایات کی ہیں، سعید اور عبداللہ دونوں بیٹوں نے آپ سے روایت کی ہے، کوفہ میں انتقال فرمایا۔

(۴۶۳) حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر قریشیؓ

آپ عبدالرحمٰن بن عوف کے بھتیجے ہیں، حنین کی جنگ میں موجود تھے، آپ نے واقعہ حرہ سے قبل وفات پائی، آپ کے بیٹے عبدالحمید آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(۴۶۴) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیقؓ

والدہ کا نام ام رومان ہے، جو حضرت عائشہ کی بھی والدہ ہیں، سال حدیبیہ میں مسلمان ہوئے اور مخلص تھے ابوبکر کی اولاد میں سب سے بڑے تھے، حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ آپ سے روایت کرتی ہیں، ۵۳ھ میں انتقال فرمایا۔

(۴۶۵) حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہؓ

والدہ کا نام حسنہ ہے، اور اسی نسبت مادری سے پہچانے جاتے ہیں، والد کا نام عبداللہ بن مطاع ہے، یزید بن وہب آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(۴۶۶) حضرت عبدالرحمٰن بن شرجیلؓ

آپ عبدالرحمٰن بن حسنہ کے بھتیجے ہیں، رسول اکرم کو دیکھنے کا شرف رکھتے ہیں، فتح مصر میں اپنے بھائی کے ساتھ موجود تھے۔ عمران آپ کے فرزند آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(۴۶۷) حضرت عبدالرحمٰن بن یزید قریشی رضؓ

عمر ابن خطاب کے بھتیجے ہیں، پیدائش کے بعد والد ابو لبابہ نے رسول اکرم سے تحنیک کرائی تھی، حضور نے دست شفقت پھیرتے ہوئے برکت کی دعا فرمائی، محمد بن سعد کا بیان ہے کہ وفات رسول کے وقت عبدالرحمٰن کی عمر ۶ برس کی تھی، اپنے چچا حضرت عمر سے حدیث کی سماعت فرمائی، اور عبداللہ بن زبیر کے زمانہ میں عبداللہ بن عمر سے پہلے انتقال فرمایا۔

(۴۶۸) حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضؓ

فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے، اور صحبت رسول سے مشرف ہوئے، آپ رسول اکرم سے روایت کرتے ہیں اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں، سنہ ۵۰ھ میں وفات ہوئی، ابن عباس، امام حسن اور بہت سے حضرات نے آپ سے روایت کی ہے۔

(۴۶۹) حضرت عبدالرحمٰن بن سہل انصاریؓ

آپ نے غزوہ خیبر میں شہادت پائی، کتاب القسامۃ میں آپ کا ذکر آتا ہے، غزوہ بدر میں حاضری کا شرف حاصل ہے، آپ حد درجہ صاحب علم اور ذی فہم تھے، سہل بن ابی حثمہ نے آپ سے روایت کی ہے،

(۴۷۰) حضرت عبدالرحمٰن ابن شبل انصاریؓ

آپ اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں، تمیم بن محمد اور ابو راشد نے آپ سے روایت کی ہے،

(۴۷۱) حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان قریشی رضؓ

قبیلہ بنی تمیم سے تعلق رکھتے ہیں، طلحہ بن عبیداللہ صحابی کے بھائی ہیں، کہا جاتا ہے کہ رسول اکرم کو دیکھا تھا مگر روایت نہیں کرتے ہیں، البتہ دو مردوں نے آپ سے روایت کی ہے۔

(۴۷۲) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی قراد اسلمیؓ

آپ اہل حجاز میں شمار ہوتے ہیں، ابو جعفر خطمی آپ کے بیٹے آپ سے روایت کرتے ہیں، قراد کو قاف کے پیش سے پڑھنا چاہئے۔

(۴۷۳) حضرت عبدالرحمٰن بن کعب مازنیؓ

آپ کی کنیت ابو لیلیٰ ہے، انصار میں سے بدر میں شریک ہوئے تھے، سنہ ۲۴ھ میں انتقال فرمایا، آپ کے صحابہ میں شامل ہیں جن کے بارے میں یہ آیت اتری تھی،
تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ۔

(۴۷۴) حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر دیلمی رضؓ

رسول اکرم سے شرف صحبت اور روایت حاصل ہے، کوفہ میں رہے پھر خراساں پہونچے، آپ سے بکیر بن عطاء روایت کرتے ہیں۔ ان کے سوا اور کوئی روایت نہیں کرتا ہے،

(۴۷۵) حضرت عبدالرحمٰن بن عائش حضرمیؓ

آپ اہل شام میں شمار ہوتے ہیں، صحابی ہونے میں اختلاف ہے، رؤیت باری تعالیٰ کے سلسلہ میں حدیث آپ سے منقول ہے، جس کو ابو سلام مطور اور خالد بن اللجاج نے روایت کیا ہے، ایک حدیث آپ کی مالک بن یخامر نے روایت کی ہے، آپ معاذ بن جبل سے روایت کرتے ہیں، بعض لوگوں نے حضرت رسول پاک سے ان کا روایت کرنا بیان کیا ہے۔ مگر پہلی بات زیادہ صحیح ہے، امام بخاری بھی اسی کی تصدیق کرتے ہیں۔ عائش میں یا، کا زیر ہے، یخامر میں یا، کا پیش ہے اور خا، کا زبر اور میم کی زیر ہے، بعض لوگوں نے کہا ہے کہ مالک کی حدیث مرسل ہے کیونکہ انہوں نے حضور سے نہیں سنا ہے۔

(۴۷۶) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ مدنیؓ

بعض لوگ آپ کو قریشی کہتے ہیں، آپ کی حدیث میں اضطراب بتاتے ہیں، صحابہ میں قوی الحافظہ نہیں تھے

حافظ ابن عبدالبر نے آپ کو شامی کہا ہے، ایک جماعت نے آپ سے روایت کی ہے، عُبیرہ میں عین کا زبر اور میم کا زیر ہے۔

(۴۷۷) حضرت عبداللہ بن ارقم زہری رضی اللہ عنہ

قریشی ہیں، فتح مکہ کے سال مسلمان ہوئے، رسول اکرم ﷺ نے ان کو کاتب بنایا تھا، پھر ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے کاتب رہے، حضرت عمرؓ نے بیت المال کا حاکم بنایا تھا، حضرت عثمانؓ نے بھی اس عہدہ پر برقرار رکھا، پھر آپ نے استعفا دیدیا جسے حضرت عثمانؓ نے منظور کرلیا، آپ سے عروہ اور اسلم حضرت عمرؓ کے آزاد کردہ روایت کرتے ہیں، عہد عثمانی میں وفات پائی۔

(۴۷۸) حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ

ابو علقمہ بن قیس اسلمی بھی کہتے ہیں، حدیبیہ، خیبر اور بعد والے غزوات میں شریک ہوئے تھے، بہت عرصہ تک مدینہ میں رہے، اس کے بعد کوفہ چلے گئے اور پھر اسی جگہ ۸۷ھ میں انتقال فرمایا، کوفہ کے صحابہ میں آخری صحابی ہیں۔ آپ سے امام شعبی روایت کرتے ہیں۔

(۴۷۹) حضرت عبداللہ بن انیس جہنی انصاری رضی اللہ عنہ

غزوہ احد اور بعد والے تمام غزوات میں شریک ہوئے، ابوامامہ اور حضرت جابر وغیرہ نے آپ سے روایت کی ہے، ۵۴ھ میں مدینہ میں وفات پائی۔

(۴۸۰) حضرت عبداللہ بن بُسر مازنی رضی اللہ عنہ

آپ کا تمام کنبہ یعنی والد، والدہ، بھائی عطیہ اور بہن صمّا سبھی صحبت رسول کا شرف رکھتے تھے، ملک شام میں سکونت اختیار کر لی تھی، ۸۸ھ میں حمص میں وضو کرتے ہوئے اچانک انتقال کر گئے۔ شام کے صحابیوں میں آخری تھے، ایک روایت یہ ہے کہ سب سے آخر میں انتقال کرنے والے ابوامامہ ہیں، ایک جماعت کثیر آپ سے روایت کرتی ہے۔

(۴۸۱) حضرت عبداللہ بن عدی قریشی رضی اللہ عنہ

اہل حجاز میں شمار ہوتے ہیں۔ قدید اور عسفان کے درمیان رہا کرتے تھے، آپ سے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن اور محمد بن جبیر نے روایت کی ہے۔

(۴۸۲) حضرت عبداللہ بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

طائف میں رسول اکرم کے ساتھ موجود تھے، ابو محجن ثقفی نے ایک تیر مارا جو آنکھ میں لگا۔ عہد صدیقی کی ابتداء میں ۱۱ھ میں انتقال ہوا۔ شوال کا مہینہ تھا، آپ قدیم الاسلام صحابی ہیں۔

(۴۸۳) حضرت عبداللہ بن ثعلبہ مازنی رضی اللہ عنہ

آپ ہجرت سے ۴ سال قبل پیدا ہوئے اور ۸۹ھ میں وفات پائی، فتح مکہ کے سال رسول اکرم کو دیکھا اور قریب آئے تو حضور نے سر پر ہاتھ پھرایا۔ روایت کرنے والوں میں بیٹے عبداللہ اور زہری کے نام ملتے ہیں۔

(۴۸۴) حضرت عبداللہ بن جحش اسدی رضی اللہ عنہ

ام المومنین حضرت زینب کے بھائی ہیں، دار ارقم سے پہلے مسلمان ہوئے تھے، ہجرت حبشہ اور مدینہ دونوں سے سرفراز ہیں۔ آپ بڑے مستجاب الدعوات تھے، بدر میں شریک ہوئے اور احد میں درجہ شہادت حاصل کیا، عبداللہ موصوف وہ مسلمان ہیں جن کی رائے کی تصدیق نزول آیت سے کی گئی، آپ نے کہا تھا کہ غنیمت سے خمس نکالا جائے، چنانچہ یہ آیت اتری۔ وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ آخر تک واقعہ یہ تھا کہ جب یہ لشکر سے واپس لوٹے۔ تو انہوں نے پانچواں حصہ نکال کر حضور ﷺ کے لئے علیحدہ رکھدیا تھا۔ سعد بن ابی وقاصؓ نے آپ سے روایت کی ہے، ۴۰ سال کی عمر تھی جب کہ ابوالحکم بن اخنس نے احد میں شہید کیا۔ اور پھر حضرت امیر حمزہ کے ساتھ ایک قبر میں دفن کئے گئے۔

(۴۸۵) حضرت عبداللہ بن ابی الحمساء عامریؓ

اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں، آپ کی حدیث عبداللہ بن شفیق کے پاس ہے، جو اپنے والد سے نقل کرتے ہیں، اور وہ عبداللہ بن ابی الحمساء سے نقل کرتے ہیں

(۴۸۶) حضرت عبداللہ بن ابی الجدعاء تمیمیؓ

اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں، آپ سے عبداللہ بن شفیق روایت کرتے ہیں، ان کا تذکرہ وحدان میں آتا ہے، وحدان ان رواۃ کے حق میں بھی استعمال کیا گیا ہے۔ جن سے بخاری ومسلم میں سے صرف ایک شخص روایت کرے۔

(۴۸۷) حضرت عبداللہ ابن جعفر قریشیؓ

آپ ابوطالب کے پوتے ہیں، والدہ کا نام اسماء بنت عمیس ہے، حبشہ میں پیدا ہوئے اور پہلے مسلمان جو کہ مسلمانوں میں پیدا ہوئے، ۹۰ برس کی عمر میں مدینہ میں سنہ ۸۰ھ میں انتقال فرمایا۔ نہایت سخی، بردبار اور پاکباز۔ خوش مزاج واقع ہوئے تھے، آپ کو سخاوت کا دریا کہتے تھے، بہت لوگ آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(۴۸۸) حضرت عبداللہ بن جہم انصاریؓ

آپ کی حدیث نمازی کے سامنے سے گذرنے والے کے متعلق پائی جاتی ہے، آپ سے بسر بن سعید وغیرہ نے روایت کی ہے، ان کی سند میں مالک عن ابی جہم ہے، نام نہیں ہے، ابن عیینہ اور وکیع نے بھی آپ کی حدیث سے روایت کیا ہے، اور انہوں نے عبداللہ بن جہم نام لیا ہے، ان کا ذکر حرف الجیم میں بھی ہوچکا ہے،

(۴۸۹) حضرت عبداللہ بن جزءؓ

والد کی کنیت ابوالحارث سہمی ہے، بدر میں شریک ہوئے، مصر میں سکونت اختیار کر لی تھی، لہذا مصریوں کی ایک جماعت آپ سے روایت کرتی ہے، سنہ ۸۵ھ میں مصر میں انتقال فرمایا۔ جزء کو جیم کے زبر سے پڑھنا چاہئے۔

(۴۹۰) حضرت عبداللہ بن حبش خثعمیؓ

مکہ میں رہتے تھے، اہل حجاز میں شمار ہوتے ہیں، عبید بن عمیر وغیرہ آپ سے روایت کرتے ہیں عبید اور عمیر دونوں تصغیر کے صیغے ہیں۔

(۴۹۱) حضرت عبداللہ بن ابی حدادؓ

آپ کا دوسرا نام سلامہ بن عمر اسلمی ہے، پہلی مرتبہ حدیبیہ میں شریک ہوئے، اس کے بعد خیبر اور دوسرے غزوات میں بھی شرکت فرمائی، اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں، ۸۰ برس کی عمر میں سنہ ۷۱ھ میں وفات پائی، ابن القعقاع وغیرہ نے آپ سے روایت کی ہے۔

(۴۹۲) حضرت عبداللہ بن حنظلہ انصاریؓ

یہ حنظلہ وہی صحابی ہیں جن کو ملائکہ نے غسل دیا تھا عبداللہ حضور کے سامنے پیدا ہوئے، وفات رسول کے وقت ۷ سال کے تھے، رسول پاک کو دیکھا تھا، اور آپ سے روایت بھی کی ہے، بڑے نیک صاحب علم وفضل اور انصار میں سردار مانے جاتے تھے، عبداللہ موصوف وہ شخص ہیں جن کے ہاتھ پر اہل مدینہ نے بیعت کی تھی، جس طرح بھی ہو یزید بن معاویہ کو خلافت سے ہٹایا جائے۔ سنہ ۶۳ھ میں واقعہ حرہ میں شہید ہوئے، روایت کرنے والوں میں ابن ابی ملیکہ عبداللہ ابن یزید اور اسماء بنت زید بن خطاب کے نام ملتے ہیں۔

(۴۹۳) حضرت عبداللہ بن حوالہ ازدیؓ

آپ ملک شام میں رہتے تھے، سنہ ۵۸ھ میں انتقال فرمایا۔ جبیر بن نفیر آپ سے روایت کرتے ہیں

(۴۹۴) حضرت عبداللہ بن خلیب رضی اللہ عنہ

آپ قبیلہ جہنیہ سے تعلق رکھتے ہیں جو انصار کے حلیف ہیں، مدینہ کے باشندے ہیں، اور آپ کی حدیث اہل حجاز میں پائی جاتی ہے، آپ سے ابن معاذ روایت فرماتے ہیں۔

(۴۹۵) حضرت عبداللہ بن رواحہ انصاری رضی اللہ عنہ

رسول اکرم کے آپ بھی نقیب تھے، بدر، احد، خندق اور اس کے بعد ہونے والے تمام غزوات میں شریک تھے سوائے فتح مکہ اور اس کے بعد کے غزوات میں شرکت کی سعادت حاصل نہیں کر سکے کیونکہ جنگ موتہ سنہ ۸ھ میں شہید کئے گئے۔ شعرائے باکمال میں شمار کئے جاتے ہیں، آپ سے ابن عباس نے روایت کی ہے۔

(۴۹۶) حضرت عبداللہ ابن زبیر قریشی رضی اللہ عنہ

مہاجرین میں پہلے بچے ہیں جو ہجرت کے بعد سنہ ۱ھ میں مدینہ میں پیدا ہوئے، رسول اکرم نے نام اور کنیت نانا کے نام ابوبکر صدیق پر رکھی، حضرت ابا بکر نے کان میں اذان کہی، والدہ نے سب سے پہلے حضور اکرم کی گود میں دیا آپ نے کھجور چبا کر منہ میں دی اور اس طرح جو چیز سب سے پہلے ان کے شکم میں گئی وہ رسول اکرم کے منہ کا لعاب تھا، اس کے بعد حضور نے ان کے واسطے دعائے برکت فرمائی۔ آپ اطلس تھے یعنی ڈاڑھی مونچھ کچھ نہیں تھی، بڑے عابد، ذکی الطبع، بارعب اور حق کی پاسداری کرنے والے رشتہ دار دل سے بہت سلوک کرتے تھے، آپ کی سی خوبیاں بہت کم لوگوں میں پائی جاتی تھیں، آپ کے والد حضور اکرم کے خاص صحابی اور دوست تھے، آپ کی ماں اسماء حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی ہیں، حضرت صفیہ آپ کی دادی اور حضورؐ کی پھوپھی ہیں، خالہ کا نام حضرت عائشہ ہے، جو حضور اکرم کی بیوی صاحبہ ہیں حضرت عبداللہ نے ۸ برس کی عمر میں حضور سے بیعت کی، حجاج بن یوسف نے مکہ میں آپ کو شہید کیا، اور لاش تین دن تک سولی پر لٹکی رہی، یہ سنہ ۷۳ھ سترہ جمادی الآخر اور منگل کے دن کا واقعہ ہے، سنہ ۶۴ھ میں آپ نے لوگوں سے بیعت خلافت لی تھی، اور خلیفہ کہلائے حجاز یمن، عراق اور خراساں کے لوگ آپ کو بہت مانتے تھے، البتہ شامیوں میں کچھ مخالف پائے جاتے تھے، آپ نے ۸ حج کئے تھے۔ بہت سے لوگ آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(۴۹۷) حضرت عبداللہ بن زمعہ قریشی رضی اللہ عنہ

آپ اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں اور عروہ بن زبیر روایت کرتے ہیں۔

(۴۹۸) حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ

دادا کا نام بھی عبداللہ ہے، بیعت عقبہ، بدر اور بعد والے تمام غزوات میں شرکت کا شرف حاصل ہے آپ ہی وہ مسلمان ہیں جن کو خواب میں اذان کے الفاظ بتائے گئے تھے، اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں، ۶۴ برس کی عمر میں سنہ ۳۲ھ میں انتقال فرمایا۔ یہ اور ماں باپ دونوں صحابی ہیں، روایت کرنے والوں میں آپ کے بیٹے محمد اور سعید بن المسیب اور ابن ابی لیلیٰ کے نام پائے جاتے ہیں۔

(۴۹۹) حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ

دادا کا نام عاصم ہے، مازنی ہیں، غزوۂ احد میں شریک تھے، بدر کی حاضری سے محروم رہے، آپ ہی وہ ہیں جنہوں نے وحشی کے ساتھ مل کر مسیلمہ کذاب کو قتل کیا تھا واقعہ حرہ سنہ ۶۳ھ میں قتل کئے گئے۔ آپ سے عباد بن تمیم اور ابن المسیب نے روایت کی ہے، عَبّاد کو عین کے زبر اور باء کی تشدید سے پڑھنا چاہئے

(۵۰۰) حضرت عبداللہ بن سائب قریشی ؓ

آپ قبیلہ بنی مخزوم سے تعلق رکھتے ہیں، مکہ والوں کے قراءت میں استاذ ہیں، اہل مکہ میں شمار ہوتے ہیں قتل زبیر سے پہلے مکہ میں فوت ہوئے، ایک جماعت آپ سے روایت کرتی ہے،

(۵۰۱) حضرت عبداللہ بن مرجس مزنی ؓ

بعض لوگ آپ کو مخزومی کہتے ہیں، مگر میرا خیال ہے کہ آپ بنی مخزوم کے حلیف تھے، بصری ہیں اور بصرہ میں ہی ان کی حدیث پائی جاتی ہے، عاصم احول نے آپ سے روایت کی ہے، مرجس کو نرجس کے وزن پر پڑھنا چاہیے۔

(۵۰۲) حضرت عبداللہ بن سلام اسرائیلی ؓ

آپ کی کنیت ابو یوسف ہے، حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد سے ہیں، علماء یہود میں بڑے مرتبہ والے تھے، اور بنی عوف بن الخزرج کے حلیف تھے، آپ کو رسول اکرم نے جنت کے داخلہ کی بشارت دی آپ کے دونوں بیٹے یوسف اور محمد روایت کرتے ہیں سلام کو بغیر لام کی تشدید کے پڑھنا چاہیے

(۵۰۳) حضرت عبداللہ بن سہل انصاری ؓ

آپ عبدالرحمٰن کے اور محیصہ کے بھتیجے ہیں، خیبر میں شہید ہوئے، باب القسامہ میں اس کا ذکر ملتا ہے

(۵۰۴) حضرت عبداللہ بن شخیر عامری ؓ

اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں، بنی عامر کے وفد کے ساتھ رسول اکرم کی خدمت میں آئے تھے، آپ کے دونوں بیٹے مطرف اور یزید نے آپ سے روایت کی ہے شخیر کو ش کے زیر خ کی تشدید اور زیر سے پڑھنا چاہیے۔

(۵۰۵) حضرت عبداللہ صنابحی ؓ

بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ ابو عبداللہ ہیں، ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ میرے نزدیک یہ ابو عبداللہ صنابحی صحابی نہیں تابعی ہیں۔ کیونکہ صحابہ میں صنابحی نام کا کوئی صحابی نہیں ہے، عبداللہ موصوف کی حدیث مالک نے موطاء میں اور نسائی نے اپنی سنن میں روایت کی ہے،

(۵۰۶) حضرت عبداللہ بن عامر قریشی ؓ

حضرت عثمان بن عفان کے ماموں زاد بھائی ہیں زمانہ حضور میں پیدا ہوئے، اور آپ نے منہ میں لعاب ...... ڈالا تھا اور دعائے برکت فرمائی تھی، آپ وفات حضور کے وقت ۱۳ برس کے تھے، بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ آپ نے نہ تو حضور سے کچھ سنا اور نہ روایت کی۔ حضرت عثمان نے آپ کو بصرہ اور خراسان کا حاکم بنایا تھا، آپ شہادت عثمانی تک اس عہدہ پر قائم رہے، اس کے بعد جب اختیارات امیر معاویہ کے ہاتھ میں آئے تو یہ پھر اپنے سابقہ عہدہ پر مامور کر دیئے گئے۔

خراسان آپ ہی کی سالاری میں فتح ہوا اور کسریٰ بھی آپ ہی کے زمانہ میں قتل ہوا۔ خراسان حلوان اور کرمان آپ ہی کی فتح کی یادگار ہیں، بصرے کی نہر آپ نے نکالی تھی۔

(۵۰۷) حضرت عبداللہ بن عباس ؓ

آپ حضور اکرم کے محترم چچا کے بیٹے ہیں۔ آپ کی ماں لبابہ حارث کی بیٹی اور ام المومنین حضرت میمونہ کی بہن ہیں۔ ہجرت سے ۳ سال قبل پیدا ہوئے۔ اور وفات رسول کے وقت ۱۵ سال کے تھے۔ کسی نے ۱۳ اور ۱۰ برس بھی لکھے ہیں، امت محمدیہ میں جلیل القدر عالم تھے، حضور نے حکمت، فقہ اور تفسیر قرآن کی ان کو دعا دی تھی۔ آپ نے حضرت جبریل کو دو مرتبہ دیکھا تھا، مسروق کہتے ہیں، کہ میں جب عبداللہ بن عباس

کو دیکھتا ہوں تو وہ سب سے زیادہ حسین وجمیل معلوم ہوتے ہیں، اسی طرح وہ بہترین فصیح و بلیغ تھے اور درس حدیث کے وقت متبحر عالم معلوم ہوتے تھے حضرت عمر کے مقرب دوست تھے۔ اور مشورہ میں شریک ہوا کرتے تھے، آخر عمر میں بینائی سے محروم ہو گئے تھے، ۱۷ برس کی عمر میں ۶۸ھ طائف میں انتقال فرمایا۔ ایک بڑی جماعت آپ سے روایت کرتی ہے رنگ گورا، قد لمبا اور صحت مند جسم رکھتے تھے۔

(۵۰۸) حضرت عبداللہ ابن عمر قریشی رض

حضرت عمر بن خطاب کے ساتھ مکہ میں ایام طفولیت میں مسلمان ہوئے تھے، بدر اور احد میں شریک نہیں ہو سکے البتہ خندق میں شرکت فرمائی، بدر کے دن کم عمری کے باعث روک دیے گئے۔ ایک روایت میں ہے۔ کہ آنحضرت نے اجازت دیدی تھی، بعض کا کہنا ہے کہ احد میں بھی اجازت نہیں ملی تھی، کیونکہ ان کا سن کم تھا۔ آپ بڑے زبردست عالم، زاہد، متقی اور محتاط واقع ہوئے تھے۔

حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ہم میں کوئی ایسا نہیں تھا کہ جس کی طرف دنیا مائل ہوئی ہو اور وہ دنیا کی طرف مائل نہ ہوا ہو۔ سوائے حضرت عمر اور ان کے بیٹے عبداللہ کے۔ میمون بن مہران کا بیان ہے کہ عبداللہ بن عمر سے زیادہ پرہیزگار اور ابن عباس سے زیادہ عالم کوئی میں نے نہیں دیکھا۔ وقت موت تک ایک ہزار غلام آزاد کئے تھے، نزول وحی سے ایک سال پیشتر آپ پیدا ہوئے ۷۳ھ میں ابن زبیر کے قتل کے ۳ یا ۶ ماہ بعد انتقال فرمایا۔ آپ نے حل میں دفن کرنے کی وصیت کی تھی مگر حجاج نے نہیں ہونے دیا۔ چنانچہ مقام ذی طوی میں مقبرہ مہاجرین میں دفن کئے گئے۔ حجاج آپ کا سخت دشمن تھا،

وجہ یہ تھی کہ ایک دن وہ خطبہ دے رہا تھا اور وقت زیادہ ہو گیا تھا، اس وقت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ سورج تمہاری وجہ سے رکا نہیں رہے گا، یہ بات اسے سخت ناگوار گذری اور اس نے ایک شخص کو مقرر کر دیا کہ وہ زہر کا بجھا ہوا برچھا آپ کے پیر میں چبھو دے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اور یہی ان کی موت کا سبب ہوا۔ ایک دوسری مخالفت کی وجہ یہ تھی کہ ایام حج میں آپ ہمیشہ آگے رہتے اور ان مقامات پر پہلے پہونچتے جہاں رسول اکرم کھڑے ہوتے تھے یا نماز وغیرہ پڑھتے تھے، آپ نے ۸۴ برس کی عمر پائی، بعض نے ۸۶ کی بتائی ہے، ایک جماعت نے آپ سے روایت کی ہے،

(۵۰۹) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رض

آپ سہمی اور قریشی ہیں، اپنے والد سے پیشتر مسلمان ہوئے تھے، آپ کے والد عمر میں ان سے ۱۲ برس یا ۱۵ برس بڑے تھے، آپ بہت بڑے عالم، عابد اور مطالعہ کے شوقین تھے، آپ نے احادیث کو قلم بند کرنے کی اجازت مانگی تو حضور نے اجازت دیدی۔ آپ کی وفات کے سلسلہ میں بہت سی روایتیں ہیں چنانچہ ایک روایت ہے کہ آپ نے واقعہ حرہ کی راتوں میں ۶۳ھ میں ذالحجہ میں وفات پائی دوسری روایت ہے کہ آپ نے ۷۳ھ میں اور بعض کے نزدیک مکہ میں ۶۷ھ میں، بعض نے ۵۵ھ میں طائف میں اور بعض لوگ ۶۵ھ میں بمقام مصر بتاتے ہیں۔ بہت سے لوگ آپ سے روایت کرتے ہیں، یعلی بن عطاء کہتے ہیں کہ میری والدہ آپ کے لئے سرمہ بناتی تھیں کیونکہ آپ کی آنکھوں میں کثرت عبادت اور گریہ شب سے نقص پیدا ہو گیا تھا، پلکیں گر گئی تھیں اور پپوٹوں میں فساد پیدا ہو گیا تھا۔

(۵۱۰) حضرت عبداللہ بن مسعود ہذلیؓ

آپ کی کنیت ابو عبدالرحمٰن ہے، دار ارقم کے داخلہ سے قبل اور حضرت عمر کے مسلمان ہونے سے پیشتر اسلام لائے تھے چنانچہ یہ چھٹے مسلمان ہیں، حضور نے ان کو اپنی خدمت میں رکھ لیا، خاص خادم اور راز دار تھے، مسواک وضو کے پانی کا انتظام ان کے سپرد تھا، مکہ سے حبشہ کو ہجرت کی، بدر اور تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ رسول پاک نے آپ کو جنت کی بشارت دی تھی، اور فرمایا تھا کہ جو ابن ام عبد پسند کرتا ہے میری امت کے واسطے میں بھی اسے پسند کرتا ہوں، اور جس کو وہ ناپسند جانے میں بھی اسے برا جانتا ہوں ابن ام عبد سے مراد ابن مسعود ہیں، ابن مسعود شکل و شباہت اور سیرت و عادت میں حضور سے ملتے ہوئے تھے، گندمی رنگ، چھوٹا قد، اور ہلکا بدن تھا، لا بنے آدمی جو بیٹھے ہوتے تھے یہ کھڑے ہوئے ان کے برابر نظر آتے تھے، کوفہ کی مسند قضا آپ کے سپرد تھی۔ اس کے بعد دور فاروقی اور عثمانی میں بیت المال کے افیسر بھی رہے تھے، آخر میں کوفہ سے واپس آئے اور ۶۰ برس کی عمر میں ۳۲ھ میں انتقال فرما گئے بقیع میں دفن کئے گئے روایت کرنے والوں میں حضرت ابوبکر حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی اور بہت سے صحابہ اور تابعین کے نام پائے جاتے ہیں۔

(۵۱۱) حضرت عبداللہ بن غنم بیاضیؓ

آپ اہل حجاز میں شمار ہوتے ہیں، آپ کی حدیث دعا کے سلسلہ میں ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن عن عبداللہ ابن عنبسہ عن عبداللہ بن غنام کی سند سے ربیعہ کے پاس ملتی ہے۔

(۵۱۲) حضرت عبداللہ بن قرط ازدیؓ

زمانہ جاہلیت میں آپ کا نام شیطان تھا، رسول کرم نے عبداللہ رکھ دیا، اہل شام میں شمار ہوتے ہیں، اور حدیث بھی انہیں میں پائی جاتی ہے، ابو عبیدہ بن جراح کی طرف سے حمص کے حاکم مقرر کئے گئے تھے آپ سے ایک جماعت روایت کرتی ہے، ۵۶ھ میں روم میں شہید کئے گئے۔ قرُط کو ق کے پیش سے پڑھنا چاہئے۔

(۵۱۳) حضرت عبداللہ بن مغفل مزنیؓ

آپ کو بیعت تحت الشجر کا شرف حاصل ہے پہلے مدینہ میں رہتے تھے، پھر بصرہ میں رہنے لگے، آپ ان گیارہ آدمیوں کی تبلیغی جماعت کے ایک ممبر تھے جن کو حضرت عمر نے بصرہ کی طرف روانہ فرمایا تھا، یہ جماعت لوگوں کو دین کی باتیں سکھاتی تھی ۶۰ھ میں وفات پائی۔ تابعین کی ایک جماعت جس میں بصری بھی شامل ہیں آپ سے روایت کرتی ہے، بصرہ میں آپ برگزیدہ بزرگ مانے جاتے ہیں۔

(۵۱۴) حضرت عبداللہ بن ہشام تیمیؓ

اہل حجاز میں شمار ہوتے ہیں، آپ کی ماں زینب بنت حمید نے ان کو رسول اکرم کے سامنے پیش کیا۔ حضور نے سر پہ ہاتھ پھرایا، دعاء برکت دی، مگر کم سنی کے سبب بیعت نہیں فرمایا۔ آپ سے آپکے پوتے زہرہ روایت کرتے ہیں۔

(۵۱۵) حضرت عبداللہ بن یزید انصاریؓ

آپ کو خطمی بھی کہتے ہیں، حدیبیہ میں ۱۷ برس کے تھے، آپ ابن زبیر کے دور خلافت میں کوفہ کے گورنر تھے، اور پھر انہیں کے زمانہ میں ان کا انتقال ہوا، امام شعبی آپ کے کاتب تھے، بیٹے موسیٰ اور ابو بردہ بن ابو موسیٰ وغیرہ نے آپ سے روایت کی ہے۔

(۵۱۶) حضرت عاصم بن ثابت انصاریؓ

کنیت ابو سلیمان ہے، جنگ بدر میں موجود تھے، آپ

وہی صحابی ہیں جن کو غزوہ رجیع میں مشرکین مکہ ان کا سر کاٹ کر لے جانا چاہتے تھے مگر شہد کی مکھیوں کا ایک چھتہ مشرکوں پر ٹوٹ پڑا اور کافر عاصم کے سر کو علحدہ تک نہ کر سکے۔ آپ نانا ہیں حضرت عمر کے بیٹے عاصم کے۔ ایک روایت میں آپ کے متعلق اس طرح لکھا ہے کہ رسول اکرم نے دس آدمیوں کا ایک لشکر کہیں بھیجا تھا، اور اس کا امیر عاصم کو بنایا تھا، جب یہ عسفان اور مکہ کے درمیان سے گذر رہے تھے تو کافروں نے آپ کو پہچان لیا۔ اور تقریبا ۲۰۰ تیر اندازوں نے گھیر لیا، کہتے ہیں کہ اس لشکر کو کافروں نے مدینہ کا باشندہ اس وجہ سے پہچان لیا کہ یہ مدینہ کی کھجوریں کھا رہے تھے، لہذا ان کی گٹھلی جب کافروں نے دیکھی تو وہ فوراً سمجھ گئے کہ مسلمان ہیں اور مدینہ کے باشندے ہیں، کافروں نے جب پیچھا کیا تو عاصم اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک پہاڑی کے ٹیلے پر چڑھ گئے۔ نیچے سے کافروں نے کہا جو کچھ تمہارے پاس ہے ہم کو دیدو ہم تمہیں امان دیتے ہیں، مگر عاصم نے جواب دیا کہ میں کافر کی امان نہیں چاہتا۔ اس کے بعد دعا کی کہ اے اللہ تو ہمارے حال سے اپنے رسول کو خبر کر دے کافروں نے تیر برسانا شروع کر دئے، عاصم اور ساتھی شہید ہوئے، کافر جب مکہ پہونچے اور خبر کی تو بہت سے لوگ آئے تاکہ عاصم کا سر کاٹ کر مکہ والوں کو دکھائیں مگر جب یہاں پہونچے تو دیکھا کہ لاکھوں شہد کی مکھیاں لاشوں پر منڈلا رہی ہیں آخر یہ سب ویسے ہی واپس چلے گئے، مکہ میں حضور کو اس واقعہ کی خبر خدا نے دی اور آپ نے اپنے اصحاب کو مطلع فرمایا۔

نوٹ:۔ تین صحابیوں نے ان کی باتوں پر اعتبار کر کے خود کو ان کے حوالہ کر دیا، جس میں سے ایک حبیب تھے، جن کا ذکر حرف الحاء میں گذر چکا۔

(۵۱۷) حضرت عامر الرام قریشی رضؓ

آپ کو رسول اکرم کی زیارت اور روایت کا شرف حاصل ہے، آپ سے ابو منظور نے روایت کی ہے۔ الرام کو راء کے زبر سے پڑھنا چاہیئے، یہ اصل میں رامی ہے مگر یا، کو حذف کر دیا گیا ہے۔

(۵۱۸) حضرت عامر بن ربیعہ رضؓ

آپ کی کنیت ابو عبداللہ العزی ہے، ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ دونوں کا شرف حاصل ہے، بدر اور تمام غزوات میں شریک ہوئے، ابتدائی دور کے مسلمان ہیں، ۳۲ھ میں انتقال فرمایا۔ آپ سے ایک جماعت نے روایت کی ہے،

(۵۱۹) حضرت عامر بن مسعود قریشی رضؓ

دادا کا نام امیہ بن خلف جمحی ہے۔ صفوان بن امیہ کے بھتیجے ہیں۔ نمیر بن عریب نے آپ نے روایت کی ہے، ترمذی نے صوم کے سلسلہ میں ان سے حدیث روایت کی ہے، اور اسے مرسل کہا ہے، اس لئے کہ عامر نے حضور کو نہیں دیکھا تھا، مگر ابن مندہ اور ابن عبد البر ان کو صحابی کہتے ہیں۔ عریب کو عین کی زبر اور راء کی زیر سے پڑھنا چاہیئے۔

(۵۲۰) حضرت عائذ بن عمرو مدنی رضؓ

آپ اصحاب شجرہ میں داخل ہیں۔ بصرہ میں رہتے تھے، اور حدیث بھی وہیں کے لوگوں میں ہے۔ بہت سے لوگ آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(۵۲۱) حضرت عباد بن بشر انصاری

سعد بن معاذ کے مسلمان ہونے سے پہلے مدینہ میں اسلام لائے، بدر، احد اور تمام غزوات میں شریک ہوئے، جن لوگوں نے کعب بن اشرف یہودی کو مارا تھا، یہ بھی اس پارٹی کے ایک ممبر تھے، جلیل القدر صحابی ہیں۔ انس بن مالک اور عبدالرحمن بن ثابت

آپ سے روایت کرتے ہیں۔ ۵۰ برس کی عمر میں جنگ یمامہ میں شہادت کا مرتبہ حاصل کیا۔ عباد کو عین کے زبر اور باء کی تشدید سے پڑھیے۔

(۵۲۲) حضرت عباد بن عبد المطلب ؓ

آپ سے کوئی روایت نہیں پائی جاتی۔ شرکاء بدر میں تذکرہ پایا جاتا ہے۔

(۵۲۳) حضرت عبادہ بن صامت انصاری ؓ

آپ کی کنیت ابوالولید ہے نقباء اسلام میں شمار ہوتے ہیں۔ عقبہ اولیٰ، ثانیہ اور ثالثہ سب میں شریک تھے، اس کے علاوہ بدر اور تمام غزوات میں بھی شرکت فرمائی۔ حضرت عمر نے شام کا قاضی مقرر کیا تھا، آپ کا مستقر حمص تھا۔ بعد میں فلسطین آگئے تھے۔ اور پھر ۳۴ھ میں ۷۲ برس کی عمر میں بیت المقدس میں انتقال فرمایا۔ صحابہ اور تابعین کی بڑی جماعت روایت کرتی ہے، عبادہ کو عین کے پیش سے پڑھنا چاہیئے۔

(۵۲۴) حضرت عباس بن عبد المطلب ہاشمی ؓ

آپ رسول اکرم کے محترم چچا ہیں، عمر میں دو برس بڑے تھے، ماں کا نام نمیر بن قاسط تھا، خانہ کعبہ کو ریشمین غلاف پہنانے والی پہلی خاتون ہیں۔ کہتے ہیں کہ عباس بچپن میں گم ہوگئے تھے تو ماں نے منت مانی تھی چنانچہ ملتے ہی غلاف چڑھایا۔ قریش کے سردار تھے، مسجد حرام اور زمزم کے پلانے کی خدمت آپ کے سپرد تھی، یعنی آپ اس امر کی کوشش فرمایا کرتے تھے کہ خانہ کعبہ میں کوئی بے ہودہ حرکت نہ ہونے پائے اور لوگ نیک کام کرتے رہیں۔ مجاہد کہتے ہیں کہ حضرت عباس نے مرنے سے پہلے ستر غلام آزاد کئے تھے، آپ کی ولادت سال فیل سے پہلے ہوئی تھی، اور ۸۸ برس کی عمر میں ۱۲ رجب جمعہ کے دن ۳۲ھ میں انتقال فرمایا۔ بقیع میں دفن کئے گئے۔ ابتداء میں اسلام قبول کر لیا تھا، مگر اس کو چھپاتے رہے۔ چنانچہ بدر کے معرکہ میں آپ مشرکین مکہ کے ہمراہ میدان میں آئے تو رسول اکرم نے فرمایا مگر عباس ملیں تو قتل مت کرنا، کیونکہ ان کو جبر یہ لڑائی میں لایا گیا ہے، کہتے ہیں کہ ابوالیسر کعب بن عمر نے آپ کو قید کر لیا تھا اور آپ اسے کچھ فدیہ دیکر مکہ آگئے۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد مدینہ تشریف لے آئے۔ آپ سے ایک جماعت کثیر نے روایت کی ہے۔

(۵۲۵) حضرت عباس بن مرداس سلمی ؓ

آپ کی کنیت ابوالہثیم ہے، شاعر ہیں، فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے، اور مولفۃ القلوب میں داخل کئے گئے۔ آپ جاہلیت میں بھی شراب کو حرام سمجھتے تھے، کنانہ آپ کے بیٹے آپ سے روایت کرتے ہیں۔ کنانہ کو کاف کے زیر سے پڑھنا چاہیئے

(۵۲۶) حضرت عبد المطلب بن ربیعہ ؓ

آپ قریشی ہیں، مدینہ میں کچھ عرصہ تک رہے، پھر دمشق چلے گئے۔ پھر ۶۲ھ میں اسی جگہ انتقال فرمایا۔ عبداللہ بن حارث نے آپ سے روایت کی ہے۔

(۵۲۷) حضرت عبداللہ بن محصن انصاری ؓ

آپ اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں، اور وہیں آپ کی حدیث پائی جاتی ہے، سلمہ آپ کے بیٹے آپ سے روایت کرتے ہیں، حافظ ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ بعض لوگ آپ کی حدیث کو مرسل کہتے ہیں۔

(۵۲۸) حضرت عبید بن خالد سلمی ؓ

آپ نے کوفہ کی سکونت اختیار کر لی تھی، لہذا کوفیوں کی ہی ایک جماعت نے آپ سے روایت کی ہے۔

(۵۲۹) حضرت عتاب بن اسید اموی ؓ

فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے۔ رسول اکرم جب

حنین کو جانے لگے تو ان کو مکہ میں حاکم مقرر فرمایا۔ چنانچہ وفات رسول تک یہ حاکم مکہ رہے۔ حضرت ابوبکر نے بھی آپ کو برقرار رکھا، آخر سنہ ۱۳ھ میں یہ اسی دن وفات پا گئے جس دن مدینہ میں حضرت ابوبکر کا انتقال ہوا۔ آپ قریش کے سردار تھے، بہت نیک مزاج پایا تھا۔ عمرو بن ابی عقرب نے آپ سے روایت کی ہے۔ عتاب کو عین کے زبر اور تاء کی تشدید سے اور اسید کو ہمزہ کے زبر سین کے زیر سے پڑھنا چاہئے۔

(۵۳۰) حضرت عتبہ بن اَسِید ثقفی رضؓ

آپ کی کنیت ابوبصیر ہے۔ بنی زہرہ کے حلیف ہیں۔ ابتدائی زمانہ کے مسلمان ہیں، عرصہ تک صحبت رسول سے مشرف ہوتے۔ غزوہ حدیبیہ میں ان کا ذکر آتا ہے، حضور نے ان کے لئے فرمایا کہ ان کی بہادری پر تعجب ہوتا ہے، اگر ان کے ساتھ کچھ بہادر ہوتے تو خوب کام کرتے۔ آپ نے حضور اکرمؐ کے سامنے وفات پائی۔

(۵۳۱) حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضؓ

ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ یہ عتبہ نذر کے بیٹے ہیں۔ مگر بخاری نے عتبہ کو دو علیحدہ شخص تسلیم کیا ہے، اور ابوحاتم کی بھی یہی رائے ہے، پہلے ان کا نام عتلہ تھا پھر حضور نے بدل کر عتبہ رکھ دیا۔ آپ غزوہ خیبر میں شریک ہوئے ہیں، ۹۴ برس کی عمر میں ۸۷ھ میں حمص میں وفات پائی۔ واقدی کا بیان ہے کہ شام میں فوت ہونے والے یہ آخری صحابی ہیں۔ ایک جماعت نے آپ سے روایت کی ہے۔

(۵۳۲) حضرت عتبہ بن غزوان مازنی رضؓ

قدیم الاسلام ہیں، حبشہ اور مدینہ دونوں ہجرتوں کا شرف حاصل ہے، بدر میں شریک تھے، ایک روایت کے مطابق ساتویں مسلمان ہیں۔ حضرت عمرؓ نے بصرہ کا حاکم بنایا تھا، بہت دن رہے پھر ۵۷ برس کی عمر میں ۱۷ھ میں مدینہ آتے ہوئے انتقال کر گئے۔ خالد بن عمیر آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(۵۳۳) حضرت عداء بن خالد عامری رضؓ

دادا کا نام ہوذہ ہے۔ فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے، دیہاتی زندگی رکھتے تھے، آپ کی حدیث اہل بصرہ میں پائی جاتی ہے، ابورجاء آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(۵۳۴) حضرت عدی بن حاتم طائی رضؓ

آپ شعبان سنہ ۷ھ میں حاضر خدمت رسول ہوئے کچھ عرصہ کے بعد کوفہ کی سکونت اختیار کر لی۔ جنگ جمل میں حضرت علی کی حمایت میں لڑتے ہوئے ایک آنکھ جاتی رہی تھی، جنگ صفین و نہروان میں بھی شریک ہوتے تھے۔ ۶۸ھ میں آپ نے کوفہ میں یا قرقیسا میں انتقال فرمایا، عمر ایک سو بیس برس کی ہوئی، بہت سے لوگ آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(۵۳۵) حضرت عدی بن عَمِیرہ کندی رضؓ

کوفہ میں رہتے تھے، پھر جزیرہ کی سکونت اختیار کر لی۔ اور وہیں وفات پائی۔ قیس بن ابی حازم وغیرہ نے آپ سے روایت کی ہے، عمیرہ کو عین کے زبر اور میم کے زیر سے پڑھنا چاہئے۔

(۵۳۶) حضرت عرباض بن ساریہ سلمی رضؓ

آپ کی کنیت ابو نجیح ہے، آپ اہل صفہ میں داخل ہیں، ملک شام میں رہنے لگے تھے۔ پھر ۷۵ھ میں اسی جگہ انتقال کیا۔ ابوامامہ اور تابعین کے ایک گروہ نے آپ سے روایت کی ہے، نجیح کو نون کے زبر اور جیم کے زیر سے پڑھنا چاہئے۔

(۵۳۷) حضرت عرفجہ بن اسعد رضؓ

یوم کلاب میں آپ کی ناک کٹ گئی تھی، رسول اکرم نے حکم دیا کہ چاندی کی ناک لگا لو۔ کچھ دن بعد فرمایا کہ یہ سونے کی ناک لگا لو۔ آپ کے بیٹے طرفہ

آپ سے روایت کرتے ہیں۔ کلاب کو کاف کے پیش سے پڑھنا چاہیے۔

(۵۳۸) حضرت عروہ بن ابی الجعد بارقیؓ

اہل کوفہ میں شمار ہوتے ہیں، حدیث بھی وہیں پائی جاتی ہے، حضرت عمر نے کوفہ کا قاضی مقرر کیا تھا، بعض لوگوں نے آپ کے نام میں اختلاف کیا ہے مگر صحیح یہی ہے جو تحریر کیا گیا ہے، شعبی آپ سے روایت کرتے ہیں

(۵۳۹) حضرت عروہ بن مسعود ثقفیؓ

صلح حدیبیہ میں کافروں کے حمایتی کی حیثیت سے شریک تھے ۹ھ میں طائف سے واپسی پر رسول اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا۔ بہت سی بیویاں آپ کی تھیں، حضور نے فرمایا چار بیویاں تم اپنے لئے اختیار کر لو اس کے بعد آپ واپس گئے اور اپنی قوم کو اسلام کی طرف بلایا۔ قوم سخت دشمن ہوگئی۔ آپ نے ایک روز فجر کی اذان اپنے مکان کی چھت پر چڑھ کر دی اور جب کلمہ شہادت پر پہونچے تو ایک ثقفی کے تیر نے زندگی کا خاتمہ کر دیا۔ رسول اکرم نے خبر سن کر فرمایا۔ عروہ کا حال اس شخص کی طرح ہے جس کا ذکر سورۂ یٰسین میں ہے جس کو قوم نے صرف اس لئے قتل کر دیا تھا کہ اس نے اپنی قوم کو خدا کی طرف بلایا تھا

(۵۴۰) حضرت عطیہ بن قیس سعدیؓ

رسول اکرم کو آپ نے دیکھا اور روایت بھی کی ہے، اہل یمن و شام نے آپ سے روایت کی ہے،

(۵۴۱) حضرت عطیہ بن بسر مازنیؓ

آپ عبداللہ بن بسر کے بھائی ہیں، چنانچہ ابوداؤد ان کی حدیث کو بھائی کے ساتھ اس طرح بیان کرتے ہیں۔ عن ابنی بُسرٍ یعنی بسر کے دونوں بیٹوں سے روایت ہے، نام کا ذکر نہیں کیا، یہ روایت کتاب الطعام میں مکھن اور چھوہارے کے بارے میں موجود ہے۔

آپ سے مکحول دمشقی روایت کرتے ہیں۔

(۵۴۲) حضرت عطیہ قرظیؓ

کہتے ہیں کہ یہ بنی قریظہ کے قیدیوں میں تھے، باپ کے نام کے سلسلے میں حافظ ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ مجھے کوئی علم نہیں ہے۔ آپ نے حضور اکرم کو دیکھا تھا، اور ارشادات بھی سنے تھے، مجاہد وغیرہ آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(۵۴۳) حضرت عقبہ بن رافع قرشیؓ

آپ کو ۶۳ھ میں ایک شخص ہریر نے افریقہ میں شہید کیا۔ تعبیر رؤیا میں آپ کا ذکر آتا ہے، آپ سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

(۵۴۴) حضرت عقبہ بن عامر جہنیؓ

آپ کو امیر معاویہ نے عقبہ بن ابوسفیان کے بعد مصر کا حاکم مقرر کیا تھا۔ کچھ دن بعد معزول کر دیا۔ آپ نے ۵۸ھ میں مصر ہی میں وفات پائی۔ آپ سے صحابہ اور تابعین کی ایک جماعت روایت کرتی ہے

(۵۴۵) حضرت عقبہ بن حارث قرشیؓ

آپ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے، اہل مکہ میں شمار ہوتے ہیں، اور عبداللہ بن ابی ملیکہ وغیرہ نے آپ سے روایت کی۔

(۵۴۶) حضرت عقبہ بن عمروؓ

آپ کی کنیت ابومسعود ہے، حرف میم میں آپ کا تذکرہ دیکھئے

(۵۴۷) حضرت عکاشہ بن محصن اسدیؓ

یہ بنی امیہ کے حلیف تھے، جنگ بدر اور بعد میں ہونے والے غزوات میں شریک ہوئے، غزوہ بدر میں آپ کی تلوار ٹوٹ گئی تھی تو رسول اکرم نے ایک لکڑی یا کھجور کی مڑی ہوئی شاخ دیدی تھی۔ چنانچہ برکت رسول سے وہ لکڑی تلوار کا کام کرنے لگی۔ بڑے جلیل القدر صحابی ہیں۔ ۴۵ سال کی عمر میں عہد صدیقی میں انتقال فرمایا۔ روایت کرنے والوں میں ابوہریرہ،

ابن عباس اور بہن ام قیس کے نام پائے جاتے ہیں عکاشہ کو عین کے پیش اور کاف کی تشدید سے پڑھنا چاہئے۔
محصن کو میم کے زیر اور صاد کے زیر سے پڑھنا چاہئے۔

(۵۴۸) حضرت عکرمہ بن ابوجہل قریشیؓ

باپ کا اصلی نام عمرو بن ہشام تھا۔ جو رسول اکرم کا سخت ترین دشمن تھا، عکرمہ مشہور شہسوار تھے، فتح مکہ کے دن بھاگ کر یمن چلے گئے تھے، ان کی بیوی ام حکیم بنت حارث بھی یمن چلی گئیں اور پھر وہاں سے ان کو لیکر حاضر دربار رسالت ہوئیں، رسول اکرم نے ان کو دیکھ کر فرمایا مرحبا مہاجر سوار ۸ھ میں سچے دل سے داخل اسلام ہوئے، اور ۶۲ برس کی عمر میں ۱۳ھ جنگ یرموک میں شہید ہوئے، حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ میں نے ابوجہل کے لئے جنت میں کھجور کے درخت دیکھے تھے، جب عکرمہ مسلمان ہوئے تو حضور اکرم نے فرمایا یہ تمہارے خواب کی تعبیر ہے۔ ایک مرتبہ عکرمہ نے حضور سے عرض کیا کہ میں مدینہ کی گلیوں میں جب چلتا پھرتا ہوں تو لوگ کہتے ہیں کہ یہ دشمن رسول ابوجہل کا بیٹا ہے۔ چنانچہ حضور اکرم فوراً تقریر کرنے کھڑے ہوگئے اور اللہ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا۔ لوگ سونے اور چاندی کی کانوں کی طرح ہیں۔ جو دور جاہلیت میں اچھے تھے وہ اسلام لانے کے بعد بھی جبکہ ان کو دین کی سمجھ آجائے اچھے اور بہتر ہیں۔ لہٰذا کسی برے طریقہ سے ان کو یاد مت کرو۔

(۵۴۹) حضرت علاء حضرمی رضؓ

اصلی نام عبداللہ ہے، حضرموت کے رہنے والے تھے، حضور اکرم نے آپ کو بحرین کا عامل مقرر کیا تھا، چنانچہ عہد صدیقی وفاروقی میں بھی یہ اسی عہدہ پر فائز رہے، ۱۴ھ میں انتقال فرمایا، سائب بن یزید روایت کرتے ہیں۔

---

(۵۵۰) حضرت علقمہ بن وقاص لیثی رضؓ

آپ زمانہ حضور میں پیدا ہوئے، غزوہ خندق میں شرکت فرمائی۔ اور عبدالملک بن مروان کے زمانہ حکومت میں انتقال کیا۔ ان کے پوتے عمرو اور محمد بن ابراہیم تیمی روایت کرتے ہیں۔

(۵۵۱) حضرت عمار بن یاسر عنسیؓ

آپ بنی مخزوم کے آزاد کردہ اور حلیف ہیں۔ آپ کا پورا واقعہ یہ ہے کہ آپ کے والد یاسر اپنے دو بھائیوں حارث اور مالک کے ساتھ جو تھے بھائی کو تلاش کرنے مکہ آئے تھے، چنانچہ چند روز بعد حارث اور مالک تو یمن واپس چلے گئے مگر یاسر مکہ میں رہ گئے اور ابو حذیفہ کے حلیف بن گئے۔ ابو حذیفہ نے ان کی شادی اپنی ایک لونڈی سمیہ کے ساتھ کردی، کچھ عرصہ بعد سمیہ کے بطن سے عمار پیدا ہوئے، ابو حذیفہ نے عمار کو آزاد کردیا۔ حضرت شروع زمانہ میں مسلمان ہوگئے تھے۔ مگر بڑے کمزور مسلمان تھے اور مکہ میں اسلام کی خاطر بڑی تکالیف برداشت کرنا پڑیں، آگ میں جلایا گیا، مگر یہ اسلام سے نہیں پھرے، حضور اکرم نے آپ کو اس تکلیف میں دیکھ کر اور جسم پر ہاتھ پھرا کر فرمایا۔ اے آگ تو عمار پر ٹھنڈی ہوجا، جس طرح حضرت ابراہیم کے لئے ٹھنڈی ہوگئی تھی، حضرت مہاجرین اولین میں شمار ہوتے ہیں، بدر اور تمام غزوات میں شریک ہوئے، اور بڑی بہادری سے مقابلہ پر جمے رہے حضور اکرم آپ کو الطیب المطیب کہہ کر پکارتے تھے، ۹۳ برس کی عمر میں حضرت علیؓ کی حمایت میں جنگ صفین ۳۷ھ میں لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ ایک جماعت کثیر نے آپ سے روایت کی ہے، جس میں حضرت علیؓ اور حضرت عباس بھی شامل ہیں۔

(۵۵۲) حضرت عمرو بن احوص کلابی رضؓ

آپ سے آپ کے بیٹے سلیمان بن عمرو روایت کرتے ہیں۔

(۵۵۳) حضرت عمرو بن اخطب انصاریؓ

آپ کی کنیت ابوزید ہے، بہت سے غزوات میں حضور کے ساتھ شریک ہوئے ہیں، حضور اکرم نے آپ کے جسم پر ہاتھ پھراتے ہوئے صحت و خوبصورتی کے لئے دعا فرمائی تھی، چنانچہ سو سال سے زیادہ زندہ رہے مگر سر اور ڈاڑھی کے صرف چند بال سفید ہوئے تھے۔ آپ اہل بصرہ سے شمار ہوتے ہیں، اور ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

(۵۵۴) حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضؓ

بدر اور احد میں کافروں کی طرف سے مسلمانوں کے مقابلہ پر آئے تھے، مگر احد سے واپس گئے تو اسلام کی محبت دل میں بیٹھی اور مسلمان ہو گئے۔ عرب کے خاص اور مشہور آدمی ہیں، مسلمان ہونے کے بعد پہلی مرتبہ جنگ بیر معونہ میں شریک ہوئے، اس جنگ میں عامر بن طفیل نے گرفتار کر لیا اور پھر پیشانی کے بال کاٹ کر چھوڑ دیا تھا۔ آپ کو ۶ھ میں حضور نے نجاشی شاہ حبشہ کے پاس ایک خط لیکر بھیجا تھا، اس خط میں نجاشی کو اسلام کی دعوت دی گئی تھی چنانچہ وہ خط پڑھکر مسلمان ہو گیا۔ آپ اہل حجاز میں شمار ہوتے ہیں، روایت کرنے والوں میں دونوں بیٹے جعفر او عبداللہ اور بھتیجے زبرقان کے نام ملتے ہیں، زبرقان کو زاء اور راء کے کسرہ کے ساتھ پڑھنا چاہیئے

(۵۵۵) حضرت عمرو بن حارث خزاعیؓ

آپ حضرت جویریہ زوجہ رسول اکرم کے بھائی ہیں اہل کوفہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ روایت کرنے والوں میں ابو وائل شفیق بن سلمہ اور ابو اسحٰق سبیعی کے نام پائے جاتے ہیں۔

(۵۵۶) حضرت عمرو بن حریث قریشیؓ

آپ نے حضور کو دیکھا اور ارشادات کو سنا تھا حضور اکرم نے دست محبت پھراتے ہوئے دعائے برکت عطا فرمائی۔ وفات رسول کے وقت ۱۲ برس کے تھے کوفہ میں رہتے تھے اور کچھ عرصہ وہاں کے حاکم بھی رہے، آپ نے ۸۵ھ میں انتقال فرمایا۔ صاحبزادے جعفر روایت کرتے ہیں۔

(۵۵۷) حضرت عمرو بن حزم انصاریؓ

آپ کی کنیت ابوضحاک ہے، پندرہ برس کی عمر میں پہلی مرتبہ غزوہ خندق میں حاضر ہوئے، حضور اکرم نے ۱۰ھ میں ان کو نجران کا حاکم مقرر فرمایا۔ آپ نے ۵۳ھ میں وفات پائی بقیع میں دفن ہوئے، ان کے بیٹے محمد اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

(۵۵۸) حضرت عمرو بن سعید قریشیؓ

آپ نے پہلی ہجرت حبشہ کی طرف اور دوسری مدینہ کی طرف کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت جعفر بن ابی طالب کے ساتھ میں خیبر کے سال واپس مدینہ آئے تھے ۱۳ھ میں ملک شام میں درجہ شہادت حاصل کیا۔

(۵۵۹) حضرت عمرو بن سلمہ مخزومی رضؓ

رسول اکرم کے زمانہ میں اپنی قوم کے امام تھے، اور سب سے اچھے قاری تھے، بعض جگہ ہے کہ یہ اپنے والد کے ساتھ خدمت رسول میں حاضر ہوئے تھے، باپ کی حاضری میں سب متفق ہیں، آپ نے بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ تابعین کی جماعت نے آپ سے روایت کی ہے۔

(۵۶۰) حضرت عمرو بن عاص قریشی رضؓ

آپ ۸ھ یا ۵ھ میں مسلمان ہوئے تھے، ان کے ہمراہ خالد بن ولید اور عثمان بن طلحہ بھی تھے۔ رسول اکرم نے آپ کو عمان کا حاکم مقرر کیا تھا، چنانچہ وفات رسول کے بعد تک آپ اس عہدہ پر قائم رہے حضرت عمر حضرت عثمان اور امیر معاویہ کے زمانہ میں آپ نے بڑی خدمات انجام دیں۔ چنانچہ مصر آپ ہی نے فتح

کیا تھا، اور پھر حضرت عمر نے ان کو مصر کا حاکم بنایا، عہد عثمانی میں بھی یہ تقریباً ۴ سال تک اسی عہدہ پر مامور رہے، اس کے بعد معزول کر دئے گئے، دوبارہ امیر معاویہ نے اپنے عہد امارت میں پھر اسی عہدہ پر بحال کر دیا، نوّے برس کی عمر میں ۴۳ھ میں وفات پائی، آپ کے بعد آپ کے بیٹے عبداللہ بھی مصر کے حاکم بنائے گئے، روایت کرنے والوں میں بیٹے عبداللہ اور عبداللہ بن عمرو اور قیس بن ابی حزم کے نام پائے جاتے ہیں۔

(۵۶۱) حضرت عمرو بن علبسہ سلیمی رض

آپ بالکل ابتدائی دور میں مسلمان ہوئے، کہتے ہیں کہ چوتھے مسلمان تھے، قبول اسلام کے بعد اپنی قوم بنی سُلیم میں واپس چلے گئے تھے، کیونکہ حضور اکرم نے آپ سے فرمایا تھا کہ جب تم کو یہ معلوم ہو کہ میں اعدائے اسلام سے علانیہ مقابلہ کر رہا ہوں اس وقت میری پیروی کرنا، آخر غزوہ خیبر کے ختم پر آپ مدینہ میں حاضر ہوئے اور مستقل قیام کر لیا۔ آپ اہل شام میں شمار ہوتے ہیں۔ ایک جماعت کثیر آپ سے روایت کرتی ہے۔ آپ کی کنیت ابو نجیح ہے، عبسہ کو عین اور بار اور سین کے زبر سے پڑھنا چاہیئے۔ نجیح میں نون پر زبر اور جیم کا زیر ہے۔

(۵۶۲) حضرت عمرو بن عوف انصاری رض

ابن اسحاق کا بیان ہے کہ آپ سہیل بن عمرو عامری کے آزاد کردہ ہیں، غزوۂ بدر میں حاضر تھے، مدینہ میں رہتے تھے کوئی اولاد نہیں تھی، مسور بن مخرمہ آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(۵۶۳) حضرت عمرو بن عوف مزنی رض

آپ قدیمی مسلمان ہیں، اور ان لوگوں میں ہیں جن کے حق میں یہ آیت تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ نازل ہوئی۔ مدینہ میں سکونت پذیر تھے، اور وہیں عہد معاویہ کے آخری عہد میں انتقال فرمایا۔ آپ کے بیٹے عبداللہ روایت کرتے ہیں۔

(۵۶۴) حضرت عمرو بن حمق خزاعی رض

مشہور صحابی ہیں، جبیر بن نفیر اور رفاعہ ابن شداد نے روایت کی ہے، ۵۱ھ میں آپ کو موصل میں شہید کیا گیا۔

(۵۶۵) حضرت عمرو بن مرۃ جہنی رض

آپ کی کنیت ابو مریم ہے، کچھ لوگ آپ کو ازدی بھی کہتے ہیں، اکثر غزوات میں شرکت کا شرف رکھتے ہیں شام کی سکونت اختیار کر لی تھی اور پھر اسی جگہ عہد معاویہ میں انتقال کیا، بہت لوگ آپ سے روایت کرتے ہیں

(۵۶۶) حضرت عمرو بن قیس عامری رض

کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ آپ کا نام عبداللہ بن عمرو قرشی ہے، نابینا تھے اور ام مکتوم کے بیٹے تھے ام مکتوم کا نام عاتکہ تھا اور وہ حضرت خدیجہ رض کے ماموں زاد بھائی تھے، مکہ میں شروع دور میں مسلمان ہوئے اور مہاجرین اولین میں داخل ہیں، مصعب بن عمیر کے ہمراہ مدینہ میں آئے تھے، رسول اکرم نے کئی مرتبہ ان کو مدینہ میں اپنا قائم مقام بنایا چنانچہ حجۃ الوداع کے وقت بھی آپ ہی کو بنایا تھا، مدینہ میں وفات پائی، ایک روایت میں ہے کہ قادسیہ کی لڑائی میں شہید ہوئے۔

(۵۶۷) حضرت عمرو بن تغلب عبدی رض

آپ قبیلہ عبد القیس سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ سے حسن بصری نے روایت کی ہے، تغلب میں تاء اور غین کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔

(۵۶۸) حضرت عکراش بن ذویب تمیمی رض

آپ اہل بصرہ میں شمار ... ہوتے ہیں۔ یہ رسول اکرم کی خدمت میں اپنی قوم کے صدقات لیکر آئے تھے،

عکراش کو عین کے زبر کے ساتھ پڑھنا چاہئے۔

(۵۶۹) حضرت عمران بن حصین خزاعی رضہ

آپ کی کنیت ابو نجید ہے، خیبر کے سال مسلمان ہوئے، بصرہ میں رہتے تھے، اور وہیں انتقال کیا، بڑے ذی مرتبہ اور فقیہہ صحابہ میں شمار ہوتے ہیں، آپ کے والد کو بھی اسلام کا شرف حاصل ہے، روایت کرنے والوں میں ابو رجاء، مطرف اور زرارہ بن ابی اوفی کے نام ملتے ہیں۔ سن وفات ۵۲ھ ہے، نجید کو نون کے پیش سے پڑھنا چاہیئے۔

(۵۷۰) حضرت عمیر مولی آبی اللحم رضہ

آپ آبی اللحم غفاری کے آزاد کردہ ہیں۔ فتح خیبر میں اپنے آقا کے ساتھ موجود تھے، آپ نے حضور کو دیکھا ارشادات کو سنا اور یاد رکھا ہے، بہت سے لوگ آپ سے روایت کرتے ہیں۔ ابی اللحم کو ہمزہ کے زبر سے پڑھنا چاہیئے۔

(۵۷۱) حضرت عمیر بن الحمام انصاری رضہ

آپ غزوہ بدر میں شہید ہوئے۔ خالد ابن اعلم نے ان کو شہید کیا تھا۔ کتاب الجہاد میں آپ کا ذکر ہے، کہتے ہیں کہ یہ انصار میں پہلے شہید ہیں.... اسلام کی خاطر شہید ہوئے

(۵۷۲) حضرت عوف بن مالک اشجعی رضہ

سب سے پہلے خیبر میں شریک ہوئے۔ اسلامی جھنڈا ساتھ میں تھا اور بہادری کا مظاہرہ کر رہے تھے آپ ملک شام میں رہتے تھے، پھر اسی جگہ ۷۳ھ میں وفات پائی۔ بہت سے صحابہ اور تابعین نے آپ سے روایت کی ہے

(۵۷۳) حضرت عویم بن ساعدہ انصاری رضہ

یہ اوس سے تعلق رکھتے ہیں، بیعت عقبہ اور بیعت ثانیہ، بدر، احد اور تمام ہی غزوات میں شریک ہوئے اور رسول اکرم کی حیات ہی میں انتقال ... کر گئے، بعض کا کہنا ہے کہ حضرت عمر کے زمانہ میں فوت ہوئے

عمر ۶۶ برس کی پائی حضرت عمر بن خطاب نے آپ سے روایت کی ہے

(۵۷۴) حضرت عویمر بن عامر رضہ

آپ کی کنیت ابو درداء ہے، حرف دال میں آپ کا ذکر گزر چکا ہے وہاں دیکھئے۔

(۵۷۵) حضرت عویمر بن ابیض عجلانی رضہ

آپ انصار کے حلیف ہیں، لعان کا واقعہ آپ ہی سے تعلق رکھتا ہے مگر طبری نے اختلاف کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ یہ عویمر نہیں ہیں بلکہ وہ عویمر بن حارث بن زید بن حارثہ بن جد بن عجلان ہیں۔

(۵۷۶) حضرت عیاض بن حمار مجاشعی رضہ

آپ کو اہل بصرہ میں شمار کیا جاتا ہے، رسول اکرم کے گہرے اور قدیمی چاہنے والے ہیں، بہت سے لوگ آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(۵۷۷) حضرت عصام مزنی رضہ

آپ نے رسول اکرم کو دیکھا اور صحبت اٹھائی تھی مگر بہت کم حدیث بیان کرتے ہیں، آپ کی حدیث باب الجہاد میں پائی جاتی ہے، جس کی تخریج ابو داؤد اور ترمذی نے کی ہے، مگر ان دونوں حضرات نے حدیث کو ان کی طرف منسوب نہیں کیا۔

(۵۷۸) حضرت عتبان بن مالک خزرجی رضہ

آپ سالمی ہیں، بدر میں شریک ہوئے، روایت کرنے والوں میں انس اور محمود بن ربیع کے نام ملتے ہیں، امیر معاویہ کے عہد حکومت میں انتقال فرمایا۔

(۵۷۹) حضرت عمارہ بن خزیمہ انصاری رضہ

آپ کے دادا کا نام ثابت ہے، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، آپ سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے کچھ لوگوں کو آپ کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے، عمارہ میں عین پر پیش اور میم غیر مشدد ہے۔

(۵۸۰) حضرت عمارہ بن رویبہ ثقفی رضؓ

آپ اہل کوفہ میں شمار ہوتے ہیں، ابوبکر وغیرہ آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(۵۸۱) حضرت عرس بن عمیرہ کندی رضؓ

آپ سے آپ کے بھتیجے عدی وغیرہ نے روایت کی ہے، عرس کو عین کے پیش سے پڑھنا چاہیئے۔

(۵۸۲) حضرت عیاش بن ابی ربیعہ قریشی رضؓ

ابوجہل کے ماں شریکی بھائی ہیں، دارارقم سے پہلے ہی مسلمان ہوگئے تھے، پہلے حبش کی ہجرت کی، پھر حضرت عمر کے ساتھ مدینہ کی ہجرت کی، ایک دن ان کے پاس ہشام کے بیٹے ابوجہل اور حارث آئے اور کہنے لگے کہ تمہاری ماں نے عہد کیا ہے کہ جب تک تم کو نہ دیکھ لونگی نہ سر میں تیل ڈالونگی اور نہ سایہ میں بیٹھونگی چنانچہ یہ ماں کے پاس گئے، مگر ان دونوں نے مل کر رسی سے باندھ کر قید کردیا۔ رسول اکرم کو بہت رنج ہوا اور آپ قنوت میں ان کے لئے دعا فرمایا کرتے تھے، کہ اے اللہ عیاش بن ربیعہ کو کافروں کی قید سے نجات عطا فرما، آپ نے جنگ یرموک میں شہادت پائی، عمر بن خطاب نے آپ سے روایت کی ہے، عیاش میں عین کا زبر اور یا کی تشدید ہے،

(۵۸۳) حضرت عابس بن ربیعہ غطیفی رضؓ

آپ کو مصر کی فتح میں شرکت کا موقعہ ملا ہے، عبدالرحمن آپ کے بیٹے آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(۵۸۴) حضرت ابوعبیدہ بن جراح قریشی رضؓ

حضرت عثمان بن مظعون کے ساتھ میں مسلمان ہوئے تھے، عشرہ مبشرہ میں داخل ہیں، اور امت محمدی کے امین ہیں، حبشہ کی طرف ہجرت کی، تمام غزوات میں شرکت کی سعادت حاصل کی، احد میں ثابت قدم لوگوں میں شمار ہوتے ہیں، آپ ہی نے خود کی دو کڑیوں کو جو رسول اکرم کے چہرہ انور میں گھس گئی تھیں اپنے دانتوں سے پکڑ کر کھینچا تھا، جس کی وجہ سے دو دانت ٹوٹ گئے تھے لانبا قد، خوبصورت چہرہ اور ہلکی ڈاڑھی رکھتے تھے ۱۸ھ میں طاعون عمواس میں بمقام اردن شہید ہوئے اور بیسان میں سپرد خاک کئے گئے۔ حضرت معاذ بن جبل نے جنازہ کی نماز پڑھائی، وقت وفات ۵۸ برس کی عمر تھی۔ آپ کا نسب پدری فہر بن مالک پر رسول اکرم سے مل جاتا ہے، آپ سے صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

(۵۸۵) حضرت ابوالعاص مقسم بن ربیع قریشی رضؓ

کچھ لوگ آپ کا نام لقیط بتاتے ہیں، رسول اکرم کے داماد یعنی حضرت زینب کے شوہر تھے، آپ نے جنگ بدر میں کفار کے ساتھ شرکت کی تھی مگر مسلمانوں نے گرفتار کر کے قیدی بنالیا، پھر آزاد ہو کر مکہ گئے اور واپس آکر مسلمان ہوگئے، رسول اکرم سے سچی محبت کرتے تھے، عہد صدیقی میں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے، مقسم کو میم کے زیر سے اور سین کے زبر سے پڑھنا چاہیئے

(۵۸۶) ابوعیاش زید بن صامت انصاری رضؓ

آپ سے ایک جماعت کثیر نے روایت کی ہے ۴۰ھ میں انتقال فرمایا۔

(۵۸۷) حضرت ابوعمرو بن حفص مخزومی رضؓ

دادا کا نام مغیرہ ہے، عبدالحمید اور احمد بھی آپ کے نام بتائے جاتے ہیں، بعض لوگ کنیت ہی کو نام خیال کرتے ہیں، بعض روایت میں ابوحفص بن مغیرہ آیا ہے،

(۵۸۸) حضرت ابوعبس بن عبدالرحمن انصاری رضؓ

دادا کا نام جبیر ہے، نام کے مقابلہ میں کنیت سے بہت مشہور ہیں، بدر میں شرکت فرمائی، ۳۴ھ میں بمقام مدینہ انتقال فرمایا، ستر برس کی عمر پائی، بقیع میں سپرد زمین کئے گئے۔ آپ سے عبایۃ بن خدیج روایت کرتے ہیں

عبس عین کے زیر اور بار غیر مشدد سے پڑھنا ہے۔

(۵۸۹) حضرت ابو عسیب رضؓ

حضور اکرمؐ کے آزاد کردہ ہیں، اور آپ کا نام احمد بھی بتایا گیا ہے، آپ سے مسلم بن عبید روایت کرتے ہیں، عسیب کو عین کے زبر سے پڑھنا چاہیئے۔

فصل تابعین کرام کے بیان میں

(۵۹۰) عبداللہ بن بریدہ اسلمی

نہایت مشہور اور معتمد تابعی ہیں، مرو کے قاضی تھے اپنے والد اور دوسرے صحابہ سے روایت کرتے ہیں، مرو میں انتقال فرمایا، آپ سے بہت سی احادیث مروی ہیں۔

(۵۹۱) عبداللہ بن ابی بکر انصاریؒ

دادا کا نام محمد بن عمرو بن حزم ہے، مدینہ کے رہنے والے تھے، معزز لوگوں میں شمار کئے جاتے تھے، آپ انس بن مالک اور عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں، آپ سے روایت کرنے والوں میں مالک بن انس، زہری، ثوری اور ابن عیینہ کے نام پائے جاتے ہیں، آپ بہت سی احادیث کے راوی ہیں، نہایت مسلم اور ثقہ راوی ہیں۔ امام احمد کہتے ہیں کہ ان کی حدیث شفا ہے، ستر برس کی عمر میں سنہ ۱۲۷ھ میں فوت ہوئے؛

(۵۹۲) عبداللہ بن زبیر قرشیؒ

آپ کے نام کے ساتھ حمیدی اور اسدی بھی لکھا جاتا ہے، صادق اور مسلم راوی ہیں مسلم بن خالد، وکیع اور امام شافعی سے روایت کرتے ہیں، امام شافعی کے ساتھ مصر گئے، پھر ان کے انتقال کے بعد مکہ آگئے۔ محمد بن اسمٰعیل بخاری نے اپنی صحیح میں آپ سے بہت سی احادیث روایت کی ہیں، سنہ ۲۱۹ھ میں انتقال فرمایا۔ یعقوب بن سفیان کا بیان ہے کہ حمیدی سے زیادہ اسلام اور مسلمانوں کا ہمدرد میں نے کسی کو نہیں پایا۔

(۵۹۳) عبداللہ بن مطیع عدویؒ

مکہ کے رہنے والے ہیں، زمانہ رسالت میں تولد ہوئے ان کے والد العاص نے حضور کی خدمت میں پیش کیا آپ نے انکے والد کا نام مطیع رکھا آپ قریش کے سردار تھے، مدینہ والوں نے آپ کو اپنا امیر مقرر کیا تھا، اور یزید بن معاویہ سے بیعت توڑی تھی، واقدی نے ان کو طعنہ دیا تھا کہ تم تو صرف قریشی پر ہی حکومت کرتے ہو مگر عبداللہ بن حنظلہ الغسیل قریش اور غیر قریش دونوں پر حکمرانی کرتے ہیں، آپ نے اپنے والد سے حدیث کی سماعت کی تھی، شعبی وغیرہ آپ سے روایت کرتے ہیں، سنہ ۷۳ھ میں عبداللہ بن زبیر کے ساتھ ہی مکہ میں شہید کئے گئے، عبداللہ بن زبیر نے اپنی طرف سے آپ کو کوفہ کا گورنر مقرر کیا تھا، مگر مختار بن ابی عبید نے جنگ کر کے کوفہ سے باہر نکال دیا۔

(۵۹۴) عبداللہ بن مسلمہ مدنیؒ

دادا کا نام قعنب تمیمی ہے، عام طور پر آپ کو قعنبی کہتے تھے، بصرہ میں قیام پذیر تھے، نہایت ثقہ اور معتمد راوی ہیں، مالک بن انس کے شاگرد تھے، اور ہشام بن سعد وغیرہ ائمہ حدیث سے بھی سماعت کی تھی، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی اور ترمذی سبھی آپ سے روایت کرتے ہیں، سنہ ۲۲۱ھ میں بمقام مکہ معظمہ انتقال فرمایا۔

(۵۹۵) عبداللہ بن موہب شامیؒ

آپ فلسطین کے قاضی تھے، قبیصہ بن ذویب سے حدیث کی سماعت کی اور تمیم داری سے روایت کرتے ہیں، بعض کا کہنا ہے کہ تمیم سے نہیں بلکہ قبیصہ بن تمیم ہی سے سماعت کی تھی، آپ سے عمر ابن عبدالعزیز روایت کرتے ہیں،

(۵۹۶) عبداللہ بن مبارک مروزی رح

آپ بنی حنظلہ کے آزاد شدہ غلام تھے، آپ کے اساتذہ میں ہشام بن عروہ، امام مالک، ثوری، شعبہ اور اوزاعی کے علاوہ بہت سے حضرات کے نام پائے جاتے ہیں، سفیان بن عیینہ یحییٰ ابن سعید، اور یحییٰ بن معین آپ سے روایت کرتے ہیں، بڑے خدا شناس عالم تھے، آپ کی تعریف میں حسب ذیل کلمات استعمال کئے گئے ہیں، امام، فقیہہ، حافظ حدیث، زاہد، متقی، سخی، معتمد اور پختہ کار وغیرہ۔ اسمٰعیل بن عیاش کہتے ہیں کہ دنیا میں عبداللہ بن مبارک جیسا کوئی نہیں دیکھا، اللہ تعالےٰ نے تمام پاکیزہ خصائل ان کی ذات میں جمع کر دئے تھے، بغداد میں اکثر اوقات قیام رہتا اور درس حدیث دیتے تھے، کہتے ہیں کہ آپ سنہ ۱۱۸ھ میں تولد ہوئے اور سنہ ۱۸۱ھ میں انتقال فرمایا۔

(۵۹۷) عبداللہ ابن عکیم جھنی رح

رسول اکرم کا زمانہ پایا مگر دیکھنا اور کچھ سننا ثابت نہیں ہے، کچھ علماء رجال نے صحابہ میں شمار کیا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ آپ تابعی ہیں، آپ نے عمر بن مسعود اور حذیفہ سے حدیث کی سماعت کی تھی ایک جماعت نے آپ سے روایت کی ہے، آپ کی حدیث اہل کوفہ میں پائی جاتی ہے

(۵۹۸) عبداللہ بن ابی قیس شامی رح

آپ کی کنیت ابوالاسود ہے، عطیہ بن عازب کے آزاد کردہ اور اہل شام میں شمار ہوتے ہیں، آپ کو حضرت عائشہ سے روایت کی سعادت حاصل ہے، بہت لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے،

(۵۹۹) عبداللہ بن عصم کوفی رح

آپ کو حنفی بھی کہتے ہیں، ابوسعید اور ابن عمر سے روایت کرتے ہیں، آپ سے اسرائیل اور شریک نے روایت کی ہے، بنی ثقیف میں حدیث پائی جاتی ہے،

کہتے ہیں کہ یہ غیر ثقہ اور فتنہ انگیز تھے، (واللہ اعلم)

(۶۰۰) عبداللہ بن محیریز قرشی رح

آپ مشہور تابعی ہیں، ابو محذورہ اور عبادہ بن صامت ..... سے روایت کرتے ہیں، آپ سے روایت کرنے والوں میں مکحول اور زہری جیسے جلیل لوگوں کے نام ملتے ہیں، رجاء بن حیوہ کا بیان ہے کہ اگر اہل مدینہ کو عبداللہ بن عمر جیسے عابد پر ناز ہے تو ہم کو بھی اپنے عابد وزاہد ابن محیریز پر فخر ہے، سنہ ۱۰۰ھ کے پورا ہونے سے پہلے آپ نے وفات پائی۔

(۶۰۱) عبداللہ بن مثنیٰ رح

آپ حضرت انس بن مالک کے پوتے ہیں، عمومہ اور حسن سے روایت کرتے ہیں، آپ سے آپ کے بیٹے محمد اور مسدد روایت کرتے ہیں، ابو حاتم آپ کو صالح کہتے ہیں اور ابو داؤد نے کہا کہ میں ان کی حدیث کی تخریج نہیں کر سکتا۔

(۶۰۲) عبداللہ بن عمر بن حفص عمری رح

دادا کا نام عاصم ہے، آپ اپنے بھائی عبیداللہ اور نافع اور مقبری سے روایت کرتے ہیں، اور قعنبی وغیرہ نے آپ کی حدیث روایت کی ہے، ابن صویلح نے ان کو معمولی راوی قرار دیا ہے مگر ابن عدی کہتے ہیں یہ سچے آدمی ہیں، آپ نے سنہ ۱۷۱ھ میں وفات پائی۔

(۶۰۳) عبداللہ بن عتبہ ہذلی رح

دادا کا نام مسعود ہے، اور چچا کا نام عبداللہ ابن مسعود ہے، مدینہ کے رہنے والے ہیں بعد کو کوفہ کی سکونت اختیار کر لی تھی، حضرت عمر بن خطاب اور دوسرے صحابہ سے حدیث کی سماعت کی تھی، آپ کے بیٹے عبداللہ اور محمد بن سیرین آپ سے روایت کرتے ہیں، کوفہ میں وفات پائی۔

---

(۶۰۴) عبداللہ بن مالک ازدی رح

دادا کا نام بجینہ بن قشب ہے، والد بجینہ ہیں اور حارث بن عبدالمطلب کی بیٹی ہیں، معاویہ کے دورِ حکومت میں ۵۴ھ یا ۵۸ھ میں وفات پائی۔ قشب کو قاف کے زیر سے پڑھنا چاہئے۔

(۶۰۵) عبداللہ بن مالک ازدی رح

آپ کی کنیت ابو تمیم ہے، حضرت عمر بن خطاب، ابوذر غفاری اور دیگر صحابہ سے روایت کرتے ہیں، آپ اہل مصر میں شمار ہوتے ہیں اور اسی جگہ آپ کی حدیث پائی جاتی ہے۔

(۶۰۶) عبداللہ بن مالک مہرانی رح

مہران کے باشندے ہیں، حضرت علی رض اور حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں، ابواسحاق اور ابوروق نے آپ سے روایت کی ہے، باب جمع بین الصلوتین میں آپ کی حدیث ہے،

(۶۰۷) عبداللہ بن عبدالرحمن قریشی رح

دادا کا نام ابی الحسین ہے، مکہ کے باشندے اور قریش سے ہیں، حضرت ابوطفیل رض سے روایت کرتے ہیں، آپ نے تابعین کی جماعت سے حدیث کی سماعت فرمائی، آپ سے مالک، ثوری اور ابن عیینہ روایت کرتے ہیں۔

(۶۰۸) عبداللہ بن عبیداللہ تیمی رح

دادا کا نام ابی ملیکہ یا زہیر ابن عبداللہ ہے، قریشی ہیں اور احول کے نام سے پہچانے جاتے ہیں، مشہور تابعی ہیں، عبداللہ بن زبیر کے دور میں قاضی تھے، حضرت ابن عباس رض ابن زبیر اور حضرت عائشہ رض سے روایت کرتے ہیں، ابن جریج اور دیگر حضرات آپ سے روایت کرتے ہیں، ۱۱۷ھ میں وفات پائی، ملیکہ میں میم پر پیش اور لام پر زبر پڑھنا چاہئے۔

(۶۰۹) عبداللہ بن شقیق رح

آپ کی کنیت ابوعبدالرحمن ہے، بصرہ کے باشندے اور بنو عقیل سے تعلق رکھتے ہیں، مشہور اور صاحب علم و ثقہ ہیں، حضرت عثمان رض، حضرت عائشہ اور حضرت علی رض سے حدیث سنی تھی، ان سے حریری روایت کرتے ہیں،

(۶۱۰) عبداللہ بن شہاب خولانی رح

آپ کی کنیت ابوحرب ہے، تابعین کے دوسرے طبقہ میں شمار کئے جاتے ہیں، اہل کوفہ میں آپ کی حدیث پائی جاتی ہے، کثیر الروایت تابعی ہیں، حضرت عائشہ رض اور حضرت عمر رض سے روایت کرتے ہیں، آپ سے بھی ایک جماعت نے نقل حدیث کی ہے،

(۶۱۱) عبیداللہ بن رفاعہ انصاری رح

دادا کا نام رافع ہے، نامور تابعی ہیں، اپنے والد اور فاطمہ بنت عمیس سے روایت کرتے ہیں، آپ سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے،

(۶۱۲) عبیداللہ بن عبداللہ رح

دادا کا نام عمر ہے، ابوبکر کنیت کرتے تھے، اہل مدینہ سے حدیث کی سماعت فرمائی تھی، امام زہری اور بہت سے تابعین نے آپ سے روایت کی ہے، محدثین آپ کو قابل اعتماد خیال کرتے ہیں، اہل حجاز میں حدیث پائی جاتی ہے، اپنے بھائی سالم سے قبل انتقال فرمایا۔

(۶۱۳) عبیداللہ بن عدی ثقفی رح

رسول اکرم کے زمانہ میں پیدا ہوئے، تابعین میں شمار ہوتے ہیں، حضرت عمر، حضرت عثمان اور دوسرے حضرات صحابہ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے ولید بن عبدالملک کے عہد میں انتقال کیا۔

(۶۱۴) عبید بن عمیر رح

آپ کی کنیت ابوعاصم ہے، حجاز کے باشندے اور بنو لیث سے تعلق رکھتے ہیں، مکہ میں قاضی تھے، رسول اکرم کے زمانہ میں تولد ہوئے، اور آپ کی زیارت کی ہے، اکابر تابعی ہیں، حضرت عمر رض حضرت ابوذر غفاری

عبید اللہ بن عمرو بن عاص اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث سنی، آپ سے کچھ تابعین روایت کرتے ہیں؛ . . . حضرت ابن عمر سے پیشتر آپ کی وفات واقع ہوئی۔

(۶۱۵) عبد الرحمٰن بن کعب انصاری رحمہ اللہ

آپ کے دادا کا نام مالک ہے، مدینہ کے تابعین میں شمار کئے جاتے ہیں، آپ سے امام زہری روایت کرتے ہیں،

(۶۱۶) عبد الرحمٰن بن اسود قرشی رحمہ اللہ

آپ حجاز کے باشندے ہیں، تابعین مدینہ میں ثقات مانے جاتے ہیں، بکثرت روایت کرنے والے اور صحابہ کی جماعت سے روایت کرتے ہیں، آپ سے سلیمان بن یسار نے روایت کی ہے۔

(۶۱۷) عبد الرحمٰن بن یزید انصاری رحمہ اللہ

دادا کا نام حارثہ ہے، مدینہ کے باشندے اور عہد رسالت میں پیدا ہوئے۔ آپکی حدیث اہل مدینہ پائی جاتی . . . ہے آپ نے ۹۸ھ میں دار آخرت کو سفر اختیار فرمایا۔

(۶۱۸) عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ

انصاری ہیں، عہد فاروقی کے ختم ہونے میں ۶ سال باقی تھے جب پیدا ہوئے، مقام دجیل یا نہر بصرہ میں ڈوب کر وفات پائی، ایک روایت یہ بھی ہے کہ دیر جماجم میں ابن اشعث کے حملہ کے وقت لاپتہ ہوگئے، ۸۳ھ میں۔ اپنے والد اور دیگر صحابہ سے حدیث کی سماعت کی، اہل کوفہ میں آپ کی حدیث ملتی ہے۔

(۶۱۹) عبد الرحمٰن بن غنم اشعری رحمہ اللہ

ملک شام کے باشندے ہیں، زمانہ اسلام اور جہالت دونوں دیکھے تھے، اگرچہ عہد رسالت میں مسلمان ہو گئے تھے مگر حضور کو نہیں دیکھ سکے۔ یمن میں حضرت معاذ کے ساتھ رہے اور اس وقت تک رہے جب کہ ان کی وفات ہو گئی۔ شام کے علماء میں بہت اچھے فقیہہ تھے، آپ حضرت عمر اور معاذ بن جبل جیسے جلیل القدر صحابہ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے ۷۸ھ میں وفات پائی۔ غنم کو غین کے زبر اور نون کے سکون سے پڑھنا چاہیئے،

(۶۲۰) عبد الرحمٰن بن ابی عمرۃ رحمہ اللہ

آپ کے والد ابی عمرۃ کا اصلی نام عمرو بن محصن ہے، انصاری اور مدینہ کے قاضی ہیں، اہل ثقہ سے ہیں اور آپ کی حدیث مدینہ میں ملتی ہے، اپنے والد عمرو بن محصن، حضرت عثمان اور ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں، خود آپ سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

(۶۲۱) عبد الرحمٰن بن عبد اللہ مازنی رحمہ اللہ

دادا کا نام ابی صعصعہ انصاری ہے، عبد الرحمٰن موصوف اپنے والد اور عطاء بن یسار سے روایت فرماتے ہیں، امام مالک اور دوسرے حضرات نے آپ سے روایت کی ہے۔ آپ کی احادیث اہل مدینہ کے پاس محفوظ ہیں، ۱۳۹ھ میں انتقال فرمایا۔

(۶۲۲) عبد الرحمٰن بن ابی عقبہ رحمہ اللہ

آپ ابن جبیر بن عتیک انصاری کے آزاد کردہ ہیں، آپ فارس کے رہنے والے تھے، کہتے ہیں کہ انکا نام رشید ہے راء کے پیش سے، اور یہ خود صحابی تھے، اپنے والد اور داؤد بن الحصین سے روایت کرتے ہیں۔

(۶۲۳) عبد الرحمٰن بن عبد القاری رحمہ اللہ

کہتے ہیں کہ یہ زمانہ رسالت میں پیدا ہوئے تھے مگر نہ تو حضور سے سماعت کر سکے اور نہ روایت کر سکے، مورخ واقدی آپ کا شمار بھی ان لوگوں میں کرتے ہیں جو حضور کے زمانہ میں پیدا ہوئے تھے، مگر عام طور پر مشہور یہی ہے کہ آپ تابعی ہیں، مدینہ کے علماء اور تابعین میں آپ شمار ہوتے ہیں، آپ نے حضرت عمر سے حدیث کی سماعت کی تھی، ۷۸ برس کی عمر میں ۸۱ھ میں انتقال فرمایا۔ قاری کو قاف کے زبر اور راء کے زیر اور یاء کی تشدید سے پڑھنا چاہیے۔

(۶۲۴) عبدالرحمن بن عبداللہؒ

آپ کی والدہ کا نام ام الحکم ہے، سفیان بن حرب کی بیٹی تھیں، عبدالرحمن موصوف کو امیر معاویہ نے کوفہ کا حاکم مقرر کیا تھا، یوم الجمعہ کے خطبہ کے بیان میں آپ کا نام ملتا ہے۔

(۶۲۵) عبدالرحمن بن ابی بکرؒ

محمد آپ کے صاحبزادے آپ سے روایت کرتے ہیں،

(۶۲۶) عبدالرحمن بن ابی بکرۃ ثقفیؒ

اپنے وطن بصرہ میں مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہوئے یہ وہ زمانہ تھا جبکہ مسلمان پہلی مرتبہ بصرہ میں پہونچے تھے انصار کے قبیلہ بنی ثقیف سے تعلق رکھتے ہیں، مشہور تابعی ہیں، حضرت علی اور اپنے والد سے حدیث کی سماعت کی تھی، بہت سے لوگ آپ سے روایت کرتے ہیں

(۶۲۷) عبدالرحمن بن عبداللہؒ

آپ کے دادا کا نام عمار مکی ہے، حضرت جابر و حضرت معاذ سے حدیث کی سماعت کی تھی، بہت سے لوگ آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(۶۲۸) عبدالرحمن بن یزید مدنیؒ

دادا کا نام اسلم ہے، اپنے والد اور ابن منکدر سے روایت کرتے ہیں، قتیبہ اور ہشام وغیرہ نے آپ سے روایت کی ہے، محدثین نے آپ کو ضعیف الحدیث کہا ہے ۱۸۲ھ میں فوت ہوئے۔

(۶۲۹) عبدالعزیز بن رفیع مکیؒ

مشہور تابعی ہیں، کوفہ کی سکونت اختیار کر لی تھی، ابن عمر اور انس بن مالک سے حدیث کی سماعت کی تھی آپ نے نوے برس سے زیادہ کی عمر میں انتقال فرمایا۔ رفیع مصغر ہے

(۶۳۰) عبدالعزیز بن جریج مکیؒ

آپ حضرت عائشہؓ اور ابن عباس سے روایت کرتے ہیں، آپ سے فقیہہ آپ کے بیٹے اور خصیف نے روایت کی ہے۔

(۶۳۱) عبدالعزیز بن عبداللہؒ

آپ کو مدینہ کے فقہاء میں شمار کیا جاتا ہے، آپ نے امام زہری، محمد بن منکدر اور حمید الطویل وغیرہ علماء سے حدیث کی سماعت کی تھی، ایک جماعت آپ سے روایت کرتی ہے، آخر میں بغداد آ گئے، حدیث کا درس دیتے رہے اور پھر اسی جگہ ۱۶۴ھ میں وفات پائی اہل قریش کے قبرستان میں دفن کئے گئے۔

(۶۳۲) عبدالملک بن عمیر قرشیؒ

کوفہ کے باشندے ہیں، بعض لوگ لاعلمی سے قرشی کو قریشی سمجھ لیتے ہیں حالانکہ یہ غلط ہے، قرشہ کی طرف منسوب ہونے سے قرشی کہا جاتا ہے، آپ امام شعبی کے بعد کوفہ کے قاضی بنائے گئے، مشہور تابعی اور اہل ثقہ سے ہیں، کوفہ کے اکابر علماء میں شمار کئے جاتے ہیں، جندب بن عبداللہ اور جابر بن سمرہ سے آپ نے روایت فرمائی ہے، ثوری، شعبہ وغیرہ آپ سے روایت کرتے ہیں، تقریباً ۱۰۳ برس کی عمر میں ۱۳۶ھ میں انتقال فرمایا۔

(۶۳۳) عبدالواحد بن ایمن مخزومیؒ

آپ قاسم بن عبدالواحد کے والد ہیں، آپ اپنے والد اور دیگر تابعین سے روایت کرتے ہیں اور بہت سے لوگ آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(۶۳۴) عبدالرزاق بن ہمامؒ

آپ کی کنیت ابوبکر ہے، بہت مشہور بزرگ ہیں، ابن جریج اور معمر وغیرہ سے آپ نے روایت کی ہے۔ آپ سے روایت کرنے والوں میں احمد، اسحاق اور رہادی وغیرہ کے نام پائے جاتے ہیں، آپ بہت سی کتب کے مصنف ہیں، ۸۵ برس کی عمر میں ۲۱۱ھ میں انتقال فرمایا۔

(۶۳۵) عبدالحمید بن جلیبو جحمی رح

آپ نے اپنی پھوپھی صفیہ اور ابن المسیب سے روایت کی ہے، ابن جریج اور ابن عیینہ آپ سے روایت کرتے ہیں

(۶۳۶) عبدالمہیمن بن عباس ساعدی رح

آپ کے دادا کا نام سہل ہے، بنو ساعدہ سے ہیں، اپنے والد اور ابو حازم سے روایت کی ہے، آپ سے مصعب اور یعقوب بن حمید بن کاسب روایت کرتے ہیں، باب الحذر والتانی میں آپ کا ذکر آتا ہے۔

(۶۳۷) عبدالاعلیٰ غسانی رح

والد کا نام مسہر ابو مسہر ہے، شام کے مشہور عالم اور بزرگ ہیں، سعید بن عبدالعزیز اور مالک سے روایت فرماتے ہیں۔ ابن معین، ابو حاتم اور ابن مرداس نے آپ سے روایت کی ہے، قوت حافظہ، جلالت علمی اور فصاحت میں مشہور تھے، آپ کو بہت مجبور کیا گیا کہ خلق قرآن کا اقرار کرلیں، مگر آپ برابر انکار کرتے رہے، آخر قید و بند کی تکلیف اٹھاتے ہوئے سنہ ۲۱۸ھ میں وفات پاگئے

(۶۳۸) عبدالمنعم اسواری رح

والد کا نام نعیم ہے، آپ نے حریری اور بہت سے لوگوں سے روایت کی ہے، یونس المورب اور محمد بن ابی بکر المقدمی نے آپ سے روایت بیان کی ہے

(۶۳۹) عبد خیر بن یزید رح

آپ کی کنیت ابو عمارہ ہمدانی ہے، عہد رسالت میں موجود تھے مگر دیکھنے کی سعادت سے محروم رہے، حضرت علی کے دوست اور ساتھی تھے، ثقہ اور مامون شخص ہیں، کوفہ میں رہنے لگے تھے، ایک سو بیس برس زندہ رہ کر وفات پائی۔

(۶۴۰) عمران بن حطان دوسی رح

قبیلہ خزرج سے ہیں، حضرت عائشہ، ابن عمر، ابن عباس اور ابوذر غفاری سے حدیث کی سماعت فرمائی، محمد بن سیرین، یحییٰ بن کثیر وغیرہ آپ سے روایت کرتے ہیں، حطّان کو حا کے زیر اور طا کی تشدید سے پڑھنا چاہیے۔

(۶۴۱) عمرو بن شعیب سہمی رح

دادا کا نام محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عاص ہے، اپنے والد، ابن مسیب اور طاؤس سے آپ نے حدیث کی سماعت کی تھی، ابن جریج، عطاء اور زہری آپ سے روایت کرتے ہیں، بخاری اور مسلم نے اپنی صحیح میں آپ کی کوئی روایت درج نہیں کی ہے کیونکہ یہ عن شعیب عن ابیہ عن جدہ کہکر روایت کرتے ہیں، حالانکہ ان کے دادا صحابی نہیں تھے، ایسی حالت میں حدیث مرسل ہوتی ہے، اگر اس سند کا مطلب یہ ہے کہ عمرو اپنے باپ شعیب سے اور شعیب اپنے دادا عبداللہ سے روایت کرتے ہیں، تو سند متصل نہیں ہوتی، کیونکہ محمد نے اپنے دادا عبداللہ کا زمانہ نہیں پایا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ بخاری و مسلم نے آپ کی روایات کو ترک کیا ہے۔

(۶۴۲) عمرو بن سعید ثقفی رح

آپ بصرہ کے رہنے والے اور بنی ثقیف کے آزاد کردہ ہیں، حضرت انس اور ابو العالیہ وغیرہ سے روایت فرماتے ہیں، ابن عون اور جریر بن حازم نے آپ سے روایت کی ہے۔

(۶۴۳) عمرو بن عثمان رح

آپ کا نام عفان ہے، آپ نے اسامہ بن زید اور اپنے والد حضرت عثمان بن عفان سے حدیث کی سماعت کی تھی، حدیث بکا، علی المیت میں آپ کا ذکر آتا ہے، حضرت مالک بن انس آپ سے روایت کرتے ہیں۔

---

(۶۴۴) عمرو بن شرید ثقفی رح

تابعی ہیں، اہل طائف میں شمار ہوتے ہیں۔ ابن عباس، ابو رافع آزاد کردہ حضور، اور اپنے والد سے حدیث کی سماعت کی تھی، صالح بن دینار اور ابراہیم بن میسرہ آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(۶۴۵) عمرو بن میمون ازدی رح

زمانہ اسلام اور جاہلیت دونوں کو دیکھا تھا حیات رسول میں اسلام قبول کر لیا تھا، مگر حضور کو دیکھنے سے محروم رہے، کوفہ کے اکابر تابعین میں شمار ہوتے ہیں حضرت عمر بن خطاب، معاذ بن جبل اور ابن مسعود سے روایت فرماتے ہیں۔ آپ سے روایت کرنے والوں میں صرف اسحاق کا نام ملتا ہے، آپ نے ۷۴ھ میں دار فانی کو خیر باد کہا۔

(۶۴۶) عمرو بن عبد اللہ سبیعی رح

آپ کی کنیت ابو اسحق ہے، حرف ہمزہ میں آپ کا ذکر دیکھئے۔

(۶۴۷) عمرو بن عبد اللہ قرشی رح

آپ کے دادا کا نام صفوان ہے، آپ یزید بن شیبان سے روایت فرماتے ہیں، آپ سے عمرو بن دینار نے روایت کی ہے۔

(۶۴۸) عمرو بن دینار رح

آپ کی کنیت ابو یحیٰی ہے، آپ سالم بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں۔ دونوں حماد اور معتمر نے آپ سے روایت کی ہے، محدثین نے آپ کو ضعیف الحدیث کہا ہے،

(۶۴۹) عمرو بن واقد دمشقی رح

آپ یونس بن میسرہ اور بہت سے حضرات سے روایت کرتے ہیں، نفیلی اور ہشام بن عمار نے آپ سے روایت کی ہے، محدثین نے آپ کو متروک الروایت کہا ہے،

(۶۵۰) عمرو بن مالک جاہلی

اس کی کنیت ابو ثمامہ ہے، یہ زمانہ جاہلیت کا آدمی ہے، کسوف اور باب المغضب کی اس حدیث میں جو جابر سے مروی ہے اور مسلم نے اس کی تخریج کی ہے اس شخص کا نام آتا ہے، کہتے ہیں کہ جس شخص کو آنحضرت نے دوزخ میں اپنی آنتیں گھسیٹتے ہوئے دیکھا تھا وہ یہی شخص ہے۔ دوسری روایتوں میں اس طرح ہے کہ وہ شخص عمرو بن لحی ہے اور لحی کا نام ربیعہ بن حارثہ ہے، اور عمرو کی کنیت ابو خزاعہ ہے۔

(۶۵۱) عمر بن عبد العزیز قرشی رح

دادا کا نام مروان بن حکم ہے۔ آپ کی کنیت ابو حفص ہے، بنی امیہ سے تعلق رکھتے ہیں آپ کی والدہ کا نام ام عاصم ہے جو حضرت عمر بن خطاب کی پوتی تھیں اور عاصم کی بیٹی تھیں۔ نام ان کا لیلیٰ تھا۔ عمر بن عبد العزیز نے ابو بکر بن عبد الرحمن سے روایت کی ہے، زہری اور ابو بکر بن حزم آپ سے روایت کرتے ہیں۔ سلیمان بن عبد الملک کے بعد ۹۹ھ میں خلیفہ ہوئے، اور دو سال پانچ ماہ کچھ دن خلافت کر کے ۱۰۱ھ میں بمقام دیر سمعان علاقہ حمص میں انتقال فرمایا۔ عمر کے ۴۰ سال پورے نہیں ہوئے تھے۔

زہد و عبادت، اتقاء و پاکبازی نیز حسن اخلاق کے لحاظ سے خاص مرتبہ پر فائز تھے، کہا جاتا ہے کہ جس دن خلیفہ بنائے گئے تو گھر میں سے رونے کی آواز آئی، دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ آپ نے اپنی لونڈیوں سے فرمایا کہ اب میں تمہاری کما حقہ دیکھ بھال نہیں کر سکتا ہوں کیونکہ مجھے ایک ایسا کام پیش آگیا ہے جس کی وجہ سے میں تمہاری طرف توجہ نہیں کر سکتا ہوں، لہذا میں تم کو اختیار دیتا ہوں کہ جس کا دل چاہے میرے پاس رہے اور جس کا دل چاہے وہ آزادی لے لے، چنانچہ یہ سن کر

سب لونڈیاں رونے لگیں۔ عقبہ بن نافع نے ایک دن اپنی بیوی فاطمہ بنت عبد الملک سے عمر ابن عبد العزیز کا حال دریافت کیا تو انہوں نے کہا میرے خیال میں جب سے وہ خلیفہ ہوئے ہیں جنابت یا احتلام سے غسل نہیں کیا ہے، پھر کہا کہ روزہ دار اور نمازی تو بہت ہیں مگر اپنے رب سے ڈرنے والا عمر بن عبد العزیز جیسا شخص میں نے نہیں دیکھا۔ جب دربار سے فارغ ہوکر آتے تو گھر کی مسجد میں خود کو سجدہ میں ڈال دیتے، رونے اور دعا کرنے میں مصروف رہتے یہاں تک کہ نیند آجاتی، بیدار ہوتے تو پھر یہی حالت ہوجاتی، رات بھر یہی مشغلہ جاری رہتا۔ وہب بن منبہ کا بیان ہے کہ اگر اس امت میں کوئی مہدی ہوسکتا ہے تو وہ عمر بن عبد العزیز ہیں، آپ کے مناقب بے شمار ہیں اور عیاں ہیں۔

(۶۵۲) عمر بن عطاء خواری رح

مکہ کے رہنے والے مشہور تابعی ہیں، آپ کی حدیث بھی مکہ والوں میں پائی جاتی ہے، ابن عباس سے آپ کی روایت بہت مشہور ہے، آپ سائب بن یزید اور نافع بن جبیر سے روایت کرتے ہیں، ابن جریج نے بکثرت احادیث آپ سے روایت کی ہیں۔ خوار کو خاکی اور واؤ کی زبر سے پڑھیں۔

(۶۵۳) عمر بن عبد اللہ رح

دادا کا نام ابی خثعم ہے، یحییٰ بن کثیر سے روایت کرتے ہیں، زید ابن الحباب کے علاوہ بہت لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے، بخاری نے آپ کی حدیث کو بے کار کہا ہے۔

(۶۵۴) عثمان بن عبد اللہ الثقفی رح

دادا کا نام اوس ہے، بنی ثقیف سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ نے اپنے دادا اور اپنے چچا عمرو سے روایت کی ہے، ابراہیم بن میسرہ اور محمد بن سعید کے علاوہ بہت سے لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔

(۶۵۵) عثمان ابن عبد اللہ تیمی

آپ کے دادا کا نام موہب ہے، حضرت ابو ہریرہ اور ابن عمر سے روایت فرماتے ہیں شعبہ اور ابن عوانہ نے آپ سے روایت کی ہے۔

(۶۵۶) علی بن عبد اللہ رح

حضرت جعفر کے پوتے ہیں، ابن مدینی کے نام سے شہرت رکھتے ہیں، آپ حدیث کے حافظ ہیں، اپنے والد اور حماد کے علاوہ بہت سے حضرات سے روایت کرتے ہیں، آپ سے بخاری اور ابو یعلیٰ اور ابو داؤد نے روایت کی ہے، آپ کے استاذ ابن المہدی فرماتے ہیں کہ ابن مدینی حدیث رسولؐ کو سب سے زیادہ جانتے ہیں امام نسائی فرماتے ہیں کہ یہ اسی کام کے لئے پیدا ہوئے تھے، آپ نے ۷۳ برس کی عمر میں ذیقعدہ ۲۳۴ھ میں وفات پائی،

(۶۵۷) علی بن حسین رح

آپ علی بن ابی طالب کے پوتے ہیں، آپ کی کنیت ابو الحسن ہے، اور زین العابدین کے لقب سے مشہور ہیں۔ اہل بیت میں سے یہ جلیل القدر تابعی ہیں، امام زہری فرماتے ہیں کہ میں نے کسی قریشی کو زین العابدین سے بہتر نہیں دیکھا۔ آپ نے ۵۸ برس کی عمر میں ۹۴ھ میں انتقال فرمایا، بقیع شریف میں اپنے چچا حضرت حسن کے پہلو میں آپ کی قبر مرجع خاص و عام ہے،

(۶۵۸) علی بن منذر کوفی رح

آپ طریقی کے نام سے مشہور ہیں، نہایت قابل فخر بزرگ ہیں، بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے ۵۵ حج کئے تھے، ابن عیینہ اور ولید بن مسلم سے روایت کرتے ہیں، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ نے آپ سے روایت کی ہے، ابن حاتم کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کے ہمراہ ان کی حدیث سنی تھی، اگرچہ شیعی تھے مگر امام نسائی

نے فرمایا کہ نہایت معتبر اور ثقہ ہیں ۔ آپ نے ۱۵۶ھ میں انتقال فرمایا ۔ طریقی کو طا کے زبر اور را کے زیر سے پڑھنا چاہئے ۔

(۶۵۹) علی بن زید قریشی رح

آپ بصرہ کے باشندے ہیں ، پہلے مکہ کے رہنے والے تھے ، بصرہ کے تابعین میں شمار کئے جاتے ہیں ، حضرت انس بن مالک ، ابوعثمان نہدی اور ابن المسیب سے آپ نے حدیث کی سماعت فرمائی تھی ، ثوری وغیرہ آپ سے روایت کرتے ہیں ، ۱۳۱ھ میں انتقال فرمایا ۔

(۶۶۰) علی بن یزید الہانی رح

آپ قاسم ابوعبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں ، اور بہت سے لوگ آپ سے روایت کرتے ہیں ، کچھ لوگوں نے آپ کو ضعیف الروایت کہا ہے ۔

(۶۶۱) علی بن عاصم واسطی رح

آپ نہایت رقیق القلب اور گریہ کناں واقع ہوئے تھے ، عطاء بن سائب اور دیگر حضرات سے روایت فرماتے ہیں ، احمد اور چند دوسرے لوگ آپ سے روایت کرتے ہیں ، کچھ لوگوں نے آپ کو ضعیف الحدیث کہا ہے ، کہتے ہیں کہ آپ کے پاس ایک لاکھ احادیث تھیں اور ۹۰ برس سے زیادہ عمر ہوئی تھی ۔

(۶۶۲) علاء بن زیاد عدی

آپ کے دادا کا نام مطر ہے ۔ بصرہ کے باشندے اور طبقہ دوم کے تابعی ہیں ، آپ نے شام کی سکونت اختیار کرلی تھی ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ، آپ سے قتادہ نے روایت کی ہے ، ۹۴ھ میں فوت ہوئے ۔

(۶۶۳) عطاء بن یسار رح

آپ کی کنیت ابومحمد ہے ، ام المومنین حضرت میمونہؓ کے آزاد کردہ ہیں ، مدینہ کے مشہور تابعی ہیں ، حضرت ابن عباس سے آپ نے بہت زیادہ روایات کی ہیں ، ۸۴ برس کی عمر میں ۹۷ھ میں انتقال فرمایا ۔

(۶۶۴) عطاء بن عبداللہ خراسانی رح

خراسان کے باشندے تھے مگر شام کی سکونت اختیار کرلی تھی ، آپ ۵۰ھ میں تولد ہوئے اور ۱۳۵ھ میں سفر آخرت فرمایا ۔ آپ سے مالک بن انس اور معمر بن راشد روایت کرتے ہیں ۔

(۶۶۵) عطاء بن ابی رباح رح

آپ کی کنیت ابومحمد ہے ، آپ نہایت سیاہ رنگ ، سخت اور گھونگریالے بال ، ناک دبی ہوئی اور ایک آنکھ والے تھے ، آخر میں نابینا ہو گئے تھے ، مکہ کے جلیل القدر تابعی اور نامور فقیہ ہیں ، امام اوزاعی فرماتے ہیں کہ جب آپ ۔۔ نے وفات پائی تو دنیا کا ہر شخص آپ سے خوش تھا ، امام حنبل کا بیان ہے کہ خدا جسے چاہے علم کے خزانہ کا مالک بنادے ، لیکن اگر علم کسی کے ساتھ مخصوص ہوتا تو سب سے زیادہ حضور اکرم کی صاحبزادی علم والی ہوتیں ، مگر عطاء بن رباح حبشی تھے ، سلمہ بن کہیل کہتے ہیں کہ میں نے کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جس کے علم کی غرض صرف خدا کی ذات ہو ، البتہ تین ایسے آدمی دیکھے ہیں ، ایک عطاء ، دوسرے طاؤس ، تیسرے مجاہد خدا ان پر رحم فرمائے ، ۸۸ برس کی عمر میں ۱۱۴ھ میں انتقال فرمایا ۔ آپ نے ابن عباس ، ابوہریرہ ، ابوسعید خدری اور بہت سے حضرات صحابہ سے حدیث کی سماعت فرمائی تھی ، آپ سے جماعت کثیر روایت کرتی ہے[1] ۔

(۶۶۶) عطاء بن عجلان بصری رح

آپ حضرت انس ، ابوعثمان نہدی اور دیگر حضرات سے روایت کرتے ہیں ، ابن نمیر اور دیگر لوگ آپ سے

[1] امام ابوحنیفہ نے علم فقہ آپ ہی سے مکہ میں حاصل کیا تھا ۔ قاری احمد

روایت کرتے ہیں، آپ کو بعض نے ضعیف الحدیث کہا ہے،

(۶۶۷) عطاء بن سائب ثقفی رح

دادا کا نام یزید ہے، سنہ ۱۳۶ھ کے لگ بھگ انتقال فرمایا

(۶۶۸) عدی ابن عدی رح

آپ بنو کندہ سے تعلق رکھتے ہیں، اپنے والد اور رجاء بن حیوۃ سے روایت فرماتے ہیں، عیسیٰ بن عاصم نے آپ سے روایت کی ہے۔

(۶۶۹) عدی بن ثابت رح

آپ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، ترمذی باب العطاس میں آپ کی حدیث کا ذکر کرتے ہیں، عدی سے ابو الیقظان روایت کرتے ہیں، ترمذی کہتے ہیں کہ میں نے امام بخاری سے پوچھا کہ عدی بن ثابت کے دادا کون ہیں، تو آپ نے فرمایا میں نہیں جانتا البتہ یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ ان کا نام دینار تھا۔

(۶۷۰) عیسیٰ بن یونس رح

آپ کے دادا کا نام اسحاق ہے، حفظ حدیث اور عبادت میں بڑی شہرت رکھتے ہیں، اپنے والد، حضرت اعمش اور بہت سے حضرات سے روایت کرتے ہیں، آپ سے روایت کرنے والوں میں حماد بن سلمہ جیسے ذی مرتبہ محدث کے علاوہ اور بھی لوگوں کے نام پائے جاتے ہیں، آپ کی عادت تھی کہ ایک سال حج کو تشریف لے جاتے اور ایک سال جہاد میں شرکت فرماتے، آپ نے سنہ ۱۸۷ھ میں پیام موت کو قبول کیا۔

(۶۷۱) عامر بن مسعود قریشی رح

آپ مشہور تابعی ہیں اور ابراہیم بن عامر کے والد ہیں، شعبہ اور ثوری آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(۶۷۲) عامر بن سعد قریشی رح

آپ کے دادا کا نام ابی وقاص ہے، اپنے والد اور حضرت عثمان رضی سے حدیث کی سماعت فرمائی تھی، آپ سے زہری اور دیگر حضرات ..... روایت کرتے ہیں، سنہ ۱۰۴ھ میں انتقال فرمایا۔

(۶۷۳) عامر بن اسامہ ہذلی رح

آپ کی کنیت ابو الملیح ہے، بنی ہذیل سے تعلق رکھتے ہیں، بصرہ کے رہنے والے تھے، آپ نے والد اور بریدہ اور حضرات جابر و انس کے علاوہ بہت سے حضرات سے ... حدیث کی سماعت کی تھی، آپ سے دونوں صاحبزادے زیاد اور میسر اور چند دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں، ملیح کو میم کے زبر اور لام کے زیر سے پڑھنا چاہئے۔

(۶۷۴) عاصم بن سلیمن البصری رح

آپ بصرہ کے مشہور تابعی ہیں، ام المومنین حفصہ رض حضرت انس اور دیگر حضرات سے روایت کرتے ہیں، ثوری اور شعبہ نے آپ سے روایت کی ہے، سنہ ۱۴۲ھ میں انتقال فرمایا۔ آنکھ میں قدرے احول کی شکایت تھی،

(۶۷۵) عاصم بن کلیب کوفی رح

قبیلہ جرم سے تعلق رکھتے ہیں، اپنے والد سے حدیث بیان کی تھی، نماز، حج اور جہاد کے باب میں آپ کی روایات پائی جاتی ہیں۔

(۶۷۶) عروہ بن زبیر قریشی رح

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے، زبیر بن العوام کے فرزند ہیں، بنی اسد سے تعلق رکھتے ہیں، اپنے والد زبیر رض، والدہ اسماء اور خالہ حضرت عائشہ رض نیز دیگر صحابہ سے حدیث کی سماعت کی تھی، آپ سے آپ کے صاحبزادے ہشام بن عروہ اور امام زہری روایت کرتے ہیں، آپ سنہ ۲۳ھ میں پیدا ہوئے، بڑے طبقہ کے تابعین میں شمار ہوتے ہیں، مدینہ کے سات فقہاء میں سے ایک ہیں، ابو الزناد کہتے ہیں کہ مدینہ کے جن فقہاء کی رائے پر معاملہ ختم ہوتا تھا ان میں سعید بن مسیب اور حضرت عروہ رح

بھی شامل ہیں، ابن شہاب کا بیان ہے کہ عروہ علم کا بحر ذخار ہیں۔

(۶۷۷) **عروہ بن عامر قریشیؒ**

مشہور تابعی ہیں، ابن عباس اور دیگر حضرات سے حدیث کی سماعت فرمائی، آپ سے عمرو بن دینار اور حبیب بن ثابت روایت کرتے ہیں، ابوداؤد نے آپ کی حدیث کو باب الطیرہ میں بیان کیا ہے، جو کہ حدیث مرسل ہے۔

(۶۷۸) **عبید بن عمیر حجازیؒ**

آپ کی کنیت ابوعاصم ہے، خاندان لیث سے تعلق رکھتے ہیں، مکہ والوں کے قاضی تھے، سرکار دوعالم کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور آپ کو دیکھا بھی تھا۔ اکابر تابعین میں شمار ہوتے ہیں، بہت سے صحابیوں سے آپ نے حدیث کی سماعت فرمائی تھی، تابعین کی ایک جماعت آپ سے روایت کرتی ہے، آپ عبداللہ ابن عمر کی حیات میں فوت ہوئے تھے۔

(۶۷۹) **عبید بن سباق حجازیؒ**

تابعین میں شمار ہوتے ہیں، آپ کی حدیث اہل حجاز میں ملتی ہے، آپ سے کم احادیث نقل کی گئی ہیں۔ آپ نے زید بن ثابت، سہل بن حنیف اور حضرت جویریہ سے روایت فرمائی ہے، سعید آپ کے بیٹے آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(۶۸۰) **عبیداللہ ابن زیاد**

یہ وہ آدمی ہے جس نے امام حسین کے قتل کے واسطے لشکر بھیجا تھا، یہ اس زمانہ میں یزید کی طرف سے کوفہ کا حاکم تھا، پھر موصل میں ابراہیم بن مالک اشتر نخعی کے ہاتھ سے ۶۶ھ میں مارا گیا۔ مالک مختار کی طرف سے موصل کا امیر تھا۔

(۶۸۱) **عکرمہ رحؒ**

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے، ابن عباس کے آزاد کردہ ہیں، آپ بربری نسل سے ہیں، مکہ کے مشہور فقیہ اور تابعی ہیں، ابن عباس اور دیگر صحابہ سے روایت کرتے ہیں، تابعین کی ایک جماعت آپ سے روایت کرتی ہے اسی برس کی عمر میں ۱۰۷ھ میں وفات پائی، سعید بن جبیر سے کسی نے دریافت کیا کہ آپ سے زیادہ علم والا بھی کوئی ہے، فرمایا ہاں عکرمہ ہیں۔

(۶۸۲) **علقمہ بن ابی علقمہ**

ابی علقمہ کا نام بلال ہے، ام المومنین حضرت عائشہ کے آزاد کردہ ہیں، آپ نے انس بن مالک اور اپنی والدہ صاحبہ سے روایت کی ہے، آپ سے مالک بن انس اور سلیمان بن بلال روایت فرماتے ہیں۔

(۶۸۳) **عوف بن وہبؒ**

آپ کی کنیت ابوجحفہ ہے، اور تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔

(۶۸۴) **ابوعثمان بن عبدالرحمن بصریؒ**

آپ کے دادا کا نام مُل ہے، خاندان نہد سے تعلق رکھتے ہیں، البصرہ آپ کا وطن تھا، جاہلیت اور اسلام دونوں دور آپ نے دیکھے تھے، حیات رسالت مآب میں مسلمان ہوتے مگر دیکھنے کی سعادت نہ مل سکی۔ کہتے ہیں ستر برس سے زیادہ جاہلیت کی زندگی گذاری، اور تقریبًا اتنے ہی عرصہ اسلام میں رہے، آپ نے ایک سو تیس سال کی عمر میں ۹۵ھ میں انتقال فرمایا۔ حضرت عمرؓ، ابن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ اشعری سے حدیث کی سماعت کی تھی۔ آپ سے قتادہ اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں، ل پر میم مضموم اور مکسور دونوں ہیں، لام مشدد ہے،

(۶۸۵) **ابوعاصم شیبانی رحؒ**

آپ محمد بن اسمعیل بخاریؒ کے استاد ہیں۔

(۶۸۶) **ابوعبیدہ بن محمد عنسیؒ**

آپ عمار ابن یاسر کے پوتے ہیں، تابعین میں شمار ہے، حضرت جابر سے روایت فرماتے ہیں، آپ سے

عبدالرحمٰن بن اسحٰق نے روایت کی ہے، عنسی عین اور نون کے زبر سے ہے،

(۶۸۷) ابو عمیر بن انس انصاری رح

آپ حضرت انس بن مالک کے صاحبزادے ہیں، آپ کا نام عبداللہ بھی بتایا جاتا ہے، کم سن تابعین میں شمار ہوتے ہیں، اپنے چچاؤں سے روایت کرتے ہیں، اپنے والد حضرت انس کے انتقال کے بعد بہت زمانہ تک بقید حیات رہے،

(۶۸۸) ابو العشراء دارمی رح

آپ کا نام اسامہ ہے، مالک کے بیٹے اور مشہور تابعی ہیں، قبیلہ بنو دارم سے تعلق رکھتے ہیں، آپ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں، حماد بن سلمہ نے آپ سے روایت کی ہے، آپ کے نام میں اختلاف پایا جاتا ہے، مشہور قول کو بیان کیا گیا ہے، العشراء پر عین کو پیش اور شین پر زیر ہے۔

(۶۸۹) ابو العالیہ رفیع ریاحی رح

والد کا نام مہران ہے، بنی ریاح سے متعلق ہیں، کیونکہ اسی قبیلہ سے ان کو آزادی ملی تھی، بصرہ کے باشندے ہیں، حضرت ابوبکر صدیق کو دیکھا تھا، حضرت عمر اور ابی بن کعب سے روایت کرتے ہیں، آپ کے عاصم الاحول نے روایت کی ہے، حفصہ بنت سیرین کا بیان ہے کہ میں نے ابو العالیہ کو فرماتے سنا ہے کہ میں نے حضرت عمر کو ۳ مرتبہ قران سنایا تھا۔ آپ نے ۹۰ھ میں انتقال فرمایا،

(۶۹۰) ابو العلاء رح

آپ کا نام یزید بن عبداللہ بن شخیر ہے، اپنے والد اور بھائی مطرف اور حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت فرماتے ہیں۔ قتادہ کے علاوہ اور بہت سے لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے، ۱۱۱ھ میں انتقال فرمایا۔

(۶۹۱) ابو عبدالرحمٰن حبلی رح

آپ کا نام عبداللہ بن یزید ہے، مصر کے باشندے، قبیلہ عام سے متعلق اور تابعی ہیں، حبلی میں حا پر پیش اور با پر پیش ہے،

(۶۹۲) ابو عطیہ عقیلی رح

آپ اس لئے عقیلی کہلاتے ہیں کہ بنو عقیل نے آپ کو آزاد کیا تھا، آپ مالک بن حویرث سے روایت فرماتے ہیں۔

(۶۹۳) ابو عاتکہ رح

آپ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں، اور حسن بن عطیہ وغیرہ نے آپ سے روایت کی ہے، محدثین نے ابو عاتکہ کو ضعیف الروایت کہا ہے۔

(۶۹۴) عتبہ بن ربیعہ "جاہلی"

مکہ کا مشہور کافر ہے، جنگ بدر میں امیر حمزہ بن عبدالمطلب کے ہاتھ سے مارا گیا۔

(۶۹۵) عبداللہ بن ابی "منافق"

ابی سلول کا پوتا ہے، سلول قبیلہ خزاعہ کی ایک عورت کا نام ہے، جو ابی کی بیوی ہے، یہ شخص منافقین کا سردار ہے، اس کے بیٹے کا نام بھی عبداللہ ہے جو زبردست صحابی تھے، غزوہ بدر اور تمام غزوات میں شریک ہوئے تھے۔

(۶۹۶) عاص بن وائل "جاہلی"

اس شخص کا تعلق قبیلہ بنی سہم سے ہے، مشہور صحابی عمرو بن عاص اسی کے فرزند تھے، زمانہ اسلام اس کو ملا تھا مگر مسلمان نہیں ہوا۔ اس شخص نے وصیت کی تھی کہ اس کی طرف سے ۱۰۰ غلام آزاد کئے جائیں، باب الوصایا میں اس کا تذکرہ آتا ہے۔

فصل صحابیات کے بیان میں

(۶۹۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

آپ حضرت ابو بکر صدیق رضؓ کی بیٹی ہیں۔ ماں صاحبہ کا نام ام رومان بنت عویمر ہے، آنحضرت نے آپ سے شوال سنہ ۱۰ نبوت میں بمقام مکہ معظمہ عقد کیا تھا، ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ یہ عقد ہجرت سے ۳ سال پہلے ہوا تھا، اس سلسلہ میں کچھ اور بھی روایات پائی جاتی ہیں، اس کے بعد شوال سنہ ۲ھ میں مدینہ منورہ میں ہجرت کے ۱۸ ماہ بعد رخصتی عمل میں آئی، اس وقت ان کی عمر ۹ برس کی تھی، ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ مدینہ سے آنے کے ۷ ماہ بعد رخصتی عمل میں آئی تھی، آپ نے رسول اکرم کے ساتھ ۹ سال گزارے اور وفات رسول کے وقت ۱۸ سال کی تھیں، حضور اکرم نے آپ کے علاوہ کسی اور کنواری عورت سے شادی نہیں کی۔ آپ بہت بڑی فقیہہ، عالم، عاقلہ اور علوم اسلام کی جاننے والی تھیں، حضور والا سے بکثرت احادیث روایت کرتی ہیں، وقائع عرب، محاربات اور اشعار کی بہت بڑی واقف کار تھیں، بہت سے صحابہ اور تابعین آپ سے حدیث کی روایت کرتے ہیں منگل کے شب میں ۱۷ رمضان سنہ ۵۷ھ یا سنہ ۵۸ھ میں انتقال فرمایا۔ اور وصیت کے مطابق رات ہی کو جنت البقیع میں دفن کی گئیں، حضرت ابو ہریرہ نے نماز جنازہ پڑھائی حضرت ابو ہریرہ مدینہ میں مروان کے ماتحت کام پر مامور تھے، یہ امیر معاویہ کا دور حکومت تھا۔

(۶۹۸) حضرت عمرہ بنت رواحہ رضؓ

آپ انصاریہ وصحابیہ ہیں، آپ نعمان بن بشیر کی والدہ ہیں، چنانچہ شوہر بشیر رضؓ اور بیٹے نعمان روایت کرتے ہیں۔

(۶۹۹) حضرت ام عمارہ نسیبہ رضؓ

کعب انصاری کی بیٹی ہیں، بیعت عقبہ میں شریک تھیں، احد میں اپنے خاوند زید بن عاصم کے ہمراہ موجود تھیں، اس کے بعد بیعت رضوان اور یمامہ میں بھی شریک ہوئی تھیں، اور اس قدر جنگ کی تھی کہ جسم پر ۱۲ زخم آئے تھے، اور ایک ہاتھ بیکار ہو گیا تھا، بہت سے لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے، عمارہ کو عین کے پیش اور میم کے جزم کے ساتھ اور نسیبہ کو نون کے زبر اور سین کے زیر کے ساتھ پڑھنا چاہیئے۔

(۷۰۰) حضرت ام العلاء انصاریہ رضؓ

آپ صحابیہ ہیں، اہل مدینہ کے پاس آپ کی حدیث ملتی ہے، آپ سے خارجہ بن زید بن ثابت روایت کرتے ہیں، ام العلاء ان کی والدہ ہیں۔ آپ کی عیادت کے لئے حضور اکرم تشریف لے جایا کرتے تھے۔

(۷۰۱) حضرت ام عطیہ رضؓ:

آپ کعب کی بیٹی ہیں، بعض نے حارث کی بیٹی کہا ہے، رسول اکرم سے بیعت کی تھی، نامور صحابیات نے آپ سے حدیث کی روایت ہے، یہ حضور کے ہمراہ اکثر غزوات میں حاضر ہوئی تھیں، اور مریضوں کا علاج اور زخمیوں کی مرہم پٹی فرماتی تھیں، آپ کا نام نسیبہ بھی بیان کیا گیا ہے، جو کہ نون کے پیش اور سین کے زبر سے ہے۔

فصل تابعیات کے بیان میں

(۷۰۲) **عُمرہ بنت عبدالرحمن** رح

آپ سعید بن زرارہ کی پوتی ہیں۔ حضرت عائشہ رض کے پاس آپ نے پرورش پائی اور انہی سے تربیت حاصل کی۔ حضرت عائشہ رض کی احادیث کا ایک بڑا حصہ آپ نے روایت کیا ہے، دوسرے لوگوں سے بھی روایت فرمائی ہیں، مشہور تابعیہ ہیں سنہ ۱۰۳ھ میں رحلت فرمائی۔

(حرف الغین)

فصل صحابہ کرام کے بیان میں،

(۷۰۳) **حضرت غضیف بن حارث ثمالی** رض

آپ کی کنیت ابو اسماء ہے، ملک شام کے رہنے والے ہیں۔ صحابی ہونے میں اختلاف ہے، مگر آپ کا اپنا بیان ہے کہ میں زمانہ حضور میں پیدا ہوا تھا اور میں نے بیعت بھی کی تھی، حضور نے مجھ سے مصافحہ فرمایا تھا، حضرت ابوذر، حضرت عمر و حضرت عائشہ سے حدیث کی سماعت کی تھی، آپ سے مکحول اور سلیم بن عامر روایت کرتے ہیں۔ غضیف کو غین کے پیش اور ضاد کے زبر سے اور ثمالی کی ثا، کو پیش سے پڑھنا چاہئے۔

(۷۰۴) **حضرت غیلان بن سلمہ ثقفی** رض

آپ فتح طائف کے بعد مسلمان ہوئے، ہجرت نہیں فرمائی، مشہور آدمی ہیں، اور بہت عمدہ شاعر تھے عہد فاروقی کے آخری عہد میں انتقال فرمایا۔ عبد اللہ ابن عمر اور عروہ بن غیلان روایت کرتے ہیں۔

فصل تابعین کرام کے بیان میں

(۷۰۵) **غالب بن ابی غیلان** رح

آپ کے والد کو خطاف القطان بھی کہتے ہیں۔ بصرہ کے رہنے والے تھے، آپ بکر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں اور ضمرہ بن ربیعہ نے آپ سے روایت کی ہے

(۷۰۶) **غزیف بن عیاش دیلمی** رح

آپ واثلہ بن اسقع سے روایت کرتے ہیں آپ کو اہل شام میں شمار کیا جاتا ہے، غزیف کو غین کے زبر سے پڑھنا چاہئے۔

(۷۰۷) **ابو غالب حَزَوَّر** رح

بنی باہلہ سے تعلق رکھتے ہیں، بصرہ کے رہنے والے ہیں، حضرت عبد الرحمن بن حضرمی کے آزاد کردہ ہیں۔ شام میں ابو امامہ سے ملے اور انہیں سے روایت کرتے ہیں، ابن عیینہ اور حماد نے آپ سے روایت کی ہے، حزور کو حاء اور زاء کے زبر اور واؤ کی تشدید سے پڑھنا چاہئے۔

(حرف الفاء)

فصل صحابہ کرام کے بیان میں

(۷۰۸) **حضرت فضل بن عباس ہاشمی** رض

آپ رسول اکرم کے چچا کے بیٹے ہیں، حنین میں شریک تھے اور ثابت قدم رہے، حجۃ الوداع میں بھی موجود تھے رسول اکرم کو غسل دینے میں مدد فرما رہے تھے، ملک شام جہاد کے لئے تشریف لے گئے۔ اور ۲۱ برس کی عمر میں اردن کے قریب طاعون عمواس میں سنہ ۱۸ھ میں وفات پائی۔ ایک روایت ہے کہ آپ نے جنگ یرموک میں شہادت حاصل کی۔ عبد اللہ بن عباس آپ کے برادر

حقیقی ہیں اور حضرت ابوہریرہ آپ سے روایت کرتے ہیں،

(۷۰۹) حضرت فضالہ بن عبید انصاریؓ

آپ قبیلہ اوس سے تعلق رکھتے ہیں، غزوۂ احد سے لیکر تمام غزوات میں شریک ہوئے، بیعت شجرہ میں موجود تھے، آپ نے شام میں دمشق کی سکونت اختیار کر لی تھی، حضرت امیر معاویہ نے آپ کو فصل مقدمات کا محکمہ سپرد کر دیا تھا، ۵۳ھ میں وفات پائی، میسرہ آپ کے آزاد کردہ اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں، فضالہ کو فے اور ضاد کے زبر سے پڑھنا چاہئے۔

(۷۱۰) حضرت نجیح بن عبد اللہؒ

بنو عامر سے تعلق رکھتے ہیں، اپنی قوم کے ساتھ خدمت رسول میں حاضر ہو کر احادیث کی سماعت کی۔ وہب بن عقبہ آپ سے روایت کرتے ہیں۔ نجیح کو فا، کے پیش اور جیم کے زبر سے پڑھنا چاہئے۔

(۷۱۱) حضرت فروہ بن مسیک مرادیؓ

یمن کے باشندے ہیں، ۹ھ میں حاضر خدمت رسول ہو کر مسلمان ہوئے پھر کوفہ کی طرف چلے گئے، قوم کے شریف سردار اور اچھے شاعر تھے، مسیک کو میم کے پیش اور سین کے زبر سے پڑھنا چاہئے۔

(۷۱۲) حضرت فروہ بن عمرو انصاریؓ

آپ نے بدر اور دوسرے تمام غزوات میں شرکت کی ہے، آپ سے ابو حازم التمار روایت کرتے ہیں۔

(۷۱۳) حضرت فیروز دیلمیؓ

فارس النسل ہیں صنعا کے رہنے والے تھے، قبیلہ حمیر میں رہنے لگے تھے، حضور اکرم کی خدمت میں ایک وفد کے ساتھ حاضر ہوئے، یمن کے جھوٹے مدعی نبوت اسود عنسی کو آپ ہی نے قتل کیا تھا، حضور اکرم کی حیات ہی میں دعویٰ کیا تھا، اور قتل کی خبر بھی حیات ہی میں سن لی تھی، دو بیٹے فیروز کے ضحاک اور عبد اللہ روایت کرتے ہیں۔ عہد عثمانی میں وفات پائی۔ عنسی میں عین پر زبر پڑھنا چاہئے۔

فصل تابعین کرام کے بیان میں

(۷۱۴) فرافصہ بن عمیر حنفیؒ

مدینہ کے رہنے والے اور طبقہ اول کے تابعی ہیں، حضرت عثمان بن عفان سے روایت کرتے ہیں، قاسم بن محمد نے آپ سے روایت کی ہے۔

فرافصہ میں دو فاء اور راء غیر مشدد ہے، محدثین فاء اول کے فتح کے ساتھ پڑھتے ہیں، مگر ابن حبیب نے کہا ہے کہ عرب میں اگر کسی کا نام فرافصہ ہوگا تو پہلی فاء پر پیش پڑھیں گے۔ مگر فرافصہ بن احوص اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہے، لہذا ابن حبیب کی تحقیق کے اعتبار سے فاء پر پیش پڑھا جائے گا۔ اہل لغت میں کہیں یہ لفظ فتح فاء کے ساتھ نہیں ملتا ہے۔

(۷۱۵) فروہ بن نوفل شجعیؒ

اہل کوفہ میں شمار ہوتے ہیں۔ اپنے والد سے حدیث کی سماعت کی ہے، ابو اسحاق ہمدانی اور بلال ابن یساف آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(۷۱۶) ابن الفرک فارسیؒ

آپ کا نام احمد بن زکریا ہے، ماہر لغت ہیں اور مجمل کتاب لغت کے مصنف ہیں، ہمدان میں قیام پذیر تھے، مشہور اہل علم مانے جاتے ہیں، بلاد الجبل کے قیام کے زمانہ میں آپ نے ظرف الکتاب والشعراء کے مضامین کو جمع کیا تھا، آپ کے والد کو فراس یا الفراسی بھی کہتے ہیں رسول اکرم کے دیکھنے کا شرف

آپ کو حاصل تھا۔

الفراس کی فاء کو زیر کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔

فصل۔ صحابیات کے بیان میں

(۷۱۷) حضرت فاطمۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

آپ رسول مقبول ؐ کی لخت جگر ہیں، والدہ کا نام حضرت خدیجہؓ ہے۔ رسول اکرم کی سب سے چھوٹی بیٹی تھیں۔ دنیا و آخرت میں تمام عورتوں کی سردار ہیں، ماہ رمضان ۲ھ میں آپ کا عقد حضرت علیؓ سے ہوا اور ذوالحجہ میں رخصتی عمل میں آئی۔ حضرت حسنؓ حضرت حسینؓ حضرت محسنؓ اور حضرت زینب ام کلثوم اور رقیہ یہ سب آپکے بچے تھے، آپ نے وفات رسول سے ۶ ماہ بعد مدینہ میں انتقال فرمایا۔ ایک روایت میں ہے کہ ۳ ماہ بعد وفات پائی، آپ کی عمر وفات کے وقت ۲۸ برس کی تھی، حضرت علیؓ نے غسل دیا اور جناب عباس نے نماز جنازہ پڑھائی، اور رات کے وقت بقیع میں دفن کی گئیں، روایت کرنے والوں میں شوہر حضرت علیؓ دونوں صاحبزادے، اور بہت سے صحابہ کے نام پائے جاتے ہیں۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم کے بعد میں نے فاطمہ سے سچا کسی کو نہیں دیکھا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ایک مرتبہ حضرت عائشہ اور جناب فاطمہ میں قدرے تنازعہ ہو گیا تو حضرت عائشہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ انہی سے معلوم کر لیجئے کیونکہ یہ ہمیشہ سچ بات کہتی ہیں۔

(۷۱۸) حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضؓ

قبیلہ قریش سے تعلق رکھتی ہیں، آپ وہی خاتون ہیں جو کہ استحاضہ کی حدیث روایت کرتی ہیں۔ عروہ بن زبیر اور ام سلمہؓ آپ سے روایت کرتی ہیں۔ آپ کے شوہر کا نام عبداللہ بن جحش ہے، حبیش جحش کی تصغیر ہے۔

(۷۱۹) حضرت فاطمہ بنت قیس رضؓ

آپ ضحاک کی ہمشیرہ ہیں، قریش سے تعلق رکھتی ہیں، اور مہاجرین اولین میں شمار کی جاتی ہیں، بہت سے حضرات آپ سے روایت کرتے ہیں،

بڑی ذی عقل، نیک اور بلند کردار خاتون تھیں، شوہر کا نام ابو عمرو بن حفص ہے، مگر بعد میں طلاق مل گئی تھی جس کے بعد حضور نے آپ کا نکاح حضرت اسامہ بن زید سے کر دیا تھا۔ زید حضور کے آزاد شدہ غلام تھے

(۷۲۰) حضرت فریعہ بنت مالک رضؓ

دادا کا نام سنان ہے، آپ ابو سعید خدری کی بہن ہیں، بیعت رضوان میں شرکت کا شرف رکھتی ہیں، آپ کی حدیث اہل مدینہ کے پاس ہے، زینب بنت کعب آپ سے روایت کرتی ہیں۔ فریعہ کو فاء کے پیش اور راء کے زبر سے پڑھنا چاہیے۔

(۷۲۱) حضرت ام الفضل رضؓ

آپ کے والد کا نام حارث ہے۔ آپ ام المومنین حضرت میمونہ کی ہمشیرہ اور عباس ابن عبدالمطلب کی بیوی ہیں۔ اور اکثر اولاد انہیں کے بطن سے ہوئی ہے، کہتے ہیں کہ عورتوں میں حضرت خدیجہ کے بعد ہی اسلام لائی تھیں۔ آپ نے حضور اکرم سے بکثرت روایات کی ہیں،

(۷۲۲) حضرت ام فروہ انصاریہؓ

آپ کو حضور اکرم سے بیعت کا شرف حاصل ہے، آپ سے قاسم بن غنام روایت کرتے ہیں۔

فصل۔ تابعیات کے بیان میں

(۷۲۳) **فاطمہ صغریٰ رح**

آپ امام حسین کی بیٹی ہیں، ہاشمیہ ہیں، آپ کی شادی چچازاد بھائی حسن بن حسن بن علیؓ سے ہوئی تھی اور انکے انتقال کے بعد دوسرا نکاح عبداللہ بن عمرو بن عثمان کیساتھ ہوا تھا۔

(حرف القاف)

فصل۔ صحابہ کرام کے بیان میں

(۷۲۴) **حضرت قبیصہ بن ذویب خزاعیؓ**

ہجرت کے بعد پہلے سال میں پیدا ہوئے، حضور کے سامنے پیش کئے گئے تو آپ نے دعائے برکت فرمائی چنانچہ بہت بلند مرتبہ اور ذی علم بنے۔ ابوالزناد کا بیان ہے کہ مدینہ میں چار فقیہہ تھے، سعید بن مسیبؒ عروہ بن زبیر، عبدالملک بن مروان اور حضرت قبیصہ۔ آپنے ابو درداءؓ، ابوہریرہؓ اور زید بن ثابت سے روایت کی ہے، اور آپ سے امام زہری روایت کرتے ہیں۔ ۸۶ھ میں انتقال فرمایا۔ ابن عبدالبر آپ کو صحابہ میں شمار کرتے ہیں مگر دوسرے لوگ طبقہ ثانیہ کے تابعین میں گنتے ہیں۔ اور اہل شام سے کہتے ہیں۔

قبیصہ کو قاف کی زبر سے پڑھنا چاہیئے۔

(۷۲۵) **حضرت قبیصہ بن مخارق ہلالیؓ**

حاضری بارگاہ رسالت کا شرف رکھتے ہیں، اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں، آپ کے بیٹے قطن اور ابوعثمان نہدی نے آپ سے روایت کی ہے، مخارق کو میم کی پیش کے ساتھ پڑھنا چاہیئے۔

(۷۲۶) **حضرت قبیصہ بن وقاص سلمیؓ**

آپ بصرہ میں رہتے تھے، اور اہل بصرہ ہی میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ سے صالح بن عبید روایت کرتے ہیں۔

(۷۲۷) **حضرت قتادہ بن نعمان انصاریؓ**

بیعت عقبہ اور غزوہ بدر میں شریک تھے، پھر تمام غزوات میں حصہ لیا، ابوسعید خدری جو کہ آپ کے اخیافی بھائی ہیں (ماں شریک)، اور ان کے بیٹے عمرو روایت کرتے ہیں۔ آپ بڑے ذی مرتبہ صحابی تھے، ۶۵ برس کی عمر میں ۲۳ھ میں انتقال فرمایا، حضرت عمر ابن خطاب نے جنازہ پڑھایا۔

(۷۲۸) **حضرت قدامہ بن عبداللہ کلابیؓ**

بعض لوگ آپ کو عامری کہتے ہیں، قدیمی مسلمان ہیں، ہمیشہ مکہ میں رہے، ہجرت نہیں کی۔ حجۃ الوداع میں شریک ہوئے اور مع قافلہ کے آئے اور بدر میں ٹھہرے، ایمن بن نائل نے آپ سے روایت کی ہے، قدامہ میں ق پر پیش پڑھنا چاہیئے۔

(۷۲۹) **حضرت قدامہ بن مظعون قرشیؓ**

آپ عبداللہ بن عمر کے ماموں ہیں، ہجرت حبش کی سعادت حاصل کی، مدینہ آئے بدر اور تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ ۶۸ برس کی عمر میں ۳۶ھ میں انتقال فرمایا۔ عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عامر آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(۷۳۰) **حضرت قطبہ بن مالک ثعلبیؓ**

کوفہ کے رہنے والے اور مشہور صحابی ہیں۔ آپ کے بھتیجے زیاد بن علاقہ آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(۷۳۱) **حضرت قیس بن ابوغرزہ غفاریؓ**

آپ اہل کوفہ میں شمار ہوتے ہیں، ابو وائل شقیق بن سلمہ نے صرف ایک روایت تجارت کے بارے میں آپ سے روایت کی ہے، غرزہ میں غین اور

راء پر فتح پڑھنا چاہیئے۔

(۷۳۲) حضرت قیس بن سعید انصاری رض

مشہور صحابی سعد بن عبادہ کے بیٹے ہیں، ابوعبداللہ کنیت ہے، جلیل القدر اور صاحب الرائے صحابی تھے، جنگ کے معاملات میں گہری فراست رکھتے تھے، اپنی قوم میں سردار تھے، دربار رسالت میں ایک افسر کی حیثیت رکھتے تھے۔ حضرت علی نے آپ کو مصر کا گورنر بنایا تھا، شہادت علی تک ان کے ساتھی رہے، پھر مدینہ میں رہنے لگے، سنہ ۶۰ھ میں وفات پائی، ایک جماعت آپ سے روایت کرتی ہے، قیس بن سعد، عبداللہ بن زبیر، قاضی شریح اور احنف سب بے ڈاڑھی والے تھے مگر قیس سب سے خوبصورت تھے

(۷۳۳) حضرت قیس بن عاصم تمیمی رض

آپ کی کنیت ابو قبیصہ تھی۔ ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ کنیت ابو الاعلیٰ تمیمی تھی، وفد بنی تمیم کے ہمراہ خدمت رسول میں آئے اور سنہ ۹ھ میں مسلمان ہوئے۔ حضور نے آپ کو دیکھتے ہی فرمایا یہ سردار ہے اور عقلمند ہے، چنانچہ بردباری اور عقلمندی میں بہت مشہور تھے، اہل بصرہ میں شمار ہوتا ہے، بیٹے حکیم اور دوسرے لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔

(۷۳۴) حضرت قرظہ بن کعب انصاری

غزوہ احد اور بعد والے تمام محاربات میں شرکت کا شرف رکھتے ہیں، حضرت علی نے آپ کو کوفہ کا حاکم بنایا تھا، بڑے قابل اور عقلمند تھے، حضرت علی کے ہمراہ ہر میدان میں ساتھ رہے، آپ نے کوفہ میں وفات پائی، شعبی وغیرہ آپ سے روایت کرتے ہیں، قرظہ میں سب پر فتح ہے۔

(۷۳۵) حضرت قرہ بن ایاس مزنی رض

بصرہ کے رہنے والے تھے، ان کے بیٹے معاویہ نے روایت کی ہے، کہتے ہیں کہ ازارقہ کے لوگوں نے آپ کو شہید کیا تھا۔ ایاس کا ہمزہ مکسور پڑھنا چاہیئے

(۷۳۶) حضرت ابوقتادہ انصاری رض

آپ کا نام حارث بن ربعی ہے، رسول اکرم کے خاص سواروں میں سے ہیں۔ ہر موقع پہ حاضر رہے، آپ نے مدینہ میں سنہ ۵۴ھ میں وفات پائی۔ اپنی کنیت سے ہی مشہور ہوئے، ربعی میں راء کو زیر سے پڑھنا چاہیئے۔

(۷۳۷) حضرت ابو قحافہ رض

حضرت ابابکر کے والد ہیں، آپ کا تذکرہ بحث عین میں دیکھئے۔

فصل تابعین کرام کے بیان میں

(۷۳۸) قاسم بن محمد رح

آپ حضرت ابو بکر صدیق کے پوتے ہیں، فقہائے مدینہ میں شامل ہیں، اکابر تابعی ہیں۔ اپنے دور کے بڑے صاحب علم و فضل تھے۔ یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ ہم نے کسی کو مدینہ میں ان سے افضل نہیں دیکھا۔ آپ نے حضرت عائشہ رض اور امیر معاویہ کے علاوہ بہت سے حضرات سے روایت کی ہے، اور ایک جماعت آپ سے روایت کرتی ہے، ستر برس کی عمر میں سنہ ۱۰۱ھ میں انتقال فرمایا۔

(۷۳۹) قاسم بن عبدالرحمن رح

آپ شام کے رہنے والے ہیں، عبدالرحمن بن خالد کے آزاد کردہ ہیں، اپنے والد امامہ سے حدیث کی سماعت کی، علاء بن حارث آپ سے روایت کرتے ہیں۔ عبدالرحمن بن یزید نے آپ کی افضلیت کو تسلیم کیا ہے،

(۷۴۰) **قبیصہ بن ہلب طائی رح**

آپ کے والد صحابی تھے، آپ انہیں سے روایت کرتے ہیں، سماک آپ سے روایت کرتے ہیں۔ ہلب کی ہا، پر پیش ہے، بعض نے ہا، کا فتح اور لام کا کسرہ بیان کیا ہے۔

(۷۴۱) **قعقاع بن حکیم مدنی رح**

آپ نے جابر بن عبداللہ اور ابو یونس سے روایت کی ہے، سعید مقبری اور محمد بن عجلان آپ سے روایت کرتے ہیں۔ مشہور تابعی ہیں۔

(۷۴۲) **قطن بن قبیصہ ہلالی رح**

اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، اور حیان بن علاء نے آپ سے روایت کی ہے۔ قطن کی قاف پہ زبر طاء پر زبر ہے۔

(۷۴۳) **قتادہ بن دعامہ سدوسی رح**

آپ کی کنیت ابو الخطاب ہے، نابینا ہونے کے باوجود بڑے قوی الحافظہ تھے، چنانچہ بکر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی سب سے زیادہ قوی الحافظہ شخص کو دیکھنا چاہتا ہے تو وہ قتادہ کو دیکھے کیونکہ ہم نے کوئی آدمی اس شان کا نہیں دیکھا، خود قتادہ فرماتے تھے کہ جو بات کان میں پڑتی ہے وہ قلب میں محفوظ ہوجاتی ہے، آپ کا قول ہے کہ کوئی بات بغیر عمل کے خدا کے یہاں مقبول نہیں، چنانچہ جس کا عمل اچھا ہوگا اسی کی بات خدا کے یہاں مقبول ہوگی۔ آپ نے عبداللہ بن سرجس اور انس کے علاوہ بہت سے لوگوں سے روایت کی ہے، ایوب، شعبہ اور ابو عوانہ آپ سے روایت کرتے ہیں۔ ۱۱۷ھ میں اس دار فانی سے تشریف لے گئے۔

(۷۴۴) **قیس بن عباد بصری رح**

طبقہ اول کے تابعی ہیں، اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں، بہت سے صحابہ سے روایت کرتے ہیں۔ عبادہ کو عین کے پیش سے پڑھنا چاہئے۔

(۷۴۵) **قیس بن ابی حازم احمسی**

زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں کو دیکھا تھا، مسلمان ہونے کے لئے جب مدینہ میں آئے تو حضور اکرم وفات فرما چکے تھے، اہل کوفہ میں شمار ہوتے ہیں بعض لوگوں نے صحابہ میں شمار کیا ہے، حالانکہ اکثر کو اعتراف ہے کہ حضور کو نہیں دیکھا تھا۔ آپ نے عبدالرحمن بن عوف کے علاوہ نو عشرہ مبشرہ سے روایت کی ہے، ان کے علاوہ اور بہت سے صحابہ سے روایت کرتے ہیں" تابعین کی ایک بڑی جماعت آپ سے روایت کرتی ہے، یہ خصوصیت صرف آپ کو حاصل ہے کہ نو حضرات عشرہ مبشرہ سے روایت کرتے ہیں، جنگ نہروان میں حضرت علی کے ساتھ شریک تھے، سو سال سے زائد عمر ہو کر ۸۴ھ میں وفات پائی۔

(۷۴۶) **قیس بن مسلم جدلی رح**

آپ کوفہ کے رہنے والے ہیں، سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں، ثوری اور شعبہ نے آپ سے روایت کی ہے تاریخ وفات ۱۳۰ھ ہے، جدلی کو جیم کے زبر سے پڑھنا چاہئے۔

(۷۴۷) **قیس بن کثیر رح**

آپ حضرت ابو درداء سے روایت کرتے ہیں، داؤد بن جمیل نے آپ سے روایت کی ہے، ترمذی نے اسی طرح قیس بن کثیر کہہ کر ان کی حدیث کو نقل کیا ہے، اور کہا ہے کہ ہم سے محمود بن خداش نے بیان کیا کہ یہ قیس بن کثیر ہیں، لیکن ابو درداء نے ان کو کثیر بن قیس کہا ہے اور بخاری بھی یہی کہتے ہیں چنانچہ کثیر کے باب میں ذکر کیا ہے قیس کے باب میں نہیں کیا ہے

(۷۴۸) **ابو قلابہ رح**

آپ کا اصلی نام عبداللہ بن زید جرمی ہے، مشہور

آدمی ہیں، حضرت انس سے روایت کرتے ہیں، اور بہت سے لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے، سختیانی کہتے ہیں کہ خدا کی قسم قلابہ عقل مند فقیہہ ہیں، آپ نے ۱۰۴ھ میں شام میں وفات پائی۔ جرمی میں جیم پر فتح پڑھنا چاہیے

(۷۴۹) عبد العزیز بن قطن جاہلی

یہ زمانہ جاہلیت کا شخص ہے، چنانچہ دجال کے قصہ میں اس کا ذکر آتا ہے،

(۷۵۰) قزمان منافق

ظاہر میں مسلمان اور باطن میں منافق تھا، باب المعجزات میں اس کا ذکر آتا ہے، غزوہ حنین میں مسلمانوں کی طرف سے بڑے جوش کے ساتھ لڑا تھا، چنانچہ مسلمانوں نے حضور اکرم سے اس کی تعریف کی، تو آپ نے فرمایا وہ دوزخی ہے، اور یہ خدا کی شان ہے کہ وہ اپنے دین کی فاجر اور منافق سے بھی مدد کرا لیتا ہے۔

فصل صحابیات کے بیان میں

(۷۵۱) حضرت قیلہ بنت مخرمہ رض

بنی تمیم سے تعلق رکھتی ہیں، آپ کی پرورش کردہ صفیہ اور دحیبہ جو کہ علیبہ کی بیٹیاں ہیں آپ سے روایت کرتی ہیں، قیلہ ان دونوں کے باپ کی دادی اور صحابیہ تھیں۔ دحیبہ اور علیبہ دونوں تصغیر کے صیغے ہیں۔

(۷۵۳) حضرت ام قیس بنت محصن رض

بنی اسد سے تعلق رکھتی ہیں۔ ابتدائی دور کی مسلمان ہیں اور عکاشہ کی بہن ہیں، رسول پاک سے بیعت کے بعد مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

(حرف الکاف)

فصل صحابہ کرام کے بیان میں

(۷۵۳) حضرت کعب بن مالک انصاری رض

آپ قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتے ہیں، بیعت عقبہ کی حاضری کا شرف حاصل ہے، بدر کی حاضری میں اختلاف ہے، تبوک کے علاوہ تمام غزوات میں شریک تھے، رسول اکرم کے خاص شاعر ہیں، ان تین میں سے ہیں، جو تبوک میں نہیں پہونچ سکے۔ ان حضرات کے نام یہ ہیں، کعب بن مالک، ہلال بن امیہ۔ اور مرارہ بن ربیعہ۔ ۷۷ برس کی عمر میں نابینا ہو کر ۵۰ھ میں انتقال فرمایا۔ آپ سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

(۷۵۴) حضرت کعب بن عجرہ باری رض

آپ کوفہ میں رہتے تھے، اور ۷۵ برس کی عمر میں ۵۱ھ میں مدینہ میں انتقال فرمایا۔ صحابہ اور تابعین کی ایک بڑی جماعت آپ سے روایت کرتی ہے،

(۷۵۵) حضرت کعب بن مرہ بہزی رض

آپ بنی سلیم سے تعلق رکھتے ہیں، ملک شام میں بمقام اردن قیام کر لیا تھا، اور ۵۹ھ میں انتقال فرمایا۔ بہت سے لوگ آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(۷۵۶) حضرت کعب بن عیاض اشعری رض

آپ اہل شام میں شمار ہوتے ہیں۔ جابر بن عبد اللہ اور جبیر بن نفیر آپ سے روایت کرتے ہیں۔ عیاض کی عین کو کسرہ کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔

(۷۵۷) حضرت کعب بن عمرو انصاری رض

آپ بنی سلیم سے تعلق رکھتے ہیں، بیعت عقبہ اور بدر میں حاضر تھے، اور بدر میں عباس بن عبد المطلب کو گرفتار کیا تھا، ۵۵ھ میں بمقام مدینہ وفات پائی۔ آپ کے بیٹے عمار اور حنظلہ بن قیس نے آپ سے روایت کی ہے

(۷۵۸) حضرت کثیر بن صلت رض

دادا کا نام معدیکرب کندی ہے، رسول اکرم کے سامنے پیدا ہوئے اور آپ ہی نے ان کا نام کثیر رکھا پہلے نام قلیل تھا جو گھر والوں نے رکھا تھا، آپ حضرت ابوبکر۔ حضرت عمر، حضرت عثمان اور زید بن ثابت سے روایت کرتے ہیں۔

(۷۵۹) حضرت کرکرہ رض

آپ کے نام میں دونوں کاف زبر اور زیر کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں، بعض جہادوں میں بار برداری پر مقرر تھے مال جہاد میں خیانت کرنے کے بارے میں آپ کا ذکر آتا ہے

(۷۶۰) حضرت کلدہ بن حنبل اسلمی رض

آپ صفوان بن امیہ جمحی کے ماں شریک بھائی ہیں، معمر بن حبیب نے یمن کے بازار سے خریدا تھا، پھر حلیف بناکر نکاح کر دیا۔ تمام زندگی مکہ میں رہے، عمرو ابن عبداللہ بن صفوان آپ سے روایت کرتے ہیں کلدہ کو کاف اور لام کے زبر سے پڑھنا چاہئے۔

(۷۶۱) حضرت ابوکبشہ انماری رض

آپ کا نام عمرو اور والد کا نام سعد ہے، شام میں سکونت اختیار کر لی تھی آپ سے سالم بن ابی جعدہ اور نعیم بن زیاد نے روایت کی ہے

فصل تابعین کرام کے بیان میں

(۷۶۲) کعب احبار رح

آپ کی کنیت ابواسحاق ہے، والد کا نام مانع ہے، کعب احبار کے نام سے شہرت حاصل کی۔ قوم حمیر سے تعلق رکھتے ہیں، حضور اکرم کا زمانہ پایا تھا مگر دیدار سے مشرف نہ ہو سکے، عہد فاروقی میں مسلمان ہوئے، حضرت عمر رض حضرت صہیب اور حضرت عائشہ رض سے روایت کرتے ہیں۔ عہد عثمانی میں بمقام حمص انتقال فرمایا۔ تاریخ انتقال ۳۲ھ ہے۔

(۷۶۳) کثیر بن عبداللہ مزنی رح

آپ کے دادا کا نام عمرو بن عوف ہے، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، مروان بن معاویہ نے آپ سے روایت کی ہے

(۷۶۴) کثیر بن قیس رح

آپ کا تذکرہ حرف قاف میں دیکھئے۔

(۷۶۵) کریب بن ابی مسلم رح

آپ عبداللہ بن عباس اور معاویہ سے روایت کرتے ہیں، بہت سے لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے

(۷۶۶) ابوکریب بن محمد ہمدانی رح

آپ کے دادا کا نام علاء ہے۔ کوفہ کے باشندے ہیں، آپ نے ابوبکر بن عباس سے حدیث کی سماعت کی ہے، بخاری اور مسلم نے آپ کی حدیث کو نقل کیا ہے، باختلاف روایات آپ نے ۲۴۸ھ میں وفات پائی۔

فصل تابعیات کے بیان میں

(۷۶۷) حضرت کبشہ بنت کعب رض

دادا کا نام مالک ہے، عبداللہ بن ابی قتادہ کی بیوی ہیں، بلی کے جھوٹے پانی کے متعلق آپ کی حدیث ہے، کبشہ موصوفہ اپنے شوہر سے روایت کرتی ہیں، حمیدہ بنت عبید بن رفاعہ نے آپ سے روایت کی ہے۔

(۷۶۸) حضرت کریمہ بنت ہمام رض

حضرت عائشہ رض سے خضاب کے بارے میں حدیث روایت کرتی ہیں، ہمام کی ہا پر پیش پڑھنا چاہئے۔

(۷۶۹) حضرت ام کرز رض

آپ مکہ کی رہنے والی ہیں، خاندان بنی کعب اور قبیلہ خزاعہ سے تعلق رکھتی ہیں، رسول اکرم سے بہت

سی احادیث روایت کی ہیں۔ آپ سے عطاء، مجاہد وغیرہ روایت کرتے ہیں، آپ کی روایت عقیقہ کے متعلق ہے کرز میں کاف پر پیش پڑھنا چاہیئے۔

(۷۷۰) حضرت ام کلثوم بنت عقبہؓ

دادا کا نام ابی معیط ہے، مکہ میں مسلمان ہوئیں پیدل چل کر ہجرت اور بیعت کی، مدینہ میں جب پہونچیں تو آپ نے زید بن حارثہ سے شادی کر لی کیونکہ آپ کے شوہر نہیں تھے، زید غزوہ موتہ میں شہید ہوتے تو یہ زبیر بن عوام . . . کے نکاح میں آگئیں، کچھ روز بعد طلاق مل گئی تو عبدالرحمٰن بن عوف نے نکاح کر لیا، دو لڑکے ابراہیم اور حمید پیدا ہوئے۔ عبدالرحمٰن بھی فوت ہو گئے تو عمرو بن عاص نے نکاح کر لیا، اس کے بعد صرف ایک سال زندہ رہیں اور وفات فرما گئیں، آپ حضرت عثمان کی ماں شریک بہن تھیں، بیٹے حمید نے آپ سے روایت کی ہے

(حرف لام)

فصل صحابہ کرام کے بیان میں

(۷۷۱) حضرت لقیط بن عامر بن صبرہؓ

مشہور صحابی ہیں، اور خاندان بنو عقیل سے تعلق رکھتے ہیں، آپ کی کنیت ابو زرین ہے، اہل طائف میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ کے بیٹے عاصم اور ابن عمر وغیرہ روایت کرتے ہیں، لقیط میں لام پر زبر اور قاف کا زبر ہے صبرہ میں صاد پر فتح پڑھنا چاہیئے۔

(۷۷۲) حضرت لقمان بن باعور رضؓ

کہا جاتا ہے کہ آپ حضرت ایوب علیہ السلام کے بھانجے ہیں، اور حضرت داؤد کے زمانہ میں موجود تھے اور ان سے علم سیکھا تھا، بنی اسرائیل میں قاضی کے عہدہ پر مامور تھے، کہتے ہیں کہ آپ سوڈان کے باشندے اور سیاہ فام تھے، عام بیان یہ ہے۔ کہ آپ نبی نہیں بلکہ حکیم تھے، کتاب الرقاق میں آپکا ذکر آتا ہے

(۷۷۳) حضرت لبید بن ربیعہ عامریؓ

مشہور شاعر ہیں، رسول اکرم کی خدمت میں اپنی قوم بنی جعفر بن کلاب کے ہمراہ حاضر ہوئے، یہ اسلام اور جاہلیت دونوں دور میں معزز تھے، آپ نے کوفہ کی سکونت اختیار کر لی اور سنہ ۴۱ھ میں انتقال فرمایا کئی روایات ہیں کہ آپ ۱۴۱ یا ۱۵۷ سال کے تھے۔

(۷۷۴) حضرت ابو لبابہ انصاری رضؓ

آپ کا نام رفاعہ اور والد کا نام عبدالمنذر ہے، قبیلہ اوس سے تعلق رکھتے ہیں، نام سے زیادہ کنیت سے مشہور ہیں، رسول اکرم کے نقیب تھے، بیعت عقبہ بدر اور تمام غزوات میں شریک ہوئے، ایک روایت میں ہے کہ بدر میں موجود نہیں تھے کیونکہ آپ کو مدینہ میں امیر بنایا گیا تھا، اور بدر کے غنیمت سے حصہ دیا گیا تھا، دور خلافت علی میں وفات پائی۔ ابن عمر اور نافع وغیرہ نے آپ سے روایت کی ہے۔

(۷۷۵) حضرت ابن لتبیہ رضؓ

آپ کا نام عبداللہ ہے، صحابیت کا شرف رکھتے ہیں، صدقات کی وصولی کے ذکر میں آپ کا نام آتا ہے، لتبیہ کے لام پر پیش اور تا پر زبر ہے، اور با ساکن ہے اور یا مشدد ہے

فصل تابعین کرام کے بیان میں

(۷۷۶) لیث بن سعد رحؒ

آپ کی کنیت ابو حارث ہے، اہل مصر کے فقیہہ ہیں، کہا جاتا ہے کہ یہ خالد بن ثابت فہمی کے آزاد کردہ ہیں، سنہ ۹۴ھ میں مصر کے کسی گاؤں میں پیدا ہوئے، آپ عطاء

زہری اور دیگر حضرات سے روایت کرتے ہیں، ابن مبارک نے آپ سے روایت کی ہے، ۱۶۱ھ میں آپ بغداد گئے تو منصور نے حاکم مصر بنانا چاہا مگر آپ نے انکار کر دیا، یحییٰ بن بکیر کہتے ہیں کہ میں نے لیث سے زیادہ کامل کسی کو نہیں دیکھا، قتیبہ بن سعید کہتے ہیں کہ لیث کے پاس سال میں ۲۰ ہزار دینار آتے تھے مگر کبھی اتنے نہیں بچے کہ زکاۃ فرض ہوتی، آپ نے شعبان ۱۷۵ھ میں وفات پائی،

(۷۷۷) ابن ابی لیلیٰ انصاری رح

آپ کا نام عبدالرحمن قاسم بن ابی لیلیٰ ہے، خلافت فاروقی کے ختم ہونے سے ۶ سال پہلے پیدا ہوئے، اور ۸۳ھ میں بصرہ کی نہر میں ڈوب کر انتقال فرمایا۔ آپ کی حدیث اہل کوفہ میں ہے، اور اہل کوفہ ہی سے شمار ہوتے ہیں۔ آپ نے بہت سے صحابہ سے حدیث کی سماعت کی ہے، ایک جماعت آپ سے روایت کرتی ہے، کوفہ کے طبقہ اول کے تابعی ہیں، بعض لوگوں نے ان کے صاحبزادے محمد کو بھی ابن ابی لیلیٰ کے نام سے لکھا ہے جو کہ کوفہ میں قاضی، فقیہہ اور امام علم تھے جہاں کہیں محدثین نے صرف ابن ابی لیلیٰ کہا ہے وہاں محمد ہی مراد لئے جاتے ہیں، محمد موصوف کا ۷۴ھ میں تولد ہوا اور ۱۴۸ھ میں وفات پائی۔

(۷۷۸) ابن لہیعہ حضرمی رح

آپ کا نام عبداللہ اور کنیت ابو عبدالرحمن ہے، مصر کے قاضی تھے، آپ نے حضرت عطاء، ابن ابی لیلیٰ، ابن ابی ملیکہ، اعرج اور عمرو بن شعیب سے روایت کی ہے، یحییٰ بن بکیر اور قتیبہ آپ سے روایت کرتے ہیں، مگر ساتھ ضعیف بھی کہا ہے، حالانکہ ابو داؤد کا بیان ہے کہ میں نے احمد بن حنبل کو فرماتے سنا ہے کہ ابن لہیعہ مصر میں کثرت حدیث اور یادداشت کے لحاظ سے سب سے فائق ہیں، ۱۷۴ھ میں وفات پائی۔

(۷۷۹) لبید بن اعصم یہودی

یہ یہودی ہے، مگر بنی زریق کے یہودیوں کا حلیف تھا، جادو کے بارے میں باب المعجزات میں اس کا ذکر آتا ہے۔

(۷۸۰) ابو لہب (علیہ اللعنہ)

اسکا نام عبدالعزیٰ ہے، عبدالمطلب ہاشم کا بیٹا ہے اور رسول اکرم کا چچا تھا، حالت کفر میں مرا۔ کتاب الفتن میں اس کا ذکر آتا ہے۔

فصل صحابیات کے بیان میں

(۷۸۱) حضرت لبابہ بنت حارث رض

آپ کی کنیت ام الفضل ہے، حرف فاء میں ان کا ذکر پچھلے اوراق میں دیکھئے۔

(حرف المیم)

فصل صحابہ کرام کے بیان میں

(۷۸۲) حضرت مالک بن اوس بصری رض

دادا کا نام حدثان ہے۔ کچھ لوگوں نے آپ کو صحابی تسلیم کرنے سے انکار کیا ہے، مگر ابن عبدالبر کہتے ہیں اکثر کے نزدیک یہ صحابی ہیں۔ ابن مندہ اس کو نہیں مانتے، آپ کی روایت حضور سے کم ہیں اور صحابہ سے زیادہ ہیں عشرہ مبشرہ سے آپ روایات کرتے ہیں، حضرت عمر رض سے بکثرت روایات کی ہیں، آپ سے روایت کرنے والوں میں علاوہ ایک کثیر جماعت کے عکرمہ اور زہری بھی ہیں، آپ نے ۹۲ھ میں مدینہ طیبہ میں وفات پائی حدثان میں حاء اور دال دونوں پر فتح ہے، اور ثاء بھی مفتوحہ ہے۔

(۷۸۳) حضرت مالک بن حویرث لیثی رض

خدمت رسول میں حاضر ہو کر بیس دن قیام کی سعادت حاصل کی، پھر بصرہ میں سکونت پذیر ہو گئے، آپ سے آپکے

بیٹے عبداللہ اور ابو قلابہ روایت کرتے ہیں، ۹۴ھ میں بمقام
بصرہ فوت ہوئے۔

(۷۸۴) حضرت مالک بن صعصعہ انصاریؓ

آپ بنو مازن کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں، مدینہ
وطن مالوف ہے، بصرہ کی سکونت اختیار کر لی تھی، بہت
کم روایات آپ سے ہیں۔

(۷۸۵) حضرت مالک بن ھبیرہ کندیؓ

آپ شامیوں یا مصریوں میں شمار ہوتے ہیں، آپ جنگ
روم میں امیر معاویہ کے لشکر کے سپہ سالار تھے، مرثد بن عبداللہ
نے آپ سے روایت کی ہے،
مرثد کے میم کو زبر کے ساتھ پڑھنا چاہیئے۔

(۷۸۶) حضرت مالک بن یسار عوفی وسکونیؓ

اہل شام میں شمار ہوتے ہیں، صحابی ہونا مختلف ہے، ابو نجدہ
نے آپ سے روایت کی ہے، سکونی کے سین پر فتح ہے،

(۷۸۷) حضرت مالک بن تیہان انصاریؓ

آپ کی کنیت ابو الہیثم ہے، بیعت عقبہ میں حاضر تھے
اور بارہ نقیبوں میں سے ایک تھے، بدر، احد اور تمام
غزوات کی شرکت کا شرف رکھتے ہیں، حضرت ابو ہریرہ
آپ سے روایت کرتے ہیں، عہد فاروقی میں بمقام مدینہ ۲۰ھ
میں وفات پائی۔ ایک روایت ہے کہ جنگ صفین میں شہید
ہوئے، الہیثم میں ہا پر فتح پڑھنا چاہیئے، تیہان میں تا پر فتح ہے،

(۷۸۸) حضرت مالک بن قیس رضؓ

آپ کی کنیت ابو صرمہ ہے اور اسی سے یہ مشہور ہیں،
حرف صاد میں دیکھیئے۔

(۷۸۹) حضرت مالک بن ربیعہؓ

ابو اسید آپ کی کنیت ہے، حرف ہمزہ میں آپ
کا ذکر ہو چکا ہے،

(۷۹۰) حضرت ماعز بن مالک اسلمیؓ

اہل کوفہ میں شمار ہوتے ہیں، بہت مشہور صحابی ہیں کیونکہ
حد زنا میں رسول اکرم نے ان کو سنگسار کرایا تھا، ان کے
بیٹے عبداللہ نے صرف ایک روایت کی ہے،

(۷۹۱) حضرت مطر بن عکامس سلمی رضؓ

اہل کوفہ میں شمار ہوتے ہیں۔ صرف ایک حدیث کے
راوی ہیں، ابو اسحٰق سبیعی نے آپ سے روایت کی ہے،
عُکامس کی عین پر پیش پڑھنا چاہیئے۔

(۷۹۲) حضرت معاذ بن انس جہینیؓ

آپ اہل مصر میں شمار ہوتے ہیں، اور اسی جگہ ان کی
احادیث پائی جاتی ہے، آپ کے بیٹے سہل نے آپ سے
روایت کی ہے،

(۷۹۳) حضرت معاذ بن جبل انصاریؓ

آپ بیعت عقبہ میں ستر صحابہ کے ساتھ موجود تھے،
بدر، احد اور تمام غزوات میں شرکت فرمائی تھی، حضور
اکرم نے آپ کو یمن کے لئے معلم اور قاضی بنا کر روانہ
فرمایا تھا، آپ سے ابن عباس، ابن عمر اور بہت سے
حضرات روایت کرتے ہیں، یہ ۱۸ برس کی عمر میں مسلمان
ہوئے تھے، ایک بیان یہ ہے کہ آپ کو حضرت عمر نے
ابو عبیدہ بن جراح کے بعد شام کا حاکم بنایا تھا، اور
یہ اسی سال ۱۸ھ میں ۳۸ برس کی عمر میں اسی جگہ طاعون
عمواس میں فوت ہوئے، آپ کی کنیت ابو عبداللہ تھی،

(۷۹۴) حضرت معاذ بن عمرو بن جموح انصاریؓ

آپ اپنے والد کے ہمراہ عقبہ اور بدر میں موجود تھے،
یہی وہ صحابی ہیں جنہوں نے معاذ بن عفراء کے ساتھ مل
کر ابو جہل کو بدر میں قتل کیا تھا، آپ کا ذکر باب قسمۃ
الغنائم میں آتا ہے، ابن عبد الرحمن اور ابن اسحاق کا
بیان ہے کہ معاذ بن عمرو نے ابو جہل کے پیر کو کاٹ کر
زمین پر گرا دیا تھا، مگر عکرمہ بن ابو جہل نے معاذ کے
ہاتھ پر تلوار کا وار کیا اور ان کا ہاتھ کٹ گیا، لیکن
معاذ بن عفراء نے ابو جہل کا کام تمام کر دیا۔ اور عبداللہ

بن مسعود نے اس کے سر کو جسم سے علیحدہ کر لیا، حضور اکرم نے ابوجہل کی لاش کو تلاش کرنے کا حکم صادر فرمایا، حضرت معاذ بن عمرو عہد عثمانی میں فوت ہوئے، عبد اللہ بن عباس آپ سے روایت کرتے ہیں،

(۷۹۵) حضرت معاذ بن حارث انصاریؓ

دادا کا نام رفاعہ ہے، ماں کا نام عفراء بنت عبید ہے، آپ اور رافع قبیلہ خزرج سے سب سے پہلے اسلام لائے تھے، بدر میں اپنے دونوں بھائیوں عوف اور مسعود کے ساتھ شریک ہوئے، دونوں شہید ہوئے اور یہ بہت زخمی ہوئے، اور مدینہ آکر انتقال کر گئے۔ ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ عہد عثمانی میں وفات پائی۔ آپ سے ابن عباس اور ابن عمر روایت کرتے ہیں، عفراء کی عین کو مفتوح پڑھنا چاہیے۔

(۷۹۶) حضرت معوذ بن حارث انصاریؓ

والدہ کا نام عفراء ہے، بدر میں شریک ہوئے، اور اپنے بھائی معاذ کے ساتھ مل کر ابوجہل کو قتل کیا، دونوں بھائی مدینہ میں باغات اور کاشت کا سلسلہ کرتے تھے، بدر میں لڑتے ہوئے شہید ہوئے، معوذ میں میم پر پیش عین پر زبر اور واؤ مشدد ہے،

(۷۹۷) حضرت مسطح بن اثاثہ قرشیؓ

آپ بنی عبد المطلب سے تعلق رکھتے ہیں، دادا کا نام عباد بن عبد المطلب بن عبد المناف ہے، بدر احد اور تمام غزوات میں شریک ہوئے، یہی وہ صحابی ہیں جنہوں نے حضرت عائشہ پر تہمت لگائی تھی، اور پھر حضور اکرم نے کوڑوں کی سزا دی تھی، کہتے ہیں کہ مسطح لقب اور نام عوف تھا۔ ابن عبد البر نے اس کو تسلیم کیا ہے، ۵۶ برس کی عمر میں سنہ ۳۴ھ میں فوت ہوئے، مسطح کو میم کے زیر سے اور طاء کے زبر سے، اثاثہ کے الف پر پیش پڑھنا چاہیے۔

(۷۹۸) حضرت مسور بن مخرمہ قرشیؓ

حضرت عبد الرحمن بن عوف کے بھانجے ہیں، سنہ ۲ھ میں مکہ میں پیدا ہوئے اور سنہ ۸ھ میں مدینہ آئے۔ وفات رسول کے وقت ان کی عمر ۸ برس کی تھی، حضور سے حدیث کی سماعت کی اور یاد بھی رکھا۔ بڑے صاحب علم وفضل تھے، دینداری میں مشہور تھے، شہادت عثمانی تک مدینہ میں رہے، اس کے بعد مکہ چلے گئے اور امیر معاویہ کی وفات تک وہیں رہے، یزید کی بیعت سے انکار کیا آخر یزید کا لشکر مکہ پہونچا اور مکہ کا محاصرہ کر لیا، ابن زبیر اس وقت مکہ میں موجود تھے، مسور نماز پڑھ رہے تھے کہ لشکریوں کا پھینکا ہوا ایک پتھر ان کے آکر لگا اور یہ شہید ہو گئے۔ یہ ربیع الاول سنہ ۶۴ھ کا واقعہ ہے، بہت سے لوگ آپ سے روایت کرتے ہیں، مسور کے میم کو مسکور اور واؤ کو مفتوح پڑھنا چاہیے۔ مخرمہ میں میم مفتوح اور راء مفتوح ہے،

(۷۹۹) حضرت مسیب بن حزن مخزومیؓ

آپ کی کنیت ابوسعید ہے، اپنے والد کے ہمراہ ہجرت کر کے آئے تھے، بیعت تحت الشجرہ میں شرکت کا شرف رکھتے ہیں، آپ کی حدیث اہل حجاز میں ملتی ہے، آپ کے بیٹے سعید آپ سے روایت کرتے ہیں، یہ اپنے والد حزن سے روایت کرتے ہیں، مسیب میں میم مضموم اور سین مفتوح اور یاء مشدد ہے، حزن کو حاء کے زبر سے پڑھنا چاہیے،

(۸۰۰) حضرت مستورد بن شداد فہریؓ

آپ اہل کوفہ میں شمار ہوتے ہیں، مصر میں سکونت پذیر تھے، اور اس وجہ سے مصری کہلائے جانے لگے، وفات رسول کے وقت بچے تھے، مگر آپ کو دیکھا تھا اور جو کچھ سنا تھا یاد رکھا تھا۔ بہت سے لوگ آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(۸۰۱) حضرت مغیرہ بن شعبہ ثقفی رضؓ

خندق کے سال میں مسلمان ہوئے، اور پھر ہجرت کر کے مدینہ میں آ گئے۔ کچھ دن بعد کوفہ میں سکونت اختیار کر لی، امیر معاویہ نے آپ کو کوفہ کا امیر مقرر کیا تھا، ۵۰ھ میں انتقال کیا اس وقت بھی امیر تھے، کچھ لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے،

(۸۰۲) حضرت مقدام بن معدیکرب کندیؓ

آپ اہل شام میں شمار ہوتے ہیں اور وہیں آپ کی حدیث پائی جاتی ہے، آپ کی کنیت ابو کریمہ ہے، ۸۷ھ میں ملک شام میں وفات پائی، ایک جماعت آپ سے روایت کرتی ہے،

(۸۰۳) حضرت مقداد بن اسود کندیؓ

آپ کے کندہ کی طرف منسوب ہونے کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے والد نے بنو کندہ سے دوستی کا عہد کر لیا تھا۔ اسود آپ کے والد نہیں تھے بلکہ آپ نے ان کے پاس پرورش پائی تھی، اسکے علاوہ کچھ لوگ آپ کو اسود کا غلام بھی کہتے ہیں، چھٹے مسلمان ہیں، حضرت علی اور طارق بن شہاب آپ سے روایت کرتے ہیں، ۳۳ھ میں مدینہ سے ۳ میل دور مقام حرف میں انتقال فرمایا۔ بقیع میں سپرد خاک کئے گئے۔ عمر ۷۰ سال کی پائی۔

(۸۰۴) حضرت مہاجر بن خالد قرشیؓ

دادا کا نام ولید بن مغیرہ ہے، مخزومی ہیں، زمانہ رسالت میں یہ اور ان کے بھائی عبد الرحمٰن بچے تھے، دونوں کا راستہ علحدہ تھا، عبد الرحمٰن معاویہ کے حامی اور دوست تھے، مہاجر حضرت علی کے پاس رہتے تھے، جنگ جمل اور صفین میں شریک ہوتے تھے، ایک آنکھ جاتی رہی تھی، یہ ابن عمر کا بیان ہے، صفین میں شہید ہوئے۔

(۸۰۵) حضرت مہاجر بن قنفذ قرشی رضؓ

آپ کا نام عمرو بن خلف ہے، مہاجر اور قنفذ دونوں لقب ہیں، فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے، ہجرت کر کے حضور کے پاس آئے، پھر بصرہ کی سکونت اختیار کر لی حضور نے فرمایا یہ حقیقی مہاجر ہیں، آپ نے بصرہ میں انتقال فرمایا، ابو ساسان حصین بن منذر آپ سے روایت کرتے ہیں، قنفذ کو قاف کے پیش سے اور حصین کو حاء کے پیش اور صاد کے زبر سے پڑھنا چاہئے۔

(۸۰۶) حضرت معیقیب بن ابی فاطمہؓ

قبیلہ اوس سے تعلق رکھتے ہیں، سعید بن ابی العاص کے آزاد کردہ ہیں، قدیم الاسلام صحابی ہیں، حبشہ کی ہجرت کا شرف رکھتے ہیں، پھر مدینہ آ گئے، بدر میں شرکت فرمائی، رسول اکرم کی مہر آپ کے پاس رہتی تھی۔ آپ کو حضرت ابو بکر اور عمر نے بیت المال کا افسر بنایا تھا، آپ کے بیٹے محمد اور پوتے ایاس بن حارث روایت کرتے ہیں، ۴۰ھ میں وفات پائی،

(۸۰۷) حضرت معقل بن یسار مزنی رضؓ

بیعت رضوان میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ بصرہ میں قیام رکھتے تھے، کہتے ہیں کہ بصرہ کی نہر معقل آپ ہی کی طرف منسوب ہے، حضرت حسن اور بہت سے لوگ آپ سے روایت کرتے ہیں، امیر معاویہ کے عہد میں انتقال فرمایا، ایک روایت ہے کہ عبید اللہ ابن زیاد کی امارت کے زمانہ میں ۶۰ھ کے بعد وفات ہوئی۔

(۸۰۸) حضرت معقل بن سنان اشجعی رضؓ

فتح مکہ میں حاضر تھے، کوفہ کی سکونت اختیار کر لی تھی آپ کی حدیث بھی کوفہ والوں میں پائی جاتی ہے، واقعہ حرہ میں باندھ کر قتل کئے گئے۔ ابن مسعود، علقمہ، حسن اور شعبی آپ سے روایت کرتے ہیں، معقل کو میم کی زبر اور قاف کی زیر سے پڑھنا چاہئے۔

(۸۰۹) حضرت معن بن عدی بلویؓ

آپ عاصم کے بھائی ہیں، بدر اور دوسرے غزوات میں شرکت فرمائی، حضرت ابو بکر کی خلافت کے زمانہ میں جنگ

یمامہ میں شہید ہوئے، یہ بات قابل ذکر ہے کہ رسول اکرم نے آپ اور زید بن خطاب کے درمیان رشتہ اخوت قائم کر دیا تھا، چنانچہ دونوں ایک ہی دن شہید ہوئے۔

(۸۱۰) حضرت معن بن یزید سلمیؓ

دادا کا نام اخنس ہے، باپ، بیٹے اور دادا سب صحابی ہیں، بدر میں شریک ہوئے، اور آپ اہل کوفہ میں شمار ہوتے ہیں، وائل بن کلاب وغیرہ آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(۸۱۱) حضرت مُجَمَّع بن جاریہ انصاریؓ

مدینہ کے باشندے ہیں، آپ کے والد مسجد ضرار کے منافقین میں شامل تھے، مگر آپ مخلص مسلمان ہیں، قرآن کے قاری تھے، ابن مسعود نے آپ سے نصف قرآن یاد کیا تھا، ... عبدالرحمن بن زید آپ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے امیر معاویہ کے آخر عہد میں انتقال کیا، مجمع میں میم کی پیش جیم کا زبر اور دوسرا میم مشدد پڑھنا چاہیے۔

(۸۱۲) حضرت محجن بن ادرع اسلمیؓ

قدیم الاسلام ہیں، اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں، حنظلہ بن علی، اور رجاء، اور سعید بن ابی سعید آپ سے روایت کرتے ہیں، طویل عمری کے بعد عہد معاویہ کے آخر میں وفات پائی۔ محجن کو میم کے زیر اور جیم کے زبر سے پڑھنا چاہیے۔

(۸۱۳) حضرت مخنف بن سلیم غامدیؓ

آپ کو حضرت علی نے اصفہان کا گورنر مقرر کیا تھا، اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں، آپ کے بیٹے اور ابو رملہ نے روایت کی ہے، مخنف کو میم کے زیر اور نون کے زبر سے پڑھنا چاہیے۔

(۸۱۴) حضرت مدعم رضؓ

رفاعہ بن زید کے غلام تھے، آپ نے حضور اکرم کو ہدیۃً پیش کیا، رسول اکرم نے ان کو آزاد کر دیا۔ مال جہاد میں خیانت کرنے کے بارے میں آپ کا ذکر آتا ہے، مدعم کو میم کے زیر اور عین کی زبر سے پڑھنا چاہیے

(۸۱۵) حضرت مرداس بن مالک اسلمیؓ

آپ بیعت تحت الشجر کا شرف رکھتے ہیں اور اہل کوفہ میں شمار ہوتے ہیں، قیس بن ابی حازم نے صرف ایک حدیث روایت کی ہے۔

(۸۱۶) حضرت محیصہ بن مسعود انصاریؓ

اہل مدینہ میں شمار ہے اور وہیں ان کی حدیث پائی جاتی ہے۔ غزوہ بدر اور احد نیز جملہ غزوات میں شرکت کا شرف حاصل ہے، آپ کے بیٹے سعید آپ سے روایت کرتے ہیں، محیصہ کے میم پر پیش، حا پر زبر اور یا مشدد ہے۔

(۸۱۷) حضرت مخارق بن عبداللہؓ

اہل کوفہ میں شمار ہوتا ہے، حدیث میں اختلاف پایا جاتا ہے صرف بیٹے قابوس روایت کرتے ہیں۔

(۸۱۸) حضرت مخرفہ عبدی رضؓ

آپ کے نام میں بہت اختلاف ہے، چنانچہ بعض مخرمہ کہتے ہیں مگر پہلا نام صحیح ہے، سوید بن قیس آپ سے روایت کرتے ہیں اور انہیں کی حدیث میں آپ کا ذکر ملتا ہے،

(۸۱۹) حضرت مجاشع بن مسعود سلمیؓ

آپ کی حدیث اہل بصرہ کے پاس ہے، جنگ جمل ۳۶ھ میں شہادت پائی، ابو عثمان نہدی آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(۸۲۰) حضرت مرارۃ بن ربیع عامریؓ

انصاری ہیں، بدر میں حاضر تھے، تبوک میں رہ جانے والے تین اصحاب میں شامل ہیں، ان کی توبہ قبول ہوئی اور آیت قرآن کا نزول ہوا۔ مرارہ کو میم کے پیش سے پڑھنا چاہیے۔

---

(۸۲۱) حضرت مصعب بن عمیر قرشیؓ

نہایت محترم صحابی ہیں، عقبۂ ثانیہ کے بعد رسول اکرم نے آپ کو مدینہ میں معلم اسلام بنا کر بھیجا تاکہ لوگوں کو اسلام کی تعلیم اور دین کی باتیں سکھائیں۔ حبشہ کی ہجرت فرمائی، پھر بدر میں آکر شریک ہوئے، کہتے ہیں کہ ہجرت سے پہلے مدینہ میں جمعہ قائم کیا تھا۔ زمانہ جاہلیت میں بڑے عیش پرست اور خوش وضع واقع ہوئے تھے، مگر اسلام لانے کے بعد ایسے زاہد بنے کہ کھال پھٹ کر سانپ کی کھال سے مشابہ ہو گئی تھی، مدینہ میں لوگوں کے گھروں پر جاکر ان کو اسلام کی طرف بلاتے تھے، اور ہر دفعہ دو ایک آدمی مسلمان ہوتے تھے، یہاں تک کہ مدینہ میں اسلام پھیل گیا، آپ نے بذریعہ خط آنحضرت سے مدینہ میں جمعہ قائم کرنے کی اجازت مانگی تو آپ نے دے دی، اس کے بعد ستر آدمیوں کے ہمراہ بیعت عقبہ ثانیہ کے موقعہ پر مکہ آئے، کچھ دن قیام کیا پھر مدینہ چلے گئے، مدینہ میں جانے والے لوگوں میں سب سے پہلے مسلمان ہیں، چالیس یا کچھ زیادہ برس کی عمر میں جنگ احد میں شہید ہوئے، آپ ہی لوگوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ "یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا کے وعدہ کو سچائی کے ساتھ پورا کیا" آپ دار ارقم میں اسلام لائے تھے۔

(۸۲۲) حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ

آپ کی ماں کا نام ہندہ بنت عتبہ ہے، والد ابوسفیان اور خود فتح مکہ میں صلح کرنے والے اور مولفۃ القلوب میں شامل ہیں، آنحضرت نے آپ کو اپنا کاتب بنا لیا تھا کہتے ہیں کہ صرف خطوط لکھا کرتے تھے وحی نہیں لکھتے تھے ابن عباس اور ابوسعید آپ سے روایت کرتے ہیں، یہ اپنے بھائی یزید کے بعد ملک شام کے حاکم مقرر ہوئے اور حضرت عمر کے زمانہ سے لیکر اپنی وفات تک امیر شام رہے، یہ زمانہ تقریباً ۴۰ سال کا ہوتا ہے، کیونکہ عہد فاروقی میں ۴ سال، عہد عثمانی کا کل زمانہ، دور علی اور دور امام حسنؓ۔ حضرت امام حسن نے ۴۱ھ میں خلافت ان کے حوالہ کر دی، تو یہ پورے ملک کے حاکم اور امیر بن گئے۔ اور بیس برس تک برابر بادشاہ رہے، ماہ رجب ۶۰ھ میں بمقام دمشق وفات پائی، آخر عمر میں لقوہ ہوگیا تھا، اس وقت بڑے افسوس کے ساتھ کہا کرتے تھے کہ کاش! میں قریش میں ایک معمولی آدمی ذی طوی کا ہوتا اور ان باتوں میں سے کوئی بات نہ دیکھتا، کہتے ہیں کہ ان کے پاس رسول اکرم کی چادر، تہبند، کرتہ اور کچھ موئے مبارک تھے، چنانچہ انتقال کے وقت وصیت کی کہ مجھ کو اسی چادر تہبند ... اور قمیص میں لپیٹ کر دفن کیا جائے، اور میری پیشانی، باچھوں اور نتھنوں پر موئے مبارک رکھ دئے جائیں، اور ناخن بھی ساتھ ہی میں دفن کئے جائیں، اس کے بعد مجھے میرے ارحم الراحمین کے سامنے تنہا چھوڑ دیا جائے۔

(۸۲۳) حضرت معاویہ بن حکم سلمیؓ

مدینہ میں رہتے تھے، اہل حجاز میں شمار ہوتا ہے، روایت کرنے والوں میں ان کے بیٹے کثیر اور عطاء بن یسار کے نام پائے جاتے ہیں، آپ نے ۱۱۷ھ انتقال فرمایا

(۸۲۴) حضرت معاویہ بن حکم امویؓ

ابو عبد الملک کنیت ہے، عمر بن عبد العزیز کے دادا ہیں، ۲ھ میں بزمانہ رسالت پیدا ہوئے ایک روایت یہ بھی ہے کہ غزوہ خندق کے سال میں یا اس کے قریب پیدا ہوئے، رسول اکرم کی زیارت نہیں کر سکے کیونکہ حضور نے ان کے والد کو مع بچوں کے طائف کی طرف جلاوطن کر دیا تھا، خلافت عثمانی تک وہیں رہے، پھر حضرت عثمان نے ان کو واپس بلایا۔ تو یہ

مدینہ واپس آگئے۔ مروان نے ۶۵ھ میں بمقام دمشق انتقال کیا، روایت کرنے والے صحابہ میں حضرت علیؓ اور حضرت عثمان کے نام بھی ملتے ہیں، اور کچھ تابعین نے بھی روایت کی ہے، جیسے ابن عمرو، ابن زبیر اور علی بن الحسین وغیرہ۔

(۸۲۶) حضرت مرۃؓ بن کعب بہزی رضؓ

آپ اہل شام میں شمار ہوتے ہیں، تابعین کی ایک جماعت روایت کرتی ہے، ۵ھ میں بمقام اردن آپ نے انتقال فرمایا۔

(۸۲۷) حضرت مزیدۃ بن جابر بصریؓ

آپ اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں، اور وہیں آپ کی حدیث پائی جاتی ہے، روایت کرنے والوں میں آپ کے اخیافی بھائی عوذ بن عبداللہ بن سعد کا نام پایا جاتا ہے مزیدہ کو میم کے زبر اور یاء کے زبر سے پڑھنا چاہئے۔

(۸۲۸) حضرت مسلم قرشیؓ

کہتے ہیں کہ آپ کا اصلی نام عبید اللہ بن مسلم ہے، بعض نے مسلم بن عبد اللہ کہا ہے۔

(۸۲۹) حضرت مطلب بن ابی وداعہ قرشیؓ

ابو وداعہ کا نام حارث سہمی ہے، فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے، بصرے کی سکونت اختیار کی۔ بعد کو مدینہ آگئے، ان کے والد بدر میں قیدی بنائے گئے تھے، مطلب نے آکر چار ہزار درہم فدیہ دیکر چھڑایا تھا، روایت کرنے والوں کے نام یہ ہیں۔ عبداللہ بن زبیر، اور ان کے دونوں بیٹے کثیر اور جعفر، نیز مطلب بن سائب جو بھتیجے ہیں وہ بھی روایت کرتے ہیں۔

(۸۳۰) حضرت مطلب بن ربیعہ قرشی وہاشمیؓ

دادا کا نام حارث بن عبد المطلب، بن ہاشم ہے، زمانہ رسالت میں کم عمر تھے، اہل حجاز میں شمار ہوتے ہیں عبداللہ بن حارث آپ سے روایت کرتے ہیں ۶۱ھ میں مصر

گئے تھے تاکہ جہاد افریقہ میں شریک ہوں، مگر وہاں کوئی روایت نہیں ملتی ہے۔

(۸۳۱) حضرت محمد بن ابوبکر صدیق قریشی رضؓ

آپ کی کنیت ابو القاسم ہے، ۱۰ھ میں حجۃ الوداع کے سال میں مقام ذوالحلیفہ میں تولد ہوئے، ماں کا نام اسماء بنت عمیس ہے، آپ حضرت عائشہ سے بہت زیادہ روایت کرتے ہیں، دوسرے حضرات صحابہ نے بھی روایت کی ہے، آپ سے آپ کے بیٹے قاسم اور دیگر تابعین نے روایت کی ہے، امیر معاویہ کے حامیوں نے آپکو مردہ گدھے کی کھال میں بند کر کے ۳۸ھ میں بمقام مصر جلا دیا۔

(۸۳۲) حضرت محمد بن حاطب قرشی رضؓ

آپ کے والدین، بھائی اور چچا سب کو صحابیت کا شرف حاصل ہے، آپ ملک حبش میں پیدا ہوئے، اور مکہ میں ۷۴ھ میں وفات پائی، بعض لوگ کہتے ہیں کوفہ میں فوت ہوئے، اہل کوفہ میں شمار ہوتے ہیں ان کے صاحبزادے ابراہیم اور سماک بن حرب آپ سے روایت کرتے ہیں، آپ پہلے مسلمان ہیں جن کا نام رسول اکرم کے نام پر رکھا گیا تھا۔

(۸۳۳) حضرت محمد بن عبد اللہ قرشیؓ

دادا کا نام جحش ہے، ہجرت سے پانچ برس قبل پیدا ہوئے، والد کے ہمراہ حبشہ ہجرت کر کے گئے، پھر مکہ آئے پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی، آپ کے آزاد کردہ غلام ابوکثیر روایت کرتے ہیں۔

(۸۳۴) حضرت محمد بن عمرو انصاریؓ

دادا کا نام حزم ہے، ۱۰ھ میں مقام نجران میں تولد ہوئے، آپ کے والد کو رسول اکرمؐ نے نجران کا حاکم بنایا تھا، ان کے والد سے حضور نے فرمایا تھا کہ محمد کی کنیت ابو عبد الملک رکھنا، آپ بہت اچھے

فقیہ تھے، اپنے والد اور عمرو بن عاص سے روایت کرتے ہیں، مدینہ کے اکثر حضرات نے ان سے روایت کی ہے، ۵۳ برس کی عمر میں جنگ حرہ میں شہادت پائی۔

(۸۳۵) حضرت محمد بن ابی عمیرہ مزنی رض

آپ اہل شام میں شمار ہوتے ہیں، جبیر ابن نفیر آپ سے روایت کرتے ہیں، عمیرہ کو عین کی فتح اور میم کے کسرہ سے پڑھنا چاہیے۔

(۸۳۶) حضرت محمد بن مسلمہ انصاری رض

حارثی ہیں، غزوہ تبوک کے علاوہ جملہ غزوات میں شریک ہونے کی سعادت رکھتے ہیں، بڑے صاحب فضل صحابی ہیں، حضرت عمر بن خطاب اور دوسرے حضرات صحابہ سے روایت کرتے ہیں، یہ ان مسلمانوں میں ہیں جو کہ مدینہ میں حضرت مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر ایمان لائے تھے، ۷۷ برس کی عمر میں بمقام مدینہ طیبہ فوت ہوئے

(۸۳۷) حضرت محمود بن لبید انصاری

آپ اشہلی بھی ہیں، زمانہ رسالت میں تولد ہوئے، بہت سی احادیث رسول اکرم سے سنیں اور روایت کی ہیں، بخاری آپ کو صحابی کہتے ہیں، ابو حاتم خاموش ہیں، امام مسلم نے آپ کا ذکر تابعین کے دوسرے طبقہ میں کیا ہے ابن عبید کا بیان ہے کہ بخاری کی رائے صحیح معلوم ہوتی ہے، مشہور علماء میں شمار کئے جاتے ہیں، آپ ابن عباس اور عتبان بن مالک سے روایت کرتے ہیں، ۹۶ھ میں انتقال فرمایا۔

(۸۳۸) حضرت معمر بن عبد اللہ قرشی

قدیم الاسلام بزرگ ہیں، اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں اور انہیں میں ان کی حدیث محفوظ ہے، سعید بن مسیب آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(۸۳۹) حضرت مغیث رض

حضرت عائشہ رض کی آزاد کردہ لونڈی بریرہ کے شوہر ہیں، خود آل ابی احمد بن جحش کے آزاد شدہ ہیں، ابن عباس اور حضرت عائشہ رض ان سے روایت کرتی ہیں، مغیث کو میم کی پیش اور غین کے زیر کے ساتھ پڑھنا چاہیئے۔

(۸۴۰) حضرت منذر بن ابی اسید ساعدی رض

تولد ہونے پر خدمت رسول میں لائے گئے۔ آنحضرت نے ران پر بٹھایا اور منذر نام رکھا، اسید اسد کی تصغیر ہے

(۸۴۱) حضرت ابو موسیٰ اشعری رض

نام عبد اللہ بن قیس ہے، مکہ میں اسلام لائے، حبشہ کی ہجرت کی، پھر خیبر کے دن اہل سفینہ کے ہمراہ مدینہ آئے اور خیبر میں خدمت رسول میں حاضر ہوئے۔ حضرت عمر رض نے آپ کو بصرہ کا حاکم بنایا تھا، اہواز آپ ہی کے ہاتھ پر فتح ہوا تھا، حضرت عثمان کے شروع زمانہ میں اسی عہدہ پر فائز رہے، پھر کوفہ کے حاکم بنائے گئے۔ شہادت عثمانی تک کوفہ کے حاکم رہے، بعد شہادت حضرت عثمان مکہ آئے اور ۵۲ھ میں وہیں انتقال فرمایا۔

(۸۴۲) حضرت ابو مرثد کناز بن حصین غنوی رض

آپ اپنی کنیت سے ہی مشہور ہوئے، غزوہ بدر میں والد کے ساتھ شریک ہوئے، نامور صحابی ہیں، حضرت حمزہ سے روایت کرتے ہیں، آپ سے واثلہ بن اسقع اور عبد اللہ بن عمرو نے روایت کی ہے، ۱۲ھ میں انتقال فرمایا۔ کناز کو کاف کے زبر اور نون کی تشدید سے پڑھنا چاہیے۔

(۸۴۳) حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری رض

عقبہ ثانیہ میں شریک تھے، بدر کی شرکت میں اختلاف ہے، مگر صحیح یہ ہے کہ شریک ہوئے تھے، بدری بھی آپ کو کہتے ہیں، جس کی وجہ یہ ہے کہ بدر کے کنوئیں پر قیام کیا تھا، کوفہ میں رہنے لگے تھے، خلافت علی رض میں یا ۴۱ھ یا ۴۲ھ میں وفات پائی، آپ کے بیٹے بشیر اور بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔

(۸۴۴) حضرت ابو مالک بن عاصم اشعریؓ

آپ کا نام کعب ہے، کیونکہ امام بخاری اور مورخین ایسا ہی کہتے ہیں، امام بخاری عبدالرحمن بن غنم کی حدیث روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم سے ابوعامر یا ابو مالک نے روایت کی۔ ابن المدینی نے ابو مالک کو صحیح کہا ہے، بہت سے حضرات آپ سے روایت کرتے ہیں، عہد فاروقی میں انتقال فرمایا۔

(۸۴۵) حضرت ابو محذورہ مؤذنؓ

آپ کا نام سمرہ بن معبرہ یا اوس بن معیرہ ہے، حضور کی طرف سے مکہ میں مؤذن تھے، اور اسی جگہ ۵۹ھ میں انتقال فرمایا، ہجرت نہیں کی اور ہمیشہ وہیں مقیم رہے۔

(۸۴۶) حضرت ابن مربع انصاریؓ

کہتے ہیں کہ آپ کا نام یزید یا عبداللہ ہے، پہلا قول اکثر نے تسلیم کیا ہے، اہل حجاز میں شمار ہوتے ہیں، آپ کی حدیث وقوف عرفات کے متعلق ہے، یزید بن شیبانؓ آپ سے روایت کرتے ہیں، مربع کو میم کے زیر اور باء کے زبر سے پڑھنا چاہیے۔

فصل تابعین کرام کے بیان میں

(۸۴۷) محمد بن حنفیہؒ

آپ حضرت علی کے فرزند ہیں، کنیت ابوالقاسم ہے، ماں کا نام خولہ بنت جعفر حنفیہ تھا، کہتے ہیں کہ جنگ یمامہ کے قیدیوں میں سے حضرت علی کو ملی تھیں، اسماء بنت ابوبکر کا بیان ہے کہ میں نے محمد بن حنفیہ کی ماں کو دیکھا تھا، کالے رنگ والی تھیں، بنو حنفیہ کی باندی اور سندھ کی باشندہ تھیں، آپ اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں اور بیٹے ابراہیم نے آپ سے روایت کی ہے، ۶۵ برس کی عمر میں ۸۱ھ میں وفات پائی اور بقیع میں دفن کئے گئے۔

(۸۴۸) حضرت محمد باقر بن علیؒ

دادا کا نام حسین بن علی بن ابی طالب ہے، کنیت ابو جعفر اور عرف باقر ہے، آپ نے اپنے والد حضرت زین العابدین اور جابر بن عبداللہ سے حدیث کی سماعت کی ہے اور آپ کے بیٹے جعفر صادق آپ سے روایت کرتے ہیں، محمد باقر ۵۶ھ میں پیدا ہوئے، اور ۱۱۷ھ یا ۱۱۸ھ میں بمقام مدینہ وفات پائی۔ بقیع میں دفن کئے گئے۔ آپ کی عمر ۶۳ برس کی ہوئی، باقر اس لئے کہتے ہیں کہ جملہ علوم کے ماہر تھے۔ جیساکہ عربی میں تبقر فی العلم کا محاورہ بولتے ہیں۔

(۸۴۹) محمد بن یحیی انصاریؒ

آپ کے دادا کا نام حبان ہے، کنیت ابو عبداللہ ہے، مالکی مذہب کے امام مانے جاتے تھے، ایک جماعت نے آپ سے روایت کی ہے، امام مالک آپ کی بہت تعظیم کرتے تھے اور ان کے علم وفضل اور زہد وعبادت کی تعریف کرتے تھے، ۱۲۱ھ میں جبکہ آپ کی عمر ۷۴ برس کی تھی مدینہ میں انتقال فرمایا، حبان کو حاء کے زبر اور باء کی تشدید سے پڑھنا چاہیے۔

(۸۵۰) محمد بن سیرینؒ

آپ کی کنیت ابوبکر ہے، انس بن مالک کے آزاد کردہ ہیں، اپنے آقا انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابن عمر سے روایت کرتے ہیں، ایک جماعت کثیر نے آپ سے روایت کی ہے، مشہور تابعی، بلند پایہ عالم، زاہد، فقیہ اور محدث تھے، جملہ علوم وفنون میں مشہور تھے، مورق کا بیان ہے کہ میں نے ابن سیرین سے زیادہ عالم نہیں دیکھا۔ خلف بن ہشام کہتے ہیں کہ ابن سیرین کو خاص مہارت

اور خاص مقام خشوع عطا کیا گیا تھا کہ ان کو دیکھ کر خدا یاد آتا تھا، اشعث کہتے ہیں کہ ابن سیرین حلال وحرام کے مسائل کے وقت سخت پریشان ہو جاتے تھے، رنگ بدل جاتا تھا کہ وہ پہچانے نہیں جاتے تھے، مہدی کا بیان ہے کہ ایک دن ہم ابن سیرین کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے، باتیں کر رہے تھے، جب موت کا ذکر ہوتا تھا تو ان کے چہرہ کا رنگ زرد ہو جاتا تھا، گویا یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ وہ محمد بن سیرین نہیں ہیں، آپ نے ۷۷ برس کی عمر میں سنہ۱۱۰ھ میں انتقال فرمایا۔

(۸۵۱) محمد بن سوقہ غنوی رح

ابو بکر کنیت ہے۔ کوفہ کے رہنے والے ہیں، بہت عبادت گذار تھے، آپ حضرت انس نخعی اور بہت سے لوگوں سے روایت کرتے ہیں، آپ سے ابن عیینہ اور ابن مبارک نے روایت کی ہے، آپ خدا کی نافرمانی پسند نہیں کرتے تھے، دوستوں کے بہت ہمدرد تھے ایک لاکھ درہم خدا کی راہ میں خرچ کرتے تھے۔ آپ اہل تقویٰ سے ہیں اور آپ کی حدیث معتبر ہے۔

(۸۵۲) محمد بن عمرو رح

آپ کے دادا کا نام حسن بن علی بن ابی طالب ہے اور جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں،

(۸۵۳) محمد بن سلیمان باغندی رح

واسطہ کے رہنے والے اور کنیت ابو بکر ہے، باغندی کے نام سے شہرت حاصل کی، بغداد میں قیام تھا، اور وہیں بہت لوگوں سے حدیث بیان کی آپ سے بھی ایک جماعت روایت کرتی ہے، جس میں ابوداؤد سجستانی بھی شامل ہیں سنہ۳۱۲ھ میں انتقال کیا۔

(۸۵۴) محمد بن ابی بکر انصاری رح

دادا کا نام محمد بن حزم ہے، آپ نے اپنے والد سے حدیث کی سماعت کی، آپ سے سفیان بن عیینہ اور مالک بن انس روایت کرتے ہیں، اپنے والد کے بعد مدینہ کا آپ کو قاضی بنایا گیا، اپنے بھائی عبداللہ سے عمر میں بڑے تھے، ۷۳ برس کی عمر میں سنہ۱۳۲ھ میں وفات پائی، آپ کے بھائی کی وفات سنہ۱۲۰ھ میں ہوئی تھی،

(۸۵۵) محمد بن منکدر تیمی رح

آپ نے جابر بن عبداللہ، انس بن مالک، ابن زبیر اور اپنے چچا ربیعہ سے حدیث کی سماعت کی تھی، آپ سے روایت کرنے والوں میں ثوری اور مالک کے نام ملتے ہیں، ستر برس کی عمر میں سنہ۱۳۰ھ میں انتقال فرمایا۔ آپ مشہور اور نامور تابعی تھے، آپ کی ذات علم، زہد، تقویٰ اور عبادت کی جامع تھی،

(۸۵۶) محمد بن منتشر ہمدانی رح

آپ ہمدان کے باشندے اور مسروق کے بھتیجے ہیں، عبداللہ ابن عمر اور جناب عائشہ رض سے روایت کرتے ہیں، ایک جماعت آپ سے روایت کرتی ہے،

(۸۵۷) محمد بن صباح دولابی رح

آپ کی کنیت ابو جعفر ہے، سنن بزاز کے مصنف ہیں، بخاری، مسلم ابوداؤد اور احمد کے علاوہ بہت سے لوگ آپ سے روایت کرتے ہیں، اور ثقہ جانتے ہیں، آپ حافظ حدیث تھے اور آپ نے شریک وہشیم وغیرہ سے روایت کی ہے سنہ۲۲۷ھ میں دار فانی کو خیرباد کہا۔

(۸۵۸) محمد بن خالد سلمی رح

یہ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، آپ کے دادا صحابی تھے،

(۸۵۹) محمد بن زید رح

آپ کے دادا کا نام عبداللہ بن عمر ہے، اپنے دادا اور ابن عباس سے روایت کرتے ہیں، آپ کے بیٹوں نے آپ سے روایت کی ہے، راویوں میں اعمش وغیرہ کے نام بھی ملتے ہیں۔

(۸۶۰) محمد بن کعب قرظی رح

مدینہ کے ساکن ہیں، چند صحابہ سے حدیث کی سماعت کی تھی، محمد بن منکدر نے آپ سے روایت کی ہے، آپ کے والد قریظہ کی جنگ میں ثابت قدم نہ رہ سکے تھے ۱۱۸ھ میں وفات پائی،

(۸۶۱) محمد بن ابی مجالد کوفی رح

کوفہ کے رہنے والے اور تابعی ہیں، آپ کی حدیث اہل کوفہ میں پائی جاتی ہے، بہت سے صحابہ سے روایت کرتے ہیں، ابو اسحاق اور شعبہ نے آپ سے روایت کی ہے

(۸۶۲) محمد بن قیس قرشی رح

دادا کا نام مخرمہ حجازی ہے، حضرت ابوہریرہ اور حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں، عبد اللہ بن کثیر وغیرہ نے آپ سے روایت کی ہے،

(۸۶۳) محمد بن ابراہیم قرشی رح

آپ نے علقمہ بن وقاص اور ابوسلمہ سے حدیث سنی تھی، امام ترمذی نے صرف ایک حدیث آپ کی فجر کی دو رکعتوں کے بیان میں قیس بن سعد بن سعید سے روایت کی ہے، قیس یحییٰ بن سعید کے دادا ہیں، اور سعید ان کے بھائی ہیں، ترمذی کا بیان ہے کہ یہ قیس بن فہد کے بیٹے ہیں، یہ بھی کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند متصل نہیں ہے، کیونکہ محمد بن ابراہیم تیمی نے قیس سے نہیں سنا، فہد میں بعض نے فا اور بعض نے ق پڑھا ہے، جو کہ مفتوح ہے،

(۸۶۴) محمد بن ابوبکر ثقفی رح

آپ کا نام عوف حجازی ہے، انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں، ایک جماعت نے آپ سے روایت کی ہے

(۸۶۵) حضرت محمد بن مسلم رح

آپ کی کنیت ابوزبیر ہے، حرف زاء میں ان کا ذکر دیکھئے

(۸۶۶) محمد بن قاسم نابینا رح

آپ کی کنیت ابو خلاد ہے مگر ابوالعباس کے نام سے مشہور تھے، ابوجعفر منصور کے آزاد کردہ ہیں، یمامہ کے رہنے والے تھے، اہواز میں ۱۹۱ھ میں تولد ہوئے، بصرہ میں پرورش پائی، نہایت فصیح اللسان حافظ اور حاضر جواب واقع ہوئے تھے، ۲۸۳ھ میں انتقال فرمایا، ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

(۸۶۷) محمد بن فضل بن عطیہ رح

آپ اپنے دادا عطیہ، زیاد بن علاقہ اور منصور سے روایت کرتے ہیں آپ سے روایت کرنے والوں میں محمد بن عیسیٰ مدائنی کا نام ملتا ہے، محدثین آپ کو متروک الحدیث کہتے ہیں ۱۸۰ھ میں فوت ہوئے۔

(۸۶۸) محمد بن اسحاق مدنی رح

قیس بن مخرمہ کے آزاد کردہ ہیں حضرت انس اور سعید بن المسیب کو دیکھا اور بہت سے تابعین سے حدیث کی سماعت کی، مشاہیر علماء مثلاً یحییٰ بن سعید، ثوری، نخعی اور ابن عیینہ اور کچھ دوسرے لوگ آپ سے روایت کرتے ہیں، سیر و مغازی اور لوگوں کے حالات زندگی، آفرینش عالم اور انبیاء کرام کے حالات، علم حدیث، قرآن اور فقہ وغیرہ میں بڑی معلومات رکھتے تھے، بغداد میں مقیم ہوئے حدیث بیان کی اور اسی جگہ ۱۵۱ھ میں وفات پائی، مقبرہ خیزران میں شرقی سمت دفن ہوئے،

(۸۶۹) مُسَدَّد بن مسرہد البصری رح

آپ نے حماد بن زید اور ابوعوانہ وغیرہ سے حدیث سنی تھی، بخاری، ابوداؤد اور بہت سے لوگ آپ سے روایت کرتے ہیں، ۲۲۸ھ میں وفات پائی، مسدد کو میم کے پیش سے .... سین کے زبر اور دال کی تشدید سے پڑھنا چاہیئے مُسَرْہَد کو میم کے پیش، سین کے زبر اور ہا، کے زبر سے پڑھنا چاہیئے۔

(۸۷۰) مجاہد بن جبیر مخزومی رح

ابوالحجاج کنیت ہے، عبد اللہ بن سائب کے آزاد

گردہ ہیں، مکہ کے تابعین میں طبقہ دوم میں شمار ہوتے ہیں، مکہ کے مشہور قاری اور فقیہ ہیں، آپ کو قرأت اور تفسیر کا امام کہتے ہیں، ایک جماعت کثیر آپ سے روایت کرتی ہے، سنہ [illegible]ھ میں وفات پائی، جبر جیم کے زبر اور رار کے سکون سے پڑھنا چاہئے۔

(۸۷۱) مہاجر بن مسمار زہری رح

آپ بنی زہرہ کے آزاد کردہ ہیں، عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے۔
آپ سے ابو ذویب نے روایت کی ہے، محدثین کے نزدیک اہل ثقہ سے شمار ہوتے ہیں،

(۸۷۲) مکحول بن عبد اللہ شامی رح

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے، شام کے رہنے والے ہیں، کابل سے گرفتار ہو کر آئے تھے، قبیلہ قیس کی کسی عورت یا بنی لیث کے غلام تھے، امام اوزاعی آپ کے شاگرد تھے، زہری کہتے ہیں کہ علماء چار ہیں، مدینہ میں ابن مسیب رض، کوفہ میں شعبی، بصرہ میں حسن اور شام میں مکحول، آپ فتوے میں بڑے صاحب بصیرت تھے، آپ جب فتویٰ دیتے تھے تو فرماتے لا حول ولا قوۃ الا باللہ یہ میری رائے ہے اور رائے میں خطا ہو سکتی ہے اور کبھی صحیح بھی ہوتی ہے، آپ نے ایک بڑی جماعت سے روایت کی ہے، بہت سے لوگ آپ سے بھی روایت کرتے ہیں، سنہ ۱۱۸ھ میں انتقال فرمایا

(۸۷۳) مسروق بن اجدع ہمدانی رح

کوفہ کے رہنے والے ہیں، حیات حضور میں مشرف باسلام ہو گئے تھے، مگر دیکھ نہیں سکے، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر رض، حضرت عثمان رض اور حضرت علی رض کو دیکھا اور ملاقات کی، بڑے پایہ کے مشہور عالم تھے، مرہ بن شرجیل کا بیان ہے کہ کسی ہمدانیہ عورت کے یہاں مسروق جیسا بچہ پیدا نہیں ہوا شعبی کا کہنا ہے کہ اگر جنت کے واسطے کوئی گھرانہ پیدا ہوا ہے تو یہ ہے، یعنی اسود، علقمہ اور مسروق۔ محمد بن منتشر کا بیان ہے کہ خالد بن عبداللہ بصرہ کے عامل تھے تیس ہزار درہم مسروق کی خدمت میں بھیجے، مگر باوجود تنگدستی کے انہوں نے قبول نہ کئے۔ مسروق نام ہونے کا سبب یہ بتایا جاتا ہے کہ یہ بچپن میں چوری ہو گئے تھے اور پھر مل گئے تھے بہت سے لوگ آپ سے روایت کرتے ہیں، سنہ ۶۲ھ میں کوفہ میں فوت ہوئے۔

(۸۷۴) مرثد بن عبد اللہ مصری رح

آپ کی کنیت ابو الخیر ہے، عقبہ بن عامر، ابو ایوب، عبداللہ بن عمرو بن العاص سے حدیث سنی تھی، آپ سے یزید بن ابو حبیب روایت کرتے ہیں۔

(۸۷۵) مالک بن مرثد رح

آپ نے اپنے والد سے روایت کی ہے، سماک بن ولید وغیرہ ... آپ سے روایت کرتے ہیں،

(۸۷۶) مسلم بن ابی بکرہ ثقفی رح

مشہور تابعی ہیں اپنے والد ابو بکرہ سے روایت کرتے ہیں، عثمان شحام نے آپ سے روایت کی ہے،

(۸۷۷) مسلم بن یسار جہنی رح

سورہ اعراف کی تفسیر میں امام ترمذی نے آپ کی روایت حضرت عمر بن خطاب سے روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کی حدیث حسن ہے، مگر انہوں نے عمر رض سے نہیں سنا بخاری کہتے ہیں کہ مسلم نے نعیم سے اور نعیم نے عمر سے سنا تھا۔

(۸۷۸) مصعب بن سعد قرشی رح

دادا کا نام وقاص ہے، آپ نے اپنے والد اور حضرت علی رض اور ابن عمر رض سے حدیث کی سماعت کی ہے سماک بن حرب آپ سے روایت کرتے ہیں،

(۸۷۹) معن بن عبد الرحمٰن ہذلی رح

دادا کا نام عبداللہ بن مسعود ہے، آپ اپنے والد

سے روایت کرتے ہیں۔

(۸۸۰) معدان بن طلحہ یعمری رح

آپ نے حضرت عمرؓ، حضرت ابو درداءؓ اور حضرت ثوبانؓ سے حدیث کی سماعت فرمائی تھی۔

(۸۸۱) معمر بن راشد ازدی رح

آپ کی کنیت ابو عروہ ہے، آپ امام زہری اور ہمام سے روایت کرتے ہیں، ثوری اور ابن عیینہ نے آپ سے روایت کی ہے، عبدالرزاق کا بیان ہے کہ میں نے ان سے دس ہزار احادیث سنیں لکھیں، ۵۸ برس کی عمر میں ۱۵۲ھ میں انتقال فرمایا۔

(۸۸۲) مہلب بن ابی صفرہ ازدی رح

اہل خوارج کے ساتھ ان کے مقابلے بہت مشہور ہیں۔ آپ نے سمرہ بن جندب اور ابن عمر سے حدیث کی سماعت فرمائی تھی، ایک گروہ نے آپ سے روایت کی ہے، بصرہ کے تابعین میں طبقہ اول کے تابعی سمجھے جاتے ہیں، عبدالملک بن مروان کے عہد میں ۸۳ھ میں ملک خراسان کے مقام مرو الرود میں انتقال فرمایا۔

(۸۸۳) مورق بن مشمرج بصری رح

آپ کی کنیت ابو المعتمر ہے، آپ حضرت انس بن مالک، حضرت ابو درداء اور ابن عمر سے حدیث کی روایت کرتے ہیں، مورق کو میم کے پیش واؤ کے زبر اور راء کی تشدید سے پڑھنا چاہئے، مشمرج کو میم کے پیش شین کے زبر اور راء کے کسرہ سے پڑھنا چاہئے۔

(۸۸۴) موسیٰ بن طلحہ قرشی رح

آپ کی کنیت ابو عیسیٰ ہے، صحابہ کی ایک جماعت سے آپ نے حدیث کی سماعت فرمائی، ۱۰۴ھ میں فوت ہوگئے۔

(۸۸۵) موسیٰ بن عبداللہ کوفی رح

جہنی ہیں، مجاہد اور مصعب بن سعد سے روایت کرتے ہیں، شعبہ، یحییٰ بن سعید اور یعلی نے آپ سے روایت کی ہے،

(۸۸۶) موسیٰ بن عبیدہ زیدی رح

آپ محمد بن کعب اور محمد بن ابراہیم سے روایت کرتے ہیں، شعبہ، عبداللہ بن موسیٰ اور علی آپ سے روایت کرتے ہیں، محدثین نے آپ کو ضعیف الحدیث کہا ہے، ۱۵۳ھ میں فوت ہوئے،

(۸۸۷) مطرف بن عبداللہ عامری رح

دادا کا نام شخیر ہے آپ بصرہ کے رہنے والے ہیں، اور حضرت ابو درداء اور عثمان بن العاص سے روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ آپ نے ۸۶ھ کے گذرنے کے بعد وفات پائی۔

مطرف کو میم کے پیش طاء کے زبر اور راء کی تشدید سے پڑھنا چاہئے، شخیر کو شین کے زیر اور خاء کی تشدید اور زیر سے پڑھنا چاہئے۔

(۸۸۸) معاذ بن زہرہ سلمی رح

آپ کوفہ کے رہنے والے ہیں، اور حصین بن عبدالرحمن آپ سے روایت کرتے ہیں،

(۸۸۹) معاذ بن عبداللہ جہنی رح

مدینہ کے باشندے ہیں، اور اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں۔

(۸۹۰) مخلد بن خفاف رح

آپ عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں، ابن ذئب نے آپ سے روایت کی ہے آپ کی حدیث الخراج بالضمان مشہور ہے

(۸۹۱) مختار بن فلفل مخزومی رح

آپ کوفہ کے رہنے والے ہیں، حضرت انس بن مالک سے حدیث کی سماعت کی ہے، ثوری وغیرہما آپ سے روایت کرتے ہیں، فلفل دونوں فاء کے پیش کے ساتھ پڑھنا چاہئے

(۸۹۲) مختار بن ابی عبید ثقفی

دادا کا نام مسعود ہے، آپ کے والد اور دادا دونوں

نامور صحابی ہیں، ہجرت کے سال تولد ہوئے، حضور کی زیارت اور صحبت سے محروم رہے، کہتے ہیں کہ یہ مختار وہ آدمی ہے جس کے متعلق عبداللہ ابن عصمہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم نے فرمایا تھا کہ بنو ثقیف میں ایک کذاب شخص پیدا ہوگا، شروع شروع میں یہ بڑا نیک اور علم و فضل سے آراستہ تھا، آخر یہ عبداللہ بن زبیر سے الگ ہوگیا، امارت و حکومت کی ہوس پیدا ہوئی اور اس کی وہ تمام عیوب ظاہر ہونے لگے جو کہ فساد عقیدہ اور مذہب سے تعلق رکھتے تھے، ظاہر میں اہل بیت کا حامی اور خون حسین کا بدلہ لینے کا مدعی تھا مگر اس آڑ میں ملک پر قبضہ کرنا چاہتا تھا، مگر زیادہ دن اپنے مقاصد کے لئے جدوجہد نہ کرسکا، ۶۷ھ میں بمقام کوفہ قتل کیا گیا۔

(۸۹۳) مغیرہ بن زیاد موصلی رح

آپ عکرمہ اور مکحول سے روایت کرتے ہیں، وکیع اور عاصم نے مع ایک جماعت کے آپ سے روایت کی ہے، امام احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ یہ منکر الحدیث ہیں، کیونکہ صحاح میں مجھ کو کوئی شخص اس نام کا نہیں نظر آیا

(۸۹۴) مغیرہ بن مقسم کوفی رض

مشہور فقیہہ ہیں، ابو وائل اور شعبی سے روایت کرتے ہیں، شعبہ، زائدہ اور ابن فضیل وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے، جریر آپ کا بیان ظاہر کرتے ہیں کہ وہ کہتے تھے کہ جو بات میرے کان میں پڑی میں اس کو نہیں بھولا۔ ۱۳۳ھ میں فوت ہوئے۔

(۸۹۵) مثنیٰ بن صباح یمانی

آپ نے مکہ کی سکونت اختیار کرلی تھی، حضرت عطاءؒ اور مجاہد سے روایت کرتے ہیں، اور ان سے عبدالرحمن نے روایت کی ہے، ابوحازم کا بیان ہے کہ یہ نقل حدیث میں نرم واقع ہوئے تھے، آپ نے ۱۴۹ھ میں وفات پائی،

(۸۹۶) معاویہ بن قرۃ بصری رح

ابو ایاس کنیت ہے، اپنے والد، انس بن مالک اور عبداللہ ابن معقل سے حدیث کی سماعت کی ہے، آپ سے قتادہ، شعبہ اور اعمش روایت کرتے ہیں۔ ایاس میں ہمزہ مکسور اور یا مشدد ہے،

(۸۹۷) معاویہ بن مسلم رح

آپ کی کنیت ابو مسلم ہے، ابن عباس اور ابن عمر سے حدیث کی سماعت کی ہے، شعبہ اور ابن جریج آپ سے روایت کرتے ہیں،

(۸۹۸) مینا رح

آپ اپنے مولیٰ عبدالرحمن بن عوف اور حضرت عثمان ابن عفان اور ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں، اور عبدالرزاق کے والد آپ سے روایت کرتے ہیں اور ساتھ ضعیف کہتے ہیں۔

(۸۹۹) ابوالملیح بن اسامہ ہذلی رح

آپ کا نام عامر ہے، بصرے کے باشندے ہیں صحابہ کی جماعت سے روایت کرتے ہیں، ملیح کو میم کے زبر، لام کے زیر اور حا ساکن کے ساتھ پڑھنا چاہیئے۔

(۹۰۰) ابومودود بن ابی سلیمان مدنی رض

آپ کا نام عبدالعزیز ہے، آپ نے حضرت ابوسعید خدری کو دیکھا تھا، سائب بن یزید اور عثمان بن ضحاک سے حدیث کی سماعت کی تھی، آپ سے ابن مہدی، عقبہ اور کامل بن طلحہ روایت کرتے ہیں، محدثین آپ کو ثقہ کہتے ہیں، مہدی کے دور حکومت میں انتقال فرمایا، باب فضائل سید المرسلین میں آپ کا ذکر آتا ہے،

(۹۰۱) ابوماجد حنفی رح

بنی حنیفہ کی طرف منسوب ہیں، ابن مسعود، یحییٰ اور حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں، باب مشی بالجنازہ میں ابن مسعود کی حدیث میں آپ کا ذکر آتا ہے، ترمذی نے آپ کا نام ابوماجد کہا ہے، اور یہ بھی کہا ہے کہ میں نے بخاری سے سنا ہے کہ وہ ان کی حدیث کو

منعیف کہتے ہیں، ابن عینیہ کا قول ہے کہ ان کی بات ایسی ہے جیسے پرندہ اڑ گیا،

(۹۰۲) ابو مسلم خولانی رح

آپ کا نام عبداللہ بن ثوب ہے، آپ نے حضرت ابوبکر حضرت عمر اور حضرت معاذ کو دیکھا تھا اور ملاقات کی تھی، آپ سے جبیر بن نفیر، عروہ اور قلابہ روایت کرتے ہیں، آپ کے فضائل بہت سے منقول ہیں ۶۲ھ میں وفات پائی۔

(۹۰۳) ابو المطوس رح

آپ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، خبیب بن ابی ثابت نے آپ سے روایت کی ہے، کچھ لوگوں کا بیان ہے کہ ان دونوں کے درمیان ایک راوی عمارہ بھی ہیں اور یہ واسطہ قابل اعتماد ہے،

(۹۰۴) ابن المدینی رح

آپ کے والد کا نام عبدہ ہے، آپ کا ذکر حرف عین میں دیکھئے

(۹۰۵) ابن المثنیٰ بصری رح

آپ عمر بن عبداللہ بن مثنیٰ بن انس بن مالک انصاری کے بیٹے ہیں، اپنے والد، سلیمان تیمی اور حمید الطویل وغیرہم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ سے قتیبہ، احمد بن حنبل اور محمد بن اسمعیل بخاری نے روایت کی ہے، ہارون رشید کے زمانہ خلافت میں یہ بصرہ کے قاضی تھے، پھر تبدیل ہو کر بغداد آگئے اور حدیث کے پڑھانے کا سلسلہ شروع کر دیا۔ کچھ دن بعد بصرہ میں آگئے ۱۱۸ھ میں تولد ہوئے اور ۲۱۵ھ میں انتقال فرمایا۔

(۹۰۶) ابن ابی ملیکہ رح

آپ کا نام عبداللہ ہے، آپ کا ذکر حرف عین میں دیکھئے

(۹۰۷) المحاربی قریشی رح

آپ کا نام عبدالرحمٰن بن محمد ہے، اعمش اور یحییٰ بن سعید وغیرہ سے روایت کرتے ہیں، احمد اور علی بن حرب نے آپ سے روایت کی ہے، آپ محدثین کے نزدیک حافظ اور ثقہ تھے، ۱۹۵ھ میں انتقال فرمایا۔

فصل صحابیات کے بیان میں

(۹۰۸) حضرت ام المومنین میمونہ رض

آپ کے والد کا نام حارث ہے، ہلالیہ عامریہ ہیں۔ پہلے ان کا نام برّہ تھا مگر رسول اکرم نے بدل کر میمونہ رکھ دیا زمانہ جاہلیت میں مسعود بن عمرو ثقفی کے نکاح میں تھیں، جب انہوں نے چھوڑا تو ابو رہم نے شادی کر لی، ان کی وفات کے بعد ذیقعدہ ۷ھ میں جب حضور اکرم عمرہ کرنے تشریف لے گئے تو مکہ سے دس میل اس طرف مقام سرف میں ان سے نکاح کیا، خدا کی قدرت دیکھئے کہ بہت عرصہ کے بعد ۵۱ھ میں اسی مقام پر حضرت میمونہ نے وفات پائی۔ ابن عباس نے نماز جنازہ پڑھائی، آپ ام فضل زوجہ حضرت عباس کی بیوی اور اسماء بنت عمیس کی بہن تھیں، یہ رسول اکرم کی آخری بیوی ہیں ان کے بعد پھر کوئی نکاح آپ نے نہیں کیا، آپ سے عبداللہ ابن عباس کے علاوہ ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

(۹۰۹) حضرت ام معبد بنت خالد رض

آپ کا نام عاتکہ ہے، خزاعیہ کی عورت ہیں، اس وقت اسلام لائیں جب کہ آنحضرت ہجرت کرتے ہوئے مدینہ آرہے تھے، اور راستے میں ان کے گھر ٹھہرے تھے ایک روایت یہ بھی ہے کہ مدینہ آکر مسلمان ہوئی تھیں، آپ کی حدیث حدیث ام معبد کے نام سے مشہور ہے،

(۹۱۰) حضرت ام المنذر انصاریہ رض

آپ قیس کی بیٹی ہیں، بنو عدی سے تعلق رکھتی ہیں اس لئے عدویہ ہیں، صحابیت کا شرف رکھتی ہیں، آپ سے یعقوب بن ابی یعقوب نے ایک حدیث روایت کی ہے،

(۹۱۱) حضرت ام معبد بنت کعب انصاریہ رض

دادا کا نام مالک ہے، وہ خاتون ہیں جنہوں نے دونوں قبلوں کو استعمال کیا ہے، آپ سے آپ کے بیٹے معبد روایت کرتے ہیں۔ ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ یہ ام معبد کعب بن مالک انصاری کی زوجہ ہیں، اور یہ بھی کہتے ہیں کہ بیٹی ہیں، بخاری نے لکھا ہے کہ معبد کعب بن مالک انصاری کے بیٹے ہیں، اور اپنی ماں سے روایت کرتے ہیں،

(۹۱۲) حضرت ام مالک بہزیہ رض

آپ حجازی ہیں، صحابیت کا شرف رکھتی ہیں، حدیث بیان کی ہے، طاؤس آپ سے روایت کرتے ہیں،

فصل۔ تابعیات کے بیان میں

(۹۱۳) معاذہ بنت عبداللہ عدویہ رح

آپ حضرت علی رض اور حضرت عائشہ رض سے روایت کرتی ہیں، قتادہ وغیرہ آپ سے روایت کرتے ہیں۔ سنہ ۸۳ھ میں وفات پائی۔

(۹۱۴) مغیرہ رح

آپ کے بھائی کا نام حجاج بن حسان ہے، انس بن مالک کو دیکھا تھا اور ان سے روایت بھی کرتی ہیں، باب الترجل میں حجاج آپ کے بھائی نے آپ کی حدیث بیان کی ہے،

فصل۔ صحابہ کرام کے بیان میں

(۹۱۵) حضرت نعمان بن بشیر انصاری رض

آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے، مدینہ کے انصار میں ہجرت کے بعد سب سے پہلے یہی پیدا ہوئے، وفات حضور کے وقت ۸ سال ۷ ماہ کی عمر تھی، باپ بیٹے دونوں صحابی ہیں، کوفہ کی سکونت اختیار کر لی تھی، معاویہ کے عہد میں کوفہ کے گورنر تھے، پھر حمص کے گورنر بنائے گئے۔ آپ نے عبداللہ بن زبیر کی خلافت کے لئے لوگوں کو ہموار کرنا شروع کر دیا مگر اہل حمص نے ڈھونڈ کر سنہ ۶۴ھ میں قتل کر دیا۔ ان سے ایک جماعت جس میں بیٹے محمد اور شعبی بھی شامل ہیں روایت کرتے ہیں۔

(۹۱۶) حضرت نعمان بن عمرو مزنی رض

دادا کا نام مقرن ہے، نعمان موصوف اپنا واقعہ بیان کرتے تھے کہ ہم چار سو آدمی قبیلہ مزینہ کے خدمت رسول میں حاضر ہوتے تھے، پہلے بصرہ میں قیام کیا پھر کوفہ میں رہ گئے، حضرت عمر نے آپ کو نہاوند کا حاکم مقرر کیا تھا، سنہ ۲۱ھ میں نہاوند فتح کر کے اسی دن شہید ہوئے، آپ سے معقل بن یسار اور محمد بن سیرین روایت کرتے ہیں، مقرن کو میم کے پیش قاف کے زیر اور راء مکسور مشدد کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔

(۹۱۷) حضرت نعیم بن مسعود اشجعی رض

آپ جنگ خندق کے دن ہجرت کر کے خدمت رسول میں آئے اور مسلمان ہوئے، آپ ہی نے بنی قریظہ اور ابوسفیان بن حرب کے درمیان اختلافات پیدا کر دیئے تھے، اسوقت ابوسفیان کفار مکہ کی فوجوں کے سردار تھے، آپ نے اپنی کوشش سے مشرکین کو ناکام واپس ہونے پر مجبور کیا تھا، آپ کی یہ کوشش بہت مشہور ہے۔ مدینہ میں مقیم ہو گئے تھے، مسلمہ آپ کے بیٹے آپ سے روایت کرتے ہیں، عہد عثمانی میں وفات پائی، ایک روایت یہ بھی ہے کہ واقعہ جمل میں حضرت علی کے آنے سے قبل ہی قتل کئے گئے۔

(۹۱۸) حضرت نعیم بن ہمار غطفانی رض

قبیلہ غطفان سے تعلق رکھتے ہیں، ابو ادریس خولانی نے

آپ سے روایت کی ہے، ہمار کو میم کے زبر اور راء کی تشدید سے پڑھنا چاہیئے۔

(۹۱۹) حضرت نعیم بن عبد اللہ قرشیؓ

آپ نحام کے نام سے مشہور رہیں، بعض نے کہا ہے کہ نعیم بن نحام بن عبد اللہ نام ہے، حضرت عمرؓ سے پہلے مکہ میں مسلمان ہوئے تھے، اپنے اسلام کو چھپائے ہوئے رکھا تھا، چونکہ قوم کے غریبوں، یتیموں اور بیواؤں سے اچھا سلوک کرتے تھے اس لئے انہوں نے کہدیا تھا کہ جو دین تمکو اچھا لگے اسے اختیار کرو۔ مگر ہجرت مت کرنا ۶ھ میں صلح حدیبیہ کے وقت ہجرت کی اور پھر جنگ اجنادین میں عہد خلافت صدیقی کے آخری ایام میں درجہ شہادت حاصل کیا، آپ سے نافع اور محمد بن ابراہیم روایت کرتے ہیں، نحام میں نون مفتوح اور حاء مشدد ہے، اجنادین میں الف کا زبر پڑھنا چاہیئے

(۹۲۰) حضرت ناجیہ بن جندبؓ

اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں، رسول اکرمؐ کے اونٹ کے نگہبان تھے، ان کا اصل نام ذکوان کو تھا مگر حضورؐ نے ناجیہ رکھدیا کیونکہ آپ نے قریش سے نجات پائی تھی، کچھ لوگ آپ کو ناجیہ بن عمر کہتے ہیں، آپ وہی ہیں جو حدیبیہ کے کنوئیں میں حضور کا تیر لیکر اُترے تھے، عروہ بن زبیر نے آپ سے روایت کی ہے، امیر معاویہ کے زمانہ میں بمقام مدینہ طیبہ انتقال فرمایا۔

(۹۲۱) حضرت نبیشہ بن خیر ہذلیؓ

بنی ہذیل سے تعلق رکھتے ہیں، اہل بصرہ سے شمار ہوتے ہیں، ابو الملیح اور قلابہ نے آپ سے روایت کی ہے آپ کی حدیث بصرہ والوں میں پائی جاتی ہے،

(۹۲۲) حضرت نوفل بن معاویہ دیلیؓ

مشہور ہے کہ ۶۰ برس آپ کی عمر کے زمانہ جاہلیت میں اور ۶۰ برس زمانہ اسلام میں گذرے، بعض نے کہا ہے کہ کل سَو برس کی عمر ہوئی تھی، فتح مکہ سے شرکت جنگ کی ابتداء ہوتی ہے، مگر مسلمان اس سے پہلے ہو گئے تھے، اہل حجاز میں شمار ہوتے ہیں، مدینہ میں یزید بن معاویہ کے دور میں انتقال فرمایا۔ دیلی دال کی زیر سے ہے، کچھ لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے۔

(۹۲۳) حضرت نواس بن سمعان کلابیؓ

آپ شام کے رہنے والے ہیں، وہیں کے لوگوں میں شمار ہوتا ہے، جبیر بن نفیر اور ابو ادریس خولانی نے آپ روایت کی ہے، سمعان سین کی زبر یا زیر سے ہے،

(۹۲۴) حضرت نفیع بن حارث ثقفیؓ

آپ کی کنیت ابوبکرہ ہے، حرف باء میں آپ کا ذکر ہوچکا ہے

(۹۲۵) حضرت نافع بن عتبہؓ

دادا کا نام ابی وقاص زہری ہے، آپ سعد بن ابی وقاص کے بھتیجے ہیں، فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے، اہل کوفہ میں شمار ہوتا ہے، جابر بن سمرہ نے روایت کی ہے

(۹۲۶) حضرت ابو نجیحؓ

آپ کا نام عمرو بن عتبہ ہے، حرف عین میں ان کا تذکرہ ہوچکا ہے،

فصل تابعین کرام کے بیان میں

(۹۲۷) نافع بن ہرمز دیلمیؒ

آپ دیلم کے رہنے والے اور عبد اللہ بن عمر کے آزاد کردہ ہیں۔ ابن عمر اور ابو سعید سے حدیث کی سماعت فرمائی امام مالک آپ سے روایت کرتے ہیں، جلیل القدر عالم ہیں آپ کی حدیث مستند.. ومقبول ہے، ابن عمر کی احادیث کے آپ خاص طور پر محافظ ہیں امام مالک کہتے ہیں کہ ابن عمر کی حدیث نافع سے سنکر پھر کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں رہ جاتی ہے، آپ نے ۱۱۷ھ میں انتقال فرمایا ہرمز کو

سین کے زبر اور جیم کے زیر کے ساتھ ہے ؛

(۹۲۸) نافع بن جبیر قرشیؒ

اہل حجاز سے ہیں، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، آپ سے امام زہری نے حدیث نقل کی ہے ؛

(۹۲۹) نافع بن غالب خیاطؒ

باہلی ہیں اور بصرہ کے باشندے ہیں، اور وہیں کے تابعین میں شمار ہوتے ہیں، انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں، آپ سے عبد الوارث نے روایت کی ہے ،

(۹۳۰) نبیہہ بن وہب کعبیؒ

آپ حجازی ہیں، ابان بن عثمان اور کعب کے آزاد کردہ سعید بن العاص سے روایت کرتے ہیں، آپ سے نافع روایت کرتے ہیں، نبیہہ کو نون کے پیش بار کے زبر اور ہا کے سکون کے ساتھ پڑھنا چاہیئے۔

(۹۳۱) نضر بن شمیل مازنیؒ

آپ کی کنیت ابوالحسن ہے، مرو میں سکونت پذیر تھے، ۲۰۳ھ میں انتقال فرمایا۔ بہت سے لوگ آپ سے روایت کرتے ہیں، نضر موصوف لغت، نحو اور جملہ فنون کے ماہر تھے شمیل کو شین سے پڑھنا چاہیئے۔

(۹۳۲) ناصح بن عبد اللہ محلمیؒ

آپ کا ذکر باب الشفقۃ والرحمۃ میں آتا ہے، سماک اور یحیٰی بن کثیر سے روایت کرتے ہیں، یحیٰی بن یعلی اور اسحٰق سلمی اسلونی نے آپ سے روایت کی ہے، بڑے نیک مزاج واقع ہوئے تھے، محدثین آپ کو ضعیف الحدیث کہتے ہیں،

(۹۳۳) نفیلیؒ

آپ کا نام ابو عبد اللہ محمد بن علی بن نفیل ہے، حافظ حدیث ہیں، امام مالک آپ سے روایت کرتے ہیں، ابوداؤد نے آپ سے روایت کی ہے، اور کہا ہے کہ میں نے آپ سے زیادہ حافظ کسی کو نہیں دیکھا، احمد بن حنبل آپ کی بہت تعظیم وتکریم کرتے تھے، گویا آپ دین کے ایک رکن تھے، ۲۳۴ھ میں انتقال فرمایا۔

(۹۳۴) نجاشی حبشیؒ

حبش کے بادشاہ تھے، حضور اکرم پر غائبانہ ایمان لائے تھے، فتح مکہ سے پہلے انتقال فرمایا، جب رسول اکرم کو خبر ہوئی تو آپ نے مدینہ میں جنازہ کی نماز پڑھی، نجاشی نے اگرچہ رسول اکرم کو نہیں دیکھا تھا مگر ابن مندہ نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے، لیکن صحابی کا اطلاق اسی پر کرسکتے ہیں جس نے حضور کی صحبت اٹھائی ہو، باب صلوۃ الجنازہ میں ان کا ذکر آتا ہے،

(۹۳۵) ابوالنضر سالم بن امیہ قرشیؒ

آپ عمر بن عبید قرشی کے آزاد کردہ ہیں، تابعین میں نامور ہیں، امام مالک، ثوری اور ابن عیینہ آپ سے روایت کرتے ہیں، نضر کو نون کے زبر اور ضاد کے سکون سے پڑھنا چاہیئے۔

(۹۳۶) ابونضرہ منذر بن مالک عبدیؒ

آپ نے ابن عمر، ابوسعید اور ابن عباس سے حدیث کی سماعت فرمائی، ابراہیم تیمی، قتادہ اور سعید بن یزید آپ سے روایت کرتے ہیں، اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں، اور حسن بصری سے کچھ دن قبل آپ کا انتقال ہوا۔

(۹۳۷) ابو النواحہ

یہ وہی شخص ہے جس کا ذکر باب الامان میں آتا ہے، اور جو اپنے دوست ابن اثال کے ہمراہ مسیلمہ کذاب کی طرف سے خدمت رسول میں آیا تھا، لیکن مسیلمہ کے قتل کے بعد یہ مسلمانوں میں اس طرح گھل مل گیا کہ مسلمان اس کو مسلمان ہی سمجھتے رہے، آخر عہد فاروقی میں یمن کی امداد کے ساتھ کوفہ روانہ کردیا گیا، یہ شخص بنی حنفیہ کا سردار مانا جاتا تھا، حارثہ بن مضرب نے اس پر اور اس کے ساتھیوں پر گواہی دی تھی کہ یہ اس گاؤں کی مسجد میں جس میں مسیلمہ کذاب

رہتا تھا اور جس جگہ وہ وحی کے اترنے کا دعویٰ کرتا تھا، صبح کی نماز کے بعد لوگوں کو مسیلمہ کی نبوت کے غلط عقائد لوگوں کو سکھاتا تھا، اسی زمانہ میں عبداللہ بن مسعود کوفہ کے لوگوں کی تعلیم کے لئے مقرر ہوئے تاکہ ابو موسیٰ کو تقویت حاصل ہو، جب یہ بدکردار گروہ عبداللہ بن مسعود کے سامنے پیش ہوا تو آپ نے سب کی توبہ قبول کر لی اور ملک شام کی طرف چلے جانے کا حکم دیدیا، مگر ابو النواح کی توبہ قبول نہیں کی اور قرظہ بن کعب سے فرمایا کہ بازار میں لے جا کر قتل کر دو، چنانچہ یہ زندیق سر بازار قتل کیا گیا۔

(حرف الواؤ)

فصل صحابہ کرام کے بیان میں

(۹۳۸) حضرت واثلہ بن اسقع لیثیؓ

آپ اس وقت ایمان لائے جب کہ ذات رسالت مآب جنگ تبوک کی تیاریاں فرمارہے تھے، آپ تین سال خدمت رسول میں رہے اور اہل صفہ میں شمار ہوتے ہیں، کچھ دن شام میں قیام کیا، پھر دمشق کے قریب نو میل کے فاصلہ پر اپنے گاؤں بلاط گئے پھر بیت المقدس میں رہنے لگے، سو برس کی عمر میں یہیں انتقال فرمایا۔ بہت سے لوگ آپ سے روایت کرتے ہیں۔ اسقع کو الف اور قاف کی زبر سے پڑھنا چاہیئے۔

(۹۳۹) حضرت وہب ابن عمیر جمحیؓ

دادا کا نام وہب ہے، ابن عمیر جنگ بدر میں کفار کے ہمراہ لڑنے کو آئے تھے مگر مسلمانوں نے قید کر کے مدینہ میں حضور کے سامنے پیش کر دیا۔ ان کے والد کو خبر ہوئی تو مدینہ آئے اور مسلمان ہو گئے، حضور نے باپ کی وجہ سے بیٹے کو چھوڑ دیا۔ پھر یہ بھی ایمان لے آئے، بڑے باوقار اور صاحب قدر شخص تھے، رسول اکرم نے آپ کو فتح مکہ کے موقع پر صفوان بن امیہ کے پاس بھیجا تھا تاکہ اس کو اسلام کی دعوت دیں، آپ نے ملک شام میں وقت جہاد انتقال فرمایا۔

(۹۴۰) حضرت وابصہ بن معبد اوسیؓ

پہلے کوفہ میں سکونت اختیار کی، پھر جزیرہ میں رہنے لگے، بمقام رقہ میں انتقال فرمایا۔ زیاد بن ابی الجعدہ آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(۹۴۱) حضرت وائل بن حجر حضرمیؓ

آپ کے والد حضر موت کے بادشاہ تھے، جب یہ خدمت رسول میں آئے ہیں تو حضور نے پہلے سے اپنے اصحاب کو بتا دیا تھا، کہ یہ آرہے ہیں، اور اللہ و رسول کی محبت ان کو لارہی ہے، جب حاضر خدمت ہوئے تو آپ نے اپنی چادر ان کے واسطے بچھادی، اور مرحبا کہہ کر بٹھایا، اور ان کی اولاد کے حق میں دعائے خیر فرمائی۔ اور پھر شاہان حضر موت پر سردار بنا کر روانہ فرمایا۔ وائل موصوف سے ان کے بیٹے علقمہ اور عبدالجبار وغیرہ روایت کرتے ہیں، حجر حاء کی پیش کے ساتھ ہے

(۹۴۲) حضرت وحشی بن حرب حبشیؓ

یہ جبیر بن مطعم کے آزاد کردہ اور مکہ کے حبشیوں میں سے ہیں، یہ وہی ہیں جنہوں نے جنگ احد میں رسول اکرم کے چچا حضرت حمزہ کو شہید کیا تھا، طائف کی جنگ کے بعد مسلمان ہوئے، پھر جنگ یمامہ میں شریک ہوتے اور مسیلمہ کذاب کو قتل کیا، یہ کہتے تھے کہ میں نے زمانہ کفر میں خیر الناس اور زمانہ اسلام میں شر الناس کو قتل کیا ہے، ملک شام میں سکونت پذیر ہو گئے، پھر حمص میں انتقال فرمایا۔ آپ کے بیٹے اسحاق اور حرب نے آپ سے روایت کی ہے، (رسول اکرم آپ کو اپنے سامنے سے ہٹا دیا کرتے تھے) قاری احمد

(۹۴۳) حضرت ولید بن عقبہ قرشی رضؓ

آپ کی کنیت ابو وہب ہے، حضرت عثمان بن عفان کے ماں شریک بھائی ہیں، فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے عمر حد بلوغت کو پہونچ چکی تھی، حضرت عثمان نے کوفہ کا گورنر مقرر کیا تھا، قریش کے بہادر اور نامور شعراء میں شمار ہوتے تھے، ابو موسیٰ ہمدانی وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے، مقام رقہ میں انتقال فرمایا۔

(۹۴۴) حضرت ولید بن ولید مخزومی رضؓ

خالد بن ولید کے بھائی ہیں، جنگ بدر میں کفار کے ساتھ تھے، مسلمانوں نے قید کر لیا، خالد بن ولید اور ہشام نے فدیہ ادا کر کے چھڑایا، یہ چھوٹتے ہی مسلمان ہو گئے۔ کسی نے کہا کہ فدیہ دینے سے پہلے مسلمان کیوں نہیں ہو گئے تو کہنے لگے کہ ایسا اس لئے نہیں کیا کہ لوگ کہیں گے کہ میں جان کے یا مال کے خوف سے مسلمان ہوا ہوں پھر یہ مکہ گئے تو کافروں نے قید میں ڈال دیا، حضور ان کے لئے قنوت میں دعا فرمایا کرتے تھے، آخر اس کی برکت سے تھوڑے دن بعد قید سے چھوٹ کر حاضر خدمت ہو گئے۔ پھر حضور کے ساتھ عمرۃ القضا میں شریک ہوئے، عبد اللہ بن عمر اور ابو ہریرہ آپ سے روایت کرتے ہیں۔

(۹۴۵) ورقہ بن نوفل

ام المومنین حضرت خدیجہ کے چچازاد بھائی تھے، جاہلیت میں عیسائی ہو گئے تھے، انجیل کے عالم تھے، آپ بہت بوڑھے اور آخر میں نابینا ہو گئے تھے،

(۹۴۶) حضرت ابو واقد حارث بن عوف لیثی رضؓ

آپ قدیم الاسلام ہیں، اہل مدینہ میں شمار ہوتا ہے، مکہ میں ایک سال مقیم رہے پھر ۶۸ھ میں ۷۵ برس کی عمر میں انتقال فرمایا۔ فخ میں سپرد خاک کئے گئے۔

(۹۴۷) حضرت ابو وہب جشمی رض

نام اور کنیت ایک ہے، صحابیت کا شرف رکھتے ہیں، جشمی میں جیم پر پیش اور شین پر زبر ہے،

فصل تابعین کرام کے بیان میں

(۹۴۸) وہب بن منبہ صنعانی رحؒ

آپ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے، صنعاء کے رہنے والے اور ایرانی نسل سے تعلق رکھتے ہیں، آپ نے جابر ابن عبد اللہ اور ابن عباس سے حدیث کی سماعت فرمائی تھی ۱۱۴ھ میں آپ نے وفات پائی، منبہ میں میم پر پیش نون پر زبر، اور با مشدد ہے،

(۹۴۹) وبرہ بن عبد الرحمٰن حارثی رحؒ

آپ کی کنیت ابو خزیمہ ہے، ابن عمر اور سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں، ایک گروہ آپ سے بھی روایت کرتا ہے، وبرہ میں واؤ پر زبر ہے،

(۹۵۰) وکیع بن جرّاح کوفی رحؒ

اصل میں آپ نیشاپور کے کسی قصبہ کے باشندے تھے، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ قیس عیلان سے تعلق رکھتے ہیں، آپ ہشام بن عروہ، امام اوزاعی اور ثوری سے روایت کرتے ہیں، عبد اللہ بن مبارک، امام حنبل، یحییٰ بن معین اور علی بن مدینی اور بہت سے لوگ آپ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے بغداد میں حدیث بیان فرمائی، ان مشائخ میں شمار ہوتے ہیں جن کی حدیث عام اور مفتی بہ ہے، امام ابو حنیفہ کے قول پر فتویٰ دیا کرتے تھے آپ نے امام ابو حنیفہ سے بہت سی احادیث سنی تھیں آپ ۱۲۹ھ میں پیدا ہوئے، اور ۱۹۷ھ میں عاشورہ کے دن

مکہ سے آتے ہوئے راستہ میں انتقال فرمایا مقام فید میں دفن ہوئے ۔

(۹۵۱) وحشی بن حرب

آپ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، صدقہ بن خالد نے آپ سے روایت کی ہے، یہ شامیوں میں شمار کئے جاتے ہیں،

(۹۵۲) ابو وائل کوفی رح

آپ کا نام شقیق بن سلمہ ہے، زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں دیکھے مگر رسول اکرم کو دیکھ نہیں سکے، نہ حدیث سن سکے، خود کہتے ہیں کہ بعثت سے قبل میری عمر دس برس کی تھی، اور میں خاندان والوں کی بکریاں جنگل میں چراتا تھا،

آپ صحابہ کی ایک بڑی جماعت سے جس میں حضرت عمر اور ابن مسعود بھی شامل ہیں، روایت کرتے ہیں ابن مسعود کے خاص شاگرد تھے، ان سے بہت سی احادیث نقل کی ہیں، بڑے معتمد اور کثیر الحدیث اور صاحب ثقہ ہیں، حجاج بن یوسف کے دور میں انتقال فرمایا،

(۹۵۳) ولید بن عقبہ

دادا کا نام ربیعہ تھا، مکہ کا بہت سخت کافر تھا، غزوہ بدر میں مسلمانوں نے قتل کیا ۔

(حرف الہاء)

فصل صحابہ کرام کے بیان میں

(۹۵۴) حضرت ہشام بن حکیم قرشی رض

فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے، صحابہ میں جلیل القدر تھے، اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر ان کا مشغلہ تھا، عمر بن خطاب اور ایک گروہ آپ سے روایت کرتا ہے، یہ اپنے والد کے سامنے فوت ہو گئے، والد ۵۴ھ میں فوت ہوئے

(۹۵۵) حضرت ہشام بن عاص رض

قدیم الاسلام ہیں، عمرو بن العاص کے بھائی ہیں، مکہ میں مسلمان ہوئے، حبشہ کو ہجرت فرمائی، رسول اکرم نے جب ہجرت فرمائی تو یہ واپس مکہ آگئے مگر ان کے والد وغیرہ نے ان کو قید کر دیا، غزوۂ خندق کے وقت قید سے رہا ہو کر مدینہ آگئے، آپ بڑے نیک اور فضلائے صحابہ میں شمار ہوتے ہیں، آپ کے بھتیجے عبد اللہ نے آپ سے روایت کی ہے، جنگ یرموک میں شہادت پائی ۔

(۹۵۶) ہشام بن عامر انصاری رض

آپ نے بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی، اور اسی جگہ انتقال فرمایا، لہذا اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں اور انہیں میں ان کی حدیث پائی جاتی ہے، آپ کے بیٹے سعد اور حضرت حسن بصری آپ سے روایت کرتے ہیں

(۹۵۷) حضرت ہلال بن امیہ انصاری رض

یہ بھی غزوہ تبوک سے رہ گئے تھے، خدا نے ان کی بھی توبہ قبول فرمائی، آپ بدر میں شریک ہوئے تھے، آپ وہ ہیں جنہوں نے اپنی بیوی پر شریک کے ساتھ زنا کا اتہام لگایا تھا، چنانچہ لعان میں آپ کا ذکر ملتا ہے، آپ سے جابر اور ابن عباس روایت کرتے ہیں،

(۹۵۸) حضرت ہزال بن ذباب اسلمی رض

آپ کی کنیت ابو نعیم ہے، روایت کرنے والوں میں بیٹے نعیم اور ابن منکدر کے نام ملتے ہیں، آپ کا ذکر ماعز کی حدیث رجم کے سلسلہ میں آتا ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابن منکدر نے خود روایت نہیں کی بلکہ بیٹے نعیم کے واسطے سے کی ہے،

(۹۵۹) حضرت ابو ہریرہ رض

آپ کے نام میں بڑا اختلاف ہے، کہتے ہیں کہ زمانہ

جاہلیت میں عبد شمس یا عبد عمرو نام تھا، مسلمان ہونے پر
عبد اللہ یا عبد الرحمن رکھا گیا، ابو احمد حاکم کا بیان ہے کہ
میرے نزدیک صحیح یہ ہے کہ آپ کا نام عبد الرحمن بن صخر
تھا، مگر کنیت اتنی مشہور ہو گئی ہے کہ اس نے نام کی جگہ
لے لی ہے، غزوہ خیبر کے سال اسلام لائے، پھر حضور
اکرم کے ساتھ شریک غزوات ہوئے، پھر مستقل خدمت
رسول میں رہنے لگے، علم کے شوق میں برابر حاضر خدمت
رہے، صرف روکھا کھانے پر قناعت کرتے، جہاں حضور
تشریف لے جاتے یہ بھی ہمراہ رہتے، صحابہ میں سب
سے زیادہ قوی الحافظہ تھے، حضور کی صحبت کی برکت
نے ان کو اتنا اعلم بنا دیا تھا کہ ہر بات مستحضر رہتی تھی، جو
دوسرے بھول جاتے تھے وہ آپ کو یاد رہتا تھا، ایک
مرتبہ فرمایا۔ اے اللہ کے رسول میں آپ سے بہت سی
باتیں سنتا ہوں مگر مجھے وہ یاد نہیں رہتی ہیں، سرور
عالم نے ارشاد فرمایا، ابو ہریرہ! اپنی چادر بچھاؤ عہ، میں
نے چادر بچھادی تو آپ نے بہت سی احادیث بیان فرمائیں،
چنانچہ مجھے وہ سب کچھ یاد ہو گیا جو آپ نے فرمایا۔ امام بخاری
کا بیان ہے کہ ابو ہریرہ کی کثرت روایات کا اندازہ اس
بات سے کیا جا سکتا ہے کہ آپ آٹھ سو سے زائد حضرات
سے احادیث کی روایت نقل کرتے ہیں، جس میں جلیل
القدر صحابہ جیسے ابن عمر، ابن عباس، جابر اور انس کے
علاوہ بہت سے تابعین شامل ہیں، آپ نے ۷۸ برس
کی عمر میں ۵۷ھ یا ۵۸ھ یا ۵۹ھ میں انتقال فرمایا، آپ
اپنے ساتھ ہر وقت ایک بلی رکھا کرتے تھے جس کی
وجہ سے ابو ہریرہ ان کا لقب پڑ گیا۔

(۹۶۰) حضرت ابو الہیثم مالک بن تیہانؓ

آپ کا تذکرہ حرف میم میں گزر چکا ہے،
(وہاں دیکھئے)

(۹۶۱) حضرت ابو الہاشم شیبہ قرشیؓ

دادا کا نام عتبہ بن ربیعہ ہے، آپ کے
نام کے متعلق ایک قول ہے کہ ہشام تھا
بعض نے کہا کہ نام ہی کنیت ہے، اور یہی
زیادہ مشہور ہے، یہ معاویہ بن سفیان
کے ماموں ہیں، فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے،
شام میں سکونت پذیر ہوئے، آپ نے
خلافت عثمانی میں وفات پائی۔ بڑے
بہادر اور فاضل صحابی تھے، آپ سے حضرت
ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں۔

فصل تابعین کرام کے بیان میں

(۹۶۲) ابو ہند یسار حجامؒ

پچھنے لگانے کا کام کرتے تھے، رسول اکرم کے بھی آپ
نے پچھنے لگائے تھے، آپ بنو بیاضہ کے آزاد کردہ تھے،
ابن عباس، ابو ہریرہ، اور جابر سے روایت کرتے ہیں۔

(۹۶۳) ہشام بن عروہ قرشیؒ

آپ کی کنیت ابو منذر ہے، مدینہ کے مشہور تابعی ہیں،
بشمار احادیث روایت کرتے ہیں، اکابر علماء اور جلیل القدر
تابعین میں شمار ہوتے ہیں، آپ نے عبد اللہ بن زبیر اور
ابن عمر سے حدیث کی سماعت فرمائی تھی، بہت سے لوگ
روایت کرتے ہیں جس میں ثوری، مالک ابن انس اور ابن عیینہ
وغیرہ پائے جاتے ہیں، خلیفہ منصور کے عہد میں بغداد تشریف
لائے تھے، کہتے ہیں کہ ۶۱ھ میں ولادت ہوئی اور ۱۴۶ھ
میں انتقال فرمایا۔

عہ بخاری جلد اول باب حفظ العلم میں اس کی تفصیل یہ ہے کہ رسول اکرم نے چادر کو دونوں ہاتھوں سے سمیٹ لیا تھا۔ احمد

(۹۶۴) **ہشام بن زید انصاری رح**

آپ انس بن مالک کے پوتے ہیں، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، آپ سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے، اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں۔

(۹۶۵) **ہشام بن حسّان قردوسی رح**

آپ قبیلہ قردوسی کے آزاد کردہ ہیں، بعض کہتے ہیں کہ اس قبیلہ میں رہتے تھے، یہی وہ ہیں جنہوں نے کہا تھا کہ جن لوگوں کے ہاتھ پیر باندھ کر حجاج نے قتل کرایا ہے ان کی تعداد اگر شمار کی جاتے تو ایک لاکھ بیس ہزار ہوتے ہیں، آپ نے حضرت حسن، عکرمہ اور عطاء سے حدیث کی سماعت فرمائی، آپ سے حماد بن زید اور فضیل بن عیاض روایت کرتے ہیں، آپ نے سنہ ۱۴۸ھ میں وفات پائی، قردوسی کو قاف کے پیش اور دال کے پیش سے پڑھنا چاہیے۔

(۹۶۶) **ہشام بن عمّار دمشقی رح**

آپ کی کنیت ابو الولید ہے، دمشق کے خطیب تھے مالک اور یحییٰ بن حمزہ سے حدیث کی سماعت کی، آپ سے بخاری، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ اور نسائی، محمد بن خزیم اور باغندی روایت کرتے ہیں، آپ نے ۹۲ برس کی عمر میں سنہ ۲۴۵ھ میں وفات پائی۔

(۹۶۷) **ہشام بن زیاد قرشی رح**

آپ کی کنیت ابو المقدام ہے، حسن سے روایت کرتے ہیں، آپ سے شیبان بن فرّاخ اور قواریری نے روایت کی ہے، محدثین نے آپ کو ضعیف الحدیث کہا ہے،

(۹۶۸) **ہشیم بن بشیر واسطی رح**

آپ نے ائمہ حدیث یعنی عمرو بن دینار، یونس بن عبید اور ابو ایوب سختیانی اور زہری وغیرہ سے حدیث کی سماعت فرمائی ہے، آپ سے مالک، ثوری، شعبہ، ابن مبارک اور دیگر حضرات روایت کرتے ہیں، سنہ ۱۰۴ھ میں تولد ہوئے اور سنہ ۱۸۳ھ میں انتقال فرمایا۔

---

(۹۶۹) **ہلال بن علی بن اسامہ رح**

اپنے دادا ہلال بن ابی میمونہ فہری کی طرف منسوب ہیں، حضرت انس اور عطاء، ابن یسار سے روایت کرتے ہیں، مالک بن انس نے آپ سے روایت کی ہے،

(۹۷۰) **ہلال بن عامر مزنی رح**

آپ اہل کوفہ میں شمار ہوتے ہیں، اپنے والد اور رافع مزنی سے حدیث کی سماعت فرمائی، آپ سے یعلی وغیرہ روایت کرتے ہیں،

(۹۷۱) **ہلال بن یساف رح**

آپ اشجع کے آزاد کردہ ہیں، حضرت علیؓ کا زمانہ پایا تھا سلمہ بن قیس اور ابو مسعود انصاری سے روایت کرتے ہیں ایک جماعت آپ سے روایت کرتی ہے،

(۹۷۲) **ہلال بن عبد اللہ باہلی رح**

آپ کی کنیت ابو ہاشم ہے، ابو اسحاق سے روایت کرتے ہیں، عفان اور مسلم نے آپ سے روایت کی ہے بخاری نے ہلال موصوف کو منکر الحدیث کہا ہے،

(۹۷۳) **ہلال بن حارث نخعی رح**

آپ ابن مسعود اور حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں، آپ سے ابراہیم نخعی نے روایت کی ہے،

(۹۷۴) **ہود بن عبد اللہ ابن سعد عصری رح**

آپ نے اپنے دادا مزیدہ اور سعید بن وہب سے روایت کی ہے، اور طالب بن حجر آپ سے روایت کرتے ہیں، اول الذکر دونوں حضرات صحابی ہیں،

(۹۷۵) **ہبیرہ بن مریم رح**

آپ حضرت علی اور ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں، ابو اسحاق اور ابو فاختہ نے آپ سے روایت کی ہے نسائی کہتے ہیں کہ ضعیف الحدیث ہیں، بعض نے ثقہ کہا ہے، سنہ ۶۶ھ میں فوت ہوئے،

(۹۷۶) ہنویل بن شرحبیل ازدی رح

کوفہ کے باشندے اور نابینا تھے، عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں، بہت لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے

(۹۷۷) ابوالہیاج حیان اسدی رح

دادا کا نام حصین ہے، عمار بن یاسر کے کاتب تھے، احمد کہتے ہیں کہ منصور بن حیان کے والد آپ ہی ہیں، بڑے نامور تابعی ہیں، ان کی حدیث معتبر ہے، حضرت علی اور عمار سے روایت کرتے ہیں، شعبی اور ابو وائل آپ سے روایت کرتے ہیں، ہیاج کو ہا، کی زبر اور یا، کی تشدید سے پڑھنا چاہیئے۔

فصل صحابیات کے بیان میں

(۹۷۸) ہند بنت عتبہ بن ربیعہ رض

ابوسفیان کی بیوی اور معاویہ کی ماں ہیں، فتح مکہ کے دن خاوند کے ساتھ مسلمان ہوئیں، حضور نے دونوں کے نکاح کو باقی رکھا، یہ بڑی فصیحہ اور عاقلہ تھیں، جب انہوں نے حضور کی بیعت کی تو حضور نے سب عورتوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ اے عورتو۔ خدا کے ساتھ تم کسی کو شریک مت کرنا اور چوری مت کرنا، چنانچہ ہند زوجہ ابوسفیان بولیں یا رسول اللہ ابوسفیان مجھ کو خرچ بہت کم دیتا ہے، حضور نے فرمایا ضرورت کے موافق لے لیا کرو جو تمہیں اور اولاد کو کافی ہو، پھر حضور نے فرمایا۔ اے عورتو تم زنا مت کرنا۔ یہ بولیں یا رسول اللہ کیا آزاد عورتیں بھی زنا کرتی ہیں، آپ نے فرمایا ہاں، پھر فرمایا اولاد کو قتل مت کرنا، یہ بولیں، آپ نے اولاد کو چھوڑا ہی کب ہے چھوٹے چھوٹے ہم نے پالے، جب بڑے ہوئے تو آپ نے بدر میں قتل کر دیا۔ عہد فاروقی میں ہند نے اس دن وفات پائی جس دن ابوقحافہ حضرت ابوبکر کے والد فوت ہوئے۔ حضرت عائشہ ان سے روایت کرتی ہیں،

(۹۷۹) حضرت ام ہانی رض

آپ کا نام فاختہ ہے، ابوطالب کی بیٹی ہیں، اور حضرت علی کی بہن ہیں، نبوت سے قبل حضور نے اور ہبیرہ بن ابی وہب نے انکو نکاح کا پیغام دیا تھا، چنانچہ ہبیرہ سے شادی ہو گئی مگر بعد میں یہ سلام لے آئیں اس لئے نکاح باقی نہیں رہا، اس کے بعد حضور نے پھر پیام دیا، تو کہنے لگیں خدا گواہ ہے میں تو پہلے سے چاہتی تھی مگر اب تو میں بچوں والی ہوں، رسول اکرم خاموش ہو گئے، آپ سے حضرت علی اور عباس کے علاوہ بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے،

(۹۸۰) حضرت ام ہشام رض

آپ حارثہ بن نعمان کی صاحبزادی ہیں، صحابیت کا شرف حاصل ہے، ایک جماعت نے روایت کی ہے،

(حرف الیاء) فصل صحابہ کرام کے بیان میں

(۹۸۱) حضرت یزید بن اسود سوائی رض

آپ اہل طائف میں شمار ہوتے ہیں، حدیث اہل کوفہ میں ہے، بیٹے جابر روایت کرتے ہیں، سُوائی میں سین کا پیش ہے،

(۹۸۲) حضرت یزید بن عامر سوائی رض

آپ حجازی ہیں، غزوۂ حنین میں مشرکین کے ساتھ شریک تھے، اس کے بعد مسلمان ہو گئے۔ سائب بن یزید روایت کرتے ہیں۔

(۹۸۳) حضرت یزید بن شیبان ازدی رضؓ

صرف ایک حدیث ابن مربع سے بیان کرتے ہیں، آپ سے عمرو بن عبداللہ بن صفوان نے حج کے بیان میں حدیث روایت کی ہے،

(۹۸۴) حضرت یزید بن نعامہ ضبی رضؓ

آپ بھی حنین میں مشرکوں کے ساتھ شریک تھے، پھر مسلمان ہو گئے، سعید بن سلمان نے آپ سے روایت کی ہے، ترمذی نے کہا ہے کہ رسول اکرم سے ان کی سماعت ثابت و مشہور نہیں ہے، نعامہ نون اور عین دونوں پر زبر ہے

(۹۸۵) حضرت یحییٰ بن اسید انصاری رضؓ

دادا کا نام حضیر ہے، حضور کے سامنے پیدا ہوئے تھے اور ان کے والد کی کنیت ابو یحییٰ ہے، آپ کا ذکر فصل القراۃ والقاری میں آتا ہے، ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ یہ حضور کے زمانہ میں اتنے بڑے تھے کہ کسی بات کو یاد رکھ سکتے تھے، مگر مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے کوئی روایت کی ہے،

(۹۸۶) حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رضؓ

آپ کی کنیت ابو یعقوب ہے، بنی اسرائیل سے حضرت یوسف بن یعقوب کی اولاد سے ہیں، جب پیدا ہوئے تو رسول اکرم کی خدمت میں لائے گئے، آپ نے گود میں بٹھا کر سر پر ہاتھ پھیرا۔ یوسف نام رکھا۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ یوسف نے حضور کو دیکھا مگر روایت نہیں کی۔ اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔

(۹۸۷) حضرت یعلیٰ بن امیہ تمیمی حنظلی رضؓ

فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے پھر طائف، حنین اور تبوک میں شریک ہوئے، اہل حجاز میں شمار ہوتے ہیں، عطاء اور مجاہد نے آپ سے روایت کی ہے، حضرت علی کی حمایت میں جنگ صفین میں جنگ کرتے ہوئے شہید ہوئے۔

(۹۸۸) حضرت یعلیٰ بن مرۃ ثقفی رضؓ

آپ کو حدیبیہ، خیبر، فتح مکہ، طائف، حنین اور تبوک میں شرکت کی سعادت حاصل ہے، اہل کوفہ میں شمار ہوتے ہیں، بہت سے لوگوں نے آپ سے روایت کی ہے،

(۹۸۹) حضرت ابو الیسر رضؓ

آپ کا نام کعب بن عمرو ہے، حرف الکاف میں آپکا ذکر ہو چکا ہے، یسر کو یا اور سین کی زبر سے پڑھنا چاہیے۔

فصل تابعین کرام کے بیان میں

(۹۹۰) یزید بن ہارون سلمی واسطی رحؒ

آپ واسط کے رہنے والے اور ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں، امام حنبل اور علی بن مدینی نے آپ سے روایت کی ہے، بغداد میں آ کر حدیث بیان فرمائی، پھر واسط واپس ہو گئے پھر اسی جگہ ۲۰۶ھ میں وفات پائی، آپ ۱۱۸ھ میں پیدا ہوئے تھے، ابن مدینی کا بیان ہے کہ میں نے ابن ہارون سے زیادہ قوی حافظہ کا نہیں دیکھا۔ حدیث کے حافظ اور عالم تھے،

(۹۹۱) یزید بن زریع رحؒ

آپ کی کنیت ابو معاویہ ہے، حافظ حدیث ہیں، ابو التیاح اور یونس سے روایت کرتے ہیں، آپ سے ابن مدینی اور دیگر حضرات نے روایت کی ہے، باب الشفقہ والرحمۃ میں آپ کا ذکر آتا ہے، امام حنبل فرماتے ہیں بصرہ میں استقلال مزاج ان پر ختم ہو گیا تھا۔ ۸۱ برس کی عمر میں ۱۸۲ھ میں شوال کے مہینہ میں وفات پائی،

(۹۹۲) یزید بن ہرمز ہمدانی رحؒ

آپ بنو لیث کے آزاد کردہ ہیں، ابوہریرہ سے حدیث بیان کرتے ہیں، بیٹے عبداللہ اور عمرو بن دینار اور زہری نے آپ سے روایت کی ہے،

(۹۹۳) یزید بن ابی عبیدہ رحؒ

آپ سلمہ بن اکوع کے آزاد کردہ ہیں، اور انہیں سے

روایت کرتے ہیں، آپ سے یحییٰ بن سعید نے روایت کی ہے،

(۹۹۴) یزید بن رومان رح

آپ کی کنیت ابو روح ہے، اہل مدینہ میں شمار ہوتا ہے، ابن زبیر اور صالح بن خوات سے حدیث کی سماعت کی تھی، آپ سے امام زہری وغیرہ روایت کرتے ہیں،

(۹۹۵) یزید بن اصم رح

آپ ام المومنین حضرت میمونہ کے بھانجے ہیں، اور حضرت میمونہ اور ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔

(۹۹۶) یزید بن نعیم رح

دادا کا نام ہزال اسلمی ہے، اپنے والد اور حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں، آپ سے ایک گروہ کثیر نے روایت کی ہے، ہزال ہا کی زبر اور زا کی تشدید سے ہے،

(۹۹۷) یزید بن زیاد دمشقی رح

آپ امام زہری اور سلیمان بن حبیب سے روایت کرتے ہیں، آپ سے وکیع اور ابو نعیم روایت کرتے ہیں،

(۹۹۸) یعلی بن مملک رح

مشہور تابعی ہیں، حضرت ام سلمہؓ سے حدیث سنی تھی، ابن ابی ملیکہ آپ سے روایت کرتے ہیں، مملک میں میم اول کی زبر اور دوسرے میم کی سکون اور لام کی زبر ہے،

(۹۹۹) یعیش بن طخفہ رح

دادا کا نام قیس غفاری ہے، آپ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، جو اصحاب صُفّہ میں داخل تھے، آپ سے ابو سلمہ روایت کرتے ہیں، طخفہ طا کی زبر اور خا ساکن ہے،

(۱۰۰۰) یعقوب بن عاصم ثقفی رح

دادا کا نام عروہ بن مسعود ہے، حجازی ہیں، ابن عمر سے روایت کرتے ہیں،

(۱۰۰۱) یحییٰ بن خلف باہلی رح

آپ معتمر وغیرہ حضرات سے روایت کرتے ہیں، مسلم رح ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے ان سے روایت کی ہے

سنہ ۲۴۲ھ میں وفات ہوئی، باب اعداد آکر الجہاد میں ذکر ملتا ہے،

(۱۰۰۲) یحییٰ بن سعید انصاری رح

آپ نے انس بن مالک، اور سائب بن یزید اور بہت سے حضرات سے حدیث کی سماعت فرمائی، ہشام بن عروہ، مالک بن انس، شعبہ، ثوری، ابن عینیہ اور ابن مبارک وغیرہ آپ سے روایت کرتے ہیں، دور بنی امیہ میں مدینہ کے قاضی تھے، پھر خلیفہ منصور نے عراق بلا کر ہاشمیہ کا قاضی مقرر کر دیا، سنہ ۱۴۳ھ میں اسی جگہ وفات پائی، آپ امام الحدیث، زبردست عالم اور نہایت متقی اور فقیہ تھے،

(۱۰۰۳) یحییٰ بن حصین رح

آپ اپنی دادی ام الحصین اور طارق سے روایت کرتے ہیں، آپ سے اسحاق اور شعبہ نے روایت کی ہے،

(۱۰۰۴) یحییٰ بن عبدالرحمن مدنی رح

دادا کا نام حاطب بن ابی بلتعہ ہے، آپ نے صحابہ کی کثیر جماعت سے روایت کی ہے، آپ سے بھی ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

(۱۰۰۵) یحییٰ بن عبداللہ صنعانی رح

دادا کا نام بجیر ہے، آپ ان لوگوں سے روایت کرتے ہیں جنہوں نے فروہ بن مسیک سے سماعت کی تھی، آپ سے معتمر روایت کرتے ہیں، بجیر با کی زبر اور حا کی زبر سے ہے۔

(۱۰۰۶) یحییٰ بن ابی کثیر یمامی رح

آپ بنی طے کے آزاد کردہ اور بصرہ کے رہنے والے ہیں، پھر یمامہ میں رہنے لگے، حضرت انس کو دیکھا تھا، عبداللہ بن ابی قتادہ سے سماعت کی، عکرمہ اور اوزاعی آپ سے روایت کرتے ہیں،

(۱۰۰۷) یونس بن یزید ایلی رح

حضرت قاسم، زہری اور عکرمہ سے روایت کرتے ہیں، ابن مبارک اور ابن وہب نے آپ سے روایت کی ہے، اپنے علم میں ثقہ اور امام تھے، سنہ ۱۵۹ھ میں انتقال فرمایا۔

(۱۰۰۸) حضرت یونس بن عبید بصریؒ

آپ حسن بصری اور ابن سیرین سے روایت فرماتے ہیں، ثوری اور شعبہ آپ سے روایت کرتے ہیں ۱۳۹ھ میں اس دار فانی کو خیرباد کہا۔

فصل صحابیات کے بیان میں

(۱۰۰۹) حضرت یسیرہ ام یاسر انصاریہؓ

آپ مہاجر عورتوں میں شامل ہیں، آپ کی پوتی حمیضہ بنت یاسر آپ سے روایت کرتی ہیں یسیرہ کو یا کی پیش اور سین کی زبر اور یا کے سکون سے پڑھنا چاہئے۔

باب دوم

ائمہ اصحاب اصول کے تذکرہ میں

(۱۰۱۰) حضرت امام مالک بن انس اصبحی رضؓ

آپ کے دادا کا نام عامر ہے، کنیت آپ کی ابوعبداللہ ہے، ہم ابتداء میں آپ کا ذکر اس لئے کر رہے ہیں کہ آپ کو علوم اسلامیہ میں اولیت حاصل ہے، اکثر علماء ومشائخ اور ائمہ فن کے استاد ہیں۔ حالانکہ مشکوٰۃ کے شروع میں ہم نے بخاری ومسلم کے تذکرہ کو مقدم رکھا ہے، اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ ان کی کتابوں کو تقدیم حاصل ہے، ورنہ تذکرہ میں ہم آپ کو کسی طرح مقدم رکھنا مناسب خیال نہیں کرتے۔ حضرت امام مالک ۹۵ھ میں پیدا ہوئے، اور ۸۴ برس کی عمر میں ۱۷۹ھ میں بمقام مدینہ طیبہ انتقال فرمایا۔ مگر علامہ واقدی کا بیان ہے کہ آپ نے ۹۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔ یہ امر مسلمہ ہے کہ آپ صرف حجاز ہی نہیں بلکہ تمام ممالک اسلامیہ میں حدیث وفقہ کے سلسلہ میں تمام علماء کے مقتدا اور پیشوا تھے، چنانچہ ان کا یہ فخر لائق ذکر ہے کہ امام شافعی جیسے بزرگ ان کے شاگرد ہیں،

امام زہری، یحییٰ بن سعید، نافع، محمد بن منکدر، ہشام بن عروہ، زید بن اسلم اور ربیعہ بن ابی عبدالرحمن وغیرہ کے علاوہ آپ نے اور بہت سے حضرات سے علم حدیث کو حاصل کیا، خود آپ سے روایت کرنے والے اتنے زیادہ لوگ ہیں کہ ان کا شمار حد امکان سے باہر ہے، نیز ان میں بہت سے حضرات اس قدر ذی مرتبہ ہیں کہ اپنے وقت کے امام مانے جاتے ہیں اور علم میں اپنا نظیر و مثیل نہیں رکھتے ہیں جیسے حضرت امام شافعیؒ، محمد بن ابراہیم ابن دینار، ابوہاشم اور عبدالعزیز بن ابی حازم وغیرہ یہ خصوصی تلامذہ ہیں، ان کے علاوہ معن بن عیسیٰ، یحییٰ بن یحییٰ، عبداللہ بن مسلمۃ القعنبی اور عبداللہ بن وہب کی علمی حیثیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ یہ بخاری، مسلم، ابوداود، ترمذی، امام حنبل اور یحییٰ بن معین جیسے اکابرین و محدثین کے استاد ہیں، جناب بکر بن عبداللہ صنعانی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم امام مالک کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ربیعہ بن عبدالرحمن کی حدیثیں ہم کو سنائیں، مگر ہماری خواہش تھی کہ اور سنائیں، مگر آپ نے فرمایا، مجھ سے سن کر کیا کروگے دیکھو ربیعہ وہ سامنے محراب میں سو رہے ہیں، چنانچہ ہم نے جلدی سے جاکر ان کو جگایا، اور پوچھا کیا آپ ہی کا نام ربیعہ ہے؟ فرمایا ہاں میرا ہی نام ربیعہ ہے،

ہم نے عرض کیا کہ کیا وہی ربیعہ ہیں آپ جنکی حدیثیں امام مالک سناتے اور روایت کرتے ہیں، جواب دیا، جی ہاں وہی ربیعہ ہوں، ہم نے عرض کیا یہ عجیب بات ہے کہ امام مالک آپ کی حدیثوں سے اس قدر فائدہ اٹھارہے ہیں اور آپ نے اس درجہ کو چھوڑ رکھا ہے، جواب میں فرمایا۔ ان کو یہ بات معلوم نہیں ہے کہ لطف ربانی کا ایک مثقال (ذرہ) علم کے بوجھ سے بہتر ہے،

عبدالرحمٰن ابن مہدی کا بیان ہے کہ سفیان ثوری حدیث میں امام ہیں لیکن سنت میں امام نہیں ہیں، اسی طرح اوزاعی سنت میں امام ہیں مگر حدیث میں نہیں، مگر امام مالک بن انس حدیث وسنت دونوں میں امام ہیں، حضرت امام مالک علم کی تعظیم اور حدیث کا ادب اس درجہ فرماتے تھے کہ جب حدیث بیان کرنے کا وقت آتا تو پہلے وضو کرتے، پھر ڈاڑھی کو سنوارتے (کنگھا کرتے) اور پھر نہایت وقار وہیبت سے صدر مقام پر بیٹھتے اور حدیث بیان فرماتے، کسی نے اس اہتمام کا سبب دریافت کیا، تو فرمایا، میں چاہتا ہوں کہ حدیث رسول کو انتہائی باعظمت طریقہ پر بیان کروں۔

ایک مرتبہ امام مالک نے گذرتے ہوئے دیکھا کہ ابوحازم حدیث کا درس دے رہے ہیں، امام صاحب ٹھہرے نہیں بلکہ تیزی کے ساتھ آگے بڑھ گئے، کسی نے اس کی وجہ دریافت کی، تو جواب دیا، بیٹھنے کی جگہ نہیں تھی، اور کھڑے ہو کر حدیث رسول کو سننا اچھا نہیں معلوم ہوا لہذا ٹھہرے بغیر آگے بڑھ گیا، یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں، مجھے کسی کی حدیث امام مالک سے زیادہ صحیح نہیں معلوم ہوتی ہے، یہی حال امام شافعی کا ہے آپ فرماتے ہیں کہ اہل علم میں امام مالک نجوم کی طرح ہیں، میں امام مالک سے زیادہ کسی پر اطمینان نہیں کرتا ہوں، یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جب امام مالک کی کوئی روایت تم سنو تو دونوں ہاتھوں سے مضبوط تھام لو۔ امام شافعی

فرماتے ہیں کہ جب کوئی جھوٹا اور جھگڑالو شخص آپ کے پاس آتا، تو آپ اس سے فرماتے، دیکھو! میرا دین اور اس کا یقین وثبوت میرے پاس موجود ہے، تم وہی (بے یقین) ہو لہذا کسی اپنے جیسے وہمی سے مناظرہ وغیرہ کرو۔

حضرت امام مالک فرماتے ہیں کہ جب کسی انسان کے دل میں جذبۂ خیر نہ پایا جائے تو پھر لوگ اس سے کوئی بھی بھلائی حاصل نہیں کر سکتے ہیں۔

آپ کا قول ہے کہ علم کثرت روایت پر موقوف نہیں ہے بلکہ یہ ایک نور ہے جو خدائے تعالےٰ کی طرف سے دل میں ڈال دیا جاتا ہے۔ جناب ابوعبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں، لوگوں کا چاروں طرف ہجوم لگا ہوا ہے، اور امام مالک سامنے کھڑے ہیں، حضور انور کے سامنے مشک رکھی ہے اور آپ لپ بھر بھر کر امام مالک کو عنایت فرمارہے ہیں اور امام مالک اسے لیکر دوسروں کو تقسیم کر رہے ہیں، مطرف نے اس خواب کی تعبیر یہ بتائی کہ میرے نزدیک یہ علم کی کثرت اور اتباع سنت ہے،

امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ جب ہم مکہ میں رہتے تھے تو ایک دن میری پھوپھی نے بڑا عجیب وغریب خواب دیکھا کہ کوئی منادی ندا کر رہا ہے کہ آج رات اہل زمین کے سب سے بڑے عالم دنیا سے وفات کر گئے، شافعی فرماتے ہیں کہ میں نے یہ دن تاریخ یاد کر لیا، چنانچہ بعد کو معلوم ہوا کہ اس تاریخ پر امام مالک فوت ہوئے تھے۔

حضرت امام مالک فرماتے ہیں کہ ایک دن خلیفہ ہارون رشید کے پاس گیا، تو اس نے مجھ سے کہا، یا ابوعبداللہ آپ کسی شخص کو مقرر کر دیں کہ وہ میرے بچوں کو موطا پڑھا دیا کرے۔ چنانچہ میں نے جواب میں کہا، اے امیرالمومنین خدا

آپ کو عزت عطا فرماتے، یہ علم آپ ہی کے گھر سے نکلا ہے، اگر آپ اسے عزت دیں گے تو معزز ہوگا اور اگر آپ ایسا نہیں کریں گے تو اس کا درجہ گر جائے گا، کیا آپ نہیں جانتے ہیں کہ علم کے پاس جایا کرتے ہیں، علم کسی کے پاس نہیں جایا کرتا۔ ہارون نے امام کی تقریر سن کر عرض کیا، بیشک آپ سچ فرماتے ہیں، پھر اپنے بچوں کو حکم دیا، جاؤ مسجد میں سب لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر حدیث کی سماعت کرو۔ ہارون رشید کا بیان ہے کہ میں نے ایک دن امام صاحب سے دریافت کیا کہ آپ کے پاس رہنے کو مکان ہے یا نہیں، امام نے فرمایا۔ نہیں ہے، ہارون نے ۳ ہزار دینار دیئے اور عرض کیا کہ آپ ان سے ایک مکان خرید لیجئے۔ امام نے دینار لیکر رکھ لئے مگر مکان نہیں خریدا۔ ہارون جب مدینہ سے بغداد جانے لگا تو امام سے کہا کہ میں چاہتا ہوں آپ بھی میرے ہمراہ بغداد چلیں، تاکہ میں مسلمانوں کو موطا پر اسی طرح متفق کر دوں جس طرح حضرت عثمانؓ نے لوگوں کو ایک قرآن پر متفق کر دیا تھا، امام صاحب نے جواب دیا، تم ایسا کبھی نہیں کر سکتے ہو کیونکہ رسول اکرمؐ کے اصحاب آپ کی وفات کے بعد ہر جگہ پہونچ گئے اور سب نے ہر جگہ احادیث کے درس کا سلسلہ شروع کر دیا، چنانچہ ہر شہر میں لوگوں کے پاس حدیث کا علم موجود ہے، اور تم کو معلوم ہونا چاہیئے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ میری امت کا اختلاف رحمت ہے اس کے علاوہ میں مدینۃ الرسول کو چھوڑ کر تمہارے ساتھ بھی نہیں جا سکتا، کیونکہ حضور اکرم نے ارشاد فرمایا ہے کہ سمجھدار لوگوں کے لئے مدینہ بہتر ہے، اور یہ بھی فرمایا ہے کہ مدینہ اپنے اندر سے ہر دون کو نکال دے گا، رہ گئے آپ کے دینار تو وہ رکھے ہوئے ہیں، اگر آپ چاہیں تو ان کو لے جا سکتے ہیں، اور چاہیں تو چھوڑ سکتے ہیں، کیونکہ میں ان دیناروں کے سبب مدینہ کو چھوڑ کر کسی دوسری جگہ کو پسند نہیں کر سکتا۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ امام مالک کے دروازہ پر اچھی اچھی نسل کے گھوڑے اور خچر دیکھے، تو میں نے ان کی تعریف کی اور کہا کہ یہ بہت اچھے جانور ہیں، امام مالک نے جواب دیا، اچھا یہ سب آپ کی نذر ہیں، میں نے عرض کیا کہ ایک تو ان میں سے اپنی سواری کے واسطے رکھ لیجئے، فرمایا، بھائی میں اس زمین میں جہاں رسول اکرمؐ کا مزار اقدس ہو، اس بات سے شرم کرتا ہوں کہ سواری پر بیٹھ کر نکلوں اور سرزمین پاک کو جانور کے پیروں سے روندوں، در حقیقت امام مالک کی ذات فضائل و کمالات کا گنجینہ ہے،

(۱۰۱) حضرت نعمان ابن ثابت کوفیؒ

آپ کا نام نعمان ہے، اور ابو حنیفہ کنیت ہے۔ دادا کا نام زوطی ہے، فارس (کابل) کے رہنے والے بنی تیم اللہ بن ثعلبہ کے غلام تھے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ زوطی پہلے سے ہی آزاد تھے اور ان کے خاندان میں کبھی کوئی غلام نہیں رہا۔ بہرحال آزادی کے بعد مسلمان ہوئے اور پھر مسلمان ماں باپ کے گھر میں ثابت پیدا ہوئے، باپ نے حضرت علی کی خدمت میں پیش کیا، آپ نے دعائے خیر و برکت فرمائی چنانچہ ۸۰ھ میں ثابت کے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا، جسے آگے چل کر دنیا نے ابوحنیفہ کی کنیت سے پہچانا۔ امام ابو حنیفہ نے ستر برس کی عمر میں ۱۵۰ھ میں بمقام بغداد انتقال فرمایا، اور بغداد کے مقبرہ خیزران میں دفن کئے گئے۔ مزار مرجع خاص و عام ہے، آپ کے زمانہ میں رسول اکرمؐ کے چار صحابی حیات تھے، چنانچہ بصرہ میں حضرت انس بن مالکؓ کوفہ میں حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ، مدینہ میں حضرت سہل بن سعد ساعدی اور مکہ میں ابو الطفیل عامر بن واثلہؓ۔ امام ابوحنیفہ ان میں سے کسی سے نہ ملاقات کر سکے اور نہ کچھ علم حاصل کر سکے۔ علم فقہ آپ نے حماد بن ابی سلیمان سے حاصل کیا، حدیث کی سماعت آپ نے حسب ذیل حضرات سے فرمائی عطا بن ابی رباحؒ، ابو اسحٰق سبیعیؒ، محمد بن منکدرؒ، حضرت نافع ہشام بن عروہؓ اور سماک بن حرب وغیرہ۔

خود آپ سے روایت کرنے والوں میں عبد اللہ بن مبارک، وکیع بن جراح، یزید بن ہارون، قاضی ابو یوسف اور محمد بن حسن شیبانی کے نام پائے جاتے ہیں، خلیفہ منصور نے آپ کو کوفہ سے بغداد بلا لیا تھا، اور پھر آپ نے اسی جگہ انتقال فرمایا۔

کہتے ہیں کہ ابن ہبیرہ نے مروان بن محمد اموی کے دور میں آپ کو کوفہ کا قاضی بنانا چاہا، مگر آپ راضی نہیں ہوئے، آخر اس نے مجبور ہوکر خاموشی اختیار کر لی، مگر منصور نے عراق میں بلوا کر قسم کھائی کہ میں ضرور ایسا کرونگا، آپ نے بھی قسم کھا کر فرمایا کہ میں ہرگز اس عہدہ کو قبول نہیں کرونگا، اس نے دوبارہ قسم کھائی اور آپ نے بھی دوبارہ قسم کھا کر انکار کیا، نتیجہ یہ ہوا کہ خلیفہ نے غصہ میں آکر قید خانہ میں ڈلوا دیا، اور آپ اسی قید کی حالت میں کچھ عرصہ بعد انتقال فرما گئے، ایک بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ مروان بن محمد نے بھی آپ کے دس دن تک متواتر روزانہ دس درے لگوائے تھے، مگر آپ نے عہدہ کو قبول نہیں کیا تھا۔

حکم بن ہشام کا بیان ہے کہ میں نے شام میں سنا کہ امام ابوحنیفہؒ بہت بڑے امانت دار تھے، کیونکہ خلیفہ نے ان کو خزانہ کا ذمہ دار بنانا چاہا لیکن آپ نے یہ ذمہ داری قبول نہیں کی، اس نے دھمکی بھی دی کہ سخت سزا دی جائے گی مگر آپ نے اہل دنیا کے عذاب کو عذاب الٰہی کے مقابلہ پر برداشت کر لیا،

روایت ہے کہ ایک مرتبہ ابن مبارک کی مجلس میں امام ابوحنیفہ کا ذکر آیا، تو آپ نے فرمایا، بھائی تم ایک ایسے شخص کا ذکر کرتے ہو جس کے سامنے پوری دنیا رکھ دی گئی مگر وہ اس سے منہ پھیر کر پیچھے ہٹ گیا، حضرت امام ابوحنیفہ کا قد متوسط تھا، بعض نے دراز قامت بیان کیا ہے، گندمی رنگ، خوبصورت چہرہ، گفتگو میں سب سے بہتر اور شیرین کلام، شائستہ مجلس، نہایت سخی، دوستوں اور ساتھیوں سے نہایت عمدہ برتاؤ کرنے والے، اور ان کی خبر گیری رکھنے والے تھے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام مالک سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ نے امام ابوحنیفہ کو دیکھا ہے، فرمایا، ہاں میں نے ایسے شخص کو دیکھا ہے کہ اگر وہ یہ دعوی کرے کہ یہ ستون سونے کا ہے تو بلاشبہ ایک مضبوط دلیل سے ثابت کر دے گا۔

امام شافعی فرماتے ہیں کہ جو شخص فقہ میں کمال پیدا کرنا چاہے وہ امام ابوحنیفہ کی مدد کے بغیر اس مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتا ہے،

ابو حامد غزالی کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ آدھی رات جاگتے اور عبادت کرتے تھے، ایک مرتبہ راستہ میں ایک شخص نے ان کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ رات بھر جاگتے ہیں، چنانچہ آپ اسی دن سے رات بھر جاگنے لگے، اور فرمایا مجھے خدا سے شرم معلوم ہوتی ہے کہ لوگ مجھے اس قسم کی صفات سے متصف کریں اور مجھ میں وہ صفت نہ پائی جائے۔

شریک نخعی کا بیان ہے کہ امام صاحب بہت خاموش اور متفکر رہتے تھے، اور اس کی وجہ دینی معاملات میں مصروفیت اور اہم مشغولیت معلوم ہوتی ہے، کیونکہ جس شخص کو دو نعمتیں خاموشی اور زہد عنایت ہو جائیں گویا اس کو پورا علم حاصل ہو گیا، اگر ہم امام موصوف کے فضائل، مناقب بیان کرنے لگیں تو دفتر کے دفتر بھر سکتے ہیں، مگر پھر بھی مقصد تک پہونچنا مشکل ہے، غرض وہ علم و عمل، زہد و التقاء عبادت و علوم شریعت میں امام تھے ہم نے آپ کا تذکرہ علو مرتبت اور کمال علم کی وجہ سے تبرکاً تحریر کیا ہے، اس لئے کہ کتاب مشکوۃ میں ہم نے آپ کی کوئی روایت نہیں لکھی ہے۔

(۱۰۱۲) حضرت محمد بن ادریس شافعیؒ

آپ کا نام محمد اور کنیت ابوعبد اللہ ہے، نسب نامہ یہ ہے، محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن سائب

بن علبید بن عبد یزید ہاشم بن مطلب بن عبد المناف قرشی المطلبی۔ آپ کے ایک دادا شافع نے عالم جوانی میں رسول اکرم سے ملاقات کی تھی، اور سائب غزوۂ بدر میں مسلمان ہوئے تھے، یہ بنی ہاشم کے علم بردار بھی تھے، قید ہو گئے تو فدیہ ادا کر کے رہائی حاصل کی اور پھر اسلام قبول کر لیا۔

امام شافعی بمقام غزہ ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے، دو برس کی عمر میں والدین کے ہمراہ مکہ میں آئے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ عسقلان میں پیدا ہوئے۔ بعض نے کہا ہے کہ یمن آپ کا مولد ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ وہی سال ہے جس میں امام ابو حنیفہ نے رحلت فرمائی، بعض کا کہنا ہے کہ جس دن امام ابو حنیفہ کی وفات ہوئی ہے، یہ اسی دن پیدا ہوئے، بیہقی کا بیان ہے کہ امام ابو حنیفہ کی وفات کے دن شافعی پیدا ہوئے بہت کم لوگوں کا اس پر اتفاق ہے، ورنہ اہل تاریخ کے نزدیک صحیح بات یہی ہے کہ سال وفات میں شافعی کی ولادت ہوئی۔

محمد بن حکیم کہتے ہیں کہ جب امام شافعی اپنی ماں کے شکم میں تھے کہ ان کی ماں نے خواب دیکھا کہ ستارہ مشتری میرے شکم سے نکل کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور ایک ٹکڑا تمام عالم میں پھیل گیا۔ کسی نے اس خواب کی یہ تعبیر دی کہ تمہارے ہاں ایک ایسا بچہ پیدا ہوگا جو بہت بڑا عالم ہوگا۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا۔ اے بچے تم کون ہو"، میں نے عرض کیا حضور میں آپ ہی کے گروہ سے تعلق رکھتا ہوں، فرمایا۔ اچھا میرے پاس آؤ، میں قریب گیا تو میرے ہونٹ، منہ اور زبان میں اپنا لعاب دہن لگایا اور فرمایا اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائے۔

امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں نے بچپن میں خواب دیکھا کہ حضور اکرم نہایت باوقار اور پر وجاہت انداز میں مسجد حرام میں لوگوں کی امامت فرما رہے ہیں، جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف رخ کر کے بیٹھے اور ان کو تعلیم دینے لگے، میں نے عرض کیا حضور والا! مجھے بھی پڑھائیے، حضور اکرم نے اپنی آستین سے ایک ترازو نکال کر مجھے عنایت فرمائی۔ اور ارشاد ہوا کہ یہ تمہاری ہے۔ امام صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے معتبر سے اس خواب کی تعبیر پوچھی تو اس نے کہا کہ تم علم کے امام بنو گے۔ اور سنت کے بھی امام ہو گے، کیونکہ مسجد حرام کا امام تمام اماموں سے افضل ہوتا ہے، اور میزان سے مراد یہ ہے کہ تم ہر شئی کی حقیقت کو اچھی طرح جان لو گے۔

کہتے ہیں کہ امام شافعی نہایت غریب تھے، یہاں تک کہ معلم کو تعلیم کی اجرت بھی نہیں دے سکتے تھے، چنانچہ کوئی معلم پوری توجہ سے نہیں پڑھاتا تھا، مگر وہ معلم دوسرے بچوں کو جو کچھ پڑھاتا تھا یہ سب یاد کر لیتے تھے، اور جب معلم چلا جاتا تو آپ اس کے بچوں کو پڑھاتے تھے، آخر معلم نے محسوس کیا کہ شافعی طلبہ کو تعلیم دے کر معلم کو اتنا فائدہ پہونچا رہے ہیں کہ جو معاوضہ سے کہیں زیادہ ہے، لہٰذا معلم نے اجرت کا مطالبہ ترک کر دیا، اور آپ کا سلسلہ تعلیم بدستور جاری رہا۔ یہاں تک کہ آپ ۹ برس کی عمر میں قرآن کے حافظ ہو گئے۔

امام شافعی فرماتے ہیں کہ مکہ کے محلہ شعب الخیف میں ہمارا مکان تھا، اور میں حد درجہ مفلس تھا، اس لئے قرآن حفظ کرنے کے بعد مسجد میں جا کر وہ تمام احادیث و مسائل یاد کر لیا کرتا تھا جو علماء بیان کیا کرتے تھے، اور ہڈیوں پر ضروری باتیں لکھ لیا کرتا تھا۔ آپ نے علم فقہ مسلم بن خالد سے حاصل کی۔ اس کے بعد آپ کو معلوم ہوا کہ مالک بن انس مسلمانوں کے امام ہیں چنانچہ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں یہ بات بیٹھ گئی کہ ان کی خدمت میں ضرور جانا چاہئے۔ لہٰذا مکہ کے ایک شخص سے موطا عاریتاً حاصل کی اور اس کو زبانی یاد کر لیا، پھر والی مکہ کے پاس گیا اور اس سے ایک خط والی مدینہ کے نام دوسرا امام مالک کے نام

لکھوایا اور مدینہ پہونچا۔ والی مدینہ کو وہ خط دیدیئے، والی مدینہ نے کہا، میاں صاحبزادے اگر تم مجھے مدینہ سے مکہ تک پیدل چلنے کو کہتے تو یہ کام میرے لئے بہت آسان ہوتا اس بات سے کہ میں امام مالک کے دروازہ تک جاؤں، امام نے فرمایا، اگر آپ مناسب سمجھیں توان کو یہیں بلوا لیجیئے، والی مدینہ نے جواب دیا کہ یہ تو اس سے بھی زیادہ مشکل بات ہے، کاش! تم خود جاتے اور انکے پاس زیادہ عرصہ تک رہ کر کوشش کرتے ممکن تھا کہ اس طرح تمہارے اور ہمارے لئے بھی ان کا دروازہ کھل جاتا، والی مدینہ یہ کہہ کر اپنی سواری پر سوار ہوا اور میں بھی ہمراہ ہو لیا، ایک آدمی نے آگے بڑھ کر امام مالکؒ کا دروازہ کھٹکھٹایا، ایک حبشی لونڈی باہر آئی اور پوچھا کون ہو اور کیا کام ہے؟ والی مدینہ نے کہا جاکر کہدے کہ میں آیا ہوں، لونڈی اندر گئی اور پھر واپس آکر کہا، امام فرماتے ہیں کہ اگر کوئی مسئلہ دریافت کرنا ہے تو لکھ کر دیدو جواب ملجائے گا، اور اگر کوئی دوسرا کام ہے تو جمعرات کے دن آنا کیونکہ یہ دن اسی قسم کے کاموں کے لئے مقرر کردیا ہے، والی مدینہ نے جواب دیا کہ جاکر کہو کہ میں والی مکہ کا ایک خط لیکر اہم کام سے حاضر ہوا ہوں، تھوڑی دیر میں لونڈی ایک کرسی لیئے ہوئے باہر آئی۔

پھر امام مالک باہر تشریف لائے جو کشیدہ قامت اور باہیبت بزرگ تھے، اور طیلساں زیب تن کئے ہوئے تھے والی مدینہ نے وہ خط آپ کو دیدیا، آپ نے پڑھنا شروع کیا اور جب امام شافعی کے متعلق سفارش کے الفاظ پڑھے تو خط کو ہاتھ سے گرادیا، اور فرمایا سبحان اللہ حضور اکرم کے علم کا یہ درجہ ہوگیا ہے کہ لوگ اس کو حاصل کرنے کے لئے سفارشی خطوط لیکر آتے ہیں،

امام شافعی کا بیان ہے کہ میں آگے بڑھا اور عرض کیا، اللہ تعالےٰ آپ کو خوش رکھے، میں عبدالمطلب کی اولاد سے ہوں اور میرا معاملہ . . . اس طرح کا ہے، جب وہ میری داستان سن چکے تو پھر میری طرف کچھ دیر دیکھتے رہے اور فرمایا، تمہارا نام کیا ہے،، عرض کیا محمد، امام نے فرمایا محمد خدا سے ڈرو، گناہوں سے بچو، کیونکہ عنقریب تمہاری ذات سے ایک عجیب شان کا ظہور ہوگا۔ میں نے عرض کیا بہت اچھا، پھر فرمایا، اللہ تعالےٰ نے تمہارے دل میں ایک ایسا نور پیدا کیا ہے دیکھو اسے گناہوں سے مت بجھا دینا۔ اس کے بعد امام مالک نے فرمایا۔ اچھا کل آنا اور اپنے ساتھ کسی ایسے شخص کو لیتے آنا جو موطا پڑھ سکے، میں نے عرض کیا کہ جناب والا میں خود پڑھ سکتا ہوں کیونکہ میں نے اس کو یاد کرلیا ہے، دوسرے دن حاضر ہوا اور حکم ملتے ہی موطا، کی قراءت شروع کردی کبھی کبھی اس خیال سے کہ شائد امام تھک گئے ہونگے ختم کرنے کا ارادہ کرتا تھا تو آپ فرماتے، نہیں پڑھے جاؤ، حتیٰ کہ چند دن میں ہی میں نے موطا، کو ختم کرلیا، اور پھر میں ان کی وفات تک برابر مدینہ میں مقیم رہا۔ امام شافعی جب کوئی قول امام مالک کا نقل کرتے تھے تو فرماتے تھے کہ میرے استاذ امام مالک نے فرمایا ہے۔ عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد امام حنبل سے پوچھا کہ حضرت آپ جو اسقدر تعریف شافعی کی کرتے ہیں تو آخر وہ کون بزرگ تھے امام حنبل نے جواب دیا، بیٹا! امام شافعی ایسے تھے جیسے دن کے لئے آفتاب اور لوگوں کے لئے عافیت، کیا ان دونوں کا کوئی بدل ہوسکتا ہے؟ امام حنبل کے دوسرے بیٹے صالح فرماتے ہیں کہ امام شافعی ایک مرتبہ میرے بیمار والد کی عیادت کے لئے تشریف لائے، تو والد صاحب اٹھ بیٹھے اپنی جگہ . . . . امام صاحب کو بٹھایا اور خود ان کے سامنے بیٹھے، اور کئی سوال دریافت کئے، جب وہ جانے لگے تو ان کی سواری کی لگام تھام کر تھوڑی دور پیدل چلتے رہے یحییٰ بن معین کو جب واقعہ کی اطلاع ہوئی تو کہنے لگے سبحان اللہ آپ بیماری کی حالت میں پیدل گئے والد صاحب نے

جواب میں فرمایا، اے ابو زکریا! اگر تم دوسری طرف کی رکاب تھام لیتے تو تم کو بھی کچھ فائدہ پہونچ جاتا، کیونکہ جس شخص کو علم فقہ کی طلب ہو اسے ان کے خچر کی دم ضرور سونگھنا ہوگی۔

امام حنبل فرماتے ہیں "میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا ہوں جس کی نسبت اسلام سے اس قدر قوی ہو جتنا امام شافعی کو اپنے زمانہ میں اسلام سے تھی، لہٰذا میں تو اپنی ہر نماز کے بعد دعا کرتا ہوں کہ اے اللہ! میرے . . . والد کے، اور امام شافعی کے گناہوں کو بخشدے، اور مغفرت فرما۔

حسین بن محمد زعفرانی کا بیان ہے کہ میں جو بھی کتاب امام شافعی کے سامنے پڑھتا تھا تو اسوقت امام حنبل ضرور موجود ہوتے تھے، امام شافعی فرماتے تھے جس نے عزت نفس اور زیادہ خوشحالی کے ساتھ علم حاصل کیا وہ کبھی کامیاب نہیں ہوا۔ لیکن جس نے تنگ دستی اور خود کو حقیر رکھ کر نیز علماء کی خدمت کر کے علم حاصل کیا وہ مراد کو پہونچا۔

امام شافعی فرماتے ہیں، کہ میں نے جب کسی سے مناظرہ کیا تو صرف ایک ہی خیال دامن گیر رہا کہ مقابل کو توفیق نیک حاصل ہو اور اس سلسلہ میں اعانت خداوندی اس کی معاون و محافظ بنے۔ میں ہمیشہ یہ ہی خیال کرتا رہا کہ اللہ تعالیٰ میری یا اس کی زبان سے حق کو واضح اور روشن کر دے،

یونس بن عبد اللہ علی کا بیان ہے کہ میں نے امام شافعی کو فرماتے سنا ہے کہ شرک کے علاوہ کسی شخص کا بڑے سے بڑے گناہوں میں مبتلا ہو جانا، اس بات سے بہتر ہے کہ کوئی علم کلام میں غور و فکر کرے، فرمایا۔ مجھے تو خدا گواہ ہے اہل کلام کی ایسی باتیں معلوم ہوگئیں جن کا میں گمان بھی نہیں کر سکتا ہوں، پھر فرمایا جس نے کلام کو اپنا لباس بنایا وہ کبھی کامیاب نہیں ہوا۔ امام شافعی کے بھانجے

ابو محمد کہتے ہیں، کہ ہماری والدہ اکثر بیان فرماتی تھیں کہ کبھی کبھی رات کو تیس یا چالیس مرتبہ ہم آپ کے پاس آتے تو امام کو چراغ کے سامنے پڑھتے اور یاد کرتے ہوئے دیکھتے، کبھی لیٹ جاتے اور پھر اٹھتے اور لونڈی کو آواز دے کر فرماتے چراغ لے آؤ، پھر کچھ لکھنا شروع کرتے، کسی نے ابو محمد سے پوچھا کہ آخر تاریکی سے کیا فائدہ تھا چراغ کو بڑھ کر کے واپس کیوں کر دیا کرتے تھے، جواب دیا کہ اندھیرے میں قلب زیادہ روشن ہوتا ہے، امام صاحب کا قول ہے کہ جس نے چپکے سے مسلمان کو نصیحت کی، اس نے بہت اچھی نصیحت کی، اور جس نے علانیہ نصیحت کی اس نے فضیحت اور خیانت کی، حمیدی کہتے ہیں کہ جب امام شافعی یمن سے مکہ آتے، تو شہر کے باہر اپنا خیمہ لگایا، اور دس ہزار دینار آپ جو یمن سے ہمراہ لائے تھے آنے والوں کو دیتے گئے، آخر جب وہ ختم ہو گئے تو پھر مکہ میں داخل ہوئے، مزنی کا بیان ہے کہ میں نے شافعی سے زیادہ بخشش کرنے والا نہیں دیکھا، انہیں کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں عید کی شب میں امام کے ساتھ باتیں کرتا ہوا مسجد سے جا رہا تھا، جب گھر کے دروازہ پر پہونچے تو ایک لڑکے نے تھیلی دیتے ہوئے کہا کہ میرے آقا نے یہ آپ کی نذر بھیجے ہیں، امام نے تھیلی لے لی، مگر اسی وقت ایک شخص آیا اور عرض کیا اے ابو عبد اللہ میری بیوی کے بچہ پیدا ہوا ہے مگر میرے پاس کچھ بھی خرچ کو نہیں ہے، آپ نے وہ تھیلی اس کو دیدی اور گھر میں خالی ہاتھ چلے گئے، امام شافعی کے فضائل و مناقب بے شمار ہیں، دنیائے اسلام کے امام اور مشرق و مغرب میں سب سے زیادہ صاحب علم تھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات میں علوم و فنون کی اتنی بڑی مقدار ودیعت فرما دی تھی کہ شاید اس سے پہلے کسی کو نہ ملی تھی، اور نہ آپ کے بعد کسی کو ملی۔ اور اسی طرح شہرت

ومقبولیت میں وہ بے مثال شخصیت کے مالک تھے۔

حضرت امام شافعی نے علم حدیث کو امام مالک بن انسؓ، سفیان بن عیینہ، مسلم بن خالد اور ان حضرات کے علاوہ بہت سے لوگوں سے حاصل کیا تھا، اسی طرح آپ سے حدیث میں استفادہ اور سماعت کرنے والوں میں حسب ذیل حضرات خاص مقام ومرتبہ رکھتے ہیں، حضرت امام احمد حنبل، ابوثور ابراہیم بن خالد، ابراہیم مزنی، اور ربیع بن سلیم المرادی وغیرہ۔

آپ ۱۹۵ھ میں بغداد تشریف لائے، دو برس قیام فرماکر مکہ واپس گئے، اس کے بعد ۱۹۸ھ میں دوبارہ بغداد تشریف لائے اور کچھ ماہ رہ کر مصر تشریف لے گئے، اور اسی جگہ ۲۰۴ھ جب کہ رجب کا مہینہ اور جمعہ کا دن عصر کا وقت تھا انتقال فرمایا۔ آپ نے چون ۵۴ برس کی عمر پائی، حضرت ربیع کہتے ہیں کہ امام شافعی کے انتقال سے کچھ پہلے میں نے خواب دیکھا کہ حضرت آدم کی وفات ہوگئی ہے اور لوگ جنازے کے اٹھانے کا انتظام کر رہے ہیں، صبح کو میں نے ایک بڑے عالم سے تعبیر معلوم کی تو فرمایا۔ زمین پر جو سب سے بڑے عالم ہیں وہ وفات فرمائیںگے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ تھوڑے عرصہ کے بعد حضرت امام شافعی انتقال فرماگئے۔ مزنی کا بیان ہے کہ میں امام شافعی کو مرض الموت میں دیکھنے گیا اور مزاج پوچھا، تو آپ نے فرمایا۔ اب دنیا سے سفر کرنے والا ہوں اور اپنے بھائیوں سے جدا ہوتا ہوں، موت کا پیالہ پینے والا ہوں اب میری اپنے اعمال سے ملاقات ہوگی، خدا کے پاس جاتا ہوں، مگر یہ معلوم نہیں کہ جنت میں جاؤنگا، اگر ایسا ہوا تو بہت اچھا ہوگا، اور اگر دوزخ میں جانا پڑا تو اس سے بدتر کیا بات ہوگی۔ اس کے بعد آپ رونے لگے اور حسب ذیل اشعار زبان سے ادا فرمائے۔ ترجمہ

"جب میرا دل قساوت قلبی میں مبتلا ہوگیا، اور کوئی راستہ نظر نہ آیا تو میں نے امید کو تیری بخشش کا زینہ بنالیا، میرے گناہ مجھے بہت بڑے معلوم ہوئے مگر میں نے تیری رحمت کو ان کے مقابل دیکھا تو رحمت بڑی وسیع نظر آئی، اے اللہ! تو برابر میری خطاؤں کو معاف فرماتا رہا، اور برابر میری عزت بڑھاتا رہا، اگر تیری مدد شامل حال نہ ہوتی تو کوئی عابد شیطان کے حملہ سے محفوظ نہیں رہ سکتا تھا، کیونکہ اس نے آدم صفی اللہ کو بھی راستہ سے بہکا دیا تھا"

امام حنبل فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کو وفات کے بعد خواب میں دیکھا، اور دریافت کیا کہ بھائی! اللہ تعالےٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا۔ جواب دیا، مجھے بخش دیا، میری تاج پوشی فرمائی، اور خدمت کے لئے حور عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا، یہ میری وہ عنایتیں ہیں جن کو تم نے نہیں دیکھا تھا، اب ہماری طرف سے جو کچھ ملتا رہے اسکو قبول کرتے رہو،

جملہ علمائے حدیث وفقہ، تفسیر واصول اور لغت ونحو اس بات پر متفق ہیں کہ امام شافعی ثقہ، ثابت، عادل، زاہد، عالم، متقی، سخی اور حسن سیرت کے تمام اعلیٰ مراتب سے ممتاز ومزین تھے، چنانچہ ہم جتنی بھی تعریف کریں وہ کم ہے۔

(۱۰۱۳) حضرت امام احمد بن حنبل شیبانیؒ

آپ کا نام احمدؒ، کنیت ابوعبداللہ اور والد کا نام حنبل ہے، بنو شیبان سے تعلق رکھتے ہیں، ۱۶۴ھ میں بمقام بغداد پیدا ہوئے، اور پھر ۷۷ برس کی عمر کو پہونچ کر ۲۴۱ھ میں بغداد ہی میں انتقال فرمایا۔ امام موصوف حدیث وفقہ کے امام اور نہایت متقی اور عابد وزاہد واقع ہوئے تھے، صحیح وسقیم اور مجروح ومعدل احادیث کے پہچاننے میں مہارت کاملہ رکھتے تھے، بغداد میں پرورش پائی، یہیں کے علماء سے اکتساب علم کیا اور علماء کاملین سے حدیث کی سماعت کی، اس کے بعد کوفہ، بصرہ، مکہ، مدینہ، یمن، شام اور جزیرہ وغیرہ گئے اور وہاں کے علماء سے استفادہ فرمایا اور احادیث لکھیں۔ یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید، قطان، سفیان بن عیینہ، امام شافعی اور عبدالرزاق بن ہمام وغیرہ سے

آپ نے روایت فرمائی ہے، خود آپ سے روایت کرنے والوں میں حسب ذیل حضرات کے نام پائے جاتے ہیں۔ دونوں بیٹے صالح اور عبداللہ، چچا زاد بھائی حنبل اور اسحاق، نیز محمد بن اسمٰعیل بخاری، امام مسلم بن حجاج نیشاپوری، ابوذرعہ اور ابوداؤد سجستانی وغیرہ وغیرہ۔

لیکن اس کے باوجود بخاری نے اپنی صحیح میں ان سے کوئی روایت نقل نہیں کی ہے، صرف کتاب الصدقات میں ایک بے سند حدیث پائی جاتی ہے، احمد بن حسین ترمذی نے بھی آپ سے ایک حدیث لی ہے، امام موصوف بے اندازہ فضائل و مناقب کے مالک اور اسلام میں بہت ہی محترم اور مشہور ہیں، آپ کی دینی عظمت مسلّم ہے، تمام دنیا میں آپکے علم کے چرچے ہیں چنانچہ آپ مجتہدین میں شمار کئے جاتے ہیں جن کے قول و فعل پر سب کو بھروسہ ہے۔

اسحٰق بن راہویہ کہتے ہیں کہ امام حنبل زمین پر اللہ اور بندوں کے درمیان حجت ہیں۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں نے بغداد میں امام حنبل سے زیادہ کسی متقی، محدث اور فقیہ کو نہیں چھوڑا۔ احمد بن سعید دارمی کہتے ہیں کہ میں نے کسی شخص کو امام حنبل سے زیادہ حافظ حدیث اور اس کے معانی کو سمجھنے والا نہیں دیکھا۔ ابوزرعہ نے بیان کیا کہ امام صاحب لاکھوں احادیث کے حافظ تھے، کسی نے سوال کیا کہ تم کو کس طرح معلوم ہوا، تو جواب دیا کہ میں نے ایک دن چھیڑا تو بہت سے ابواب احادیث بیان فرمائے جن کو میں نے یاد کر لیا۔

ابراہیم حربی کا بیان ہے کہ اللہ تعالےٰ نے امام حنبل میں علم اولین و آخرین جمع کر دئے تھے، وہ جب تک چاہتے تھے بیان کرتے رہتے تھے، اور جب چاہتے تھے سلسلہ کلام بند کر دیتے تھے، ابوداؤد سجستانی کہتے ہیں کہ امام حنبل کی مجلس آخرت کی مجلس ہوتی تھی دنیا کا کوئی ذکر سننے میں نہیں آتا تھا، محمد بن موسیٰ کا بیان ہے کہ حسن بن عبدالعزیز نے اپنی میراث کے ایک لاکھ دیناروں سے ۳ تھیلیاں امام حنبل کی خدمت میں پیش کیں، اور عرض کیا یہ مال حلال ہے اس کو اپنے صرف میں لائیے، آپ نے فرمایا میرے خرچ کے لائق میرے پاس موجود ہے، زیادہ کی حاجت نہیں، اور تھیلیاں واپس کر دیں۔ امام صاحب کے بیٹے عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے، ہر نماز کے بعد کہا کرتے تھے۔ اے اللہ! جس طرح تو نے میرے چہرے کو دوسروں کے سامنے جھکنے سے بچایا ہے، اسی طرح تو مجھ کو سوال کرنے سے محفوظ رکھ۔ میمون ابن اصبغ کہتے ہیں کہ میں نے بغداد میں ایک دردناک آواز سنی، لوگوں سے پوچھا یہ کیسی آواز ہے تو کہا گیا کہ امام حنبل کا امتحان ہو رہا ہے، میں نے جا کر دیکھا تو امام کے کوڑے لگ رہے ہیں، چنانچہ میرے سامنے ایک کوڑا جب لگا تو فرمایا بسم اللہ۔ دوسرا لگا تو کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ جب تیسرا لگا تو فرمایا۔ القرآن کلام اللہ غیر مخلوق، چوتھا لگا تو فرمایا۔ لَنْ يُّصِيْبَنَا اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا۔ جب انتیس کوڑے لگ چکے تو آپ کا تہبند کھل کر ناف پر آگیا، اور قریب تھا کہ برہنہ ہو جاتے، میں نے دیکھا کہ ہونٹ ہلے اور تہبند درست ہو کر جم گیا، ایک ہفتہ کے بعد میں نے حاضر ہو کر مزاج پوچھا اور دریافت کیا کہ آپ کیا پڑھ رہے تھے تہبند کھلنے کے وقت۔ فرمایا میں نے اپنے رب سے عرض کیا تھا کہ اے اللہ! میں تیرے نام کے وسیلہ سے عرض کرتا ہوں جس کی برکت سے تو نے عرش کو قائم کر دیا ہے، اگر میں صحیح راستہ پر ہوں تو میرا پردہ فاش مت کر۔ احمد بن محمد کندی فرماتے ہیں کہ میں نے وفات کے بعد امام صاحب کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا۔ امام صاحب نے جواب دیا۔ مجھے بخش دیا اور فرمایا اے احمد! تو نے میری راہ میں بہت مار کھائی ہے، میں نے عرض کیا، ہاں اے میرے پروردگار۔ ارشاد باری ہوا۔ اچھا اب ہمارا دیدار کرتے رہو میں تم کو اجازت دیتا ہوں۔

(۴۰۱) حضرت محمد بن اسمٰعیل بخاری رح

آپ کا نام محمد۔ ابو عبداللہ کنیت اور دادا کا نام اسمٰعیل بن ابراہیم بن مغیرہ ہے، آپ کو بخاری اس لئے کہتے ہیں، کہ آپ والی بخارا کے ہاتھ پر ایمان لائے تھے۔ اور جعفی

اس لئے کہتے ہیں کہ والی بخارا قبیلہ جعفی سے تعلق رکھتا تھا، امام بخاری ۱۳ شوال جمعہ کے دن ۱۹۴ھ میں پیدا ہوئے، اور تقریباً ۶۲ برس کی عمر پاکر یکم شوال ۲۵۶ھ میں انتقال فرمایا اور کوئی اولاد نرینہ نہیں چھوڑی۔

طلب علم کا فطری ذوق موجود تھا، بہت سے علماء اور محدثین کی خدمت میں پہونچے اور اکتساب علم کیا خراسان، جبال، عراق، شام اور مصر کا سفر کیا، حدیثیں جمع کیں، حفاظ احادیث سے ملاقاتیں کیں، جن میں مکّی بن ابراہیم، عبید اللہ بن موسیٰ، ابو عاصم شیبانی، علی بن مدینی، امام حنبل، یحییٰ بن معین اور عبد اللہ بن زبیر حمیدی وغیرہ لائق ذکر ہیں، جہاں بھی آپ گئے وہاں کے لوگوں نے آپ سے حدیث کی سماعت کی اور روایت کی، چنانچہ فربری کہتے ہیں کہ کتاب بخاری کو خود امام بخاری کی زبان سے نوے ہزار آدمیوں نے سنا۔ اور سوائے میرے اب کوئی روایت کرنے والا نہیں ہے، کہتے ہیں کہ جب آپ علماء و مشائخ کی خدمت میں پہونچے تو صرف گیارہ برس کی عمر تھی، طلب علم کی ابتداء ۱۰ برس کی عمر سے ہوتی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی کتاب بخاری کو چھ لاکھ احادیث سے چن کر تیار کیا ہے، ہر حدیث کو دو رکعت نفل نماز پڑھ کر درج کتاب کیا۔ ایک لاکھ احادیث آپ نے فرمایا مجھے حفظ یاد ہیں، آپ کی صحیح میں کل سات ہزار دو سو چھتر احادیث ہیں ان احادیث کے ساتھ جو کہ مکرر ہیں۔ اور مکرر کو علحدہ کرنے کے بعد ۴ ہزار رہ جاتی ہیں، یہ کتاب آپنے ۱۶ برس میں مکمل کی تھی، جب آپ بغداد آئے تو یہاں کے محدثین نے امتحان کی غرض سے سو حدیثوں کے اسانید اور متنوں کو الٹ پلٹ کر دیا، ایک متن کے ساتھ دوسرے متن کو اور ایک سند کے ساتھ دوسری سند اور متن کو لگا دیا، اور دس آدمیوں کو الگ الگ دس دس احادیث دے دیں اور ان سے کہا کہ جب امام بخاری کی مجلس میں جاؤ تو ان حدیثوں کو پڑھنا۔ تاکہ ان کے حفظ اسناد و حدیث کا امتحان ہو سکے۔ چنانچہ اس کے بعد امام کی مجلس میں سب لوگ جمع ہوئے، اور ایک شخص نے ایک حدیث کے متعلق دریافت کیا، آپ نے جواب میں فرمایا، میں نہیں جانتا، اس نے دوسری پڑھی، آپ نے پھر یہی جواب دیا کہ میں نہیں جانتا آخر دسوں حدیثیں اس نے پڑھیں اور آپ نے فرمایا میں نہیں جانتا۔ علماء تو سمجھ گئے کہ امام بخاری ماہر حدیث ہیں مگر عوام کو امام صاحب کی واقفیت کا علم نہیں ہو سکا۔

آخر دسوں آدمی حاضر ہوتے رہے مگر امام سبکو یہی جواب دیتے رہے کہ مجھے نہیں معلوم۔ اس کے بعد امام پہلے شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تمہاری پہلی حدیث اس طرح ہے، دوسری اس طرح ہے اور تیسری اس طرح ہے، پوری دسوں حدیثیں اس ترتیب سے پڑھ ڈالیں اور اس کے بعد ہر متن کو اس کی اصلی سند کے ساتھ ملاکر پڑھا اور پھر باقی نو آدمیوں کی حدیثوں کے ساتھ یہی معاملہ رہا۔ چنانچہ اس کے بعد تمام مجمع پر یہ واضح ہو گیا اور سب نے ان کی قابلیت کا اعتراف کرتے ہوئے ان کے علم و فضل کے سامنے گردن جھکادی

ابو مصعب احمد بن ابی بکر مدینی فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں امام بخاری امام حنبل سے زیادہ فقیہ اور صاحب بصیرت تھے، کسی نے کہا آپ تو حد سے آگے بڑھ گئے ہیں، ابو مصعب نے کہا اگر تم امام مالک سے ملے ہوتے اور پھر امام بخاری پر نظر ڈالتے تو ضرور کہہ اٹھتے کہ دونوں علم میں برابر ہیں اور ایک سا فقہ و حدیث جانتے ہیں، امام حنبل کہتے ہیں کہ ملک خراساں میں بخاری جیسا کوئی پیدا نہیں ہوا۔ اور فرمایا کہ حفظ حدیث کی انتہا خراساں میں چار شخصوں پر ختم ہو گئی ہے، جن میں محمد بن اسمٰعیل بخاری بھی شامل ہیں رجاء بن مرجیٰ کہتے ہیں کہ محمد بن اسمٰعیل کی فضیلت علماء پر خدا کی ایک نشانی ہے محمد بن اسحٰق کہتے ہیں کہ میں نے آسمان کے نیچے بخاری سے زیادہ حدیث کا جاننے والا کسی کو نہیں دیکھا۔

ابو سعید کا بیان ہے کہ خالد بن احمد ذیلی والی بخارا نے کہلا بھیجا کہ آپ اپنی کتاب صحیح بخاری اور تاریخ لیکر میرے مکان

پرآئیے میں حدیث سنوں گا۔ آپ نے جواب دیا میں علم کو ذلیل نہیں کرتا ہوں، اگر تمہارا دل حدیث سننے کو چاہتا ہے تو میری مسجد میں خود آجایا کرو۔ اور اگر آپ کو بادشاہ ہونے کی وجہ سے میری بات بری معلوم ہو تو پھر مجھے حکماً وجبراً درس حدیث سے روک دیجئے تاکہ میں خدا کے سامنے اپنے عذر کو واضح طور پر پیش کر سکوں کیونکہ میں علم کو چھپاؤں گا نہیں۔ کیونکہ رسول اکرم کا ارشاد ہے کہ جس شخص سے کوئی علم کی بات دریافت کی جائے اور وہ اس کو چھپائے گا تو اس کو آگ کی لگام منہ میں لگائی جائے گی۔ کچھ لوگ بیان کرتے ہیں کہ بخاری بخارا سے اس لئے چلے گئے کہ خالد نے ان سے کہا تھا کہ وہ بچوں کو حدیث و تاریخ پڑھانے گھر پر آیا کریں۔ لہٰذا وہ اس کو پسند نہیں کرتے تھے اس لئے وہ چلے گئے کیونکہ وہ یہ نہیں چاہتے تھے کہ والی بخارا کے بچوں کو خصوصی طور پر پڑھایا جائے اور اس مجلس میں کوئی دوسرا نہ آنے پائے، چنانچہ خالد نے علماء کی مدد سے فتویٰ لیکر ان کو بخارا سے جلا وطن کر دیا۔ امام بخاری کو یہ بات ناگوار ہوئی اور آپ نے خدا سے بد دعا کی اور وہ قبول ہوئی، تمام لوگ مصائب کا شکار ہوئے۔

محمد بن احمد مزوری کہتے ہیں کہ میں رکن اور مقام کے درمیان سو رہا تھا، خواب میں رسول اکرم کو دیکھا آپ نے فرمایا۔ اے محمد! تو کب تک شافعی کی کتاب پڑھتا رہے گا اور میری کتاب نہیں پڑھے گا، میں نے عرض کیا حضور والا! آپ کی کونسی کتاب ہے، فرمایا محمد بن اسمٰعیل بخاری کی جامع، نجم بن فضل کا بیان ہے کہ میں نے خواب دیکھا کہ حضور اکرم کے پیچھے بخاری ہیں، جس جگہ آپ قدم رکھتے ہیں وہیں پر بخاری کا قدم پڑتا ہے، گویا حضور اکرم کے ہی قدم بقدم چل رہے ہیں، عبد الواحد بن آدم طواویسی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم کو خواب میں دیکھا کہ صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ ایک جگہ کھڑے ہوئے ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ یہاں کس لئے کھڑے ہیں، فرمایا۔ محمد بن اسمٰعیل بخاری کا انتظار کر رہا ہوں، عبد الواحد فرماتے ہیں کہ تھوڑے ہی دن بعد مجھے معلوم ہوا کہ بخاری اس جہاں سے تشریف لے گئے، لہٰذا میں نے حساب لگایا تو پتہ چلا کہ وہی وقت تھا جبکہ میں نے حضور کو خواب میں ان کا انتظار کرتے ہوئے دیکھا تھا۔

(۱۰۱۵) حضرت مسلم بن حجاج نیشاپوریؒ

آپ امام اور حافظ حدیث ہیں، آپ کی ولادت ۲۰۴ھ میں ہوئی اور ۲۴ رجب بروز اتوار ۲۶۱ھ کو انتقال فرمایا۔ عراق، حجاز اور مصر و شام کا سفر کر کے علم حاصل کیا، اور یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری، قتیبہ بن سعید اسحاق بن راہویہ، امام حنبل، عبد اللہ بن مسلمہ اور قعنبی کے علاوہ بہت سے علماء محدثین سے حدیث کی سماعت فرمائی، پھر بغداد میں آکر حدیث کا درس شروع کیا، بہت سے لوگوں نے آپ سے حدیث سنی، چند مشہور علماء کے نام حسب ذیل ہیں، ابراہیم بن محمد، امام ترمذی اور ابن خزیمہ وغیرہ۔

آخری مرتبہ ۲۵۹ھ میں بغداد تشریف لائے تھے، آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی صحیح کو ۳ لاکھ حدیثوں سے انتخاب کر کے مرتب کیا ہے، محمد ابن اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے ابو علی نیشاپوری کو کہتے۔۔ سنا ہے کہ آسمان کے نیچے میں نے صحیح مسلم سے زیادہ کوئی کتاب صحیح نہیں دیکھی، ابوبکر خطیب بغدادی کا بیان ہے کہ امام مسلم نے بخاری کے علم سے پورا پورا استفادہ کیا ہے اور بالکل انہیں کے ہمراہ رہنے لگے تھے، دار قطنی کا بیان ہے کہ اگر بخاری نہ ہوتے تو امام مسلم نیشاپور کی آمد و رفت نہ رکھتے،

(۱۰۱۶) حضرت ابو داؤد سلیمن بن اشعثؒ

آپ سجستان کے باشندے ہیں، طلب علم میں بہت سے سفر کئے، احادیث تلاش کے بعد جمع کیں اور کتاب ترتیب دی، عراق، خراسان، مصر و شام اور جزیرہ کے علماء سے مل کر احادیث کی سماعت کی پھر ان کو تحریر کیا، آپ ۲۰۲ھ میں پیدا ہوئے، ۱۳ شوال ۲۷۵ھ کو بصرہ میں انتقال فرمایا۔ کئی مرتبہ بغداد آئے، آخری بار ۲۷۱ھ میں آئے اور پھر نہیں آئے، آپ نے مسلم بن ابراہیم، سلیمان بن حرب، عبد اللہ بن مسلمہ یحییٰ بن معین اور امام حنبل سے روایت فرمائی ہے آپ سے روایت کرنے والوں میں دونوں بیٹے عبد اللہ اور عبد الرحمن نیشاپوری اور احمد بن محمد خلال کے نام پائے جاتے ہیں، ابو داؤد نے بصرہ کی سکونت اختیار کر لی تھی، اور یہاں کے لوگوں نے آپ سے حدیث سنی تھی، اور آپ کی کتاب کو نقل کیا تھا، اور رائے امام حنبل کے

سامنے پیش کیا تھا، امام حنبل نے کتاب بہت پسند کی ابو داؤد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم کی پانچ لاکھ احادیث کو جمع کیا، پھر ان میں انتخاب کر کے ۴ ہزار ۸ سو احادیث اپنی کتاب میں جمع کی ہیں، صحیح او رشابہ صحیح اور مقارن صحیح کو لکھا ہے، ان سب میں سے صرف چار حدیثیں ایسی ہیں جو آدمی کو دین کے سمجھنے اور اس پر چلنے کے لئے کافی ہیں، (۱) ایک تو یہ کہ حضور اکرم نے ارشاد فرمایا، کہ اعمال نیتوں کے ساتھ وابستہ ہیں (۲) یہ کہ ارشاد آنحضرت ہے کہ آدمی کی خوبی یہ ہے کہ وہ فضول اور لا یعنی باتوں کو ترک کر دے۔ (۳) یہ ہے کہ حضور فرماتے ہیں کہ آدمی اس وقت تک پورا مومن نہیں ہوتا جب تک وہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (۴) یہ ہے کہ حضور نے فرمایا کہ حلال اور حرام دونوں واضح ہیں مگر ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں بھی ہیں۔

ابو بکر خلال کہتے ہیں کہ ابو داؤد اپنے زمانہ میں حدیث کے ایسے امام ہیں کہ کوئی ان کے مرتبہ علم اور بصارت کو نہیں پہونچ سکا۔

احمد بن محمد بردی کہتے ہیں، کہ اسلام میں ابو داؤد حافظ حدیث اور پرہیزگار تھے، وہ حدیث رسول کے اسناد اور نقائص کو اچھی طرح جانتے تھے، اعلیٰ درجہ کے متقی، صاحب ورع واقع ہوئے تھے، حضرت ابو داؤد کی ایک آستین کشادہ اور ایک تنگ رہا کرتی تھی۔ کسی نے دریافت کیا کہ اس کی وجہ کیا ہے، فرمایا کشادہ آستین کتابوں کے لئے رکھی ہے، اور تنگ آستین اس لئے ہے کہ کسی سے احتیاج نہیں رکھتے تھے، خطابی کا بیان ہے کہ سنن ابو داؤد بہترین کتاب ہے، چنانچہ علم دین کے سلسلہ میں ایسی کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔ ابو داؤد فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی کتاب میں کوئی ایسی حدیث درج نہیں کی جس کے ترک پر سب کا اجماع ہو۔ ابن عربی بیان کرتے ہیں کہ ابو داؤد کی کتاب وہ جامعیت رکھتی ہے کہ اگر کسی کے پاس قرآن اور یہ کتاب ہو تو پھر اس کو ضروریات دین کے جاننے میں کسی چیز کی حاجت نہیں ہے۔

(۱۰۱۷) حضرت محمد بن عیسیٰ ترمذی رح

آپ نے ۱۳ رجب ۲۷۹ھ میں انتقال فرمایا۔ مشہور عالم اور حافظ حدیث تھے، علم فقہ میں گہری دسترس رکھتے تھے، حدیث میں آپ نے حسب ذیل ائمہ سے استفادہ کیا تھا۔

قتیبہ بن سعید، محمود بن غیلان، محمد بن بشار، احمد بن منیع، محمد بن مثنیٰ، سفیان بن وکیع، اور محمد بن اسمعیل بخاری وغیرہ۔

خود آپ سے ایک جماعت کثیر روایت کرتی ہے، جن میں محمد بن احمد محبوبی مروزی بہت مشہور ہیں۔ علم حدیث میں ترمذی موصوف نے کئی کتب تصنیف فرمائی ہیں، مگر صحیح ترمذی بہت مستند و مقبول ہے، اس میں اچھی ترتیب، زیادہ فوائد اور بہت کم تکرار ہے۔ بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو دوسری کتابوں میں نہیں ہیں مثلاً وجوہ استدلال انواع حدیث، صحیح حسن اور غریب اور جرح و تعدیل سب ہی کچھ بیان کر دیا ہے، آخر میں کتاب العلل ہے جو نہایت عمدہ فوائد پر مشتمل ہے، جو اس کو پڑھے گا وہ اس کی خوبیوں سے اچھی طرح آگاہ ہو سکتا ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے اس کتاب کو علماء حجاز و خراسان کے سامنے پیش کیا تو وہ اس کو دیکھ کر بہت محظوظ ہوئے، علماء عراق نے بھی اس کو بہت پسند کیا ہے، جس کے گھر میں یہ کتاب ہو گی گویا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے گھر میں گفتگو فرما رہے ہیں، ترمذی۔ تا، کی زیر سے ہے، ترمذ کی طرف منسوب ہے، ترمذ دریائے جیحون کے پار مشرقی ساحل پر واقع ہے۔

(۱۰۱۸) حضرت احمد بن شعیب نسائی رح

آپ کی کنیت ابو عبد الرحمٰن ہے، اور آپ نسائی ہیں، یعنی خراسان کے موضع نسار کے رہنے والے تھے، ۳۰۳ھ میں بمقام مکہ معظمہ آپنے انتقال فرمایا۔ آپ بڑے صاحب علم و بصیرت بزرگ تھے، بہت سے نامور علماء و مشائخ سے حدیث کی سماعت فرمائی تھی، مثلاً قتیبہ بن سعید، ہناد بن سری محمد بن بشار، محمود بن غیلان، ابو داؤد، سلیمان بن اشعث وغیرہ۔

خود آپ سے حدیث کی سماعت کرنے والوں میں حسب ذیل حضرات بہت مشہور ہیں۔ ابو القاسم طبرانی، ابو جعفر طحاوی اور ابو بکر احمد بن اسحٰق سنی وغیرہ، فن حدیث و علل میں آپ نے کئی کتابیں تصنیف فرمائیں ہیں، حاکم نیشاپوری فرماتے ہیں کہ نسائی فقہ و حدیث میں اسقدر کثیر العلم ہیں کہ آپکا ذکر نہیں ہو سکتا ہے، مامون مصری کا بیان ہے کہ ہم نسائی کے ہمراہ طرطوس

گئے، بہت سے بزرگوں نے آپ کو گھیر لیا، حفاظ حدیث سے عبداللہ بن احمد حنبل اور محمد بن ابراہیم بھی موجود تھے، اس بات پر مشورہ ہونے لگا کہ شیوخ میں کون لائق ترجیح ہے، چنانچہ نسائی پر سب نے اتفاق کر لیا، کیونکہ جس نے بھی انکی سنن دیکھی ہے وہ حیران ہو گیا ہے، حاکم کا بیان ہے کہ میں نے علی بن عمرو حافظ سے بارہا سنا ہے کہ ابو عبدالرحمٰن نسائی حدیث کے فن میں سب سے مقدم ہیں، امام نسائی شافعی مذہب رکھتے تھے اور نہایت متقی تھے سنت کی اتباع آپ کو بہت پسند تھی، نسائی کو نون کے زبر سے پڑھنا چاہیے۔

(۱۰۱۹) حضرت ابن ماجہ قزوینی رضؓ

آپ کا نام محمد اور کنیت ابو عبداللہ ہے، والد کا نام یزید بن ماجہ ہے، قزوین کے باشندے ہیں، حدیث کے حافظ اور کتاب سنن ابن ماجہ کے مصنف ہیں، آپ امام مالک کے تلامذہ اور لیث سے حدیث کی سماعت کی تھی، آپ سے ابوالحسن قطان اور دوسرے حضرات روایت کرتے ہیں۔ آپ کی ولادت ۲۰۹ھ میں ہوئی، اور ۶۴ برس کی عمر میں ۲۷۳ھ میں انتقال فرمایا۔

(۱۰۲۰) حضرت عبداللہ دارمی رضؓ

آپ کی کنیت ابو محمد ہے، والد کا نام عبدالرحمٰن دارمی ہے، آپ سمرقند کے مشہور عالم اور حافظ حدیث ہیں۔ یزید بن ہارون اور نضر بن شمیل سے حدیث کی سماعت اور روایت کی ہے، آپ سے روایت کرنے والوں میں مسلم، ابو داؤد اور ترمذی کے نام ملتے ہیں، ابو حاتم کا بیان ہے کہ دارمی اپنے زمانہ کے امام تھے آپ ۱۸۱ھ میں پیدا ہوئے اور ۷۴ برس کی عمر میں ۲۵۵ھ میں وفات فرمائی۔

(۱۰۲۱) حضرت علامہ دارقطنی رضؓ

آپ کی کنیت ابوالحسن ہے، اور علی بن عمر اسم گرامی ہے۔ مشہور عالم، حافظ حدیث اور یکتائے زمانہ اور امام وقت ہیں، آپ کی ذات معرفت علل، اسماء رجال، معرفت رواۃ اور صدق و امانت اور ثقاہت کا خزانہ ہے، اس کے علاوہ اعتدال عقیدہ اور مذہب کی سلامتی اور دوسرے علوم خاص کر قرآن کریم، مذہب فقہاء سے واقفیت اچھی طرح رکھتے تھے آپ نے ابو سعید اصطخری سے فقہ شافعی کی تعلیم حاصل کی تھی، نیز حدیث میں بھی آپ سے استفادہ کیا تھا، شعر و ادب میں بہت عبور رکھتے تھے، ابو طیب دارقطنی کو حدیث میں امیرالمومنین کہتے تھے، آپ نے بکثرت مشائخین سے علم حدیث حاصل کیا تھا، آپ سے روایت کرنے والوں میں حافظ ابو نعیم، ابو بکر برقانی، جوہری اور قاضی ابو طیب طبری کے نام مشہور ہیں ۳۰۵ھ میں آپ کی ولادت ہوئی اور ۸ رجب ۳۸۵ھ کو ہفتہ کے دن انتقال فرمایا۔ دارقطنی میں ق اور نون ہے، بغداد کے محلہ دارقطن کی طرف منسوب ہیں۔

(۱۰۲۲) حضرت ابو نعیم اصفہانی رضؓ

آپ کا نام احمد ہے والد کا نام عبداللہ اصفہانی ہے، کتاب حلیۃ الاولیاء آپکی تصنیف ہے، مشائخ حدیث میں ان لوگوں میں شمار ہوتے ہیں جنکی حدیث پر عمل کیا جاتا ہے، اور ان کے قول کی طرف رجوع کرتے ہیں، بڑے جلیل القدر عالم اور بزرگ تھے موصوف ۳۳۶ھ میں پیدا ہوئے اور ۹۶ برس کی عمر میں اس دار فانی کو خیرباد کہا۔

(۱۰۲۳) حضرت اسمٰعیلی جرجانی رضؓ

آپ کی کنیت ابوبکر ہے، نام احمد ہے، والد کا نام ابراہیم جرجانی ہے، حافظ حدیث اور علم کے امام ہیں، حدیث و فقہ کے ماہر اور دین و دنیا کی تمام خوبیوں کے مالک تھے آپنے جو صحیح مرتب کی ہے اس میں امام بخاری کی شرطوں کو پورے طور پر ملحوظ رکھا ہے، آپکے صاحبزادے ابو سعید اور فقہاء جرجان نے آپ سے روایت کی ہے، آپ ۲۷۷ھ میں پیدا ہوئے اور بعمر ۹۴ برس کی عمر میں انتقال فرمایا

(۱۰۲۴) حضرت احمد برقانی رضؓ

آپکی کنیت ابوبکر ہے، والد کا نام محمد ہے، خوارزم کے رہنے والے تھے، پہلے اپنے شہر کے عالم ابوالعباس بن احمد نیشاپوری سے حدیث کی سماعت کی، اسکے بعد جرجان گئے اور ابوبکر اسمٰعیل سے حدیث کی سماعت کی، اسکے بعد آپنے بغداد کی مستقل سکونت اختیار کر لی اور حدیث کے درس کا سلسلہ شروع کر دیا۔ آپ بڑے متقی اور صاحب عقل بزرگ تھے خطیب بغدادی کا بیان ہے کہ میں نے اپنے اساتذہ میں آپ سے زیادہ قابل اعتماد اور صاحب فہم کوئی نہیں دیکھا، علم حدیث میں آپنے کئی کتب مرتب کی تھیں، آپکی ولادت ۳۳۶ھ میں ہوئی اور ۸۹ سال کی عمر میں ۴۲۵ھ میں یکم رجب کی تاریخ کو انتقال فرمایا۔ اور جامع منصور میں سپرد خاک کئے گئے۔ برقانی کو با کے زیر سے پڑھنا چاہیے۔

(۱۰۲۵) حضرت ابو بکر احمد سُنی رضؓ

آپکے والد کا نام محمد ہے، دینوری کے نام سے مشہور ہیں علوم اسلامیہ کے حافظ تھے امام احمد بن شعیب نسائی اور دوسرے علماء سے حدیث کی روایت کرتے ہیں آپ سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے، سُنی کو سین کے پیش اور نون کی تشدید سے پڑھنا چاہیے۔

(۱۰۲۶) حضرت احمد بن حسین بیہقی رضؓ

آپکی کنیت ابوبکر ہے، علم حدیث اور معرفت فقہ میں یکتائے زمانہ تھے، ابو عبداللہ حاکم کے نامور شاگردوں میں شمار ہوتے ہیں، عام بیان ہے کہ حفاظ حدیث میں سات اشخاص ایسے ہوئے ہیں جنکی تصانیف سے لوگوں کو بہت بڑا فائدہ ہوا ہے جنکے نام یہ ہیں اول ابوالحسن دارقطنی، دوم حاکم ابو عبداللہ نیشاپوری، سوم ابو محمد عبدالغنی ازدی، چہارم ابو نعیم اصفہانی، پنجم حافظ مغرب ابو عمر بن عبدالبر نمری، ششم خطیب بغدادی، ہفتم ابوبکر احمد بن حسین بیہقی۔ علامہ بیہقی موصوف

۴۳۰ھ میں پیدا ہوئے، اور ۴۸ برس کی عمر میں بمقام نیشاپور جمادی الاول ۴۷۸ھ میں وفات پائی۔

(۱۰۲۷) حضرت محمد بن ابی نصر حمیدی رضؓ

والد کا نام ابونصر فتوح بن عبداللہ ہے، اندلس کے رہنے والے اور حمیدی کہلاتے ہیں آپ نے بخاری اور مسلم کو جمع کر کے ایک کتاب تیار فرمائی تھی جس کو کتاب الجمع کے نام سے موسوم کرتے ہیں، آپ بڑے نامور عالم گذرے ہیں، پہلے اپنے وطن میں حدیث پڑھی پھر مصر تشریف لے گئے اور مہندس سے علم حاصل کیا، اسکے بعد مکہ معظمہ گئے اور ابن فراس سے علم حدیث حاصل کیا پھر شام میں آئے اور یہاں سے بغداد گئے وار قسطنی سے استفادہ کیا، آپنے تاریخ اندلس تصنیف فرمائی ہے، امیر بن ماکولا کا بیان ہے کہ میں نے حمیدی جیسا باعفت نہیں دیکھا آپ ۴۲۰ھ سے پہلے پیدا ہوئے اور ذالحجہ ۴۸۸ھ میں بمقام بغداد اس دار فانی سے تشریف لے گئے۔

(۱۰۲۸) حضرت ابوسلیمان احمد بن محمد خطابیؒ

آپ زبردست عالم اور فرد زمانہ تھے، ہر علم وفن میں لوگوں کی نگاہیں آپکی طرف اٹھتی تھیں فقہ، ادب، حدیث اور معرفت میں پورا دخل رکھتے تھے۔ آپ کی تصانیف میں معالم السنن، اعلام السنن اور غریب الحدیث بہت مشہور ہیں،

(۱۰۲۹) حضرت ابومحمد حسین بغوی رضؓ

والد کا نام مسعود ہے، شافعی ہیں، آپ کی تصانیف میں کتاب المصابیح، شرح السنۃ اور کتاب التہذیب علم فقہ میں، تفسیر معالم التنزیل وغیرہ بہت مشہور ہیں، آپ نہایت متورع، اور معتمد اور صحیح عقیدہ رکھنے والے بزرگ تھے، آپنے ۵۱۶ھ میں اس دنیا سے سفر فرمایا۔ بغوی کو با، کے زبر اور غین کے زبر سے پڑھنا چاہیئے، خراسان کے ایک شہر بغشور کی طرف منسوب ہے، مگر خلاف اصول ہے، اسی لئے کہتے ہیں کہ اس شہر کا نام بغ تھا۔

(۱۰۳۰) حضرت رزین بن معاویہ عبدری رضؓ

آپکی کنیت ابوالحسن ہے صحاح ستہ کو کتاب التجرید میں بڑی خوبی سے جمع کیا ہے آپنے ۵۲۰ھ کے بعد وفات پائی

(۱۰۳۱) حضرت مبارک بن محمد جزری رضؓ

آپکی کنیت ابوالسعادات ہے، عام طور پر آپ کو ابن اثیر کہتے ہیں، آپ جامع الاصول، مناقب الاخیار اور نہایہ کے مصنف ہیں، زبردست عالم، محدث اور علم لغت کے ماہر کامل تھے، مشاہیر ائمہ سے روایت کرتے ہیں، پہلے جزیرہ میں قیام تھا پھر موصل کی سکونت اختیار کر لی، حج کو جاتے ہوئے بغداد تشریف لائے تھے، ۶۰۶ھ ذی الحجہ کے آخر میں بمقام موصل انتقال فرمایا

(۱۰۳۲) حضرت علامہ ابن جوزی رضؓ

عبدالرحمن نام اور ابوالفرج کنیت ہے، دادا کا نام علی بن جوزی ہے مسلک حنبلی رکھتے تھے بغداد میں مشہور واعظ تھے، آپکی کئی تصانیف بہت مشہور ہیں ۵۱۰ھ میں ولادت ہوئی اور ۵۹۷ھ میں سفر آخرت فرمایا۔

(۱۰۳۳) حضرت امام نووی رضؓ

آپکا پورا نام ابوزکریا محی الدین یحیٰی ہے، والد کا نام شرف ہے، اپنے دور کے نامور عالم متقی عالم فقیہہ و محدث تھے، لوگوں کے نزدیک ثابت اور حجت تھے آپکی مفید مشہور تصنیفات کے نام یہ ہیں۔ فقہ میں "المنہاج" حدیث میں "الریاض" اور "اذکار" نیز "شرح مسلم"۔ اسکے علاوہ معرفۃ علوم الحدیث والفقہ بہت مشہور ہے، آپنے بڑے بڑے مشائخ سے حدیث کی سماعت کی تھی آپ سے بھی بہت سے لوگوں نے سماعت و روایت کی ہے، آپ نے شرح مسلم اور کتاب الاذکار کی روایت کی مسلمانوں کو عام اجازت دے دی ہے، نوی دمشق کے مضافات میں ایک گاؤں کا نام ہے، آپ وہیں کے رہنے والے تھے اسی جگہ پرورش پائی اور قرآن کریم حفظ فرمایا ۱۹ برس کی عمر میں ۶۴۹ھ میں دمشق تشریف لائے اور علم فقہ وغیرہ حاصل کیا، زہد و قناعت آپکی زندگی کے خاص جوہر تھے جذبات و خواہشات سے ہمیشہ کنارہ کش رہتے، عبادت کی کثرت کے ساتھ خوف خدا ہمیشہ غالب رہتا تھا، نہایت حق گو واقع ہوئے تھے، سر پہ چھوٹا عمامہ مگر رعب دار معلوم ہوتا تھا، زندگی میں شب بیداری اور علمی و عملی مشاغل بہت نمایاں تھے۔ آپ نے ۴۵ برس کی عمر میں رجب ۶۷۶ھ میں انتقال فرمایا۔ مرقد مبارک نوی میں زیارت گاہ عام ہے۔

تمت

شیخ ولی الدین خطیب جو اس کتاب اسماء الرجال کے مولف ہیں، فرماتے ہیں کہ امام نووی کا ذکر کتاب کے آخر میں آیا ہے جسطرح انکا نام آخر حروف میں ہے، اور یہ طریق میں نے اپنی مرضی سے اختیار نہیں کیا، بلکہ آئمہ ثقات اسیطرح اپنی کتابوں میں نقل کرتے چلے آئے ہیں، مثلاً شیخ ابن عبدالبر کی استیعاب، ابونعیم اصفہانی کی حلیۃ الاولیاء، ابوالسعادات جزری کی جامع الاصول اور مناقب الاخیار، اور ابوعبداللہ ذہبی دمشقی کی کاشف وغیرہ۔

میں اپنی اس کتاب کی تصنیف سے ۲۰ رجب یوم جمعہ ۷۳۷ھ کو فارغ ہو رہا ہوں میں اللہ تعالیٰ کا کمزور ترین اور امیدوار عفو و مغفرت بندہ ہوں، خطیب محمد بن عبداللہ ابن محمد ہوں میں نے اس کام کو اپنے شیخ جو مفسرین کے سرتاج محققین کے امام، شرف الملۃ والدین اور مسلمانوں کیلئے حجت ہیں جن کا اسم گرامی حسین بن عبداللہ بن محمد طیبی ہے انکی مدد سے اختتام کو پہونچایا اور مکمل ہونے کے بعد مشکوٰۃ المصابیح کی طرح اس کو ان کی خدمت میں پیش کر دیا جسے آپ نے بہت پسند فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت عطا فرما کر مسلمانوں کو نفع پہونچائے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ

مشکوٰۃ شریف

مترجم اردو

محمد سعید اینڈ سنز

(قرآن محل) کراچی